UNIVERSAL
LIBRARY
OU_232789
UNIVERSAL
LIBRARY

جلد ثانی

وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا

المعلم

الترجمة

صحیح مسلم

مصطفیٰ ذہبی واعظ گردید

فہرست کتاب منتخاب المعلم ترجمہ اردو صحیح مسلم جلد ثانی

صفحہ	مطالب کتاب
۵۲۵	کتاب الصلوٰۃ کتاب نماز کے بیان میں اور اس میں سنتالیس باب ہیں
〃	باب ۱ اذان کیونکر شروع ہوئی اس بیان میں
۵۲۶	باب ۲ اذان کے کلمو نکو دو دو بار کہنا اور اقامت کے کلموں کو ایک ایک بار سوا قد قامت الصلوٰۃ کے
۵۲۷	باب ۳ اذان کیونکر کہے اس بیان میں
۵۲۸	باب ۴ اس بیان میں کہ ایک مسجد میں دو مؤذن ہو سکتے ہیں۔
۵۲۹	باب ۵ اس بیان میں کہ اندھا اذان دے سکتا ہے اگر کوئی آگاہ کرنے والا ساتھ ہو۔
〃	باب ۶ اس بیان میں کہ کسی قوم کو دار الکفر میں اذان دیتا سنکر ترجمہ سکھ لینے
〃	باب ۷ اس بیان میں کہ جو اذان سنے وہ بھی کہے جو مؤذن کہے بجز حیعلہ کے سوا اور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے پھر دعا مانگے آپ کے لیے
۵۳۱	باب ۸ اذان کی فضیلت و شیطان کے بھاگنے کے بیان میں۔
۵۳۳	باب ۹ رفع یدین کے بیان میں۔
۵۳۵	باب ۱۰ اس بیان میں کہ نماز میں بیٹھتے اور اٹھتے تکبیر کہے اور رکوع سے اٹھتے وقت سمع اللہ لمن حمدہ
۵۳۷	باب ۱۱ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ واجب ہونے کے بیان

صفحہ	مطالب کتاب
	میں اور جو کوئی سورہ فاتحہ نہ پڑھ سکے وہ جو سورہ ہر سکے پڑھ لے
۵۴۱	باب ۱۲ اس بیان میں کہ مقتدی کو پکار کر قرآن پڑھنا امام کے پیچھے منع ہے۔
۵۴۲	باب ۱۳ بسم اللہ کو پکار کر نہ پڑھنے کے بیان میں
۵۴۳	باب ۱۴ بسم اللہ سورت کا جزو ہونیکے بیان میں سوا سورہ برأت کے
۵۴۴	باب ۱۵ تحریمہ کے بعد دعا افتتاح پڑھنے کے بیان میں۔
۵۴۵	باب ۱۶ تشہد کے بیان میں
۵۵۵	باب ۱۷ تشہد کے بعد درود پڑھنے کے بیان میں
۵۶۱	باب ۱۸ سمع اللہ لمن حمدہ اور ربنا لک الحمد اور آمین کے بیان میں
۵۵۲	باب ۱۹ مقتدی کو امام کی پیروی کرنے کے بیان میں۔
۵۵۶	باب ۲۰ اس بیان میں کہ جب امام کو عذر ہو تو دوسرے کو خلیفہ کر سکتا ہے اور اگر امام قیام نہ کر سکے تو بھی مقتدی کو قیام ضرور ہے اور بیٹھکر پڑھنے کا حکم منسوخ ہے۔
۵۶۳	باب ۲۱ اس بیان میں کہ جب امام کو نیند آوے یا اور کوئی عذر ہو تو مقتدی کیا کریں

صفحہ	مطالب کتاب
۵۶۵	باب ۲۲ اس بیان مین کہ جب نماز مین کوئی شخص پیدہ آوے تو مرد تسبیح کرین اور عورتین دستک دین
۵۶۶	باب ۲۳ نماز کو اچھی طرح پڑھنے اور دل لگاکر ادا کرنے کے بیان مین
۵۶۷	باب ۲۴ اس بیان مین کہ امام سے پہلے رکوع اور سجدہ کرنا حرام ہے
۵۶۸	باب ۲۵ اس بیان مین کہ نماز مین آسمان کیطرف دیکھنا منع ہے
〃	باب ۲۶ نماز مین حرکت بیجا کرنے کی ممانعت اور سلام کے لیے اشارہ کرنے کی ممانعت کے بیان مین
۵۷۰	باب ۲۷ صفون کے برابر کرنے اور اول صف کی فضیلت کے بیان مین
۵۷۳	باب ۲۸ اس بیان مین کہ جب عورتین مرد سے پیچھے ہون نماز مین ذرا ٹھہرین جب تک وہ سر اٹھالین۔
〃	باب ۲۹ عورتون کا نماز کے لیے مسجد مین جانا
۵۷۶	باب ۳۰ نماز حضری مین زور سے قرأت نہ پڑھنا جب کسی فساد کا خوف ہو
〃	باب ۳۱ نماز مین قرأت بھولنے کا حکم
۵۷۷	باب ۳۲ جن کی نماز مین قرأت بلند کرنے کا
۵۹۱	باب ۳۳ [illegible] قرأت کے بیان

صفحہ	مطالب کتاب
۵۹۳	باب ۳۴ فجر کی قرأت کا بیان
۵۹۶	باب ۳۵ عشا کی قرأت کا بیان
۵۹۸	باب ۳۶ نماز پوری اور ہلکی پڑھنے کا حکم
۵۹۰	باب ۳۷ نماز مین سب ارکان اعتدال سے پورا کرنے اور ہلکی پڑھنے کے بیان مین
۵۹۲	باب ۳۸ امام کی پیروی اور ہر حرکت امام کے بعد کرنے کا بیان
۵۹۴	باب ۳۹ جب رکوع سے سر اٹھاوے تو کیا کہے
۵۹۶	باب ۴۰ قرآن پڑھنا منع ہے رکوع اور سجود مین
۵۹۸	باب ۴۱ رکوع اور سجدہ مین کیا پڑھے۔
۶۰۰	باب ۴۲ سجدہ کی فضیلت اور اسکی ترغیب مین
۶۰۱	باب ۴۳ بیان سجدہ کے اعضا کا اور کپڑے سمیٹنی اور جوڑہ باندھکر نماز پڑھنے کی کراہت
۶۰۳	باب ۴۴ سجدہ کس طرح ہر کرے
۶۰۴	باب ۴۵ نماز کی ترکیب کے بیان مین
۶۰۶	باب ۴۶ سترہ کے بیان مین
۶۱۵	باب ۴۷ ایک کپڑے مین نماز پڑھنے کے بیان مین
۶۱۸	کتاب المساجد کتاب کی بھلون کے بیان مین دو فصلین ۴۸ باب مین۔
۶۲۲	باب ۱ بیت المقدس کعبہ کو قبلہ بنانے کا بیان
۶۲۴	باب ۲ قبرون پر مسجد بنانے اور وہان نماز پڑھنے کی ممانعت

صفحہ	مطالب کتاب	صفحہ	مطالب کتاب
۶۲۶	باب ۳ سجدہ بنانے کی فضیلت کا بیان		کا صدقہ ہو تو ان کہا نے نماز مکروہ ہے۔
۶۲۷	باب ۴ رکوع مین ہاتھون کا گھٹنون پر رکھنا اور تطبیق کا منسوخ ہونا۔	۶۴۹	باب ۱۶ لہسن پیاز کہا کر مسجد مین نہ آوے۔
۶۲۹	باب ۵ اڑیون پر سرین رکھکر بیٹھنا جسے عربی مین اقعا کہتے ہین	۶۵۳	باب ۱۷ گمی ہوی چیز مسجد مین ڈہونڈنے کی ممانعت
		۶۵۴	باب ۱۸ سجدہ سہو کا بیان۔
		۶۶۲	باب ۱۹ سجدہ تلاوت کا بیان۔
۶۳۰	باب ۶ کلام نماز مین حرام ہونیکا بیان	۶۶۵	باب ۲۰ نماز مین کیونکر بیٹھنا چاہیے۔
۶۳۴	فائدہ حدیث جاریہ اور خداوند تعالے کے آسمان پر ہونے کا بیان	۶۶۷	باب ۲۱ نماز کے ختم مین سلام کا بیان
		۶۶۸	باب ۲۲ نماز کے بعد کیا پڑہنا چاہیے
۶۳۸	باب ۷ شیطان پر لعنت کرنا اور اس سے پناہ مانگنا اور عمل قلیل سے نماز درست ہونے کا بیان	۶۶۹	باب ۲۳ عذاب قبر سے پناہ مانگنے کا بیان
		۶۷۲	باب ۲۴ نماز کے بعد کے ذکر و وظیفے
		۶۷۸	باب ۲۵ تسبیح تحمید اور قرات کی بیچ کی دعائین
۶۳۹	باب ۸ نماز مین بچون کے اٹہانیکا درست ہونا اور عمل قلیل سے نماز باطل نہونیکا بیان	۶۷۹	باب ۲۶ وقار اور تسکین سے نماز کو آنیکا بیان
		۶۸۰	باب ۲۷ نماز مین مقتدی کب کہڑے ہون
۶۴۰	باب ۹ نماز مین دو ایک قدم چلنا ضرورت سے درست ہے اور امام کا بلند جگہہ کہڑا ہونا ضرورت کے لیے	۶۸۲	باب ۲۸ جس نماز کی باجماعت پائی اسی نماز کا پانی
		۶۸۳	باب ۲۹ پنجگانہ نمازون کے وقتون کا بیان
۶۴۲	باب ۱۰ نماز مین کمر پر ہاتھہ رکہنے کی ممانعت	۶۹۰	باب ۳۰ گرمی مین ظہر ٹہنڈے وقت پڑہنے کا بیان
۶۴۳	باب ۱۱ نماز مین کنکریان اور مٹی برابر کرنیکی ممانعت	۶۹۱	باب ۳۱ جب گرمی نہو تو ظہر اول وقت پڑہنا۔
۶۴۳	باب ۱۲ مسجد مین تہوکنے کی ممانعت	۶۹۲	باب ۳۲ عصر اول وقت پڑہنا۔
۶۴۵	باب ۱۳ جوتیان پہنکر نماز پڑہنے کا بیان	۶۹۴	باب ۳۳ نماز عصر کے فوت ہونیکا بیان
۶۴۶	باب ۱۴ جس کپڑے مین بیل بوٹے ہون اسمین نماز مکروہ ہونے کا بیان	۷	باب ۳۴ صلوٰۃ وسطیٰ نماز عصر ہے
		۶۹۷	باب ۳۵ نماز صبح اور عصر کی فضیلت
۶۴۷	باب ۱۵ جب کہانا سامنے آجاوے اور نماز کہانے	۶۹۸	فی ذکر اثبات رویۃ اجانب حق مین

صفحہ	مطالب کتاب	صفحہ	مطالب کتاب
۶۹۹	باب ۳۶ وقت مغرب کا بیان۔	۷۵۸	باب ۵ امام کی داہنی طرف رہنا مستحب ہے
〃	باب ۳۷ عشا کیوقت اور اسمین تاخیر کرنیکا بیان	۷۵۹	باب ۶ فرض شروع ہونے کے بعد نفل مکروہ ہونا
۷۰۴	باب ۳۸ اندھیری مین صبح کی نماز پڑہنا اور اسکی قرأت کا بیان۔	۷۶۰	باب ۷ مسجد مین جانے کی دعائین
		۷۶۱	باب ۸ تحیۃ المسجد کا بیان
۷۰۷	باب ۳۹ عمدہ وقت سے نماز کی تاخیر مکروہ ہونا	۷۶۲	باب ۹ مسافر کو پہلے مسجد مین دو رکعت پڑہنے کا بیان
۷۰۹	باب ۴۰ نماز جماعت کی فضیلت۔		
۷۱۵	باب ۴۱ عذر کے سبب سے جماعت کا معاف ہونا	〃	باب ۱۰ نماز چاشت کا بیان
۷۱۹	باب ۴۲ نفل کی جماعت اور کوچے پر نماز پڑہنا۔	۷۶۶	باب ۱۱ سنت فجر کی فضیلت
۷۲۰	باب ۴۳ فرض بجماعت کی فضیلت۔	۷۶۸	باب ۱۲ سنتون کی فضیلت اور گنتی
۷۲۴	باب ۴۴ صبح کو بعد اپنی نماز کی جگہ پہ بیٹہنا اور مسجد دن کی فضیلت۔	۷۷۰	باب ۱۳ نفل کہڑے ہوکر بیٹہکر اور ایک رکعت کچھ کہڑے کچھ بیٹہکر جائز ہونا۔
۷۲۵	باب ۴۵ امامت کا مستحق کون ہے۔	۷۷۲	فائدہ حکم قیاس کے مخالف ہونیکا حدیث سے
۷۲۷	باب ۴۶ قنوت کا بیان۔	۷۷۴	باب ۱۴ نماز شب اور وتر کی ایک رکعت پڑہنے کا بیان
۷۳۷	باب ۴۷ قضا نماز کا بیان۔	۷۷۶	فائدہ تحقیق لفظ کان
۷۴۰	کتاب صلوۃ المسافرین کتاب مسافرون کی نماز کی اور اس مین ۲۲ باب ہین۔	۷۹۱	باب ۱۵ قیام رمضان کا بیان جسکو تراویح کہتے ہین
۷۴۴	فائدہ تحقیق مقدار میل و فرسخ وغیرہ۔	۷۹۴	باب ۱۶ شب قدر کا بیان
۷۴۷	باب ۱ مینہ کیوقت گہرون مین نماز پڑہنا۔	۷۹۵	باب ۱۷ نماز شب اور شب کی دعاؤن کا بیان۔
۷۴۹	باب ۲ سواری پر نفل روا ہونا		
۷۵۲	باب ۳ دو نمازین جمع کرنا سفر مین۔	۸۰۷	باب ۱۸ تہجد مین لمبی قرأت مستحب ہونا۔
۷۵۶	فائدہ تحقیق مسئلہ جمع صلوتین حضر مین۔		
۷۵۸	باب ۴ نماز کے بعد اہنے یا بائین پہر کے بیٹہنا	۸۰۸	باب ۱۹ تہجد کی ترغیب اگرچہ تہوڑی ہی ہو

صفحہ	مطالب کتاب
۸۱۰	باب ۲۰ نفل نماز گھر میں مستحب ہے
۸۱۱	باب ۲۱ ہمیشہ کے عمل کی فضیلت
۸۱۴	باب ۲۲ اونگھ کے وقت نماز تمام کرکے سو رہنے کا بیان
〃	**کتاب فضیلۃ القرآن** کتاب فضیلت قرآن میں اور اس میں ۶ ابواب ہیں۔
〃	باب ۱ قرآن کی نگہبانی کرنیکا بیان
۸۱۶	باب ۲ آواز خوش سے قرآن پڑھنے کا بیان
۸۱۸	باب ۳ قرآن پڑھتے وقت تسکین رہنے کا بیان
۸۲۰	باب ۴ حافظ کی فضیلت کا بیان
	باب ۵ افضل کا اپنے سے کم کے آگے قرآن پڑھنا۔
۸۲۲	باب ۶ قرآن سننے کی فضیلت اور اس کی فرمایش کرنا قاری یا حافظ سے
۸۲۴	باب ۷ نماز میں قرآن پڑھنے اور اسکی فضیلت کا بیان
۸۲۵	باب ۸ قرآن اور سورہ بقر کی فضیلت
۸۲۶	باب ۹ فاتحہ اور خاتمہ سورہ بقر کی فضیلت
۸۲۸	باب ۱۰ سورہ کہف اور آیۃ الکرسی کی فضیلت

صفحہ	مطالب کتاب
۸۲۸	باب ۱۱ قل ہو اللہ احد کی فضیلت
۸۳۰	باب ۱۲ معوذتین کی فضیلت
〃	باب ۱۳ قرآن پر عمل کرنے کی فضیلت
۸۳۲	باب ۱۴ قرآن کا سات حرفوں میں اترنا
۸۳۷	باب ۱۵ قرآن ٹھہر ٹھہر کر پڑھنا
۸۴۰	باب ۱۶ قاریوں کا بیان
۸۴۲	باب ۱ جن وقتوں کی نماز منع ہے اون کا بیان
۸۵۲	باب ۲ قبل مغرب دو رکعت مستحب ہے
۸۵۳	باب ۳ نماز ضحی کا بیان
۸۵۸	**کتاب الجمعۃ** کتاب جمعہ کے بیان میں۔
۸۸۲	**کتاب صلوٰۃ العیدین** نماز عیدین کی کتاب
۸۹۲	**کتاب صلوٰۃ الاستسقاء** نماز استسقا کی کتاب
۸۹۹	**کتاب الکسوف** گہن کی نماز کی کتاب
۹۱۴	**کتاب الجنائز** جنازوں کے بیان کی کتاب

صحت نامہ کتاب مستطاب المعلم ترجمہ اردو صحیح مسلم جلد ثانی

صفحہ	سطر	خطا	صواب	صفحہ	سطر	خطا	صواب
۵۲۶	۱۰	لفظ	لفظ	۵۵۰	۱۲	کرے تو	کرے تو
۵۲۷	۹	بہجان	بہجان	۵۵۸	۳	عبداللہ	صیداللہ
۵۲۸	۱۵	ابوعبدوسہ	ابوعبدوسہ	″	۱۶	پہنچ گئی	پہنچ گیا
۵۲۹	۱۰	سلام	اسلام	″	۲۱	علی تیا	علی رہتے
۵۳۰	۵	مین خوش	مین خوش	۵۵۹	۳	سباب کا	بسبات کا
″	۹	ہونے کو	ہونے کا	″	۱۴	نہین	نہین
۵۳۲	۲	اوپر	اوپر	۵۶۰	۹	ہوتے	ہوئے
″	۵	فرمانے تھے	فرماتے تھے	″	۱۵	نکلے	نکلے
	۶	طلحہ بن	طلحہ بن	″	۱۸	ابوبکر	ابوبکر کی
″	۱۰	بھاگتا ہے	بھاگتا ہے	۵۶۲	۱۳	روایت	روایت
۵۳۳	۱۵	تہین	نہین	۵۶۴	۷	نماز	نماز
۵۳۴	۱۰	اٹھوسے	اٹھوسے	″	۱۱	طرح	طرح سی کہ
۵۳۵	۱	پڑہی	ہی	۵۶۵	۱۳	استیمین	استیمین
	۲۰	گذشتہ	گذشتہ	۵۶۷	۳۳	کی	کی طلعت
۵۳۶	۱۱	کپڑے کپڑے	کپڑے کپڑے	۶۱۸	۱۹	بہان	جہان
″	۱۳	نعت	کعبت	۶۱۹	۹	درست	درست ہی
″	۲۳	ہوتے	ہوتے	″	۱۱	دیدیون	دیدیون
۵۳۷	۱۳	مصے	کہئے	″	۱۹	کہئی	کہئین
۵۴۲		نیچے	نیچے	″	۲	ہمو	ہمکو
۵۴۴	۶	زیادہ	زیادہ	۶۲۲	۱۱	بہترہی	بہترہی
″	۹	شمار	شمارین	۶۲۴	۱	دیکھتی	دیکھتی ہین
۵۴۶	۵	مروی	مروی ہے	۶۲۸	۱۱	حدیث	حدیث سے
۵۴۹	۴	سکھلاوے	سکھلاوی	۶۲۹	۴	ہکو	ہکو حکم
″	۵	مغذوب	مغضوب	″	۱۸	ناہون کو	ناہون کی
″	″	الضلیمہ	الضالین	۶۳۰	۵	ایرہون	ایڑیون
۵۴۹	۳	صحیح سے	حدیث سے	″	۲۳	ان	ان
″	۱۴	یہ ہے	یہ ہے	۶۳۱	۱	ہکو	پر
۵۵۰	۳	بعد پڑہنا	بعد درود پڑہنا	۶۳۳	۲۳	مین جو نوکرون	مین نوکرون
۵۵۲	۱	روایت ہے	روایت ہے	۶۳۴	۵	لفظ	لفظ ہے
″	۸	الضالین	الضالین کہے	۶۳۵	۳	بولنا	بولنا
″	۱۶	نماز پڑہ	نماز پڑہی	″	۸	کسی اور مکان	کسی مکان
″	۲۳	نماز	نماز	۶۳۶	۱	نماز	نماز
۵۵۳	۲۰	جانب دین	جانب کا دین	″	۱۴	اشارہ ہے	اشارہ ہے
۵۵۵	۴	فرمایا	فرمایا	۶۳۹	۱۵	بہکا	بہکا
۵۵۷	۴	کرنے	کرتے	۶۴۰	۲	ہوی سی	ہوئے تھے
″	۶	″	″	۶۴۱	۱	ضرورت سے	ضرورت سے ہم
″	۸	″	″	″	۱۳	جاذم	جازم

صفحہ	سطر	خطا	صواب
″	۱۴	بڑہیے	بڑہیے
″	۱۶	جہاز	جہاز
″	۱۸	سرکی	سنبر کی
″	۱۹	ہوسے	ہوئے
۶۴۲	″	تخصر اکر	تخصر اکر
۶۴۳	۱۲	ہی	ہی
۶۴۴	۱۰	نفس	نفش
″	۱۵	″	″
۶۴۸	۹	انہون	انہون نے
″	۱۳	قاسم	قاسم
″	۱۴	سکی	سکی
۶۵۰	۴	ملک	ملکہ
″	۱۳	لائے	لائے گئے
″	۱۵	سمجہار	سمجہا
۶۵۱	۸	ہوسے	ہوئے
″	۹	سرتعالی کے	اللہ تعالی نے
″	۱۷	اب	آپ
۶۵۲	۱۳	اللہ تعالی	اللہ تعالی اپنے
″	۱۴	خلاقت	خلافت
″	۲۱	کلار	کلا ہے
۶۵۳	۳	عاصو پیر	عاصو پیر
۶۵۶	۹	انتظار	انتظار
″	۱۵	گیے	گئے
۶۶۰	۲۲	گزرے	گذرا
۶۶۱	۱۰	سلیم من	سلیم ہین
۶۶۳	۷	نی اسکل	ہے، ملی ہے
۶۶۵	۱۰	صورت	صورت
۶۶۸	۵	بغرض	بغرض
۶۶۹	۱۷	سنگر	سنگر
۶۷۱	۴	ناگتے	ناگتے
۶۷۲	۲	خدمت	خدمتین
″	۸	مین	مین آئے
″	۱۰	یا حدیث	یہ حدیث
۶۷۷	۴	قائل	قابل
″	۵	کے	گئے
″	۱۰	اور حدیثین	اور حدیثین
″	۱۹	اکہر حدیثین	اکہر حدیثین

صفحہ	سطر	خطا	صواب
۶۰۶	۳	مبارکا	مبارکا
۶۷۹	۴	گررہے	گررہے ہیں
۶۹۱	۵	جب	اسوقت
"	۱۴	کس کس	کہی کہی کی
"	۲۰	لبشریت	بشریت سے
"	۲۳	کہی	کہی کی
۶۸۲	۳	کہا کہ قاضی	کہا قاضی
۶۹۴	۳	عمرو بن	عمر بن
۶۹۵	۳	حجر	حجے
"	۱۹	حجرہ	حجرہ بن
"	۲۲	نماز نماز	نماز
۶۹۶	۱۰	آدمی	آدمی
"	۱۹	ہوتی	ہوتی ہے
"	۲۰	فقہا	فقہا کا
"	۶	کہتا	کہنا
"	۲۳	دہ	دہ طلوع
۶۹۸	۳	پڑھنے پڑھی	
۶۹۹	۱۳	بہاب	بہاپ
"	۱۵	کی رسول	کی رسول
"	۲۰	سائے	سائے
۷۰۱	۳	سائے	سائے
"	۱۰	مجھے دوسائنو	مجھے دو سائنو
۶۹۳	۱۲	چوچھی	چوچھین
۶۹۴	۲۲	پیوچھی	پیوچھین
"	۸	پوچھتی	پوچھتین
"		ہوتے	ہوتے
"	۲۳	سنتوں	سنتوں سے
۶۹۵	۸	ساف	شک
۶۹۶	۱	ہوتی	ہوتین
۶۹۸	۱۱	اتھون	اتھون سے
۷۰۰	۹	تین	انتظار
"	۱۲	ٹھہری	ٹھہری
۷۰۲	۱۹	کہتا	کہتا ہے
۷۰۳	اخیر	کہا نماز	کہا نماز
"	۱۴۰	آپ کا	اون کا
۷۰۵	۱	لوشتی	لوشتی
"	۸	کی بیان	کان بیان
۷۰۶	۱۲	پوچھے	پوچھتے

صفحہ	سطر	خطا	صواب
۷۰۹	۱۹	کہیا	کہا گیا
۷۱۰	۲۲	نے	سے
۷۱۱	۴	پایا	پایا
"	۱۴	جاؤن کہ ایک	جاؤن کہ ایک
۷۱۲	۲	کہ	مین
"	۱۴	عثمان مالک	عثمان بن مالک
۷۱۷	۱۹	ہے	ہے
۷۱۸	۱	کی	کی
"	۱۰	پر	پر نماز
۷۱۹	۲۱	کی	کیا
"	۲۲	ہر چیز	خیر
"	"	کی	کیا
۷۲۱	۳	بہی	بہی
۷۲۲	۱۳	ار	اور
"	۱۶	تمہاری	تیرے
۷۲۳	۲	گرمی	گرمی
"	۱۴	کی	کیا
۷۲۳	۱۱	کی	کیا
۷۲۵	۵	ار	اور
۷۲۶	۱۹	ار	اور ہم
۷۲۷	۱	بہی	بہی
۷۲۹	۹	ہین	ہین
۷۳۰	۱۴	تک	تک ثنوت
۷۳۰	۱۵	رسے	اوس نے
۷۳۳	۲۲	باروں	بارہ پر
"	۳	ٹیکا	ٹیکا
"	"	ہوگئے	ہوگئے
۷۳۵	۴	کہنا	کہنا
"	۱۳	اور	اپ
۷۳۶	۷	ہی	جب لوگون
"	"	ہراہی	ہی کو
۷۳۸	۲۲	برسے	بڑھے
۷۳۹	۶	بہی	بہی
۷۴۰	۴	چاہیے	چاہیے
۷۴۲	۷	ہوتی	ہوتی
"	۲۱	پڑھتے ہین	پڑھتے ہین
۷۴۳	۱۱	غیبر	غیر
"	۲۲	"	"
۷۴۴	۲۰	کہا	کیا

صفحہ	سطر	خطا	صواب
۷۴۵	۳	ہین	ہین نے
"	۲۱	غیر	غیر
۷۴۶	۵	پڑھتے	پڑھتے
"	۱۰	ہین	ہین
"	۱۲	کے آپ کے	کہ آپ
"	۲۳	ہر ہین	ہر ہین
۷۵۳	۱۳	ہین	ہین
"	۲۱	کرتے	کرتے
۷۵۷	۲۲	کب	اب
۷۶۰	۱۶	پڑ ناکا	پڑ سنا روا
"	۱۹	حدیث	حدیث
"	۲۲	ہین	ہین
۷۶۱	۱۹	ہوس	پاس آپ تی اوکیا
۷۶۵	۲۲	کی	کی
۷۶۷			
۷۶۸	۱۵	بگی	بگی
۷۶۸	۴	پڑھے	پڑھا
۷۶۹	۱۷	ہوتا وسکرو	ہون اور سجدو
"	۲۰	ہین	نماز پڑھی
۷۷۱	۱	سے	کو ہی
۷۷۲	۱۶	تو	پہر
۷۷۳	۱۴	آپ	بیٹھے
۷۷۴	۶	ایسی ایسی	ایسی
"	۱۰	بعضون سے	بعضون
"	۲۰	لگار	انگار
۷۷۷	۱۴	ور	فرمایا
"	۱۵	سات کو اکر	اوسی
۷۷۹	۳	ہر	ہون
"	۹	اور چہل	اور چہل
"	۲۲	وسلم	وسلم کر کہ پھیرے
۷۷۹	۱۶	وسلم	وسلم نے
۷۸۱	۶	کرتے	کرین
"	۱۴	جنگ	جنگ
۷۹۲	۱۲	آپ بہی	آپ کے
۷۹۷	۱۳	ہینگ	ہینگ
"	۱۴	کا	گاہی
"	۲۲	ہے	ہین
۷۹۸	۲	پڑھنا	پوچھنا
"	۵	نہاپت	نہاپت

صفحہ	ع	خطا	صواب
۷۹۰	۱۲	ہے	بیانک کو
″	۱۶	وسلم	وسلم نے فرمایا
۷۹۱	۱۴	سے	اور
۷۹۲	۲	جاوین	جاوین گے
″	۱۷	عائشا	عائشا
۷۹۴	۱۶	پیر	بہر
۷۹۶	۱۱	تین	تین
۷۹۷	۴	چوران	چوڑان
۸۰۰	۷	بولی	ہو لی
۸۰۲	۳	حضرت	حضرت
″	۵	اورکوہ	اورکوہ
″	″	کوہ اون سے	کوہ اون سے
۸۰۵	۱۶	فرشتے	فرشتے
۸۰۶	۲۰	یارب	یارب
۸۰۷	۱۹	اورکہا	اورکہا
۸۰۹	۱۰	تعوذ	تعوذ
″	۱۳	قریب	قریب
۸۰۹	۲۲	تین	تین
۸۱۰	۱۱	ہوسے	ہوسے تین
″	۱۹	اسہ	اسہ
۸۱۳	۲	سے	سے
″	۳۱	تین	تین نے
۸۱۴	۲۲	چوڑدیا تھا	چھوڑدیا تھا
۸۱۶	۱۶	اورزکو	آواز کی فرات
۸۱۷	۱۰	تیس	قیس
۸۱۹	۳	دس سے	اوس سے
″	۱۵	بجے	بجے
۸۲۰	۱۴	مزا	مزا
۸۲۱	۴	روایۃ	روایۃ
″	۱۳	انہون	انہون
″	۱۵	تیجہ	تیجہ
۸۲۴	۲۱	زیادہ	زیادہ
۸۲۶	۲	ہوگی	ہوگی
″	۶	بقرہ	بقرہ
۸۲۷	۴	بڑے	بڑے
″	۵	افتون	افتون
″	۲۱	بچگا	بچگا
۸۳۰	۹	اور	صدق
″	۱۴	ہوگیا	ہوگیا

صفحہ	ع	خطا	صواب
۸۳۱	۱۴	سوافق	سوافق اوسکے
″	۲۱	بناوینا	بنادیا
″	۲۳	غلام	غلام
۸۳۲	۶	روایت	روایت ہے
۸۳۴	۱۵	سے	سے
۸۳۵	۱۵	تو اون نے	+
″	۲۱	تین	تین نے
۸۳۶	۲۱	ہو سکے	ہو سکے گا
″	″	فرماتا	فرماتا ہے
۸۳۷	۱۱	نہیک	نہیک
″	۱۳	لیا	لیا
۸۳۸	۲	رحمت	رحمت ہین
″	۸	لعابین	لعابین
۸۳۵	۱۵	صاحب	عبداللہ
″	۹	نہیک	نہیک
۸۴۰	″	متفصل	متفصل
″	۱۰	ہون	ہین
۸۴۱	۱۷	ہوی	ہوئی
″	″	ہوپچھین	ہوپچھین
″	۲۰	تحیفہ دکا	صحیفہ دکا
۸۴۳	۱۹	ہوا	ہیان ہوا
۸۴۴	۱	کود	دیکر کود
″	۱۱	سے	ہین
″	″	ہی	ظاہر پر
۸۵۲	۴	ہی تھے	پڑ رہتے
۸۵۵	۱۲	کرتے	کرتے
۸۵۶	۹	مسجدہ	سجدہ
۸۵۹	۹	انہون	انہون نے
″	۱۹	بہی	بہی کا
۸۶۰	۲	بہی	وضو ہی کیا
۸۶۱	۸	تھے	ہین
۸۶۲	۱۱	نے	سے
″	۱۲	خاتم	حاتم
″	۱۴	کو	کر
۸۶۳	۱۴	اشارہ	اشارہ
″	۱۹	ابوہریرہ	ابوہریرہ
۸۶۴	۲۱	ہین	ہیں
۸۶۵	۱۱	پیدا	پیدا
۸۶۶	۲۲	تقاسے	تقاسے

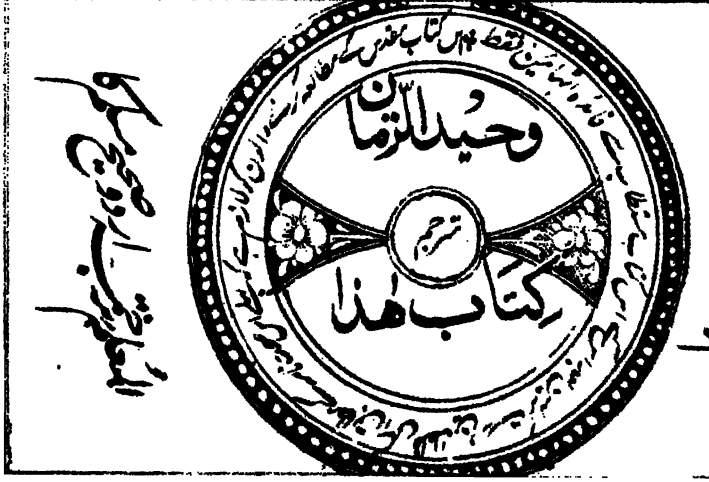
صفحہ	ع	خطا	صواب
۸۶۶	۳۳	اوسپر سہاگہ کیساتھا	پہراسپر سہاگہ لایا
۸۶۷	۱	اوروہ ایسی لگ	اوروہ لگ ایسی
″	۱۵	آنڈا	انڈا
۸۶۸	۳	دیا	دیا ہے
۸۶۹	۱۱	جاتا	ڈہل جاتا
″	۱۴	گیردن	گیردن
″	″	تین	تہین
۸۷۳	۵	نگلین	نگلیان
۸۷۶	۲	سے	سے
۸۸۲	۳	پڑنا چکنا	پڑنا چکنا
۸۸۳	۶	کر	اوس
″	۱۳	ملک	مانگ
۸۸۵	۴	ہم	ہم تین
۸۸۶	۱۳	ہوتا	ہوتا
۸۸۸	۱۳	میرے	میرے
۸۹۰	۶	کا	کا کھانا
″	۹	باہا پیٹہ	باہا پیٹہ
″	۲۲	مسلمان	مسلمانون
۸۹۱	۲۳	مجہ	مجہ کو
۸۹۲	۲	ہرجانی	ہرجانی
″	۹	کاذ	کاذ کے
″	۱۳	مجھے	مجھے
۸۹۳	۲۰	جمہور	جمہور
۸۹۴	۸	بچچا	بچچا
″	۱۵	نبی	نبی
۸۹۵	۵	ہمعہ	
″	۲۱	مدانی	مدانی
۸۹۶	۳	برساؤ	برسانہ
″	۴	برساو	برسے
۸۹۹	۱۳	گنا ہگار دنگر	گن ہگار دنگر
۹۰۰	۱۰	+	بہر کر کیا بنا بیٹھو
۹۰۱	۹		پہنچے کر کیا ہوگا
″	۱۳	پیر	پیر
۹۰۲	۱۳	کن	کن
۹۰۵	۲	بین	بین نے
″	۲	ہانگی	ہانگا
″	۳	حدیث	یہ حدیث
۹۰۹	۱۶	لر کو	کر کھلائے
۹۱۰	۱۹		

صفحہ	سطر	خطا	صواب
۹۰۹	۶	تحقیق	تحقیق
″	۲۱	راوی	راوی
″	۱۴	اور نہ یہی بتایا کہ اس پر رکوع کیا ہے جیسے رکوع آپ سے مروی ہوئی ہیں رکوع کیا ہے	اور سنکر چپ رہو۔ کہ آپ نے کس پر رکوع کیا ہے اور وہ یہ نہ کہتا کہ
۹۱۳	۱۲	نماز	نام
۹۱۴	۱۴	کی	کو بر
″	۱۶	ہے	زبرسی
″	۱۳	روایت	رویت
۹۱۵	۱۳	و	انا
″	۱۶	بن	بین
۹۱۶	۲	بنی	بی رسول
″	۱۰	سلمۃ	سلمہ
۹۱۷	۱۶	بلاتا	بلانا
۹۱۸	۱۳	بنتا	پیتا
۹۱۹	۱۳	کنگدوطی	کنگدولی
″	۱۶	تو	کو صبر
۹۲۰	۱۷	ہوا ہے	ہوا سطے
″	۱۹	نست	بیت
۹۲۱	۵	چیجکر	پیغکر
۹۲۲	۲۱	راوی	صاحبزادی
۹۲۶	۹	بعجون	بسول
″	۱۴	بگڑ	بگڑ
۹۲۷	۱۰	اون	اون سے

صفحہ	سطر	خطا	صواب
۹۲۹	۸	عورتین	عورتین
″	۱۰	توصہ	توصہ
″	۱۱	توبہ	توصہ
″	۱۵	کسیکو	کسیکو
″	۲۱	مناسب	مناسب
″	۲۲	تہمت	تہ بند
۹۳۰	۱۵	شہتی	دیتے تھے
۹۳۱	۷	تہمد	تہ بند
″	″	بابدن	تابدن
۹۳۲	۱۱	انکا	اوس کا
″	۱۲	کردن	کردن گا
۹۳۳	۲	تہمد	تہ بند
″	۲۱	اسی	ہس
۹۳۴	۲۲	جنارے	جنازے
۹۳۵	۲۲	ہے	ہین
۹۳۷	۲۰	بشارۃ	بشارۃ ہوئی
″	۲۱	کہا مسلم	کہا مسلم نے
۹۳۸	۶	جیجالب	حجاب
۹۳۹	۴	ہوئی	ہوگئی
۹۴۰	۵	ملک	ملک
″	۱۱	ہے	یہ ہے
۹۴۴	۱۰	تکبیر کہی	تکبیر کہین
۹۴۷	۸	بھی	بھی
۹۴۸	۸	ہین	ہین سے

صفحہ	سطر	خطا	صواب
۹۴۹	۱۴	رہب	وہب
۹۵۱	۵	اسپیر	اون پر
″	۱۰	لگا تا تھا منبر	لگا تا تھا منبر
″	۱۸	جنگاڑی	جنگاری
۹۵۳	۱۱	مذہب	مذہب ہے
″	۱۳	حدیث	حدیث ہے
″	۱۴	بن	بن ابی وقاص
۹۵۳	۳	لگتے	لگتے ہین
۹۵۴	۱۳	شامدین گا	ہین سوجاؤن
″	۱۵	تہمت	تہ بند
″	۲۱	درد	درد ہونے لگا
″		توں	توسے
″	۲۳	مجھ سے	میرے پاس
۹۵۵	۲	تھے اور جو	آتے اگر کسی کے کپڑے تھے
		تہمار اکپڑا اوتا	اوتار لے اپنے کپڑے اتا
		ڈالا اور سمجھا کہ	ڈالا اپنے اوپر سمجھا
		سو گئے۔	گرم سو گئین
″	۷	یارت	زیارت
″	۱۱	بھی	بھی
″	۱۶	بن	بین
″	″	بین	بین
″	۲۰	دیا	دیا
۹۵۶	۱	جس بن	جس بین

تمت



بسم اللہ الرحمن الرحیم

جلد ثانی ترجمہ صحیح مسلم

کتاب الصلوٰۃ کتاب نماز کے بیان مین **ف** نماز تمام عبادات مین بیان کے بعد مقدم ہے اور طہارت نماز کی شرط ہے اور بدون طہارت نماز درست نہین ہوتی اس لیے طہارت کی کتاب کے بعد نماز کی کتاب کو رکھا قیامت مین سب اعمال سے پہلے نماز کا سوال ہوگا اگر نماز اچھی نکلی تو اور اعمال کا دینا ہی آسان سے ہوجاویگا اور جو نماز ہی مین فتور نکلا تو سب اعمال ہی غلط بھرے اور اعمال کا کیا ٹھکانا اس لیے مومن کو چاہیے کہ نماز کا بہت خیال رکھے وقت پر پڑھے ناغہ نکرے ٹھہر ٹھہر کر اطمینان سے دل لگا کر پڑھے اور حتی المقدور نماز سے پہلے اون کاموں سے فارغ ہوجاوے جو دل لگنے مین خلل ڈالتے ہین جیسے کھانا پینا پیشاب پاخانہ وغیرہ آخر مین جو نماز کے فوائد ہین وہ تو حدیثون سے معلوم ہوئے ہین پر دنیا مین بھی نماز سے بڑے فائدے ہین - **ایک** یہ کہ انسان کو پابندی اوقات کی عادت ہوتی ہے جو بڑی اعلے اور مفید صفت ہے **دوسری** یہ کہ نماز کے خیال سے انسان طہارت اور صفائی اور پاکیزگی کا بندوبست کہتا ہے جو حفظ صحت کے لیے نہایت ضرور ہے **تیسری** یہ کہ نماز مین جو قیام اور رکوع اور سجود اور قعود کرتا ہے یہ سب کام ہین جنسے بدن کے جوڑون مین طاقت آتی ہے اور سکون سے جو کاہلی اور سستی پیدا ہوتی ہے اوسکو رفع کرتے ہین **چوتھی** یہ کہ نماز سے شکر گذاری اور اخلاص کی عادت پڑتی ہے جو شخص خداوند کریم کی نعمتون کا شکر نہ کریگا اور لوگون کے احسان کب مانیگا **پانچویں** یہ کہ نماز روکتی ہے بہت سے گناہون سے کافر آدمی کے خیال مین آجاتا ہے کہ شماست نفس سے کوئی گناہ کر بیٹھے پر جب نماز کا دھیان ہوتا ہے کہ نماز ناغہ ہوجاویگی تو وہ گناہ چھوڑ دیتا ہے **چھٹی** یہ کہ نماز باعث ہے تصفیہ قلب اور ازدیاد قوت توجہ کا اس لیے کہ جب تک کوئی شخص اس امر کی عادت نکرے یہ قوت اوسکو حاصل نہین ہوتی اور جب تک یہ قوت حاصل نہین ہوتی اوسوقت تک فکر سلیم نہین ہوسکتی - واللہ اعلم

باب بدء الاذان اذان کیون کر شروع ہوئی اوس کا بیان **عن** عبد اللہ بن

بن عمر انه قال کان المسلمون حین قدموا المدینۃ یجتمعون فیتحینون الصلوٰۃ ولیس ینادی بها احد فتکلموا یوما فی ذلک فقال بعضهم اتخذوا ناقوسا مثل ناقوس النصاری وقال بعضهم قرنا مثل قرن الیهود فقال عمر اولا تبعثون رجلا ینادی بالصلوٰۃ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا بلال قم فناد بالصلوٰۃ **ترجمہ** عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے مسلمان جب مدینے مین آکر جمع ہوکر نماز وقت پر پڑہ لیتے تھے اور کوئی اذان نہ دیتا ایک روز انہون نے اس باب مین گفت گو کی بعضون نے کہا ایک ناقوس بنالو نصاری کیطرح (ناقوس دو لکڑیون کا ہوتا ہے اون کے مارنے سے آواز ہوتی ہے) اگلے زمانے مین نصاری گھنٹے کے بدلے اوس سے کام لیتے بعضون نے کہا ایک نرسنگا کیون نہین لیتے یہود کیطرح حضرت عمرؓ نے کہا ایک آدمی کو کیون نہین مقرر کرتے وہ پکار دیا کرے لوگون کو نماز کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے بلال اوٹھ اور نماز کے لیے پکار دے **ف** تو حضرت عمرؓ کی صلاح آپ نے قبول کی اس حدیث سے حضرت عمرؓ کی بڑی فضیلت نکلتی ہے اور یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ دین کے کامون مین مشورہ کرنا بہتر ہے اور یہ مشورہ آپ پر واجب تہا یا مستحب اس مین اختلاف ہے لیکن صحیح یہ ہے کہ واجب ہے کہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا وشاورهم فی الامر اور یہ جو آپنے بلال سے فرمایا اوٹھ اور نماز کے لیے پکار دے یہ پکارنا اذان شرعی کے صورت پر نہ تہا بلکہ اذان شرعی اوس کے بعد قرار پائی عبداللہ بن زید کے خواب سے اس سے یہ بھی ثابت ہوا کہ اذان کہڑے ہوکر دینا چاہیے اور بیٹھکر دینا اکثر علما کے نزدیک سنت نہین نووی نے کہا ہمارے علما نے کہا ہے کہ بیٹھکر دینا اذان مین سنت ہے اور بیٹھکر بھی جائز ہے لیکن سنت کے خلاف ہے **باب** کلمات الاذان وافراد الاقامۃ الا کلمۃ الاقامۃ فمثنی الاذان کو کلمہ کہتے ہین اور اقامت کے کلمون کو فقرے کہتے ہین **عن** انس قال امر بلال ان یشفع الاذان ویوتر الاقامۃ زاد اسمٰعیل فی حدیثه عن خالد الا الاقامۃ قال ابو بکر یعنی انه یوتر الاقامۃ **ترجمہ** انسؓ سے روایت ہے بلال کو حکم ہوا اذان کے لفظ دو دو بار کہے اور اقامت کے لفظ ایک ایک بار کہے اسمٰعیل نے اپنی حدیث مین خالد سے اس طرح روایت کی ہے مگر اقامت کے لفظ ایک بار کہے ابوبکر نے کہا یعنی اقامت کے لفظ ایک بار کہے **ف** نووی نے کہا ہمارے اور جمہور علما کا یہی قول ہے کہ تکبیر مین گیارہ کلمہ ہین اللہ اکبر اللہ اکبر اشہد ان لا الٰہ الا اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ حی علی الصلوٰۃ حی علی الصلوٰۃ قد قامت الصلوٰۃ قد قامت الصلوٰۃ اللہ اکبر اللہ اکبر لا الٰہ الا اللہ اور امام مالک کے نزدیک دس کلمے ہین قد قامت الصلوٰۃ بھی ایک بار ہے اور شافعی کا قدیم قول بھی ہے اور ایک قول یہ

بھی ہے کہ اول اور آخر مین اللہ اکبر ایک ایک بار کہے اس صورت مین آٹھ ہی کلمے ہون گے اور ابو حنیفہ کے نزدیک تکبیر مین سترہ کلمے ہین تو ہر ایک کلمے کو دو دو بار کہے یہ مذہب شافعی ہے ہمارے بعض علماء کا عراق عجم مین اور حجاز اور شام اور یمن اور مصر اور مغرب مین بھی ہے کہ اقامت کے کلمون کو ایک ایک بار کہنا چاہیے مگر قد قامت الصلوۃ کو دو بار کہے اور مالک کے نزدیک قد قامت الصلوۃ بھی ایکبار کہے اور اللہ اکبر بھی اگرچہ دو بار کہا جاتا ہے پر وہ مثل ایک بار کے ہے کس لیے کہ اذان مین چار بار کہا جاتا ہے اس لیے مستحب ہے کہ اللہ اکبر دو بار ایک ہی سانس مین کہے (نووی) **عن** انس بن مالک قال ذکروا ان یعلموا وقت الصلوۃ بشیء یعرفونہ فذکروا ان ینورو نارا او یضربوا ناقوسا فامر بلال ان یشفع الاذان ویوتر الاقامۃ **ترجمہ** انس بن مالک روایت ہے صحابہ نے ذکر کیا کہ نماز کا وقت بتلانے کے لیے کوئی چیز چاہیے بعضون نے کہا آگ روشن کرنا چاہیے (نماز کے وقت پر تا اوسکو دیکھکر لوگ پہچان لین) یا ایک ناقوس بجانا چاہیے پھر بلال کو حکم ہوا اذان دو دو بار کہنے کا اور اقامت ایک ایکبار کہنے کا **عن** خالد الحذاء بہذا الاسناد ولکنہ قال ان ذکروا ان یعلموا بمثل حدیث القعنبی **ترجمہ** اسکا قال ان یوتر وما ذکر **ترجمہ** اس روایت کا وہی جو اوپر گزرا **عن** انس قال امر بلال ان یشفع الاذان ویوتر الاقامۃ **ترجمہ** انس سے روایت ہے بلال کو حکم ہوا اذان دو دو بار کہنے کا اور اقامت ایک ایک بار **ف** کس لیے کہ اذان خبر کرنے کے لیے ہے تو دو دو بار کہنا چاہیے تاکہ سب لوگ سن پاوین اور اقامت مین اسکی حاجت نہین **باب** صفۃ الاذان اذان کیونکر کہے **عن** ابی محذورۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم علمہ ھذا الاذان اللہ اکبر اللہ اکبر اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان لا الہ الا اللہ حی علی الصلوۃ مرتین حی علی الصلوۃ مرتین حی علی الفلاح مرتین حی علی الفلاح مرتین اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ **ترجمہ** ابو محذورہ (جسکا نام سمرہ یا اوس یا جابر یا سلیمان بن سمرہ ہے) اسکی روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو اذان سکھلائی اللہ اکبر اللہ اکبر **ف** نووی نے کہا صحیح مسلم کے اکثر نسخون مین یون ہے اللہ اکبر دو بار اور اور کتابون مین اللہ اکبر چار بار ہے قاضی عیاض نے کہا مسلم کی بھی بعضے نسخون مین اللہ اکبر چار بار ہے **ق** اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان محمد رسول اللہ اشہد ان محمد رسول اللہ پھر دو بارہ کہے اشہد ان

الا اللہ دو بار اشہد ان محمدا رسول اللہ دو بار **ف** اسکو ترجیع کہتے ہیں یعنے شہادتین کو پہلے دو
دو بار آہستہ کہنا پھر دو دو بار پکار کہنا یہی مذہب ہے مالک اور شافعی اور احمد اور جمہور علما کا اور ابو حنیفہ کے
نزدیک ترجیع جائز نہیں کیونکہ عبد اللہ بن زید کی حدیث میں ترجیع نہیں ہے اور جواب اسکا یہ ہے کہ ابو
محذورہ کی حدیث صحیح ہے اور زیادتی ثقہ کی مقبول ہے **دوسری** یہ کہ ابو محذورہ کی روایت ۸ھ ہجری
کی ہے اور عبد اللہ بن زید کی روایت اس سے پہلے کی ہے تو سمجھ نہیں روایت پر اول ہے خصوصاً جب اہل
مکہ اور مدینہ اور جمہور علما کا عمل اسپر ہو (نووی) **ف** یہ ہے علی الصلوٰۃ دو بار حی علی
الفلاح دو بار اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ **ف** اور فجر کی اذان میں حی علی الفلاح کے بعد دو بار الصلوٰۃ
خیر من النوم کہے اسکو تثویب کہتے ہیں اور سوا فجر کے اور اذان میں یہ کہنا ثابت نہیں ہے بلکہ بدعت ہے
اسی حدیث سے علی خیر العمل کا کہنا اکثر علما کے نزدیک ثابت نہیں اور اہل بیت کی کتابوں میں حی علی
خیر العمل کا کہنا رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا گیا ہے۔ احکام میں ہے کہ حی علی خیر العمل رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اذان میں تھا پھر حضرت عمر کے زمانہ میں موقوف کیا گیا اور بیہقی نے
سنن کبیر میں بسند صحیح [illegible] سے روایت کیا کہ وہ کبھی نہیں اذان میں سے علی خیر العمل
کہتے اور علی [illegible] کہ پہلے اذان میں تھی پھر جب اسکا ثبوت موقوف ہوا [illegible]
لیکن [illegible] اور [illegible] اسکا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں بیان کیا ہو یہ
صحیح نہیں [illegible] عبد اللہ بن زید کی شہود [illegible] میں کہیں اس کلمے کا پتا نہیں ہے واللہ اعلم
[illegible] **باب** استحباب اتخاذ المؤذنین للمسجد الواحد یک مسجد
[illegible] **حدیث** [illegible] کان لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مؤذنان بلال
[illegible] الاعمی ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دو مؤذن
[illegible] عبد اللہ بن ام مکتوم نابینا تھے **ف** یہ ہیجان کے بیان کیا غیبت
[illegible] یہ حدیث دلالت کرتی ہے کہ دو مؤذن ایک مسجد کے لیے ایک وقت میں ہو سکتے ہیں
[illegible] پہلا اذان دیتا اور دوسرا صبح صادق کے وقت جیسے بلال اور ابن ام
[illegible] صاحب کہتے ہیں کہ ضرورت کے لحاظ سے دو سے زیادہ بھی مؤذن رکھ سکتے ہیں
[illegible] مستحب ہے کہ مؤذن ہوں تو ایک کے بعد دوسرا اذان دیوے الا جب اگر

مسجد بڑی ہو اور وقت تنگ ہو تو الگ الگ کونوں میں ایک ساتھ اذان دے سکتے ہیں اور تکبیر وہی کہے جس نے پہلے اذان دی ہو اگر اذان دینے میں جھگڑا کریں کہ پہلے کون دیوے تو قرعہ ڈالیں (نووی مختصراً)

عَنْ عائشۃ متفق ترجمہ حضرت عائشہ وہی ایسی ہی روایت ہے جیسے عبداللہ بن عمر کی اور پچھلی **باب** جواز اذان الاعمی اذا کان معہ بصیر اندھا اذان دے سکتا ہے اگر کوئی سمجھ والا اوسکے ساتھ ہو۔

عَنْ عائشۃ قالت کان ابن ام مکتوم یؤذن لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو اعمی ترجمہ ام المؤمنین عائشہ سے روایت ہے عبداللہ بن ام مکتوم اذان دیا کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے اور وہ اندھا تھا **ف** نووی نے کہا مقصود باب یہ ہے کہ اندھے کی اذان درست ہے بلا کراہت اگر اوس کے ساتھ سمجھ والا بھی ہو جیسے بلال ساتھ تھے ابن ام مکتوم کے ہمارے اصحاب نے کہا کہ اگر صرف اندھا ہی موذن ہو تو مکروہ ہے انتہی **عن** ھشام بھذا الاسناد مثلہ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا **باب** الاقبال عن الاغار علی قوم اذا الکفر اذا سمع فیھم الاذان کسی قوم کو دار الکفر میں اذان دیکر سنے تو پھر دست کشی نہ دے

عَنْ انس بن مالک قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا طلع الفجر وکان یستمع الاذان فان سمع اذانا امسک وان لا اغار فسمع رجلا یقول اللہ اکبر اللہ اکبر فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی الفطرۃ ثم قال اشھد ان لا الہ الا اللہ اشھد ان لا الہ الا اللہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خرجت من النار فنظروا فاذا ھو راعی معزی ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب صبح طلوع ہوتی سو پہر اذان پر کان لگائے رہتے اگر اذان سنتے تو پھر حملہ نہ کرتے (اس خیال سے کہ وہ لوگ مسلمان ہوں گے) اور نہیں تو حملہ کرتے ایک شخص کو سنا آپ نے یہ کہتے ہوئے اللہ اکبر اللہ اکبر آپ نے فرمایا یہ تو سچا ہے (یعنے مسلمان ہے) پھر یہ کہتے سنا اشھد ان لا الہ الا اللہ اشھد ان لا الہ الا اللہ آپ نے فرمایا تو دوزخ سے نکل گیا (یعنے جہنم سے نجات پائی) لوگوں نے دیکھا تو وہ چرواہا بکریوں کا **باب** استحباب القول مثل قول المؤذن لمن سمعہ ثم یصلی علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم یسأل اللہ لہ الوسیلۃ ترجمہ جو کوئی اذان سنے وہ وہی کہتا جاوے جیسا مؤذن کہتا جاتا ہے پھر درود بھیجے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر پھر وسیلہ مانگے آپ کے لیے

عَنْ ابی سعید الخدری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا سمعتم النداء فقولوا مثل ما یقول المؤذن ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم اذان سنو تو وہی کہو جو موذن کہتا ہے ف نووی نے کہا اس میں سے حی علی الصلوٰۃ اور علی الفلاح مستثنیٰ ہے بدلیل حدیث عمرؓ کے سو وقت سننے والا لا حول ولا قوۃ الا باللہ کہے عن عبد اللہ بن عمرو بن العاص انہ سمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول اذا سمعتم المؤذن فقولوا مثل ما یقول ثم صلوا علی فانہ من صلی علی صلوۃ صلی اللہ علیہ بھا عشرا ثم سلوا اللہ لی الوسیلۃ فانہا منزلۃ فی الجنۃ لا تنبغی الا لعبد من عباد اللہ وارجو ان اکون انا ھو فمن سال اللہ لی الوسیلۃ حلت علیہ الشفاعۃ ترجمہ عبد اللہ بن عمرو بن عاص سے روایت ہے انہوں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے جب تم موذن کو اذان دیتے سنو تو وہی کہو جو موذن کہتا ہے پھر درود بھیجو مجھ پر اس لیے کہ جو کوئی مجھ پر ایک بار درود بھیجیگا اللہ تعالیٰ اوس پر دس بار اپنی رحمت اوتاریگا بعد اوس کے مانگو میرے لیے خدا سے وسیلہ کو اور وسیلہ ایک رتبہ ہے بہشت میں جو اللہ کے ایک بندے کے سوا اور کسی کے لائق نہیں اور مجھے امید ہے کہ وہ بندہ میں ہونگا پھر جو کوئی اللہ تعالیٰ سے میرے لیے وسیلہ مانگی اوسکے لیے شفاعت میری واجب ہوگئی عن عمر بن الخطاب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قال المؤذن اللہ اکبر اللہ اکبر فقال احدکم اللہ اکبر اللہ اکبر ثم قال اشہد ان لا الہ الا اللہ قال اشہد ان لا الہ الا اللہ ثم قال اشہد ان محمدا رسول اللہ قال اشہد ان محمدا رسول اللہ ثم قال حی علی الصلوۃ قال لا حول ولا قوۃ الا باللہ ثم قال حی علی الفلاح قال لا حول ولا قوۃ الا باللہ ثم قال اللہ اکبر اللہ اکبر قال اللہ اکبر اللہ اکبر ثم قال لا الہ الا اللہ قال لا الہ الا اللہ من قلبہ دخل الجنۃ ترجمہ حضرت عمر بن خطاب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب موذن اللہ اکبر اللہ اکبر کہے اور تم میں سے کوئی اللہ اکبر اللہ اکبر کہے پھر وہ اشہد ان لا الہ الا اللہ کہے تو وہ بھی اشہد ان لا الہ الا اللہ کہے پھر وہ اشہد ان محمدا رسول اللہ کہے تو وہ بھی اشہد ان محمدا رسول اللہ کہے پھر وہ حی علی الصلوۃ کہے تو یہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ کہے پھر وہ حی علی الفلاح کہے تو یہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ کہے پھر وہ اللہ اکبر اللہ اکبر کہے تو یہ بھی اللہ اکبر اللہ اکبر کہے پھر وہ لا الہ الا اللہ کہے تو یہ بھی لا الہ الا اللہ کہے دل سے یقین رکھکر تو بہشت میں جاویگا عن سعد بن ابی وقاص عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال من قال حین یسمع المؤذن اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ وان

محمدًا عبدہٗ ورسولہٗ رضیت باللہ ربًا وبمحمد رسولًا وبالاسلام دینًا غفر لہ ذنبہ قال ابو
داؤد فی روایتہ من قال حین یسمع المؤذن وانا اشھد ولم یذکر فتیبہ قولہ وانا ترجمہ
سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مؤذن کی اذان سنکر یہ کہے
اشہد ان لا الٰہ الا اللہ الخیر تک یعنے گواہی دیتا ہوں میں اسبات کی کوئی سچا معبود نہیں ہے سوا خدا کے
اس کا کوئی ساجھی نہیں بیشک محمدؐ اوسکے بندے ہیں اور اسکے بھیجے ہوئے ہیں خوش ہوں اللہ کے رب ہونے پر
محمدؐ کے رسول ہونے پر اسلام کے دین کو قبول کرنے پر اسکے گناہ بخشدیے جاوینگے ف نووی نے کہا
ان حدیثوں سے یہ نکلتا ہے کہ اذان کا جواب دینے والا ہر ایک کلمے کا جواب مؤذن کے ساتھ ساتھ ہی دیتا جاوے
ساری اذان کے ختم ہونے کو انتظار نہ کرے اور بعد اشہد ان لا الٰہ الا اللہ اشہد ان محمدًا رسول اللہ کے
دعا پڑھے جو سعد نے روایت کی اور ہر ایک عمل میں اخلاص اور وضو سے سچائی ضرور ہے ورنہ کچھ فائدہ نہیں اور
اذان کا جواب دینا مستحب ہے اگرچہ پاک ہو یا ناپاک جنب ہو یا حائض البتہ اگر پیخانہ میں ہو یا جماع کر رہا ہو تو
جواب نہ دیوے اسی طرح نماز کی حالت میں اور اگر نماز میں جواب دیگا تو مکروہ ہے۔ قاضی عیاض نے کہا
اذان جامع ہے تمام عقائد ایمان کو پہلے اثبات ذات اللہ اکبر سے پھر توحید پھر شہدان لا الٰہ الا اللہ سے پھر رسالہ
شہدان محمد رسول اللہ سے پھر نماز جو افضل اعمال ہے اوسکی تاکید سے پھر آخرت کی تدبیر جس میں الفلاح
سے پھر اثبات ذات اور توحید کی تکرار معلوم ہوا کہ نتیجہ تمام اعمال کا موقوف ہے حسن خاتمہ پر اور حسن خاتمہ جب ہے
ہو کہ ایمان عقیدہ توحید پر قائم رہ کر مرے واللہ اعلم انتہی **باب** فضل الاذان وھرب الشیطان عند سماعہ اذان کی فضیلت
اور شیطان کا بھاگنا اذان سے **عن** طلحۃ بن یحیی عن عمہ قال کنت عند معاویۃ بن سفین فجاء المؤذن یدعو
الی الصلوٰۃ فقال معاویۃ سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول المؤذنون اطول الناس اعناقا یوم القیمۃ ترجمہ
طلحہ بن یحیی سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں اپنے چچا عیسی بن طلحہ کے پاس تھا انہوں نے کہا میں معاویہ بن ابی سفیان کے پاس بیٹھا تھا
اتنے میں مؤذن اذان کو بلانے آیا نماز کے لیے معاویہ نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے مؤذنوں
کی گردنیں قیامت کے دن سب سے لمبی ہونگی ف یعنی خدا کی رحمت اور فضل کے سب سے زیادہ طالب اور منتظر ہونگے اور ظاہر ہو کہ
شوق میں گردن لمبی ہوتی ہے اوپر کی چیز دیکھنے کو اور بعضوں نے کہا جب لوگ قیامت کے دن پسینے میں ڈوب جاوینگے تو مؤذنوں
کی گردنیں لمبی ہونگی وہ اس عذاب سے بچے رہینگے اور بعضوں نے کہا مؤذن لوگوں کے سردار ہونگے
اور عرب سردار کو لمبی گردن والا کہتے ہیں ابن اعرابی نے کہا لمبی گردن سے یہ مراد ہے
کہ اون کے اعمال اوروں سے زیادہ ہونگے قاضی عیاض نے کہا بعضوں نے اس حدیث

میں اعنا قا بکسر ہمزہ پڑھا ہے تو ترجمہ یہ ہوگا کہ سو ذن سب سے جلد جنت کو دوڑ جاوینگے (نووی) **عَنْ** معاویہ
یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِہٖ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** جابر قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ الشَّیْطَانَ اِذَا سَمِعَ النِّدَآءَ بِالصَّلٰوۃِ ذَھَبَ حَتّٰی یَکُوْنَ مَکَانَ الرَّوْحَآءِ
قَالَ سُلَیْمَانُ فَسَاَلْتُہٗ عَنِ الرَّوْحَآءِ فَقَالَ ھِیَ مِنَ الْمَدِیْنَۃِ سِتَّۃٌ وَّثَلٰثُوْنَ مِیْلًا **ترجمہ** جابر بن عبداللہ سے
روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا شیطان جب اذان کی آواز سنتا ہے تو
بھاگ کر اتنی دور چلا جاتا ہے جیسے روحا سلیمان بن مہران اعمش نے کہا میں نے ابو سفیان طلحہ بن نافع سے پوچھا روحا کہاں ہے انہوں نے
کہا مدینہ سے چھتیس میل دور ہے **عَنِ** الْاَعْمَشِ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الشَّیْطَانَ اِذَا سَمِعَ النِّدَآءَ اَدْبَرَ بِالصَّلٰوۃِ وَلَہٗ حُصَاصٌ لَا یَسْمَعُ صَوْتَہٗ فَاِذَا سَکَتَ
رَجَعَ فَوَسْوَسَ فَاِذَا سَمِعَ الْاِقَامَۃَ ذَھَبَ لَا یَسْمَعُ صَوْتَہٗ فَاِذَا سَکَتَ رَجَعَ فَوَسْوَسَ **ترجمہ**
ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شیطان جب اذان کی آواز سنتا ہے تو بھاگتا ہے
پادتا ہوا تاکہ اذان کی آواز نہ سنے پھر جب اذان ہو چکتی ہے تو لوٹ آتا ہے اور دل میں وسوسہ ڈالتا
ہے پھر جب تکبیر کی آواز سنتا ہے بھاگتا ہے تاکہ آواز نہ سنے جب تکبیر ہو چکتی ہے تو لوٹ آتا ہے اور
وسوسہ ڈالتا ہے **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا نُوْدِیَ اَدْبَرَ
الشَّیْطَانُ وَلَہٗ حُصَاصٌ **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اذان دی جاتی
ہے تو شیطان پیٹھ موڑ کر بھاگتا ہے پادتا ہوا یہ وقت ہوا **ف** نووی نے کہا شیطان اذان کے وقت اس
لیے بھاگتا ہے تا اذان سنائی نہ دے اور قیامت کے دن اوس کی گواہی دینا نہ پڑے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا جو کوئی اذان سنے جن ہو یا آدمی وہ قیامت کے دن اوسکی گواہی دیگا اور بعضوں نے کہا مراد
اس سے مؤذن ہیں کہ لیے کہ کافر کی گواہی صحیح نہیں اور بعضوں نے کہا کہ شیطان اذان کی عظمت اور جلالی
سے بھاگتا ہے اور بعضوں نے کہا امید جو کر بھاگتا ہے کیونکہ اذان میں اعلان ہے توحید الٰہی کا اتنے مختصر
عَنْ سُھَیْلٍ قَالَ اَرْسَلَنِیْ اَبِیْ اِلٰی بَنِیْ حَارِثَۃَ قَالَ وَمَعِیَ غُلَامٌ لَنَا اَوْ صَاحِبٌ لَنَا فَنَادَاہُ مُنَادٍ مِّنْ
حَائِطٍ بِاسْمِہٖ قَالَ وَاَشْرَفَ الَّذِیْ مَعِیَ عَلَی الْحَائِطِ فَلَمْ یَرَ شَیْئًا فَذَکَرْتُ ذٰلِکَ لِاَبِیْ فَقَالَ لَوْ شَعَرْتُ
اَنَّکَ تَلْقٰی ھٰذَا لَمْ اُرْسِلْکَ وَلٰکِنْ اِذَا سَمِعْتَ صَوْتًا فَنَادِ بِالصَّلٰوۃِ فَاِنِّیْ سَمِعْتُ اَبَا ھُرَیْرَۃَ یُحَدِّثُ عَنْ رَّسُوْلِ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ اِنَّ الشَّیْطَانَ اِذَا نُوْدِیَ بِالصَّلٰوۃِ وَلَہٗ حُصَاصٌ **ترجمہ** سہیل سے روایت ہے

مجھکو میرے باپ نے بنی عارثہ کے پاس بھیجا اور ہمارے ساتھ ایک لڑکا تھا یا ایک آدمی تھا یہ مجھکو ایک شخص نے باغ میں سے نام لیکر پکارا میرے ساتھ والے نے باغ کے اندر دیکھا تو کسی کو نہ پایا میں نے اپنے باپ سے اس کا بیان کیا انھوں نے کہا اگر میں ایسا جانتا تو تجھکو نہ بھیجتا جب ایسی آواز تو سنے (جسکا آواز کرنیوالا معلوم نہ ہو تو وہ شیطان ہو) تو اذان دی جیسے نماز کے لیے اذان دیتے ہیں کیونکہ میں نے ابو ہریرہ سے سنا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث بیان کرتے تھے آپنے فرمایا جب نماز کی اذان ہوتی ہے تو شیطان پادتا ہوا بھاگتا ہے

وکذا **عن** ابی ھریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا نودی للصلوٰۃ ادبر الشیطان لہ ضراط حتی لا یسمع التاذین فاذا قضی التاذین اقبل حتی اذا ثوب بالصلوٰۃ ادبر حتی اذا قضی التثویب اقبل حتی یخطر بین المرء ونفسہ یقول لہ اذکر کذا اذکر کذا لما لم یکن یذکر من قبل حتی یظل الرجل ما یدری کم صلی **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب نماز کی اذان ہوتی ہے تو شیطان پیٹھ موڑ کر پادتا ہوا چلا جاتا ہے تاکہ اذان نہ سنے پھر جب اذان ہوچکتی ہے تو لوٹ آتا ہے جب تکبیر ہوتی ہے تو پھر بھاگتا ہے جب ہوچکتی ہے تو لوٹ آتا ہے دل میں خطرہ ڈالتا ہے اور وہ باتیں یاد دلاتا ہے جو نماز سے پہلے خیال میں نہ تھیں یہانتک کہ آدمی بھول جاتا ہے کتنی رکعتیں پڑھیں **عن** ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمثلہ غیر انہ قال حتی یقل الرجل ان یدری کیف صلی **ترجمہ** ابو ہریرہ سے دوسری روایت بھی ایسی ہی ہے جیسے اوپر گذری اس میں یہ ہے کہ آدمی کو معلوم نہیں رہتا اوس نے کیونکر نماز پڑھی (یعنے شیطان ایسے خیالوں میں پھنسا دیتا ہے کہ نماز کا دھیان ہی نہیں رہتا کہ کیسی پڑھی کیونکر پڑھی) **باب** استحباب رفع الیدین حذو المنکبین مع تکبیرۃ الاحرام والرکوع والرفع من الرکوع وانہ لا یفعلہ اذا رفع من السجود تکبیر تحریمہ کے وقت اور رکوع کے وقت اور رکوع سے سر اوٹھانے کے وقت مونڈھوں تک دونوں ہاتھ اٹھانا اور سجدوں کے بیچ میں ہاتھ نہ اٹھانا **عن** ابن عمر قال رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا افتتح الصلوٰۃ رفع یدیہ حتی یحاذی منکبیہ وقبل ان یرکع واذا رفع من الرکوع فلا یرفعھما بین السجدتین **ترجمہ** عبداللہ بن عمر سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ جب نماز شروع کرتے تو دونوں ہاتھ اٹھاتے یہانتک ہوتے کہ مونڈھوں تک اسیطرح رکوع سے پہلے اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت ہاتھوں کو اٹھاتے اور سجدوں کے بیچ نہ اوٹھاتے **ف** نووی نے کہا نماز کے شروع میں تو ہاتھ اٹھانے پر امت کا اجماع کیا ہے لیکن اختلاف ہے

اور مقاموں میں شافعی اور احمد اور جمہور علما کے نزدیک رکوع کرتے وقت اور رکوع سے سر اوٹھاتے وقت
بھی ہاتھوں کا اٹھانا مستحب ہے اور امام مالک سے بھی ایک روایت ایسی ہی ہے اور شافعی کا یہ قول بھی ہے کہ
پہلے قنوت پڑھکر کھڑا ہوا وسوقت بھی دونوں ہاتھ اوٹھاوے اور یہی ٹھیک ہے کیونکہ بخاری نے عبداللہ
بن عمر سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسا کرتے تھے اور ابوحمید ساعدی سے بھی باسانید
صحیحہ ابوداؤد اور ترمذی نے نقل کیا یہی ثابت ہے اور ابوبکر بن منذر اور ابوعلی طبری اور بعض اہل
حدیث کے نزدیک دونوں سجدوں کے بیچ میں بھی ہاتھ اوٹھانا مستحب ہے اور ابوحنیفہ اور اہل کوفہ کے نزدیک
سوا تکبیر تحریمہ کے وقت اور مقاموں میں ہاتھ نہ اٹھاوے اور مالک سے بھی مشہور روایت یہی ہے لیکن ہاتھوں
کا اوٹھانا کسی مقام میں واجب نہیں ہے بالاجماع اور داؤد ظاہری سے اسکا وجوب منقول ہے تکبیر تحریمہ
کے وقت اور امام ابوالحسن احمد بن سیار کا بھی قول ہے اب جمہور علماء کا یہ قول ہے کہ ہاتھوں کو مونڈھوں
تک اوٹھاوے اسطرح کہ انگلیوں کے کنارے کانوں کے اوپر تک پہونچیں اور انگھوٹے کانوں کی لو تک اور اوقت
کا بیان روایت میں تکبیر سے پہلی ہے اور دوسری روایت میں تکبیر کے بعد اور تیسری روایت میں تکبیر
کے ساتھ ہے **عن** ابن عمر قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قام للصلوٰۃ رفع
یدیہ حتی تکونا بحذو منکبیہ ثم کبر فاذا اراد ان یرکع فعل مثل ذلک فاذا رفع
من رکوعہ فعل مثل ذلک ولا یفعلہ حین یرفع رأسہ من السجود **ترجمہ** عبداللہ بن عمر سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو دونوں ہاتھ اوٹھاتے مونڈھوں
تک پھر تکبیر کہتے پھر جب رکوع کا ارادہ کرتے تو ایسا ہی کرتے پھر جب رکوع سے سر اٹھاتے
تو ایسا ہی کرتے اور سجدے سے سر اٹھاتے وقت ایسا نہ کرتے یعنی ہاتھ نہ اوٹھاتے **عن** الزہری بہذا
الاسناد کما قال ابن جریج کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قام للصلوٰۃ رفع
یدیہ حتی تکونا بحذو منکبیہ ثم کبر **ترجمہ** دوسری روایت کا وہی جو اوپر گزرا اس میں
یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو دونوں ہاتھ اوٹھاتے مونڈھوں تک پھر تکبیر
عن ابی قلابۃ انہ رای مالک بن الحویرث اذا صلی کبر ثم رفع یدیہ واذا اراد ان
یرکع رفع یدیہ واذا رفع راسہ من الرکوع رفع یدیہ وحدث ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کان یفعل ھکذا **ترجمہ** ابوقلابہ سے روایت ہے انہوں نے دیکھا مالک بن حویرث نے نماز

پڑھی تو تکبیر پڑھی پھر دونوں ہاتھ اٹھائے جب رکوع کا قصد کیا تو دونوں ہاتھ اٹھائے پھر جب رکوع سے سر اٹھایا
تب بھی دونوں ہاتھ اوٹھائے اور بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسا ہی کیا کرتے تھے **عن**
مالک بن الحویرث ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا کبر رفع یدیہ حتی یحاذی
بھما اذنیہ واذا رکع رفع یدیہ حتی یحاذی بھما اذنیہ واذا رفع راسہ من الرکوع
فقال سمع اللہ لمن حمدہ فعل مثل ذلک **ترجمہ** مالک بن حویرث سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم جب تکبیر کہتے دونوں ہاتھ اٹھاتے کانوں تک اور جب رکوع کرتے دونوں ہاتھ اٹھاتے
کانوں تک اور رکوع سے سر اٹھاتے تو سمع اللہ لمن حمدہ کہتے اور ایسا ہی کرتے یعنی ہاتھوں کو اٹھاتے۔
عن قتادۃ بھذا الاسناد انہ رای نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقال حتی یحاذی بھما
فروع عاتقیہ **ترجمہ** دوسری روایت کا بیان ہے اور پگڈنڈیوں میں یہ ہے کہ کانوں کی لو تک ہاتھ اٹھاتے
ف نووی نے کہا تکبیر تحریمہ واجب ہے مالک اور لیث اور شافعی اور ابو حنیفہ اور احمد اور اکثر علما کے
نزدیک اور قاضی عیاض نے ابن سیب اور حسن اور زہری اور قتادہ اور حکم اور اوزاعی سے نقل کیا کہ تکبیر
تحریمہ سنت ہے واجب نہیں ہے اور نماز میں داخل ہونے کے لیے صرف نیت کافی ہے مگر حدیث صحیح تکبیر
کا وجوب ثابت ہوتا ہے **باب** اثبات التکبیر فی کل خفض ورفع فی الصلوۃ الا الرفع من
الرکوع فیقول فیہ سمع اللہ لمن حمدہ نماز میں جھکنے اور اٹھنے تکبیر کہے مگر رکوع سے سر اٹھا کر سمع
اللہ لمن حمدہ کہے **عن** ابی سلمۃ بن عبد الرحمن ان ابا ھریرۃ کان یصلی لھم فیکبر کلما
خفض ورفع فلما انصرف قال واللہ انی لاشبھکم صلوۃ برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ترجمہ ابو سلمہ بن عبد الرحمن سے روایت ہے ابو ہریرہ نماز پڑھاتے تو تکبیر کہتے جھکتے اور اٹھتے جب
نماز سے فارغ ہوئے تو کہا میں تم سب سے زیادہ مشابہ ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز میں **ف**
نووی نے کہا ہر ایک حرکت میں تکبیر کہنا چاہیے مگر رکوع سے سر اٹھانے کے وقت سمع اللہ لمن حمدہ کہے
اور اس پر اتفاق ہے حال اور گذشتہ علماء کا البتہ ابو ہریرہ کے زمانے میں اس میں اختلاف تھا اور بعضے
کے نزدیک صرف تکبیر تحریمہ تھی اور بعضوں کے نزدیک اور جگہ بھی شاید ان لوگوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے فعل کی خبر نہ پہونچی ہوگی اسی لیے ابو ہریرہ نے کہا میں تم سب سے زیادہ مشابہ ہوں رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے نماز میں تو ہر دو رکعتی نماز میں گیارہ تکبیریں ہیں ایک تکبیر تحریمہ اور پانچ ہر رکعت میں

رکعتی نماز میں سترہ تکبیریں ہیں ایک پہلی شہد سے اٹھتے وقت اور ایک تکبیر تحریمہ باقی پندرہ معمولی
اور چار رکعتی نماز میں بائیس تکبیریں ہیں اور پانچوں فرض میں ۹۴ تکبیریں ہیں تکبیر تحریمہ واجب ہے اور
باقی سنت ہیں ایک روایت میں امام احمد سے سب تکبیریں واجب ہیں تھے **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ یَقُوْلُ
كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ اِلَى الصَّلٰوةِ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَقُوْمُ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ
يَرْكَعُ ثُمَّ يَقُوْلُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ حِيْنَ يَرْفَعُ صُلْبَهٗ مِنَ الرَّكْعَةِ ثُمَّ يَقُوْلُ وَهُوَ قَائِمٌ
رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَهْوِيْ سَاجِدًا ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَرْفَعُ رَاْسَهٗ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَسْجُدُ
ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَرْفَعُ رَاْسَهٗ ثُمَّ يَفْعَلُ مِثْلَ ذٰلِكَ فِى الصَّلٰوةِ كُلِّهَا حَتّٰى يَقْضِيَهَا وَيُكَبِّرُ حِيْنَ
يَقُوْمُ مِنَ الْاِثْنَتَيْنِ بَعْدَ الْجُلُوْسِ ثُمَّ يَقُوْلُ اَبُوْهُرَيْرَةَ اِنِّىْ لَاَشْبَهُكُمْ صَلٰوةً بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کو اٹھتے تکبیر
کہتے کھڑے ہوتے ہی پھر رکوع کے وقت تکبیر کہتے پھر جب اپنی پیٹھ رکوع سے اٹھاتے تو سمع اللہ لمن حمدہ
کہتے اور کھڑے کھڑے کہتے ربنا ولک الحمد پھر جب سجدہ کے لیے جھکتے تو تکبیر کہتے پھر جب سجدہ سے
سر اوٹھاتے تو تکبیر کہتے پھر جب سجدے میں جاتے تو تکبیر کہتے پھر جب سر اٹھاتے تو تکبیر کہتے ساری
نماز میں ایسا ہی کرتے یہانتک کہ نماز کو ختم کرتے اور دو رکعت پڑھ کر بیٹھ کر جب اٹھتے تو تکبیر کہتے
ابوہریرہ کہتے تھے میں تم سب میں بڑھ کر مشابہ ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز میں **عَنْ**
اَبِیْ هُرَیْرَةَ یَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ اِلَى الصَّلٰوةِ يُكَبِّرُ حِيْنَ
يَقُوْمُ مِثْلَ حَدِيْثِ [illegible] اَبِىْ بَكْرٍ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ اِنِّىْ لَاَشْبَهُكُمْ صَلٰوةً
بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز
کو اٹھتے تکبیر کہتے اوپر کی حدیث کی مانند روایت ہے مگر اس میں ابوہریرہ کا یہ قول نہیں ہے
میں تم سب میں شابہ ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز میں **عَنْ** اَبِیْ سَلَمَةَ بْنِ
عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ اَبَاهُرَیْرَةَ كَانَ حِيْنَ يَسْتَخْلِفُ مَرْوَانَ عَلَى الْمَدِيْنَةِ اِذَا قَامَ لِلصَّلٰوةِ الْمَكْتُوْبَةِ
كَبَّرَ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيْثِ [illegible] فِىْ حَدِيْثِهٖ فَاِذَا قَضٰى صَلٰوتَهٗ وَسَلَّمَ اَقْبَلَ عَلٰى مَنْ اَهْلِ الْمَسْجِدِ
فَقَالَ وَالَّذِىْ يُفْتَى بِيَدِهٖ اِنِّىْ لَاَشْبَهُكُمْ صَلٰوةً بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ
ابوسلمہ بن عبدالرحمن سے روایت ہے ابوہریرہ کو مروان نے خلیفہ کیا مدینہ میں تو وہ نماز مکتوبہ کے کھڑے ہوتے

وقت تکبیر کہتے پھر بیان کیا حدیث کو اسی طرح اس میں ہے کہ جب وہ نماز پڑھ چکے اور سلام پھیرا تو سجدہ والوں کیطرف منہ کیا اور کہا تم اوس کے جسکے ہاتھ میں میری جان ہے میں تم سب سے زیادہ مشابہ ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز میں **عن** ابی سلمۃ ان ابا ھریرۃ کان یکبر فی الصلوۃ کلما رفع و وضع فقلنا یا ابا ھریرۃ ما ھذا التکبیر فقال انہا لصلوۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال

ترجمہ ابوسلمہ سے روایت ہے ابوہریرہ نماز میں تکبیر کہتے اوٹھتے اور جھکتے ہم نے کہا اے ابوہریرہ یہ تکبیر کیسی ہے اونہوں نے کہا یہ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز ہے **عن** ابی ھریرۃ انہ کان یکبر کلما خفض و رفع و یخبر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یفعل ذلک **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے وہ تکبیر کہتے جب جھکتے اور اوٹھتے نماز میں اور بیان کرتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسا ہی کیا کرتے تھے **عن** مطرف قال صلیت انا وعمران بن حصین خلف علی بن ابی طالب کان اذا سجد کبر و اذا رفع رأسہ کبر و اذا نہض من الرکعتین کبر فلما انصرفنا من الصلوۃ قال اخذ عمران بیدی ثم قال لقد صلی بنا ھذا صلوۃ محمد صلی اللہ علیہ وسلم او قال لقد ذکرنی ھذا صلوۃ محمد صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** مطرف سے روایت ہے میں نے اور عمران بن حصین نے حضرت علی کے پیچھے نماز پڑھی وہ جب سجدہ کرتے تو تکبیر کہتے اور جب اٹھاتے سجدہ سے تکبیر کہتے اور جب کھڑے ہوتے دو رکعت پڑھ کر کھڑے ہوتے تب بھی تکبیر کہتے جب ہم نماز پڑھ چکے تو عمران نے میرا ہاتھ پکڑا اور کہا انہوں نے ایسی نماز پڑھائی جیسی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے تھے یا یوں کہا مجھے یاد دلائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز

باب وجوب قراءۃ فاتحۃ فی کل رکعۃ وانہ اذا لم یحسن الفاتحۃ ولا امکنہ تعلمہا قرأ ما تیسر لہ غیرہا

سورہ فاتحہ ہر رکعت میں پڑھنا واجب ہے اور جو کوئی سورت فاتحہ نہ پڑھ سکے اور جو سورۃ ہو سکے پڑھے **عن** عبادۃ بن الصامت ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا صلوۃ لمن لم یقرأ بفاتحۃ الکتاب **ترجمہ** عبادہ بن صامت سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص سورۃ فاتحہ نہ پڑھے اوسکی نماز نہیں **ف** فقہا نے کہا اس حدیث سے سورہ فاتحہ کا واجب نکلتا ہے اور جو شخص جو سورۃ چاہے اوسکو پڑھ سکتا ہے ناضر ورہے مالک اور شافعی اور جمہور علماء اور تابعین کے نزدیک اور حنیفہ نے کہا کہ فرض ایک آیت ہے قرآن کی اور بخلاف اس حدیث کے **عن** عبادۃ بن الصامت قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا صلوۃ لمن لم یقرء بام القرآن **ترجمہ**

قال

عبادہ بن صامت سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ام القرآن (یعنے سورہ فاتحہ) نہ پڑھے
اوسکی نماز ہی نہ ہوگی **عَنْ** عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا
صَلٰوةَ لِمَنْ لَّمْ يَقْرَأْ بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ **ترجمہ** عبادہ بن صامت کی روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
نہیں نماز ہوتی اوس کی جو ام القرآن نہ پڑھے **ف** نووی نے کہا اسحدیث سے یہ دلیل ہے امام شافعی کے مذہب
کی کہ فاتحہ کا پڑھنا واجب ہے امام اور مقتدی پر اور جو شخص اکیلا نماز پڑھتا ہو اوپر بھی اور مقتدی پر واجب ہونے کی
تصریح ابوہریرہ کے قول سے معلوم ہوتی ہے انہوں نے کہا اپنے دل میں پڑھ لیا کرو اور جہری نماز کو جو میں نے
اوپر کہا کہ دل میں پڑھنا صرف الفاظ کا یاد کرنا اور فکر کرنا ہے تو یہ صحیح نہیں کیونکہ قرأت بغیر زبان کی حرکت
نہیں ہوتی اور ادنیٰ درجہ اسکا یہ ہے کہ خود ہی سُنے بعض علماء نے کہا ہے کہ جب اگر دل سے الفاظ کو یاد کرے اور
زبان نہ ہلاوے تو وہ جائز ہے کیونکہ یہ قرأت نہیں ہے اور قاضی عیاض نے علی بن ابیطالب اور ربیعہ اور محمد بن ابی
صفرہ سے نقل کیا کہ قرأت بالکل واجب نہیں اور یہ ایک روایت شاذ امام مالک کے اور ثوری اور اوزاعی اور ابو حنیفہ اور
احمد کے غیر کی دو رکعتوں میں قرأت واجب نہیں ہے بلکہ نمازی کو اختیار ہے خواہ قرأت کرے خواہ صرف سبحان اللہ
کہہ لیوے خواہ چپ رہے اور صحیح مذہب جسپر سلف اور خلف اکثر علماء ہیں یہ ہے کہ سورہ فاتحہ کا پڑھنا ہر رکعت میں واجب
ہے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اعرابی سے فرمایا ہے ساری نماز میں ایسا کرتے رہو **عَنِ** الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا
الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ وَزَادَ فَصَاعِدًا **ترجمہ** زہری سے روایت کا وہی جو اوپر گذرا اس میں یہ ہے کہ جو سورہ فاتحہ
اور کچھ زیادہ نہ پڑھے اوسکی نماز نہیں ہوتی **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
مَنْ صَلّٰى صَلٰوةً لَّمْ يَقْرَأْ فِيْهَا بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ فَهِيَ خِدَاجٌ ثَلَاثًا غَيْرُ تَمَامٍ فَقِيْلَ لِاَبِيْ هُرَيْرَةَ اِنَّا نَكُوْنُ
وَرَاءَ الْاِمَامِ فَقَالَ اقْرَأْ بِهَا فِيْ نَفْسِكَ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ قَالَ
اللّٰهُ تَعَالٰى قَسَمْتُ الصَّلٰوةَ بَيْنِيْ وَبَيْنَ عَبْدِيْ نِصْفَيْنِ وَلِعَبْدِيْ مَا سَاَلَ فَاِذَا قَالَ الْعَبْدُ
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ حَمِدَنِيْ عَبْدِيْ وَاِذَا قَالَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ
اَثْنٰى عَلَيَّ عَبْدِيْ وَاِذَا قَالَ مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ قَالَ مَجَّدَنِيْ عَبْدِيْ وَقَالَ مَرَّةً فَوَّضَ اِلَيَّ عَبْدِيْ فَاِذَا
قَالَ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ قَالَ هٰذَا بَيْنِيْ وَبَيْنَ عَبْدِيْ وَلِعَبْدِيْ مَا سَاَلَ فَاِذَا قَالَ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ
الْمُسْتَقِيْمَ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ قَالَ
هٰذَا لِعَبْدِيْ وَلِعَبْدِيْ مَا سَاَلَ قَالَ سُفْيَانُ حَدَّثَنِيْ بِهِ الْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَعْقُوْبَ دَخَلْتُ

التشہد

تعالیٰ

تعالیٰ

فاذا

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى صَلٰوةً لَمْ يَقْرَأْ فِيهَا بِأُمِّ الْقُرْآنِ فَهِيَ خِدَاجٌ ثَلٰثًا غَيْرُ تَمَامٍ تَرجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص نماز میں سورہ فاتحہ نہ پڑھے اوسکی نماز ناقص ہے تین بار یہ ارشاد فرمایا ابوہریرہ سے کہا گیا کبھی ہم امام کے پیچھے ہوتے ہیں اونہوں نے کہا چپکے پڑھو کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے اللہ تعالیٰ نے فرمایا نماز بٹ گئی ہے میرے اور میرے بندے کے بیچ میں آدھوں آدھ اور میرا بندہ جو مانگے اوسکو وہ ملے گا جب بندہ کہتا ہے الحمد للہ رب العالمین تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے بندے نے مجھے سراہا اور جب کہتا ہے الرحمن الرحیم اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے بندے نے تعریف کی میری اور جب بندہ کہتا ہے مالک یوم الدین تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے خوبی بیان کی بندے نے میری اور کبھی یوں کہا کہ سپرد کر دیے مجھے بندے نے اپنے کام مجھکو پھر بندہ کہتا ہے ایاک نعبد وایاک نستعین تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یہ میرے اور بندے کے بیچ میں ہے اور میرا بندہ یکجو مانگے وہ ملیگا پھر جب بندہ کہتا ہے اہدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم غیر المغضوب علیہم ولا الضالین تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یہ میرے بندے کے لیے ہے اور جو وہ مانگے اسکو ملے گا سفیان نے کہا جو راوی ہے اسحدیث کا کہ علا ابن عبد الرحمن بیمار تھے اپنے گھر میں میں اون کے پاس گیا اور یہ حدیث میں نے اون سے پوچھی **ف** نووی نے کہا نماز سے مراد اسحدیث میں سورہ فاتحہ ہے کیونکہ وہ الباحث ہے نماز کا جس کے بغیر نماز صحیح نہیں ہوتی اور یہ دلیل ہے اوسکو واجب ہونے کی اور منجملہ ہے یہ ہے کہ آدھی میں اللہ کی تعریف ہے آدھی میں دعا ہے جسمیں بندے کا فائدہ ہے اور جن لوگوں نے سورہ فاتحہ میں بسم اللہ الرحمن الرحیم کو داخل نہیں کیا ہے وہ اسی حدیث سے دلیل لاتے ہیں اسلیے کہ اگر بسم اللہ اس سورت میں داخل ہوتی تو آپ اسکو بھی بیان کرتے لیکن جو لوگ داخل جانتے ہیں وہ یہ جواب دیتے ہیں کہ یہاں ان آیتوں کا بیان کرنا مقصود تھا جو سورہ فاتحہ سے خاص ہیں اور بسم اللہ خاص نہیں اس سورت سے انتہی مختصراً

نا

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى صَلٰوةً لَمْ یَقْرَأْ فِیْهَا بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ فَهِیَ خِدَاجٌ ثَلٰثًا غَیْرُ تَمَامٍ فَقِیْلَ لِاَبِیْ هُرَیْرَةَ اِنَّا نَكُوْنُ وَرَاءَ الْاِمَامِ فَقَالَ اقْرَأْ بِهَا فِیْ نَفْسِكَ فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ قَسَمْتُ الصَّلٰوةَ بَیْنِیْ وَبَیْنَ عَبْدِیْ نِصْفَیْنِ فَنِصْفُهَا لِیْ وَنِصْفُهَا لِعَبْدِیْ تَرجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ نماز بٹ گئی ہے آدھوں آدھ مجھ میں اور بندے میں تو آدھی میری ہے اور آدھی میرے بندے کی ہے

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى صَلٰوةً لَمْ یَقْرَأْ فِیْهَا بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ فَهِیَ خِدَاجٌ هِیَ خِدَاجٌ هِیَ خِدَاجٌ ثَلٰثًا مِثْلَ حَدِیْثِهِمْ تَرجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص نماز میں سورہ فاتحہ نہ پڑھے اوسکی نماز ناقص ہے تین بار یہ

نا

بفاتحۃ الکتاب

فرمایا عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا صَلٰوةَ اِلَّا بِقِرَاءَةٍ قَالَ اَبُوْ
هُرَیْرَةَ فَمَا اَعْلَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَعْلَنَ لَکُمْ وَمَا اَخْفَاهُ اَخْفَیْنَاهُ لَکُمْ ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز نہیں درست ہوتی بغیر قرارت کے ابوہریرہ نے کہا پھر میں نماز میں
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پکار کر پڑھا ہم نے بھی پکار کر پڑھا اور جس نماز میں آپنے آہستہ سے پڑھا ہم نے بھی

عَنْ عَطَاءٍ قَالَ قَالَ اَبُوْ هُرَیْرَةَ اِنَّ فِیْ کُلِّ الصَّلٰوةِ یُقْرَءُ فَمَا اَسْمَعَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَسْمَعْنَاکُمْ وَمَا اَخْفٰی مِنَّا اَخْفَیْنَا مِنْکُمْ فَقَالَ لَهٗ رَجُلٌ اَرَاَیْتَ اِنْ لَمْ اَزِدْ
عَلٰی اُمِّ الْقُرْاٰنِ فَقَالَ اِنْ زِدْتَ عَلَیْهَا فَهُوَ خَیْرٌ وَاِنِ انْتَهَیْتَ اِلَیْهَا اَجْزَاَتْ عَنْکَ ترجمہ عطاء
سے روایت ہے ابوہریرہؓ نے کہا ساری نماز میں قرارت کرنا چاہیے پھر جس نماز میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو قرارت
سنائی ہم نے بھی تم کو سنائی اور جس نماز میں آپنے آہستہ سے قرارت کی ہم نے بھی آہستہ قرارت کی اکتفا پر بالکہ میں صرف سورہ فاتحہ
پڑھوں انہوں نے کہا اگر تو زیادہ پڑھی (یعنے اور ایک سورہ ملادی) تو بہتر ہے اور جو صرف سورہ فاتحہ پڑھے
تب بھی کافی ہے ف نووی نے کہا اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ فاتحہ پڑھنا واجب ہے اور سورہ کا ملانا مستحب
ہے اور اسپر اجماع ہے صبح اور جمعہ اور ہر نماز کی پہلی دو رکعتوں میں اور یہ سنت ہے سب علماء کے نزدیک اور قاضی
عیاض نے بعض مالکیہ سے سورہ کا واجب نقل کیا ہے اور یہ قول شاذ اور مردود ہے اور تیسری یا چوتھی رکعت میں سورہ
کا ملانا مستحب ہے یا نہیں اسمیں اختلاف ہے امام مالک نے اسکو مکروہ جانا ہے اور شافعی نے مستحب کہا ہے قول جدید میں
اور قدیم صحیح ہے کہ مستحب نہیں ہے اور بعضوں نے کہا کہ نمازی کو اختیار ہے خواہ ان رکعتوں میں قرارت کرے
یا صرف تسبیح کہے اور یہ قول ضعیف ہے اور نفل نماز میں سورۃ پڑھنا مستحب ہے اور جنازہ کی نماز میں نہیں صرف
سورۃ فاتحہ پڑھے اور اس کے بعد آمین کہدیوے اور جب سورہ ملانا مستحب ہے تو اسکی ترک سے سجدہ سہو لازم نہ
ہوگا (منتقی مختصر) عَنْ عَطَاءٍ قَالَ قَالَ اَبُوْ هُرَیْرَةَ فِیْ کُلِّ صَلٰوةٍ یُقْرَءُ فَمَا اَسْمَعَنَا النَّبِیُّ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَسْمَعْنَاکُمْ وَمَا اَخْفٰی مِنَّا اَخْفَیْنَا مِنْکُمْ وَمَنْ قَرَءَ بِاُمِّ الْکِتَابِ فَقَدْ
فَقَدْ اَجْزَاَتْ عَنْهُ وَمَنْ زَادَ فَهُوَ اَفْضَلُ ترجمہ عطاء سے روایت ہے ابوہریرہؓ نے کہا ہر نماز میں قرارت ہے پھر جس
نماز میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو قرارت سنائی ہم نے بھی تم کو سنائی اور جس نماز میں آپنے آہستہ سے
قرارت کی اس میں ہم نے بھی آہستہ سے قرارت کی جو صرف سورہ فاتحہ پڑھے اوسکی نماز ہوگئی اور جو اس سے زیادہ
پڑھے تو افضل ہے عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَدَخَلَ رَجُلٌ فَصَلّٰی ثُمَّ جَاءَ

اَعْلَنَ لَنَا — لَقَرَأَ — اَخْفَیْنَاهُ — وَمَنْ

فقال

تسلم علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ارجع فصل فانک لم تصل فرجع الرجل فصلی کما کان صلی ثم جاء الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فسلم علیہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعلیک السلام ثم قال ارجع فصل فانک لم تصل حتی فعل ذلک ثلث مرات فقال الرجل والذی بعثک بالحق ما احسن غیر هذا فعلمنی فقال اذا قمت الی الصلوۃ فکبر ثم اقرء ما تیسر معک من القرآن ثم ارکع حتی تطمئن راکعا ثم ارفع حتی تعتدل قائما ثم اسجد حتی تطمئن ساجدا ثم ارفع حتی تطمئن جالسا ثم افعل ذلک فی صلوتک کلها ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ علیہ وسلم سے بیشک ایک شخص آیا اور اس نے نماز پڑھی پھر آکر آپ کو سلام کیا آپ نے سلام کا جواب دیا اور فرمایا جا نماز پڑھ تو نے نماز نہیں پڑھی وہ پھر گیا اور جیسے پہلے پڑھی تھی پھر پڑھ کر آیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا آپ نے وعلیک السلام کہا اور فرمایا جا نماز پڑھ تو نے نماز نہیں پڑھی تین بار ایسا کیا تو شخص بولا قسم اس کی جس نے آپ کو سچا پیغمبر کر کے بھیجا میں تو اس سے بھی نماز نہیں پڑھ سکتا مجھے بتلا دیجئے آپ نے فرمایا جب تو نماز کے لیے کھڑا ہو تو تکبیر کہہ پھر جتنا قرآن تجھ سے پڑھا جاوے پڑھ بعد اوسکے رکوع کر اطمینان سے پھر سر اوٹھا کر سیدھا کھڑا ہو پھر سجدہ کر اطمینان سے پھر سر اوٹھا کر بیٹھ اطمینان سے پھر ساری نماز میں اسیطرح کر **ف** یعنی سب ارکان کو ٹھہر ٹھہر کر اطمینان سے ادا کر اسکو تعدیل ارکان کہتے ہیں یہ فرض ہے جمہور علماء کے نزدیک اور ابوحنیفہ نے اوسکو واجب کہا ہے اور جمہور کی دلیل یہ حدیث ہے **عن** ابی ھریرۃ ان رجلا دخل المسجد فصلی و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی ناحیۃ وساق الحدیث بمثل ھذہ القصۃ وزاد فیہ اذا صلیت الصلوۃ فاسبغ الوضوء ثم استقبل القبلۃ فکبر ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے ایک شخص مسجد میں آیا اوس نے نماز پڑھی آپ ایک کونے میں تشریف رکھتے تھے پھر بیان کیا ایسا ہی قصہ اور زیادہ ہے کہ آپ نے فرمایا جب تو نماز کو کھڑا ہو تو قبلے کیطرف منہ کر اور تکبیر کہہ **باب** نہی المأموم عن جھرہ بالقراءۃ خلف امامہ مقتدی کو پکار کر قرآن پڑھنی کی ممانعت اپنے امام کے پیچھے **عن** عمران بن حصین قال صلی بنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلوۃ الظھر او العصر فقال ایکم قرء خلفی بسبح اسم ربک الاعلی فقال رجل انا ولم اُرد بھا الا الخیر قال قد علمت ان بعضکم خالجنیھا ترجمہ عمران بن حصین سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز

تحیۃ المسجد

باب الرجل یعلم الرجل الصلوۃ

پڑھائی ظہر یا عصر کی پھر (نماز کے بعد) فرمایا تم مین سے میرے پیچھے کس نے سبح اسم ربک الاعلی پڑھا تھا ایک شخص بولا مین نے پڑھا تھا ثواب کی نیت سے آپنے فرمایا مین سمجھا کوئی تم مین سے مجھ سے چھینے لیتا ہے مجھ سے قرآن کو **ف** نووی نے کہا اس سے مقصد یہ ہے کہ مقتدی کو آپنے پکار کر پڑھنے سے ممانعت کی اس طرح پر کہ دوسرون کو اسکا پڑھنا سنائی دیوے نہ یہ کہ قرآن پڑھنے سے ممانعت کی بلکہ اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ صحابہ سری نماز مین امام کے پیچھے یہی سورت پڑھا کرتے تھے ہمارے نزدیک یہی حکم ہے اور ایک قول شاذ اور ضعیف یہ ہے کہ مقتدی کو نماز مین یہی سورت نہ پڑھے جیسے جہری مین نہین پڑھتا اور یہ غلط ہے اس لیے کہ جہری مین چپ رہنیکا حکم ہے امر سری مین نہین ہے بلکہ جہری نماز مین بھی اگر امام سے انسان دور ہووے کہ اوسکی قرات کی آواز نہ سنائی دے تو سورت پڑھے اور یہی صحیح ہے انتہی **عن** عمران بن حصین ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلی الظہر فجعل رجل یقرء خلفہ سبح اسم ربک الاعلی فلما انصرف قال ایکم قرء او ایکم القاری قال رجل انا فقال قد ظننت ان بعضکم خالجنیہا **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اس مین ہے کہ آپنے ظہر کی نماز پڑھی **عن** قتادۃ بہذا الاسناد ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلی الظہر وقال قد علمت ان بعضکم خالجنیہا **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا

باب حجۃ من قال لا یجہر بالبسملۃ

ترجمہ جو شخص کہتا ہے بسم اللہ کو پکار کر نہ پڑھنا چاہیے اوسکی دلیل **عن** انس قال صلیت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وابی بکر وعمر وعثمان فلم اسمع احدا منہم یقرء بسم اللہ الرحمن الرحیم **ترجمہ** انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے مین نے نماز پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر اور عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم کے ساتھ مین نے ان مین سے کسیکو بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھتے نہین سنا **ف** یعنی پکار کر نہین پڑھتے تھے بلکہ بسم اللہ الرحمن الرحیم آہستہ سے پڑھکر قرارت الحمد رب العلمین سے شروع کرتے تھے نووی نے کہا شافعی اور ایک جماعت سلف اور خلف کا یہ قول ہے کہ بسم اللہ جزو ہے سورہ فاتحہ کا اس صورت مین جہان فاتحہ جہر سے پڑھی وہان بسم اللہ الرحمن الرحیم بھی جہر سے پڑھے **عن** شعبۃ فی ہذا الاسناد وزاد قال شعبۃ فقلت لقتادۃ اسمعتہ من انس قال نعم نحن سألناہ عنہ **ترجمہ** شعبہ سے اسی اسناد سے یہ حدیث مروی ہے اتنا زیادہ ہے کہ شعبہ نے قتادہ سے پوچھا کیا تم نے اس حدیث کو انس سے سنا ہے انہون نے کہا ہان ہمنے پوچھا تھا اسکو ان سے **ف** تو اب یہ شبہ بھی رفع ہو گیا کہ شاید قتادہ نے اس

یستجر

ا ہ بعون اللہ الصمد وبہ الثقۃ وعلیہ التکلان

حدیث کو انس سے نہ سنا ہو اور عن انس کہدیا ہو یہ شبہ اسلیے ہوتا ہے کہ قتادہ کی عادت تدلیس کی تھی ورنہ ہر ایک شخص کی عنعنہ مین یہ شبہ نہین ہوتا **عن** عبدۃ ان عمر بن الخطاب کان یجھر بھؤلاء الکلمات یقول سبحانک اللھم وبحمدک تبارک اسمک وتعالی جدک ولا الہ غیرک اور عن قتادۃ انہ کتب الیہ یخبرہ عن انس بن مالک انہ حدثہ قال صلیت خلف النبی صلی اللہ علیہ وسلم وابی بکر وعمر وعثمان رضی اللہ عنھم فکانوا یستفتحون بالحمد للہ رب العلمین لا یذکرون بسم اللہ الرحمن الرحیم فی اول قراءۃ ولا فی آخرھا **ترجمہ** عبدہ سے روایت ہے حضرت عمر ان کلمون کو پکار کر پڑہتے تھے سبحانک اللھم وبحمدک وتبارک اسمک وتعالی جدک ولا الہ غیرک اور اوزاعی کو قتادہ نے لکھا کہ انس نے بیان کیا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر اور عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم کے پیچھے نماز پڑہی وہ قرایت شروع کرتے تھے الحمد للہ رب العلمین سے بسم اللہ الرحمن الرحیم نہ پڑہتے نہ شروع مین نہ اخیر مین **عن** اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحۃ انہ سمع انس بن مالک یذکر ذلک **ترجمہ** اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ انس بن مالک سے دوسری روایت اسی کی ہے جسپر گذری **باب** حجۃ من قال البسملۃ آیۃ من اول کل سورۃ سوی براءۃ جو شخص بسم اللہ کو ہر سورت کا جز کہتا ہے سوا سورہ برارہ کے اوس کی دلیل **عن** انس بن مالک قال بینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذات یوم بین اظہرنا اذ اغفی اغفاءۃ ثم رفع راسہ متبسما فقلنا ما اضحکک یا رسول اللہ قال نزلت علی انفا سورۃ فقرا بسم اللہ الرحمن الرحیم انا اعطیناک الکوثر فصل لربک وانحر ان شانئک ھو الابتر ثم قال اتدرون ما الکوثر فقلنا اللہ ورسولہ اعلم قال فانہ نھر وعدنیہ ربی عز وجل علیہ خیر کثیر وھو حوض ترد علیہ امتی یوم القیمۃ انیتہ عدد النجوم فیختلج العبد منھم فاقول رب انہ من امتی فیقول ما تدری ما احدثت بعدک او ابن حجر فی حدیثہ بین اظہرنا فی المسجد قال ما احدث بعدک **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم لوگون مین بیٹھے ہوئے تھے اتنے مین آپکو ایک غفلت سی ہوئی (یعنے سو گئے) پھر سر اٹھایا ہنستے ہوئے ہم نے کہا آپ کیون ہنسے یا رسول اللہ آپنے فرمایا ابھی مجھپر ایک سورہ اتری آپنے بسم اللہ الرحمن الرحیم انا اعطیناک الکوثر آخیر تک پڑہا پھر پوچھا جانتے ہو کوثر کیا ہے ہمنے کہا اللہ اور اسکا رسول خوب جانتا ہے آپنے فرمایا کوثر ایک نہر ہے جسکا وعدہ کیا مجھ

حاشیہ: بسم اللہ الرحمن الرحیم

حاشیہ: انزلت

حاشیہ: احدثوا

سے میرے پروردگار نے اوسپر بڑی خوبی ہے وہ کیا ہے ایک حوض ہے جسپر قیامت کے دن میری اُمت کے لوگ پانی پینے کو آوینگے اوسکے برتن آسمان کے تاروں کے برابر ہین ایک بندہ کو وہان سے نکالدینگے مین کہونگا اے پروردگار یہ تو میری اُمت مین کا ہے ارشاد ہوگا تم نہین جانتے جو انہون نے نئے کام کیے تمہارے بعد ابن حجر کی روایت مین اتنا زیادہ ہے کہ آپ ہم لوگون مین مسجد مین بیٹھے تھے **ف** اس حدیث کے بیان پر لانے سے یہی غرض ہے کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم انا اعطینک کی سورت مین داخل ہے اسیطرح ہر سورت مین اس حدیث سے یہ بھی نکلتا ہے کہ مسجد مین سونا درست ہے اور اپنے ساتھیون کے سامنے سونا درست ہے اور تابع کو آقا سے ہنسی کا سبب پوچھنا درست ہے (نووی) **عن** انس بن مالک یقول اغفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اغفاءۃ بنحو حدیث ابن مسہر غیر انہ قال نھر وعدنیہ ربی عز وجل فی الجنۃ علیہ حوض ولھم یذکر انیتہ عدد النجوم **ترجمہ** انس سے دوسری روایت بھی ایسی ہی ہے مگر اسمین یہ ذکر نہین کہ اسکے برتن شمار مین تارون کے برابر ہین بلکہ اتنا ہے کہ ثر ایک نہر ہے جسکے دینے کا وعدہ کیا ہے مجھکو میرے رب نے جنت مین اسپر ایک حوض ہے **باب وضع یدہ الیمنی علی الیسری بعد تکبیرۃ الاحرام تحت صدرہ فوق سرتہ ووضعھما علی الاھن حذاء منکبیہ بعد تکبیرۃ الاحرام** ہاتھ پر باندھنا سینہ کے نیچے اور ناف کے اوپر اور رکھنا ہاتھون کا زمین پر مونڈھون کے برابر **عن** وائل بن حجر انہ رأی النبی صلی اللہ علیہ وسلم رفع یدیہ حین دخل فی الصلوٰۃ کبر وصف ھمامہ حیال اذنیہ ثم التحف بثوبہ ثم وضع یدہ الیمنی علی الیسری فلما اراد ان یرکع اخرج یدیہ من الثوب ثم رفعھما ثم کبر فرکع فلما قال سمع اللہ لمن حمدہ رفع یدیہ فلما سجد سجد بین کفیہ **ترجمہ** وائل بن حجر سے روایت ہے انہون نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ نے اپنے دونون ہاتھ اٹھائے نماز شروع کرتے وقت اور تکبیر کہی ہمام نے جو راوی ہے اسحدیث کا ہاتھون کو کانون تک اٹھا کر بتلایا پھر کپڑا اوڑھ لیا اور داہنا ہاتھ بائین ہاتھ پر رکھا جب رکوع کرنے لگے تو ہاتھون کو کپڑے سے باہر نکالا پھر انکو اٹھایا اور تکبیر کہی اور رکوع کیا جب سمع اللہ لمن حمدہ کہا تو پھر دونون ہاتھون کو اٹھایا جب سجدہ کیا تو اپنی دونون ہتھیلیون کے بیچ مین کیا **ف** یعنی دونون پہونچون کے بیچ مین نووی نے کہا اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ نماز شروع کرتے وقت دونون ہاتھون کو اٹھاوے اسی طرح رکوع کو جاتے اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت اور سجدہ کو جاتے وقت ہاتھون کو جدا رکھے مونڈھون کے برابر اور داہنا ہاتھ بائین ہاتھ پر باندھے تکبیر تحریمہ کے بعد لیکن ہمارے نزدیک چھاتی کے نیچے اور ناف کے اوپر ہاتھ باندھے اور جمہور علماء کا یہی

قول ہے اور اور ابو حنیفہ اور سفیان ثوری اور اسحاق بن راہویہ اور ابو اسحاق مروزی کے نزدیک ناف کے نیچے
باندھے اور حضرت علی سے دونوں طرح کی روایتیں ہیں اور امام احمد سے بھی دونوں طرح منقول ہے اور ایک روایت یہ ہے
کہ نمازی کو اختیار ہے جیسا چاہے ویسا کرے اوزاعی اور ابن منذر کا یہی قول ہے اور امام مالک سے اس مسئلہ میں
دو روایتیں ہیں ایک یہ کہ سینے کے نیچے باندھے دوسری یہ کہ دونوں ہاتھ چھوڑ دے باندھے نہیں اور یہی روایت مشہور
ہے مالکیہ کے نزدیک اور لیث بن سعد کا یہی قول ہے اور امام مالک سے ایک روایت یہ بھی ہے کہ نفل میں ہاتھ باندھے
اور فرض میں ہاتھ چھوڑ دے اور جمہور علماء کی دلیل ایک تو یہی حدیث وائل کی ہے دوسری سہل بن سعد کی کہ
لوگوں کو حکم ہوتا تھا داہنے ہاتھ کو بائیں بازو پر کہنی کا نماز میں روایت کیا اور سکو بخاری نے تیسری ابو جحیفہ کی
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے تھے تو بائیں ہاتھ کو داہنے ہاتھ سے پکڑتے روایت کیا اسکو
ترمذی نے اور کہا کہ حسن ہے چوتھی حدیث وائل بن حجر کے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی
آپ نے داہنا ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھا سینے پر الحدیث نے یہی کو اختیار کیا ہے اور ناف کے نیچے ہاتھ باندھنے
کی روایت جو دارقطنی اور بیہقی نے حضرت علی سے کی وہ ضعیف ہے باتفاق علماء (انتہی مختصراً)

بَابُ التَّشَهُّدِ فِي الصَّلٰوةِ نماز میں تشہد کا بیان

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنَّا نَقُوْلُ فِي الصَّلٰوةِ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلسَّلَامُ عَلَى اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلٰى فُلَانٍ فَقَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ ذَاتَ يَوْمٍ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّلَامُ فَاِذَا قَعَدَ اَحَدُكُمْ فِي الصَّلٰوةِ فَلْيَقُلِ التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ فَاِنَّهٗ اِذَا قَالَهَا اَصَابَتْ كُلَّ عَبْدٍ لِلّٰهِ صَالِحٍ فِي السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ثُمَّ يَتَخَيَّرُ مِنَ الْمَسْاَلَةِ مَا شَآءَ **ترجمہ** عبداللہ بن مسعود
سے روایت ہے ہم نماز میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے یوں کہا کرتے تھے سلام ہے اللہ پر سلام ہے فلانے
پر آپ نے ایک دن فرمایا اللہ تو خود سلام ہے (یعنے سلام اللہ کا ایک نام ہے کیونکہ وہ سالم ہے تمام بلاؤں سے) تو
جب تم میں سے کوئی نماز میں بیٹھے تو یوں کہے التحیات للہ والصلوات والطیبات السلام علیک ایہا النبی
ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین اس طرح کہنے سے ہر ایک بندہ کو خواہ وہ زمین میں ہو یا
آسمان پر سلام پہونچ جاوے گا اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ پھر اوس کے بعد جو دعا چاہے
مانگے **فائدہ** نووی نے کہا اس باب میں تین تشہد منقول ہیں ایک عبداللہ بن مسعود کا دوسرے ابن عباس کا
تیسرے ابو موسیٰ اشعری کا اور اتفاق کیا ہے علماء نے کہ ان میں سے ہر ایک تشہد کا

پڑھنا درست ہے لیکن اختلاف اسمین ہی کہ افضل کون سا ہے تو شافعی اور بعض مالکیہ کے نزدیک عبد اللہ بن عباس کا تشہد افضل ہے اسلیے کہ اسمین مبارکات کا لفظ زیادہ ہی اور موافق ہے قرآن کی اس آیت کے تحیۃ من عند اللہ مبارکۃ طیبۃ اور ابن عباس نے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہمکو تشہد اس طرح سکھلاتے تھے جیسے قرآن کی سورت سکھلاتے تھے اور ابو حنیفہ اور احمد اور جمہور فقہا اور اہلحدیث کے نزدیک عبد اللہ بن مسعود کا تشہد افضل ہے کیونکہ وہ نہایت صحت سے مروی اگرچہ باقی تشہد بھی بصحت منقول ہین اور امام مالک نے حضرت عمرؓ سے جو تشہد موقوفا مروی ہی اسکو افضل کہا ہے کس لیے کہ حضرت عمر نے اوسکو منبر پر سکھلایا صحابہ کے سامنے اور کسی نے انکار نہین کیا اور وہ تشہد یہ ہی اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ الزَّکِیَّاتُ لِلّٰہِ الطَّیِّبَاتُ اَلصَّلَوٰتُ لِلّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّہَا النَّبِیُّ اخیر تک اور اختلاف کیا ہی علماء نے کہ تشہد واجب ہے یا سنت شافعی کے نزدیک پہلا تشہد سنت ہی اور اخیر کا واجب ہے اور جمہور اہلحدیث کے نزدیک دونون تشہد واجب ہین اور امام احمد کے نزدیک پہلا تشہد واجب ہے اور دوسرا فرض ہے اور ابو حنیفہ اور مالک اور جمہور فقہا کے نزدیک دونون تشہد سنت ہین انتہے **عَنْ** مَنْصُوْرٍ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَہٗ وَلَمْ یَذْکُرْ شَیْئًا فِی الْمَسْئَلَۃِ مَا شَاءَ **ترجمہ** دوسری روایت کا بھی وہی جواب پر گذرا اسمین یہ نہین ہے کہ پھر اوسکے بعد جو دعا چاہے مانگے **عَنْ** مَنْصُوْرٍ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَ حَدِیْثِھِمَا وَذَکَرَ فِی الْحَدِیْثِ ثُمَّ لِیَتَخَیَّرْ بَعْدُ مِنَ الْمَسْئَلَۃِ مَا شَاءَ اَوْ مَا اَحَبَّ **ترجمہ** وہی جواب پر گذرا اسمین یہ ہی کہ پھر تشہد کے بعد جو چاہی وہ خدا سے مانگی **عَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ کُنَّا اِذَا جَلَسْنَا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الصَّلٰوۃِ بِمِثْلِ حَدِیْثِ مَنْصُوْرٍ قَالَ ثُمَّ لِیَتَخَیَّرْ بَعْدُ مِنَ الدُّعَاءِ **ترجمہ** عبد اللہ بن مسعود کی روایت سے ہم جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیٹھتے تھے نماز مین پھر اوسیطرح بیان کیا جیسے اوپر گذرا آپنے فرمایا پھر تشہد کے بعد کوئی دعا اختیار کرے **عَنِ** ابْنِ مَسْعُوْدٍ یَقُوْلُ عَلَّمَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ التَّشَھُّدَ کَفِّیْ بَیْنَ کَفَّیْہِ کَمَا یُعَلِّمُنِی السُّوْرَۃَ مِنَ الْقُرْاٰنِ وَاٰدْمُ بَیْنَ التَّشَھُّدِ بِمِثْلِ مَا اقْتَصُّوْا **ترجمہ** عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تشہد مجھکو سکھلایا اوسوقت میرا ہاتھہ آپکے دونون ہاتھون مین تھا جیسے آپ مجھکو قرآن کی ایک سورت سکھلاتے تھے اور بیان کیا تشہد کو اوسی طرح جیسے اوپر گذرا **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّہٗ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُعَلِّمُنَا التَّشَھُّدَ کَمَا یُعَلِّمُنَا السُّوْرَۃَ مِنَ الْقُرْاٰنِ فَکَانَ یَقُوْلُ اَلتَّحِیَّاتُ الْمُبَارَکَاتُ الصَّلَوَاتُ الطَّیِّبَاتُ لِلّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ

ترجمہ یہ تخیر

الصَّالِحِيْنَ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَفِيْ رِوَايَةِ ابْنِ رُمْحٍ كَمَا يُعَلِّمُنَا الْقُرْآنَ ترجمہ عبداللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمکو تشہد اس طرح سکھلاتے تھے جیسے کوئی قرآن کی سورت سکھلاتے تو آپ فرماتے التحیات المبارکات الخ اور ابن رمح کی روایت میں یوں ہے جیسے قرآن سکھلاتے تھے **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا التَّشَهُّدَ كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّوْرَةَ مِنَ الْقُرْآنِ ترجمہ عبداللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہمکو تشہد اس طرح سکھلاتے تھے جیسے قرآن کی سورت سکھلاتے **عَنْ** حِطَّانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الرَّقَاشِيِّ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ أَبِيْ مُوْسَى الْأَشْعَرِيِّ صَلٰوةً فَلَمَّا كَانَ عِنْدَ الْقَعْدَةِ قَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ أُقِرَّتِ الصَّلٰوةُ بِالْبِرِّ وَالزَّكٰوةِ فَلَمَّا قَضٰى أَبُوْ مُوْسَى الصَّلٰوةَ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ فَقَالَ أَيُّكُمُ الْقَائِلُ كَلِمَةَ كَذَا وَكَذَا قَالَ فَأَرَمَّ الْقَوْمُ فَقَالَ لَعَلَّكَ يَا حِطَّانُ قُلْتَهَا قَالَ مَا قُلْتُهَا وَلَقَدْ رَهِبْتُ أَنْ تَبْكَعَنِيْ بِهَا فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ أَنَا قُلْتُهَا وَلَمْ أُرِدْ بِهَا إِلَّا الْخَيْرَ فَقَالَ أَبُوْ مُوْسٰى أَمَا عَلِمْتُمْ مَا تَعْلَمُوْنَ كَيْفَ تَقُوْلُوْنَ فِيْ صَلٰوتِكُمْ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَنَا فَبَيَّنَ لَنَا سُنَّتَنَا وَعَلَّمَنَا صَلٰوتَنَا فَقَالَ إِذَا صَلَّيْتُمْ فَأَقِيْمُوْا صُفُوْفَكُمْ ثُمَّ لِيَؤُمَّكُمْ أَحَدُكُمْ فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوْا وَإِذَا قَالَ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّيْنَ فَقُوْلُوْا آمِيْنَ يُجِبْكُمُ اللّٰهُ فَإِذَا كَبَّرَ وَرَكَعَ وَكَبِّرُوْا وَارْكَعُوْا فَإِنَّ الْإِمَامَ يَرْكَعُ قَبْلَكُمْ وَيَرْفَعُ قَبْلَكُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتِلْكَ بِتِلْكَ وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ تَقُوْلُوْا اللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ يَسْمَعِ اللّٰهُ لَكُمْ فَإِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى قَالَ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ وَإِذَا كَبَّرَ وَسَجَدَ فَكَبِّرُوْا وَاسْجُدُوْا فَإِنَّ الْإِمَامَ يَسْجُدُ قَبْلَكُمْ وَيَرْفَعُ قَبْلَكُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتِلْكَ بِتِلْكَ وَإِذَا كَانَ عِنْدَ الْقَعْدَةِ فَلْيَكُنْ مِّنْ أَوَّلِ قَوْلِ أَحَدِكُمُ التَّحِيَّاتُ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ لِلّٰهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ترجمہ حطان بن عبداللہ رقاشی سے روایت ہے میں نے نماز پڑھی ابوموسی اشعری کے ساتھ جب بیٹھے نماز میں تو ایک شخص بولا فرض کی گئی نماز نیکی اور زکوۃ کی ساتھ جب وہ نماز سے فارغ ہوئے تو ہنسے پھر کہا تم میں کس نے کہا ہے کلمہ یعنے کیسے کیسے جواب دیا اور خاموش ہو گئے پھر انہوں نے کہا تم

باب منہ

عن حطان بن عبداللہ الرقاشی

قال فلما

قال فارم القوم اطرقوا

ہیں کسی نے یہ کلمہ کہا لوگ سر اٹھا کر ابوموسیٰ نے کہا ای حطان شاید تو نے یہ کلمہ کہا میں نے کہا نہیں میں نے
نہیں کہا مجھے تو تمہارا ڈر تھا کہیں جھگڑا نہ ہو اتنے میں ایک شخص بولا میں نے یہ کلمہ کہا اور میری نیت سوائے
بھلائی کے اور کچھ نہ تھی ابوموسیٰ نے کہا تم نہیں جانتے اپنی نماز میں کیا کہتے ہو حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم نے ہمارے واسطے خطبہ سنایا اور سب راہ بتلا دی اور نماز پڑھنا سکھلا دے آپ نے فرمایا جب تم نماز پڑھنا چاہو تو پہلے
صفیں باندھو پھر تم میں سے کوئی امام بنے جب تکبیر کہے تم بھی تکبیر کہو جب وہ غیر المغضوب علیہم ولا الضالین
کہے تم آمین کہو اللہ تعالیٰ قبول کرے گا جب وہ تکبیر کہے اور رکوع کرے تم بھی تکبیر کہو اور رکوع کرو اس لیے کہ امام تم
سے پہلے رکوع کرتا ہے اور تم سے پہلے سر اوٹھاتا ہے تو اوہر کی کسر اودہر نکل آوے گی (یعنے وہ ایک لحظہ تم سے
پہلے رکوع میں جاوے گا لیکن ایک لحظہ تم سے پہلے سر بھی اٹھاوے گا تو تمہارا اوسکا رکوع برابر ہوگا) اور جب امام
سمع اللہ لمن حمدہ کہے تم اللھم ربنا لک الحمد کہو اللہ تعالیٰ تمہاری سنے گا کیونکہ وہ خود اپنے پیغمبر کی زبان سے
فرماتا ہے سنا اللہ نے جس نے اسکی تعریف کی اور جب وہ تکبیر کہے اور سجدے میں جاوے تم بھی تکبیر کہو اور سجدے
میں جاؤ اس لیے کہ تم سے پہلے سجدہ کرتا ہے اور تم سے پہلے سر اٹھاتا ہے تو اودہر کی کسر اودہر نکل آوے گی اور جب
امام بیٹھے تو ہر ایک تم میں سے یہ کہے التحیات الطیبات الصلوات للہ السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ **عن** قتادۃ

فی ہذا الاسناد بمثلہ وفی حدیث جریر عن سلیمان عن قتادۃ من الزیادۃ واذا قرء فانصتوا
ولیس فی حدیث احد منہم فان اللہ عز وجل قال علی لسان نبیہ صلی اللہ علیہ وسلم سمع
اللہ لمن حمدہ الا فی روایۃ ابی کامل وحدہ عن ابی عوانۃ قال ابو اسحاق قال ابو بکر بن نافع
ابی النضر فی ہذا الحدیث فقال مسلم ارید احفظ من سلیمان فقال لہ ابو بکر فی حدیث ابی ہریرۃ
قال ہو صحیح یعنی واذا قرء فانصتوا فقال ہو عندی صحیح فقال لم لم تضعہ ہہنا فقال
لیس کل شیء عندی صحیح وضعتہ ہہنا انما وضعت ہاہنا ما اجمعوا علیہ

ترجمہ قتادہ سے
دوسری سند سے ایسی ہی روایت اور جریر نے سلیمان سے روایت کیا اوس نے قتادہ سے اوسمیں اتنا زیادہ ہے کہ جب امام
قرأت کرے تو تم چپ رہو اور کسی کی روایت میں یہ نہیں ہے کہ اللہ نے اپنے پیغمبر کی زبان پر فرمایا سنا اللہ نے جو کوئی
اوسکی تعریف کرے مگر ابو کامل کے روایت میں ابو عوانہ سے ابو اسحاق نے کہا (جو شاگرد ہے امام مسلم کے) ابوبکر ابو نضر
کی بہا نے اس روایت میں (جو جریر نے سلیمان سے کی) گفتگو کی امام مسلم نے کہا سلیمان سے زیادہ حفظ کون ہے

(یعنے یہ روایت صحیح ہے جسمین سلیمان نے یہ نقل کیا کہ امام جب قرارت کرے تو تم چپ رہو) ابوبکر نے کہا ابوہریرہ کی حدیث کیسی ہے امام مسلم نے کہا وہ صحیح ہے یعنے وہی حدیث جسمین وَاِذَا قَرَأَ فَأَنْصِتُوا ہے یعنے جب امام قرارت کرے تو تم چپ رہو ابوبکر نے کہا پھر تم نے اسحدیث کو یہان کیون نہین داخل کیا امام مسلم نے کہا یہ کیا ضرور ہے کہ جو صحیح ہر سنزدیک صحیح ہو اوسکو مین اس کتاب مین شریک کرون بلکہ اس کتاب مین مین نے وہ حدیثین کہین ہین جنکی صحت پر سبکا اتفاق ہے **ف** نووی نے کہا بعضون نے امام مسلم کے اس قول پر اعتراض کیا ہے کہ اس کتاب مین بہت سی حدیثین ایسے ہین جنکی صحت پر علمار کا اتفاق نہین اوسکا جواب یہ ہے کہ امام مسلم کے نزدیک اوسکی صحت پر اتفاق ہوگا اور یہ لازم نہین کہ امام مسلم اسباب مین دوسرون کی تقلید کرین جنہون نے اختلاف نقل کیا ہو لیکن یہ زیادتی واذا قرأ فانصتوا کی اوس کی صحت مین علمار کا اختلاف ہے بیہقی نے سنن کبیر مین ابوداؤد سے نقل کیا کہ یہ زیادتی محفوظ نہین ہے اور ایسا ہی روایت کیا یحیے بن معین اور ابوحاتم رازی اور دارقطنی اور حافظ ابوعلی نیشاپوری سے جو شیخ ہین حاکم ابوعبداللہ کے بیہقی نے کہا ابوعلی حافظ نے کہا یہ لفظ غیر محفوظ ہے سلیمان تیمی نے اوسکو نقل کرنے مین خلاف کیا تمام قتادہ کے اصحاب کا اور ان سب حافظون کا اتفاق اس زیادتی کے ضعیف ہونے پر ہے پس امام مسلم کی تصحیح سے زیادہ مقدم ہے اور خود امام مسلم نے بھی اوسکو اپنی صحیح مین داخل نہین کیا ہے **عن** قَتَادَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ فِي الْحَدِيْثِ فَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يَقْضِيْ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ **ترجمہ** قتادہ سے دوسری روایت بھی ایسی ہی ہے اس مین یہ ہے کہ اللہ تعالی نے اپنی پیغمبر کی زبان پر یہ فرمادیا سنتا ہے اللہ جو کوئی اوسکی تعریف کرے **باب** الصَّلٰوةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ التَّشَهُّدِ تشہد کے بعد حضرت صلعم پر درود بھیجنا **عن** اَبِيْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ اَتَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ فِيْ مَجْلِسِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ فَقَالَ لَهٗ بَشِيْرُ بْنُ سَعْدٍ اَمَرَنَا اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اَنْ نُّصَلِّيَ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَكَيْفَ نُصَلِّيْ عَلَيْكَ قَالَ فَسَكَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى تَمَنَّيْنَا اَنَّهٗ لَمْ يَسْاَلْهُ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُوْلُوْا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ فِي الْعَالَمِيْنَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ وَالسَّلَامُ كَمَا قَدْ عَلِمْتُمْ **ترجمہ** ابومسعود انصاری سے روایت ہے رسول اللہ صلعم ہمارے یہان تشریف لائے اور ہم سعد بن عبادہ کی مجلس مین تھے بشیر بن سعد نے آپ سے کہا یا رسول اللہ تعالے نے ہمکو حکم کیا آپ پر درود بھیجنے کا تو کیونکر درود بھیجین آپ پر یہ سنکر آپ چپ رہے یہانتک کہ ہم نے کہا کاش

على ال

بشیر نے آپ سے نہ پوچھا ہوتا تو بہتر تھا پھر آپ نے فرمایا تم یوں کہو اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرٰھِیْمَ وَبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرٰھِیْمَ فِی الْعٰلَمِیْنَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ اور سلام تو تمہیں معلوم ہے

ف علماء نے اختلاف کیا ہے کہ اخیر تشہد کے بعد پڑھنا واجب ہے یا نہیں ابوحنیفہ اور مالک اور جمہور علماء کے نزدیک درود پڑھنا سنت ہے اگر کوئی نہ پڑھے تب بھی نماز ہو جاویگی اور شافعی اور احمد کے نزدیک واجب ہے اگر کوئی نہ پڑھے تو اسکی نماز درست نہ ہوگی اور حضرت عمر اور عبداللہ بن عمر سے ایسا ہی منقول ہے اور شعبی کا بھی یہی قول ہے اور جو لوگوں نے کہا کہ شافعی نے اس مسئلے میں اجماع کا خلاف کیا انہوں نے غلطی کی کہ اسی شعبی کا بھی قول یہی ہے بیہقی نے اور نے ایسا ہی روایت کیا (نووی مختصرا) **عَنْ** ابْنِ اَبِیْ لَیْلٰی قَالَ لَقِیَنِیْ کَعْبُ بْنُ عُجْرَۃَ فَقَالَ اَلَا اُھْدِیْ لَکَ ھَدِیَّۃً خَرَجَ عَلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا قَدْ عَرَفْنَاکَیْفَ نُسَلِّمُ عَلَیْکَ فَکَیْفَ نُصَلِّیْ عَلَیْکَ قَالَ قُوْلُوْا اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ **ترجمہ** ابن ابی لیلیٰ سے روایت ہے کعب بن عجرہ مجھ سے ملے انہوں نے کہا میں تم کو ایک ہدیہ دوں ایک بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر نکلے ہم نے کہا سلام کرنا آپ پر تو ہم کو معلوم ہے (یعنے تشہد میں اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ) لیکن درود کیونکر پڑھیں آپ نے فرمایا یوں کہو اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ **عَنِ** الْحَکَمِ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَہٗ وَلَیْسَ فِیْ حَدِیْثِ شُعْبَۃَ اَلَا اُھْدِیْ لَکَ ھَدِیَّۃً **ترجمہ** حکم سے دوسری روایت ایسی ہی ہے اس میں یہ نہیں ہے میں تم کو ہدیہ دوں **عَنِ** الْحَکَمِ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَہٗ غَیْرَ اَنَّہٗ قَالَ وَبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَلَمْ یَقُلِ اللّٰھُمَّ **ترجمہ** وہی جو اوپر گزرا اس میں یوں ہے وَبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ اور اَللّٰھُمَّ کا لفظ نہیں **عَنْ** اَبِیْ حُمَیْدٍ السَّاعِدِیِّ اَنَّھُمْ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ کَیْفَ نُصَلِّیْ عَلَیْکَ قَالَ قُوْلُوْا اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اَزْوَاجِہٖ وَذُرِّیَّتِہٖ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ وَبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اَزْوَاجِہٖ وَذُرِّیَّتِہٖ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ **ترجمہ** ابوحمید ساعدی سے روایت ہے صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم آپ پر درود کیونکر بھیجیں آپ نے فرمایا کہو اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اَزْوَاجِہٖ وَذُرِّیَّتِہٖ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ وَبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اَزْوَاجِہٖ وَذُرِّیَّتِہٖ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ

ف ابراھیم محمد نحمیدہ مجیدہ

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ وَاحِدَۃً صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ عَشْرًا **ترجمہ** ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی مجھ پر ایک درود بھیجے اللہ تعالیٰ اوس پر دس بار بھیجیگا **ف** نووی نے کہا قاضی عیاض نے کہا مراد یہ ہے کہ دس بار اپنی رحمت اوس پر اتارے گا یا دس گنا ثواب دیگا جیسے آیت ہے جو کوئی نیکی کرے اوسکو دس گنا ثواب ہے **باب** التَّسْمِیْعِ وَالتَّحْمِیْدِ وَالتَّاْمِیْنِ سمع اللہ لمن حمدہ اور ربنا ولک الحمد اور آمین کہنے کا بیان **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا قَالَ الْاِمَامُ سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ فَقُوْلُوْا اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ فَاِنَّہٗ مَنْ وَّافَقَ قَوْلُہٗ قَوْلَ الْمَلٰٓئِکَۃِ غُفِرَ لَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ **ترجمہ** ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب امام سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم اللھم ربنا لک الحمد کہو جسکا کہنا فرشتوں کے کہنے کے برابر (یعنی اوسیوقت یا اونکی طرح خضوع اور خشوع سی) ہوگا اوسکے اگلے گناہ بخشدیے جاوینگے **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِیْثِ سُمَیٍّ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَمَّنَ الْاِمَامُ فَاَمِّنُوْا فَاِنَّہٗ مَنْ وَّافَقَ تَاْمِیْنُہٗ تَاْمِیْنَ الْمَلٰٓئِکَۃِ غُفِرَ لَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ قَالَ ابْنُ شِھَابٍ وَّکَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اٰمِیْنَ **ترجمہ** ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب امام آمین کہے تو تم بھی آمین کہو جسکی آمین فرشتوں کے آمین کے برابر ہوجاویگی اوسکے اگلے گناہ بخشدیے جاوینگے ابن شہاب نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آمین کہتے تھے (ولا الضالین کے بعد) **ف** نووی نے کہا اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ امام اور مقتدی دونوں کو سورہ فاتحہ کے بعد آمین کہنا مستحب ہے اسیطرح اوسکو جو اکیلے نماز پڑھتا ہو اور مقتدی کی آمین امام کے ساتھ ہی ہونا چاہیے نہ اوس سے پہلے نہ اوس کے بعد اس لیے کہ دوسری روایت میں ہے جب امام ولا الضالین کہے تو تم آمین کہو اور امام اور منفرد اور مقتدی سب آمین پکار کر کہنا چاہیے اور ابوحنیفہ اور مالک کے نزدیک آہستہ کہنا چاہیے **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِیْثِ مَالِکٍ وَّلَمْ یَذْکُرْ قَوْلَ ابْنِ شِھَابٍ **ترجمہ** ابوہریرہؓ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا پھر بیان کیا اسی حدیث کو جو اوپر گزری اسمیں ابن شہاب کا قول نہیں ہے **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا قَالَ اَحَدُکُمْ فِی الصَّلٰوۃِ اٰمِیْنَ وَالْمَلٰٓئِکَۃُ فِی السَّمَآءِ اٰمِیْنَ فَوَافَقَ اِحْدٰھُمَا الْاُخْرٰی غُفِرَ لَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ **ترجمہ**

ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے نماز میں آمین کہے اور فرشتے آسمان پر آمین کہیں پھر ایک آمین دوسرے آمین کے برابر ہو جاوے تو اوس کے اگلے گناہ بخشدیے جاوینگے **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَالَ اَحَدُکُمْ اٰمِیْنَ وَالْمَلَائِکَةُ فِی السَّمَآءِ اٰمِیْنَ فَوَافَقَتْ اِحْدٰهُمَا الْاُخْرٰی غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا قَالَ الْقَارِئُ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ فَقَالَ مَنْ خَلْفَهٗ اٰمِیْنَ فَوَافَقَ قَوْلُهٗ قَوْلَ اَهْلِ السَّمَآءِ غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب قرآن پڑھنے والا غیر المغضوب علیہم ولا الضالین اور جو شخص اوسکے پیچھے ہو وہ آمین کہے اور اوسکا کہنا برابر ہو جاوے آسمان والوں کے کہنے کے اوسکے اگلے گناہ بخشدیے جاوینگے

باب امام کی پیروی کرنا مقتدی کو امام کی پیروی کرنا ضرور ہے **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ یَقُوْلُ سَقَطَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ فَرَسٍ فَجُحِشَ شِقُّهُ الْاَیْمَنُ فَدَخَلْنَا عَلَیْهِ نَعُوْدُهٗ فَحَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَصَلّٰی بِنَا قَاعِدًا فَصَلَّیْنَا وَرَآءَهٗ قُعُوْدًا فَلَمَّا سَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِیُؤْتَمَّ بِهٖ فَاِذَا کَبَّرَ فَکَبِّرُوْا وَاِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوْا وَاِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوْا وَاِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقُوْلُوْا رَبَّنَا وَلَکَ الْحَمْدُ وَاِذَا صَلّٰی قَاعِدًا فَصَلُّوْا قُعُوْدًا اَجْمَعُوْنَ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھوڑے پر سے گرے آپ کے داہنی طرف کا بدن چھل گیا ہم گئے آپ کی بیمار پرسی کو تو نماز کا وقت آگیا آپ نے بیٹھے بیٹھے نماز پڑھائی ہم لوگوں نے بھی آپ کے پیچھے بیٹھکر نماز پڑھ چکے تو آپ نے فرمایا امام اسلیئے بنایا گیا ہے کہ اوسکی پیروی کیجاوے پھر وہ جب تکبیر کہے تم بھی تکبیر کہو اور جب وہ سجدہ کرے تم بھی سجدہ کرو اور جب وہ سر اٹھاوے تم بھی سر اٹھاؤ اور جب وہ سمع اللہ لمن حمدہ کہے تم بھی ربنا ولک الحمد کہو اور جب وہ بیٹھکر نماز پڑھے تم بھی سب بیٹھکر پڑھو **ف** نووی نے کہا ظاہر یہ ہے کہ یہ فرض نماز پڑھائی تھی اور اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ ربنا ولک الحمد واو عطف کے ساتھ کہنا درست ہے اور اوپر کی روایت میں بغیر واو اور بنا لک الحمد منقول ہے اور دونوں طرح درست ہے اور امام کی پیروی مقتدی پر واجب ہے تکبیر اور قیام اور قعود اور رکوع اور سجود میں لیکن مقتدی سب کام امام کے بعد ادا کرے تو تکبیر تحریمہ بھی امام کی تکبیر کے بعد کہے اگر امام کی تکبیر سے پہلے کہے گا تو نماز درست نہ ہوگی لیکن اگر رکوع یا سجود امام کے پہلے یا ساتھ

کریگا تو گنہگار ہوگا پر نماز باطل نہ ہوگی اسیطرح اگر امام سے پہلے سلام پھیرے تو نماز باطل ہوجاویگی اور جو ساتھ پھیرے تو گنہگار ہوگا اور یہ جو آپنے فرمایا جب امام بیٹھکر نماز پڑھے تم بھی بیٹھکر پڑھو اسمین علماء کا اختلاف ہے امام اوزاعی اور احمد بن حنبل کے نزدیک اسی حدیث کو موجب عمل ضرور ہے اور امام مالک کے نزدیک جو شخص کھڑا ہوسکے اوس کی نماز بیٹھکر پڑھنے والے کے پیچھے درست نہین ہے خواہ کھڑے ہوکر پڑھے یا بیٹھکر پڑھے اور ابو حنیفہ اور شافعی اور جمہور کے نزدیک نماز درست ہے لیکن مقتدی کو چاہیے کہ کھڑے ہوکر پڑھے اور انکی دلیل یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مرض موت مین بیٹھکر نماز پڑھائی اور ابوبکر اور سب لوگون نے آپکے پیچھے کھڑے ہوکر پڑھی اگرچہ بعض علماء نے یہ خیال کیا ہے کہ اس نماز مین ابوبکر امام تھے مگر صحیح یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امام تھے اور پیروی کرنے سے یہی مقصود ہے کہ مقتدی ظاہری ارکان کے ادا کرنے مین امام کی تابعداری کرے یہ ضرور نہین کہ سب باتون مین مقتدی امام کے شریک ہو اسی واسطے فرض نفل پڑھنے والے کے پیچھے اور ظہر عصر پڑھنے والے کے پیچھے درست ہے اور عصر ظہر پڑھنے والے کے پیچھے اور مالک اور ابوحنیفہ کے نزدیک درست نہین اور ہماری دلیل یہ ہے کہ حضرتؐ نے خوف کی نماز دو بار پڑھی تو دوسری بار کی نماز آپکے لیے نفل تھی اور مقتدیون کے لیے فرض اسیطرح معاذ عشا کی نماز حضرتؐ کے ساتھ پڑھ کر پھر اپنی قوم کے لوگون کی امامت کرتے تو معاذ کی نماز نفل ہوتی اور ان کے قوم کی فرض تھی (نووی مختصر)

عن انس بن مالک انہ قال خر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن فرس فجحش شقہ الایمن فصلی لنا قاعدا فصلینا قعودا ثم ذکر نحوہ **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھوڑے پر سے گرے تو آپنے نماز پڑھی بیٹھکر پھر بیان کیا اوسیطرح جیسا اوپر گزرا **عن** انس بن مالک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صرع عن فرس فجحش شقہ الایمن فدخلنا علیہ نعودہ فحضرت الصلوٰۃ فصلی بنا قاعدا فصلینا قعودا **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھوڑے پر سے گرے اپکی داہنی طرف کا بدن چھل گیا پھر بیان کیا اسیطرح جیسے اوپر گذرا اس روایت مین اتنا زیادہ ہے کہ جب امام کھڑے ہوکر نماز پڑھے تو تم بھی کھڑے ہوکر پڑھو **عن** انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکب فرسا فصرع عنہ فجحش شقہ الایمن فدخلنا نعودہ فحضرت الصلوٰۃ فصلی بنا قاعدا فصلینا قعودا **ترجمہ** انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھوڑے پر سوار ہوئے اور گر پڑے تو اپکی داہنی جانب چھل گیا پھر اوسی طرح بیان کیا جیسے اوپر گذرا اسمین یہ ہے کہ جب امام کھڑے ہوکر نماز پڑھے تو تم بھی کھڑے ہوکر پڑھو **عن** انس بن مالک

انزل من مالك ان النبي صلى الله عليه وسلم سقط من فرسه فجحش شقه الايمن وساق الحديث
نحوه ليس فيه زيادة يونس ومالك ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عن** عائشة قالت اشتكى رسول الله
صلى الله عليه وسلم فدخل عليه ناس من اصحابه يعودونه فصلى رسول الله صلى الله عليه
وسلم جالسا فصلوا بصلوته قياما فاشار اليهم ان اجلسوا فجلسوا فلما انصرف قال انما جعل الامام
ليؤتم به فاذا ركع فاركعوا واذا رفع فارفعوا واذا صلى جالسا فصلوا جلوسا ترجمہ ام المومنین
عائشہ صدیقہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوئے تو آپ کے دیکھنے کو کچھ صحابہ آئے آپ نے بیٹھے بیٹھے نماز پڑھی
لوگ آپ کے پیچھے کھڑے تھے آپ نے اشارہ کیا کہ بیٹھ جاؤ وہ بیٹھ گئے جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا امام اس لیے
ہے کہ اوسکی پیروی کرو جب وہ رکوع کرے تم بھی رکوع کرو اور جب وہ سر اٹھاوے تم بھی سر اوٹھاؤ اور جب بیٹھکر پڑھے
تم بھی بیٹھکر پڑھو **ف** نووی نے کہا اس حدیث سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ عمل قلیل یا اشارہ نماز کو فاسد نہیں کرتا
عن هشام بن عروة بهذا الاسناد نحوه ترجمہ دوسری روایت بھی حضرت عائشہ سے ایسی ہی
ہے جیسے اوپر گزری **عن** جابر انه قال اشتكى رسول الله صلى الله عليه وسلم فصلينا وراءه وهو
قاعد فقال ابو بكر ليسمع الناس تكبيره فالتفت الينا فرانا قياما فاشار الينا فقعدنا فصلينا
بصلوته قعودا فلما سلم قال ان كدتم انفا لتفعلون فعل فارس والروم يقومون على
ملوكهم وهو قعود فلا تفعلوا ائتموا بائمتكم ان صلى قائما فصلوا قياما وان صلى قاعدا
فصلوا قعودا ترجمہ جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوئے تو ہمنے آپ کے پیچھے نماز پڑھی اور آپ
بیٹھے تھے اور ابو بکر لوگوں کو اللہ اکبر کی آواز سناتے تھے ایک بار آپ نے ہمکو دیکھا کہ کھڑے ہوئے پایا آپ نے
اشارہ کیا بیٹھ جاؤ تو ہم بیٹھ گئے پھر ہم نے آپ کے ساتھ بیٹھکر بیٹھے نماز پڑھی جب آپ نے سلام پھیرا تو فرمایا تم
ابھی سنت وہ کام کرنے والے تھے جو فارس اور روم کے لوگ اپنے بادشاہوں کے سامنے کرتے ہیں یعنے وہ کھڑے رہتے ہیں
اور بادشاہ بیٹھے ہوئے ایسا مت کرو بلکہ اپنے مامون کی پیروی کرو اگر امام کھڑے ہوکر نماز پڑھے تو تم بھی کھڑے
ہوکر پڑھو جو وہ بیٹھکر پڑھے تم بھی بیٹھکر پڑھو **عن** جابر قال صلى بنا رسول الله صلى الله عليه
وسلم وابو بكر خلفه فاذا كبر رسول الله صلى الله عليه وسلم كبر ابو بكر ليسمعنا
ثم ذكر نحو حديث الليث ترجمہ جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی اور ابو بکر
آپ کے پیچھے تھے جب آپ تکبیر کہتے تو ابو بکر ہمکو سناتے پھر بیان کیا اوسی طرح جیسے اوپر گذرا **عن** ابي

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِیُؤْتَمَّ بِہٖ فَلَا تَخْتَلِفُوْا عَلَیْہِ فَاِذَا کَبَّرَ فَکَبِّرُوْا وَاِذَا رَکَعَ فَارْکَعُوْا وَاِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ فَقُوْلُوْا اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ وَاِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوْا وَاِذَا صَلّٰی جَالِسًا فَصَلُّوْا جُلُوْسًا اَجْمَعُوْنَ ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا امام اس لیے ہے کہ اوس کی پیروی کی جاوے تو مت اختلاف کرو اوس پر جب وہ تکبیر کہے تم بھی تکبیر کہو اور جب رکوع کرے تم بھی رکوع کرو اور جب سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم اللھم ربنا لک الحمد کہو اور جب سجدہ کرے تو تم بھی سجدہ کرو اور جب بیٹھ کر نماز پڑھے تم سب بھی بیٹھکر پڑھو **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِہٖ ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے وہی جو اوپر گزری **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُعَلِّمُنَا یَقُوْلُ لَا تُبَادِرُوا الْاِمَامَ اِذَا کَبَّرَ فَکَبِّرُوْا وَاِذَا قَالَ وَلَا الضَّآلِّیْنَ فَقُوْلُوْا اٰمِیْنَ وَاِذَا رَکَعَ فَارْکَعُوْا وَاِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ فَقُوْلُوْا اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمکو سکھلاتے تھے فرماتے تھے مت جلدی کرو امام سے جب وہ تکبیر کہے تم بھی تکبیر کہو اور جب وہ ولا الضالین کہے تو تم آمین کہو اور جب وہ رکوع کرے تم بھی رکوع کرو اور جب وہ سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم اللھم ربنا لک الحمد کہو **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِہٖ اِلَّا اَنَّہٗ قَالَ وَلَا الضَّآلِّیْنَ فَقُوْلُوْا اٰمِیْنَ وَذَادَ وَلَا تَرْفَعُوْا قَبْلَہٗ ترجمہ ابوہریرہؓ سے ایسی روایت ہے جیسے اوپر گزری مگر اس میں ولا الضالین کے وقت آمین کہنے کا ذکر نہیں اور اتنا زیادہ ہے کہ امام سے پہلے مت اٹھاؤ **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا الْاِمَامُ جُنَّۃٌ فَاِذَا صَلّٰی قَاعِدًا فَصَلُّوْا قُعُوْدًا وَاِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ فَقُوْلُوْا اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ فَاِذَا وَافَقَ قَوْلُ اَھْلِ الْاَرْضِ قَوْلَ اَھْلِ السَّمَآءِ غُفِرَ لَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا امام گیا ڈھال ہے (جو حفاظت کرتا ہے مقتدیوں کی) جب وہ بیٹھکر پڑھے تو تم بھی بیٹھکر پڑھو اور جب وہ سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم اللھم ربنا لک الحمد کہو کیونکہ جسکا کہنا آسمان والوں کے کہنے کے ساتھ ہو جاوے گا اوسکے اگلے گناہ بخش دیے جاوینگے **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ یَقُوْلُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِیُؤْتَمَّ بِہٖ فَاِذَا کَبَّرَ فَکَبِّرُوْا وَاِذَا رَکَعَ فَارْکَعُوْا وَاِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ فَقُوْلُوْا اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ وَاِذَا صَلّٰی قَائِمًا فَصَلُّوْا قِیَامًا وَاِذَا صَلّٰی قَاعِدًا فَصَلُّوْا قُعُوْدًا اَجْمَعُوْنَ ترجمہ

باب الائمۃ یصلون من قعود و ماجاء فی القراءۃ خلف الامام و عورہ

ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا امام اس لیے ہے کہ اسکی پیروی کی جائے جب وہ تکبیر کہے تم بھی تکبیر کہو اور جب وہ رکوع کرے تم بھی رکوع کرو اور جب وہ سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم بھی اللھم ربنا لک الحمد کہو اور جب وہ کھڑے ہو کر نماز پڑھے تو تم بھی کھڑے ہو کر نماز پڑھو اور جب وہ بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم بھی بیٹھ کر پڑھو **باب** اختلاف الامام اذا عرض لہ عذر من مرض وسفر وغیرہما من یصلی بالناس وان من علی خلف امام جالس لعجزہ عن القیام لزمہ القیام اذا قدر علیہ ونسخ القعود خلف القاعد فی حق من قدر علی القیام جب امام کو عذر ہو تو دوسرے کو نماز پڑھانے کیلیے اپنا خلیفہ کر سکتا ہے اور امام اگر قیام کر سکے اور مقتدی قیام پر قادر ہو تو مقتدی کو قیام لازم ہے اور بیٹھکر پڑھنے کا حکم منسوخ ہے

عن عبید اللہ بن عبد اللہ قال دخلت علی عائشۃ فقلت الا احدثک عن مرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قالت بلی فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال اصلی الناس قلنا لا وھم ینتظرونک یا رسول اللہ قال ضعوا لی ماء فی المخضب ففعلنا فاغتسل ثم ذھب لینوء فاغمی علیہ ثم افاق فقال اصلی الناس قلنا لا وھم ینتظرونک یا رسول اللہ فقال ضعوا لی ماء فی المخضب ففعلنا فاغتسل ثم ذھب لینوء فاغمی علیہ ثم افاق فقال اصلی الناس قلنا لا وھم ینتظرونک یا رسول اللہ قالت والناس عکوف فی المسجد ینتظرون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لصلوۃ العشاء الاخرۃ قالت فارسل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی ابی بکر ان صل بالناس فاتاہ الرسول فقال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یامرک ان تصلی بالناس فقال ابوبکر وکان رجلا رقیقا یا عمر صل بالناس قال فقال عمر انت احق بذلک قالت فصلی بھم ابوبکر تلک الایام ثم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وجد من نفسہ خفۃ فخرج بین رجلین احدھما العباس لصلوۃ الظھر وابوبکر یصلی بالناس فلما راٰہ ابوبکر ذھب لیتاخر فاومی الیہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان لا یتاخر وقال لھما اجلسانی الی جنبہ فاجلساہ الی جنب ابی بکر وکان ابوبکر یصلی وھو قائم بصلوۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم والناس یصلون بصلوۃ ابی بکر والنبی صلی اللہ علیہ وسلم قاعد قال عبید اللہ فدخلت علی عبد اللہ بن عباس فقلت لہ الا اعرض علیک ما حدثتنی عائشۃ عن مرض النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ھات فعرضت حدیثھا علیہ فما انکر

منہ شیئا غیر انہ قال اسمت الرجل الذی کان مع العباس قلت لا قال ھو علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ الرجل الآخر

ترجمہ عبید اللہ بن عبد اللہ سے روایت ہے میں ام المومنین عائشہ صدیقہ پاس گیا اور ان سے کہا تم مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیماری کا قصہ بیان نہیں کرتیں انہوں نے کہا اچھا بیان کرتی ہوں آپ بیمار ہوئے تو پوچھا کیا لوگ نماز پڑھ چکے ہمنے کہا نہیں وہ آپ کا انتظار کر رہے ہیں یا رسول اللہ آپنے فرمایا میرے لیے کٹورے میں پانی رکھو ہم نے پانی رکھا کہا آپنے غسل کیا پھر چلنا چاہا تو بیہوش ہو گئے پھر ہوش میں آئے اور پوچھا کیا لوگ نماز پڑھ چکے ہم نے کہا نہیں یا رسول اللہ وہ آپ کا انتظار کر رہے ہیں آپنے فرمایا اچھا میرے لیے پانی رکھو کٹورے میں ہم نے پانی رکھا آپنے غسل کیا پھر چلنا چاہا تو بیہوش ہو گئے پھر ہوش میں آئے اور پوچھا کیا لوگ نماز پڑھ چکے ہم نے کہا نہیں وہ آپ کا انتظار کر رہے ہیں آپ نے فرمایا میرے لیے پانی رکھو کٹورے میں ہم نے پانی رکھا آپنے غسل کیا پھر اٹھنا چاہا تو بیہوش ہو گئے ف نووی نے کہا آپ دو بے بیہوشیاں بیماری کی شدت سے تھیں اور جنون نہیں تھا کیونکہ جنون نقص ہے اور یہ بیماری کا تحمل اوس سے اور بیماریوں کی شدت سے اون کا ثواب اور درجہ بڑھانا منظور ہے اور صحابہ نے آپ کا انتظار کیا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر امام کے آنیکی توقع ہو تو اوسکا انتظار جائز ہے بشرطیکہ نماز کا وقت باقی ہو اور ہر بار بیہوشی کے بعد غسل کرنا مستحب ہے اگر مستحب ہونے کو بعد ایک ہی غسل کر لے تو بھی کافی ہے اور قاضی عیاض نے اس حدیث میں غسل سے وضو مراد لیا ہے ف پھر ہوش میں آئے اور پوچھا کیا لوگ نماز پڑھ چکے میں ہم نے عرض کیا نہیں وہ آپ کا انتظار کر رہے ہیں یا رسول اللہ اور لوگ سب کے سب مسجد میں جمع تھے اور عشا کی نماز کے لیے آپکے نکلنے کا انتظار کر رہے تھے آخر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو ابو بکر کے پاس بھیجا کہ تم نماز پڑھاؤ جب وہ شخص ابو بکر کے پاس آیا اور اس نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تم کو حکم کرتے ہیں نماز پڑھانیکا ابو بکر بڑے دل والے آدمی تھے (اونکو جلد رونا آتا تھا) اونہوں نے عمر سے کہا تم نماز پڑھاؤ عمر نے کہا نہیں تم اس بات کے زیادہ حقدار ہو ف نووی نے کہا اس حدیث سے کئی فائدے نکلے ایک تو فضیلت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی تمام صحابہ پر اور یہ امامت صغری میں اشارہ ہے امامت کبری یعنے خلافت کیطرف ۔ دوسرے یہ کہ جب امام کو کچھ عذر ہو تو وہ اپنی طرف سے کسی اور کو خلیفہ کر دے تیسری یہ کہ ابو بکر کے بعد عمر افضل ہیں انتہے مختصرا ۔ ف پھر کسی دن تک ابو بکر نماز پڑھایا کیے ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیماری کو ہلکا پایا تو دو آدمیوں پر ٹیکا دیکے آپ ظہر کی نماز کے لیے نکلے اون دو آدمیوں میں سے ایک عباس تھا (چچا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے) اور ابو بکر نماز پڑھا رہے تھے جب اونہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو پیچھے ہٹنا چاہا آپ نے اشارہ سے فرمایا تم جیسے ہو ٹھہرو اور اون دونوں شخصوں سے فرمایا مجھے ابو بکر کے بازو بٹھا دو اونہوں نے ابو بکر کے

بازو اٹکو پہنا دیا تو ابوبکر ٹھہر گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرتے تھے نماز میں (یعنی آپ امام تھے اور ابوبکر مقتدی) اور صحابہ ابوبکر کی پیروی کرتے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے تھے ف الحدیث سے معلوم ہوا کہ اگر مقتدیوں کو کوئی عذر نہ ہو تو وہ کھڑے ہو کر نماز پڑھیں اگرچہ امام بیٹھا ہوا ہو اور شافعی کا یہی قول ہے ف عبداللہ بن عبداللہ نے کہا میں عبداللہ بن عباس کے پاس گیا اور انہیں کہا میں تم سے بیان کروں وہ حدیث جو ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے میں نے سنی ہے بیان کی انہوں نے کہا بیان کر دیں میں نے سارا قصہ بیان کیا تو سب باتوں کو انہوں نے قبول کیا اور کہا کہ عائشہ نے دوسرے شخص کا نام لیا جو عباس کے ساتھ تھا میں نے کہا نہیں انہوں نے کہا وہ حضرت علی تھے ف اور ایک روایت میں ہے کہ وہ فضل بن عباس تھے دوسری روایت میں ہے کہ وہ سامہ بن زید تھے اور شاید باری باری سب لوگ آگئے ہوں اور یہ طرف عباس قائم رہے ہوں اور اسی واسطے حضرت عائشہ نے عباس کا نام لیا اور دوسرے کا نام نہیں لیا عن عائشۃ انہا قالت لم یکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدور فی مرضہ الذی مات فیہ فی بیوت نسائہ فاستاذن ازواجہ ان یمرض فی بیتہا فاذن لہ قالت فخرج ویدہ علی الفضل بن عباس یدہ علی منکبہ حتی دخل بیت میمونۃ فمکث عندہا حتی قبض وکان یقول فی بیتی فقال عبید اللہ فحدثت بہ ابن عباس فقال اتدری من الرجل الذی لم تسم عائشۃ ہو علی رضی اللہ عنہ ترجمہ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوئے ام المومنین میمونہ کے گھر میں تو آپ نے اجازت چاہی اپنی بی بیوں سے بیماری میں حضرت عائشہ کے گھر رہنے کی ف نووی نے کہا یہ حدیث دلیل ہے اسکی کہ بہتر ہے کہ باری والی ہر ایک بی بی کے پاس رہنا حضرت پر بھی واجب تھا اور جس سنت کہا ہے وہ ہر اجازت کو حسن خلق اور معاشرت پر محمول کرتا ہے اور حدیث سے حضرت عائشہ کی فضیلت باقی بی بیوں پر معلوم ہوتی ہے اور سر اس کا اقتداء ہے لیکن لغلمان اس میں ہے کہ عائشہ مدینہ ہی میں تھیں اور فضل بن عباس فضل بن ف انہوں نے اجازت دی پیارے ایک کاندھا فضل بن عباس پر رکھے ہوئے اور ایک کاندھا دوسرے شخص پر اور پاؤں آپ زمین پر گھسٹتے ہوئے تھے فضل اور عبیداللہ ایک میں ہے حدیث عبیداللہ نے عباس سے بیان کی انہوں نے کہا تو جانتا ہے وہ دوسرا شخص کون تھا میں نے کہا نام حضرت عائشہ نہیں لیا وہ علی تھے فقال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما ثقل واشتد بہ وجعہ استاذن ازواجہ ان یمرض فی بیتہا فاذن لہ فخرج بین رجلین تخط رجلاہ الا بین عباس بن عبد المطلب ورجل آخر فاخبرت عبید اللہ فقال ہل تدری من الرجل الذی لم تسم عائشۃ قال قلت لا قال ابن عباس ہو علی رضی اللہ عنہ ترجمہ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوئے اور درد نہایت شدت کو پہنچ گیا تو آپ نے بی بیوں سے بیمار پرسی عائشہ کے گھر رہنے کی اجازت مانگی انہوں نے اجازت دی پیارے باہر نکلے بیان کرتے ہیں راوی کہ آپ پاؤں زمین پر گھسٹتے ہوئے تھے دو شخص عباس بن عبدالمطلب اور ایک اور شخص کے بیچ میں سے عبداللہ بن عباس کو خبر دی اس حدیث کی عائشہ نے بیان کیا تو عبداللہ بن عباس نے مجھ کو کہا تو جانتا ہے دوسرا آدمی کون تھا میں نے کہا نہیں ابن عباس نے کہا وہ حضرت علی تھا عن عائشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہا قالت لقد رجعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذات یوم من عندی علی کثب فرجعتہ فقال انہ لیس ینبغی ان یقبض نبی الا حیث یحب ان یدفن ادفنوا الناس بعد کاہلہا ام مقامہ ابدا قال فکانی لم اقرا ان لہم مقامہ احد الا یتیامہم الناس بہ فاردت ان یعدل ذلک

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن ابی بکر ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے (جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر کو نماز پڑھانے کا حکم کیا) میں نے عرض کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس باب میں اور اسکی وجہ یہ تھی کہ مجھے کبھی اس بات کا خیال نہ تھا کہ لوگ اس شخص کو محبت کرنیوالے ہیں گے جو آپ کی جگہ پہ قائم ہو میں یہ خیال کرتی تھی کہ جو کوئی آپ کی جگہ پہ کھڑا ہوگا لوگ اسے منحوس کہیں گے اس لیے میں نے چاہا کہ ابوبکر کو اس امر سے معاف رکھیں عن عائشۃ قالت لما دخل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیتی قال مرو ابا بکر فلیصل بالناس قالت فقلت یا رسول اللہ ان ابا بکر رجل رقیق اذا قرء القرآن لا یملک دمعہ فلو امرت عمر قال فقلت واللہ ما الی الا کراھیۃ ان یتشاءم الناس باول من یقوم فی مقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قالت فراجعتہ مرتین او ثلاثا فقال لیصل بالناس ابو بکر فان کن صواحب یوسف ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (مرض موت میں) میرے گھر میں تشریف لائے تو آپ نے فرمایا ابوبکر سے کہو وہ نماز پڑھائیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ابوبکر کا دل نرم ہے جب آپ پڑھتے ہیں تو آنسو ان کو تھام نہیں سکتے آپ عمر سے کہیں اور کو نماز پڑھانیکا حکم کریں تو مناسب ہے اور میں نے قسم خدا کی یہ پسند کیا کہ مجھے یہ لگا کہیں لوگ اس سے منحوس نہ سمجھیں جو آپ کی جگہ پہلے پہل کھڑا ہوا اس لیے میں نے دو یا تین بار تکرار کی آپ نے یہی فرمایا ابوبکر نماز پڑھائیں اور تم تو یوسف علیہ السلام کے ساتھ والیاں ہو ف جب وہ اپنی اپنی خواہش کے لیے بار بار ضد کرتی نہیں تو آپ ہی اپنی بات پر اصرار کرتی ہو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کی مصلحت نہیں سمجھتی ہو یہ تکرار حضرت عائشہ کی بطور مشورہ اور صلاح نیک کے تھی جیسے حضرت عمر نے آپ کے عرض کیا تھا لوگوں کو عمل کرنے بھیجیے اور آپ خوش نہ کیجیے کہ وہ بیٹھ کر بیٹھ رہیں نہ معاذ اللہ بطور نزاع یا مخالفت کے جیسی بیماری والی جس حضرت عائشہ تھیں کہ اپنے خاوند کا حکم اور خدمت بجا لانے میں ٹالنے والی تھیں اور اوپر کی روایت میں گذرا کہ یہ تکرار رہی اور ابوبکر کو بدفالی سے بچانے کے سوا کوئی غرض نہ تھی نہ اور کسی نیت سے اور جو حضرت عائشہ کی نیت معاذ اللہ بری ہوتی تو ہرگز اس حکم میں جو ان کے باپ کو مفید تھا تکرار نہ کرتیں عن عائشۃ قالت ما نقل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جلد بلال یوذن بالصلوٰۃ فقال مرو ابا بکر فلیصل بالناس قالت فقلت یا رسول اللہ ان ابا بکر رجل اسیف اذا قام مقامک لا یسمع الناس فلو امرت عمر قالت فقلت لحفصۃ قولی لہ ان ابا بکر رجل اسیف اذا قام مقامک لا یسمع الناس فلو امرت عمر قالت فقالت لہ فقال رسول

يُصَلِّي

قالت نقام

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یکن لا ننکن صواحب یوسف مر ابا بکر فلیصل بالناس قالت
فامر ابا بکر یصلی بالناس قالت فلما دخل فی الصلوٰۃ وجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من
نفسہ خفۃ فقام یھادی بین رجلین ورجلاہ تخطان فی الارض قالت فلما دخل المسجد
سمع ابو بکر حسہ ذھب یتاخر فاومی الیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان مکانک
فجاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی جلس عن یسار ابی بکر قالت فکان رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم یصلی بالناس جالسا وابو بکر قائما یقتدی ابو بکر بصلوٰۃ النبی صلی اللہ علیہ
ویقتدی الناس بصلوٰۃ ابی بکر رضی اللہ عنہ ترجمہ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا روایت ہے
جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوتے تو بلال آپ کو بلانے کے لیے نماز کیوقت آپ نے فرمایا ابوبکر سے کہو وہ نماز
پڑھا دیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ابوبکر کا دل نرم ہے انکو جھٹ رونا آجاتا ہے وہ جب آپکی جگہ کھڑے ہوں گے
تو لوگوں کو قرآن نہ سنا سکیں گے (یعنے رونا آجاویگا اور قرآن پڑھنا دشوار ہوگا) اگر آپ عمر کو حکم کریں نماز
پڑھانیکا تو مناسب ہے آپ نے فرمایا ابوبکر سے کہو وہ نماز پڑھا دیں میں نے حفصہ سے کہا تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے عرض کرو کہ ابوبکر نرم دل آدمی ہیں وہ اگر آپ کی جگہ کھڑے ہونگے تو قرأت نہ کر سکیں گے اس لیے عمر کو حکم
کیجیے حفصہ نے ایسا ہی عرض کیا آپنے فرمایا تم تو یوسف علیہ السلام کے ساتھ والیاں ہو ابوبکر سے کہو وہ نماز پڑھا دیں
آخر ابوبکر کو حکم کیا اونہوں نے نماز پڑھائی جب نماز شروع کر چکے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا مزاج ذرہ
بحال دیکھا اور آپ دو آدمیوں کے بیچ ٹیکا دیے ہوئے نکلے لشکر پاؤں آپکے زمین پر گھسٹتے جاتے تھے جب مسجد میں
پہونچے تو ابوبکر نے آپکے آہٹ پاکر پیچھے ہٹنا چاہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اشارہ کیا اپنی جگہ رہو اور
آپ آکر ابوبکر کے بائیں طرف بیٹھ گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھکر نماز پڑھتے تھے اور ابوبکر کھڑے کہتے
ابوبکر تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیروی کرتے تھے اور لوگ ابوبکر **عن** الاعمش بھذا الاسناد
نحوہ وفی حدیثھما لما مرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مرضہ الذی توفی فیہ وفی
حدیث ابن مسھر فاتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی جلس الی جنبہ وکان النبی صلی
اللہ علیہ وسلم یصلی بالناس ابو بکر لتکبیرھم وفی حدیث عیسی فجلس رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی وابو بکر الی جنبہ وابو بکر یسمع الناس ترجمہ دوسری روایت
کو وہی جواب پہنچا اسمیں یہ ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ بیماری ہوئی جس میں آپ نے انتقال فرمایا اور

ابن سہر کی روایت مین ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو لاکر ابوبکر کے بازو بیٹھا دیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ رہے تھے اور ابوبکر لوگون کو تکبیر کی آواز سناتے جاتے تھے اور عیسی کی روایت مین ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے نماز پڑھاتے تھے اور ابوبکر آپ کے بازو تھے وہ لوگون کو سناتے تھے یعنے تکبیر کی آواز

عن عائشة قالت لما مرض رسول الله صلى الله عليه وسلم امر ابابكر ان يصلي بالناس وفي رواية فكان يصلي بهم قال عروة فوجد رسول الله صلى الله عليه وسلم من نفسه خفة فخرج واذا ابوبكر يؤم الناس فلما راه ابوبكر استاخر فاشار اليه رسول الله صلى الله عليه وسلم اي كما انت فجلس رسول الله صلى الله عليه وسلم حذاء ابي بكر الى جنبه فكان ابوبكر يصلي بصلوة رسول الله صلى الله عليه وسلم والناس يصلون بصلوة ابي بكر **ترجمہ** ام المومنین عائشہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر کو حکم کیا نماز پڑھانیکا اپنی بیماری مین تو وہ نماز پڑھاتے تھے ایک دن آپ نے اپنا مزاج ذرا ہلکا پایا تو آپ باہر نکلے دیکھا تو ابوبکر امام ہین جب ابوبکر نے آپکو دیکھا تو پیچھے ہٹنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اشارہ کیا اپنی جگہ رہو اور آپ ابوبکر کے بازو بیٹھ گئے تو ابوبکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرتے تھے نماز مین اور لوگ ابوبکر کی پیروی کرتے تھے ۔ **عن** انس بن مالك ان ابابكر كان يصلي لهم في وجع رسول الله صلى الله عليه وسلم الذي توفي فيه حتى اذا كان يوم الاثنين وهم صفوف في الصلوة كشف رسول الله صلى الله عليه وسلم ستر الحجرة فنظر الينا وهو قائم كان وجهه ورقة مصحف ثم تبسم رسول الله صلى الله عليه وسلم ضاحكا قال فبهتنا ونحن في الصلوة من فرح بخروج النبي صلى الله عليه وسلم ونكص ابوبكر على عقبيه ليصل الصف وظن ان رسول الله صلى الله عليه وسلم خارج للصلوة فاشار الينا رسول الله صلى الله عليه وسلم بيده ان اتموا صلوتكم قال ثم دخل رسول الله صلى الله عليه وسلم فارخى الستر قال فتوفي رسول الله صلى الله عليه وسلم من يومه ذلك **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہی ابوبکر صدیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیماری مین جسمین آپنے انتقال کیا امامت کیا کرتے تھے جب پیر کا دن ہوا اور لوگ نماز مین صفین باندہی کھڑے تھے آپنے حجرے کا پردہ اٹھایا اور ہماری طرف کھڑے دیکھا گویا منہ آپ کا مصحف کا ایک ورق ہی حسن اور جمال اور پاکیزگی اور صفائی مین پھر آپ ہنسے (اس خوشی سے کہ لوگون کو دین پر مستعد پایا اور نماز پر قائم) ہم لوگ ماری خوشی کے نماز ہی مین دیوانے ہو گئے یہ سمجھا کہ اب آپ باہر نکلینگے (سبحان اللہ صحابہ کرام کو جناب رسالت مآب سے کیسی سچی محبت اور الفت تھی) اور

اور ابوبکر اوٹے پاؤں پیچھے ہٹنے صف میں شریک ہو جائیکو اور یہ سمجھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اب باہر نکلتے ہیں نماز کے واسطے انہیں آپ نے اشارہ کیا اپنے ہاتھ سے کہ اپنی نماز پوری کرلو (شاید پہلے آپ نے نکلنے کا قصد کیا ہوگا پھر طاقت نہ پائی بعد اوسکے آپ حجرے کے اندر ہو گئے اور پردہ چھوڑ لیا پھر اوسی روز آپ کا انتقال ہوا **عَنْ** اَنَسٍ قَالَ اَحْسَنُ نَظْرَةٍ نَظَرْتُهَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَشَفَ السِّتَارَةَ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ يَعْنِيْ يَوْمَ الْفِطْرِ وَحَدِيْثُ صَالِحٍ اَكْثَرُ وَاَشْبَعُ ترجمہ اس روایت کا وہی جواب اور پگندا اوس میں یہ ہے کہ انس نے کہا میں نے بارہا دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پیر کے روز تھا جب آپ نے پردہ اٹھایا تھا **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضہ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ الْاِثْنَيْنِ يَحْوِيْ حَدِيْثَهُمَا ترجمہ انس بن مالک سے وہی روایت ہے جو اوپر پگندی۔

عَنْ اَنَسٍ قَالَ لَمْ يَخْرُجْ اِلَيْنَا اَبُوْ بَكْرٍ اَيَّامًا فَاَقَامَتِ الصَّلٰوةُ فَذَهَبَ اَبُوْ بَكْرٍ يَتَقَدَّمُ فَقَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحِجَابِ فَرَفَعَهُ فَلَمَّا وَضَحَ لَنَا وَجْهُ نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا نَظَرْنَا مَنْظَرًا قَطُّ كَانَ اَعْجَبَ اِلَيْنَا مِنْ وَجْهِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ وَضَحَ لَنَا فَاَوْمَى نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهٖ اِلٰى اَبِيْ بَكْرٍ اَنْ يَتَقَدَّمَ وَاَرْخٰى نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحِجَابَ فَلَمْ نَقْدِرْ عَلَيْهِ حَتّٰى مَاتَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تین روز تک باہر نہ نکلے اور نماز ہونے لگی تو ابوبکر آگے بڑھے (امامت کرنے) اتنے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پردہ اٹھایا جب آپکا چہرہ کھلا تو ہم کو ایسا بھلا معلوم ہوا کہ ویسی کوئی چیز ساری عمر میں ہم کو بھلی معلوم نہیں ہوئی آپ نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا ابوبکر کو آگے بڑھنیکا اور پردہ ڈال لیا اوسکے بعد وفات تک پھر نہیں دیکھا **عَنْ** اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ مَرِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاشْتَدَّ مَرَضُهٗ فَقَالَ مُرُوْا اَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اَبَا بَكْرٍ رَجُلٌ رَقِيْقٌ مَتٰى يَقُمْ مَقَامَكَ لَا يَسْتَطِعْ اَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ قَالَ مُرِيْ اَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَاِنَّكُنَّ صَوَاحِبُ يُوْسُفَ قَالَ فَصَلّٰى بِهِمْ اَبُوْ بَكْرٍ حَيَاةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ ابوموسیٰ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوئے اور بیماری آپ کی سخت ہو گئی آپ نے فرمایا ابوبکر سے کہو نماز پڑھا دیں حضرت عائشہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ابوبکر کا دل بہت نرم ہے وہ جب آپ کی جگہ کھڑے ہونگے تو نماز نہ پڑھا سکینگے آپ نے فرمایا ابوبکر سے کہو نماز پڑھا دیں اور تم تو حضرت یوسف علیہ السلام کے ساتھ والیاں ہو ابوموسیٰ نے کہا پھر جب تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زندہ رہے ابوبکر نماز پڑھاتے رہے۔

بَابُ تَقْدِيْمِ

الجماعة من يصلح بهم اذا تاخر الامام لهم تخافوا مفسدة بالتقدم جب امام کے آنے میں دیر ہو تو جماعت کے لوگ دوسرے کو امام کر سکتے ہیں اور اسی صورت میں جب ایسا ڈر نہ ہو عن سهل بن سعد الساعدي ان رسول الله صلى الله عليه وسلم ذهب الى بني عمرو بن عوف ليصلح بينهم فحانت الصلوة فجاء المؤذن الى ابي بكر فقال اتصلي بالناس فاقيم قال نعم فقال فصلى ابو بكر فجاء رسول الله صلى الله عليه وسلم والناس في الصلوة فتخلص حتى وقف في الصف فصفق الناس وكان ابو بكر لا يلتفت في الصلوة فلما اكثر الناس التصفيق التفت فراى رسول الله صلى الله عليه وسلم فاشار اليه رسول الله صلى الله عليه وسلم ان امكث مكانك فرفع ابو بكر يديه فحمد الله على ما امره به رسول الله صلى الله عليه وسلم من ذلك ثم استاخر ابو بكر رضي الله عنه حتى استوى في الصف وتقدم النبي صلى الله عليه وسلم فصلى ثم انصرف فقال يا ابا بكر ما منعك ان تثبت اذ امرتك قال ابو بكر ما كان لابن ابي قحافة ان يصلي بين يدي رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم مالي اراكم اكثرتم التصفيق من نابه شيء في صلوته فليسبح فانه اذا سبح التفت اليه وانما التصفيح للنساء

ترجمہ سہل بن سعد ساعدی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عمرو بن عوف کی اولاد کے پاس گئے اون میں صلح کرانے کو اور نماز کا وقت آگیا تو موذن حضرت ابوبکر کے پاس آیا اور عرض کیا اگر تم نماز پڑھاؤ تو میں تکبیر کہوں انہوں نے کہا ہاں ابوبکر نے نماز پڑھانا شروع کر دی اتنے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور لوگ نماز میں تھے آپ لوگوں کو چیرتے ہوئے صف میں جا کر کھڑے ہوئے اور لوگ دستک دینے لگے اور ابوبکر نماز میں کسی طرف نہیں التفات کرتے تھے جب لوگوں نے بہت دستک دینی شروع کر دی ہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ نے اشارہ کیا کہ اپنی جگہ کھڑے رہو ابوبکر نے دونوں ہاتھ اٹھا کر اللہ کی تعریف کی اس بات پر کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو امامت کی اجازت دی پھر پیچھے ہٹے یہاں تک کہ صف میں شریک ہو گئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آگے بڑھے اور نماز سے فارغ ہوئے تو ابوبکر سے پوچھا تم کیوں نہیں ٹھہرے اپنی جگہ پر میں نے تو تم کو حکم کیا تھا ٹھہرے رہنے کا ابوبکر نے کہا ابوقحافہ کے بیٹے (ابوبکر کے باپ کا نام ہے) کا یہ درجہ نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے کھڑا ہو تب آپ نے لوگوں سے فرمایا تم نے دستکیں بہت دیں جب نماز میں کوئی حادثہ پیش آوے

ناجائز ہے

اللہ عزوجل

تو تسبیح کہو جب تسبیح ہوگی تو اور ہر چنان کیا جاوے گا اور دستک عورتوں کے لیے ہے ف نووی نے کہا اس حدیث سے بہت سے فائدے نکلتے ہیں ایک تو یہ کہ ابوبکر کی امامت اور انکی فضیلت باقی صحابہ پر دوسرے لوگوں میں صلح کرانیکی فضیلت اور امام کا جانا اس لیے تیسری جب امام نہ ہو تو دوسرا اوسکا خلیفہ ہوسکتا ہے بشرطیکہ کسی فساد کا ڈر نہ ہو اور امام برا نہ مانے چوتھی یہ کہ امام کا اپنے جو سب لوگوں میں اسکام کے زیادہ لائق ہو پانچویں یہ کہ موذن امامت کے لیے اوسیکو کہے جو سب سے افضل ہو اور وہ اس کام کو قبول کرے چھٹی یہ کہ عمل قلیل سے نماز فاسد نہیں ہوتی جیسے دستک دینا ساتویں یہ کہ ضرورت کے وقت نماز میں اور طرف دیکھنا درست ہے آٹھویں یہ کہ اگر کوئی نئی نعمت خدا کی ملے تو اوسکا شکر کرنا اور دعا کے لیے دونوں ہاتھوں کا اٹھانا نماز میں درست ہے نویں یہ کہ قدم یا دو قدم چلنا نماز میں درست ہے جب ضرورت ہو دسویں یہ کہ نماز کو پورا کرنے کے لیے امام دوسرے کو خلیفہ کرسکتا ہے ہمارے مذہب میں یہی صحیح ہے گیارہویں یہ کہ امام جب تابع سے کوئی بات کہے اوسکی عزت کے لیے نہ بطور وجوب اوسکا نہ کرنا درست ہے رعایت ادب وغیرہ اور یہ مخالفت نہیں ہے بلکہ ادب اور تواضع اور سنت ہے بارہویں یہ کہ بزرگوں کا ادب کرنا ضرور ہے تیرہویں یہ کہ جب نماز میں کوئی حادثہ پیش آوے تو رد سبحان اللہ کہے اور عورت دستک دیوے اسطرح وہ اپنی ہتھیلی بائیں ہاتھ کی پشت پر مارے اور تالی نہ بجاوے چودہویں یہ کہ کسطرح پر پورہ نماز فاسد ہوجاوے پندرہویں یہ کہ نماز اول وقت پڑھنا مستحب ہے سولہویں یہ کہ تکبیر اور سیدھا کہنا چاہیے جب امام نماز پڑھانے کے لیے تیار ہو سترہویں یہ کہ جو اذان دیوے وہی اقامت کہے اور اسکا خلاف مکروہ ہے پر اقامت جائز ہوجاوے گی ستر ہویں یہ کہ صف چیر کر آگے بڑھنا درست ہے اگر ضرورت ہو اسیطرح پیچھے ہٹنا کسی عذر سے انیسویں یہ کہ نماز میں اوس شخص کی اقتدا کرسکتا ہے جس نے اوسکے بعد تکبیر تحریمہ کہی ہو کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر کے بعد نماز شروع کی تھی انتہے قال النووی **عَنْ** سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ بِمِثْلِ حَدِيثِ مَالِكٍ وَحَمَّادٍ غَيْرَ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ يَدَيْهِ فَحَمِدَ اللَّهَ وَرَجَعَ الْقَهْقَرَى وَرَاءَهُ حَتَّى قَامَ فِي الصَّفِّ ترجمہ اس روایت میں یہ ہے کہ ابوبکر نے دونوں ہاتھ اٹھا کر اللہ تعالیٰ کا شکر کیا اور الٹے پاؤں پیچھے ہٹے یہانتک کہ صف میں جا کھڑے ہوئے **عَنْ** سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ ذَهَبَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصْلِحُ بَيْنَ بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ بِمِثْلِ حَدِيثِهِمْ وَزَادَ وَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَقَ الصُّفُوفَ حَتَّى قَامَ عِنْدَ الصَّفِّ الْمُقَدَّمِ وَفِيهِ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَجَعَ الْقَهْقَرَى ترجمہ اس روایت کا وہی جو اوپر گذرا اس میں یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گئے صلح کرانے کو بنی عمرو بن عوف میں اتنا زیادہ ہے جب آپ آئے تو مسلمانوں کو چیرا اور پہلی صف میں آن کر شریک ہوگئے اور ابوبکر الٹے پاؤں پیچھے ہٹے ف یوں ہی ہونا چاہیے نہ اسطرح کہ قبلہ

کیطرف پیٹھ کرے **عن** المغیرۃ بن شعبۃ انہ غزا مع رسول اللہ صلی اللہ قبل فقال المغیرۃ فتبرز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبل الغائط فحملت معہ اداوۃ قبل صلوۃ الفجر فلما رجع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اخذت اھریق علی یدیہ من الاداوۃ وغسل یدیہ ثلاث مرات ثم غسل وجھہ ثم ذھب یخرج جبتہ عن ذراعیہ فضاق کما جبتہ فادخل یدیہ فی الجبۃ حتی اخرج ذراعیہ من اسفل الجبۃ وغسل ذراعیہ الی المرفقین ثم توضا علی خفیہ ثم اقبل فقال المغیرۃ فاقبلت معہ حتی نجد الناس قد قدموا عبد الرحمن بن عوف فصلی لھم فادرک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احدی الرکعتین فصلی مع الناس الرکعۃ الاخیرۃ فلما سلم عبد الرحمن بن عوف قام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتم صلوتہ فافزع ذلک المسلمین فاکثروا التسبیح فلما قضی النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلوتہ اقبل علیھم ثم قال احسنتم وقال قد اصبتم یغبطھم ان صلوا الصلوۃ لوقتھا ترجمہ مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے اونہوں نے جہاد کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تبوک (ایک مقام کا نام ہے) کا مغیرہ نے کہا آپ پائخانے کے لیے نکلے میں ایک ڈبا پانی کا آپکے ساتھ لیکر چلا (صبح کی نماز سے پہلے جب آپ لوٹے تو میں ڈبا سے پانی ڈالنے لگا آپ کے ہاتھوں پر آپنے تین بار دونوں ہاتھوں کو دھویا پھر منہ دھویا پھر جبے کو ہاتھوں پر چڑھانا چاہا تو آستینیں تنگ ہوئیں آپنے دونوں ہاتھ جبے کے اندر کیے اور جبے کے نیچے سے دونوں ہاتھوں کو نکالا اور دھویا کہنیوں تک پھر مسح کیا موزوں پر اور چلے میں بھی آپکے ساتھ چلا جب لوگوں میں آئے تو دیکھا اونہوں نے عبد الرحمن بن عوف کو امام کر لیا ہے وہ نماز پڑھا رہے ہیں آپنے ایک رکعت پائی وہ لوگوں کے ساتھ پڑھی جب عبد الرحمن نے سلام پھیرا تو آپ کھڑے ہوئے اپنی نماز پوری کرنے کو مسلمانوں کو یہ حال دیکھکر گھبراہٹ ہوئی اونہوں نے تسبیح کہنا شروع کی جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا تم نے اچھا کیا یا یوں فرمایا تم نے ٹھیک کیا آپ انکی تعریف کرنے لگے نماز بروقت پڑھنے پر **فا** یہ حدیث کتاب الطہارۃ میں گذری **عن** حمزۃ بن المغیرۃ نحوہ وزاد فی آخرہ عباد قال المغیرۃ فاردت ان اذھب عبد الرحمن بن عوف فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم دعہ ترجمہ دوسری روایت مغیرہ سے ویسی ہی ہے جیسے اوپر گذری مغیرہ نے کہا میں نے عبد الرحمن بن عوف کو بھیجنا چاہا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رہنے دو اوسکو **باب** تسبیح الرجل وتصفیق المرأۃ اذا نابھما شیء فی الصلوۃ جب نماز میں کوئی حادثہ پیش آوے تو مرد تسبیح کہیں اور عورتیں دستک دیں **عن**

التصفیق

أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّسْبِيحُ لِلرِّجَالِ وَالتَّصْفِيحُ لِلنِّسَاءِ زَادَ حَرْمَلَةُ فِي رِوَايَتِهِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَمَا رَأَيْتُ رِجَالًا مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ يَسْتَحْسِنُونَ وَيُشِيرُونَ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تسبیح مردوں کے لیے ہے اور دستک عورتوں کے لیے ابن شہاب نے کہا میں نے کئی ایک عالموں کو دیکھا وہ تسبیح کہتے ہے اور اشارہ بھی کرتے تھے عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ وَزَادَ فِي الصَّلٰوةِ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز میں مردوں کے لیے تسبیح ہے اور عورتوں کے لیے دستک **باب** الْأَمْرِ بِتَحْسِينِ الصَّلٰوةِ وَإِتْمَامِهَا وَالْخُشُوعِ فِيهَا نماز کو اچھی طرح ادا کرنے اور دل لگا کر پڑھنے کا حکم

نماز میں بنا

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ صَلّٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا ثُمَّ انْصَرَفَ فَقَالَ يَا فُلَانُ أَلَا تُحْسِنُ صَلَاتَكَ أَلَا يَنْظُرُ الْمُصَلِّي إِذَا صَلّٰى كَيْفَ يُصَلِّي فَإِنَّمَا يُصَلِّي لِنَفْسِهِ إِنِّي وَاللّٰهِ لَأُبْصِرُ مِنْ وَرَائِي كَمَا أُبْصِرُ مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن نماز پڑھائی پھر نماز سے فارغ ہو کر فرمایا اے فلانی تو اپنی نماز اچھی طرح کیوں نہیں ادا کرتا کیا نمازی خیال نہیں کرتا جب وہ نماز پڑھتا ہے کس طرح نماز پڑھ رہا ہے آخر وہ نماز پڑھتا ہے فائدے کے لیے تو نقصان کے لیے) اور میں تو قسم خدا کی پیچھے سے بھی ایسا ہی دیکھتا ہوں جیسے آگے سے **ف** نووی نے کہا اللہ تعالیٰ نے آنکھ پشت کی طرف بھی دیکھنے کی قوت عطا فرمائی تھی جیسے لوگوں کو سامنے کی طرف آنکھ میں دیکھنے کی قوت دی ہے اور یہ بطور خرق عادت کے ہے اس سے زیادہ اور باتیں خرق عادت کے طور پر اللہ تعالیٰ نے اپنے ولیوں کو دی ہیں اور اس امر سے نہ شرعاً مانع ہے نہ عقل بلکہ شرع وارد ہے تو واجب ہے اتباع اور سکا احمد حنبل اور جمہور علما نے کہا کہ ادھر دیکھنے سے یہاں حقیقۃً دیکھنا ہے اس حدیث سے نماز کو پورا کرنے کی اور اطمینان سے پڑھنے کی بڑی تاکید نکلتی ہے اور اور یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ خدا کی قسم کہنا بغیر ضرورت کے بھی جائز ہے لیکن بہتر یہ ہے کہ بغیر ضرورت کی قسم نہ کھاوے عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَلْ تَرَوْنَ قِبْلَتِي هٰهُنَا فَوَاللّٰهِ لَا يَخْفٰى عَلَيَّ رُكُوعُكُمْ وَلَا سُجُودُكُمْ إِنِّي لَأَرَاكُمْ مِنْ وَرَاءِ ظَهْرِي ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم سمجھتے ہو میں صرف قبلہ کی طرف دیکھتا ہوں تم خدا کی مجھ پر تمہارا رکوع اور تمہارا سجدہ پوشیدہ نہیں ہے میں تم کو پیٹھ کے پیچھے سے دیکھتا ہوں عَنْ أَنَسٍ

مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَقِيْمُوا الرُّكُوْعَ وَالسُّجُوْدَ فَوَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاَرَاكُمْ
مِنْ بَعْدِيْ وَرُبَّمَا قَالَ مِنْ بَعْدِ ظَهْرِيْ اِذَا رَكَعْتُمْ وَسَجَدْتُمْ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے
نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھی طرح ادا کرو رکوع اور سجود کو قسم خدا کی میں تم کو اپنے پیچھے سے دیکھتا
ہوں جب تم رکوع اور سجدہ کرتے ہو **عَنْ** اَنَسٍ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَتِمُّوا
الرُّكُوْعَ وَالسُّجُوْدَ فَوَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاَرَاكُمْ مِنْ بَعْدِ ظَهْرِيْ اِذَا مَا رَكَعْتُمْ وَاِذَا مَا سَجَدْتُمْ
وَفِيْ حَدِيْثِ سَعِيْدٍ اِذَا رَكَعْتُمْ وَاِذَا سَجَدْتُمْ ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا پورا کرو تم رکوع اور سجدے کو قسم خدا کی میں تم کو پیٹھ کے پیچھے سے دیکھتا ہوں جب تم رکوع اور سجدہ
کرتے ہو **بَابُ** حُرْمَةِ سَبْقِ الْاِمَامِ بِرُكُوْعٍ اَوْ بِسُجُوْدٍ وَنَحْوِهِمَا امام سے پہلے رکوع یا سجدہ کرنا حرام
ہے **عَنْ** اَنَسٍ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ فَلَمَّا قَضَى الصَّلٰوةَ
اَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهٖ فَقَالَ اَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ اِمَامُكُمْ فَلَا تَسْبِقُوْنِيْ بِالرُّكُوْعِ وَلَا بِالسُّجُوْدِ
وَلَا بِالْقِيَامِ وَلَا بِالْاِنْصِرَافِ فَاِنِّيْ اَرَاكُمْ اَمَامِيْ وَمِنْ خَلْفِيْ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ
لَوْ رَاَيْتُمْ مَا رَاَيْتُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيْلًا وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيْرًا قَالُوْا وَمَا رَاَيْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ رَاَيْتُ
الْجَنَّةَ وَالنَّارَ ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن نماز پڑھا لی بعد نماز
کے ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا اے لوگو میں تمہارا امام ہوں تو مجھ سے پہلے رکوع نہ کرو نہ سجدہ نہ اوٹھنا فارغ
ہونا کیونکہ میں تمکو دیکھتا ہوں اپنے آگے سے اور پیچھے سے پھر فرمایا قسم اوسکی جسکے ہاتھ میں محمد کی جان ہے
اگر تم وہ دیکھتے جو میں نے دیکھا تو ہنستے بہت کم اور روتے بہت لوگوں نے کہا آپنے کیا دیکھا یا رسول اللہ
فرمایا میں نے جنت اور دوزخ کو دیکھا **ف** نووی نے کہا فارغ ہونے سے مراد سلام ہے یعنی امام سے
پہلے سلام نہ پھیرو مطلب یہ ہے کہ ہر ایک کام امام کے بعد کرو اوس سے پہلے کرنا حرام ہے **عَنْ** اَنَسٍ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ وَلَيْسَ فِيْ حَدِيْثِ جَرِيْرٍ اِلَّا بِالْاِنْصِرَافِ
ترجمہ وہی جو اوپر گزرا **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَا يَخْشَى الَّذِيْ
يَرْفَعُ رَاْسَهٗ قَبْلَ الْاِمَامِ اَنْ يُّحَوِّلَ اللّٰهُ رَاْسَهٗ رَاْسَ حِمَارٍ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا وہ شخص جو امام سے پہلے سر اٹھاتا ہے خدا سے نہیں ڈرتا اوسکا سر گدھے کا کردیوے
ف یہ بات خدا کے سامنے کچھ مشکل نہیں کہ انسان کو گدھا کردیوے یا گدھے کو انسان جو لوگ انسان کی

باب النہی عن سبق الامام بالرکوع والسجود

باب حرمۃ سبق الامام

پر غور کرتے ہین اور خدا کے کاموں کو سوا اسی کے سمجھتے ہین انکو ایسی باتون کے ماننے مین کچھ شک نہین ہوتا پر جو دل اور دماغ کے اندھے ہین اور عقل سے معذور ہین اور یہ قوتون کی تقلید پر مرتے ہین وہ ان باتون کو کان سے باہر جانتے ہین اگر سچ پوچھو تو خدا نے انکا سر گدھے کا سا کر دیا ہے جسمین غور اور فکر کا مادہ بالکل نہین ہے گو وہ صورت مین انسان ہین پر حقیقت مین گدھے سے بدتر ہین **عن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما یامن الذی یرفع راسہ فی صلوتہ قبل الامام ان یحول اللہ صورتہ فی صورۃ حمار

ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص امام سے پہلے سر اوٹھاتا ہے اوسکو ڈر نہین کہ خدا اوس کیصورت پلٹ کر گدھے کی صورت کر دیوے **عن** ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بھذا المعنی ان فی حدیث الربیع بن مسلم ان یجعل اللہ وجھہ وجہ حمار **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اس مین یہ ہے کہ اوسکا مونہہ گدھے کا سا ہوجاوے **باب** النھی عن رفع البصر الی السماء فی الصلوۃ نماز مین آسمان کیطرف نگہنے کی ممانعت **عن** جابر بن سمرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لینتھین اقوام یرفعون ابصارھم الی السماء فی الصلوۃ او لترجعن الیھم

ترجمہ جابر بن سمرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا البتہ باز آوین وہ لوگ جو نماز مین آسمان کیطرف دیکھتے ہین اس حرکت سے ورنہ اونکی آنکھین جاتی رہین گی **ف** اللہ جل جلالہ کی ذات مقدس آسمان کیطرف عرش کے اوپر ہے بندہ جب نماز مین کھڑا ہوتا ہے تو ادب یہ ہے کہ اپنی نگاہ نیچے رکھے نووی نے کہا اس فعل کی ممانعت پر نماز مین اجماع ہے اور دعا مین قاضی عیاض نے کہا اختلاف ہے مثلہ بحر اور بعضون نے اسکو مکروہ جانا ہے اور اکثرون نے جائز کہا ہے اسلیے کہ آسمان دعا کا قبلہ ہے جیسے کعبہ نماز کا قبلہ ہے **عن** ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لینتھین اقوام عن رفعھم ابصارھم عند الدعاء فی الصلوۃ الی السماء او لتخطفن ابصارھم **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگ باز آوین نماز مین دعا کرتیوقت آسمان کیطرف دیکھنے سے ورنہ انکی آنکھین جاتی رہینگی **باب** الامر بالسکون فی الصلوۃ والنھی عن الاشارۃ بالید ورفعھا عند السلام وامام الصفوف لکمال الائتمام والامر باتمام صفون نماز مین حرکت بیجا کرنیکی ممانعت اور سلام کے لیے ہاتھہ سے اشارہ کرنیکی ممانعت اور پہلی صفون کو پورا کرنیکا بیان اور آپسمین ملکر کھڑا ہونے اور اکھڑا ہونیکی حکم **عن** جابر بن سمرۃ قال خرج علینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال مالی اراکم رافعی ایدیکم کانھا اذناب خیل شمس اسکنوا فی الصلوۃ قال ثم خرج علینا فرانا حلقا فقال مالی اراکم عزین قال ثم خرج علینا فقال الا تصفون

كما تصف الملئكة عند ربها قلنا يا رسول الله وكيف تصف الملئكة عند ربها قال يتمون الصفوف الاول ويتراصون في الصف

ترجمہ جابر بن سمرہ سے روایت ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم پر نکلے تو فرمایا یہ کیا بات ہے میں دیکھتا ہوں تمکو ہاتھ اٹھائے ہوئے جیسے دمیں شریر گھوڑوں کی (جنبتی نہیں برابر ہلاتی ہے) نماز میں حرکت نہ کرو پھر آپ نکلے تو دیکھا میں نے الگ الگ حلقے ہاتھ اٹھائے ہوئے آپ نے فرمایا یہ کیا بات ہے میں تمکو جدا جدا پاتا ہوں پھر آپ نکلے تو فرمایا تم اس طرح صف کیوں نہیں باندھتے جیسے فرشتے اپنے مالک کے سامنے صف باندھتے ہیں ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ فرشتے اپنے پروردگار کے سامنے کیوں کر صف باندھتے ہیں آپ نے فرمایا پہلی صفوں کو پورا کرتے ہیں اور صف میں ملکر کھڑے ہوتے ہیں **ف** یعنی بیچ میں خالی جاے نہیں چھوڑتے اور صفوں کے پورا کرنے سے یہ غرض ہے کہ جب پہلی صف بالکل بھر جاتی ہے تو دوسری صف شروع کرتے ہیں پھر جب دوسری بالکل بھر جاتی ہے تو تیسری شروع کرتے ہیں اسی طرح سے جب تک اگلی صف میں فرا بھی جاہ خالی رہتی ہے تو پچھلے صف میں نہیں کھڑے ہوتے اور یہ جو احادیث میں ہاتھ اٹھانے سے منع کیا ہے مراد اوس سے سلام کے لیے ہاتھ اٹھانا ہے جیسے دوسری روایت میں اسکی تصریح موجود ہے نہ وہ ہاتھ اوٹھانا جو رکوع کے وقت اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت ہوتا ہے وہ تو مستحب ہے اور اہل میں اہ حنفی جواب حدیث کرا وسکی ممانعت کے لیے پیش کرتے ہیں **عن** جابر بن سمرة قال كنا اذا صلينا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم قلنا السلام عليكم ورحمة الله السلام عليكم ورحمة الله واشار بيده الى الجانبين فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم على ما تومون بايديكم كانها اذناب خيل شمس انما يكفي احدكم ان يضع يده على فخذه ثم يسلم على اخيه من على يمينه و شماله **ترجمہ** جابر بن سمرہ سے روایت ہم جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتے تھے تو کہتے تھے السلام علیکم ورحمۃ اللہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ اور ہاتھ سے اشارہ کیا دونوں طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاتھ سے کیا اشارہ کرتے ہو جیسے شریر گھوڑوں کی دمیں تمکو کافی ہے ہاتھ اپنی ران پر رکھنا اور اپنے بھائی کو سلام کرنا دائیں اور بائیں **ف** یعنی ہاتھ اٹھانے کی ضرورت نہیں صرف زبان سے السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہنا کافی ہے **عن** جابر بن سمرة قال صليت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم زمانا كنا اذا سلمنا قلنا بايدينا السلام عليكم السلام عليكم ننظر اينا رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال ما شانكم تشيرون بايديكم كانها اذناب خيل شمس اذا سلم احدكم فليلتفت الى صاحبه ولا يومي بيده **ترجمہ** جابر بن سمرہ سے روایت ہم نے نماز پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے

نقلنا

یدیہ

صلینا

ساتھ تم جب سلام پھیرتے تھے تو ہم ہاتھ سے اشارہ کرتے اور کہتے السلام علیکم السلام علیکم آپ ہماری طرف دیکھا اور فرمایا کیا حال ہے تمہارا تم ہاتھ سے اشارہ کرتے ہو گویا تمہارے ہاتھ کیا میں خنگ گھوڑوں کی دمیں ہیں (جو ہلی جاتی ہیں) جب تم میں سے کوئی سلام پھیرے تو اپنے پاس والے کی طرف منہ کرے ہاتھ سے اشارہ نہ کرے **باب تسویۃ الصفوف واقامتہا وفضل المقدم الاول فالاول منہا والازدحام علی الصف الاول والمسابقۃ علیہا وتقدیم اولی الفضل وتقریبہم من الامام** صفوں کے برابر کرنے کا بیان اور اول صف کی پھر اول صف کی فضیلت اور ازدحام کرنا پہلی صف پر اور سبقت کرنا اور پہلے ہونا فضیلت والوں کا اور نزدیک ہونا امام کے **عن** ابی مسعود قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یمسح مناکبنا فی الصلوٰۃ ویقول استووا ولا تختلفوا فتختلف قلوبکم لیلنی منکم اولوا الاحلام والنہی ثم الذین یلونہم ثم الذین یلونہم قال ابو مسعود فانتم الیوم اشد اختلافا ترجمہ ابو مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے مونڈھوں پر ہاتھ پھیرتے تھے نماز میں اور فرماتے تھے برابر کھڑے ہو اور آگے پیچھے مت کھڑے ہو نہیں تو تمہارے دلوں میں بھی پھوٹ ہو جاوے گی اور میرے نزدیک لوگ کھڑے ہوں جو بہت سمجھ دار عقلمند ہیں (یعنے عاقل بالغ) پھر جو ان سے قریب ہیں پھر جو ان سے قریب ہیں ابو مسعود نے کہا تم آج تم لوگوں میں بڑی پھوٹ ہو گئی ہے **ف** نووی نے کہا اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ امام کے پاس والی صف میں وہ لوگ کھڑے ہوں جو سب سے افضل ہوں پھر ان کے بعد جو ان سے اوتر کر ہوں اور اس کی وجہ یہ ہے کہ امام سے قریب رہنے کی لوگوں کو چاہیے جو وجہ میں نے بیان کی ہوں اس لیے کہ کبھی امام کو خلیفہ کرنے کی ضرورت پیش آتی ہے اور دوسری بات یہ ہے کہ ایسے لوگ امام کی بھول چوک کی اصلاح بھی کر سکتے ہیں اور نماز کی ترکیب بھی خوب سیکھ سکتے ہیں اور اور لوگوں کو سکھا سکتے ہیں اور یہ امر نماز کی صف سے خاص نہیں بلکہ ہر مجلس میں اہل فضل اور کمال کی تقدیم اور ان کی سنت ضروری ہے **عن** سفیان بہذا الاسناد نحوہ ترجمہ دوسری روایت کا وہی جواب پہلے گذرا **عن** عبد اللہ بن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیلنی منکم اولوا الاحلام والنہی ثم الذین یلونہم ثلاثا وایاکم وہیشات الاسواق ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ سے نزدیک میں وہ لوگ جو عقلمند سمجھدار ہیں پھر جو ان سے نزدیک ہیں پھر جو ان سے نزدیک ہیں اور بچو تم بازار کے شور سے (یعنے دنیا کے جھگڑوں اور بے فائدہ باتوں سے) **عن** انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سووا صفوفکم فان تسویۃ الصف من تمام الصلوٰۃ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا برابر کرو اپنی صفوں کو اس لیے کہ صف برابر کرنے سے نماز پوری ہوتی ہے (یعنے صف برابر کرنا کوئی فضول اور زائد کام نہیں ہے بلکہ نماز کی تکمیل کے لیے ضروری ہے) **عن**

اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتِمُّوا الصُّفُوْفَ فَاِنِّيْ اَرَاكُمْ خَلْفَ ظَهْرِيْ

ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پورا کرو صفوں کو میں تم کو پیچھے سے دیکھتا ہوں ✣

عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ اَحَادِيْثَ مِنْهَا وَقَالَ اَقِيْمُوا الصُّفُوْفَ فِي الصَّلٰوةِ فَاِنَّ اِقَامَةَ الصَّفِّ مِنْ حُسْنِ الصَّلٰوةِ ترجمہ ہمام بن منبہ سے روایت ہے ابوہریرہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کئی حدیثیں ہم سے بیان کیں ان میں سے ایک یہ بھی تھی کہ آپ نے فرمایا قائم کرو صف کو نماز میں اس لیے کہ صف برابر کرنے سے نماز اچھی ہوتی ہے عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَتُسَوُّنَّ صُفُوْفَكُمْ اَوْ لَيُخَالِفَنَّ اللّٰهُ بَيْنَ وُجُوْهِكُمْ ترجمہ نعمان بن بشیر سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سنا آپ فرماتے تھے تم صفیں اپنی برابر کرو نہیں تو اللہ تم میں پھوٹ ڈال دیگا ف نووی نے کہا ظاہر معنی یہی ہے اور بعضوں نے کہا کہ اللہ تمہاری صورتیں بدل دیگا یعنے مسخ کردے گا واللہ اعلم بالصواب عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَوِّيْ صُفُوْفَنَا حَتّٰى كَاَنَّمَا يُسَوِّيْ بِهَا الْقِدَاحَ حَتّٰى رَاٰى اَنَّا قَدْ عَقَلْنَا عَنْهُ ثُمَّ خَرَجَ يَوْمًا فَقَامَ حَتّٰى كَادَ يُكَبِّرُ فَرَاٰى رَجُلًا بَادِيًا صَدْرُهٗ مِنَ الصَّفِّ فَقَالَ عِبَادَ اللّٰهِ لَتُسَوُّنَّ صُفُوْفَكُمْ اَوْ لَيُخَالِفَنَّ اللّٰهُ بَيْنَ وُجُوْهِكُمْ ترجمہ نعمان بن بشیر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم برابر کرتے تھے ہماری صفوں کو اسقدر کہ تیر کی لکڑی سے سیدھی ہوسکتی ہے (یہ مبالغہ ہے سیدھی چیز کو تیر کی لکڑی سے تشبیہ دینے میں کوئی شے بہت سیدھی ہوئی تو گویا تیر سے سیدھی بن میں اوس سے گھٹ گیا) یہاں تک کہ آپ کو معلوم ہوگیا ہم سمجھ گئے صف سیدھا کرنا پھر ایک دن آپ باہر نکلے اور کھڑے ہوگئے تکبیر کہنے کو تھے اتنے میں ایک شخص کو دیکھا جسکا سینہ صف سے باہر نکلا ہوا تھا آپنے فرمایا اے خدا کے بندو صفیں اپنی برابر کرو نہیں تو اللہ تعالیٰ تم میں پھوٹ ڈال دیگا (اسلیے کہ آگے پیچھے رہنا اختلاف کی نشانی ہے اور جب تم اس اختلاف کو گوارا کرلوگے تو رفتہ رفتہ دلوں کے اختلاف کو بھی جائز سمجھوگے اور یہی پھوٹ ہے جو ساری آفتوں کی جڑ ہے) عَنْ اَبِيْ عَوَانَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي النِّدَآءِ وَالصَّفِّ الْاَوَّلِ ثُمَّ لَمْ يَجِدُوْا اِلَّا اَنْ يَّسْتَهِمُوْا عَلَيْهِ لَاسْتَهَمُوْا وَلَوْ يَعْلَمُوْنَ مَا فِي التَّهْجِيْرِ لَاسْتَبَقُوْا اِلَيْهِ وَلَوْ يَعْلَمُوْنَ مَا فِي الْعَتَمَةِ وَالصُّبْحِ لَاَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا ترجمہ

ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر لوگ جانتے جو اذان دینے کا اور اول صف میں شریک ہونے کا ثواب ہے پھر اوکا موقع نہ ملتا بغیر قرعہ ڈالے تو وہ قرعہ ڈالتے (یعنے سبقت اور کی شوق میں تاکہ کسی کو اذان دینا یا اول صف میں شریک ہونا نہ ملتا بغیر قرعہ میں نام نکلنے کے) اور اگر جانتے اول وقت ظہر کی فضیلت کو تو جلدی کرتے اس طرف اور اگر جانتے عشا اور صبح کی جماعت میں آنے کے ثواب کو البتہ آتے اگرچہ سرین کے بل گھسٹتے ہوئے آتے **ف** نووی نے کہا عشا اور صبح کی جماعت کی فضیلت زیادہ سمجھ میں آتی ہے کہ یہ دونوں نمازیں نفس پر مشکل ہیں اور دونوں میں نیند کا وقت ہوتا ہے **عن** ابی سعید الخدری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رای فی اصحابہ تاخرا فقال لہم تقدموا فاتموا بی ولیاتم بکم من بعدکم لا یزال قوم یتاخرون حتی یؤخرہم اللہ ترجمہ ابوسعید خدری (روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو پیچھے ہٹتے ہوئے دیکھا یعنی اول صف میں شریک ہونے میں دیر کی) آپ نے فرمایا آگے بڑھو اور میری پیروی کرو اور تمہارے بعد والے تمہاری پیروی کریں اور بعضے لوگ ایسے ہوں گے جو پیچھے ہٹتے رہیں گے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ ہی انکو پیچھے کر دے گا (اپنی رحمت اور فضل میں یا جنت لیجانے میں) **عن** ابی سعید الخدری قال رای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قوما فی مؤخر المسجد فذکر مثلہ ترجمہ ابوسعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ لوگوں کو مسجد میں سب سے پیچھے دیکھا پہچان کیا اسیطرح جیسے اوپر گذرا **عن** ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لو تعلمون او یعلمون ما فی الصف المقدم لکانت قرعۃ وقال ابن حرب الصف الاول ما کانت الا قرعۃ ترجمہ ابوہریرہ کی روایت سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر جانتے اول صف کی فضیلت البتہ اوپر قرعہ ڈالتے **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیر صفوف الرجال اولہا وشرہا اخرہا وخیر صفوف النساء اخرہا وشرہا اولہا ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مردوں کی صفوں میں سب سے بہتر اول صف اور سب سے بری اخیر صف اور عورتوں میں سب سے بری اول صف (اگر مردوں کی صفیں انکے پاس ہوں) اور سب سے بہتر اخیر صف ہے (جو مردوں کے دور ہے) **ف** اگر نری عورتیں ہوں تو انکی اول صف مردوں کیطرح بہتر ہے اور اول صف سے مراد وہ صف ہے جو امام کے پاس ہو خواہ اوسکی لوگ بعد آئے ہوں یا پہلے اور خواہ وہ ایک کنارے سے دوسرے کنارے تک برابر ہو یا بیچ میں کچھ حائل ہو جانے سے ناقص ہو اور یہی قول صحیح ہے (نووی) **عن**

فاتموا بی ولیاتم بکم

سُهَيْلٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ **ترجمہ** اس روایت کا وہی جو اوپر گذرا **باب** اَمْرِ النِّسَاءِ اِذَا سَلَّمَتْ اَنْ يَّقُمْنَ حِيْنَ يَقُوْمُ الرِّجَالُ اِنْ لَّا يَرْفَعْنَ رُءُوْسَهُنَّ مِنَ السُّجُوْدِ حَتّٰى يَرْفَعَ الرِّجَالُ عورتوں کو حکم کہ جب سلام پھیرے تو کھڑی ہو جائیں جب تک مرد سجدے سے سر نہ اٹھا لیں **عَنْ** سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ لَقَدْ رَاَيْتُ الرِّجَالَ عَاقِدِيْ اُزُرِهِمْ فِيْ اَعْنَاقِهِمْ مِثْلَ الصِّبْيَانِ مِنْ ضِيْقِ الْاُزُرِ خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَالَ قَائِلٌ بِاَمْرِهٖ يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ لَا تَرْفَعْنَ رُءُوْسَكُنَّ حَتّٰى يَرْفَعَ الرِّجَالُ **ترجمہ** سہل بن سعد سے روایت ہے میں نے مردوں کو دیکھا لڑکوں کی طرح کہ تہبند اپنی گردنوں پر باندھے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے کھڑے ہوتے تھے اس لیے کہ تہبند چھوٹے تھے اور ستر ننگا ہو جانے کے ڈر سے باندھ لیتے تھے کہنے والے نے کہا اے عورتو تم اپنے سر مت اٹھاؤ (سجدے سے) جب تک مرد سر نہ اٹھا لیں (یعنی جب تک کسی مرد کے ستر پر نظر پڑتا ہو) **باب** خُرُوْجِ النِّسَاءِ اِلَى الْمَسَاجِدِ اِذَا لَمْ يَتَرَتَّبْ عَلَيْهِ فِتْنَةٌ وَاَنَّهُنَّ لَا يَخْرُجْنَ مُتَطَيِّبَاتٍ وَلَا مُتَزَيِّنَاتٍ وَلَا مُتَعَرِّضَاتٍ لِلرِّيْبَةِ وَاَنَّهُنَّ يَحْضُرْنَ غَيْرَ تَفِلَاتٍ عورتوں کا نماز کو مسجد میں جانا جبکہ کسی خرابی کا خوف نہ ہو اور عورتیں خوشبو لگا کر باہر نہ نکلیں اور بناؤ کی حالت میں **عَنْ** نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اسْتَاْذَنَتْ اَحَدَكُمْ امْرَاَتُهٗ اِلَى الْمَسْجِدِ فَلَا يَمْنَعْهَا عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں کسی کی عورت مسجد میں جانے کی اجازت مانگے تو اسکو منع نہ کرے **عَنْ** سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تَمْنَعُوْا نِسَاءَكُمُ الْمَسَاجِدَ اِذَا اسْتَاْذَنَكُمْ اِلَيْهَا قَالَ فَقَالَ بِلَالٌ وَاللّٰهِ لَنَمْنَعُهُنَّ قَالَ فَاَقْبَلَ عَلَيْهِ عَبْدُ اللّٰهِ فَسَبَّهٗ سَبًّا سَيِّئًا مَا سَمِعْتُهٗ سَبَّهٗ مِثْلَهٗ قَطُّ وَقَالَ اُخْبِرُكَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَقُوْلُ وَاللّٰهِ لَنَمْنَعُهُنَّ **ترجمہ** سالم سے عبداللہ بن عمر نے کہا میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا تم مت منع کرو اپنی عورتوں کو مسجدوں میں جانے سے جب وہ اجازت مانگیں تم سے جانے کی بلال نے یہ سنکر کہا قسم خدا کی ہم تو منع کرینگے سالم نے کہا عبداللہ یہ سنتے ہی بلال کیطرف متوجہ ہوگئے اور ایسی بری گالی انکو دیں کہ ایسی کبھی نہیں دی تھی اور کہا میں تو تجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث بیان کرتا ہوں اور تو کہتا ہے ہم منع کرینگے **ف** گویا رد کرتا ہے حدیث کا اپنی رائے سے (احوال واقعہ یہی حال بعض نجدیوں کا ہے خدا انکو ہدایت کرے اور ان کے حال پر رحم کرے کہ حدیث کے مقابلہ میں مجتہد کی قیاس اور رائے کو پیش کرتے ہیں مسلمان کا ہرگز یہ کام نہیں کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان فعل کے سامنے کسی امام کے قول یا قیاس کی سند لاوے اگر ایسا کرے تو شیطنت میں خوف ہے کفر کا ہمارا تو یہ عقیدہ اور عمل ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قول یا فعل کے سامنے ہم ان

کے قول یا فعل کے کوئی حقیقت نہیں خدا تعالیٰ ہمارا اور سب مسلمین کا خاتمہ بخیر کرے اور اپنی رسول کی محبت اور
اطاعت کی توفیق بخشے ؎ بجز ابروی تو محراب دل حافظ نیست طاعت غیر تو در مذہب ما نتوان کرد
عن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تمنعوا اماء اللہ مساجد اللہ ترجمہ
عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت منع کرو اللہ کی لونڈیون کو اللہ کی مسجدون
مین جانے سے **فا** نووی نے کہا حدیثین صاف ہین عورتون کو مسجدون مین جانے کے جواز مین پر علماء
نے اسمین شرطین لگائین ہین کہ خوشبو نہ لگائی ہو بنی ٹھنی نہ ہو ایسا زیور نہ پہنے ہو جو آواز دے جوان نہ ہو کپڑے
عمدہ نہ پہنے ہو کسی فساد کا ڈر نہ ہو اور نکلنے کی ممانعت تنزیہی ہے اس صورت مین کہ عورت خاوند والی ہو اور
مذکورہ شرطین پائی جاوین اگر خاوند والی نہ ہو تو حرام ہے تنبیہ **عن** ابن عمر یقول سمعت رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم یقول اذا استاذنکم نساءکم الی المساجد فاذنوا لھن ترجمہ عبداللہ بن عمر سے
روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جب تمہاری عورتین تم سے اجازت مانگین مسجد
مین جانے کی تو انکو اجازت دو **عن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا
تمنعوا النساء الخروج الی المساجد باللیل فقال ابن لعبد اللہ بن عمر لا ندعھن یتخذنہ دغلا قال فزبرہ ابن عمر رضی اللہ عنھما قال اقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم وتقول لا ندعھن ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت
منع کرو عورتون کو رات کو مسجد مین جانے سے عبداللہ کا ایک بیٹا بولا ہم تو انکو نہین چھوڑین گے وہ یہی فریب
کیا کرین گی عبداللہ نے اسکو جھڑکا اور کہا مین تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قول بیان کرتا ہون اور
تو کہتا ہے ہم انکو نہین چھوڑین گے **عن** الاعمش بھذا الاسناد مثلہ ترجمہ دوسری آیت
کا وہی جو اوپر گذرا **عن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذنوا للنساء
باللیل الی المساجد فقال ابن لہ یقال لہ واقد اذا یتخذنہ دغلا قال فضرب فی صدرہ
وقال احدثک عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتقول لا ترجمہ عبداللہ بن عمر نے کہا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اجازت دو عورتون کو رات کو مسجد مین جانے کی اونکا ایک بیٹا جسکا نام واقد تھا
کہنے لگا پھر تو وہی بہانہ کرینگی عبداللہ نے اسکے سینے پر مارا اور کہا مین تجھ سے حدیث بیان کرتا ہون رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی اور تو نہین مانتا **عن** بلال بن عبد اللہ بن عمر عن ابیہ قال قال رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تمنعوا النساء حظوظھن من المساجد اذا استاذنکم فقال بلال واللہ لنمنعھن فقال لہ عبد اللہ اقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتقول انت لنمنعھن ترجمہ بلال بن عبد اللہ بن عمر نے اپنے باپ عبد اللہ بن عمر سے روایت کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت منع کرو عورتوں کو مسجد میں جانے سے جب وہ تم سے اجازت چاہیں بلال نے کہا ہم تو خدا کی قسم انکو منع کرینگے عبد اللہ نے کہا میں تو کہتا ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا فرمایا اور تو کہتا ہے ہم منع کرینگے

عن زینب الثقفیۃ کانت محدثۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال اذا شھدت احدکن العشاء فلا تطیب تلک اللیلۃ ترجمہ زینب ثقفیہ نے روایت کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم عورتوں میں سے کوئی عشا کی نماز میں آنا چاہیے تو اوس رات کو خوشبو نہ لگاوے

عن زینب امرأۃ عبد اللہ قالت قال لنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا شھدت احداکن المسجد فلا تمس طیبا ترجمہ زینب سے روایت ہے جو عبد اللہ کی بی بی تھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی مسجد میں آوے تو خوشبو لگا کر نہ آوے

عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایما امرأۃ اصابت بخورا فلا تشھد معنا العشاء الاخرۃ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو عورت خوشبو کی دھونی لیوے وہ ہمارے ساتھ عشا کی جماعت میں شریک نہ ہو

عن عائشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم تقول لو ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رای ما احدث النساء لمنعھن المسجد کما منعت نساء بنی اسرائیل قال فقلت لعمرۃ انساء بنی اسرائیل منعن المسجد قالت نعم ترجمہ ام المؤمنین عائشہ نے کہا اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دیکھتے اون باتوں کو جو اب عورتیں کرنے لگیں ہیں (یعنے بناؤ سنگار خوشبو رنگیں کپڑے آوازدار پہننا باریک کپڑے) البتہ منع کر دیتے انکو مسجد میں آنے سے جیسے بنی اسرائیل کی عورتیں منع کی گئیں تھیں عمرہ نے کہا میں نے حضرت عائشہ سے پوچھا کیا بنی اسرائیل کی عورتیں مسجد میں آنے سے منع کی گئیں تھیں اونہوں نے کہا ہاں

ف اس حدیث سے عورتوں کے باہر نکلنے کی ممانعت ثابت نہیں ہوتی بلکہ صاف ثابت ہوتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں عورتیں بلا مزاحمت مسجدوں میں نماز کے لیے آیا جایا کرتیں اور یہ جو بیان ہوا یہ فیاض ہے حضرت عائشہ کا اگر دلیل یہی ہو تو بن نہیں کہ غیر مردوں کو وہ بلانے کی نیت سے نکلنے کی ممانعت ثابت ہوتی ہے اور

(باب ما جاء فی کراھیۃ الطیب للنساء اذا خرجن الی المسجد)

(باب ما جاء فی منع النساء المساجد)

حیثیت سے ہو تو ہر ایک فعل مباح کیا مستحب بھی منع ہو جاتا ہے **عن** یحیی بن یعمر بھذا الاسناد مثلہ **ترجمہ** وہی حدیث اوپر گذری **باب** التوسط فی القراءۃ فی الصلوٰۃ الجھر بین الجھر والاسرار اذا خاف من الجھر مفسدۃ **ترجمہ** نماز سری میں قرآن بہت پکار کے نہ پڑھنا جس سے کسی فساد کا ڈر ہو **عن** ابن عباس فی قولہ عز وجل ولا تجھر بصلاتک ولا تخافت بھا قال نزلت ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم متواری بمکۃ فکان اذا صلی باصحابہ رفع صوتہ بالقرآن فاذا سمع ذلک المشرکون سبوا القرآن ومن انزلہ ومن جاء بہ فقال اللہ عز وجل لنبیہ صلی اللہ علیہ وسلم ولا تجھر بصلاتک فیسمع المشرکون قراءتک ولا تخافت بھا عن اصحابک اسمعھم القرآن ولا تجھر ذلک الجھر وابتغ بین ذلک سبیلا لا یقول بین الجھر والخافت **ترجمہ** عبداللہ بن عباس سے روایت ہے جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے پڑھ اپنی نماز کو اور نہ بہت پکار کے پڑھ اس آیت کو اس وقت اور مراد اس آیت سے یہ ہے کہ آپ مکہ کے کافروں کی ڈر سے کہ میں (اگر دیکھے میں) پوشیدہ ہی جب نماز پڑھتے ہیں تو قرآن بلند آواز سے پڑھتے اور مشرک اوسکو سنکر قرآن کو اور قرآن کے اوتارنے والے کو اور لانے والے کو برا کہتے آخر اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر سے فرمایا اتنا آہستہ مت پڑھ کہ تیرے ساتھ والے نہ سنیں یعنے اتنی آواز سے پڑھ کہ وہ سنیں اور اتنا پکار کے مت پڑھ (کہ کافروں تک آواز جاوے) بلکہ بیچ کی چال میں یعنے وہی آواز سے پڑھ **عن** عائشۃ فی قولہ تعالیٰ ولا تجھر بصلاتک ولا تخافت بھا قالت انزل ھذا فی الدعاء **ترجمہ** ام المومنین عائشہ نے کہا یہ آیت ولا تجھر بصلاتک اخیر تک دعا کے باب میں اوتری یعنی عائشہ بہت دعا سے مانگتی تھیں **عن** ھشام بھذا الاسناد مثلہ **ترجمہ** دوسری روایت کا وہی حدیث اوپر گذرا **باب** الاستماع للقراءۃ قرآن سننے کا حکم **عن** ابن عباس فی قولہ تعالیٰ لا تحرک بہ لسانک قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا نزل علیہ جبریل بالوحی کان مما یحرک بہ لسانہ وشفتیہ فتشتد علیہ فکان ذلک یعرف منہ فانزل تبارک وتعالیٰ لا تحرک بہ لسانک لتعجل بہ انا علینا جمعہ وقرآنہ ان علینا ان نجمعہ فی صدرک وتقرأہ فاذا قرأناہ فاتبع قرآنہ قال انزلنا لہ فاستمع لہ ان علینا بیانہ ان نبینہ بلسانک فکان اذا اتاہ جبریل اطرق فاذا ذھب قرأہ کما وعدہ اللہ تعالیٰ **ترجمہ** عبداللہ بن عباس سے روایت ہے جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اپنی زبان کو اسکا قصہ یہ ہے کہ جب جبرئیل علیہ السلام حضرت پاس وحی لیکر آتے

آپ وحی کو سنتے جاتے) اور اپنی زبان اور ہونٹوں کو بھی ہلاتے جاتے (اس ڈر سے کہ کہیں بھول نہ جاویں آپ بھی جبرئیل کے ساتھ ساتھ پڑھتے جاتے) اس میں بڑی مشکل ہوتی اور یہ سختی آپ کے چہرے سے ظاہر ہوتی تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری مت ہلا اپنی زبان جلد یاد کرنے کے لیے یہ ہمارا کام ہے کہ اوسی تیری دل میں جما دیں اور تجھ سے پڑھا دیں پھر جب ہم پڑھیں (یعنے ہمارا فرشتہ پڑھے) تو تو دل لگا کر سن یہ ہمارا کام ہے کہ تیری زبان سے اوسکو نکلوا دیں گے۔ اسکے بعد جب جبرئیل علیہ السلام آتے تو آپ گردن جھکا لیتے (اور خاموش سنا کرتے) پھر جبرئیل کے جاتے ہی آپ ویسا ہی پڑھ کر سنا دیتے جیسے اللہ تعالیٰ نے وعدہ کیا۔

عن ابن عباس فی قولہ لا تحرک بہ لسانک لتعجل بہ قال کان النبی صلی اللہ علیہ یعالج من التنزیل شدۃ کان یحرک شفتیہ فقال لی ابن عباس انا احرکھما لک کما کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یحرکھما فحرک شفتیہ فقال سعید انا احرکھما کما کان ابن عباس یحرکھما فحرک شفتیہ فانزل اللہ تعالیٰ لا تحرک بہ لسانک لتعجل بہ ان علینا جمعہ وقرآنہ قال جمعہ فی صدرک ثم تقرأہ فاقرأہ قرآنہ قال فاتبع قرآنہ قال فاستمع وانصت ثم ان علینا ان تقرأہ قال فکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اتاہ جبریل استمع فاذا انطلق جبریل قرأہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کما اقرأہ۔ ترجمہ عبداللہ بن عباس سے روایت ہے جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا مت ہلا اپنی زبان کو جلد یاد کرنے کے لیے اسکا قصہ یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قرآن اترنے سے بڑی تکلیف اٹھاتے اپنے ہونٹوں کو ہلاتے عبداللہ بن عباس نے اوسی طرح اپنے ہونٹوں کو ہلا کر سعید کو دکھلایا سعید نے کہا میں بھی اوسیطرح ہلاتا ہوں جیسے عبداللہ بن عباس نے ہلایا تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری مت ہلا اپنی زبان کو جلد یاد کرنے کے لیے ہمارا کام ہے تیرے دل میں جما دینا اور پڑھا دینا پھر جب ہم پڑھیں تو دل لگا کر سن عبداللہ بن عباس نے کہا اس آیت کے اترنے کے بعد جب جبرئیل علیہ السلام حضرت کو پاس آتے تو آپ انکی قرات سنتے رہتے جب جبرئیل علیہ السلام چلے جاتے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوسیطرح پڑھ دیتے جیسے جبرئیل علیہ السلام نے پڑھایا تھا

باب الجھر بالقراءۃ فی الصبح والقراءۃ علی الجن

صبح کی نماز میں قرآن پکار کر پڑھنا اور جنوں کے سامنے قرآن پڑھنا

عن ابن عباس قال ما قرء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی الجن وما رآھم انطلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی طائفۃ من اصحابہ عامدین الی سوق عکاظ وقد حیل بین الشیاطین وبین خبر السماء وارسلت علیھم الشھب فرجعت الشیاطین

علیہم

إِلَى قَوْمِهِمْ قَالُوا مَا لَكُمْ قَالُوا حِيلَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ وَأُرْسِلَتْ عَلَيْنَا الشُّهُبُ قَالُوا
مَا ذَاكَ إِلَّا لِأَمْرٍ شَيْءٍ حَدَثَ فَاضْرِبُوا مَشَارِقَ الْأَرْضِ وَمَغَارِبَهَا فَانْظُرُوا مَا هَذَا الَّذِي حَالَ
بَيْنَنَا وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ فَانْطَلَقُوا يَضْرِبُونَ مَشَارِقَ الْأَرْضِ وَمَغَارِبَهَا فَمَرَّ النَّفَرُ الَّذِينَ أَخَذُوا
نَحْوَ تِهَامَةَ وَهُوَ بِنَخْلٍ عَامِدِينَ إِلَى سُوقِ عُكَاظٍ وَهُوَ يُصَلِّي بِأَصْحَابِهِ صَلَاةَ الْفَجْرِ فَلَمَّا سَمِعُوا
الْقُرْآنَ اسْتَمَعُوا لَهُ وَقَالُوا هَذَا الَّذِي حَالَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ فَرَجَعُوا إِلَى قَوْمِهِمْ فَقَالُوا
يَا قَوْمَنَا إِنَّا سَمِعْنَا قُرْآنًا عَجَبًا يَهْدِي إِلَى الرُّشْدِ فَآمَنَّا بِهِ وَلَنْ نُشْرِكَ بِرَبِّنَا أَحَدًا فَأَنْزَلَ اللَّهُ

نبیہ محمد

عَلَى مُحَمَّدٍ نَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْ أُوحِيَ إِلَيَّ أَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِنَ الْجِنِّ ترجمہ ابن عباس
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنون کو قرآن نہیں سنایا نہ انکو دیکھا **ف** نووی نے کہا ہم
کہتے ہیں ابن مسعود کی حدیث ہے جس میں یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے پاس جنون کا قاصد آیا
میں اوس کے ساتھ گیا اور جنون کو قرآن سنایا علماء نے کہا ہے یہ دونوں الگ الگ قصے ہیں ابن عباس کے
حدیث ابتدائے نبوت میں ہے جب جن جو آئے تھے اور قرآن سنکر گئے تھے لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کو اوسکا علم وحی ہونے کے بعد ہوا اور عبداللہ بن مسعود کی حدیث اور زمانگی ہے جب اسلام خوب پھیل
گیا تھا **ف** آپ اپنے اصحاب کے ساتھ عکاظ کے بازار کو گئے اوسوقت شیطانوں کا آسمان پر جانا بند
ہوگیا تھا اور انپر آگ کے کوڑے برسائے جاتے تھے تو شیطان اپنے لوگوں میں گئے اور کہنے لگا ہمارا آسمان پر
جانا بند ہوگیا اور ہمپر انگارے کے کوڑے برسنے لگے **ف** نووی نے کہا اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ
یہ امر ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کے بعد ہوا اس سے پہلے نہ تھا اسی واسطے شیطانوں کو اسکی فکر پیدا
ہوئی اور لگے کھوج لگانے اور چاروں طرف پھرنے اور اس زمانے میں عرب کے ملک میں کاہن اور نجومی بہت
تھے انکو یہ بات معلوم ہوئی کہ آسمان سے خبروں کا آنا موقوف ہوگیا اور لگے آگ کے کوڑے برسنے جسکو عوام
تارا ٹوٹنا کہتے ہیں اور عربی میں اوسکو شہاب کہتے ہیں تو شہاب ہمارے پیغمبر کی نبوت کی دلیل ہے اور
ایک جماعت علماء نے کہا ہے کہ شہاب ہمیشہ سے ہے جب سے دنیا قائم ہے اور ابن عباس اور زہری کا یہی
قول ہے اور عرب کے پرانے شعروں سے بھی اسکا ثبوت ہوتا ہے اور ابن عباس سے ایک حدیث بھی اس باب میں مروی ہے
زہری سے پوچھا اس آیت کو اب جو کوئی سنے وہ کوڑا کھاویگا اونہوں نے کہا شہاب پہلے بھی تھا لیکن ہمارے پیغمبر کی نبوت
کے بعد وہ نہایت سخت اور موثر ہوگیا اور بعضوں نے کہا کہ شہاب قدیم ہے لیکن شیطانوں کا جلایا جانا شہاب سے

ہماری پیغمبر کی نبوت کے بعد ہوا واللہ اعلم ف اونہون نے کہا اسکا سبب تم دیکھتے نہین کہ کوئی نیا امر ہے تو خبر لیو پورب اور پچھم کیطرف پھر کے اور دیکھو کیا وجہ ہے جو آسمان کی خبرین آنا بند ہوگئین وہ لوگ پھرے زمین مین پورب اور پچھم کیطرف کچھ لوگ ان مین کے تہامہ (حجاز کے ملک کو کہتے ہین) کیطرف آئے عکاظ کی بازار کو جاتے کہ یہ آپ اس وقت نخل مین (نخل ایک مقام کا نام ہے) اپنے اصحاب کے ساتھہ فجر کی نماز پڑھ رہے تھے جب اونہون نے قرآن کو سنا تو اوہ ہمارا لگایا اور کہنے لگے یہی سبب ہے آسمان کی خبرین موقوف ہونیکا ف اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ صبح کی نماز مین قرارت پکار کر کرنا چاہیے امام ابوعبداللہ مازری نے کہا ظاہر حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ وہ قران سنتے ہی ایمان لائے اور علماء کا اتفاق ہے اسپر کہ جنون کو آخرت مین گناہون پر عذاب ہوگا اللہ تعالے خود فرماتا ہے مین جہنم کو بھرونگا جنون اور آدمیون سے اسی طرح صحیح قول یہ ہے کہ انکو مومنین کیطرح ثواب بھی ملیگا اور جنت کی نعمتین بھی ملینگی اور بعضون کے نزدیک وہ جانورون کیطرح خاک ہوجاوینگے ف پھر وہ اپنی قوم پاس لوٹ گئے اور کہنے لگے اے قوم کے لوگو ہم نے ایک عجب قرآن سنا جو ہمکو راہ کیطرف لے جاتا ہے پھر ہم اوسپر ایمان لائے اور ہم کبھی خدا کیساتھہ شرک نہ کرینگے تب اللہ نے سورہ جن اپنے پیغمبر پر اوتاری قل اوحی الی انہ استمع نفر من الجن تک اخیر تک عن عامر قال سألت علقمة هل كان ابن مسعود شهد مع رسول الله صلى الله عليه وسلم ليلة الجن قال فقال علقمة انا سألت ابن مسعود فقلت هل شهد احد منكم مع رسول الله صلى الله عليه وسلم ليلة الجن قال لا ولكنا كنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم ذات ليلة فقدناه فالتمسناه في الاودية والشعاب فقلنا استطير او اغتيل قال فبتنا بشر ليلة بات بها قوم فلما اصبحنا اذا هو جاء من قبل حراء قال فقلنا يا رسول الله فقدناك فطلبناك فلم نجدك فبتنا بشر ليلة بات بها قوم فقال اتاني داعي الجن فذهبت معه فقرأت عليهم القرآن قال فانطلق بنا فارانا آثارهم وآثار نيرانهم وسألوه الزاد فقال لكم كل عظم ذكر اسم الله عليه يقع في ايديكم اوفر ما يكون لحما وكل بعرة علف لدوابكم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم فلا تستنجوا بهما فانهما طعام اخوانكم ترجمہ عامر سے روایت ہے میں نے علقمہ سے پوچھا کیا ابن مسعود رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ تھے لیلۃ الجن کو اونہون نے کہا مین نے ابن مسعود سے پوچھا اور کہا کوئی تم مین سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ تھا لیلۃ الجن کو (یعنے جس رات آپنے جنون سے ملاقات فرمائی) اونہون نے کہا نہین لیکن ایک روز ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ تھے آپ گم ہوگئے ہم نے آپ کو ڈھونڈھا پہاڑ کے

باب الجهر بالقراءة في الصبح والامر باستماع القرآن حين يجهر الامام ومتابعته

ملاقات

وادیون اور گھاٹیون مین آپ نہ تھے ہم سمجھے آپ کو جن اوڑا لے گئے یا کسی نے مار ڈالا پھر کسی اور رات ہم نے نہایت
برے طور سے بسر کی جب صبح ہوئی تو دیکھا اب حرا (پہاڑ جو مکہ اور منا کے بیچ مین ہے) کیطرف سے آرہے ہین ہم
نے عرض کیا یا رسول اللہ رات کو آپ ہمکو نہ ملے ہم نے ڈھونڈا جب بھی نہ پایا آخر برے طور سے ہم نے رات کاٹی آپ نے فرمایا
مجھے جنون کیطرف سے ایک بلانیوالا آیا مین اوس کے ساتھ گیا اور جنون کو قرآن سنایا پھر ہم کو اپنے ساتھ لے گئے اور انکو
نشان اور ان کے انگار کے نشان بتلائے جنون نے آپ سے توشہ چاہا آپ نے فرمایا ہر ہڈی اور جانور کی جو اللہ کا نام پر کھایا
جاوے تمہاری خوراک ہے تمہارے ہاتھ مین پڑتی ہے وہ پر گوشت ہوجاویگی اور ہر ایک اونٹ کی مینگنی تمہارے جانور کی
کی خوراک ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو ہڈی اور مینگنی سے استنجا مت کرو کیونکہ وہ خوراک ہے تمہارے بھائی
جنون کی (اور اون کے جانورون کی) **ف** نووی نے کہا اس حدیث سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ عبداللہ بن مسعود
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نہ تھے لیلۃ الجن کو اور باطل ہوتی ہے وہ روایت جو سنن ابوداود مین ہے جس مین
نبیذ سے وضو کرنیکا ذکر ہے یعلم کہ امام مسلم کی روایت صحیح ہے اور ابوداود کی روایت مین زید ہے مولے عمرو جو ثقہ
کا اور وہ مجہول ہے **عن** داود بھذا الاسناد الی قولہ وانا نیرانھم قال الشعبی وسالوہ الزاد
وکانوا من جن الجزیرۃ الی اخر الحدیث من قول الشعبی مفصلا من حدیث عبداللہ **ترجمہ** وہی
روایت کا وہی جو اوپر گذرا یہ جو اوپر کی روایت مین مذکور ہے کہ جنون نے آپ سے توشہ چاہا شعبی کا قول ہے اور حدیث
ختم ہوگئی یہانتک کہ اونکی انگار کے نشان بتلائے **عن** عبداللہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم الی قولہ
وانا نیرانھم ولم یذکر ما بعدہ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** عبداللہ قال لم اکن
رسول لیلۃ الجن مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم ودت انی کنت معہ **ترجمہ** عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے
اونہون نے کہا مین لیلۃ الجن کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نہ تھا لیکن مجھکو آرزو رہ گئی کاش مین
آپ کے ساتھ ہوتا **عن** معن قال سمعت ابی قال سالت مسروقا من اذن النبی صلی اللہ
علیہ وسلم بالجن لیلۃ استمعوا القرآن فقال حدثنی ابوک یعنی ابن مسعود انہ قد آذنت بہم
لیلۃ الجن شجرۃ **ترجمہ** معن سے روایت ہے اونہون نے اپنے باپ سے سنا اونہون نے کہا مین نے مسروق سے پوچھا جس رات جنون
نے قرآن کو سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات کی خبر کس نے دی اونہون نے کہا مجھسے بیان کیا تمہارے
باپ (یعنی عبداللہ بن مسعود) نے آپ کو درخت نے خبر دی جنون کے آنیکی **ف** نووی نے کہا یہ حدیث دلیل
ہے اس امر کی کہ اللہ تعالی کبھی جماد کو قوت تمیز عطا کرتا ہے اور قرآن کی آیتون سے اسکا ثبوت موجود ہے اللہ تعالی

نے فرمایا یعنے پتھر خدا کے خوف سے گر پڑتے ہیں اور فرمایا ہر چیز اوسکی پاکی بولتے ہے لیکن نہیں سمجھتے اور رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں پہچانتا ہوں اوس پتھر کو کہ مجھ پر سلام کیا کرتا تھا اور ایک حدیث میں ہے
کہ دو درخت آپ پاس آئے اور ستون حنانہ نے آپکے ہی فراق میں رونا شروع کیا اور کھانے نے تسبیح کہی اور موسے علیہ
السلام کے پتھر نے ایک پتھر لیکر بہاگا اور احد اور حرا نے جبش کی تھے میں کہتا ہوں کہ ان باتوں میں عقل
سلیم کے روسے ذرہ بھی شبہ نہیں ہوسکتا اس لیے کہ قوت تکلم اور تمیز حیوان کے دماغ اور زبان میں ہے یہی
خدا کی دی ہوئی ہے ورنہ دماغ اور زبان نے نفسہ دونوں جہاڑ اور پتھر کیطرح جماد ہیں البتہ ان امور میں وہی شک
شبہ کرتا ہیں جو خداوند کریم کی قدرت کاملہ میں غور نہیں کرتے اور بیوقوفوں کی تقلید پر رہتے ہیں اور ہر بات
کو بے سوچے سمجھے اختیار کر لیتے ہیں **بَابُ** الْقِرَاءَةِ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ ظہر اور عصر میں قرأت کا بیان

عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ بِنَا فَيَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ
فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْاُوْلَيَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُوْرَتَيْنِ وَيُسْمِعُنَا الْاٰيَةَ اَحْيَانًا وَكَانَ يُطَوِّلُ
الرَّكْعَةَ الْاُوْلٰى مِنَ الظُّهْرِ وَيُقَصِّرُ الثَّانِيَةَ وَكَذٰلِكَ فِي الصُّبْحِ **ترجمہ** ابو قتادہ سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھاتے تھے تو ظہر اور عصر کے پہلی دو رکعتوں میں سورہ فاتحہ اور دو سورتیں پڑھتے تھے اور کبھی
ایک آدہ آیت ہمکو سنا دیتے اور پہلی رکعت ظہر کی دوسری رکعت سے لمبی ہوتی اسطرح صبح کی نماز میں **ف** پہلی رکعت نسبت دوسری کے لمبی ہوتی

ف نووی نے کہا استدلال سے معلوم ہوا کہ ہر رکعت میں پوری ایک سورۃ پڑھنا اگرچہ چھوٹی ہو افضل ہے اس سے کہ لمبی سورت
میں سے ایک یا دو رکوع پڑھے ہے اور یہی ثابت ہوا کہ ظہر اور صبح کی پہلی رکعت دوسری کے نسبت لمبی کرنا بہتر
اور یہی ٹھیک اور صحیح ہے **عَنْ** اَبِيْ قَتَادَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ
الْاُوْلَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُوْرَةٍ وَيُسْمِعُنَا الْاٰيَةَ اَحْيَانًا وَيَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ
الْاُخْرَيَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ **ترجمہ** ابو قتادہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر اور عصر کی پہلی
دو رکعتوں میں سورہ فاتحہ اور ایک ایک سورہ پڑھتے تھے اور کبھی ایک آدہ آیت ہمکو سنا دیتے اور
پچھلی دو رکعتوں میں صرف سورہ فاتحہ پڑھتے **ف** پچھلی رکعتوں میں سورہ فاتحہ پڑھنا واجب ہے اور
سورہ پڑھنا افضل ہے اور ابو حنیفہ کے نزدیک پہلی دو رکعتوں میں قرأت واجب نہیں ہے بلکہ وہ
یا تسبیح کافی ہے **عَنْ** اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ كُنَّا نَحْزِرُ قِيَامَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فَحَزَرْنَا قِيَامَهُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْاُوْلَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ قَدْرَ قِرَاءَةِ [illegible]

وَحَزَرْنَا قِيَامَهُ فِي الْأُخْرَيَيْنِ قَدْرَ النِّصْفِ مِنْ ذٰلِكَ وَحَزَرْنَا قِيَامَهُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ مِنَ
الْعَصْرِ عَلٰى قَدْرِ قِيَامِهِ فِي الْأُخْرَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ وَفِي الْأُخْرَيَيْنِ مِنَ الْعَصْرِ عَلَى النِّصْفِ مِنْ ذٰلِكَ
وَحَزَرْنَا كُلَّ سَجْدَةٍ قَدْرَ خَمْسَ عَشْرَةَ آيَةً وَذَكَرَ أَبُوْ بَكْرٍ فِي رِوَايَتِهِ الٓمٓ تَنْزِيْلُ وَقَالَ قَدْرَ ثَلَاثِيْنَ آيَةً ترجمہ ابوسعید خدری رضی
سے روایت ہے ہم اندازہ کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قیام کا ظہر اور عصر میں تو معلوم
ہوا کہ آپ ظہر کے پہلی دو رکعتوں میں اتنی دیر قیام کرتے تھے جتنی دیر میں سورہ الم تنزیل السجدہ پڑھی جاوے
اور پہلی دو رکعتوں میں اسکا آدھا اور عصر کی پہلی دو رکعتوں میں ظہر کی پچھلی دو رکعتوں کے برابر اور عصر کی پچھلی
دو رکعتوں میں اسکا آدھا اور ابوبکر نے اپنی روایت میں سورہ الم تنزیل السجدہ کا بیان نہیں کیا بلکہ
تیس آیتوں کے برابر کہا عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ
يَقْرَأُ فِي صَلٰوةِ الظُّهْرِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ قَدْرَ ثَلَاثِيْنَ آيَةً وَفِي الْأُخْرَيَيْنِ
قَدْرَ خَمْسَ عَشْرَةَ آيَةً أَوْ قَدْرَ نِصْفِ ذٰلِكَ وَفِي الْعَصْرِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ
قَدْرَ قِرَاءَةِ خَمْسَ عَشْرَةَ آيَةً وَفِي الْأُخْرَيَيْنِ قَدْرَ نِصْفِ ذٰلِكَ ترجمہ ابوسعید خدری سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں ہر رکعت میں تیس آیتوں کے برابر قرأت کرتے
تھے اور پچھلی دو رکعتوں میں پندرہ آیتوں کے برابر یا یوں کہا اسکا آدھا اور عصر کی پہلی دو رکعتوں میں ہر
رکعت میں پندرہ آیتوں کے برابر اور پچھلی دو رکعتوں میں اوسکا آدھا عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ أَنَّ أَهْلَ
الْكُوْفَةِ شَكَوْا سَعْدًا إِلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَذَكَرُوْا مِنْ صَلٰوتِهِ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ عُمَرُ فَقَدِمَ عَلَيْهِ فَذَكَرَ
لَهُ مَا عَابُوْا بِهِ مِنْ أَمْرِ الصَّلٰوةِ فَقَالَ إِنِّيْ لَأُصَلِّيْ بِهِمْ صَلٰوةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَا أَخْرِمُ عَنْهَا إِنِّيْ لَأَرْكُدُ بِهِمْ فِي الْأُوْلَيَيْنِ وَأَحْذِفُ فِي الْأُخْرَيَيْنِ فَقَالَ ذٰلِكَ الظَّنُّ بِكَ
يَا أَبَا إِسْحَاقَ ترجمہ جابر بن سمرہ سے روایت ہے کوفے والوں نے شکایت کی سعد کی حضرت عمر سے یعنی اون کی
نماز کی حضرت عمر نے سعد کو بلا بھیجا وہ آئے انہوں نے بیان کیا جو کوفے والوں نے شکایت کی تھی نماز کی
نے کہا میں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیطرح نماز پڑھتا ہوں اوسمیں کسی نہیں کرتا پہلی دو رکعتوں کو لمبا
کرتا ہوں اور پچھلی دو رکعتوں کو مختصر کرتا ہوں حضرت عمر نے کہا تم سے یہی امید ہے ای ابو اسحاق ف
کیونکہ ہو سعد کی اس سے معلوم ہوا کہ مومن پر تعریف کرنا درست ہے اگر کسی ضرر کا ڈر نہ ہو اسطرح امام کا رعیت
کرنا اپنے عاملوں کی شکایت کو ضرور ہے عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مُحَمَّدٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ ترجمہ وہی جو گذرا

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ عُمَرُ لِسَعْدٍ قَدْ شَكَوْكَ فِي كُلِّ شَيْءٍ حَتَّى فِي الصَّلٰوةِ قَالَ أَمَّا أَنَا فَأَمُدُّ فِي الْأُولَيَيْنِ وَأَحْذِفُ فِي الْأُخْرَيَيْنِ وَمَا آلُو مَا اقْتَدَيْتُ بِهِ مِنْ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ذَاكَ الظَّنُّ بِكَ أَوْ ذَاكَ ظَنِّي بِكَ ترجمہ جابر بن سمرہ سے روایت ہے حضرت عمر نے سعد سے کہا لوگ تمہاری شکایت کرتے ہیں ہر بات کی یہانتک کہ نماز کی بھی سعد نے کہا میں تو پہلی دو رکعتوں کو لمبا کرتا ہوں اور پچھلی دو رکعتوں کو مختصر پڑھتا ہوں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی میں کمی نہیں کرتا ہوں نہیں کہ تا حضرت عمر نے کہا تم سے ایسا ہی گمان ہے یا میرا گمان تمہارے ساتھ ایسا ہی ہے عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ هِشَامٍ وَزَادَ فَقَالَ تُعَلِّمُنِي الْأَعْرَابُ بِالصَّلٰوةِ ترجمہ دوسری روایت کا وہی جو اوپر گذرا اتنا زیادہ ہے کہ سعد نے کہا یہ گنوار لوگ مجھکو نماز سکھلاتے ہیں عَنْ أَبِي سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ قَالَ لَقَدْ كَانَتْ صَلٰوةُ الظُّهْرِ تُقَامُ فَيَذْهَبُ الذَّاهِبُ إِلَى الْبَقِيْعِ فَيَقْضِي حَاجَتَهُ ثُمَّ يَتَوَضَّأُ ثُمَّ يَأْتِي وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرَّكْعَةِ الْأُوْلٰى مِمَّا يُطَوِّلُهَا ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہے ظہر کی نماز کھڑی ہو جاتی ہر جانیوالا البقیع کو جاتا اور حاجت سے فارغ ہو کر آتا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پہلی رکعت میں ہوتے اسقدر اسکو لمبا کرتے عَنْ قَزَعَةَ قَالَ أَتَيْتُ أَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَهُوَ مَكْثُوْرٌ عَلَيْهِ فَلَمَّا تَفَرَّقَ النَّاسُ عَنْهُ قُلْتُ إِنِّي لَا أَسْأَلُكَ عَمَّا سَأَلَكَ هٰؤُلَاءِ عَنْهُ قُلْتُ أَسْأَلُكَ عَنْ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَالَكَ فِي ذٰلِكَ مِنْ خَيْرٍ فَأَعَادَهَا عَلَيْهِ فَقَالَ كَانَتْ صَلٰوةُ الظُّهْرِ تُقَامُ فَيَنْطَلِقُ أَحَدُنَا إِلَى الْبَقِيْعِ فَيَقْضِي حَاجَتَهُ ثُمَّ يَأْتِي أَهْلَهُ فَيَتَوَضَّأُ ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَى الْمَسْجِدِ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرَّكْعَةِ الْأُوْلٰى ترجمہ قزعہ سے روایت ہے میں ابو سعید خدری پاس آیا اُن کے پاس بہت لوگ جمع تھے جب سب چلے گئے تو میں نے کہا میں تم سے وہ باتیں نہیں پوچھتا جو یہ لوگ پوچھتے تھے بلکہ میں تم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کو پوچھتا ہوں اونہوں نے کہا اوسکو پوچھنے میں تیری بھلائی نہ ہوگی (کیونکہ تو ویسی نماز پڑھ نہ سکے گا پھر کیا فائدہ) قزعہ نے دوبارہ یہی پوچھا جب ابو سعید نے کہا ظہر کی نماز کھڑی ہوتی اور ہم میں سے کوئی البقیع جاتا اور حاجت سے فارغ ہو کر اپنے گھر میں آکر وضو کرتا پھر مسجد میں آتا تو دیکھتا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پہلی رکعت میں ہوتے **بَابُ الْقِرَاءَةِ فِي الصُّبْحِ** فجر کی نماز میں قرأت کا بیان عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ صَلَّى لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّبْحَ بِمَكَّةَ فَاسْتَفْتَحَ سُوْرَةَ الْمُؤْمِنِيْنَ حَتّٰى

جَاءَ ذِكْرُ مُوسَى وَهَارُونَ أَوْ ذِكْرُ عِيسَى مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ بِالشَّكِّ أَوِ اخْتَلَفُوا عَلَيْهِ أَخَذَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَعْلَةٌ فَرَكَعَ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ السَّائِبِ جَاهِرٌ بِذَلِكَ وَفِي حَدِيثِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ فَحَذَفَ فَرَكَعَ وَفِي حَدِيثِهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو لَمْ يَقُلِ ابْنُ الْعَاصِ ترجمہ عبداللہ بن السائب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی نماز مکہ میں پڑھائی اور سورہ مومنون شروع کی یہاں تک کہ موسیٰ اور ہارون کا ذکر آیا یا عیسے کا شک ہے محمد بن عباد کو (جو راوی ہے حدیث کا) یا راویوں کا اختلاف ہے آپ کو کھانسی لگی تو رکوع کر دیا عبداللہ بن سائب اسوقت موجود تھے عبدالرزاق کی روایت میں ہے آپ نے قرارت موقوف کر دی اور رکوع کر دیا **ف** نووی نے کہا اس حدیث سے یہ نکلا کہ سورہ کا پورا کرنا ضرور نہیں اور قرارت موقوف کرنا جائز ہے اگر عذر سے ہو باتفاق علماء اور جو عذر نہ ہو تب بھی جائز ہے اور مکروہ نہیں مگر ہمارے نزدیک بے کے خلاف ہے اور مالک کے نزدیک مشہور روایت میں مکروہ ہے **عن** عمرو بن حریث رضی اللہ عنہ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْفَجْرِ وَاللَّيْلِ إِذَا عَسْعَسَ ترجمہ عمرو بن حریث سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی نماز میں سورہ اذا العسعس کرت پڑھی **عن** قُطْبَةَ بْنِ مَالِكٍ قَالَ صَلَّيْتُ وَصَلَّى بِنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَ وَالْقُرْآنِ الْمَجِيدِ حَتَّى قَرَأَ وَالنَّخْلَ بَاسِقَاتٍ قَالَ فَجَعَلْتُ أُرَدِّدُهَا وَلَا أَدْرِي مَا قَالَ ترجمہ قطبہ بن مالک سے روایت ہے میں نماز پڑھی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی تو سورہ ق پڑھی جب آپ یہ آیت پڑھی والنخل باسقات میں ہی اسکو پڑھنے لگا لیکن مطلب سمجھا (اطلب کیا ہے اور رخت کھجور کی لمبی لمبی جو میں گچھے ہوتے ہیں) **عن** قُطْبَةَ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْفَجْرِ وَالنَّخْلَ بَاسِقَاتٍ لَهَا طَلْعٌ نَضِيدٌ ترجمہ قطبہ بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فجر میں پڑھتے سنا والنخل باسقات لہا طلع نضید (یہ آیت سورہ قاف میں ہے) **عن** زیاد بن علاقہ عَنْ عَمِّهِ أَنَّهُ صَلَّى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّبْحَ فَقَرَأَ فِي أَوَّلِ رَكْعَةٍ وَالنَّخْلَ بَاسِقَاتٍ لَهَا طَلْعٌ نَضِيدٌ وَذَكَرَ مَا قَالَ ترجمہ زیاد بن علاقہ نے اپنے چچا سے سنا انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی فجر کی آپ نے پہلی رکعت میں پڑھا والنخل باسقات لہا طلع نضید باقی کہا سورہ قاف پڑھی **عن** جابر بن سمرۃ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي الْفَجْرِ بِقَافٍ وَالْقُرْآنِ الْمَجِيدِ كَانَ صَلَاتُهُ بَعْدُ تَخْفِيفًا ترجمہ جابر بن سمرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی نماز میں سورہ قاف والقرآن المجید پڑھتے تھے

باقی نمازیں ہلکی پڑھتے تھے **عن** سماک قال سألت جابر بن سمرة عن صلوة النبي صلى الله عليه وسلم فقال كان يخفف الصلوة ولا يصلي صلوة هؤلاء قال وأنبأني أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يقرأ في الفجر بقاف والقرآن المجيد ونحوها **ترجمہ** سماک سے روایت ہے میں نے جابر بن سمرہ سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کیسا تھی انہوں نے کہا آپ ہلکی نماز پڑھتے تھے وہ لوگوں کی طرح (لمبی لمبی) سورتیں نہیں پڑھتے تھے اور فجر کی نماز میں آپ قاف والقرآن یا اسکے برابر سورتیں پڑھتے تھے **عن** جابر بن سمرة قال كان النبي صلى الله عليه وسلم يقرأ في الظهر بالليل إذا يغشى وفي العصر نحو ذلك وفي الصبح أطول من ذلك **ترجمہ** جابر بن سمرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز میں واللیل اذا یغشی پڑھتے تھے اور عصر میں بھی اتنی بڑی سورتیں اور فجر کی نماز میں اس سے لمبی سورتیں پڑھتے تھے **عن** جابر بن سمرة أن النبي صلى الله عليه وسلم كان يقرأ في الظهر بسبح اسم ربك الأعلى وفي الصبح بأطول من ذلك **ترجمہ** جابر بن سمرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز میں سبح اسم ربک الاعلی پڑھتے تھے اور فجر کی نماز میں اس سے لمبی سورتیں پڑھتے تھے **عن** أبي برزة أن النبي صلى الله عليه وسلم كان يقرأ في صلوة الغداة ما بين الستين إلى المائة **ترجمہ** ابوبرزہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز میں ساٹھ آیتوں سے لیکر سو آیتوں تک پڑھتے تھے **عن** أبي برزة الأسلمي قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقرأ في الفجر ما بين الستين إلى المائة **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** ابن عباس قال ارتث أم الفضل بنت الحارث سمعته وهو يقرأ والمرسلات عرفا فقالت يا بني لقد ذكرتني بقراءتك هذه السورة إنها لآخر ما سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقرأ بها في المغرب **ترجمہ** ام فضل بنت حارث نے عبداللہ بن عباس کو سورۂ والمرسلات عرفا پڑھتے سنا تو کہا بیٹا تو نے یہ سورت پڑھ کے مجھ کو یاد دلا دیا بے شک یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے یہ سورت سنی آپ نے مغرب کی نماز میں اسے پڑھا تھا **عن** الزهري عن عطاء بإسناده وزاد في حديث صالح ثم ما صلى بعد حتى قبضه الله عز وجل **ترجمہ** دوسری روایت کا وہی جواب اور پرگذرا اتنا زیادہ ہے کہ اس کے بعد آپ نے نماز نہیں پڑھی (یعنے امامت نہیں کی) وفات تک **عن** جبير بن مطعم عن أبيه قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقرأ بالطور في المغرب **ترجمہ** جبیر بن مطعم سے

سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا سورہ طور کو مغرب کی نماز میں **عَنِ** الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ **ترجمہ** دوسری روایت کا وہی مضمون اوپر گذرا **بَابُ** الْقِرَاءَةِ فِي الْعِشَاءِ عشا کی نماز میں قرات کا بیان **عَنِ** الْبَرَاءِ يَعْنِي ابْنَ عَازِبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ كَانَ فِي سَفَرٍ فَصَلَّى الْعِشَاءَ الْاٰخِرَةَ فَقَرَاَ فِي اِحْدَى الرَّكْعَتَيْنِ بِالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ **ترجمہ** براء ابن عازب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں تھے آپ نے عشا کی نماز پڑھائی تو سورہ والتین والزیتون ایک رکعت میں پڑھی **عَنِ** الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ اَنَّهٗ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ فَقَرَاَ بِالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ **ترجمہ** براء ابن عازب سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عشا کی نماز پڑھی آپ نے سورہ والتین والزیتون پڑھی **عَنِ** الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَاَ فِي الْعِشَاءِ بِالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ فَمَا سَمِعْتُ اَحَدًا اَحْسَنَ صَوْتًا مِّنْهُ **ترجمہ** براء ابن عازب سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عشا کی نماز میں سورہ والتین پڑھی ایسا خوش آواز میں نے کسی کو نہیں پایا **عَنْ** جَابِرٍ قَالَ كَانَ مُعَاذٌ يُصَلِّيْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَاْتِيْ قَوْمَهٗ فَيَؤُمُّ قَوْمَهٗ فَصَلّٰى لَيْلَةً مَّعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ ثُمَّ اَتٰى قَوْمَهٗ فَاَمَّهُمْ فَافْتَتَحَ بِسُوْرَةِ الْبَقَرَةِ فَانْحَرَفَ رَجُلٌ فَسَلَّمَ ثُمَّ صَلّٰى وَحْدَهٗ وَانْصَرَفَ فَقَالُوْا لَهٗ اَنَافَقْتَ يَا فُلَانُ قَالَ لَا وَاللّٰهِ وَلَاٰتِيَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَاُخْبِرَنَّهٗ فَاَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا اَصْحَابُ نَوَاضِحَ نَعْمَلُ بِالنَّهَارِ وَاِنَّ مُعَاذًا صَلّٰى مَعَكَ الْعِشَاءَ ثُمَّ اَتٰى فَافْتَتَحَ بِسُوْرَةِ الْبَقَرَةِ فَاَقْبَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى مُعَاذٍ فَقَالَ يَا مُعَاذُ اَتَّانٌ اَنْتَ اَفَاْتِيْكَ اَوْ اَقْرَاْتَ يَا بُكَيْرُ اَوْ اَقْرَاْتَ يَا سُفْيَانُ فَقُلْتُ لِعَمْرٍو اِنَّ اَبَا الزُّبَيْرِ حَدَّثَنَا عَنْ جَابِرٍ اَنَّهٗ قَالَ اَقْرَاْتَ وَالشَّمْسِ وَضُحٰهَا وَاللَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى وَسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَى فَقَالَ عَمْرٌو نَحْوَ هٰذَا **ترجمہ** جابر سے روایت ہے معاذ بن جبل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتے پھر گھر آکر اپنے لوگوں کی امامت کرتے ایک رات وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عشا کی نماز پڑھ کر آئے پھر اپنی قوم کی امامت کی اور سورہ البقر شروع کی ایک شخص نے منھ موڑا اور سلام پھیر دیا اور اکیلے نماز پڑھکر چلا گیا لوگوں نے کہا شاید تو منافق ہے وہ بولا نہیں میں منافق نہیں ہوں تم خدا کی اور میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس جاؤنگا اور آپ سے کہونگا پھر وہ آیا آپ سے پاس اور عرض کیا یا رسول اللہ ہم محنتی ہیں (دن بھر پانی بھرتے ہیں اونٹوں پر) اور معاذ آپ کے ساتھ عشا

کی نماز پڑھ کر آئے اور سورہ بقر شروع کی یہ سنکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم معاذ کیطرف متوجہ ہوئے اور فرمایا اے معاذ کیا تو فسادی ہے (جو لوگون کو دین سے نفرت دلایا چاہتا ہے اور فتنہ کھڑا کرتا ہے) یہ سورت پڑھا کر جابر نے کہا آپ نے فرمایا والشمس وضحہا۔ والضحی واللیل اذا یغشی سبح اسم ربک الاعلی **ف** نووی نے کہا استحباب سے کئی باتین معلوم ہوتی ہین ایک یہ کہ فرض پڑھنے والے کی اقتدا نفل پڑھنے والے کو پیچھے جائز ہے کیونکہ معاذ فرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ادا کر چکے تھے پھر اون کی نماز دوبارہ نفل ہوتی اور ان کے قوم کے فرض اور مسلم کے سوا اور کتابون مین یہ امر تقریر کے ساتھ منقول ہے اور شافعی کا یہی مذہب ہے لیکن ہمیہ اور مالک اور ابو حنیفہ اور اہل کوفہ نے اوسکو جائز نہین کہا اور معاذ کی حدیث کی تاویل کی ہے کہ وہ نفل جو ہے یا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نفل کی نیت کرتے ہون گے یا حضرت کو اس بات کی خبر نہ ہوگی اور یہ سب تاویلین بلا دلیل ہین اور ظاہر حدیث کو چھوڑنے کی کوئی وجہ نہین ہے دوسرے یہ کہ عذر کی وجہ سے نماز کا توڑنا اور اقتدار کا ترک کرنا درست ہے تیسرے یہ کہ جو شخص بری بات کرے اوسکو سخت لفظ کہنا درست ہے چوتھے یہ کہ مقتدیون کی رعایت سے نماز کو ہلکا کرنا چاہیے واللہ اعلم **عن** جابر انہ قال صلی معاذ بن جبل الانصاری باصحابہ العشاء فطول علیھم فانصرف رجل منا فصلی فاخبر معاذ عنہ فقال انہ منافق فلما بلغ ذلک الرجل دخل علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاخبرہ ما قال معاذ فقال لہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم اتریدان تکون فتانا یا معاذ اذا امرت الناس فاقرأ بالشمس وضحاھا وسبح اسم ربک الاعلی واقرأ باسم ربک واللیل یغشی ترجمہ جابر سے روایت ہے معاذ بن جبل نے اپنے لوگون کو عشا کی نماز پڑھائی تو قرات لمبی کی ایک شخص نے ہم مین سے نماز توڑ دی اور اکیلے پڑھ لی معاذ کو جب یہ خبر پہونچی تو انہون نے کہا وہ منافق ہے یہ خبر اس شخص کو پہونچی وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس گیا اور معاذ نے جو کہا تھا وہ بیان کیا آپ نے فرمایا اے معاذ تو فسادی ہونا چاہتا ہے جب تو امامت کرے تو والشمس وضحہا اور سبح اسم ربک الاعلی اور اقرا باسم ربک اور واللیل اذا یغشی پڑھ **عن** جابر بن عبد اللہ ان معاذ بن جبل کان یصلی مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشاء الاخرۃ ثم یرجع الی قومہ فیصلی بہم تلک الصلوۃ ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے معاذ بن جبل عشا کی نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پڑھتے پھر اپنے لوگون کے پاس آکر وہی نماز پڑھاتے **عن** جابر بن عبد اللہ قال کان معاذ

يُصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ ثُمَّ يَأْتِي مَسْجِدَ قَوْمِهِ فَيُصَلِّي بِهِمْ ترجمہ بن عبد اسود سے روایت ہے معاذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عشا کی نماز پڑھتے پھر اپنے لوگوں کی مسجد میں

(ذکر امامت و تخفیف)

آکر امامت کرتے **بَابُ** اَمْرِ الْاَئِمَّةِ بِتَخْفِيفِ الصَّلٰوةِ فِي تَمَامٍ نماز کو پورا اور ہلکا پڑھنے کا حکم امام کے لیے **عَنْ** اَبِي مَسْعُودٍ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّي لَاَتَاَخَّرُ عَنْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ مِنْ اَجْلِ فُلَانٍ مِمَّا يُطِيلُ بِنَا فَمَا رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَضِبَ فِي مَوْعِظَةٍ قَطُّ اَشَدَّ مِمَّا غَضِبَ يَوْمَئِذٍ فَقَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ مِنْكُمْ مُنَفِّرِينَ فَاَيُّكُمْ اَمَّ النَّاسَ فَلْيُوَجِّزْ فَاِنَّ مِنْ وَرَائِهِ الْكَبِيرَ وَالضَّعِيفَ وَذَا الْحَاجَةِ ترجمہ ابو مسعود انصاری سے روایت ہے ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور عرض کیا میں صبح کی جماعت میں نہیں آتا فلان شخص کی وجہ سے کیونکہ وہ قرات لمبی کرتا ہے تو میں نے آپ کو کبھی نصیحت کرنے میں اتنا غصے نہیں دیکھا جتنا اس دن دیکھا آپ نے فرمایا اے لوگو تم میں سے بعض لوگ ایسے ہیں جو دین سے نفرت کراتے ہیں جو کوئی تم میں امامت کرے تو مختصر نماز پڑھے اس لیے کہ اس کے پیچھے بوڑھا اور ناتوان اور کام والا ہے

(ذکر الضعیف والصغیر)

فَ یعنی سب قسم کے لوگ مقتدیوں میں ہوتے ہیں بوڑھے بیمار ضعیف ناتوان اور فرض نماز کو جب پڑھنا چاہے البتہ ضرور ہے کہ ارکان کو جیسی طرح ادا کرے سنت کے موافق ادا کرے اور امین کو تامل سے کرے اور وہ سورتیں پڑھے جو متوسط ہیں جیسے والشمس والضحیٰ اقرا وغیرہ اس حدیث سے ثابت ہوا کہ عذر کی وجہ سے جماعت میں اگر شریک نہ ہو تو جائز ہے **عَنْ** اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَمَّ اَحَدُكُمُ النَّاسَ فَلْيُخَفِّفْ فَاِنَّ فِيهِمُ الضَّعِيفَ وَالْكَبِيرَ وَالسَّقِيمَ وَالْمَرِيضَ فَاِذَا صَلّٰى وَحْدَهُ فَلْيُصَلِّ كَيْفَ شَاءَ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے نماز پڑھا دے تو ہلکی نماز پڑھے اس لیے کہ جماعت میں بچے اور بوڑھے اور ناتوان اور بیمار ہوتے ہیں اور جب اکیلے نماز پڑھے تو جس طرح چاہے پڑھے

(ذکر اختلاف کرنے والوں کا)

فَ یعنی جتنی چاہے قرات لمبی کرے **عَنْ** هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ اَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا مَا اَمَّ اَحَدُكُمُ النَّاسَ فَلْيُخَفِّفِ الصَّلٰوةَ فَاِنَّ فِيهِمُ الْكَبِيرَ وَفِيهِمُ الضَّعِيفَ وَاِذَا قَامَ وَحْدَهُ فَلْيُصَلِّ صَلٰوتَهُ مَا شَاءَ ترجمہ ہمام بن منبہ سے روایت ہے ابو ہریرہ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے سنکر کئی حدیثیں بیان کیں ان میں

سی ایک یہ بھی تھی کہ آپ نے فرمایا جب کوئی تم مین سے لوگون کو نماز پڑہاوی تو ہلکی نماز پڑہی کیونکہ
مین بوڑہے اور ناتوان ہوتے ہین البتہ جب اکیلی پڑہے تو جس طرح اپنا جی چاہے اپنی نماز ادا کرے **عن**
اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰی اَحَدُکُمْ لِلنَّاسِ فَلْیُخَفِّفْ فَاِنَّ
فِی النَّاسِ الضَّعِیْفَ وَالسَّقِیْمَ وَذَا الْحَاجَۃِ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا جب کوئی تم مین سے نماز پڑہاوے تو ہلکی نماز پڑہے اس لیے کہ لوگون مین ناتوان اور بیمار اور کام والے
ہوتے ہین **عن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِہٖ غَیْرَ
اَنَّہٗ قَالَ بَدَلَ السَّقِیْمِ الْکَبِیْرَ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہی
جو اوپر گذرا اس روایت مین بیمار کے بدلے بوڑہا ہے **عن** عُثْمَانَ بْنِ اَبِی الْعَاصِ اَنَّ الثَّقَفِیَّ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَہٗ اُمَّ قَوْمَکَ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ اَجِدُ فِیْ نَفْسِیْ شَیْئًا قَالَ
ادْنُ فَجَلَسَنِیْ بَیْنَ یَدَیْہِ ثُمَّ وَضَعَ کَفَّہٗ فِیْ صَدْرِیْ بَیْنَ ثَدْیَیَّ ثُمَّ قَالَ تَحَوَّلْ فَوَضَعَھَا
فِیْ ظَھْرِیْ بَیْنَ کَتِفَیَّ ثُمَّ قَالَ اُمَّ قَوْمَکَ فَمَنْ اَمَّ قَوْمًا فَلْیُخَفِّفْ فَاِنَّ فِیْھِمُ الْکَبِیْرَ وَاِنَّ فِیْھِمُ
الْمَرِیْضَ وَاِنَّ فِیْھِمُ الضَّعِیْفَ وَاِنَّ فِیْھِمْ ذَا الْحَاجَۃِ وَاِذَا صَلّٰی اَحَدُکُمْ وَحْدَہٗ فَلْیُصَلِّ کَیْفَ شَاءَ
ترجمہ عثمان بن ابی العاص ثقفی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون سے فرمایا تم اپنی قوم کی
امامت کرو انہون نے کہا یا رسول اللہ مین اپنے دل مین کچہ پاتا ہون آپ نے فرمایا میرے نزدیک آ اور مجہ اپنے
سامنے بٹہایا پہر اپنی ہتھیلی میرے سینہ پر رکہی بعد اوسکے فرمایا پہر جا اور اپنی ہتھیلی میری پیٹہ پر رکہی مون کے
بیچ مین کہے بعد اوسکے فرمایا جا اپنا قوم کی امامت پر **ف** راوی نے کہا یہ جو عثمان نے کہا مین اپنے
دل مین کچہ پاتا ہون اس سے مراد یہ ہے کہ عثمان کو وسوسہ ہوا ہوگا کہ مین امام بننے سے عاجز اور کمزور ہو جاؤنگا تو اللہ تعالیٰ
نے اوسکو دور کر دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتھیلی کی برکت سے یا مراد یہ ہے کہ عثمان کے دل مین وسوسے
بہت آتے ہون گے اور ایسا شخص امامت کے لائق نہین خود مسلم نے عثمان سے روایت کیا مین نے عرض کیا یا رسول
اللہ شیطان نے میری نماز مین برج ڈالدی ہے مجہ پر قرآن پڑہتے پڑہتے بہلا دیتا ہے آپنے فرمایا یہ ایک شیطان ہے
جسکا نام خنزب ہے جب تو اس قسم کا وسوسہ پاوے تو اللہ کی پناہ مانگ (یعنی اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم
پڑہا اور بائین طرف تین بار تھوک عثمان نے کہا مین نے ایسا ہی کیا وہ حال میرا جاتا رہا **ف** انتہے
اور جو کوئی کسی قوم کی امامت کرے تو وہ ہلکی نماز پڑہے کس لیے کہ لوگون مین کوئی بوڑہا ہے کوئی بیمار ہے

کوئی کام والا ہے البتہ جب اکیلا پڑھے تو جس طرح جی چاہے پڑھے **عَنْ** عُثْمَانَ بْنِ اَبِی الْعَاصِ قَالَ اٰخِرُ مَا عَهِدَ اِلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَمَمْتَ قَوْمًا فَاَخِفَّ بِهِمُ الصَّلٰوةَ **ترجمہ** عثمان بن ابی العاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اخیر بات جو مجھ سے بیان کی وہ یہ تھی کہ جب تو امامت کرے لوگوں کی تو نماز کو ہلکا کر **عَنْ** اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ یُوْجِزُ فِی الصَّلٰوةِ وَیُتِمُّ **ترجمہ** انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مختصر نماز پڑھتے تھے لیکن پوری یعنے رکوع اور سجود اور سب ارکان کو اچھی طرح ادا کرتے تھے **عَنْ** اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ مِنْ اَخَفِّ النَّاسِ صَلٰوةً فِیْ تَمَامٍ **ترجمہ** انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب لوگوں سے زیادہ ہلکی نماز پڑھتے تھے اور پوری **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّهٗ قَالَ مَا صَلَّیْتُ وَرَاءَ اِمَامٍ قَطُّ اَخَفَّ صَلٰوةً وَّلَا اَتَمَّ صَلٰوةً مِّنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ **ترجمہ** انس بن مالک نے کہا میں نے کسی امام کے پیچھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ ہلکی اور پوری نماز نہیں پڑھی **عَنْ** اَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَسْمَعُ بُكَاءَ الصَّبِیِّ مَعَ اُمِّهٖ وَهُوَ فِی الصَّلٰوةِ فَیَقْرَاُ بِالسُّوْرَةِ الْخَفِیْفَةِ اَوِ بِالسُّوْرَةِ الْقَصِیْرَةِ **ترجمہ** انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں بچہ کا رونا سنتے جو اپنی ماں کے ساتھ ہوتا آپ چھوٹی سورت پڑھتے۔

ف اور نماز کو جلدی ختم کر دیتے تاکہ عورت کو تکلیف نہ ہو اور بچہ زیادہ نہ روئے سبحان اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خاص و عام سب پر شفقت تھی اور آپ رحمۃ للعالمین تھے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ امام کو مقتدیوں کی رعایت ضرور ہے اور عورتوں کا مردوں کے ساتھ نماز پڑھنا اور بچوں کا مسجد میں لے جانا درست ہے اگرچہ بہتر یہ ہے بہت چھوٹے بچے جو پاخانہ یا پیشاب جگہ جگہ کر دیتے ہیں مسجد میں نہ لائے جاویں (نووی) **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ لَاَدْخُلُ الصَّلٰوةَ اُرِیْدُ اِطَالَتَهَا فَاَسْمَعُ بُكَاءَ الصَّبِیِّ فَاُخَفِّفُ مِنْ شِدَّةِ وَجْدِ اُمِّهٖ بِهٖ **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نماز شروع کرتا ہوں اور چاہتا ہوں کہ لمبا کروں اسکو میں بچہ کا رونا سنکر نماز کو ہلکا کر دیتا ہوں اس خیال سے کہ ماں کو اپنے بچے کے رونے پر بہت رنج ہوگا **بَابُ** اِعْتِدَالِ اَرْكَانِ الصَّلٰوةِ وَتَخْفِیْفِهَا فِیْ تَمَامٍ نمازیں سب ارکان کو اعتدال سے ادا کرنا اور نماز کو ہلکا پڑھنا **عَنِ** الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ رَمَقْتُ الصَّلٰوةَ مَعَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدْتُ قِیَامَهٗ فَرَكْعَتَهٗ فَاعْتِدَالَهٗ بَعْدَ رُكُوْعِهٖ فَسَجْدَتَهٗ

جلسۃ بین السجدتین قصدہ جلستہ بین التسلیم والانصراف وقیامہ من السواء ترجمہ براء ابن عازب سے روایت ہے میں نے جانچا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کو تو معلوم ہوا کہ آپ کا قیام پھر رکوع پھر رکوع سے کھڑا ہونا پھر سجدہ اور دونوں سجدوں کے درمیان کا جلسہ پھر دوسرا سجدہ اور سجدہ اور سلام کے بیچ کا جلسہ یہ سب برابر برابر ہے

ف یعنی قریب قریب تھوڑا بہت فرق ہوگا شاید قیام اور تشہد کا جلسہ کچھ زیادہ ہو نووی نے کہا یہ حدیث محمول ہے بعض احوال پر ورنہ دوسری احادیث سے یہ امر ثابت ہے کہ آپ کا قیام طویل ہوتا اور آپ فجر کی نماز میں ساٹھ آیتوں سے لیکر سو آیتوں تک پڑھتے اور ظہر میں الم تنزیل السجدہ پڑھتے اور نماز کھڑی ہوتی پھر جانیوالا بقیع کو جاتا حاجت کر لیے اور حاجت سے فارغ ہو کر آن کر وضو کرتا مسجد میں آتا تو آپ پہلی رکعت میں ہوتے اور سورہ مومنین آپ نے پڑھی اور مغرب میں والطور اور والمرسلات اور بخاری کی روایت میں سورہ اعراف بہر حال ان حدیثوں سے یہ امر نکلتا ہے کہ آپ قیام کو طویل کرتے اور کبھی ایسا بھی کرتے ہوں گے جیسے اس حدیث میں ہے

اَھْلِ الْکُوْفَۃِ

عَنِ الْحَکَمِ قَالَ غَلَبَ عَلَی الْکُوْفَۃِ رَجُلٌ قَدْسَمَّاہُ زَمَنَ بْنَ الْاَشْعَثِ فَاَمَرَ اَبَا عُبَیْدَۃَ بْنَ عَبْدِ اللّٰہِ اَنْ یُّصَلِّیَ بِالنَّاسِ وَکَانَ یُصَلِّیْ فَاِذَا رَفَعَ رَاْسَہٗ مِنَ الرُّکُوْعِ قَامَ قَدْرَ مَا اَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمٰوٰتِ وَمِلْءَ الْاَرْضِ وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَیْءٍ بَعْدُ اَھْلَ الثَّنَاءِ وَالْمَجْدِ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَیْتَ وَلَا مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا یَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْکَ الْجَدُّ قَالَ الْحَکَمُ فَذَکَرْتُ ذٰلِکَ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ لَیْلٰی فَقَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ یَقُوْلُ کَانَتْ صَلٰوۃُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رُکُوْعُہٗ وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَہٗ مِنَ الرُّکُوْعِ وَسُجُوْدُہٗ وَمَا بَیْنَ السَّجْدَتَیْنِ قَرِیْبًا مِّنْ سَوَاءٍ قَالَ شُعْبَۃُ قَدْ ذَکَرْتُہٗ لِعَمْرِو بْنِ مُرَّۃَ فَقَالَ قَدْ رَاَیْتُ بْنَ اَبِیْ لَیْلٰی فَلَمْ تَکُنْ صَلٰوتُہٗ ھٰکَذَا ترجمہ حکم سے روایت ہے کوفہ پر ایک شخص غالب ہوا ابن اشعث کو زمانے میں اوسکا نام حکم نے بیان کیا (وہ شخص طرف جیہ تھا جیسے دوسری روایت میں اسکی تصریح ہے) اوس نے حکم کیا ابو عبیدہ بن عبداللہ بن مسعود کو نماز پڑھانے تو وہ نماز پڑھاتے تو جب رکوع سے سر اوٹھاتے اتنی دیر کھڑے ہوتے کہ میں یہ دعا پڑھ لیتا اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمٰوٰتِ وَمِلْءَ الْاَرْضِ وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ بَعْدُ اَھْلَ الثَّنَاءِ وَالْمَجْدِ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَیْتَ وَلَا مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا یَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْکَ الْجَدُّ۔ میں نے یہ عبدالرحمن بن ابی لیلے سے بیان کیا انہوں نے کہا میں نے براء بن عازب سے سنا وہ کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قیام اور رکوع اور رکوع کے بعد قیام اور سجدہ اور سجدوں کے بیچ کا جلسہ یہ سب برابر برابر ہوتے شعبہ نے کہا میں نے یہ حدیث عمرو بن مرہ سے بیان کی تو انہوں نے

نے کہا میں نے عبدالرحمن بن ابی لیلے کو دیکھا تھا اونکی نماز تو ایسی نہ تھی (اس سے معلوم ہوا کہ حکم کی روایت ابن ابی لیلے سے قابل اعتبار کے نہیں ہے) **عَنِ** الْحَکَمِ اَنَّ مُطَرِّفَ بْنَ نَاجِیَۃَ لَمَّا حَضَرَ عَلْقَمَۃَ الْوَفْرَۃَ اَمَرَ اَبَا عُبَیْدَۃَ اَنْ یُّصَلِّیَ بِالنَّاسِ وَسَاقَ الْحَدِیْثَ **ترجمہ** حکم سے روایت ہے مطرف بن ناجیہ جب کوفی پر غالب ہوا تو ابو عبیدہ کو نماز پڑھانے کا حکم کیا پھر بیان کیا حدیث کو اخیر تک اوسی طرح جیسے اوپر گذرا **عَنْ** اَنَسٍ قَالَ اِنِّیْ لَاٰلُوْ اَنْ اُصَلِّیَ بِکُمْ کَمَا رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ بِنَا قَالَ فَکَانَ اَنَسٌ یَصْنَعُ شَیْئًا لَا اَرَاکُمْ تَصْنَعُوْنَہٗ کَانَ اِذَا رَفَعَ رَاْسَہٗ مِنَ الرَّکْعَۃِ اِنْتَصَبَ قَائِمًا حَتّٰی یَقُوْلَ الْقَائِلُ قَدْ نَسِیَ وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَہٗ مِنَ السَّجْدَۃِ مَکَثَ حَتّٰی یَقُوْلَ الْقَائِلُ قَدْ نَسِیَ **ترجمہ** انس سے روایت ہے اونہوں نے کہا میں کوتاہی نہیں کرتا تمہارے ساتھ نماز پڑھنے میں جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ساتھ پڑھتے تھے ثابت نے کہا انس ایک کام کرتے ہیں تم کو نہیں دیکھتا وہ کام کرتے ہو وہ جب رکوع سے سر اوٹھاتے تو سیدھے کھڑے ہوتے یہانتک کہ کہنے والا کہتا وہ بھول گئے اور جب سجدے سے سر اوٹھاتے تو اتنا ٹھیرتے کہ کہنے والا کہتا وہ بھول گئے **عَنْ** اَنَسٍ قَالَ مَا صَلَّیْتُ خَلْفَ اَحَدٍ اَوْجَزَ صَلٰوۃً مِّنْ صَلٰوۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ تَمَامٍ کَانَتْ صَلٰوۃُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُتَقَارِبَۃً وَکَانَتْ صَلٰوۃُ اَبِیْ بَکْرٍ مُّتَقَارِبَۃً فَلَمَّا کَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ مَدَّ فِیْ صَلٰوۃِ الْفَجْرِ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ قَامَ حَتّٰی نَقُوْلَ قَدْ اَوْھَمَ ثُمَّ یَسْجُدُ وَیَقْعُدُ بَیْنَ السَّجْدَتَیْنِ حَتّٰی نَقُوْلَ قَدْ اَوْھَمَ **ترجمہ** انس سے روایت ہے میں نے کسی کے پیچھے اتنی مختصر نماز نہیں پڑھی جتنی مختصر اور پوری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے پڑھی آپ کی نماز قریب قریب ہوتی (یعنے ہر ایک رکن جیسے قیام اور رکوع اور سجود یہ سب ایک دوسرے کے برابر برابر ہوتے) اور ابوبکر کی نماز بھی ایسی ہی تھی جب حضرت عمر کا زمانہ ہوا تو اونہوں نے فجر کی نماز کو لمبا کر دیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سمع اللہ لمن حمدہ کہتے تو اتنی دیر تک کھڑے رہتے کہ ہم لوگ کہنے لگتے شاید آپ بھول گئے پھر سجدہ میں جاتے اور دونوں سجدوں کے بیچ میں اتنی دیر تک بیٹھتے کہ ہم کہتے آپ بھول گئے **بَابُ** مُتَابَعَۃِ الْاِمَامِ وَالْعَمَلِ بَعْدَہٗ (امام کی پیروی کرنا اور ہر ایک کام امام کے بعد کرنا) **عَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ یَزِیْدَ قَالَ حَدَّثَنِی الْبَرَآءُ وَھُوَ غَیْرُ کَذُوْبٍ قَالَ کَانُوْا یُصَلُّوْنَ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاِذَا رَفَعَ رَاْسَہٗ مِنَ الرُّکُوْعِ لَمْ اَرَ اَحَدًا یَحْنِیْ ظَھْرَہٗ حَتّٰی یَضَعَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

جَبْهَتَهُ عَلَى الْاَرْضِ ثُمَّ يَخِرُّ مَنْ وَرَائَهُ سُجَّدًا ترجمہ عبداللہ بن یزید سے روایت ہے مجھ سے
براء بن عازب نے حدیث بیان کی وہ جھوٹے نہ تھے صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھتے جب آپ
رکوع سے سر اوٹھاتے تو میں کسی کو اپنی پیٹھ جھکاتے نہ دیکھتا یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی
پیشانی زمین پر رکھتے اوس کے بعد سب لوگ آپ کے پیچھے سجدہ میں جاتے **ف** یہ جو اس روایت میں ہے وہ
جھوٹی نفی عبداللہ بن یزید کا قول ہے اور مقصود اس سے یہ ہے کہ براء تو صحابی تھے اور صحابی سب کے سب عادل ہیں اون
کے ساتھ جھوٹ بولنے کا گمان نہیں ہو سکتا تو حدیث کی صحت میں کوئی شبہ نہیں اور ابن معین نے جو کہا ہے
کہ یہ قول ابو اسحاق کا ہے اور مطلب یہ ہے کہ عبداللہ بن یزید جھوٹے نہ تھے تو یہ خطا ہے سوا اوسکے عبداللہ بن یزید بھی
صحابی ہیں۔ اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ مقتدی سجدہ کے لیے نہ جھکے جب تک امام اپنی پیشانی زمین پر نہ لگا دے
البتہ اگر امام کے جلدی سر اوٹھانیکا ڈر ہو تو مضائقہ نہیں کہ امام کے ساتھ ہی سجدہ میں جاوے پر سنت یہی ہے
کہ ہر ایک کن کو امام کے شروع کرنے کے بعد شروع کرے (نووی مختصر) **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ
حَدَّثَنِي الْبَرَاءُ وَهُوَ غَيْرُ كَذُوْبٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ
لِمَنْ حَمِدَهُ لَمْ يَحْنِ اَحَدٌ مِّنَّا ظَهْرَهُ حَتّٰى يَقَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاجِدًا
ثُمَّ نَقَعُ سُجُوْدًا بَعْدَهُ ترجمہ عبداللہ بن یزید سے روایت ہے مجھ سے براء نے بیان کیا اور وہ جھوٹے
نہ تھے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سمع اللہ لمن حمدہ کہتے تو ہم میں سے کوئی نہ جھکتا (سجدہ کے لیے)
جبتک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ میں نہ جاتے پھر ہم آپ کے بعد سجدہ میں جاتے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ
بْنِ يَزِيْدَ يَقُوْلُ عَلَى الْمِنْبَرِ حَدَّثَنَا الْبَرَاءُ اَنَّهُمْ كَانُوْا يُصَلُّوْنَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَإِذَا رَكَعَ رَكَعُوْا فَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ فَقَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ لَمْ نَزَلْ قِيَامًا
حَتّٰى نَرَاهُ قَدْ وَضَعَ وَجْهَهُ فِي الْاَرْضِ ثُمَّ نَتْبَعُهُ ترجمہ عبداللہ بن یزید سے روایت ہے وہ کہتے
تھے منبر پر حدیث بیان کی ہم سے براء بن عازب نے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتے تھے جب آپ
رکوع کرتے تھے ہم بھی رکوع کرتے تھے اور جب آپ رکوع سے سر اٹھاتے اور سمع اللہ لمن حمدہ کہتے تو ہم کھڑے رہتے
یہانتک کہ آپ کو دیکھتے زمین پر پیشانی رکھتے اوس وقت ہم بھی سجدہ میں جاتے **عَنِ** الْبَرَاءِ قَالَ
كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحْنُوْ اَحَدٌ مِّنَّا ظَهْرَهُ حَتّٰى نَرَاهُ قَدْ سَجَدَ ثُمَّ نَسْجُدُ
زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الْكُوْفِيُّوْنَ اَبَانُ وَغَيْرُهُ قَالَ حَتّٰى نَرَاهُ يَسْجُدُ ترجمہ براء سے روایت

ف وَإِذَا

ن النَّبِيَّ اللّٰهِ

سے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (نماز پڑھتے) تھے تو ہم میں سے کوئی اپنی پیشانی نہ جھکاتا یہاں تک کہ آپ کو سجدہ میں نہ دیکھتا **عَنْ** عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفَجْرَ فَسَمِعْتُهُ يَقْرَأُ فَلَآ أُقْسِمُ بِالْخُنَّسِ الْجَوَارِ الْكُنَّسِ وَكَانَ لَا يَأْتِي رَجُلٌ صَفًّا ظَهَرَ حَتّٰى يَسْتَتِمَّ سَاجِدًا **ترجمہ** عمرو بن حریث سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز فجر پڑھی تو میں نے سنا آپ کو فلا اقسم بالخنس الجوار الکنس پڑھتے ہوئے یعنی سورہ والشمس) اور ہم میں سے کوئی اپنی پیشانی نہ جھکاتا جب تک آپ پوری طرح سجدہ میں نہ جاتے **باب** مَا يَقُوْلُ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرَّكُوْعِ جب رکوع سے سر اوٹھاوے تو کیا کہے **عَنِ** ابْنِ أَبِي أَوْفٰى قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَفَعَ ظَهْرَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْأَ السَّمٰوٰتِ وَمِلْأَ الْأَرْضِ وَمِلْأَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ **ترجمہ** عبداللہ بن ابی اوفی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رکوع سے اپنی پیٹھ اوٹھاتے تو فرماتے سمع اللہ لمن حمدہ اللھم ربنا لک الحمد اخیر تک یعنی سنا اللہ نے جو کوئی اسکی تعریف کرے یا اللہ تیری تعریف کرتا ہوں آسمانوں بھر اور زمین بھر اور جو چیز تو چاہے اسکے بعد اوس کے اوس بھر **ف** نووی نے کہا اسکا مطلب یہ ہے کہ اگر تعریف اللہ تعالیٰ کے جسم ہوتی تو آسمان زمین بھر جاتے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مقتدی اور اکیلا سب کو یہ دعا پڑھنا مسنون ہے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي أَوْفٰى قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو بِهٰذَا الدُّعَاءِ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْأَ السَّمٰوٰتِ وَمِلْأَ الْأَرْضِ وَمِلْأَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ **ترجمہ** عبداللہ بن ابی اوفی سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یہ دعا کیا کرتے اللھم ربنا لک الحمد ملا السمٰوات وملا الارض وملا ما شئت من شیء بعد **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي أَوْفٰى بَعْدَ مَا ذَهَبَ بَصَرُهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْأَ السَّمٰوٰتِ وَمِلْأَ الْأَرْضِ وَمِلْأَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ اَللّٰهُمَّ طَهِّرْنِي بِالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَمَاءِ الْبَارِدِ اَللّٰهُمَّ طَهِّرْنِي مِنَ الذُّنُوْبِ وَالْخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ **ترجمہ** عبداللہ بن ابی اوفی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوں فرمایا کرتے تھے یا اللہ تیری تعریف ہے آسمان بھر کر اور زمین بھر کر اور جو چیز تو چاہے اوس بھر کر یا اللہ پاک کر مجھکو برف اور اولے اور ٹھنڈے پانی سے یا اللہ پاک کر مجھکو گناہوں اور خطاؤں سے جیسے سفید کپڑا صاف ہوتا ہے میل سے **ف** نووی نے کہا یہ مبالغہ ہے مجازاً گناہوں سے پاک ہونے کے لیے اور گناہ اور خطا ایک ہیں یا گناہ سہو عن العباد

رأسه

السمٰوٰت

مراد ہے اور خطا سے حق اللہ عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ فِيْ رِوَايَةِ مُعَاذٍ كَمَا بَيَّنَّا الثَّوْبَ الْاَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَفِيْ رِوَايَةِ يَزِيْدَ مِنَ الدَّنَسِ ترجمہ وہی روایت کا وہی جو اوپر گذرا

وَفِيْ بَابِ مَا يُقَالُ بَعْدَ الرُّكُوْعِ مِلْءَ السَّمٰوٰتِ وَمِلْءَ الْاَرْضِ

عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ قَالَ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ مِّنْ بَعْدُ اَهْلَ الثَّنَاءِ وَالْمَجْدِ اَحَقُّ مَا قَالَ الْعَبْدُ وَكُلُّنَا لَكَ عَبْدٌ اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ ترجمہ ابوسعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب رکوع سے سر اوٹھاتے تو فرماتے ربنا لک الحمد اخیر تک ہے پروردگار ہمارے تجھکو سزا ہے ہون آسمانون بھر اور زمین بھر اور بھر جو چیز تو چاہے اس کے بعد اس بھر تو لائق ہے تعریف اور بزرگی کی بہت سچی بات جو بندے نے کہی (اور ہم سب تیرے بندے ہین) یہ ہے۔ اے اللہ ہمارے جو تو دیوے اوسکا روکنے والا کوئی نہین اور جو تو روکے اوسکا دینے والا کوئی نہین کوشش کرنیوالے کی کوشش تیرے سامنے فائدہ نہین دیتی (بلکہ جو تو چاہے وہ ہوتا ہے اس دعا کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی کہ بندے کی سب باتون مین یہ بڑھ چڑھ کر ہے کیونکر نہ ہوگی اسمین تفویض ہے ہر امر کی خداوند کریم کو اور بیان ہے بندون کی عاجزی کا اور شہنشاہ ملک کی قدرت کاملہ کا سبحان اللہ) ف دنیا کے کامون اور مقصدون کے لیے لوگ کوشش کرتے ہین اور بہت لوگ کوشش سے فائدہ ہونیکے بھی قائل ہین پر بعد بہت بڑے غور اور خوض کی یہ بات نکلتی ہے کہ ہر ایک مقصد کے لیے صدہا ہزارہا اسباب ہوتے ہین اور ان اسباب مین سے بہت سے اتفاقی اور غیر اختیاری اسباب کا جمع کرنا بندے کی قدرت سے باہر ہے پس ہر ایک مقصد کا حاصل کرنا قدرت سے باہر اور جب باہر ہوا تو تقدیر الٰہی پر شاکر رہنا اور ظاہر مین جھوٹ موٹ دنیادارون کی ملامت سے بچنے کے لیے ہاتھ پاؤن ہلانا لیکن بھروسا اور اعتقاد خدا پر رکھنا ٹھیک ہے اور یہی طریقہ ہے علما اور فضلا اور عرفا کا اور اسمین راحت ہے اور خلاصی ہے رنج اور غم سے اس کے خلاف مین تباہی اور بربادی اور مصیبت ہے مین تو تدبیر کے بہت خلاف ہون اور پہلے پہل کچھ تدبیر کا قائل تنہا باب نہین اور خدا کے اوپر اعتماد کرنے کو بہتر سمجھتا ہون یفعل اللہ ما یشاء ویحکم ما یرید عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ قَالَ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمٰوٰتِ وَمِلْءَ الْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ اَهْلَ الثَّنَاءِ وَالْمَجْدِ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ

لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ ترجمہ عبداللہ بن عباس کی ایسی ہی روایت ہے جیسی اوپر گذری مگر اس روایت میں یہ اخیر اقال العبد ولکن لک عبد نہیں ہے **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى قَوْلِهٖ وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهٗ ترجمہ ابن عباس کی وہ روایت ہے جو اوپر گذری اس میں یہ دعا ملاء ما شئت من شیٔ بعد تک ہے آگے نہیں ہے **بَابُ** النَّهْيِ عَنِ الْقِرَاءَةِ الْقُرْاٰنِ فِي الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ رکوع اور سجدہ میں قرآن پڑھنے کی ممانعت **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَشَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السِّتَارَةَ وَالنَّاسُ صُفُوْفٌ خَلْفَ اَبِيْ بَكْرٍ فَقَالَ اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّهٗ لَمْ يَبْقَ مِنْ مُبَشِّرَاتِ النُّبُوَّةِ اِلَّا الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ يَرَاهَا الْمُسْلِمُ اَوْ تُرٰى لَهٗ اَلَا وَاِنِّيْ نُهِيْتُ اَنْ اَقْرَاَ الْقُرْاٰنَ رَاكِعًا اَوْ سَاجِدًا فَاَمَّا الرُّكُوْعُ فَعَظِّمُوْا فِيْهِ الرَّبَّ وَاَمَّا السُّجُوْدُ فَاجْتَهِدُوْا فِي الدُّعَاءِ فَقَمِنٌ اَنْ يُّسْتَجَابَ لَكُمْ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سُلَيْمَانَ ترجمہ عبداللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (مرض موت میں) پردہ اٹھایا اور لوگ صف باندھے کھڑے تھے ابوبکر صدیق کے پیچھے آپ نے فرمایا اے لوگو اب نبوت کی خوشخبری دینے والوں میں سے کچھ نہ رہا (کیونکہ نبوت کا خاتمہ مجھ پر ہو گیا) مگر نیک خواب جسکو مسلمان دیکھے یا اوسکو اسکے واسطے کوئی اور دیکھے اور تمکو معلوم رہے کہ مجھ کو منع کیا گیا ہے میں قرآن کو پڑھنے سے رکوع یا سجدہ میں رکوع میں تو تم رب کی بڑائی کرو (یعنی سبحان ربی العظیم کہو) اور سجدہ میں کوشش کرو دعا میں تو دعا تمہاری قبول ہو **ف** نووی نے کہا اس حدیث سے رکوع اور سجود میں قرآن پڑھنے کی ممانعت نکلی بلکہ رکوع میں صرف تسبیح کرے اور سجدہ میں تسبیح اور دعا اگر کسی نے رکوع یا سجدے میں قرأت کی سوا سورہ فاتحہ کے اور کوئی سورۃ پڑھے تو مکروہ ہے لیکن نماز باطل نہ ہوگی اور سورہ فاتحہ پڑھنے میں دو قول ہیں ایک یہ کہ مکروہ ہے اور سورتوں کی طرح اور نماز باطل نہ ہوگی اور دوسرے یہ کہ حرام ہے اور نماز باطل ہو جاویگی یہ سب ہے کہ قصداً پڑھے اور جو بھولے سے پڑھے تو نماز مکروہ نہ ہوگی لیکن سجدہ سہو کرے دونوں صورتوں میں امام شافعی کے نزدیک اور علماء نے مستحب جانا ہے رکوع میں سبحان ربی العظیم کہنا اور سجدہ میں سبحان ربی الاعلیٰ تین تین بار اگر ایک بار کہے گا تو بھی کافی ہے اور تسبیح رکوع اور سجود میں سنت ہے واجب نہیں ہے مالک اور ابوحنیفہ اور شافعی کا یہی قول ہے اور امام احمد اور ایک طائفہ اہل حدیث کے نزدیک واجب ہے بدلیل ظاہر حدیث کے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَشَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السِّتْرَ وَرَاْسُهٗ مَعْصُوْبٌ فِيْ مَرَضِهِ الَّذِيْ مَاتَ

الرب عزوجل

فِيهِ فَقَالَ اللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَلَمْ يَبْقَ مِنْ مُبَشِّرَاتِ النُّبُوَّةِ إِلَّا الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ يَرَاهَا الْعَبْدُ الصَّالِحُ أَوْ تُرَى لَهُ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ سُفْيَانَ ترجمہ عبداللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پردہ اٹھایا اور آپ کے سر پر پٹی بندھی ہوئی تھی مرض موت میں تو فرمایا یا اللہ میں نے تیرا پیام پہونچا دیا تین بار ایسا ہی فرمایا پھر فرمایا اب نبوت کی خبر دینے والوں میں سے کوئی چیز نہیں رہی مگر نیک خواب جو نیک بندہ دیکھے یا اوسکو لیے دیکھا جاوے بعد اوس کے ایسا ہی بیان کیا جیسے اوپر گذرا

عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ نَهَانِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ أَنْ أَقْرَأَ رَاكِعًا أَوْ سَاجِدًا ترجمہ حضرت علی سے روایت ہے منع کیا مجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع یا سجدہ میں قرآن پڑھنے سے

عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ يَقُولُ نَهَانِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ وَأَنَا رَاكِعٌ أَوْ سَاجِدٌ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا

عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّهُ قَالَ نَهَانِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْقِرَاءَةِ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ وَلَا أَقُولُ نَهَاكُمْ ترجمہ حضرت علی سے روایت ہے منع کیا مجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع اور سجدہ میں قرآن پڑھنے سے اور میں یہ نہیں کہتا کہ تم کو منع کیا

ف اس سے یہ غرض نہیں آتی کہ رکوع یا سجدہ میں قرآن پڑھنے کی اجازت ہے بلکہ ممانعت عام ہے سب کے لیے پر احتیاط حضرت علی نے حدیث کی نقل کرنے میں اتنا تصرف بھی جائز نہ کہا

عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَانِي حَتَّى أَنْ أَقْرَأَ رَاكِعًا أَوْ سَاجِدًا ترجمہ حضرت علی نے کہا منع کیا مجھکو میرے محبوب نے یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن پڑھنے سے

عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّهُمْ يَنْهَانِي عَنْ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ وَأَنَا رَاكِعٌ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي رِوَايَةِ إِبْرَاهِيمَ النَّهْيَ عَنْهَا فِي السُّجُودِ كَمَا ذَكَرَ الزُّهْرِيُّ وَرَوَاهُ ابْنُ سَلَمَةَ وَالْوَلِيدُ بْنُ كَثِيرٍ وَدَاوُدُ بْنُ قَيْسٍ ترجمہ حضرت علی نے کہا منع کیا مجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن پڑھنے سے رکوع میں اس روایت میں سجدہ کا ذکر نہیں ہے

عَنْ عَلِيٍّ نَهَانِي وَلَمْ يَقُلْ نَهَاكُمْ فِي السُّجُودِ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس روایت میں بھی سجدہ کا ذکر نہیں ہے

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ نُهِيتُ أَنْ أَقْرَأَ الْقُرْآنَ وَأَنَا رَاكِعٌ لَا يَذْكُرُ فِي الْإِسْنَادِ عَلِيًّا ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے مجھے رکوع میں قرآن پڑھنے کی ممانعت ہوئی اس سند میں حضرت علی کا ذکر نہیں ہے

بَابُ مَا يَقُولُ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ رکوع اور سجدہ میں کیا کہنا چاہیے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَقْرَبُ مَا يَكُونُ الْعَبْدُ مِنْ رَبِّهِ وَهُوَ سَاجِدٌ فَأَكْثِرُوا الدُّعَاءَ

ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بندہ اپنے پروردگار سے سجدہ میں بہت نزدیک ہوتا ہے تو بہت دعا کرو سجدہ میں **ف** نووی نے کہا مراد یہ ہے کہ نزدیک ہوتا ہے اور کے رحمت اور فضل سے اور اس حدیث میں رغبت ہے سجدہ میں دعا کے لیے اور دلیل ہے اوس شخص کی جو سجدہ کو قیام سے افضل بتاتا ہے اور اس باب میں تین قول ہیں ایک یہ کہ سجدہ میں بہت دیر کرنا اور سجدہ اور رکوع زیادہ کرنا طول قیام سے افضل ہے اسکو ترمذی اور بغوی نے ایک جماعت سے علماء سے نقل کیا اور ابن عمر ہی سجدہ کے طول کے افضل جانتے ہیں دوسرے یہ کہ طول قیام افضل ہے امام شافعی کا یہی مذہب ہے کیونکہ جابر کی روایت صحیح مسلم میں موجود ہے کہ افضل نماز وہ ہے جس میں قنوت یعنی قیام طویل ہو اور قیام کا ذکر قرارت ہے اور سجدہ کا ذکر تسبیح ہے اور قرارت افضل ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے کہ آپ قیام میں سجدہ سے زیادہ طول کرتے تیسری یہ کہ دونوں امر برابر ہیں فضیلت میں اور امام احمد نے اس مسئلہ میں توقف کیا ہے اور کوئی حکم نہیں دیا اور اسحاق بن راہویہ نے کہا کہ رکوع اور سجود زیادہ کرنا افضل ہے اور رات کو طول قیام سے انتہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ یَقُوْلُ فِیْ سُجُوْدِهٖ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ ذَنْبِیْ كُلَّهٗ دِقَّهٗ وَجِلَّهٗ وَاَوَّلَهٗ وَاٰخِرَهٗ وَعَلَانِیَتَهٗ وَسِرَّهٗ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ میں یہ دعا کرتے اللھم اغفرلی اخیر تک یعنی اے اللہ بخشدے میرے سب گناہ چاہے کہ تھوڑے ہوں یا بہت اول ہوں یا آخر چھپے ہوں یا کھلے **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُكْثِرُ اَنْ یَّقُوْلَ فِیْ رُكُوْعِهٖ وَسُجُوْدِهٖ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ یَتَاَوَّلُ الْقُرْاٰنَ ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے رکوع اور سجدہ میں اکثر یہ فرماتے تھے سبحانک اللھم وبحمدک اللھم اغفرلی قرآن پر عمل کرتے تھے **ف** قرآن میں یہ وارد ہے فسبح بحمد ربک و استغفرہ اسکے موافق آپ تسبیح اور استغفار بہت کرتے تھے **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُكْثِرُ اَنْ یَّقُوْلَ قَبْلَ اَنْ یَّمُوْتَ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَیْكَ قَالَتْ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا هٰذِهِ الْكَلِمَاتُ الَّتِیْ اَرَاكَ اَحْدَثْتَهَا تَقُوْلُهَا قَالَ جُعِلَتْ لِیْ عَلَامَةٌ فِیْ اُمَّتِیْ اِذَا رَاَیْتُهَا قُلْتُهَا اِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ اِلٰی اٰخِرِ السُّوْرَةِ ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وفات سے پہلے اکثر فرماتے تھے سبحانک اللھم وبحمدک استغفرک واتوب الیک میں نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ کیا کلمے ہیں جنکو آپ نے نکالا ہے آپ انہی کو کہا کرتے

حدیث ۱ متفق علیہ و اللفظ لمسلم

ہین آپنے فرمایا خدانے میرے لیے ایک نشانی مقرر کردی ہے میری امت مین جب مین اسکو دیکھتا ہون تو ان کلمون کو کہتا ہون اذا جاء نصر اللہ والفتح آخر سورہ تک **ف** سورہ اذا جاء نصر اللہ مکہ کے فتح ہونے کے بعد اوتری جب اسلام پھیل گیا اور جوق جوق لوگ مسلمان ہونے لگے اللہ تعالے نے اس سورہ مین اپنے پیغمبر کو خوشخبری دی اور فرمایا اب خدا کی باتین پوری ہونگی اور ضمناً اس سورت مین اشارہ ہے آپکی وفات کے قرب کی طرف کیونکہ نبوت کا کام پورا ہوگیا۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ استغفار بصیغہ متکلم درست ہے اور بعضون نے اسکو مکروہ جانا ہے اس خیال سے کہ کہین پھر گناہ نہ کرے اور جھوٹھ مین مبتلا ہو ورنہ افضل یہ ہے کہ یون کہے اللھم اغفرلی **عن** عائشۃ قالت ما رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم منذ نزل علیہ اذا جاء نصر اللہ والفتح یصلی صلوۃ الا دعا او قال فیھا سبحانک ربی وبحمدک اللھم اغفرلی

ترجمہ ام المومنین عائشہؓ سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جب سے سورہ اذا جاء نصر اللہ والفتح اتری آپ جب نماز پڑھتے تو دعا کرتے اور فرماتے سبحانک ربی وبحمدک اللھم اغفرلی یعنے پاک ہے تو اے رب میرے اور شکر ہے تیرا یا اللہ بخشدے مجھکو **عن** عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یکثر من قول سبحان اللہ وبحمدہ اتوب الیہ قالت فقلت یا رسول اللہ انک تکثر من قول سبحان اللہ وبحمدہ استغفر اللہ واتوب الیہ فقال خبرنی ربی انی سأری علامۃ فی امتی فاذا رأیتھا اکثرت من قول سبحان اللہ وبحمدہ استغفر اللہ واتوب الیہ فقد رأیتھا اذا جاء نصر اللہ والفتح فتح مکۃ ورأیت الناس یدخلون فی دین اللہ افواجا فسبح بحمد ربک واستغفرہ انہ کان توابا

ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر یہ فرماتے تھے سبحان اللہ وبحمدہ استغفر اللہ واتوب الیہ آپ نے فرمایا مجھسے میرے رب نے بیان کیا تو ایک نشانی دیکھیگا اپنی امت مین پھر جب مین اوس نشانی کو دیکھتا ہون تو تسبیح کہتا ہون یعنے یہی سبحان اللہ وبحمدہ استغفر اللہ واتوب الیہ کہتا ہون وہ نشانی یہ شاید ہے اذا جاء نصر اللہ اخیر تک یعنے جب اللہ کی مدد آگئی اور مکہ فتح ہوگیا اور لوگ خدا کے دین مین جوق جوق شریک ہونے لگے تو اللہ کی تعریف کر باقی بھول اور بخشش مانگ اوس سے وہ بخشنے والا ہے **عن** ابن جریج قال لعطاء کیف تقول انت فی الرکوع قال اما سبحانک وبحمدک لا الہ الا انت فاخبرنی ابن ابی ملیکۃ عن عائشۃ قالت افتقدت النبی صلی اللہ علیہ وسلم ذات لیلۃ فظننت انہ ذھب بعض نسائہ فتجسست ثم رجعت

باب ما یقال فی رکوعہ

فَإِذَا هُوَ رَاكِعٌ أَوْ سَاجِدٌ يَقُولُ سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ فَقُلْتُ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي إِنِّي لَكِ لَفِي شَأْنٍ وَإِنَّكَ لَفِي آخَرَ ترجمہ ابن جریج سے روایت ہے میں نے عطا سے کہا تم رکوع میں کیا کہتے ہو انہوں نے کہا سبحانک وبحمدک لا الہ الا انت تو مجھ سے ابی ملیکہ نے روایت کیا انہوں نے حضرت عائشہ سے سنا انہوں نے کہا ایک رات میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے پاس نہ پایا میں سمجھی آپ شاید کسی اور بی بی پاس گئے ہیں اور میں نے ڈھونڈا پھر لوٹے تو آپ رکوع یا سجدے میں تھے اور فرماتے تھے سبحانک وبحمدک لا الہ الا انت میں نے کہا میرے ماں باپ آپ پر صدقے ہوں میں کس خیال میں تھی اور آپ کس کلام میں مصروف ہیں عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ فَقَدْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً مِنَ الْفِرَاشِ فَالْتَمَسْتُهُ فَوَقَعَتْ يَدِي عَلَى بَطْنِ قَدَمِهِ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ وَهُمَا مَنْصُوبَتَانِ وَهُوَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوبَتِكَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْكَ لَا أُحْصِي ثَنَاءً عَلَيْكَ أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلَى نَفْسِكَ ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے ایک رات میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ پایا بچھونے پر میں نے ڈھونڈا تو میرا ہاتھ آپ کے تلوے پر پڑا آپ سجدے میں تھے اور دونوں پاؤں کھڑے تھے اور فرماتے تھے اللھم انی اعوذ برضاک الخ تک یعنی اے اللہ میرے میں پناہ مانگتا ہوں تیری رضامندی کی تیرے غصے سے اور تیری بخشش کی تیرے عذاب سے اور پناہ مانگتا ہوں میں تیری تجھ سے مجھے تیری تعریف کرنے کی طاقت نہیں تو ایسا ہی ہے جیسے تو نے خود اپنی تعریف کی ف اس حدیث میں ان لوگوں کی دلیل ہے جو کہتے ہیں عورت کے چھونے سے وضو نہیں جاتا ابو حنیفہ رح کا یہی قول ہے پر مالک اور شافعی اور احمد اور اکثر علما کا یہ مذہب ہے کہ عورت کے چھونے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے اس حدیث میں وہ تاویل کرتے ہیں کہ شاید یہ حائل کے اوپر سے ہوگا اور وہ ضرر نہیں کرتا عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ فِي رُكُوعِهِ سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ رَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے رکوع اور سجدے میں کہتے سبوح قدوس رب الملائکۃ والروح یعنے پاک ہے وہ خداوند برکت والا پروردگار فرشتوں کا اور روح کا ف روح ایک بڑا فرشتہ ہے یا حضرت جبرئیل کو کہتے ہیں یا روح ایک مخلوق ہے جو نہ فرشتے نہیں دیکھتے جیسے ہم فرشتوں کو نہیں دیکھتے (نووی) عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا الْحَدِيثِ ترجمہ دوسری روایت کا وہی حال ہے اوپر گذرا

بَابُ فَضْلِ السُّجُودِ وَالْحَثِّ

علیہ سجدہ کی فضیلت اور اوسکی ترغیب **عَنْ** مَعْدَانَ بْنِ طَلْحَةَ الْيَعْمَرِيِّ قَالَ لَقِيتُ ثَوْبَانَ
مَوْلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ أَخْبِرْنِي بِعَمَلٍ أَعْمَلُهُ يُدْخِلُنِي اللّٰهُ بِهِ الْجَنَّةَ
أَوْ قَالَ قُلْتُ بِأَحَبِّ الْأَعْمَالِ إِلَى اللّٰهِ فَسَكَتَ ثُمَّ سَأَلْتُهُ فَسَكَتَ ثُمَّ سَأَلْتُهُ الثَّالِثَةَ فَقَالَ سَأَلْتُ
عَنْ ذٰلِكَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَلَيْكَ بِكَثْرَةِ السُّجُودِ لِلّٰهِ فَإِنَّكَ لَا تَسْجُدُ
لِلّٰهِ سَجْدَةً إِلَّا رَفَعَكَ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْكَ بِهَا خَطِيئَةً قَالَ مَعْدَانُ ثُمَّ لَقِيتُ أَبَا
الدَّرْدَاءِ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ لِي مِثْلَ مَا قَالَ لِي ثَوْبَانُ ترجمہ معدان بن ابی طلحہ یعمری سے روایت ہے
مین ثوبان سے ملا جو مولے (غلام آزاد) تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کہا مجھکو ایسا کام بتلاؤ جس
کی وجہ سے اللہ مجھکو جنت مین لے جاوے یا یون کہا مجھے وہ کام بتاؤ جو سب کامون سے زیادہ اللہ کو پسند ہے
یہ سنکر ثوبان چپ ہورہے پھر مین نے پوچھا پھر چپ ہورہے پھر پوچھا تیسری بار تو کہا مین نے یہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپ نے فرمایا تو سجدہ بہت کیا کر اسواسطے کہ ہر ایک سجدہ سے اللہ تعالی تیرا ایک درجہ بلند
کریگا اور تیرا ایک گناہ معاف کریگا معدان نے کہا پھر مین ابو الدرداء سے ملا اون سے پوچھا اونہون نے بھی
ایسا ہی کہا جیسے ثوبان نے کہا تھا **عَنْ** رَبِيعَةَ بْنِ كَعْبٍ الْأَسْلَمِيِّ قَالَ كُنْتُ أَبِيتُ مَعَ
رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَيْتُهُ بِوَضُوئِهِ وَحَاجَتِهِ فَقَالَ لِي سَلْ فَقُلْتُ أَسْأَلُكَ
مُرَافَقَتَكَ فِي الْجَنَّةِ فَقَالَ أَوَغَيْرَ ذٰلِكَ قُلْتُ هُوَ ذَاكَ قَالَ فَأَعِنِّي عَلَى نَفْسِكَ بِكَثْرَةِ السُّجُودِ
ترجمہ ربیعہ بن کعب اسلمی سے روایت ہے مین رات کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس رہا کرتا اور آپ
کے لیے وضو اور حاجت کا پانی لاتا ایک بار آپ نے فرمایا مانگ جو تجھ کو مانگنا ہے مین نے کہا مین آپکے رفاقت
چاہتا ہون جنت مین آپنے فرمایا کچھ اور مین نے کہا بس یہی آپنے فرمایا اچھا تو میری مدد کر بہت سجدے کرنے سے
ف یعنی سجدہ اگر کیا کر تو امید ہے کہ میرا ساتھ تجھکو جنت مین ملجاوے کیونکہ سجدہ وہ عبادت ہے جس
مین بندے کو خدا سے نہایت قرب ہوتا ہے **بَابُ** اِعْضَاءِ السُّجُودِ الَّتِي عَنْ كَثْرَةِ الشَّعْرِ وَ
الثَّوْبِ فِي عَقْصِ الرَّأْسِ فِي الصَّلٰوةِ سجدے کے اعضا کا بیان اور بالون اور کپڑے کے سمیٹنے کی ممانعت
اور جوڑہ باندھ کر نماز پڑھنے کا بیان **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أُمِرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَنْ يَسْجُدَ عَلَى سَبْعَةِ أَعْظُمٍ وَنُهِيَ أَنْ يَكُفَّ شَعَرَهُ أَوْ ثِيَابَهُ هٰذَا حَدِيثُ يَحْيٰى وَقَالَ أَبُو
الرَّبِيعِ عَلَى سَبْعَةِ أَعْظُمٍ وَنُهِيَ أَنْ يَكُفَّ شَعَرَهُ وَثِيَابَهُ الْكَفَّيْنِ وَالرُّكْبَتَيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ

وَالْجَبْهَةِ ترجمہ عبداللہ بن عباس سے روایت ہے حکم کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سات ہڈیوں پر
سجدہ کرنیکا ف اس سے معلوم ہوا کہ سجدے کے سات اعضا ہیں اور سجدہ کرنیوالے کو وہ سب اعضا زمین
سے لگانا چاہیے اور سجدہ پیشانی اور ناک دونوں پر کرنا چاہیے لیکن پیشانی کا تو زمین پر رکھنا واجب
ہے اور ناک کا لگانا مستحب ہے اگر ناک لگائے اور پیشانی نہ لگائے تو سجدہ درست نہوگا امام مالک اور شافعی
اور اکثر علماء کا یہی قول ہے اور ابوحنیفہ کے نزدیک دونوں میں سے ایک کا لگانا کافی ہے اور امام احمد اور ابن حبیب
کے نزدیک دونوں کا لگانا ضرور ہے موجب ظاہر حدیث کے اور اکثر علماء نے کہا ہے کہ ظاہر حدیث کے موجب
ناک اور پیشانی ایک عضو کے حکم میں ہے ورنہ سجدہ کے اعضا آٹھ ہوجاوینگے دونوں ہاتھ اور دونوں
گھٹنے اور دونوں پاؤں اور ناک اور پیشانی (نووی مختصراً) ق اور منع کیا بال اور کپڑے کو سمیٹنے
سے ف بال کا سمیٹنا یہ ہے کہ سر چوٹی کو جطرح باندھا ہو اس طرح نماز پڑھنا مکروہ ہے باتفاق علماء۔
ق یحییٰ کی روایت ہے اور ابوالربیع نے کہا سات ہڈیوں پر سجدہ کرنیکا اور بال اور کپڑے سمیٹنے کی
ممانعت کی سات ہڈیاں یہ ہیں دونوں ہتھیلیاں دونوں گھٹنے دونوں پاؤں پیشانی عَنِ ابْنِ
عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اُمِرْتُ اَنْ اَسْجُدَ عَلٰى سَبْعَةِ اَعْظُمٍ وَلَا اَكُفَّ
ثَوْبًا وَشَعْرًا ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے حکم ہوا سجدہ کرنیکا
سات ہڈیوں پر اور نہ سمیٹنے کپڑے اور بال عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اُمِرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اَنْ يَسْجُدَ عَلٰى سَبْعَةٍ وَنُهِيَ اَنْ يَكُفَّ الشَّعْرَ وَالثِّيَابَ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم ہوا سات اعضا پر سجدہ کرنیکا اور ممانعت ہوئی بال اور کپڑے سمیٹنے کی عَنِ ابْنِ
عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اُمِرْتُ اَنْ اَسْجُدَ عَلٰى سَبْعَةِ اَعْظُمٍ الْجَبْهَةِ
وَاَشَارَ بِيَدِهٖ عَلٰى اَنْفِهٖ وَالْيَدَيْنِ وَالرِّجْلَيْنِ وَاَطْرَافِ الْقَدَمَيْنِ وَلَا نَكْفِتَ الثِّيَابَ وَلَا الشَّعْرَ
ترجمہ عبداللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے حکم ہوا سات ہڈیوں پر سجدہ
کرنیکا پیشانی پر اور اشارہ کیا آپ نے اپنے ہاتھ سے ناک پر اور دونوں ہاتھوں پر اور دونوں گھٹنوں پر اور دونوں
قدموں کی انگلیوں پر اور حکم ہوا کپڑے اور بال نہ سمیٹنے کا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اُمِرْتُ اَنْ اَسْجُدَ عَلٰى سَبْعٍ وَلَا اَكْفِتَ الشَّعْرَ وَلَا الثِّيَابَ الْجَبْهَةِ
وَالْاَنْفِ وَالْيَدَيْنِ وَالرُّكْبَتَيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ ترجمہ عبداللہ بن عباس سے روایت رسول اللہ صلی اللہ

ق الی ان اکفت

علیہ وسلم نے فرمایا مجھے حکم ہوا سات اعضا پر سجدہ کرنیکا اور بالوں اور کپڑوں کو نہ سمیٹنے کا وہ سات اعضا یہ
ہیں پیشانی اور ناک (یہ دونوں ایک عضو کے حکم میں ہیں) دونوں ہاتھ دونوں گھٹنے دونوں قدم **عَنْ**
عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ رَاٰی عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الْحَارِثِ یُصَلِّیْ وَرَاْسُهٗ مَعْقُوْصٌ مِّنْ وَّرَآئِهٖ فَقَامَ
خَلْفَهٗ یَحُلُّهٗ فَلَمَّا انْصَرَفَ اَقْبَلَ اِلٰی ابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ مَالَكَ وَرَاْسِیْ فَقَالَ اِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّمَا مَثَلُ هٰذَا مَثَلُ الَّذِیْ یُصَلِّیْ وَهُوَ مَكْتُوْفٌ **ترجمہ** عبداللہ
بن عباس نے دیکھا عبداللہ بن حارث کو وہ جوڑہ باندھے ہوئے نماز پڑھ رہے تھے تو عبداللہ بن عباس ان کے
جوڑے کو کھولنے لگے جب وہ نماز سے فارغ ہوئے تو پوچھا تم نے میرے سر کیوں چھوا عبداللہ بن عباس نے کہا
میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جو شخص باندھ کر نماز پڑھے اسکی
مثال ایسی ہے جیسے کوئی ستر کھولکر نماز پڑھے **ف** اس سے معلوم ہوا کہ نماز کا اعادہ ضروری ہے اگر جوڑا
باندھ کر نماز پڑھی لیکن جمہور علماء کے نزدیک اعادہ ضروری نہیں بلکہ نماز مکروہ ہوگی **بَابُ** الْاِعْتِدَالِ
فِی السُّجُوْدِ وَوَضْعِ الْكَفَّیْنِ عَلَی الْاَرْضِ وَرَفْعِ الْمِرْفَقَیْنِ عَنِ الْجَنْبَیْنِ وَرَفْعِ الْبَطْنِ عَنِ الْفَخِذَیْنِ فِی
السُّجُوْدِ سجدہ کس طرح کرے دونوں ہتھیلیاں زمین پر لگادے اور دونوں کہنیاں پہلوؤں سے جدا رکھے
اور پیٹ کو ران سے جدا کرے **عَنْ** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اعْتَدِلُوْا فِی
السُّجُوْدِ وَلَا یَبْسُطْ اَحَدُكُمْ ذِرَاعَیْهِ اِنْبِسَاطَ الْكَلْبِ **ترجمہ** انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا اعتدال کرو سجدہ میں اور نہ بچھا دے کوئی تم میں سے اپنی باہوں کو کتے کیطرح **ف** یعنی کہنیاں
زمین پر نہ لگادے اور نہ پسلیوں سے ملادے جیسے کتا بیٹھتا ہے بلکہ کہنیاں زمین سے اوٹھی رہیں اور دونوں باہیں
زمین سے اتنی کہ اگر بدن نرگاؤ تو بغلیں نظر آویں **عَنْ** شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَفِیْ حَدِیْثِ ابْنِ
جَعْفَرٍ وَلَا یَبْسُطُ اَحَدُكُمْ ذِرَاعَیْهِ اِنْبِسَاطَ الْكَلْبِ **ترجمہ** وہی حدیث اوپر گذری **عَنِ** الْبَرَآءِ قَالَ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَجَدْتَ فَضَعْ كَفَّیْكَ وَارْفَعْ مِرْفَقَیْكَ **ترجمہ** براء سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تو سجدہ کرے تو اپنی ہتھیلیاں زمین پر رکھ اور کہنیاں زمین سے
اوٹھالے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَالِكِ ابْنِ بُحَیْنَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ
اِذَا صَلّٰی فَرَّجَ بَیْنَ یَدَیْهِ حَتّٰی یَبْدُوَ بَیَاضُ اِبْطَیْهِ **ترجمہ** عبداللہ بن مالک بن بحینہ سے روایت ہے
بحینہ عبداللہ کی ماں کا نام ہے مالک کی بی بی کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز پڑھتے تو دونوں بغلیں

ف باب جمع الرأس في الصلوة
ف لرأسي
ف باب الاعتدال في السجود ووضع الكفين ورفع المرفقين
ف ينبسط
ف ينساط
ف باب الاعتدال في السجود ورفع البطن عن الفخذين

کو بغلوں سے اجدار کہتے اتنا کہ آپ کی بغلوں کی سفیدی دکھلائی دیتی **عن** جعفر بن ربیعۃ بھذا الاسناد وفی روایۃ بکر بن الحارث کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا سجد یجخ حتی یری وضح ابطیہ وفی روایۃ اللیث ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا سجد فرج یدیہ یعنی ابطیہ حتی ان لاری بیاض ابطیہ **ترجمہ** جعفر بن ربیعہ دوسری روایت ایسی ہی ہے جیسے اوپر گذری عمرو بن الحارث کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدہ کرتے تو دونوں ہاتھوں کو کشادہ رکھتے یعنی بغلوں سے اجدار رکھتے یہانتک کہ آپکی بغلوں کی سفیدی دکھلائی دیتی اور لیث کی روایت میں یوں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدہ کرتے تو دونوں ہاتھوں کو پہلوؤں سے اجدار رکھتے یہانتک کہ میں آپکی بغلوں کی سفیدی دیکھتا **عن** میمونۃ قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا سجد لو شاءت بہمۃ ان تمر من تحت یدیہ مرت **ترجمہ** ام المومنین میمونہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدہ میں ہوتے اگر بکری کا بچہ چاہتا تو نکل جاتا **ف** یعنی ہاتھوں کو اتنا کشادہ رکھتے کہ اس کے نیچے سے بکری کا بچہ نکل سکتا **عن** میمونۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا سجد لو شاءت عنز ان تمر بین یدیہ لمرت **ترجمہ** ام المومنین میمونہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدہ کرتے تو دونوں ہاتھوں کو پہلوؤں سے اتنا جدا رکھتے کہ آپکی بغلوں کی سفیدی دکھلائی دیتی پھر جب سجدہ سے اپنا سر اٹھاتے تو اپنی ران پر ٹیکا دیتے **ف** یہ ترجمہ پہلی قسم کی روایتوں کا ہے یعنی آخر قعدہ میں تورک سنت ہے جیسے بخاری نے اپنی صحیح میں سعید یا ابو حمید ساعدی سے تورک یہ ہے کہ دونوں پاؤں کو داہنی طرف نکالدیتے اور سرین پر زور دیکر بیٹھتے **عن** میمونۃ بنت الحارث قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا سجد لو شاءت عنز ان تمر لمرت **ترجمہ** ام المومنین میمونہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدہ کرتے تو دونوں ہاتھوں کو بغلوں سے اجدار رکھتے یہانتک کہ آپکی بغلوں کی سفیدی نظر آتی **باب** ما یجمع صفۃ الصلوۃ وما یفتتح بہ ویختم بہ وصفۃ الرکوع والاعتدال منہ والسجود والاعتدال منہ والتشہد بعد کل رکعتین من الرباعیۃ وصفۃ الجلوس بین السجدتین وفی التشہد الاول **ترجمہ** اس چیز کا بیان جو نماز کی صفت کو جامع ہے اور جس سے نماز شروع کی جاتی ہے اور رکوع اور سجدہ اور ان سے اعتدال کی ترتیب اور چار رکعتی نماز میں ہر دو رکعت کے بعد تشہد کا بیان اور دو سجدوں کے درمیان بیٹھنے اور پہلے تشہد کے بیٹھنے کا بیان **عن** عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا قالت کان رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم یستفتح الصلوۃ بالتکبیر والقراءۃ بالحمد للہ رب العلمین وکان اذا رکع لم یشخص رأسہ ولا یصوبہ ولکن بین ذلک وکان اذا رفع رأسہ من الرکوع لم

يَسْجُدُ حَتّٰى يَسْتَوِيَ قَائِمًا وَكَانَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السَّجْدَةِ لَمْ يَسْجُدْ حَتّٰى يَسْتَوِيَ جَالِسًا وَكَانَ
يَقُوْلُ فِيْ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ التَّحِيَّةُ وَكَانَ يَفْرِشُ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَيَنْصِبُ رِجْلَهُ الْيُمْنٰى وَكَانَ يَنْهٰى
عَنْ عُقْبَةِ الشَّيْطَانِ وَيَنْهٰى أَنْ يَفْتَرِسَ الرَّجُلُ ذِرَاعَيْهِ افْتِرَاسَ السَّبُعِ وَكَانَ يَخْتِمُ الصَّلٰوةَ
بِالتَّسْلِيْمِ وَفِيْ رِوَايَةٍ ابْنِ نُمَيْرٍ عَنْ أَبِيْ خَالِدٍ وَكَانَ يَنْهٰى عَنْ عَقِبِ الشَّيْطَانِ **ترجمہ** ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شروع کرتے نماز کو اللہ اکبر کہکر اور قرارت کو الحمد للہ رب العلمین سے
(نہ بسم اللہ الرحمن الرحیم آہستہ سے کہتے) اور جب رکوع کرتے تو سر کو نہ اونچا رکھتے نہ نیچا بلکہ (پیٹھ کے) برابر رکھتے (بیچ
بیچ میں جب سر اوٹھاتے رکوع سے تو سجدہ نہ کرتے یہانتک کہ سیدھے کھڑے ہو جاتے اور جب سجدے سے
سر اوٹھاتے تو دوسرا سجدہ نہ کرتے یہان تک کہ سیدھے بیٹھ جاتے اور ہر دو رکعت کے بعد (قعدے میں) التحیات
پڑھتے اور بایان پاؤن بچھا کر داہنا پاؤن کھڑا کرتے اور منع کرتے تھے شیطان کی بیٹھک سے **ف** جسکو اقعا
کہتے ہین وہ یہ ہے کہ دونون سرین کو زمین سے لگا دے اور پنڈلیون کو کھڑا کرے اور دونون ہاتھ زمین پر رکھے
جیسے کتا بیٹھتا ہے **ف** اور منع کرتے تھے اسبات سے کہ آدمی اپنے دونون ہاتھ زمین پر بچھا دیوے درندے
جانور کیطرح اور ختم کرتے تھے نماز کو سلام سے **ف** اس حدیث سے بہت سے مسئلے معلوم ہوئے پہلے یہ کہ قرارت الحمد
للہ رب العلمین سے شروع کرے یہ دلیل ہے امام مالک اور اون لوگون کی جو بسم اللہ کو سورہ فاتحہ مین داخل نہین
سمجھتے اور شافعی اور اکثر علمار نے اسکا جواب یہ دیا ہے کہ مقصود اس عبارت کا یہ ہے کہ قرآن کی سورتون مین سے
پہلے یہ سورہ پڑھتے تھے یعنی الحمد کی سورت اور یہ مطلب نہین کہ الحمد للہ رب العالمین بغیر بسم اللہ کے پڑھتے تھے
اور بہت سے دلیلین اس امر پر قائم ہوئی ہین کہ بسم اللہ جزو ہے سورۂ فاتحہ کا دوسرے یہ کہ رکوع مین پیٹھ کو برابر رکھنا
چاہیے اگلے اور پچھلے سے تیسرے یہ کہ جب رکوع سے سر اٹھاوے تو سیدھا کھڑا ہو اسیطرح دونون سجدون کے بیچ مین سیدھا
بیٹھے چوتھے یہ کہ ہر دو رکعت کی جو قعدہ پڑھے اور امام احمد بن حنبل اور اہل حدیث کے نزدیک دونون
تشہد واجب ہین اس حدیث کے رو سے اور مالک اور ابو حنیفہ اور اکثر علمار کے نزدیک دونون تشہد سنت ہین اور
امام شافعی کے نزدیک پہلا تشہد سنت ہے اور دوسرا واجب ہے پانچوین یہ کہ بایان پاؤن بچھاوے اور داہنا پاؤن
کھڑا کرے قعدے مین امام ابو حنیفہ کے نزدیک دونون قعدون مین اسیطرح بیٹھے اور امام مالک کے نزدیک دونون
قعدون مین ترک سنت ہے اور شافعی کے نزدیک جس جلسے کے بعد سلام ہو اس مین ترک سنت ہے اور ترک کا
بیان اوپر گذر چکا اور امام شافعی کے نزدیک نماز مین چار جلسے ہین ایک دونون سجدون کے بیچ دوسرے ہر رکعت

کے بعد دوسرے سجدہ سے فراغت پاکر قیام سے پہلے اسکو جلسہ استراحت کہتے ہیں تیسرے تشہد اول کا جلسہ چوتھی تشہد اخیر کا جلسہ پانچویں یہ کہ نماز کو ختم کرے سلام پر مالک اور شافعی اور احمد اور جمہور سلف اور خلف کا یہی قول ہے کہ سلام فرض ہے اور بغیر اسکی نماز صحیح نہیں ہوتی لیکن امام ابوحنیفہ اور ثوری اور اوزاعی کے نزدیک سلام سنت ہے اگر نکرے تب بھی نماز صحیح ہوجاویگی بلکہ ابی حنیفہ رح کے نزدیک اگر سلام کے بدلے کوئی فعل نماز کے منافی جیسے حدث وغیرہ کرے تب بھی نماز تمام ہوجاویگی

(نووی مختصرا) **باب** سُتْرَةُ الْمُصَلِّيْ نذکر الصلوٰۃ الی سترۃ والنہی عن المرور بین یدی المصلی وحکم المار وردّ دفع المار وجواز الاعتراض بین یدی المصلی والصلوٰۃ الی الراحلۃ والامر بالدنو من السترۃ وبیان قدر السترۃ وما یتعلق بذالک نمازی کے ستر کا بیان اور ستر کی طرف نماز پڑھنے کا استحباب اور نمازی کے آگے گذرنے کی ممانعت اور گذرنے والے کو دفع کرنے اور نمازی کے آگے بیٹھنے کے جواز کا بیان۔ اور اسواری کی طرف نماز پڑھنا۔ اور ستر کے نزدیک ہونیکا حکم اور ستر کے اندازہ کا بیان اور جو مسائل ستر کے متعلق ہیں انکا بیان **عَنْ** مُوْسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا وَضَعَ اَحَدُكُمْ بَيْنَ يَدَيْهِ مِثْلَ مُؤْخِرَةِ الرَّحْلِ فَلْيُصَلِّ وَلَا يُبَالِيْ مَنْ مَرَّ وَرَاءَ ذٰلِكَ **ترجمہ** موسیٰ بن طلحہ نے اپنے باپ سے روایت کیا کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب تم میں سے کوئی اپنے سامنے پالان کی پچھلی لکڑی کے برابر کچھ رکھ لیوے اور نماز پڑھے اور پرواہ نکرے جو چیز اسکے پیچھے جاوے **ف** پالان کی پچھلی لکڑی کی انتہائی لمبائی کے برابر ہوتی ہے حدیث سے معلوم ہوا کہ صرف نمین پر کنکر کھینچ لینا کافی نہیں ہے اگرچہ ایک حدیث اس باب میں آئی ہے مگر کھینچنا کافی ہے اور امام احمد کا یہی قول ہے یہ حدیث ضعیف ہے **عَنْ** مُوْسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كُنَّا نُصَلِّيْ وَالدَّوَابُّ تَمُرُّ بَيْنَ اَيْدِيْنَا فَذَكَرْنَا ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مِثْلُ مُؤْخِرَةِ الرَّحْلِ تَكُوْنُ بَيْنَ يَدَيْ اَحَدِكُمْ ثُمَّ لَا يَضُرُّهُ مَا مَرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ فَلَا يَضُرُّ مَنْ مَرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ **ترجمہ** موسیٰ بن طلحہ نے اپنے باپ سے روایت کیا کہا کہ ہم نماز پڑھتے تھے اور جانور ہمارے سامنے سے نکلا کرتے تو ہم نے یہ بیان کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا اگر پالان کی پچھلی لکڑی برابر کوئی چیز تمہارے سامنے ہو تو پھر سامنے سے کسی چیز کا جانا ضرر نہیں کرتا **عَنْ** عَائِشَةَ اَنَّهَا سُئِلَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ سُتْرَةِ الْمُصَلِّيْ فَقَالَ مِثْلُ مُؤْخِرَةِ الرَّحْلِ **ترجمہ** ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال ہوا ستر مصلی کا آپ نے فرمایا پالان کی پچھلی لکڑی کے برابر چاہیے **عَنْ** عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ وَنَحْنُ عِنْدَهُ عَنْ سُتْرَةِ الْمُصَلِّيْ فَقَالَ كَمُؤْخِرَةِ الرَّحْلِ **ترجمہ** ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال ہوا نمازی کے ستر کا آپ نے فرمایا پالان کی پچھلی لکڑی کے برابر چاہیے **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا خَرَجَ يَوْمَ الْعِيْدِ اَمَرَ بِالْحَرْبَةِ فَتُوْضَعُ بَيْنَ يَدَيْهِ

فَيُصَلِّي إِلَيْهَا وَالنَّاسُ وَرَاءَهُ وَكَانَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ فِي السَّفَرِ فَمِنْ ثَمَّ اتَّخَذَهَا الْأُمَرَاءُ ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب عید کو دن باہر نکلتے تو حکم کرتے برچھہ گاڑنیکا اپنے سامنے پھر نماز پڑھتے اوسکی آڑمین اور لوگ آپکے پیچھے ہوتے اور یہ امر سفر مین کرتے اسی وجہ سے امیرون نے اوسکو مقرر کر لیا ہے (کہ برچھہ سامنہ رکھتے ہین) **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَرْكُزُ وَقَالَ أَبُوبَكْرٍ يُعْرَزُ الْعَنَزَةُ وَيُصَلِّي إِلَيْهَا زَادَ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ وَهِيَ الْحَرْبَةُ ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم برچھی کو گاڑتے اور اسکی طرف نماز پڑھتے **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُعَرِّضُ رَاحِلَتَهُ وَهُوَ يُصَلِّي إِلَيْهَا ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی اونٹنی کو قبلہ کیطرف کرکے اوسکی طرف نماز پڑھتے تھے **ف** اونٹنی کی آڑمین نووی نے کہا اس حدیث مین دلیل ہے نماز جائز ہونے پر حیوان کے نزدیک اور اونٹ کے نزدیک اور اونٹون کے تھان مین نماز پڑھنا مکروہ ہے اس ڈر سے کہ کہین وہ بگڑ کھڑے ہون اور نماز مین خلل واقع ہو **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي إِلَى رَاحِلَتِهِ وَقَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى إِلَى بَعِيرٍ ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی اونٹنی کیطرف نماز پڑھتے تھے اور ابن نمیر نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی اونٹ کیطرف **عَنْ** أَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ وَهُوَ بِالْأَبْطَحِ فِي قُبَّةٍ لَهُ حَمْرَاءَ مِنْ أَدَمٍ قَالَ فَخَرَجَ بِلَالٌ بِوَضُوْئِهِ فَمِنْ نَائِلٍ وَنَاضِحٍ قَالَ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ حُلَّةٌ حَمْرَاءُ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى بَيَاضِ سَاقَيْهِ قَالَ فَتَوَضَّأَ وَأَذَّنَ بِلَالٌ قَالَ فَجَعَلْتُ أَتَتَبَّعُ فَاهُ هٰهُنَا وَهٰهُنَا يَقُولُ يَمِينًا وَشِمَالًا يَقُولُ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ قَالَ ثُمَّ رُكِزَتْ لَهُ عَنَزَةٌ فَتَقَدَّمَ فَصَلَّى الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ يَمُرُّ بَيْنَ يَدَيْهِ الْحِمَارُ وَالْكَلْبُ لَا يَمْنَعُ ثُمَّ صَلَّى الْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ لَمْ يَزَلْ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ حَتَّى رَجَعَ إِلَى الْمَدِينَةِ ترجمہ ابوجحیفہ سے روایت ہے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا مکہ مین اور آپ ابطح (ایک مقام ہے باب مکہ پر) مین تھے ایک لال چمڑے کے خیمہ مین تو بلال آپ کے لیے وضو کا پانی لیکر نکلے (اور آپ وضو کیا) پھر کسی کو پانی ملا اور کسی کو نہ ملا تو اس نے دوسرے سے لیکر ذرا سا چپڑ لیا **ف** یعنی حضرت کے وضو سے جو پانی بچا اوسکو لوگون نے متبرک سمجھ کر لینا

باب الصلوٰۃ الی الراحلۃ

ف یہ ترجمہ ہے باب الصلوٰۃ الی الراحلۃ کا

شروع کیا کسی کو تو پانی ملگیا اور کسی کو نہ ملا تو دوسرے نے اوسپر دو چار قطرے چھڑک دیا اور دوسری روایت مین یہ اور تصریح ہے سجود ہے کہ مین نے لوگون کو دیکھا کہ وہ وضو کا بچا ہوا پانی لے رہے تھے۔ نووی نے کہا اس حدیث سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ صالحین کے آثار سے برکت حاصل کرنا درست ہے اور ان کے بچے ہوے کھانے پانی کا استعمال بطور تبرک کے جائز ہے **ف** پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر نکلے سرخ جوڑا پہنے ہوے گویا مین اس وقت آپ کی پنڈلیون کی سفیدی دیکھ رہا ہون آپنے وضو کیا اور بلال نے اذان دی مین نے اون کے منہ کی پیروی کی جو داہنے اور بائین طرف پھیر کر کہتے تھے حی علی الصلوٰۃ حی علی الفلاح **ف** نووی نے کہا اس حدیث سے یہ امر نکلتا ہے کہ موذن کو حی علے الصلوٰۃ اور حی علی الفلاح مین داہنے اور بائین طرف منہ پھیرنا چاہیے لیکن قدم اور سینہ اپنا قبلے کیطرف سے نہ پھیرے صرف سر اور گردن پھیرے اور اس باب مین تین مذہب ہین ایک یہ کہ حی علے الصلاۃ مین دونون بار داہنی طرف منہ پھیرے اور حی علی الفلاح مین دونون بار بائین طرف منہ پھیرے اور یہ صحیح ہے دوسرے یہ کہ ایک بار حی علے الصلوٰۃ داہنی طرف موڈھ پھیرا کہے اور ایک بار بائین طرف موڈھ پھیرا اسی طرح حی علے الفلاح تیسرے یہ کہ پہلے داہنی طرف موڈھ پھیرا کرے علی الصلوٰۃ کہے پھر قبلے کیطرف موڈھ کرلے پھر داہنی طرف موڈھ پھیرے اور حی علی الصلوٰۃ کہے پھر بائین طرف موڈھ پھیرے اور حی علے الفلاح کہے پھر قبلے کیطرف موڈھ کرلے پھر بائین طرف منہ کرکے اور حی علے الفلاح کہے **ف** پھر ایک بھالا گاڑا گیا آپ کر لیے اور آپ آگے بڑھے اور ظہر کی دو رکعتین پڑھین (قصر کیا اس لیے کہ سفر مین تھے) آپ کے سامنے سے گدھے اور کتے نکل رہے تھے آپ روکتے نہ تھے (کیونکہ بھالے کا سترہ تھا) پھر عصر کی دو رکعتین پڑھین (دونون نمازون کو جمع کیا) پھر برابر دو ہی رکعتین پڑھتے رہے (قصر سے) یہانتک کہ مدینہ مین پہنچے **عَنْ** عَوْنِ بْنِ اَبِیْ جُحَیْفَۃَ اَنَّ اَبَاہُ رَاٰی رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِالْبَطْحَآءِ فِیْ قُبَّۃٍ حَمْرَآءَ مِنْ اَدَمٍ وَرَاَیْتُ بِلَالًا اَخْرَجَ وَضُوْءًا فَرَاَیْتُ النَّاسَ یَبْتَدِرُوْنَ ذٰلِکَ الْوَضُوْءَ فَمَنْ اَصَابَ مِنْہُ شَیْئًا تَمَسَّحَ بِہٖ وَمَنْ لَّمْ یُصِبْ مِنْہُ اَخَذَ مِنْ بَلَلِ یَدِ صَاحِبِہٖ ثُمَّ رَاَیْتُ بِلَالًا اَخْرَجَ عَنَزَۃً فَرَکَزَھَا وَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ حُلَّۃٍ حَمْرَآءَ مُشَمِّرًا فَصَلّٰی اِلَی الْعَنَزَۃِ بِالنَّاسِ رَکْعَتَیْنِ وَرَاَیْتُ النَّاسَ وَالدَّوَآبَّ یَمُرُّوْنَ مِنْ بَیْنِ یَدَیِ الْعَنَزَۃِ ترجمہ عون بن ابی جحیفہ سے روایت ہے اون کے باپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جڑے کے خیمے مین دیکھا اور مین نے بلال کو دیکھا اونہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کا بچا

ہوا پانی نکالا تو لوگ اوسکو لینے کے لیے جھپٹنے لگے پھر جسکو پانی ملگیا اوسنے بدن پر مل لیا اور جسکو نہ ملا اوسنے اپنے ساتھی کے ہاتھ سے ہاتھ ترکیا پھر میں نے بلال کو دیکھا انہوں نے برچھا نکالا اور اسکو گاڑا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سرخ جوڑا پہنے ہوئے اوسکو (پنڈلیوں تک) اوٹھائے ہوئے نکلے اور برچھہ کیطرف کھڑے ہوکر لوگوں کے ساتھہ دو رکعتین پڑھیں اور میں نے دیکھا آدمیوں کو اور جانورون کو وہ برچھہ کے سامنے سے گذر رہے تھے

عن عَوْنِ بْنِ اَبِیْ جُحَیْفَۃَ عَنْ اَبِیْہِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِ حَدِیْثِ سُفْیَانَ وَعَمْرِو بْنِ اَبِیْ زَائِدَۃَ یَزِیْدُ بَعْضُھُمْ عَلٰی بَعْضٍ وَّفِیْ حَدِیْثِ مَالِکِ بْنِ مِغْوَلٍ فَلَمَّا کَانَ بِالْھَاجِرَۃِ خَرَجَ بِلَالٌ فَنَادٰی بِالصَّلٰوۃِ **ترجمہ** دوسری روایت کا وہی مطلب ہے جو اوپر گذرا کچھ کچھ کمی بیشی ہے مالک بن مغول کی روایت میں ہے جب دوپہر ہوگئی تو بلال نکلے اور نماز کے لیے اذان دی **عن** اَبِیْ جُحَیْفَۃَ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِالْھَاجِرَۃِ اِلَی الْبَطْحَاءِ فَتَوَضَّاَ فَصَلَّی الظُّھْرَ رَکْعَتَیْنِ وَالْعَصْرَ رَکْعَتَیْنِ وَبَیْنَ یَدَیْہِ عَنَزَۃٌ قَالَ شُعْبَۃُ وَزَادَ فِیْہِ عَوْنٌ عَنْ اَبِیْہِ اَبِیْ جُحَیْفَۃَ وَکَانَ یَمُرُّ مِنْ وَّرَائِھَا الْمَرْاَۃُ وَالْحِمَارُ **ترجمہ** ابوجحیفہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دوپہر کو بطحا کے طرف نکلے اور وضو کیا پھر دو رکعتین ظہر کی پڑھیں اور دو رکعتین عصر کی اور آپ کے سامنے برچھی لگی تھی اوسکے پاس عورتیں اور گدھے گذر رہے تھے **ف** اس حدیث سے سفر میں قصر اور جمع دونون ثابت ہوئی اور یہ بھی نکلا کہ اگر سفر میں پہلے نماز کے وقت اوترنے کا اتفاق ہو جیسے ظہر کے وقت تو عصر بھی اوسی وقت پڑھ لیوے اور یہ جمع تقدیم ہے اور جو پہلے نماز کے وقت چلنے کا اتفاق ہو جیسے ظہر کے وقت تو ظہر کی تاخیر کرے اور عصر کے وقت ظہر اور عصر دونون پڑھ لیوے اور یہ جمع تاخیر ہے **عن** شُعْبَۃَ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَ حَدِیْثِھِمْ جَمِیْعًا مِثْلَہٗ وَزَادَ فِیْ حَدِیْثِ الْحَکَمِ فَجَعَلَ النَّاسُ یَاْخُذُوْنَ مِنْ فَضْلِ وُضُوْئِہٖ **ترجمہ** وہی حدیث اوپر گزری حکم کی روایت میں ہے کہ لوگون نے آپ کے وضو کا بچا ہوا پانی لینا شروع کیا **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَقْبَلْتُ رَاکِبًا عَلٰی اَتَانٍ اَنَا یَوْمَئِذٍ قَدْ نَاھَزْتُ الْاِحْتِلَامَ وَرَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ بِالنَّاسِ بِمِنًی فَمَرَرْتُ بَیْنَ یَدَیْ بَعْضِ الصَّفِّ فَنَزَلْتُ فَاَرْسَلْتُ الْاَتَانَ تَرْتَعُ وَدَخَلْتُ فِی الصَّفِّ فَلَمْ یُنْکِرْ ذٰلِکَ عَلَیَّ اَحَدٌ **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے میں گدھی کی پیٹھ پر سوار ہوکر آیا اون دنون میں جوان ہونیکو تھا اور رسول اللہ صلعم نماز پڑھا رہے تھے منا میں میں صف کے سامنے اترا اور گدھی کو چھوڑ دیا وہ چرنے لگی اور میں صف کے میں شریک ہوگیا پھر کسینے مجھ پر اعتراض نہ کیا **ف** کہ تم صف میں کیسے چلے آئے اور گدھی کو وہان کیون چھوڑا کس

لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سترہ تھا اور امام کا سترہ مقتدیوں کے لیے بھی کافی ہے۔ ابن عباس کی عمر میں اختلاف ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے وقت کتنی تھی بعضوں نے کہا دس برس کے بعضوں نے کہا تیرہ برس کے بعضوں نے کہا پندرہ برس کے اور یہی ٹھیک ہے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَبَّاسٍ اَخْبَرَہٗ اَنَّہٗ اَقْبَلَ یَسِیْرُ عَلٰی حِمَارٍ وَّرَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ یُصَلِّیْ بِمِنًی فِیْ حَجَّۃِ الْوَدَاعِ یُصَلِّیْ بِالنَّاسِ فَمَرَّ بَیْنَ یَدَیْ بَعْضِ الصَّفِّ ثُمَّ نَزَلَ عَنْہُ فَصَفَّ مَعَ النَّاسِ **ترجمہ** عبداللہ بن عباس سے روایت ہے وہ گدھے پر چڑھ کر آئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے منیٰ میں حجۃ الوداع میں نماز پڑھا رہے تھے تو گدھا صفوں کے سامنے ہو کر نکلا پھر وہ اتر پڑا اور صف میں شریک ہو گیا **عَنِ** الزُّھْرِیِّ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ قَالَ وَالنَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ بِعَرَفَۃَ **ترجمہ** وہی حدیث اوپر گذری اس میں یہ ہے کہ آپ عرفات میں نماز پڑھا رہے تھے **عَنِ** الزُّھْرِیِّ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ وَلَمْ یَذْکُرْ فِیْہِ مِنًی وَّلَا عَرَفَۃَ وَقَالَ فِیْ حَجَّۃِ الْوَدَاعِ اَوْ یَوْمَ الْفَتْحِ **ترجمہ** اس روایت میں نہ منیٰ کا ذکر ہے نہ عرفات کا بلکہ حجۃ الوداع کہا یا مکہ کے فتح کا دن کہا (لیکن صحیح حجۃ الوداع ہے) **عَنْ** اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا کَانَ اَحَدُکُمْ یُصَلِّیْ فَلَا یَدَعْ اَحَدًا یَمُرُّ بَیْنَ یَدَیْہِ وَلْیَدْرَأْہُ مَا اسْتَطَاعَ فَاِنْ اَبٰی فَلْیُقَاتِلْہُ فَاِنَّمَا ھُوَ شَیْطَانٌ **ترجمہ** ابوسعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی نماز پڑھ رہا ہو تو اپنے سامنے سے کسی کو نہ نکلنے دے بلکہ اوسکو دفع کرے جہانتک ہو سکے اگر وہ نہ مانے تو اس سے لڑے کیونکہ وہ شیطان ہے **ف** دفع کرنے کا حکم بطور استحباب کے ہے نہ بطور وجوب کے اور کسی عالم نے اوسکو واجب نہیں کہا اور لڑنے سے یہ غرض نہیں کہ ہتیار چلاوے یا ایسا مارے کہ وہ مرجاوے بہر اگر وہ اچھی طور سے دفع کرنے میں مرجاوے تو اوسپر قصاص نہیں باتفاق علماء لیکن دیت واجب ہوگی یا نہ ہوگی اس میں دو قول ہیں یہ سب اوس صورت میں ہے کہ نمازی نے اپنے آپ سامنے سے آڑ کر لی ہو یا ایسے کرنے میں نماز پڑھتا ہو جہاں سے گذرنے کی ضرورت نہ ہوا نتہے مختصر **عَنْ** اَبِیْ صَالِحٍ السَّمَّانِ قَالَ بَیْنَمَا اَنَا مَعَ اَبِیْ سَعِیْدٍ یُصَلِّیْ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ اِلٰی شَیْءٍ یَسْتُرُہٗ مِنَ النَّاسِ اِذْ جَاءَ رَجُلٌ شَابٌّ مِنْ اَبِیْ مُعَیْطٍ اَرَادَ اَنْ یَّجْتَازَ بَیْنَ یَدَیْہِ فَدَفَعَ فِیْ نَحْرِہٖ فَنَظَرَ فَلَمْ یَجِدْ مَسَاغًا اِلَّا بَیْنَ یَدَیْ اَبِیْ سَعِیْدٍ فَعَادَ فَدَفَعَ فِیْ نَحْرِہٖ اَشَدَّ مِنَ الدَّفْعَۃِ الْاُوْلٰی فَمَثَلَ قَائِمًا فَنَالَ مِنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ ثُمَّ ذَرَاَ اَحَدُ النَّاسِ فَخَرَجَ فَدَخَلَ

باب منع المار بین یدی المصلی

عَلٰی مَرْوَانَ فَشَکٰی اِلَیْہِ مَا لَقِیَ قَالَ وَدَخَلَ اَبُوْ سَعِیْدٍ عَلٰی مَرْوَانَ فَقَالَ لَہٗ مَرْوَانُ مَا لَکَ وَلِابْنِ اَخِیْکَ جَآءَ یَشْکُوْکَ فَقَالَ اَبُوْ سَعِیْدٍ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِذَا صَلّٰی اَحَدُکُمْ اِلٰی شَیْءٍ یَسْتُرُہٗ مِنَ النَّاسِ فَاَرَادَ اَحَدٌ اَنْ یَّجْتَازَ بَیْنَ یَدَیْہِ فَلْیَدْفَعْ فِیْ نَحْرِہٖ فَاِنْ اَبٰی فَلْیُقَاتِلْہُ فَاِنَّمَا ھُوَ شَیْطَانٌ ترجمہ ابو صالح سمان سے روایت ہے میں ابو سعید کے ساتھ تھا وہ نماز پڑھ رہے تھے جمعہ کے دن کسی چیز کی آڑ میں لوگوں سے علیحدہ اتنے میں ابو معیط کی قوم کا ایک جوان آیا اور ادھر سے اون کے سامنے سے نکلنا چاہا ابو سعید نے اوسکے سینہ میں مارا اوس نے دیکھا تو اور طرف رستہ نہ پایا اور پھر دوبارہ انکے سامنے سے نکلنا چاہا ابو سعید نے اور زور سے ایک مار ماری وہ سیدھا کھڑا ہو گیا اور ابو سعید سے لڑنے لگا پھر لوگوں نے آکر اسے روکا پھر نکلا اور مروان (جو حاکم تھا مدینہ کا) کے پاس شکوہ کیا ابو سعید وہاں پاس گئے مروان نے کہا تو کیا جو تیرے بھائی کا بیٹا شکایت کرتا ہے ابو سعید نے کہا میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے جب کوئی تم میں سے کسی چیز کی آڑ میں نماز پڑھے اور کوئی شخص اوسکے سامنے سے نکلنا چاہے تو اوس کے سینہ پر مارے اگر وہ نہ مانے تو اوس سے لڑے کیونکہ وہ شیطان **ف** یعنی شیطان کے کہے پر عمل کرتا ہے اور منع کرنے پر بری بات سے باز نہیں آتا یا شیطان کے سے کام کرتا ہے جو اچھی بات نہیں مانتا یا خود شیطان ہے یعنی سرکش اور خبیث سرکش ہے یہ سب صفات شیطان کے ہیں **عَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا کَانَ اَحَدُکُمْ یُصَلِّیْ فَلَا یَدَعْ اَحَدًا یَمُرُّ بَیْنَ یَدَیْہِ فَاِنْ اَبٰی فَلْیُقَاتِلْہُ فَاِنَّ مَعَہُ الْقَرِیْنَ ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے نماز پڑھتا ہو تو کسی کو اپنے سامنے سے جانے نہ دے اگر وہ نہ مانے تو اس سے لڑے کیونکہ اوس کے ساتھ شیطان ہے (یعنے جسکو حد اقران میں نقیض لو کی آیت میں قرین فرماتا ہے) **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ یَقُوْلُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ بِمِثْلِہٖ ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی فرمایا جیسے اوپر گذرا **عَنْ** بُسْرِ بْنِ سَعِیْدٍ اَنَّ زَیْدًا خَالِدِ الْجُھَنِیَّ اَرْسَلَہٗ اِلٰی اَبِی جُھَیْمٍ یَسْاَلُہٗ مَاذَا سَمِعَ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الْمَارِّ بَیْنَ یَدَیِ الْمُصَلِّیْ قَالَ اَبُوْ جُھَیْمٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَوْ یَعْلَمُ الْمَارُّ بَیْنَ یَدَیِ الْمُصَلِّیْ مَاذَا عَلَیْہِ لَکَانَ اَنْ یَّقِفَ اَرْبَعِیْنَ خَیْرًا لَّہٗ مِنْ اَنْ یَّمُرَّ بَیْنَ یَدَیْہِ قَالَ اَبُوْ النَّضْرِ لَا اَدْرِیْ قَالَ اَرْبَعِیْنَ یَوْمًا اَوْ شَھْرًا اَوْ اَرْبَعِیْنَ سَنَۃً ترجمہ بسر بن سعید سے روایت ہے زید بن خالد جہنی نے اوسکو بھیجا ابو جہیم عبداللہ بن

باب النقیض لو کی آیت میں قرین سے مراد شیطان ہے اور نماز پڑھتے ہوئے نمازی کے سامنے سے گذرنے کا بیان

حارث بن صمہ انصاری کے پاس یہ پوچھنے کو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا فرمایا ہے اوس شخص کے حق مین جو نمازی کے سامنے سے گذرے ابوجہیم نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اگر نمازی کے سامنے سے گذرنے والا جانے جو بال اوسپر ہے البتہ اگر چالیس تک کھڑا رہے تو اوس کے لیے بہتر ہو سامنے گذرنے سے ابوالنضر نے کہا مین نہین جانتا برسے کیا کہا چالیس دن یا چالیس مہینے یا چالیس برس **عَنْ** بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ اَنَّ زَيْدَ بْنَ خَالِدٍ الْجُهَنِيَّ اَرْسَلَ اِلٰى اَبِي جُهَيْمٍ الْاَنْصَارِيِّ مَا سَمِعْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فَذَكَرَ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ مَالِكٍ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** سَهْلِ بْنِ سَعْدِ السَّاعِدِيِّ قَالَ كَانَ بَيْنَ مُصَلّٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ الْجِدَارِ مَمَرُّ الشَّاةِ **ترجمہ** سہل بن سعد ساعدی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جسجگہہ نماز کو کھڑے ہوتے تھے اوس مین اور قبلے کی دیوار مین اتنی جاہ تھی کہ ایک بکری نکل جاوے (تو آپ دیوار کے بہت قریب کھڑے ہوتے تھے) یہی سنت ہے کہ نمازی حتے المقدور ستر کے نزدیک کھڑا ہو **عَنْ** سَلَمَةَ وَهُوَ ابْنُ الْاَكْوَعِ اَنَّهُ كَانَ يَتَحَرّٰى مَوْضِعَ مَكَانِ الْمُصْحَفِ يُسَبِّحُ فِيْهِ وَذَكَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَحَرّٰى ذٰلِكَ الْمَكَانَ وَكَانَ بَيْنَ الْمِنْبَرِ وَالْقِبْلَةِ قَدْرُ مَمَرِّ الشَّاةِ **ترجمہ** سلمہ بن اکوع سے روایت ہے وہ ڈھونڈھتے تھے مصحف کی جگہہ کو (یعنی جہان حضرت عثمان مصحف رکھتے تھے) اور نہون نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس جگہہ کو ڈھونڈھتے تھے اور درمیان منبر اور قبلے کو ایک بکری کے گذرنے کی جگہہ تھی **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مسجد مین نماز ادا کرنے کو لیے کوئی ایک جاہ مقرر کرنی مین قباحت نہین بشرطیکہ وہ جاہ دوسری اور جاہون سے زیادہ فضیلت رکھتی ہو ورنہ مکروہ ہے اور تدریس یا افتا کے لیے جاہ مقرر کرنے مین قباحت نہین **عَنْ** يَزِيْدَ قَالَ كَانَ سَلَمَةُ يَتَحَرّٰى الصَّلٰوةَ عِنْدَ الْاُسْطُوَانَةِ الَّتِيْ عِنْدَ الْمُصْحَفِ فَقُلْتُ لَهٗ يَا اَبَا مُسْلِمٍ اَرَاكَ تَتَحَرَّى الصَّلٰوةَ عِنْدَ هٰذِهِ الْاُسْطُوَانَةِ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَحَرّٰى الصَّلٰوةَ عِنْدَهَا **ترجمہ** یزید سے روایت ہے سلمہ ڈھونڈھتے اوس ستون کو پاس نماز پڑھتے تھے جو مصحف کے نزدیک ہے مین نے ان سے کہا اے ابا مسلم مین دیکھتا ہون تم جسطرح ہو سکتا ہے اسی ستون کے پاس نماز پڑھتے ہو انہون نے کہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ ڈھونڈھتے اسی ستون کے پاس نماز پڑھتے تھے **عَنْ** اَبِيْ جُرَيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ اَحَدُكُمْ يُصَلِّيْ فَاِنَّهٗ يَسْتُرُهٗ اِذَا كَانَ بَيْنَ يَدَيْهِ مِثْلُ اٰخِرَةِ الرَّحْلِ فَاِذَا لَمْ يَكُنْ بَيْنَ يَدَيْهِ مِثْلُ اٰخِرَةِ الرَّحْلِ فَاِنَّهٗ يَقْطَعُ صَلٰوتَهُ الْحِمَارُ وَالْمَرْاَةُ وَالْكَلْبُ الْاَسْوَدُ قُلْتُ يَا اَبَا ذَرٍّ مَا بَالُ الْكَلْبِ الْاَسْوَدِ

باب قدر کم ینبغی المصلی ان یکون من السترۃ

باب قدر ما ینبغی ان یکون بین المصلی والسترۃ

مِنَ الْكَلْبِ الْاَحْمَرِ مِنَ الْكَلْبِ الْاَصْفَرِ قَالَ يَا ابْنَ اَخِيْ سَاَلْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا سَاَلْتَنِيْ فَقَالَ الْكَلْبُ الْاَسْوَدُ شَيْطَانٌ ترجمہ ابوذر رضی اللہ عنہ روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے نماز پڑھنے کے لیے کھڑا ہو اور اس کے سامنے پالان کی پچھلی لکڑی کے برابر کوئی شے ہو تو وہ آڑ کے لیے کافی ہے اگر اتنی بڑی نہ ہو اس سے اونچی) کوئی شے اس کے سامنے نہ ہو اور گدھا یا عورت یا سیاہ کتا سامنے سے جاوے تو اس کی نماز ٹوٹ جاوے گی میں نے کہا اے ابوذر یہ سیاہ کتے کی کیا خصوصیت ہے اگر لال کتا ہو یا زرد ہو انہوں نے کہا اے بھتیجے میرے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسا ہی پوچھا تھا جیسے تو نے مجھ سے پوچھا آپ نے فرمایا سیاہ کتا شیطان ہے مسلم ف یعنی قرین ہوتا ہے نووی نے کہا علماء کا اختلاف ہے اس مسئلے میں بعض کہتے ہیں ان چیزوں کے سامنے جانے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے اور امام احمد کے نزدیک سیاہ کتے کے کل جانے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے اور عورت اور گدھے میں شبہ ہے اور مالک اور ابو حنیفہ اور شافعی اور جمہور علماء کے نزدیک کسی چیز کے سامنے کل جانے سے نماز نہیں ٹوٹتی انہوں نے اس حدیث کی تاویل کی ہے کہ قطع صلوٰۃ سے مراد اس کا نقص ہے نہ ابطال اور بعضوں نے یہ دعوی کیا ہے کہ حدیث قطع کی منسوخ ہے دوسری حدیث سے لَا يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ شَيْءٌ مرفوعاً پر یہ دعوی ثابت نہیں ہو سکتا کیونکہ نسخ کے لیے تاریخ کا دریافت ہونا ضرور ہے علاوہ اس کے حدیث لا یقطع الصلوٰۃ مرفوعاً ضعیف ہے انتہے عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ بِاِسْنَادِ يُوْنُسَ بِنَحْوِ حَدِيْثِهٖ ترجمہ دوسری روایت کا وہی جو اوپر گذرا عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ الْمَرْاَةُ وَالْحِمَارُ وَالْكَلْبُ وَيُقَالُ ذٰلِكَ مِثْلُ مُؤْخِرَةِ الرَّحْلِ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ٹوٹ جاتی ہے نماز عورت اور گدھے اور کتے کے سامنے نکلنے سے اور ان سے بچاؤ ہو سکتا ہے کہ نمازی کے سامنے کوئی چیز پالان کے پچھلی لکڑی کے برابر ہو عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ وَاَنَا مُعْتَرِضَةٌ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ كَاعْتِرَاضِ الْجَنَازَةِ ترجمہ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو نماز پڑھتے اور میں آڑی آپ کے سامنے قبلے کی طرف پڑی ہوتی جیسے جنازہ سامنے آڑا ہوتا ہے ف اس حدیث سے ان علماء نے استدلال کیا ہے جو کہتے ہیں عورت کے سامنے جانے سے نماز نہیں ٹوٹتی لیکن نماز عورت کے سامنے پڑھنا مکروہ کہا ہے تاکہ دل پریشان نہ ہو اور حضرت کی حالت اور تھی دوسرے یہ کہ وہ وقت گھروں میں چراغ نہ تھا تاریکی تھی عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي صَلٰوتَهُ مِنَ اللَّيْلِ كُلَّهَا وَأَنَا مُعْتَرِضَةٌ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يُوتِرَ أَيْقَظَنِي فَأَوْتَرْتُ ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی تہجد کی پوری نماز ادا کرتے اور میں آپکے سامنے قبلے کیطرف آڑی پڑی ہوتی جب آپ چاہتے وتر ادا کرنا تو مجھے بیدار دیتے میں بھی وتر پڑھ لیتی **ف** نووی نے کہا اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ وتر کی تاخیر اخیر رات تک مستحب ہے اور جس شخص کو خود اپنی آنکھ کھلنے یا دوسرے کے جگانے پر بھروسا ہو تو وہ مستحب ہے کہ وتر کو اخیر رات میں پڑھے اگرچہ تہجد نہ پڑھتا ہو کیونکہ حضرت عائشہ تہجد نہیں پڑھتی تھیں جیسا اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے پر وتر کو آپ کے ساتھ پڑھتی تھیں اور جس شخص کو جاگنے کا بھروسا نہ ہو وہ عشا کے بعد ہی وتر پڑھ لیوے۔

نقلنا **عَنْ** عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ مَا يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ قَالَ قُلْنَا الْمَرْأَةُ وَالْحِمَارُ فَقَالَتْ إِنَّ الْمَرْأَةَ لَدَابَّةُ سَوْءٍ لَقَدْ رَأَيْتُنِي بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُعْتَرِضَةً كَاعْتِرَاضِ الْجَنَازَةِ وَهُوَ يُصَلِّي ترجمہ عروہ بن الزبیر سے روایت ہے حضرت عائشہ نے کہا نماز کن چیزوں کے سامنے جانے سے ٹوٹ جاتی ہے ہم نے کہا عورت اور گدھا کہ حضرت عائشہ نے کہا عورت بھی ایک برا جانور ہے میں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آڑی پڑی رہتی تھی جنازے کیطرح اور آپ نماز پڑھا کرتے **عَنْ** عَائِشَةَ وَذُكِرَ عِنْدَهَا مَا يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ الْكَلْبُ وَالْحِمَارُ وَالْمَرْأَةُ فَقَالَتْ عَائِشَةُ قَدْ شَبَّهْتُمُونَا بِالْحَمِيرِ وَالْكِلَابِ وَاللّٰهِ لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي وَإِنِّي عَلَى السَّرِيرِ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ مُضْطَجِعَةٌ فَتَبْدُو لِي الْحَاجَةُ فَأَكْرَهُ أَنْ أَجْلِسَ فَأُوذِيَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنْسَلُّ مِنْ عِنْدِ رِجْلَيْهِ ترجمہ ام المومنین عائشہ کے سامنے ذکر ہوا کہ نماز ٹوٹ جاتی ہے کتے اور گدھا اور عورت سامنے سے جانے سے انہوں نے کہا تم نے ہم کو گدھوں اور کتوں کے برابر کیا قسم خدا کی میں نے خود دیکھا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے تھے اور میں آپکے سامنے تخت پر تھی قبلے کیطرف لیٹی ہوئی مجھے حاجت ہوتی ہے تو آپ کو سامنے بیٹھنا اور آپ کو تکلیف دینا مجھے برا لگتا میں تخت کو پایوں کے پاس سے کھسک جاتی ہے **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ عَدَلْتُمُونَا بِالْكِلَابِ وَالْحُمُرِ لَقَدْ رَأَيْتُنِي مُضْطَجِعَةً عَلَى السَّرِيرِ فَيَجِيءُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَسَّطُ السَّرِيرَ فَيُصَلِّي فَأَكْرَهُ أَنْ أَسْتَحْيِيَهُ فَأَنْسَلُّ مِنْ قِبَلِ رِجْلَيِ السَّرِيرِ حَتّٰى أَنْسَلَّ مِنْ لِحَافِهِ ترجمہ

ام المومنین عائشہ رضؓ کہا تمنے ہمکو کتون اور گدہون کے برابر کردیا حالانکہ مین نے خود اپنے تئین دیکھا ہے تخت پر لیٹی ہوئی پھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم آتے اور تخت کے بیچ مین نماز پڑھتے مجھ آپکے سامنے کہلنا برا معلوم ہوتا تو تخت کے پاؤن کیطرف مین کھسک کر لحاف سے باہر آتی **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَنَامُ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرِجْلَايَ فِي قِبْلَتِهِ فَإِذَا سَجَدَ غَمَزَنِي فَقَبَضْتُ رِجْلَيَّ وَإِذَا قَامَ بَسَطْتُهُمَا قَالَتْ وَالْبُيُوتُ يَوْمَئِذٍ لَيْسَ فِيهَا مَصَابِيحُ

ترجمہ ام المومنین عائشہ رضؓ کی روایت ہے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سوتی اور میرے پانون آپ کے سامنے قبلے کیطرف ہوتے تو جب آپ سجدہ کرنے لگتے میرے پاؤن دبا دیتے مین پاؤن سمیٹ لیتی پھر جب آپ کھڑے ہوجاتے مین پاؤن پھیلا لیتی حضرت عائشہ نے کہا اون دنون گھرون مین چراغ نہ تھا **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عورت کے چھونے سے وضو نہین ٹوٹتا اور جمہور علماء کے نزدیک ٹوٹ جاتا ہے وہ یہ تاویل کرتے ہین کہ یہ چھونا کپڑے وغیرہ کے اوپر سے ہوگا اور اس سے وضو نہین ٹوٹتا **عَنْ** مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي وَأَنَا حَائِضٌ وَرُبَّمَا أَصَابَنِي ثَوْبُهُ إِذَا سَجَدَ

ترجمہ ام المومنین میمونہ رضؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے اور مین آپ کے سامنے ہوتی حیض کی حالت مین کبھی ایسا بھی ہوتا کہ آپ کا کپڑا میرے بدن سے لگ جاتا جب آپ سجدہ کرتے **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ وَأَنَا إِلَى جَنْبِهِ وَأَنَا حَائِضٌ وَرُبَّمَا أَصَابَنِي ثَوْبُهُ إِذَا سَجَدَ عَلَيَّ

ترجمہ ام المومنین عائشہ رضؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو نماز پڑھتے اور مین آپ کے پہلو کیطرف ہوتی حیض کی حالت مین اور ایک چادر مین لپٹی ہوتی اوس مین سے کچھ کپڑا آپ پر بھی ہوتا۔

ف نووی نے کہا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر عورت نمازی کے پہلو مین کھڑی ہو تو نماز باطل نہ ہوگی یہی ہمارا اور اکثر علماء کا مذہب ہے اور ابو حنیفہؒ کے نزدیک نماز باطل ہوجاویگی اور یہ بھی ثابت ہوا کہ حائضہ عورت کے کپڑے پاک ہین مگر وہ مقام جہان خون لگا ہو یا اور کوئی نجاست البتہ وہ نجس ہے اور یہ بھی ثابت ہوا کہ حائضہ کے سامنے نماز پڑھ سکتے ہین اور ایک ہی کپڑا کچھ حائضہ پر ہو کچھ نمازی پر تو بھی قباحت نہین **بَابُ** الصَّلَاةِ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ وَصِفَةِ لُبْسِهِ ایک کپڑے مین نماز پڑھنے کا بیان **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ سَائِلًا سَأَلَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّلَاةِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ

نقال اولکلکم ثوبان ترجمہ ابو ہریرہؓ سے روایت ہے ایک شخص نے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
کیا ایک کپڑا پہن کر (جیسے صرف تہبند) نماز درست ہے آپ نے فرمایا کیا تم میں سے ہر شخص کے پاس دو دو کپڑے
ہیں ف یعنی ایسے بہت لوگ ہیں جنکے پاس ایک کپڑے کے سوا دوسرا کپڑا نہیں اور نماز تو سب پر فرض ہے
تو ایک کپڑے میں ضرور نماز درست ہوگی اس مسئلہ میں کسی کا اختلاف نہیں البتہ ابن مسعود سے اسکا خلاف منقول
ہے پر اوسکی سند معلوم نہیں ہوتی اور اجماع ہے اس بات پر کہ نماز دو کپڑوں میں افضل ہے لیکن رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم اور صحابہ نے ایک کپڑے میں نماز پڑھی ہے عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ
وسلم بمثلہ ترجمہ ابو ہریرہؓ سے ایسا ہی روایت ہے جیسے اوپر گذرا عن ابی ھریرۃ قال نادی رجل النبی صلی
اللہ علیہ وسلم فقال ایصلی احدنا فی ثوب واحد فقال اوکلکم یجد ثوبین ترجمہ
ابو ہریرہؓ سے روایت ہے ایک شخص نے پکارا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا ہم میں سے کوئی ایک کپڑے میں نماز
پڑھ سکتا ہے آپ نے فرمایا کیا تم میں سے ہر ایک کے پاس دو کپڑے ہیں عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یصلی احدکم فی الثوب الواحد لیس علی عاتقیہ منہ شیء ترجمہ عاتقیہ
ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم میں سے ایک کپڑے میں اس طرح نماز نہ پڑھے
کہ اوس کے کاندھے پر کچھ نہ ہو ف کیونکہ اگر کاندھے پر کپڑا نہ ہوگا تو احتمال ہے ستر کہاں کی ناف سے گھٹنے
تک باندھنے کی سنت میں خلل آویگا اور یہ مخالفت ابو حنیفہ اور شافعی اور مالک کے نزدیک تنزیہی ہے اگر
کوئی ایک کپڑے میں اسی طرح نماز پڑھی کہ کاندھوں پر کچھ نہ ہو تو نماز مکروہ ہوگی پر باطل نہ ہوگی اور امام احمد اور بعض
سلف کے نزدیک اگر کاندھوں پر کچھ کپڑا رکھنے کی گنجایش ہو اور نہ رکھے تو نماز صحیح نہ ہوگی اور ایک روایت امام
احمد سے یہ ہے کہ نماز صحیح ہو جاوے گی لیکن گنہگار ہوگا عن عمر بن ابی سلمۃ قال رایت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم یصلی فی ثوب واحد مشتملا بہ فی بیت ام سلمۃ واضعا طرفیہ علی
عاتقیہ ترجمہ عمر بن ابی سلمہؓ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ام المومنین ام سلمہؓ
کے گھر آپ ایک کپڑا اپنے اوپر لپیٹے ہوئے نماز پڑھ رہے تھے اور دونوں کنارے اوس کے آپ کے مونڈھوں پر تھے عن
ھشام بن عروۃ عن ابیہ بھذا اعلم انہ قال متوشحا ولم یقل مشتملا ترجمہ وہی حدیث اوپر گذری
اس میں ہے کہ آپ نے اس کپڑے کو اوڑھا تھا اس میں نہیں ہے کہ لپیٹا تھا ف توشح یہ ہے کہ کنارہ کپڑے کا
داہنے کاندھے پر ہو اوسکو بائیں بغل سے نیچا دے اور جو بائیں کاندھے ہو اوسکو داہنی بغل سے نکالے

لیجاوے پھر دونوں کناروں کو ملا کر سینے پر باندھ لیوے عَنْ عُمَرَ بْنِ اَبِیْ سَلَمَةَ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ فِیْ بَیْتِ اُمِّ سَلَمَةَ فِیْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ قَدْ خَالَفَ بَیْنَ طَرَفَیْهِ ترجمہ عمر بن ابی سلمہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ام المومنین ام سلمہ کے گھر میں نماز پڑھتے ہوئے ایک کپڑے میں اور اس کے دونوں کناروں میں آپ نے خلاف کیا تھا (یعنے داہنے کنارے کو بائیں طرف اور بائیں کو داہنی طرف لگائے تھے جیسا ابھی گذرا) عَنْ عُمَرَ بْنِ اَبِیْ سَلَمَةَ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ فِیْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ مُشْتَمِلًا مُخَالِفًا بَیْنَ طَرَفَیْهِ زَادَ عِیْسٰی بْنُ حَمَّادٍ فِیْ رِوَایَتِهٖ قَالَ عَلٰی مَنْكِبَیْهِ ترجمہ عمر بن ابی سلمہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ایک کپڑے میں نماز پڑھتے ہوئے تو شمل کیے ہوئے آپ اسکے بیٹھے تھے اور اوسکے دونوں کناروں میں مخالفت کی تھی عَنْ جَابِرٍ قَالَ رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ فِیْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ مُتَوَشِّحًا بِهٖ ترجمہ جابرؓ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ایک کپڑے میں نماز پڑھتے ہوئے توشح کیے ہوئے (توشح کے معنے اوپر بیان ہو چکے) عَنْ سُفْیَانَ جَمِیْعًا بِهٰذَا الْاِسْنَادِ فِیْ حَدِیْثِ ابْنِ بُكَیْرٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ الْمَكِّیِّ اَنَّهٗ رَاٰی جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ یُصَلِّیْ فِیْ ثَوْبٍ مُتَوَشِّحًا بِهٖ وَعِنْدَهٗ ثِیَابُهٗ وَقَالَ جَابِرٌ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَصْنَعُ ذٰلِكَ ترجمہ ابو الزبیر مکی سے روایت ہے انہوں نے جابرؓ کو ایک کپڑے میں توشح کیے ہوئے نماز پڑھتے دیکھا حالانکہ ان کے پاس کپڑے موجود تھے (تو اوسنہوں نے ایسا کیا تو معلوم ہوا) اور جابر نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا کرتے دیکھا عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ اَنَّهٗ دَخَلَ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَرَاَیْتُهٗ یُصَلِّیْ عَلٰی حَصِیْرٍ یَسْجُدُ عَلَیْهِ قَالَ وَرَاَیْتُهٗ یُصَلِّیْ فِیْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ مُتَوَشِّحًا بِهٖ ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس گئے اور دیکھا آپ ایک بوریہ پر نماز پڑھ رہے ہیں اور سجدہ کرتے تھے اور دیکھا آپ ایک کپڑے میں نماز پڑھتے ہوئے توشح کیے ہوئے عَنْ عَمْرِو بْنِ دِیْنَارٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَفِیْ رِوَایَةِ اَبِیْ كُرَیْبٍ وَضَعَ طَرَفَیْهِ عَلٰی عَاتِقَیْهِ وَفِیْ رِوَایَةِ اَبِیْ بَكْرٍ وَسُوَیْدٍ مُتَوَشِّحًا بِهٖ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا

كِتَابُ الْمَسَاجِدِ وَمَوَاضِعِ الصَّلٰوةِ

کتاب نماز کی جگہ کے بیان میں عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَیُّ مَسْجِدٍ وُضِعَ فِی الْاَرْضِ اَوَّلُ قَالَ الْمَسْجِدُ

الحرام قلت ثم اي قال المسجد الاقصى قلت كم بينهما قال اربعون سنة وايما
فصل ادركتك الصلوة فصل فهو مسجد فشأنك وفي رواية اني كامل ثم حيثما ادركتك الصلوة
فصل فانه مسجد ترجمہ ابوذر سے روایت ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کون سی مسجد سب سے پہلے زمین
میں بنائی گئی ہے آپ نے فرمایا مسجد حرام (یعنے خانہ کعبہ) میں نے پوچھا پھر کون سی آپ نے فرمایا پھر مسجد اقصے
(بیت المقدس) میں نے پوچھا ان دونوں مسجدوں کے بنانے میں کتنا فاصلہ ہے آپ نے فرمایا چالیس برس کا اور
تجھکو تو جہاں نماز کا وقت آجاوے وہیں پڑھ لے وہ مسجد ہے ف نووی نے کہا اس حدیث سے یہ نکلتا ہے
کہ سب مقاموں میں نماز درست ہے مگر وہ مقام مستثنی ہیں جہاں نماز پڑھنے کی ممانعت ہوئی ہے جیسے
قبرستان یا کھورہ نجس مقام وغیرہ یا اونٹوں کے رہنے کی جگہہ ہیں یا حمام ہیں عن
ابراهيم بن يزيد التيمي قال كنت اقرأ على القوم القرآن في الشدة فاذا قرأت السجدة سجد
فقلت له يا ابت اسجد في الطريق قال اني سمعت ابا ذر يقول سألت رسول الله صلى الله
عليه وسلم عن اول مسجد وضع في الارض قال المسجد الحرام قلت ثم اي قال المسجد
الاقصى قلت كم بينهما قال اربعون عاما ثم الارض لك مسجد فحيث ما ادركتك
الصلوة فصل ترجمہ ابراہیم بن یزید تیمی سے روایت ہے میں اپنے باپ کو قرآن سنایا کرتا سدہ میں (سدہ
وہ مقام جو مسجد سے خارج ہو دروازے کے باہر جہاں بیٹھکر لوگ خرید اور فروخت اور باتیں کرتے ہیں اور نسائی
کی روایت میں سکہ ہے یعنے گلی میں) جب میں سجدے کی آیت پڑھتا تو وہ سجدہ کرتے میں نے ان سے کہا یا ابتہ تم
راستے میں سجدہ کرتے ہو انہوں نے کہا میں نے ابوذر سے سنا وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے پوچھا سب سے پہلے کون سی مسجد بنی ہے زمین میں آپ نے فرمایا مسجد حرام میں نے پوچھا پھر کون سی مسجد
آپ نے فرمایا مسجد اقصی میں نے پوچھا ان دونوں میں کتنے برس کا فرق ہے آپ نے فرمایا چالیس برس کا پھر ساری
زمین تیرے لیے مسجد ہے جہاں نماز کا وقت آجاوے وہاں نماز پڑھ لے ف اور جب نماز پڑھنا درست
ہوا تو سجدہ بھی درست ہوگا نووی نے کہا استاد اور شاگرد پر جو قرآن پڑھا تا پڑھتا ہو سجدے کی آیت میں
سجدہ ہے یا نہیں اس میں علماء کا اختلاف ہے بعضوں کے نزدیک ایکبار پہلی بار میں سجدہ کرلے اور بعضوں
کے نزدیک ایکبار بھی ضرور نہیں ہے عن جابر بن عبد الله الانصاري قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم اعطيت خمسا لم يعطهن احد قبلي كان كل نبي يبعث الى قومه خاصة

وَبُعِثْتُ إِلَى الْخَلْقِ كَافَّةً وَخُتِمَ بِيَ النَّبِيُّونَ وَأُعْطِيتُ هَذِهِ الثَّلَاثَ لَمْ يُعْطَهَا نَبِيٌّ قَبْلِي وَجُعِلَتْ لِي الْأَرْضُ طَيِّبَةً طَهُورًا وَمَسْجِدًا فَأَيُّمَا رَجُلٍ أَدْرَكَتْهُ الصَّلَاةُ صَلَّى حَيْثُ كَانَ وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ يَسِيرُ بَيْنَ يَدَيَّ مَسِيرَةَ شَهْرٍ وَأُعْطِيتُ الشَّفَاعَةَ ترجمہ جابر بن عبد اللہ انصاری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھکو پانچ چیزیں ملیں جو مجھ سے پہلے کسی پیغمبر کو نہیں ملیں ایک تو یہ کہ ہر پیغمبر خاص اپنی قوم والوں کیطرف بھیجا گیا اور میں سرخ اور سیاہ ہر شخص کیطرف بھیجا گیا (سرخ ملکوں کے لوگ عرب میں اور گرم ملک کے سیاہ تو مطلب یہ ہے کہ میری نبوت عام ہے کسی ملک کے خاص نہیں) اور مجھ غنیمت (جہاد کے لوٹ) کا مال حلال ہوا مجھ سے پہلے کسی کیلیے حلال نہیں ہوا اور میرے لیے ساری زمین پاک اور پاک کرنیوالی کی گئی ف یہ دلیل ہے مالک اور ابو حنیفہ کی کہ تیمم زمین کی جنس سے درست جیسے پتھر اینٹ چونا وغیرہ خاک کی خصوصیت نہیں ہے ق ہر جس شخص کو جہاں نماز کا وقت آجاوے وہ وہیں نماز پڑھ لیوے اور مجھ مدد دی گئی رعب سے جو ایک مہینے کی مسافت تک پڑتا ہے (یعنی میری دھاک ایک مہینے کی راہ سے پڑ جاتی ہے) اور مجھ شفاعت عطا ہوئی۔

ف یعنے شفاعت عام جو محشر والوں کی پریشانی کے وقت ہوگی اور جسوقت سب پیغمبر لوگوں کو جواب دیدیوینگے ورنہ شفاعت خاص تو اور لوگ بھی کرینگے بلکہ شفاعت یہ جو رد نہ ہوگی یا وہ شفاعت جو رتی برابر پاپی کے لیے بھی نامقبول ہوگی عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَذَكَرَ نَحْوَهُ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فُضِّلْنَا عَلَى النَّاسِ بِثَلَاثٍ جُعِلَتْ صُفُوفُنَا كَصُفُوفِ الْمَلَائِكَةِ وَجُعِلَتْ لَنَا الْأَرْضُ كُلُّهَا مَسْجِدًا وَجُعِلَتْ تُرْبَتُهَا لَنَا طَهُورًا إِذَا نَحْنُ لَمْ نَجِدِ الْمَاءَ وَذَكَرَ خَصْلَةً أُخْرَى ترجمہ حذیفہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم لوگوں کو اور لوگوں پر فضیلت ملی تین باتوں کی وجہ سے ہماری صفیں فرشتوں کی صفوں کی طرح کی گئی اور ہمارے لیے ساری زمین نماز کی جگہ ہے اور زمین کی خاک ہمیں پاک کرنیوالی ہے جب پانی نہ ملے اور ایک بات اور بیان کی ف نووی نے کہا وہ تیسری بات نسائی کی روایت میں یہ ہے کہ مجھکو سورہ بقر کی اخیر آیتیں عرش کے تلے سے ملیں اور مجھ سے پہلے کسی کو نہیں ملیں نہ میرے بعد ملیں گی عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فُضِّلْتُ عَلَى الْأَنْبِيَاءِ بِسِتٍّ أُعْطِيتُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ وَأُحِلَّتْ لِيَ الْمَغَانِمُ وَجُعِلَتْ لِيَ الْأَرْضُ طَهُورًا وَمَسْجِدًا وَأُرْسِلْتُ إِلَى الْخَلْقِ

باب ابتداء الوضوء

باب التيمم

كَافَّةً وَخُتِمَ بِيَ النَّبِيُّوْنَ ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھکو فضیلت دی گئی اور پیغمبروں پر چھ باتوں سے پہلی تو مجھکو وہ کلام ملا جس میں لفظ تھوڑے ہیں اور معنی بہت ہیں (یعنی کلام اللہ یا خود حضرتؐ کے کلمات) اور میں مدد دیا گیا رعب سے اور مجھ غنیمتیں حلال کی گئیں اور میرے لیے ساری زمین پاک کرنیوالی اور نماز کی جگہ کی گئی اور میں تمام مخلوقات کی طرف (خواہ جن ہوں یا آدمی عرب کے ہوں یا غیر عرب کے) بھیجا گیا اور میرے اوپر نبوت ختم کی گئی ف اب میرے بعد دنیا میں کوئی نبی نئی کتاب یا شریعت لیکر آنیوالا نہیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام بلاشک قیامت کو قریب آنیوالے ہیں پردہ ساری دین کی باتوں میں ہمارے پیغمبر کی تابع ہوں گے عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُعِثْتُ بِجَوَامِعِ الْكَلِمِ وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ فَبَيْنَا اَنَا نَائِمٌ اُتِيْتُ بِمَفَاتِيْحِ خَزَائِنِ الْاَرْضِ فَوُضِعَتْ فِيْ يَدَيَّ قَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ فَذَهَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنْتُمْ تَنْتَفِلُوْنَهَا ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ کو خدا نے وہ باتیں دیکر بھیجا جنمیں لفظ تھوڑے ہیں اور معنی بہت ہیں اور مجھ کو مدد دی رعب سے اور میں ایک بار سو رہا تھا اتنے میں زمین کے خزانوں کی کنجیاں لائیں گئیں اور میرے ہاتھ میں رکھدی گئیں ابوہریرہؓ نے کہا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو تشریف لے گئے اور تم زمین کے خزانے نکال رہے ہو اپنے ملک کے ایک نقد کرتے ہو وہاں کی سب دولتیں لوٹتے ہو عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مِثْلَ حَدِيْثِ يُوْنُسَ ترجمہ ابوہریرہؓ دوسری حدیث بھی ایسی ہی ہے جیسا اوپر گذری عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ عَلَى الْعَدُوِّ وَاُوْتِيْتُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ وَبَيْنَا اَنَا نَائِمٌ اُتِيْتُ بِمَفَاتِيْحِ خَزَائِنِ الْاَرْضِ فَوُضِعَ فِيْ يَدَيَّ ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے دشمن پر مدد دی رعب سے اور مجھ کو باتیں ملیں جن میں لفظ کم ہیں پر معانی بہت ہیں اور میں ایک بار سو رہا تھا اتنے میں زمین کے خزانوں کی کنجیاں لائیں گئیں اور میرے ہاتھ میں رکھدی گئیں عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُوْهُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ اَحَادِيْثَ مِنْهَا وَقَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُعْطِيْتُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ ترجمہ ہمام بن منبہ سے روایت ہے یہ حدیثیں ہیں جو ابوہریرہؓ نے ہم سے بیان کیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنکر پھر بیان کی کئی حدیثیں اونمیں ایک یہ بھی تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے

نوضعت

مدد ملی رعب سے اور مجھ دو ہاتین دی گئین جنمین دو معانی بہت ہین (اور الفاظ تھوڑے ہین) **عن** انس بن مالک
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قدم المدینۃ فنزل فی علو المدینۃ فی حی یقال لھم بنو
عمرو بن عوف فاقام فیھم اربع عشرۃ لیلۃ ثم ان اللہ ارسل الی الملا من بنی النجار
فجاءوا متقلدیھم سیوفھم قال فکانی انظر الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی راحلتہ وابو بکر ردفہ وملا
من بنی النجار حولہ حتی القی بفناء ابی ایوب قال فکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی حیث
ادرکتہ الصلوۃ ویصلی فی مرابض الغنم ثم ان اللہ امر بالمسجد قال فارسل الی ملا من بنی النجار
فجاءوا فقال یا بنی النجار ثامنونی بحائطکم ھذا قالوا لا واللہ ما نطلب ثمنہ الا الی اللہ تعالی قال
انس فکان فیہ ما اقول کان فیہ نخل وقبور المشرکین وخرب فامر رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم بالنخل فقطع وبقبور المشرکین فنبشت وبالخرب فسویت قال فصفوا النخل قبلۃ وجعلوا
عضادتیہ حجارۃ قال فکانوا یرتجزون ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم معھم وھم یقولون اللھم
انہ لا خیر الا خیر الاخرۃ فانصر الانصار والمھاجرۃ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ مین تشریف لائے تو مدینہ مین شہر کے اوتر و ایک محلہ مین جسکو بنی عمرو بن عوف کا محلہ کہتے ہین
وہان چودہ دن رہے پھر آپ نے بنو نجار کے لوگون کو بلا بھیجا وہ اپنی تلوارین لٹکائے ہوئے آئے انس نے کہا گویا مین اس
وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ رہا ہون آپ اپنی اونٹنی پر تھے اور ابوبکر آپکے پیچھے بیٹھے تھے اور بنو نجار کے
لوگ آپ کے گرد اگرد تھے یہانتک کہ آپ ابوایوب کے مکان کے صحن مین اوترے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جہان
نماز کا وقت آجاتا وہان نماز پڑھ لیتے اور بکریون کے رہنے کی جگہ مین بھی نماز پڑھ لیتے (کیونکہ کمریان غریب تھے تی
مین اون سے اندیشہ نہین ہوتا کہ وہ ستاوین گے) اسلئے آپ نے حکم کیا مسجد بنانے کا تو بنو نجار کے لوگون کو بلا
بھیجا وہ آئے آپنے اون سے فرمایا تم اپنا باغ میرے ہاتھ بیچدو انہون نے کہا قسم خدا کی ہم تمسے باغ کی قیمت نہ لینگے
ہم خدا ہی سے اسکا بدلا چاہتے ہین (یعنی آخرت کا ثواب چاہتے ہین ہمکو روپیہ درکار نہین) **ف** نووی نے کہا یہ
حدیث یون ہی مختصر ہے صحیحین وغیرہ مین لیکن محمد بن سعد نے طبقات مین واقدی سے نقل کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے وہ باغ دس دینار کو خریدا اور ابوبکر نے وہ دینار ادا کیے **ف** انس نے کہا اس باغ مین جو چیزین
تمہین انکو مین کہتا ہون اسمین کھجور کے درخت تھے اور مشرکون کی قبرین تھین اور کھنڈر تھے آپنے حکم کیا تو درخت
کاٹے گئے اور مشرکون کی قبرین کھود کر یہ ایک ہی گئین **ف** نووی نے کہا اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ میوہ دار

صلی اللہ علیہ وسلم ۱۲ منہ

بسیوفھم ۱۲ منہ

ن قبلۃ لہ

درختون کا کاٹنا کسی ضرورت کیوقت درست ہے جیسے لکڑی کی حاجت ہو یا اور درختون کا اون کے بدلے لگانا منظور ہو یا اون کے گر پڑنے کا ڈر ہو یا مسجد بنانے کی ضرورت ہو یا کافرون کے ملک مین انکو سزا دینے کے لیے کاٹے اسی طرح پرانی قبرون کا کھودنا اور جب وہ سڑ جس مین خون اور پیپ پڑی ہو کی ملمع ڈنکا کپڑا پہنکر دی جاوے تو اوس مین نماز درست ہے اور اسکو مسجد کر سکتے ہین اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ قبرستان کی زمین مالک کی ملک مین رہتی ہے اور وہ اسکو بیچ سکتا ہے بشرطیکہ وقف نہ کر چکا ہو **ف** اور کہنہ برابر کیے گئے اور درختون کی ٹہنی قبلے کیطرف کہدی گئی اور دروازے کے دونون طرف پتھر لگائے گئے جب یہ کام شروع ہوا تو صحابہ رجز پڑہتے تھے **ف** یعنی شعرون پڑہ کر کرتے جاتے تھے تاکہ مشقت سہل ہو جاوے علماء نے کہا ہے کہ اگر کلام موزون ہو تو اوس کو شعر نہ کہین گے جبتک کہنے والے کی نیت نہ ہو شعر کہنے کی اور اسی سبب سے بعضے موزون کلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہین پر وہ شعر نہین ہین کیونکہ شعر کہنا آپ پر حرام تھا **ت** اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی انکے ساتھ تھے وہ لوگ یہ کہتے تھے یا اللہ بہتری اور بھلائی آخرت کی بہتر ہے اور بھلائی ہے تو مدد کر انصار اور مہاجرین کی۔ یہ ترجمہ ہے اس موزون کلام کا جو حدیث مین عربی زبان مین ہے **عن** انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یصلی فی مرابض الغنم قبل ان یبنی المسجد **ترجمہ** انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد بننے سے پہلے بکریون کے رہنے کی جگہہ مین نماز پڑہا کرتے تھے **عن** انس یقول کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعتمل **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **ف** نووی نے کہا امام مالک اور امام احمد نے اس حدیث سے استدلال کیا ہے کہ جس جانور کا گوشت حلال ہے اسکا پیشاب اور پاخانہ پاک ہے **باب** تحویل القبلۃ من القدس الی الکعبۃ بیت المقدس کیطرف سے قبلہ پھر کعبہ کیطرف ہونیکا بیان **عن** البراء بن عازب قال صلیت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم الی بیت المقدس ستۃ عشر شہرا حتی نزلت الایۃ التی فی البقرۃ وحیث ما کنتم فولوا وجوھکم شطرہ فنزلت بعد ما صلی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فانطلق رجل ممن صلی معہ فمر باھل المسجد وھم یصلون فحدث فولوا وجوھھم قبل البیت **ترجمہ** براء بن عازب سے روایت ہے انہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ بیت المقدس کیطرف نماز پڑہی سولہ مہینے تک یہانتک کہ یہ آیت اوتری جو سورہ بقر مین ہے تم جہان رہو اپنا کعبہ کیطرف کرو۔ تو یہ آیت اوتری جسپر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑہ چکے تھے ایک شخص

رسول اللہ

آپ کے ساتھیون مین سے یہ سنکر چلا راستے مین انصار کے کچھ لوگون کو پایا نماز پڑھتے ہوے (بیت المقدس کیطرف موافق معمول کے) اوس نے اون سے یہ حدیث بیان کی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو حکم ہوا کعبہ کیطرف مونہ کرنیکا) یہ سنکر وہ لوگ (نماز ہی مین) کعبے کیطرف پھر گئے **ف** امام نووی نے کہا اس حدیث سے نسخ کا جواز اور وقوع ثابت ہوتا ہے اور یہ بھی نکلتا ہے کہ ایک شخص معتبر کی خبر اس باب مین مقبول ہے اور یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ اگر ایک ہی نماز کسی وجہ سے دو طرف پڑھی جاوے (جیسے قبلے کی جانب مین شبہ ہو پہلے ایک طرف شروع کرے پھر نماز ہی مین معلوم ہو کہ قبلہ دوسری طرف ہے اور ادھر پھر جاوے) بلکہ اگر چار رکعتی نماز کی ہر ایک رکعت ایک ایک طرف پڑھی جاوے (اسطرح کہ نمازی کی رائے ہر رکعت پہ قبلے کی جانب مین بدلتی جاوے) تو نماز صحیح ہے پھر علما نے اختلاف کیا ہے کہ بیت المقدس کیطرف آپ کا نماز پڑھنا قرآن سے تھا یا حدیث سے اگر حدیث سے ہوگا تو یہ بھی ثابت ہوا کہ قرآن سے حدیث منسوخ ہو سکتی ہے اسی طرح حدیث سے قرآن منسوخ ہو سکتا ہے اکثر علماء اصول کا یہی قول ہے پر شافعی سے اسکی خلاف منقول ہے **عن** البراء قال صلینا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نحو بیت المقدس ستۃ عشر شھرا او سبعۃ عشر شھرا ثم صرفنا نحو الکعبۃ ترجمہ براء بن عازب سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی بیت المقدس کیطرف سولہ مہینے یا سترہ مہینے تک پھر ہم نے مونہہ کیا کعبے کیطرف **عن** ابن عمر قال بینما الناس فی صلوۃ الصبح بقباء اذ جاءھم آت فقال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد انزل علیہ اللیلۃ وقد امر ان یستقبل الکعبۃ فاستقبلوھا وکانت وجوھھم الی الشام فاستداروا الی الکعبۃ ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے ایکبار قبا مین لوگ صبح کی نماز پڑھ رہے تھے اتنے مین ایک شخص آیا اور کہنے لگا رات کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن اوترا اور حکم ہوا کعبے کیطرف مونہہ کرنیکا یہ سنکر لوگ کعبے کیطرف پھر گئے اور پہلے ان کے مونہہ شام کیطرف تھے تو گھوم گئے کعبے کیطرف **عن** ابن عمر قال بینما الناس فی صلوۃ الغداۃ اذ جاءھم رجل بمثل حدیث مالک ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عن** انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یصلی نحو بیت المقدس فنزلت قد نری تقلب وجھک فی السماء فلنولینک قبلۃ ترضاھا فول وجھک شطر المسجد الحرام فمر رجل من بنی سلمۃ وھم رکوع فی صلوۃ الفجر وقد صلوا رکعۃ فنادی الا ان القبلۃ قد حولت فمالوا کما ھم نحو القبلۃ ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

یقول

نسخ بالسنۃ

نسخ بالسنۃ

بیت المقدس کیطرف نماز پڑھا کرتے تھے اتنے مین یہ آیت اوتری قد نری تقلب وجهك الخ یعنی ہم دیکھتے ہین تمہارے
مونہہ پھیرنے کو آسمان کیطرف بیشک ہم پھیر دین گے مونہہ تمہارا اُس قبلہ کیطرف جس کو تم پسند کرتے ہو تو پھیر
اپنا مونہہ کعبہ کیطرف پھر ایک شخص بنی سلمہ مین سے جا رہا تھا اُس نے دیکھا لوگون کو فجر کی نماز مین رکوع مین اور
ایک رکعت پڑھ چکے تھے تو پکارا سنو قبلہ بدل گیا یہ سنکر وہ لوگ اوسی حالت مین قبلہ کیطرف پھر گئے **باب**
النهي عن بناء المسجد على القبور واتخاذ الصور فيها والنهي عن اتخاذ القبور مساجد قبرون پر
مسجد بنانے کی ممانعت اور وہان پر صورتین رکھنے کی ممانعت اور قبرون کو مسجد بنانے کی ممانعت **عن**
عائشة ان ام حبيبة وام سلمة ذكرتا كنيسة رأينها بالحبشة فيها تصاوير لرسول الله صلى
الله عليه وسلم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان اولئك اذا كان فيهم الرجل الصالح
فمات بنوا على قبره مسجدا وصوروا فيه تلك الصور اولئك شرار الخلق عند الله عز وجل
يوم القيمة ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے ام حبیبہ اور ام سلمہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک گرجا
کا ذکر کیا جسکو انہون نے حبش مین دیکھا تھا اوس مین تصویرین لگی تھین آپ نے فرمایا ان لوگون کا یہی حال
تھا جب اون مین کوئی نیک آدمی مرجاتا تو وہ اوسکی قبر پر مسجد بناتے اور وہان صورتین بناتے یہ لوگ
قیامت کے دن خدا کے سامنے سب سے بدتر ہون گے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قبر کے پاس یا قبر کے
اوپر مسجد بنانا یا قبرستان مین نماز پڑھنا منع ہے کیونکہ اگلی مشرکین اور یہود اور نصاریٰ ایسا کیا کرتے
تھے کہ پیغمبرون یا نیک لوگون کی قبرون کو عبادت گاہ بناتے تھے اگر کوئی قبر کو سجدہ نہ بناوے لیکن مسجد
کیطرح وہان ہر وقت آیا جایا کرے یا قبر کے سامنے جھکے یا اوس طرف نماز پڑھے تو اسکا بھی یہی حکم ہے
عن عائشة انهم تذاكروا عند رسول الله صلى الله عليه وسلم في مرضه فذكرت
ام سلمة وام حبيبة كنيسة ثم ذكرن نحوه ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے سامنے لوگون نے باتین کی آپ کی بیماری مین تو ام سلمہ اور ام حبیبہ نے ایک گرجا کا حال بیان
کیا پھر ذکر کیا اسی طرح جیسے اوپر گذرا **عن** عائشة قالت ذكرت ازواج النبي صلى الله عليه وسلم
كنيسة رأينها بارض الحبشة يقال لها مارية بمثل حديثهم ترجمہ ام المومنین عائشہ سے
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بیون نے ایک گرجا کا حال بیان کیا جو انہون نے دیکھا تھا حبش کے
ملک مین جسکا نام ماریہ تھا پھر ویسی ہی روایت کیا جیسے اوپر گذرا **عن** عائشة قالت قال رسول الله صلى

رأتها

ذكرن

اللہ علیہ وسلم فی مرضہ الذی لم یقم منہ لعن اللہ الیھود والنصاری اتخذوا قبور انبیائھم
مساجد قالت فلولا ذلک لابرز قبرہ غیر انہ خشی ان یتخذ مسجدا وفی روایۃ ابن ابی شیبۃ
ولولا ذاک یذکر قالت **ترجمہ** ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اوس ہماری
ہمیں بکہ بعد پھر جنگے نہیں ہو لعنت کرے اللہ یہود اور نصاری پر انہوں نے اپنے پیغمبروں کی قبروں کو مسجد بنا لیا۔
ف اگر سجدہ کیطرح وہاں روشنی کرنا نذر نیاز چڑھانا دعا مانگنا عبادت کرنا روزمرہ آنے جانے **ف**
حضرت عائشہ نے کہا اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات کا خیال نہ ہوتا تو آپ کی قبر کھلی جگہ میں ہوتی (حجرہ
میں نہ ہوتی) مگر آپ ڈرے کہیں لوگ آپکی قبر کو سجدہ نہ بنالیں **عن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم قاتل اللہ الیھود اتخذوا قبور انبیائھم مساجد **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تباہ کرے یہودیوں کو انہوں نے اپنے پیغمبروں کی قبروں کو مسجد بنا لیا
عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ قال لعن اللہ الیھود والنصاری اتخذوا قبور انبیائھم
مساجد **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لعنت کرے اللہ یہود اور نصاری پر انہوں
نے اپنے پیغمبروں کی قبروں کو مسجد بنا لیا **عن** عبید اللہ بن عبد اللہ ان عائشۃ وعبد اللہ بن عباس
قالا لما نزلت برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طفق یطرح خمیصۃ لہ علی وجھہ فاذا
اغتم کشفھا عن وجھہ فقال وھو کذلک لعنۃ اللہ علی الیھود اتخذوا قبور انبیائھم
مساجد یحذر مثل ما صنعوا **ترجمہ** عبید اللہ بن عبد اللہ سے روایت ہے حضرت عائشہ اور عبد اللہ بن عباس
نے کہا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کا وقت قریب ہوا تو آپ اپنے چادر اپنے منہ پر ڈالنا شروع کی جب
آپ گھبراتے تو چادر کو موڑھ پر سے ہٹاتے اور فرماتے لعنت ہو اللہ کی یہود اور نصاری پر انہوں نے اپنے پیغمبروں
کی قبروں کو مسجد بنا لیا آپ ڈراتے تھے کہیں اپنے لوگ بھی ایسا نہ کریں **عن** جندب قال سمعت النبی
صلی اللہ علیہ وسلم قبل ان یموت بخمس وھو یقول انی ابرأ الی اللہ ان یکون لی منکم
خلیل فان اللہ قد اتخذنی خلیلا کما اتخذ ابراھیم علیہ الصلوۃ والسلام خلیلا
ولو کنت متخذا من امتی خلیلا لاتخذت ابا بکر خلیلا الا وان من کان قبلکم کانوا
یتخذون قبور انبیائھم وصالحیھم مساجد الا فلا تتخذوا القبور مساجد انی انھاکم
عن ذلک **ترجمہ** جندب بن عبد اللہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا وفات سے پانچ روز

پہلے آپ فرماتے تھے میں بیزار ہوں اس بات سے کہ کسی کو تم میں سے اپنا دوست بناؤں سوا خدا کے کیونکہ اللہ نے مجھ کو اپنا دوست بنایا ہے جیسے ابراہیم علیہ السلام کو دوست بنایا تھا اور جو میں اپنی امت میں سے کسی کو دوست بنانیوالا ہوتا تو ابوبکر کو دوست بناتا تم خبردار رہو تم سے پہلے لوگ اپنے پیغمبروں اور نیک لوگوں کی قبروں کو مسجد بنالیتے تھے کہیں تم قبروں کو مسجد نہ بنانا میں تم کو اس بات سے منع کرتا ہوں **ف** دوست سے مراد یہاں وہ ہے کہ جس کی طرف دل لگا رہے پیغمبر کو ایسی دوستی کسی سے نہ تھی کیونکہ یہ دوستی خدا کی دوستی میں خلل ڈالتی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ ایسی دوستی میں کسی کو رکھتا تو ابوبکر صدیق کو رکھتا اس حدیث سے ابوبکر صدیق کی بڑی فضیلت معلوم ہوئی نووی نے کہا آپ نے اپنی قبر یا اور کسی کی قبر کو مسجد بنانے سے اس لیے ممانعت کی کہ کہیں لوگ قبر کی تعظیم حد سے نہ بڑھا دیں اور گناہ میں پڑ جاویں اور کبھی یہ گناہ کفر تک پہنچ جاویگا جیسے اگلی امتوں کا حال ہوا اور جب صحابہ اور تابعین کے زمانے میں مسجد نبوی کو بڑھانے کی ضرورت ہوئی اور حضرت عائشہ کا حجرہ جس میں قبریں تھیں وہاں تک مسجد آن پہونچی تو ان لوگوں نے قبر کو چھپا دیا اور اس کے گرد اونچی اونچی دیواریں اونچا دیں تاکہ قبر آپ کی دکھلائی نہ دے اور عوام کو طرف نماز نہ پڑھیں رفت میں پشت پر دیوار میں شمالی جانب سے اور انتہا میں کہ کوئی شخص قبر کیطرف منہ نہ کر سکے اور اسی لیے دوسری حدیث میں وارد ہوا کہ اگر یہ ڈر نہ ہوتا تو آپ اپنی قبر کو کھلا رکھتے **باب** فضل بناء المسجد والحث علیھا مسجد بنانی کی فضیلت اور اسکا اجر **عن** عبید اللہ الخولانی یذکر انہ سمع عثمان بن عفان حین قول الناس فیہ حین بنی مسجد الرسول صلی اللہ علیہ وسلم انکم قد اکثرتم وانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من بنی مسجدا للہ عز وجل قال بکیر حسبت انہ قال یبتغی بہ وجہ اللہ تعالی بنی اللہ لہ بیتا فی الجنۃ وقال ابن عیسی فی روایتہ مثلہ فی الجنۃ **ترجمہ** عبید اللہ خولانی سے روایت ہے حضرت عثمان نے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد کو بنایا تو لوگوں نے اون کی بہت تعریف کی حضرت عثمان نے کہا تم نے حد سے زیادہ بڑھا دیا میں نے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اتنا سنا ہے آپ فرماتے تھے جو شخص اللہ کے لیے مسجد بناوے اور ایک روایت میں ہے (کہ خالص خدا کی رضامندی اوس کو مقصود ہو) نہ شہرہ اور ناموری یا نمود اور نفسانیت تو اللہ اوس کے لیے جنت میں ایک گھر ویسا ہی بنا دیگا **ف** ویسا ہی گھر یعنی صرف گھر کہنا میں کیونکہ جنت کے گھر کو دنیا کے گھر کی کیا نسبت ہے یا وہ گھر جنت کے گھروں کے ایسی نسبت رکھتا ہے جیسے مسجد دنیا کے گھروں سے **عن** محمود بن لبید ان عثمان بن عفان اراد بناء المسجد فکرہ الناس ذلک

(زنا باب من بنی للہ مسجدا)

فَاَحَبُّوْا اَنْ یَدَعَهٗ عَلٰی هَیْئَتِهٖ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ بَنٰی مَسْجِدًا لِلّٰهِ بَنَی اللّٰهُ لَهٗ بَیْتًا فِی الْجَنَّةِ مِثْلَهٗ ترجمہ محمود بن لبید کی روایت سے حضرت عثمان نے ارادہ کیا مسجد بنانیکا تو لوگوں نے برا سمجھا اور سکو اور رہنے دیا کہ مسجد کو اپنے حال پر چھوڑ دیں (یعنے جیسی حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں تھی حضرت عثمان نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے جو شخص خدا کے لیے ایک مسجد بنا دیوے تو اللہ اوس کے لیے جنت میں ایک گھر بنا دیگا ویسا ہی

باب التَّدْبِیْرِ فِی وَضْعِ الْاَیْدِیْ عَلَی الرُّکَبِ فِی الرُّکُوْعِ وَنَسْخِ التَّطْبِیْقِ رکوع میں ہاتھوں کا گھٹنوں پر رکھنا اور تطبیق کا منسوخ ہونا **ث** تطبیق اسے کہتے ہیں کہ دونوں ہاتھوں کو چھوڑ کر رانوں کے بیچ میں رکھ لینا پہلے حکم تھا کہ رکوع میں ایسا ہی کرے بعد اوس کے یہ حکم منسوخ ہو گیا اور ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھنے کا حکم ہوا اب اگر کوئی تطبیق کرے تو مکروہ ہے اکثر علماء کا یہی قول ہے عمر اور ابن مسعود اور علقمہ اور اسود کے نزدیک تطبیق سنت ہے اگلوں کی حدیث نہیں پہونچی جسکو سعد بن ابی وقاص نے روایت کیا ہے (نووی)

عَنِ الْاَسْوَدِ وَعَلْقَمَةَ قَالَا اَتَیْنَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ فِیْ دَارِهٖ فَقَالَ اَصَلّٰی هٰؤُلَاءِ خَلْفَكُمْ قُلْنَا لَا قَالَ قُوْمُوْا فَصَلُّوْا فَلَمْ یَاْمُرْنَا بِاَذَانٍ وَّلَا اِقَامَةٍ قَالَ وَذَهَبْنَا لِنَقُوْمَ خَلْفَهٗ فَاَخَذَ بِاَیْدِیْنَا فَجَعَلَ اَحَدُنَا عَنْ یَّمِیْنِهٖ وَالْاٰخَرُ عَنْ شِمَالِهٖ قَالَ فَلَمَّا رَكَعَ وَضَعْنَا اَیْدِیَنَا عَلٰی رُكْبَتَیْنَا قَالَ فَضَرَبَ بِاَیْدِیْنَا وَبَیْنَ رُكْبَتَیْهِ ثُمَّ اَدْخَلَهُمَا بَیْنَ فَخِذَیْهِ قَالَ فَلَمَّا صَلّٰی قَالَ اِنَّهٗ سَیَكُوْنُ عَلَیْكُمْ اُمَرَاءُ یُؤَخِّرُوْنَ الصَّلٰوةَ عَنْ مِّیْقَاتِهَا فَیَخْنُقُوْهَا اِلٰی اَنْ تَرْتَفِعَ الْمَوْتٰی فَاِذَا رَاَیْتُمُوْهُمْ قَدْ فَعَلُوْا ذٰلِكَ فَصَلُّوا الصَّلٰوةَ لِمِیْقَاتِهَا وَاجْعَلُوْا صَلٰوتَكُمْ مَّعَهُمْ سُبْحَةً فَاِذَا كُنْتُمْ ثَلَاثَةً فَصَلُّوْا جَمِیْعًا فَاِذَا كُنْتُمْ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ فَلْیَؤُمَّكُمْ اَحَدُكُمْ فَاِذَا دَكَعَ اَحَدُكُمْ فَلْیَرْكَعْ وَهُوَ یَسْتَطِیْعُ وَاِذَا عَجَزَ عَلٰی نَحْوِ ذٰلِكَ فَلْیَرْكَعْ وَلْیُطَبِّقْ بَیْنَ كَفَّیْهِ فَلْیَنْظُرْ اِلٰی اِخْتِلَافِ اَصَابِعِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَرَاهُمْ ترجمہ اسود اور علقمہ کی روایت ہے ہم دونوں عبد اللہ بن مسعود پاس آئے اُنکے گھر میں اُنہوں نے پوچھا کیا اُن لوگوں نے (یعنے اس زمانے کے نوابوں اور امیروں نے) نماز پڑھ لی تمہارے پیچھے ہمنے کہا نہیں اُنہوں نے کہا اوٹھو تم نماز پڑھ لو (کیونکہ وقت نماز کا ہو گیا اور امیروں اور نوابوں کی انتظار میں اپنی نماز میں دیر کرنا ضرور نہیں) پھر ہمکو حکم نکیا اذان دینیکا اور نہ اقامت کہنیکا پھر ہمارے بعض ساتھ کے جو کوئی گھر میں اکیلے تھے کھڑے ہوئے اسی طرح اذان اور اقامت ہوتے ہے

(نقال) (نقل) (نقل) (نقل

تو اسکو اذان اور اقامت کہنا ضرور نہین لیکن جمہور علماے سلف اور خلف کا یہ قول ہے کہ اقامت سنت ہے
اوسکے لیے بھی اور اذان مین اختلاف ہے۔ اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ جماعت گھر مین بھی ادا کرنا درست ہے
لیکن اوس سے فرض کفایہ ادا نہ ہوگا جب تک جماعت مسجد مین نہ پڑھی جاوے اور عبداللہ بن مسعود نے یہ خیال کیا
کہ فرض ساقط ہوجاویگا امیرون اور نوابون کی جماعت ادا کرنے سے گروہ دیر مین پڑہین ف ہم اون کے
پیچھے کھڑے ہوئے تو ہمارے ہاتھہ پکڑکر ایک کو داہنی طرف کیا اور ایک کو بائین طرف جب رکوع کیا تو ہم نے
ہاتھہ اپنے گھٹنون پر رکھے اونہون نے ہمارے ہاتھہ پر مارا اور ہتھیلیون کو جوڑ کر رانون کے بیچ مین رکھا جب نماز پڑہ
چکے تو کہا اب تمہارے نواب اور امیر ایسے پیدا ہونگے جو نماز مین دیر کرینگے اوسکے وقت سے اور تنگ کرینگے
گے نماز کو یہانتک کہ آفتاب ڈوبنے کے نزدیک ہوگا (یعنے عصر کی نماز مین اتنی دیر کرینگے) جب تم انکو ایسا کرتے
دیکھو تو اپنی نماز وقت پر پڑہ لو (یعنے افضل وقت پر) پھر اون کے ساتھہ دوبارہ نفل کے طور پڑہ لو ف
تاکہ شر اور فساد نہ پیدا ہو اور امیرون کے تکلیف سے بچو وہ یہ جانینگے کہ تم فرض اون کے ساتھہ پڑہتے ہو
اور تم اپنا فرض ادا کرچکے گے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ فتنہ اور فساد سے بچنا بہتر ہے اگر گناہ مین نہ پڑے اور جو
بغیر گناہ مین پڑے فتنہ سے نہ بچ سکے تو گناہ نہ کرے اور فتنہ پر صبر کرے۔ اور یہ بھی معلوم ہوا کہ اول وقت نماز
پڑہنا بہتر ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ جو کوئی ایک نماز کو دوبار پڑہے تو پہلے بار کی نماز فرض ہوگی اور دوسرے
بار کی نفل یہی صحیح ہے ت اور جب تم تین آدمی ہو تو سب ملکر نماز پڑہو (یعنے برابر کھڑے ہوا امام بیچ
مین رہے) اور جب تین سے زیادہ ہون تو ایک آدمی امام بنے اور وہ آگے کھڑا ہو اور جب رکوع کرے تو اپنی ہاتھون
کو رانون پر رکھے اور جھکے اور دونون ہتھیلیان جوڑ کر رانون مین رکھہ لیوے گویا مین اسوقت رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کے انگلیون کو دیکھہ رہا ہون **عَنْ** عَلْقَمَةَ وَالْاَسْوَدِ اَنَّهُمَا دَخَلَا عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ يَعْنِي
حَدِيْثَ اَبِيْ مُعَاوِيَةَ وَفِيْ حَدِيْثِ ابْنِ مُسْهِرٍ فَجَبَرَ بِنَا فَكَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى اخْتِلَافِ اَصَابِعِ رَسُوْلِ نکاتی
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ رَاكِعٌ **ترجمہ** علقمہ اور اسود سے روایت ہے وہ دونون عبداللہ بن
مسعود پاس گئے پھر بیان کیا حدیث کو اوسی طرح جیسا اوپر گذری **عَنْ** عَلْقَمَةَ وَالْاَسْوَدِ اَنَّهُمَا دَخَلَا عَلٰى
عَبْدِ اللّٰهِ فَقَالَ اَصَلّٰى مَنْ خَلْفَكُمْ قَالَا نَعَمْ فَقَامَ بَيْنَهُمَا وَجَعَلَ اَحَدَهُمَا عَنْ يَمِيْنِهٖ وَالْاٰخَرَ عَنْ شِمَالِهٖ
ثُمَّ رَكَعْنَا فَوَضَعْنَا اَيْدِيَنَا عَلٰى رُكَبِنَا فَضَرَبَ اَيْدِيَنَا ثُمَّ طَبَّقَ بَيْنَ يَدَيْهِ ثُمَّ جَعَلَهُمَا بَيْنَ فَخِذَيْهِ
ثُمَّ صَلّٰى قَالَ هٰكَذَا فَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **ترجمہ** علقمہ اور اسود سے روایت ہے وہ دونون

عبداللہ بن مسعود پاس گئے اونہون نے کہا کیا تمہارے پیچھے لوگ نماز پڑھ چکے اونہون نے کہا ہان پھر عبداللہ ان دونون کے بیچ مین کھڑے ہوئے اور ایک کو اپنی طرف کھڑا کیا ایک کو بائین طرف پھر رکوع کیا تو ہم نے اپنے ہاتھون کو گھٹنون پر رکھا عبداللہ نے ہمارے ہاتھہ پہ مارا اور تطبیق کی (یعنے دونون تھیلیون کو ملایا) اور رانون کے بیچ مین رکھا جب نماز پڑھ چکے تو کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا ہے **عَنْ** مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ صَلَّيْتُ اِلٰى جَنْبِ اَبِيْ فَجَعَلْتُ يَدَيَّ بَيْنَ رُكْبَتَيَّ فَقَالَ لِيْ اَبِيْ اضْرِبْ بِكَفَّيْكَ عَلٰى رُكْبَتَيْكَ ثُمَّ فَعَلْتُ ذٰلِكَ مَرَّةً اُخْرٰى فَضَرَبَ يَدَيَّ وَقَالَ اِنَّا قَدْ نُهِيْنَا عَنْ هٰذَا وَاُمِرْنَا اَنْ نَضْرِبَ بِالْاَكُفِّ عَلَى الرُّكَبِ ترجمہ مصعب بن سعد سے روایت ہے مین نے اپنے باپ کے بازو نماز پڑھی (اپنے ہاتھہ دونون گھٹنون کے بیچ مین رکھے) اونہون نے کہا اپنے ہاتھون کو گھٹنون پر کہہ مین نے پھر ویسا ہی کیا (یعنے ہاتھہ دونون گھٹنون کے بیچ مین رکھے) اونہون نے میرے ہاتھہ پہ مارا اور کہا ہم منع کیے گئے ایسا کرنے سے اور حکم ہوا دونون تھیلیون کو گھٹنون پر رکھنے کا (یعنے رکوع مین اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ تطبیق کا حکم منسوخ ہو گیا) **عَنْ** اَبِيْ يَعْفُوْرٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ اِلٰى قَوْلِهٖ فَنُهِيْنَا عَنْهُ وَلَمْ يَزِيْدُ كَرَّرَ مَا بَعْدَهٗ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ رَكَعْتُ فَطَبَّقْتُ بِيَدَيَّ هٰكَذَا اَيْ جَعَلْتُ بَطْنَ كَفَّيَّ بَيْنَ فَخِذَيَّ فَقَالَ اَبِيْ قَدْ كُنَّا نَفْعَلُ هٰذَا ثُمَّ اُمِرْنَا بِالرُّكَبِ ترجمہ مصعب بن سعد سے روایت ہے مین نے رکوع کیا تو دونون ہاتھون کو ملا کر رانون کے بیچ مین رکھہ لیا (میرے باپ نے) کہا پہلے ہم ایسا ہی کیا کرتے تھے پھر حکم ہوا گھٹنون پر ہاتھہ رکھنے کا **عَنْ** مُصْعَبِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ قَالَ صَلَّيْتُ اِلٰى جَنْبِ اَبِيْ فَكُنْتُ اَرْكَعُ شَبَّكْتُ اَصَابِعَ يَدَيَّ وَجَعَلْتُهُمَا بَيْنَ رُكْبَتَيَّ فَضَرَبَ يَدَيَّ فَلَمَّا صَلّٰى قَالَ قَدْ كُنَّا نَفْعَلُ هٰذَا ثُمَّ اُمِرْنَا اَنْ نَرْفَعَ اِلَى الرُّكَبِ ترجمہ مصعب بن سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے مین نے اپنے باپ کے بازو نماز پڑھی جب رکوع مین گیا تو دونون ہاتھون کو اونگلیان ایک مین ایک ڈالکر دونون گھٹنون کے بیچ مین رکھہ لیا انہون نے میرے ہاتھہ پہ مارا جب نماز پڑھ چکے تو کہا پہلے ہم ایسا کرتے تھے پھر حکم ہوا ہاتھون کو گھٹنون پر رکھنے کا

باب جواز الاقعاء علی العقبین

جواز الاقعاء علی العقبین ایڑیون پر سون رکھکر بیٹھنا **ف** جسکو عربی مین اقعا کہتے ہین **عَنْ** طَاوٗسٍ يَقُوْلُ قُلْنَا لِابْنِ عَبَّاسٍ فِي الْاِقْعَاءِ عَلَى قَدَمَيْنِ فَقَالَ هِيَ السُّنَّةُ فَقُلْنَا لَهٗ اِنَّا لَنَرَاهُ جَفَاءً بِالرَّجُلِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ بَلْ هِيَ سُنَّةُ نَبِيِّكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ طاؤس سے روایت ہے ہم نے ابن عباس سے کہا اقعا کی بیٹھک مین کیا کہتے ہو اونہون نے کہا یہ سنت ہے ہم نے کہا ہم تو

باب وضع الیدین علی الرکب فی الرکوع وتطبیق الیدین بین الفخذین

باب الاقعاء علی القدمین

تو اس پر ٹیک کر آدمی پر (یا پاؤں پر) ستم سمجھتے تھے انہوں نے کہا وہ تو سنت ہے تیرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ف نووی نے کہا اقعا کے باب میں دو حدیثیں وارد ہیں ایک حدیث کہ رسول اقعا سنت ہے اور دوسری حدیث میں ممانعت ہے اور علما نے اختلاف کیا ہے اقعا کے حکم اور اقعا کی تفسیر میں اور صحیح یہ ہے کہ اقعا دو قسم ہے ایک تو یہ کہ اپنے دونوں سرین زمین پر لگا دیوے اور پنڈلیوں کو کھڑا کرے اور ہاتھوں کو زمین پر یہ کہنے کے طرح یہ مکروہ ہے اور حدیث میں اسی کی ممانعت ہے دوسرے یہ کہ دونوں سجدوں کے بیچ میں ایڑیوں پر بیٹھے اور یہی ابن عباس کی مراد ہے اور یہ اقعا دونوں سجدوں کے بیچ میں مسنون ہے شافعی کے نزدیک اور صحابہ اور سلف سے منقول ہے (انتہے مختصر) **باب** تحریم الکلام فی الصلوٰۃ و نسخ ما کان من اباحتہ نماز میں بات کرنا حرام ہے اور پہلے جو بات کرنا درست تھا وہ حکم منسوخ ہو گیا **عن** معاویۃ بن الحکم السلمی قال بینا انا اصلی مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذ عطس رجل من القوم فقلت یرحمک اللہ فرماني القوم بابصارھم فقلت واثکل امیاہ ما شانکم تنظرون الی فجعلوا یضربون بایدیھم علی افخاذھم لکما رأیتھم یصمتونی لکنی سکتُّ فلما صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فبابی ھو وامی ما رأیت معلما قبلہ ولا بعدہ احسن تعلیما منہ فواللہ ما کھرنی ولا ضربنی ولا شتمنی قال ان ھذہ الصلوٰۃ لا یصلح فیھا شیء من کلام الناس انما ھو التسبیح والتکبیر وقراءۃ القرآن او کما قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قلت یا رسول اللہ انی حدیث عھد بجاھلیۃ وقد جاء اللہ بالاسلام وان منا رجالا یاتون الکھان قال فلا تاتھم قال ومنا رجال یتطیرون قال ذاک شیء یجدونہ فی صدورھم فلا یصدنھم وقال ابن الصباح فلا یصدنکم قال قلت ومنا رجال یخطون قال کان نبی من الانبیاء یخط فمن وافق خطہ فذاک قال وکانت لی جاریۃ ترعی غنما لی قبل احد والجوانیۃ فاطلعت ذات یوم فاذا الذئب قد ذھب بشاۃ من غنمھا وانا رجل من بنی آدم اسف کما یاسفون لکنی صککتھا صکۃ فاتیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فعظم ذلک علی قلت یا رسول اللہ افلا اعتقھا قال ائتنی بھا فاتیتہ بھا فقال لھا این اللہ قالت فی السماء قال من انا قالت انت رسول اللہ قال اعتقھا فانھا مؤمنۃ ترجمہ معاویہ بن حکم سلمی سے روایت ہے میں نماز پڑھ رہا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ میں ایک شخص نے چھینکا میں نے لوگوں سے کہا یرحمک اللہ لوگوں نے مجھ پر نگاہ کرنی شروع کی میں نے کہا کاش میری ماں مجھ پر روتی (یعنے میں مر جاتا) تم کیوں مجھ

ف باب تحریم الکلام فی الصلوٰۃ

ف فلا تاتھم فلا یصدنھم

گھورتے ہو یہ سنکر وہ لوگ اپنی ماتھہ پر ہاتھ مارنے لگے ف اسیطرح چپ کرنے کے لیے شاید اسوقت تک ایسی کاموں کے لیے تسبیح کا رواج نہ ہوگا احدیث سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ نماز مین ضرورت کو واسطے فعل قلیل درست ہے اور اس مین کراہت نہین ہے (نووی) ق جب مین نے دیکھا وہ مجھکو چپ کرنا چاہتے ہین تو مین چپ ہو رہا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑہ چکے تو قسم میری ماں باپ کی مین نے آپ سے پہلے نہ آپ کے بعد کوئی آپ سے بہتر سکھانیوالا دیکھا ف اس حدیث مین بیان ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلق عظیم کا جسکی گواہی اللہ تعالی نے قرآن مین دی ہے اور نظیر ہی سکھانیوالون کو کہ کس طرح تحمل اور نرمی اور شفقت تعلیم مین لازم ہے

ق قسم اللہ کی نہ آپ نے مجھکو جھڑکا نہ مارا نہ گالی دی یعنی فرمایا کہ نماز مین دنیا کی باتین کرنا درست نہین

ف اس حدیث سے ثابت ہوا کہ نماز مین بات کرنا حرام ہے اگرچہ ضرورت ہی یا مصلحت ہی ہو پہر اگر بہت ہی ضرورت کسی کو آگاہ کرنے کی یا اندر آنے کے لیے اجازت دینی کی واقع ہو تو تسبیح کہے اگر نماز پڑہنے والا مرد ہی اور جو عورت ہو تو دستک دیوے یہی ہمارا اور مالک اور ابو حنیفہ اور جمہور سلف اور خلف کا مذہب ہے اور ایک جماعت علماء کے نزدیک جیسے اوزاعی وغیرہ نماز مین بات کرنا کسی مصلحت کے لیے درست ہی اور دلیل انکی ذوالیدین کی حدیث ہی جسکا ہم اپنے مقدمہ مین بیان کر چکے یہ اختلاف اس شخص مین ہے جو جان بوجھکر قصدا نماز مین بات کرے لیکن اگر بھولے سے بات کرے تو تھوڑی بات کرنے سے ہمارے نزدیک نماز فاسد نہ ہوگی اور امام مالک اور احمد اور جمہور علماء کا بھی یہی قول ہے اور ابو حنیفہ اور انکے نزدیک نماز باطل ہو جاویگی ہماری دلیل ذوالیدین کی حدیث ہے اور جو بھول کر بہت سی باتین کرے تو اس مین ہمارے اصحاب کے دو قول ہین صحیح یہ ہے کہ نماز باطل ہو جاویگی اسی طرح اگر وہ شخص باتین کرے جو اسلام ہو اور نماز کے احکام سے جو بے واقف نہ ہو تو اسکی نماز بھی باطل نہ ہوگی اور دلیل اوسکی بھی حدیث معاویہ بن حکم کی ہے جو اوسنے نادانستگی کی وجہ سے نماز مین باتین کین لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکی نماز لوٹانے کا حکم نہ کیا صرف اتنا سکھلا دیا کہ نماز مین باتین کرنا حرام ہے ق اور وہ تو تسبیح اور تکبیر اور قرآن مجید پڑہنا ہے یا جیسا آپنے فرمایا ف یعنی نماز مین اسکے پاکی بیان کرنا تکبیر کہنا قرآن پڑہنا ہی اور جو باتین اس کے مثل ہین جیسے تشہد و سلام وغیرہ یہ سب اذکار مشروع ہین پر لوگون مین جو آپس مین باتین ہوتی ہین اس قسم کی باتین نماز مین نہ کرنا چاہیے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی شخص قسم کہاوے مین بات نہ کرون گا پہر تسبیح کہے یا تکبیر یا قرآن پڑہے تو اوسکی قسم نہ ٹوٹے گی یہی صحیح اور مشہور ہمارا مذہب ہے اور یہ بھی نکلا کہ تکبیر تحریمہ فرض ہے اور جزء ہے نماز کا اور یہ بھی معلوم

ہوا کہ چھینک کا جواب دینا درست نہیں اور چھینک کا جواب بھی دنیا کی باتوں میں داخل ہے جس سے نماز ٹوٹ جاتی ہے البتہ چھینکنے والا آہستہ سے الحمد للہ کہہ لیوے ہمارا اور مالک کا یہی قول ہے اور عبداللہ بن عمر اور نخعی اور احمد کا تو یہ بھی پکار کر کہے (نووی) **ت** میں نے عرض کیا یا رسول اللہ جاہلیت کا زمانہ میرا ابھی گذرا ہے اب اللہ تعالے نے اسلام نصیب کیا ہم میں سے بعضے لوگ کاہنوں (پنڈتوں پنجہ سیوں) پاس جاتے ہیں آپ نے فرمایا تو ان کے پاس مت جا **ف** علماء نے کہا ہے کہ آپ نے منع فرمایا کاہنوں پاس جانے سے کیونکہ وہ آیندہ کی بات بتلاتے ہیں اور کبھی اتفاق سے کوئی بات اونکی ٹھیک ہو جاتی ہے تو ڈر ہے کہ آدمی دھوکے میں پڑ جاوے اور انکا اعتقاد پیدا ہو جاوے اور صحیح صحیح حدیثوں سے یہ بات ثابت ہے کہ آپ نے منع فرمایا کاہنوں کے پاس جانے سے اونکی بات سچ جاننے سے انکو جو شیرینی وغیرہ ملتی ہے وہ بالکل حرام ہے باجماع علماء اسلام نووی نے کہا ہے کہ اتفاق کیا ہے علماء نے کاہن کی شیرینی کے حرام ہونے پر یعنے جو شیرینی وغیرہ اور سکو کہانت (آیندہ کی بات بتلانے) پر ملتی ہے کیونکہ کہانت کا فعل باطل ہے اور سپر اجرت لینا جائز نہیں ماوردی نے احکام سلطانیہ میں لکھا ہے کہ محتسب کو چاہیے کہ کاہن کو تنبیہ کرے اور یعنے سے روکے اور ہر کہیل کی اجرت سے اور منع کرنا چاہیے دینے والے کو اور خطابی نے کہا کہ کاہن کو جو شیرینی ملتی ہے کہانت کے عوض حرام ہے یہ حدیث عراف کو اور کاہن اور عراف میں یہ فرق ہے کہ کاہن اوغیب دانی کا دعوی کرتا ہے اور آیندہ کی باتیں اور رسانی کی باتیں بتلاتا ہے اور عراف وہ ہے جو چور کا پتا لگاتا ہے اور چوری کا مال بتلا دینے کا دعوی کرتا ہے اور کوئی اور چیز کے سراغ لگا دینے کا اپنے علم کے زور سے خطابی نے یہ بھی کہا دوسری حدیث میں جو حرمین کے عرب کے ملک میں کاہن وہ لوگ تھے جو بہت باتوں کے پہچاننے کا دعوی کرتے بعض انمیں سے یہ کہتے کہ ہمارا دوست کوئی جن ہے جو ہمیں خبر لا دیا کرتا ہے اور بعضے یہ کہتے کہ ہمکو ایسی ملی ہے جسکی وجہ سے ہم یہ باتیں دریافت کر لیا کرتے ہیں انہی لوگوں میں عراف بھی تھے جو چوری کا مال بتلا دینے کا اور چور کو پہچان لینے کا اور عورت کو آشنا کو پہچان لینے کا دعوی کرتے کاہن منجم کو بھی کہتے ہیں بہرحال حدیث سے یہ امر صاف معلوم ہوتا ہے کہ ان لوگوں کے پاس جانا یا ان سے کوئی چیز یا دن کی بات کرانا یہ سب منع ہے تمام ہوا کلام خطابی کا **مترجم** کہتا ہے کہ دین اسلام کی خوبیوں اور برکتوں میں سے یہ بھی ایک بڑی خوبی اور برکت ہے جو وہ لوگوں کو غلط خیالات اور جھوٹے وسوسے اور بے اصل وہموں سے نجات دیتا ہے جو لوگ مسلمان نہیں ہیں اور بجز ہمارے ملک کے پنڈتوں کے متقدمین ان کی جان آفت میں ہے یہ بات کہ کرتے ہیں اور کرتے ہیں اکثر تو ایسے ہیں وہ اپنے مقصد سے بالکل کام نہیں لیتے

اخیر مین ساری دنیا مین بدنام اور بے وقوف بنتے ہین - ہمارے زمانے مین کچھ لوگ ایسے پیدا ہوئے ہین جو اگلے مسلمانون سے بھی زیادہ عقل پر چلنے کا دعوی کرتے ہین پر ہر ہر کے پہولے اس دعوی پر شرم نہین کرتے اور نجومیون اور رمالون کی غیب کی باتین پوچھتے ہین اور اونپر اعتقاد رکھتے ہین لاحول ولا قوۃ الا باللہ ف پھر ہمنے کہا بعضے ہم مین سے بدشگون لیتے ہین آپ نے فرمایا یہ اون کے دلون کی بات ہے تو کسی کام سے اونکو نہ روکے یا تم کو نہ روکے ف یعنے بدشگون لینا شیطان کا سلایا ہوا دلکا ایک لغو وسوسہ ہے تو بدشگون کے خیال سے کسی نیک کام سے باز نہ آنا چاہیے - یعنے بدشگون کا خیال اگر دل مین گذرے تو قباحت نہین نہ آدمی اوس کی وجہ سے گنہگار ہوتا ہے لیکن اوسپر عمل کرنا منع ہے اور گناہ کا باعث ہے اور بہت سی صحیح حدیثون سے یہ امر ثابت ہے کہ بدفالی منع ہے ف پھر ہمنے کہا بعض لوگ ہم مین سے لکیرین کرتے ہین (یعنے کاغذ پر یا زمین پر چیونٹی کی سی چال کیا کرتے ہین) آپ نے فرمایا ایک پیغمبر لکیرین کیا کرتے تھے پھر جو ویسی ہی لکیر کرے وہ تو درست ہے ف ورنہ درست نہین اور چونکہ ہمکو وہ علم جو اوس پیغمبر کو بتلایا تھا صحیح طور سے نہین پہونچا اس لیے ہم کو لکیرین کھینچ کر کچھ بات بتلانا درست نہین نووی نے کہا علماء کی تمام گفتگو کا اس باب مین حاصل یہ ہے کہ ہماری شریعت مین علم رمل بالکل منع ہے ف معاویہ نے کہا میری ایک لونڈی تھی جو احد اور جوانیہ (ایک مقام کا نام ہے) کیطرف بکریان چرایا کرتی تھی ایک دن مین جو وہان آنکلا تو دیکھا بھیڑیا ایک بکری کو لے گیا ہے آخر مین بھی آدمی ہون مجھکو بھی غصہ آتا ہے جیسے اوسمین غصہ آیا ہے مین نے ایک تھپڑ مارا اوسکو دیا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور یہ حال بیان کیا بہت گران گذرا ف یعنے اوس لونڈی کا مارنا جسپر غلام لونڈی کو قصور کے اوپر سزا دینا درست ہے اگر نہ ایسی سزا جو ظلم کے درجہ کو پہونچ جاوے بہول چوک غفلت سے ہوتی ہے خود میان سے ہوتی ہے پھر غلام لونڈی کو بھی اپنی طرح سمجھے اون کی بھول چوک غفلت کو بھی معاف کرے اگر کوئی شخص ایسا برتاؤ نہ کرے تو غلام لونڈی پر ظلم کرے تو حاکم وقت اسکو سزا دے سکتا ہے اس زمانہ مین بہت لوگ نا سمجھی سے اسلام پر معترض ہوتے ہین کہ اس دین مین غلامی جائز کی گئی ہے حالانکہ وہ غلامی جو شریعت اسلام کے رو سے جائز کی گئی ہے اور جیسا استعمال اسکا شریعت مین بتلایا گیا ہے وہ مثل فرزندی کے ہے اور نوکری سے بدرجہا فائق ہے مگر ہند کے لوگ شاید نوکری کو غلامی سے بہتر خیال کرتے ہین انکو یہ معلوم نہین کہ عرب مین غلام میان کے سامنے کہاتا ہے میان کے برابر بیٹھتا ہے میان کا سا کپڑا پہنتا ہے اور ہند مین جو ذکر مین کو ساتھ کھلانا یا برابر بیٹھانا ایک گناہ عظیم خیال کیا جاتا ہے پھر جس امر کا ہم مخدوم برابر

بر تاؤ کرو تو یہ تمہاری برائی ہے اوس امر مین کوئی برائی نہین شریعت اور اخلاق کے سارے کام ایسے ہین جو نہایت عمدہ ہین پر اگر انکو کوئی بری طرح استعمال کرے تو برے معلوم ہوتے ہین ایسے ہی غلامی کو خیال کرنا چاہیے

ف مین نے کہا یا رسول اللہ مین اوس لونڈی کو آزاد کردون آپنے فرمایا میرے پاس اسکو لیکر آمین آپ کے پاس لیکر گیا آپنے اوس سے پوچھا اللہ کہان ہے اوس نے کہا آسمان پر ف حدیث مین نے السمار کا لفظ جسکے معنے علی السمار ہے کیونکہ فی علے کے معنون مین مستعمل ہے جیسے اللہ تعالی نے فرمایا فَسِيحُوا فِي الْأَرْضِ اور فرمایا لَأُصَلِّبَنَّكُمْ فِي جُذُوعِ النَّخْلِ نووی نے کہا یہ حدیث احادیث صفات مین سے ہے اور اسمین مذہب مین خبکا بیان کتاب الایمان مین گذرا - ایک مذہب یہ ہے کہ ان حدیثون پر ایمان لاوین اور زیادہ کہوج انکے مطلب مین نہ کرین اور اسبات کا اعتقاد رکھین کہ اللہ کی مثل کوئی چیز نہین ہے اور وہ مخلوقات کی نشانیون سے پاک ہے دوسرا مذہب یہ ہے کہ انکی تاویل کرین جسطرح سے لائق ہے اب جس نے تاویل کی ہے وہ کہتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس لونڈی کا امتحان منظور تہا کہ وہ موحد ہے خدا ہی واحد کو مانتی ہے یا مشرک بت پرست ہے جب اوس لونڈی نے کہا کہ خدا آسمان پر ہے تو معلوم ہو گیا کہ وہ موحد ہے بتون کو نہین پوجتی اور اس سے یہ مطلب نہین کہ خدا آسمان مین رہتا ہے بلکہ آسمان قبلہ ہے دعا کا جیسے کعبہ قبلہ ہے نماز کا - قاضی عیاض نے کہا مسلمانون کے فقہا اور محدثین اور متکلمین اور ناظرین اور مقلدین ان مین سے کسیکا اختلاف نہین کہ جو ظاہر نصوص اللہ تعالے کے آسمان کے اندر ہونے کے باب مین آئے ہین جیسے ءَأَمِنتُم مَّن فِي السَّمَاءِ أَن يَخْسِفَ بِكُمُ الْأَرْضَ ان مین تاویل کی گئی ہے اب جو جہت فوق کے قائل ہین بغیر تحدید اور تکییف کے محدثین اور فقہا اور متکلمین مین سے وہ کہتے ہین فی السماء کے (جسکی ظاہری معنے آسمان کے اندر ہین) علی السمار مراد ہے (یعنے آسمان کے اوپر) اور جو لوگ ناظرین اور متکلمین مین سے نفی اور استحالہ جہت کے قائل ہین وہ اور طرح کی تاویلین کرتے ہین (مثلاً کہتے ہین فی السماء سے مراد یہ ہے کہ اوسکی سلطنت اور حکومت آسمان مین ہے) بہرحال اہلسنت اور اہل حق اس بات پر متفق ہین کہ ذات الہی مین بحث کرنا چاہیے اور کیفیت اور شکل بیان کرنا حرام ہے اور اس سے خدا کے وجود یا توحید مین شک نہین پیدا ہوتا اب جنھون نے اس بات سے کہ خدا کے لیے جہت کو بھی ثابت کر دیا ہے اور تکییف اور اثبات جہات مین فرق نہین ہے لیکن جو باتین شریع مین خدا کے لیے وارد ہوئی ہین جیسے وہ قاہر ہے اپنے بندون کے اوپر اور وہ عرش کے اوپر ہے انکا قائل ہونا اور تنزیہ کے باب مین اس جامع آیت لیس

حدیث معاویہ بن حکم

کمتر شے پر بھی رہنا سب بدائیون سے بچاتا ہے جسکو خدا توفیق دیوے تمام ہوا کلام قاضی عیاض کا مترجم
کہتا ہو کہ قاضی نے جو عقیدہ بیان کیا وہی اعتقاد ہو تمام سلف اہل سنت کا جیسے صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین
کا ان سبکا اعتقاد یہی ہے کہ شرع مین جو بات خدا کے لیے وارد ہے اوسکو لینا چاہیے اور جو نہین وارد ہی
وہ نہ لینا چاہیے اب شرع سے یہ امر ثابت ہین کہ خدا عرش کے اوپر ہی اپنے بندون کے اوپر آسمان کے اوپر اور
وہ ہمارے ساتھ ہی اور گردن کی رگ سے بھی زیادہ نزدیک ہی اور اسکا نزدیک اور ساتھ ہونا عرش پر ہونیکے
خلاف نہین ہی کیونکہ وہ عرش پر رہکر ہماری چپی اور کہلی سرتی مدتی سب باتون کو جانتا ہی تو وہ ہمارے
ساتھ ہوا جہان ہم ہون اسیواسطے ایک ہی آیت مین خدا نے فرمایا کہ وہ عرش پر ہے اور وہ تمہارے ساتھ
ہے اب یہ باتین کہ خدا کسی اور مکان اور جہت مین نہین ہے یا وہ ہر مکان اور جہت مین ہی اور وہ نہ جوہر ہے نہ
عرض اور وہ جسم نہین ہے یہ پچھلے لوگون کی تراشی ہوئی باتین ہین جنکی اصل کتاب اور سنت سے بالکل پائے
نہین جاتی اور ہمنے اس مسئلہ کو بہت تفصیل سے کتاب اثبات الاستوا مین بیان کیا ہے جسکا جی چاہے مناظرہ
کرے ف آپ نے فرمایا مین کون ہون وہ بولی آپ کو اللہ نے بھیجا ہے تب آپ نے فرمایا اس کو آزاد
کردے یہ مومنہ ہے ف نووی نے کہا اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ مسلمان بردی کا آزاد کرنا کافر بردی کے آزاد
کرنے سے بہتر ہے لیکن علمانے اتفاق کیا ہے اسپر کہ کفارے کے سوا اور مقامون مین کافر بردی کا بھی آزاد کرنا
درست ہی اور کفارہ قتل مین کافر بردی کا آزاد کرنا درست نہین ہی کیونکہ قرآن مین مومنہ کی قید ہی اور کفارہ
ظہار اور یمین اور صوم مین شافعی اور مالک اور جمہور کے نزدیک مومن ہونا ضرور ہی ابوحنیفہ اور اہل کوفہ کے
نزدیک کافر بھی درست ہے۔ اس حدیث سے یہ بھی ثابت ہوا کہ ایمان پورا نہین ہوتا جبتک خدا کی توحید اور حضرت
کی رسالت کا قائل نہ ہو اور یہ بھی نکلا کہ جو شخص توحید اور رسالت کا قائل ہو اوسکا ایمان صحیح ہے اور وہ اہل
قبلہ اور اہل جنت مین سے ہے اب یہ ضرور نہین کہ دلایل سے ان باتون کو سمجھے اور یہی صحیح ہی عَنْ يَحْيَى بْنِ
أَبِي كَثِيرٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنَّا نُسَلِّمُ عَلَى
رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الصَّلٰوةِ فَيَرُدُّ عَلَيْنَا فَلَمَّا رَجَعْنَا مِنْ عِنْدِ النَّجَاشِيِّ سَلَّمْنَا
عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْنَا فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ كُنَّا نُسَلِّمُ عَلَيْكَ فِي الصَّلٰوةِ فَيَرُدُّ عَلَيْنَا فَقَالَ إِنَّ
فِي الصَّلٰوةِ شُغْلًا ترجمہ عبداللہ بن مسعود سے روایت ہی ہم سلام کیا کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو
اور آپ نماز مین ہوتے آپ جواب دیتے جب ہم نجاشی کے پاس سے لوٹ کر آئے تو ہمنے آپکو سلام کیا آپ نے جواب

ربط ۱۲

نہ دیا (نماز کے بعد) ہم نے پوچھا یا رسول اللہ پہلے ہم آپ کو سلام کیا کرتے تھے اور آپ نماز میں ہوتے تو جواب دیتے تھے (لیکن اب آپ نے جواب نہیں دیا اس کی کیا وجہ ہے) آپ نے فرمایا (نماز میں سلام کرنے سے) دل مشغول ہوتا ہے (اور خضوع اور خشوع میں فرق آتا ہے) **عَنْ** اَبِیْ عَمِیْسٍ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَہٗ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** زَیْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ کُنَّا نَتَکَلَّمُ فِی الصَّلٰوۃِ یُکَلِّمُ الرَّجُلُ صَاحِبَہٗ وَھُوَ اِلٰی جَنْبِہٖ فِی الصَّلٰوۃِ حَتّٰی نَزَلَتْ وَقُوْمُوْا لِلّٰہِ قٰنِتِیْنَ فَاُمِرْنَا بِالسُّکُوْتِ وَنُھِیْنَا عَنِ الْکَلَامِ ترجمہ زید بن ارقم سے روایت ہے ہم نماز میں باتیں کیا کرتے ہر شخص اپنے پاس والے سے نماز پڑھنے میں بات کرتا یہاں تک کہ یہ آیت اتری وقوموا للہ قانتین یعنے اللہ کے سامنے چپ چاپ کھڑے ہو جب سے ہم کو حکم ہوا چپ رہنے کا اور بات کرنا منع ہو گیا **عَنْ** اِسْمَاعِیْلَ بْنِ اَبِیْ خَالِدٍ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَہٗ ترجمہ دوسری روایت کا وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ اَنَّہٗ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَعَثَنِیْ لِحَاجَۃٍ ثُمَّ اَدْرَکْتُہٗ وَھُوَ یَسِیْرُ قَالَ فَثَنَیْتُہٗ یُصَلِّیْ فَسَلَّمْتُ عَلَیْہِ فَاَشَارَ اِلَیَّ فَلَمَّا فَرَغَ دَعَانِیْ فَقَالَ اِنَّکَ سَلَّمْتَ اٰنِفًا وَاَنَا اُصَلِّیْ وَھُوَ مُوَجِّہٌ حِیْنَئِذٍ قِبَلَ الْمَشْرِقِ ترجمہ جابر بن عبداللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا مجھ کو بھیجے کام کے لیے پھر میں لوٹ کر آپ تک پہنچا آپ چل رہے تھے (سواری پر) قتیبہ کی روایت میں ہے نماز پڑھ رہے تھے (نفل کیونکہ نفل سواری پر درست ہے) میں نے سلام کیا آپ نے اشارہ سے جواب دیا جب نماز سے فارغ ہوئے تو مجھ کو بلایا اور فرمایا تو نے ابھی مجھ کو سلام کیا تھا اور میں نماز پڑھ رہا تھا (اس لیے جواب نہ دے سکا) حالانکہ منہ آپ کا پورب کی طرف تھا اور قبلہ پورب کی طرف تھا تو معلوم ہوا کہ نفل سواری پر پڑھنے کے لیے قبلہ کی طرف منہ ہونا ضرور نہیں) **عَنْ** جَابِرٍ قَالَ اَرْسَلَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ مُنْطَلِقٌ اِلٰی بَنِی الْمُصْطَلِقِ فَاَتَیْتُہٗ وَھُوَ یُصَلِّیْ عَلٰی بَعِیْرِہٖ فَکَلَّمْتُہٗ فَقَالَ بِیَدِہٖ ھٰکَذَا وَاَوْمٰی زُھَیْرٌ بِیَدِہٖ ثُمَّ کَلَّمْتُہٗ فَقَالَ لِیْ ھٰکَذَا وَاَوْمٰی زُھَیْرٌ اَیْضًا بِیَدِہٖ نَحْوَ الْاَرْضِ وَاَنَا اَسْمَعُہٗ یَقْرَاُ یُوْمِیْ بِرَاْسِہٖ فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ مَا فَعَلْتَ فِی الَّذِیْ اَرْسَلْتُکَ لَہٗ فَاِنَّہٗ لَا یَمْنَعُنِیْ اَنْ اُکَلِّمَکَ اِلَّا اَنِّیْ کُنْتُ اُصَلِّیْ قَالَ زُھَیْرٌ وَاَبُو الزُّبَیْرِ جَالِسٌ مُسْتَقْبِلَ الْکَعْبَۃِ فَقَالَ بِیَدِہٖ اَبُو الزُّبَیْرِ اِلٰی بَنِی الْمُصْطَلِقِ فَقَالَ بِیَدِہٖ اِلٰی غَیْرِ الْکَعْبَۃِ ترجمہ جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنی مصطلق (ایک قبیلہ ہے) کی طرف جا رہے تھے راہ میں مجھے ایک کام کو بھیجا پھر میں لوٹ کر آپ پاس آیا تو آپ اپنے اونٹ پر نماز پڑھ رہے تھے میں نے بات کی تو آپ نے مجھ سے اس

باب جواز الکلام فی الصلوٰۃ

طرح اشارہ کیا زبیر نے بتلایا جس طرح آپ نے اشارہ کیا پھر میں نے بات کی تو آپ نے اس طرح سے
اشارہ کیا زبیر نے اوسکو بھی بتلایا زبیر میں کیطرف اشارہ کرکے اور میں سن رہا تھا آپ قرآن پڑھ رہے تھے اور سر
سے اشارہ کرتے تھے (رکوع اور سجدہ کے لیے) جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا تو نے کیا کیا اوس کام میں
جس کے لیے میں نے تجھکو بھیجا تھا اور میں تجھ سے بات نہ کر سکا کیونکہ میں نماز پڑھتا تھا زبیر نے کہا ابھی زبیر قبلہ
کیطرف منہ کیے بیٹھے تھے (جب یہ حدیث نبی کی) اونہوں نے بنی مصطلق کیطرف اشارہ کیا تو وہ کعبہ کیطرف
نہ تھے (بلکہ بنی مصطلق کا رخ اور تھا تو معلوم ہوا کہ آپ نے نفل سواری کعبے کی طرف بھی سواری پر پڑھا) **عَنْ**
جَابِرٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَبَعَثَنِي فِي حَاجَةٍ فَرَجَعْتُ وَهُوَ يُصَلِّي
عَلَى رَاحِلَتِهِ وَوَجْهُهُ عَلَى غَيْرِ الْقِبْلَةِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ إِنَّهُ
لَمْ يَمْنَعْنِي أَنْ أَرُدَّ عَلَيْكَ إِلَّا أَنِّي كُنْتُ أُصَلِّي ترجمہ جابر سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم کے ساتھ تھے ایک سفر میں آپ نے مجھکو کسی کام کے لیے بھیجا جب میں لوٹ کر آیا تو آپ اپنے اونٹ پر نماز پڑھ
رہے تھے اور منہ آپ کا قبلے کیطرف نہ تھا میں نے سلام کیا آپ نے جواب نہ دیا جب نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا
میں جواب ضرور دیتا مگر میں نماز پڑھ رہا تھا **عَنْ** جَابِرٍ قَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فِي حَاجَةٍ بِمَعْنَى حَدِيثِ حَمَّادٍ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **ف** نووی نے کہا ان حدیثوں
میں کئی فائدے ہیں ایک تو یہ کہ نماز میں بات کرنا حرام ہے خواہ ضرورت سے ہو یا بلا ضرورت دوسرے یہ کہ
سلام کا جواب دینا زبان سے حرام ہے البتہ اشارہ سے جائز بلکہ مستحب ہے شافعی اور اکثر علما کا یہی مذہب
ہے اور ایک جماعت علما جیسے ابو ہریرہؓ اور جابرؓ اور حسنؒ اور سعید بن المسیب اوزاعی اسحاق نے یہ
کہا ہے کہ زبان سے جواب دیوے اور بعضوں نے کہا ہے کہ دل میں جواب دیوے اور عطا اور نخعی اور ثوری نے کہا
ہے کہ نماز پڑھے بعد جواب دیوے اور ابو حنیفہ رحمہ نے کہا کہ جواب نہ دیوے نہ زبان سے نہ اشارہ سے اب نمازی کو
سلام کرنا مکروہ ہے یا جائز ہے اس میں اختلاف ہے شافعی نے کہا نمازی کو سلام نہ کرے اگر کرے گا تو جواب کا
حق نہیں رکھتا (کیونکہ وہ نماز میں ہے کیونکر جواب دیگا) علما نے اتفاق کیا ہے اس بات پر کہ اگر نمازی
قصداً جان بوجھ کر نماز میں بات کرنا حرام ہے بلا ضرورت بات کرے تو نماز باطل ہو جاویگی لیکن اگر
ضرورت سے کرے تو شافعی اور مالک اور ابو حنیفہ اور احمد کے نزدیک نماز باطل ہو جاویگی اور اوزاعی اور
بعض مالکیہ کے نزدیک ضرورت سے بات کرنا نماز میں جائز ہے اور اگر بھولے سے بات کرے تو ہمارے نزدیک

یعقوب فی قصۃ ذی الیدین قالوا اما

نماز باطل نہوگی اور اکثر علما کا یہی قول ہی اور ابو حنیفہ اور اہل کوفہ کے نزدیک باطل ہوجاویگی شیرسے یہ کہ اشارہ سے سلام کا جواب دینا نماز مین درست ہی اور خفیف عمل سے نماز باطل نہین ہوتی جو تمہی یہ کہ اگر کسی عذر سے سلام کا جواب سندی سکے تو سلام کرنے والے سے وہ عذر بیان کردیوے تاکہ اوسکا دل کو رنج نہ ہو۔

باب جواز لعن الشیطان فی اثناء الصلوٰۃ والتعوذ منہ وجواز العمل القلیل فی الصلوٰۃ وشیطان پر لعنت کرنا اور اوس سے پناہ مانگنا نماز مین اور عمل قلیل کرنا نماز کے اندر درست ہی

عن ابی ہریرۃ یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان عفریتا من الجن جعل یفتک علی البارحۃ لیقطع علی الصلوٰۃ وان اللہ امکننی منہ فلقد ہممت ان اربطہ الی جنب ساریۃ من سواری المسجد حتی تصبحوا تنظرون الیہ اجمعون او کلکم ثم ذکرت قول اخی سلیمان علیہ السلام رب اغفر لی وہب لی ملکا لا ینبغی لاحد من بعدی فردہ اللہ خاسئا ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شیطان سرکش جن پچھلی رات کو مجھ پر جھپٹنے لگا میری نماز توڑدینے کے لیے لیکن اللہ تعالے نے اوسکو میرے قابو مین کردیا مین نے اوسکا گلا دبایا اور میرا قصد یہ تہا کہ اوسکو مسجد کے ایک ستون سے باندہ دون تاکہ صبح کو تم سب اوسکو دیکھو لیکن مجھے اپنے بہائی سلیمان علیہ السلام کی دعا یاد آئی انہون نے یہ دعا کی تہی اے پروردگار میرے مجھکو بخشدے اور ایسے سلطنت دی جو بعد میرے کسی کو نہ ملے تو اللہ تعالی نے انکو ویسے ہی سلطنت دی شیطان اونکے تابع تہے جن سخر تہے ہوا اور پرند اونکی اطاعت مین تہی) پھر اللہ تعالی نے اوسکو بہگا دیا ذلت کے ساتھ۔

فا نووی نے کہا اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جن موجود ہین اور بعضے آدمیون کو دکہائی دیتے ہین اللہ تعالی نے فرمایا کہ شیطان اور اس کے کنبہ والے تمکو دیکہتے ہین اس طرح سے کہ تم انکو نہین دیکہتے تو یہ محمول ہی غالب اور اکثر احوال پر اور اگر شیطان اور جنون کا دیکہنا محال ہی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس جن کو کیونکر دیکہتے اور کیسے فرماتے کہ میرا قصد اوسکی باندہ دینے کا تہا تاکہ سب لوگ اوس کو دیکہین بلکہ مزنی کے بچہ اوس سے کہ بعضون نے کہا بعضون نے یہ کہا ہی کہ اونکا دیکہنا اونکی اصلی صورتون مین محال ہے بدلیل ظاہر آیت کے کہ پیغمبر جن کے لیے جائز ہی اور جن کے لیے خرق عادت ہوسکتا ہے اور لوگ جو دیکہتے ہین وہ دوسری صورتون مین دیکہتے ہین تو یہ بے کہا یہ زادعوی ہے اگر اوسکی کوئی صحیح دلیل نہ ہو تو وہ قبول کے لائق نہین امام ابو عبداللہ مازری نے کہا جن احادیث مین یہ دعا ہی تو احتمال ہے کہ وہ ایسی صورت کا لعین جسکے وجہ سے اونکو باندہ سکین

پھر وہ اپنی اصلی صورت پر نہ جاسکیں تاکہ بچے انسے کھیل سکیں اور اگر خرق عادت ہو تو اور باتیں بھی ممکن ہیں انتہے
یہ جو فرمایا کہ مجھکو حضرت سلیمان کی دعا یاد آئی اسکا یہ مطلب ہے کہ چونکہ اللہ تعالے نے انکی دعا قبول فرمائی تھی اور
ایسی سلطنت جنوں اور پرندوں اور ہوا کو بھی شامل ہوا نہیں کسی دوسرے خاص تھے اسلیے میں اس سلطنت میں انکا شریک
ہونا مناسب نہ جانا جیسے ہو سکا **عن** شعبۃ فی ھذا الاسناد ولیس فی حدیث ابن جعفر قولہ فذعتہ
واما ابن ابی شیبۃ فقال فی روایتہ فذعتہ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** ابی الدرداء قال قام رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فسمعناہ یقول اعوذ باللہ منک ثم قال العنک بلعنۃ اللہ ثلاثا وقال
بسط یدہ کانہ یتناول شیئا فلما فرغ من الصلوۃ قلنا یا رسول اللہ قد سمعناک تقول فی الصلوۃ شیئا
لم نسمعک تقولہ قبل ذلک ورأیناک بسطت یدک قال ان عدو اللہ ابلیس جاء بشہاب من نار لیجعلہ
فی وجہی فقلت اعوذ باللہ منک ثلاث مرات ثم قلت العنک بلعنۃ اللہ التامۃ فلم یستأخر ثلاث مرات
ثم اردت اخذہ واللہ لو لا دعوۃ اخینا سلیمان لاصبح موثقا یلعب بہ ولدان اھل المدینۃ **ترجمہ** ابو الدرداء
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لیے کھڑے ہوئے تو ہمنے سنا آپ کہتے تھے پناہ مانگتا ہوں
میں اللہ کی تجھ سے پھر فرمایا میں تجھپر لعنت کرتا ہوں جیسی اللہ نے تجھپر لعنت کی تین بار اور اپنا ہاتھ بڑھایا
جیسے کوئی چیز لیتے ہیں جب نماز سے فارغ ہوئے تو ہمنے عرض کیا یا رسول اللہ آج ہمنے آپکو نماز میں وہ
باتیں کرتے سنا جو پہلے کبھی نہیں سنی تھیں اور یہ بھی ہمنے دیکھا آپنے اپنا ہاتھ بڑھایا آپنے فرمایا اللہ کا دشمن
ابلیس انگارہ کا ایک شعلہ لیکر آیا میرا منہ جلانے کو میںنے تین بار کہا اللہ کی پناہ مانگتا ہوں تجھسے پھر میںنے کہا تجھپر
لعنت کرتا ہوں جیسے اللہ نے لعنت کی تجھپر پوری لعنت وہ پیچھے نہ ہٹا تین بار آخر میںنے چاہا
اسکو پکڑلوں قسم خدائی اگر ہمارے بھائی سلیمان علیہ السلام کی دعا نہ ہوتی تو وہ صبح تک بندھا رہتا اور
مدینے کے بچے اوس سے کھیلتے **ف** نووی نے کہا اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ بغیر قسم دیے کے بھی
قسم کھانا درست ہے جب کوئی امر عظیم ہو یا مبالغہ منظور ہو کسی خبر کی صحت میں اور حدیثوں میں ایسا بہت آیا ہے **باب**
جواز حمل الصبیان فی الصلوۃ وان ثیابھم محمولۃ علی الطہارۃ حتی یتحقق نجاستھا وان الفعل القلیل لا
یبطل الصلوۃ وکذا اذا فرق الافعال نماز میں بچوں کا اٹھا لینا درست ہے اور انکے کپڑے بھی
محمول طہارت پر ہیں جب تک نجاست ثابت نہ ہو اور عمل قلیل نماز کو باطل نہیں کرتا اسمیں چند حدیثیں **عن**
ابی قتادۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یصلی وھو حامل امامۃ

بِنْتِ زَيْنَبَ بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلِاَبِي الْعَاصِ بْنِ الرَّبِيْعِ فَاِذَا قَامَ حَمَلَهَا وَاِذَا سَجَدَ وَضَعَهَا

ترجمہ ابوقتادہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے تھے اور آپ اُٹھائے ہوئے تھے امامہ بنت زینب اپنی نواسی کو جو ابوالعاص کی بیٹی تھی جب آپ کھڑے ہوتے تو اوسکو اُٹھا لیتے پھر جب سجدہ کرتے تو اوسکو زمین پر بٹھا دیتے ف نووی نے کہا اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ لڑکوں کا بدن اور کپڑا ایک سمجھا جاوے گا جب تک انکی نجاست پر یقین نہ ہو اور محل نماز باطل نہیں ہوتی اور امام شافعی کا مذہب ہے کہ لڑکے یا لڑکی یا اور کسی حیوان پاک کا اوٹھانا فرض یا نفل نماز نہیں درست ہے امام اور مقتدی اور منفرد سب کے لیے جائز ہے اور مالکیہ نے اسکا جواز نفل نماز سے خاص کیا ہے لیکن یہ لغو ہے کیونکہ خود حدیث سے ثابت ہے کہ آپ امام تھے اور امامہ کو اٹھائے ہوئے تھے بعض مالکیہ نے کہا ہے کہ یہ حدیث منسوخ ہے بعضوں نے کہا یہ حضرت سے خاص ہے بعضوں نے کہا ضرورت کی وجہ سے ایسا کیا مگر یہ سب باتیں باطل و مردود ہیں اور حدیث سے اس امر کا جواز ثابت ہے کہ قواعد شرع کے یہ امر خلاف نہیں ہے کیونکہ آدمی پاک ہے اور بچے کے بدن اور کپڑے کو پاک سمجھنا چاہیے جبتک نجاست پر کوئی دلیل قائم نہ ہو (انتہے مختصراً) عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ الْاَنْصَارِیِّ قَالَ رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَؤُمُّ النَّاسَ وَاُمَامَةُ بِنْتُ اَبِی الْعَاصِ وَهِیَ بِنْتُ زَیْنَبَ بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلٰی عَاتِقِهٖ فَاِذَا رَكَعَ وَضَعَهَا وَاِذَا رَفَعَ مِنَ السُّجُوْدِ اَعَادَهَا ترجمہ ابوقتادہ انصاری سے روایت ہے نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا امامت کرتے ہوئے اور امامہ بنت عاص آپ کی نواسی آپ کے کاندھے پر تھیں جب آپ رکوع کرتے تو اونکو بٹھا دیتے اور جب سجدہ سے کھڑے ہوتے تو پھر اونکو کاندھے پر بٹھا لیتے عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ الْاَنْصَارِیِّ یَقُوْلُ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُصَلِّی لِلنَّاسِ وَاُمَامَةُ بِنْتُ اَبِی الْعَاصِ عَلٰی عُنُقِهٖ فَاِذَا سَجَدَ وَضَعَهَا ترجمہ ابوقتادہ انصاری سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نماز پڑھاتے تھے اور امامہ بنت ابی العاص آپکی گردن پر تھیں آپ جب سجدہ کرتے تو اونکو بٹھلا دیتے عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ یَقُوْلُ بَیْنَا نَحْنُ فِی الْمَسْجِدِ جُلُوْسٌ خَرَجَ عَلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِ حَدِیْثِهِمْ غَیْرَ اَنَّهٗ لَمْ یَذْكُرْ اَنَّهٗ اَمَّ النَّاسَ فِیْ تِلْكَ الصَّلٰوةِ ترجمہ وہی اوپر کی حدیث ابوقتادہ سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امامت کر رہے تھے

بَابُ جَوَازِ الْخُطْوَةِ وَالْخُطْوَتَیْنِ فِی الصَّلٰوةِ وَاَنَّهٗ لَا كَرَاهَةَ فِیْ ذٰلِكَ اِذَا كَانَ لِحَاجَةٍ وَجَوَازِ صَلٰوةِ الْاِمَامِ عَلٰی مَوْضِعٍ اَرْفَعَ مِنَ الْمَاْمُوْمِیْنَ لِلْحَاجَةِ كَتَعْلِیْمِهِمُ الصَّلٰوةَ اَوْ غَیْرِ ذٰلِكَ

نماز میں ایک قدم یا دو قدم رکھنے اور ایک یا دو قدم چلنے کا بیان اور یہ کہ کوئی حاجت ہو تو مکروہ نہیں ہے جب کسی ضرورت کیلیے ہو اور امام کا منبر یا جگہہ وغیرہ مقتدیوں سے کسی ضرورت کیلیے جیسے تعلیم نماز اور اسکے

ضرورت ہی درست ہی **عن** ابی حازم ان نفرا جاؤا الی سھل بن سعد تذاکروا فی المنبر من
ای عود ھو فقال اما واللہ انی لاعرف من ای عود ھو ومن عملہ ورایت رسول اللہ صلی اللہ
اول یوم جلس علیہ قال فقلت لہ یا ابا عباس فحدثنا قال ارسل رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم الی امراۃ قال ابو حازم انہ لیسمیھا یومئذ انظری غلامک النجار یعمل لی اعوادا
اکلم الناس علیھا فعمل ھذہ الثلاث درجات ثم امر بھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم فوضعت ھذا الموضع فھی من طرفاء الغابۃ ولقد رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم قام علیہ فکبر وکبر الناس وراءہ وھو علی المنبر ثم رفع فنزل القھقری
حتی سجد فی اصل المنبر ثم عاد حتی فرغ من اٰخر صلوتہ ثم اقبل علی الناس فقال
یا ایھا الناس انی انما صنعت ھذا لتأتموا بی ولتعلموا صلوتی **ترجمہ** ابوحازم سے روایت ہی
کچھ لوگ سہل بن سعد پاس پائے اور منبر کی باب مین جھگڑنے لگے وہ کس لکڑی کا تہا انہون نے کہا مین جانتا
ہون وہ جس لکڑی کا تہا اور جس نے اوسکو بنایا اور مین نے دیکھا جب پہلا بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوسپر
بیٹھے مین نے کہا اے ابو عباس پھر بیان کرو ہم سے یہ سب حال انہون نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
ایک عورت کو کہلا بہیجا۔ ابوحازم نے کہا سہل بن سعد اوسدن اوس عورت کا نام لیتے تہے۔ تو اپنے غلام کو
جو بڑہیے ہی اتنی فرصت دی کہ میرے لیے چند لکڑیان بنادی مین اون لکڑیون پر لوگون سے بات کرون گا (یعنی
وعظ و نصیحت کرون گا) پہر اوس غلام نے تین سیڑہیون کا منبر بنایا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا
وہ مسجد مین اس مقام مین رکہا گیا اوس کی لکڑی غابہ کی جہاڑی تہی (غابہ ایک مقام ہی مدینہ کی بلندی
مین) اور مین نے دیکہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوس پر کہڑے ہوئے اور تکبیر کہے لوگون نے بہی آپ کے
پیچہے تکبیر کہی اور آپ منبر پر ہی پہر آپ نے رکوع سے سر اوٹہایا اور الٹے پاؤن پیچہے اترے یہان تک کہ سجدہ کیا
جڑہ مین پہر لوٹے یہانتک کہ فارغ ہوئے نماز سے بعد اوسکے متوجہ ہوئے لوگون کیطرف اور فرمایا اے لوگو مین
نے یہ اسلیے کیا کہ تم میری پیروی کرو اور میرے طریقہ نماز پڑہنا سیکہو **ف** یعنی مین اونچی جگہہ پر وسطی کہڑا ہوا کہ
تم سب کو دیکہلائی دون ورنہ بعضے لوگ مجہکو نہ دیکہہ سکتی۔ اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ ضرورت کے لیے نماز مین
ایک دو قدم پیچہے یا آگے یا داہنے یا بائین ہٹنا درست ہی اور اس نماز مین کچہہ کراہت نہین ہوتی اور یہ بہی معلوم
ہوا کہ بلند جگہہ پر اگر امام کہڑا ہو اور مقتدی اپنے جگہہ مین کسی ضرورت سے تو کچہ قباحت نہین ہے۔ علماء نے

کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر میں تین سیڑھیاں تھیں تو آپ دو قدم چلکر نیچے اترے اور منبر کے
بازو سجدہ کیا منبر بنانے کا اسباب اور خطیب کا منبر پر کپڑا ہونا یا اور کسی اونچے مقام پر اور عمل قلیل سے نماز فاسد
نہ ہونا اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر عمل قلیل سے نماز نہیں ٹوٹتی پر بلا ضرورت مکروہ ہے اسی طرح عمل کثیر اگر
مدافعات ہو تو نماز نہیں ٹوٹتی کیونکہ حضرت کئی بار منبر پر چڑھے اور اترے ہونگے **عَنْ** اَبِیْ حَازِمٍ قَالَ
اَتَوْا سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ فَسَاَلُوْهُ مِنْ اَیِّ شَیْءٍ مِنْبَرُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَسَاقُوا الْحَدِیْثَ
یَحْیٰی حَدِیْثُ بْنُ اَبِیْ حَازِمٍ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **بَابُ** کَرَاهَةِ الْاِخْتِصَارِ فِی الصَّلٰوةِ نماز میں
کمر پر ہاتھ رکھنے کی ممانعت **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ نَهٰی اَنْ یُّصَلِّیَ
الرَّجُلُ مُخْتَصِرًا اَوْ فِیْ رِوَایَةِ اَبِیْ بَكْرٍ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ ابوہریرہؓ
روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کمر پر ہاتھ رکھکر نماز پڑھنے سے **ف** حدیث میں مختصر کا لفظ
ہے جسکے معنے اکثر علماء کے نزدیک یہی ہیں کہ کمر پر ہاتھ رکھکر اور بعضوں نے کہا لکڑی ہاتھ میں لیکر اور سہارا دیکر
اور بعضوں نے کہا مختصر کا معنے یہ ہیں کہ پوری سورت نہ پڑھے اول یا آخر سے دو چار آیتیں پڑھ لے اور بعضوں نے
کہا کہ نماز کے ارکان جیسی طرح ادا کرے اور قیام اور رکوع اور سجدہ میں جتنا ٹھہرنا چاہیے اتنا نہ ٹھہرے اور
صحیح وہی ہے جو پہلے مذکور ہوا اور اوس کے ممانعت کی یہ وجہ ہے کہ یہودی ایسا کیا کرتے ہیں اور بعضوں نے کہا
کہ یہ فعل شیطان کا ہے بعضوں نے کہا ابلیس جنت سے اسی طرح اترا تھا یعنے ہاتھ کمر پر رکھے ہوئے بعضوں نے کہا مغرور
لوگ ایسا کیا کرتے ہیں **بَابُ** کَرَاهِیَةِ مَسْحِ الْحَصٰی وَتَسْوِیَةِ التُّرَابِ فِی الصَّلٰوةِ کنکریاں پہونچنے
اور مٹی برابر کرنے کی ممانعت نماز میں **عَنْ** مُعَیْقِیْبٍ قَالَ ذَكَرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْحَ فِی الْمَسْجِدِ مَرَّةً
وَاحِدَةً اِنْ كُنْتَ لَا بُدَّ فَاعِلًا وَاحِدَةً ترجمہ معیقیب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ذکر کیا کنکریاں پہونچنے
کا آپ نے فرمایا اگر ضرورت پڑے تو ایک بار پونچھ لیوے اور بار بار ایسا کرنا مکروہ ہے کیونکہ یہ خلاف ہے ادب اور
تواضع کے **عَنْ** مُعَیْقِیْبٍ اَنَّهٗ سَاَلَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَسْحِ فِی الصَّلٰوةِ فَقَالَ
وَاحِدَةً ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** هِشَامٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ فِیْهِ حَدَّثَنِیْ مُعَیْقِیْبٌ ترجمہ وہی
جو اوپر گذرا **عَنْ** مُعَیْقِیْبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِی الرَّجُلِ یُسَوِّی التُّرَابَ
حَیْثُ یَسْجُدُ قَالَ اِنْ كُنْتَ فَاعِلًا فَمَرَّةً وَاحِدَةً ترجمہ معیقیب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا سجدہ کی جگہ میں مٹی برابر کرنے کے لیے اگر ایسی ضرورت پڑے تو ایک بار کرے **بَابُ** النَّهْیِ عَنِ

فِي الْمَسْجِدِ فِي الصَّلٰوةِ وَغَيْرِهَا مسجد مین تھوکنے کی ممانعت **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى بُصَاقًا فِيْ جِدَارِ الْقِبْلَةِ فَحَكَّهٗ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ اِذَا كَانَ اَحَدُكُمْ يُصَلِّيْ فَلَا يَبْصُقْ قِبَلَ وَجْهِهٖ فَاِنَّ اللّٰهَ قِبَلَ وَجْهِهٖ اِذَا صَلّٰى ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبلہ کی دیوار مین تھوک لگا ہوا دیکھا (یعنے گاڑھا بلغم) آپنے اسکو کھرچ ڈالا پھر متوجہ ہوئے لوگون کیطرف اور فرمایا جب کوئی تم مین سے نماز پڑہتا ہو تو اپنے سامنے نہ تھوکے کیونکہ اللہ اوس کے سامنے ہوتا ہے جب وہ نماز پڑہتا ہے **ف** پھر جب اللہ تعالی منہ کے سامنے ہوا تو اوسپر تھوکنا بڑی بے ادبی اور گستاخی ہے۔ نووی نے کہا اللہ کے سامنے ہونے سے یہان مراد یہ ہے کہ وہ جہت سامنے ہے جسکو اوسنے بڑا کیا (یعنے قبلہ) اور بعضون نے کہا قبلہ اللہ مراد ہے یعنے قبلہ اللہ کا سامنے ہے اور بعضون نے کہا ثواب اسکا **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ رَاٰى نُخَامَةً فِيْ قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ اِلَّا الضَّحَّاكَ فَاِنَّ فِيْ حَدِيْثِهٖ نُخَامَةً فِي الْقِبْلَةِ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ مَالِكٍ ترجمہ عبداللہ بن عمر سے اسیہی روایت ہے جیسے اوپر گذری اسمین بصاق یعنے تھوک کے بدلے نخامہ ہے (نخامہ گلے مین غلیظ بلغم کو جو سر یا سینہ سے نکلتا ہے) **عَنْ** اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى نُخَامَةً فِيْ قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ فَحَكَّهَا بِحَصَاةٍ ثُمَّ نَهٰى اَنْ يَّبْزُقَ الرَّجُلُ عَنْ يَّمِيْنِهٖ اَوْ اَمَامِهٖ وَلٰكِنْ يَّبْزُقُ عَنْ يَّسَارِهٖ اَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ الْيُسْرٰى ترجمہ ابوسعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد کے قبلہ کیجانب مین بلغم دیکھا آپ نے ایک کنکری سے اوسکو کھرچ ڈالا پھر منع کیا دہنے یا سامنے کیطرف تھوکنے کو اور فرمایا یا بائین طرف تھوکے یا قدم کے نیچے **ف** اس حدیث سے رد ہو گیا جہمیہ کا جو قائل ہین کہ خدا ہر ایک جگہ اور ہر مکان مین ہے اور دلیل لیتے ہین ابن عمر کی حدیث سے جو ابھی گذری کہ اللہ نمازی کے سامنے ہے کیونکہ اگر اللہ ہر جگہ اور ہر مکان مین ہوتا تو بائین طرف قدم کے نیچے بھی معاذ اللہ وہ ہوگا پھر اوسپر تھوکنا کیونکر جائز ہوا۔ اہلسنت اور جماعت کا مذہب یہ ہے کہ اللہ تعالی عرش کے اوپر ہے اور اسکا علم اور قدرت سب جگہ ہے یعنے وہ عرش پر رہ کر ہر ایک چیز کو جانتا ہے اور سب پر اختیار رکھتا ہے **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاَبِيْ سَعِيْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى نُخَامَةً بِمِثْلِ حَدِيْثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ ترجمہ ابوہریرہ اور ابوسعید سے اسیہی روایت ہے جیسے اوپر گذری **عَنْ** عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى بُصَاقًا فِيْ جِدَارِ الْقِبْلَةِ اَوْ نُخَامَةً

اَرْ نُخَامَةً فَحَكَّهَا ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبلہ کی دیوار میں تھوک یا رینٹ دیکھا آپ نے اسکو کھرچ ڈالا **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَاٰی نُخَامَةً فِیْ قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ فَاَقْبَلَ عَلَی النَّاسِ فَقَالَ مَا بَالُ اَحَدِكُمْ یَقُوْمُ مُسْتَقْبِلَ رَبِّهٖ فَیَتَنَخَّعُ اَمَامَهٗ اَیُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ یُّسْتَقْبَلَ فَیُتَنَخَّعَ فِیْ وَجْهِهٖ فَاِذَا تَنَخَّعَ اَحَدُكُمْ فَلْیَتَنَخَّعْ عَنْ یَّسَارِهٖ تَحْتَ قَدَمِهٖ فَاِنْ لَّمْ یَجِدْ فَلْیَقُلْ هٰكَذَا وَوَصَفَ الْقَاسِمُ فَتَفَلَ فِیْ ثَوْبِهٖ ثُمَّ مَسَحَ بَعْضَهٗ عَلٰی بَعْضٍ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں قبلہ کیطرف تھوک دیکھا تو لوگوں کیطرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کیا حال ہے تمہارا تم میں سے کوئی اپنے پروردگار کیطرف منہ کرکے کھڑا ہوتا ہے پھر اپنے سامنے تھوکتا ہے کیا تم میں سے کوئی اس بات کو پسند کرتا ہے کہ کوئی اوس کیطرف منہ کرے پھر اوس کے منہ پر تھوک دیوے جب تم میں سے کسی کو تھوک آوے تو بائیں طرف قدم کے نیچے تھوکے اگر جگہ نہ ہو تو ایسا کرے قاسم نے جو راوی ہے اس حدیث کا یوں بیان کیا کہ اپنے کپڑے میں تھوکا پھر مل ڈالا اوسی کپڑے کو **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اس قدر فعل نماز میں درست ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ تھوک یا بلغم یا رینٹ یہ سب پاک ہیں اور اس میں کسیکا اختلاف نہیں ہے مگر خطابی نے نقل کیا ابراہیم نخعی سے کہ تھوک نجس ہے اور میں خیال کرتا ہوں کہ یہ روایت صحیح نہیں ہے (نووی)

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِیْثِ ابْنِ عُلَیَّةَ وَزَادَ فِیْ حَدِیْثِ هُشَیْمٍ قَالَ اَبُوْ هُرَیْرَةَ كَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَرُدُّ ثَوْبَهٗ یَعْضُدُ عَلٰی بَعْضٍ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے جیسی اوپر گذری امتیاز یہ ہے کہ ابوہریرہ نے کہا گویا میں اب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ رہا ہوں آپ کپڑے کو الٹ پلٹ کرتے تھے **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ اَحَدُكُمْ فِی الصَّلٰوةِ فَاِنَّهٗ یُنَاجِیْ رَبَّهٗ فَلَا یَبْزُقَنَّ بَیْنَ یَدَیْهِ وَلَا عَنْ یَّمِیْنِهٖ وَلٰكِنْ عَنْ شِمَالِهٖ اَوْ تَحْتَ قَدَمِهٖ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے نماز پڑھتا ہے تو گویا اپنے پروردگار سے کان میں بات کرتا ہے (ایسا قرب نماز میں ہوتا ہے تو خوب دل لگا کر نماز پڑھنا چاہیے) ایسا اپنے سامنے اور داہنی طرف نہ تھوکے لیکن بائیں طرف قدم کے نیچے **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلْبُزَاقُ فِی الْمَسْجِدِ خَطِیْئَةٌ وَكَفَّارَتُهَا دَفْنُهَا ترجمہ انس بن مالک

سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسجد مین تھوکنا گناہ ہے اور اسکا کفارہ یہ ہے (اگر تھوکے) تو مٹی
مین دبا دیوے (یہ جب ہے کہ مسجد کچی ہو اور جو زمین پکی ہو تو تھوک کو پونچھ ڈالے تاکہ اور نمازیون کو تکلیف
نہ ہو) **عن** شعبۃ قال سألت قتادۃ عن التفل فی المسجد فقال سمعت انس بن مالک
یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول التفل فی المسجد خطیئۃ وکفارتھا دفنھا **ترجمہ** شعبہ سے روایت
ہے مین نے قتادہ سے پوچھا مسجد مین تھوکنا کیسا ہے انہون نے کہا مین نے انس بن مالک سے سنا وہ کہتے تھے
مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے مسجد مین تھوکنا گناہ ہے اور کفارہ اوسکا یہ ہے
کہ اسکو مٹی مین داب دیوے **ف** نووی نے کہا مسجد مین تھوکنا بالکل گناہ ہے اگر تھوکنے کی ضرورت
پڑے تو اپنی کپڑے مین تھوکے اگر مسجد مین تھوکا تو گنہگار ہوا اب اسکا کفارہ یہ ہے کہ مٹی مین دبا دے
اور جس شخص نے یہ کہا ہے کہ تھوکنا اوسی کے لیے گناہ ہے جو اوسکو مٹی مین نہ دبا دے تو اوس نے نفس کے
عن ابی ذر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال عرضت علی اعمال امتی حسنھا
وسیئھا فوجدت فی محاسن اعمالھا الاذی یماط عن الطریق ووجدت فی مساوی اعمالھا
النخاعۃ تکون فی المسجد ولا تدفن **ترجمہ** ابوذر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
میرے سامنے لائے گئے اعمال میری امت کے اچھے اور برے سب تو مین نے اون کے نیک کاموں مین پایا
ہی دیکھا راہ سے ایذا دینے والی چیز (جیسے کانٹا پتھر نجاست) ہٹانا اور ان کے برے اعمال مین مین نے دیکھا بلغم
جو مسجد مین ہو اور دفن نہ کیا جاوے **ف** یعنے پونچھا نہ جاوے یا مٹی مین دبایا نہ جاوے اس سے معلوم ہوا کہ
صرف تھوکنے والا گنہگار نہ ہوگا بلکہ اور جو کوئی مسجد مین تھوک دیکھے اور اسکو دفن کرے وہ بھی گنہگار ہوگا۔
عن عبد اللہ بن الشخیر قال صلیت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرأیتہ تنخع
فدلکھا بنعلہ **ترجمہ** عبد اللہ بن شخیر سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی
آپ نے تھوکا پھر زمین پر مل ڈالا اپنے جوتی سے (اس وقت مسجد کچی تھی تو زمین پر ملنا کافی تھا اگر مسجد پکی
ہو تو پونچھنا ضرور ہے) **عن** عبد اللہ بن الشخیر انہ صلی مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال فتنخع
فدلکھا بنعلہ الیسری **ترجمہ** اس روایت مین یہ ہے کہ آپ نے اپنی بائین جوتی سے اوسکو مل دیا **باب**
جواز الصلوٰۃ فی النعلین جو بیان پہن کر نماز پڑھنے کا بیان **عن** ابی مسلمۃ سعید بن یزید
قال قلت لانس بن مالک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یصلی فی النعلین قال نعم

ترجمہ ابو سلمہ سعید بن یزید سے روایت ہے میں نے انس بن مالک سے پوچھا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جوتیاں پہن کر نماز پڑھتے تھے انہوں نے کہا ہاں **ف** نووی نے کہا اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جوتی اور موزے پہنے ہوئے نماز پڑھنا درست ہے جب تک انکی نجاست کا یقین نہ ہو اگر ہنوز کے نیچے نجاست لگ جاوے تو صرف رگڑنا زمین پر نماز کے لیے کافی ہے یا نہیں اس میں دو قول ہیں **عَنْ** سَعِيْدِ بْنِ يَزِيْدَ اَبِيْ مَسْلَمَةَ قَالَ سَاَلْتُ اَنَسًا بِمِثْلِهٖ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **بَابُ** كَرَاهَةِ الصَّلٰوةِ فِيْ ثَوْبٍ لَهٗ اَعْلَامٌ جس کپڑے میں بیل بوٹے ہوں اوس میں نماز پڑھنا مکروہ ہے **عَنْ** عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى فِيْ خَمِيْصَةٍ لَهَا اَعْلَامٌ وَقَالَ شَغَلَتْنِيْ اَعْلَامُ هٰذِهٖ فَاذْهَبُوْا بِهَا اِلٰى اَبِيْ جَهْمٍ وَاْتُوْنِيْ بِاَنْبِجَانِيَّةِ ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چادر میں نماز پڑھی جس میں نقش و نگار تھے اور فرمایا میرا دل ان نقشوں میں پڑ گیا اسکو لے جاؤ ابو جہم کے پاس اور مجھ اوس کی کملی لاؤ **ف** ابو جہم نے یہ نقش و نگار کی چادر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تحفہ دی تھی آپ نے قبول کیا پھر نماز میں وہ اسکے بیل بوٹوں پر چلا گیا اور خضوع اور خشوع میں خلل واقع ہوا اس واسطے آپ نے اوسکو واپس کر دیا اور اوسکے بدلے سادہ کملی ابو جہم سے منگوا لیا تاکہ ابو جہم کو رنج نہ ہو سبحان اللہ پیغمبروں کی نماز کیسی خلوص سے ہوتی تھی کہ ذرا بھی جس چیز کا خیال نماز میں آجاتا اوس چیز کو دور کر دیتے۔ نووی نے کہا اس حدیث سے یہ بات نکلی کہ نماز میں کمال حضور اور خضوع لازم ہے اور جو چیز حضور قلب کو مانع ہو اوسکو دور کرنا چاہیے۔ اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ مسجد کے محراب یا دیواروں کو آراستہ کرنا اور اوسپر نقش و نگار کرنا مکروہ ہے ایسا نہ ہو کہ نماز میں ان چیزوں کیطرف خیال ہو جاوے۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ اگر نماز میں کوئی اور خیال آجاوے تو نماز ہو جاتی ہے اور اوسپر اجماع ہے فقہا کا لیکن بعض سلف اور اصحاب زہد سے منقول ہے کہ نماز صحیح نہیں ہوتی۔ ہمارے اصحاب کے نزدیک نماز میں سجدہ کی جاے کو دیکھنا چاہیے اور اور طرف نگاہ نہ ڈالنی چاہیے اور بعضوں نے کہا کہ آنکھیں بند کرنا مکروہ ہے اور میرے نزدیک کراہت کی کوئی وجہ نہیں ہے مگر جب نقصان کا ڈر ہو اسنے مختصراً **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فِيْ خَمِيْصَةٍ ذَاتِ اَعْلَامٍ فَنَظَرَ اِلٰى عَلَمِهَا فَلَمَّا قَضٰى صَلٰوتَهٗ قَالَ اذْهَبُوْا بِهٰذِهِ الْخَمِيْصَةِ اِلٰى اَبِيْ جَهْمِ بْنِ حُذَيْفَةَ وَاْتُوْنِيْ بِاَنْبِجَانِيَّةِ فَاِنَّهَا اَلْهَتْنِيْ اٰنِفًا فِيْ صَلٰوتِيْ ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک چادر اوڑھ کر نماز پڑھنے کو کھڑے ہوئے جس پر نقش

باب کراهة الصلوة في ثوب له اعلام

دیکھا تھا آپ اس کے نقش و نگار کی طرف دیکھنے لگے جب نماز پڑھ چکے تو فرمایا اس چادر کو ابوجہم بن حذیفہ پاس لیجاؤ اور انکا کمل مجھکو لادو کیونکہ اس چادر نے مجھے ابھی غافل کر دیا نماز میں **عن** عائشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کانت لہ خمیصۃ لہا علم فکان یتشاغل بہا فی الصلوٰۃ فاعطاہا ابا جہم و اخذ کساءہ انجانیا **ترجمہ** ام المؤمنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک چادر تھی جس میں بیل بوٹے تھے آپ نماز میں اوس کے بیل بوٹے کی طرف لگ جاتے آخر آپ نے وہ چادر ابوجہم کو دیدی اور اُن سے کمل لے لیا سادہ (جس میں نقش و نگار نہ تھا)

باب کراہۃ الصلوٰۃ بحضرۃ الطعام الذی یرید اکلہ فی الحال

جب کھانا سامنے آجاوے اور اسکو کھانے کا قصد ہو تو جب کھالے نماز پڑھنا مکروہ ہے **عن** انس بن مالک عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا حضر العشاء و اقیمت الصلوٰۃ فابدؤا بالعشاء **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب شام کا کھانا سامنے آجاوے اور نماز کھڑی ہو تو پہلے کھانا کھالو **عن** انس بن مالک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا قرب العشاء و حضرت الصلوٰۃ فابدؤا بہ قبل ان تصلوا صلوٰۃ المغرب و لا تعجلوا عن عشائکم **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب عشا کی نماز قریب آوے اور کھانا بھی سامنے آجاوے تو کھانا کھالو مغرب کی نماز سے پہلے اور سنت جلدی کرو نماز کیطرف کھانا چھوڑ کر (اس لیے کہ کھانے کیطرف دل لگا رہیگا) **عن** عائشۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمثل حدیث ابن عیینۃ عن الزہری **ترجمہ** ام المؤمنین عائشہ سے بھی ایسی ہی روایت ہے جیسی انس کی پہلی روایت اور پگذری **عن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا وضع عشاء احدکم و اقیمت الصلوٰۃ فابدؤا بالعشاء و لا یعجلن حتی یفرغ منہ **ترجمہ** عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسی کے سامنے شام کا کھانا رکھا جاوے اور نماز کھڑی ہو تو پہلے کھانا کھالیوے اور جلدی نہ کرے نماز کے لیے جب تک کھانے سے فراغت نہ ہو **عن** ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بنحوہ **ترجمہ** عبداللہ بن عمر سے دوسری روایت بھی ایسی ہی ہے جیسی اوپر گذری **عن** ابن ابی عتیق قال تحدثت انا و القاسم عند عائشۃ حدیثا و کان القاسم رجلا لحانۃ و کان لابی بکر ولد فقالت لہ عائشۃ مالک لا تحدث

كَمَا مُحَمَّدُ بْنُ اَخِي هٰذَا مَا رَاَيْتُ قَطُّ عَلِمْتُ مِنْ اَيْنَ اُتِيتَ هٰذَا اَدَّبَتْهُ اُمُّهُ وَاَنْتَ اَدَّبَتْكَ اُمُّكَ قَالَ فَغَضِبَ الْقَاسِمُ وَاَهَبَّ عَلَيْهَا فَلَمَّا رَاٰى مَا بِهَا كَاعَائِشَةَ قَدْ اُتِيَ بِهَا قَامَ فَالْتَبَّيْنَ قَالَ اُصَلِّيْ اَلَا تَجْلِسُ قَالَ اِنِّيْ اُمْسِيْ وَقَالَ اجْلِسْ عَدِّثْنِيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا صَلٰوةَ بِحَضْرَةِ طَعَامٍ وَلَا وَهُوَ يُدَافِعُهُ الْاَخْبَثَانِ **ترجمہ** ابن ابی عتیق سے روایت ہے میں اور قاسم بن محمد بن ابی بکر صدیق (حضرت عائشہ کے بھتیجے) ایک حدیث بیان کرنے لگے اور قاسم بن محمد غلطی بہت کرتے تھے اور ان کی ماں ام ولد تھیں (یعنے وہ کنیزادی تھی) حضرت عائشہ نے اُن سے کہا قاسم تجھے کیا ہوا تو اس تہتیجر کی طرح (یعنے ابن ابی عتیق کے طرح) باتیں نہیں کرتا البتہ میں جانتی ہوں تو جہاں سے آیا اُسکو اسکی ماں نے تعلیم کیا (اور وہ آزاد تھی) اس کا لڑکا بھی اچھا ہوسکتا ہے (اور تجھکو تیری ماں نے (جو لونڈی تھی) آخر لونڈی کا اثر کہاں جاتا ہے) یہ سُنکر قاسم کو غصہ آیا اور حضرت عائشہ پر جھپٹا جب اُنھوں نے دیکھا کہ حضرت عائشہ کے لیے دسترخوان بچھایا گیا تو وہ اوٹھے حضرت عائشہ نے پوچھا کہاں جاتا ہے قاسم نے کہا نماز کو جاتا ہوں حضرت عائشہ نے کہا بیٹھ اُنھوں نے کہا میں نماز کو جاتا ہوں حضرت عائشہ نے کہا ارے بے وفا بیٹھ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے نماز نہیں پڑھنا چاہیے جب کھانا سامنے آوے اور پاخانہ یا پیشاب لگا ہوا ہو

ف حضرت عائشہ نے قاسم کو بے وفا اس لیے کہا کہ ذرا سی بات میں وہ خفا ہوگئے اور یہ نہ سمجھے کہ حضرت عائشہ اول تو سب مومنین کی ماں اور سب کے نزدیک واجب التعظیم ہیں اور قاسم کی تو سگی پھوپھی بھی تھیں اور اُن کے باپ محمد کے مارے جانے کے بعد حضرت عائشہ ہی نے انکو پالا پوسا تھا پھر جس شخص کے ایسے احسان ہوں اور وہ اپنا بزرگ ہو اور سکی بات کا برا ماننا خصوصاً جبکہ وہ بات سچ ہو کمال درجہ کی ناشکری اور بے وفائی ہے **عن** عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي الْحَدِيْثِ قِصَّةَ الْقَاسِمِ **ترجمہ** حضرت عائشہ سے ایسی ہی روایت ہے جیسی اوپر گذری پر اس میں قاسم کے قصے کا ذکر نہیں ہے **ف** نووی نے کہا ان حدیثوں سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ جب کھانا سامنے آجاوے تو نماز پڑھنا مکروہ ہے اُس شخص کے لیے جو کھانے کا ارادہ رکھتا ہو کیونکہ اگر کھانے سے پہلے نماز پڑھے گا تو شاید نماز میں کھانے کا خیال رہے اور دل لگے ایسی ہی جسوقت پاخانہ یا پیشاب کی حاجت ہو اور یہ کراہت اوس وقت ہے جب وقت میں گنجایش ہو اگر وقت تنگ ہو اور یہ خیال ہو کہ اگر کھانا کھاوے یا استنجا کرے تو نماز کا وقت جاتا رہے گا تو نماز پڑھ لیوے اور ہمارے بعض اصحاب سے یہ منقول ہے کہ ایسی حالت میں بھی نماز نہ پڑھے بلکہ کھانے اور استنجا سے فارغ ہوکر پڑھے گو وقت چلا جاوے اس لیے کہ مقصود نماز سے دل لگنا

ہو جب دل ہی نہ لگے تو کیا فائدہ اور اگر وقت میں گنجایش ہو لیکن نماز پہلے پڑھ لیوے تو مکروہ ہوگی اگرچہ درست ہو جاوے گی اور اہل ظاہر سے منقول ہے کہ نماز صحیح نہ ہوگی (نووی) **فائدہ** نہی من اکل ثوما او بصلا او کراثا او نحوھا امالہ رائحۃ کریھۃ من حضور المسجد حتی یذھب ذلک الریح واخرجہ من المسجد جو شخص لہسن یا پیاز یا اور کوئی بدبودار چیز کھا کے آوے تو وہ مسجد میں نہ آوے جب تک اس کے منہ سے بو جاوے

عن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فی غزوۃ خیبر من اکل من ھذہ الشجرۃ یعنی الثوم فلا یاتین المساجد قال زھیر فی غزوۃ لم یکن خیبر **ترجمہ** عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خیبر کے جنگ میں جو شخص اس درخت میں سے کھاوے (یعنے لہسن کے درخت کو) تو وہ نہ آوے مسجدوں میں **ف** نووی نے کہا اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ ممانعت مسجد کے لیے ہے اور قاضی عیاض نے بعض علماء سے نقل کیا ہے کہ خاص مسجد نبوی میں جانے سے ممانعت ہے اور یہ ممانعت مسجد میں جانے سے ہے نہ پیاز اور لہسن کھانے سے کیونکہ پیاز اور لہسن کا کھانا باجماع علماء درست ہے اور قاضی عیاض نے بعض علماء سے انکی حرمت نقل کی ہے کیونکہ وہ مانع ہے جماعت میں شریک ہونے سے اور جماعت میں آنا انکے نزدیک فرض عین ہے اور قیاس کیا ہے علماء نے پیاز اور لہسن پر بدبودار چیز کو اور مسجد پر ہر مجلس علم اور عبادت کو

عن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من اکل من ھذہ البقلۃ فلا یقربن مسجدنا حتی یذھب ریحھا یعنی الثوم **ترجمہ** عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی اس درخت میں سے کھاوے یعنے لہسن کے درخت میں سے وہ ہماری مسجد کے پاس نہ پھٹکے جب تک اوسکی بو دور نہ ہو

عن عبدالعزیز وھو ابن صھیب قال سئل انس عن الثوم فقال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اکل ھذہ الشجرۃ فلا یقربنا ولا یصلی معنا **ترجمہ** عبدالعزیز بن صہیب سے روایت ہے انس سے پوچھا لہسن کو انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اس درخت میں سے کھاوے وہ ہمارے پاس نہ آوے ہمارے ساتھ نماز پڑھے

عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اکل من ھذہ الشجرۃ فلا یقربن مسجدنا ولا یوذینا بریح الثوم **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اس درخت میں سے کھاوے وہ ہماری مسجد کے پاس نہ پھٹکے اور ہم کو نہ ستاوے لہسن کے بو سے

عن جابر قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن اکل البصل والکراث فغلبتنا الحاجۃ فاکلنا منھما فقال من اکل من ھذہ الشجرۃ

المنتنة فلا يقربن مسجدنا فان الملئكة تتاذى مما يتاذى منه الانس ترجمہ جابر سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیاز اور گندنا کھانے سے پھر ہم کو ضرورت ہوئی اور ہم نے کہا یا تو آپ نے فرمایا جو کوئی
اس بدبودار درخت میں سے کھاوے وہ ہماری مسجد کے پاس نہ آوے اس لیے کہ فرشتوں کو بھی تکلیف ہوتی ہے جس سے
آدمیوں کو تکلیف ہوتی ہے **ف** یعنے نہ صرف بدبودار چیز کی استعمال سے آدمی ناخوش ہوتی ہیں بلکہ
فرشتوں کو بھی بدبو ناگوار ہے اور انکو تکلیف ہوتی ہے جب پیاز اور لہسن کی بو کا یہ حال ہے تو بدبودار تمباکو
کی استعمال سے بھی فرشتوں کو نفرت ہوگی - اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ اگر مسجد اور نمازیوں سے خالی ہو
تب بھی ان چیزوں کا استعمال کرکے مسجد میں نہ جاوے شاید وہاں فرشتے موجود ہوں **عن** جابر بن
عبد اللہ قال وفی روایۃ حرملۃ وزعم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من اکل
ثوما او بصلا فلیعتزلنا او لیعتزل مسجدنا ولیقعد فی بیتہ وانہ اتی بقدر فیہ خضرات من
بقول فوجد لہ ریحہا فسال فاخبر بما فیہا من البقول فقال قربوہا الی بعض اصحابہ فلما راٰہ
کرہ اکلہا قال کل فانی اناجی من لا تناجی ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا جو شخص پیاز یا لہسن کھاوے وہ ہم سے جدا رہے یا ہماری مجلس سے جدا رہے اور اپنے گھر بیٹھے ایک
بار آپ کے پاس ایک ہانڈی لائی گئی جس میں ترکاریاں تھیں آپ نے اس میں بدبو پائی تو پوچھا اس میں
کیا پڑا ہے جب آپ کو معلوم ہوا تو آپ نے فرمایا اسکو فلاں صحابی پاس لے جاؤ اس نے جب دیکھا تو اسکا کھانا
برا سمجھا راوی کہتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کھایا) آپ نے فرمایا تو کھالے میں تو اس سے سرگوشی
کرتا ہوں جس سے تو نہیں کرتا (یعنے فرشتوں سے) **عن** جابر بن عبد اللہ عن النبی صلی اللہ علیہ
وسلم قال من اکل من ھذہ البقلۃ الثوم وقال مرۃ من اکل الثوم والبصل والکراث فلا یقربن
مسجدنا فان الملئکۃ تتاذی مما یتاذی منہ بنو آدم ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اس درخت یعنے لہسن میں سے کھاوے اور کبھی یوں فرمایا جو شخص پیاز یا
یا گندنا کھاوے وہ ہماری مسجد میں نہ آوے اس لیے کہ فرشتوں کو تکلیف ہوتی ہے ان چیزوں سے جن سے آدمیوں کو تکلیف
ہوتی ہے (یعنے بدبو اور غلظت سے) **عن** ابو جریر یہ بھذا الاسناد من اکل من ھذہ الشجرۃ
یرید الثوم فلا یغشنا فی مسجدنا ولم یذکر البصل والکراث ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس میں
صرف لہسن کا ذکر ہے اور پیاز اور گندنا کا ذکر نہیں ہے **عن** ابی سعید الخدری قال انما نعد

قال من
ذ
ذ

أَنْ فُتِحَتْ خَيْبَرُ فَوَقَعَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي تِلْكَ الْبَقْلَةِ الثُّومِ وَالنَّاسُ جِيَاعٌ فَأَكَلْنَا مِنْهَا أَكْلًا شَدِيدًا ثُمَّ رُحْنَا إِلَى الْمَسْجِدِ فَوَجَدَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرِّيحَ فَقَالَ مَنْ أَكَلَ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ الْخَبِيثَةِ شَيْئًا فَلَا يَقْرَبَنَّا فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ النَّاسُ حُرِّمَتْ حُرِّمَتْ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّهُ لَيْسَ بِي تَحْرِيمُ مَا أَحَلَّ اللهُ لِي وَلٰكِنَّهَا شَجَرَةٌ أَكْرَهُ رِيحَهَا ترجمہ ابوسعید خدری سے روایت ہے ہم لوٹے نہ تھے کہ خیبر کا قلعہ فتح ہوگیا اوس روز ہم لوگ یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ لہسن پر گرے لوگ بہت کے تھے خوب کھایا پھر مسجد میں آئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بو معلوم ہوئی آپ نے فرمایا جو شخص ناپاک درخت میں سے کھاوے وہ مسجد کے پاس نہ پھٹکے لوگ بولے لہسن حرام ہوگیا حرام ہوگیا یہ خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی آپ نے فرمایا اے لوگو میں وہ چیز حرام نہیں کرتا جسکو اللہ تعالے نے میرے لیے حلال کیا ہے لیکن یہ بو کی بوٹی مجھکو بری معلوم ہوتی ہے **ف** نووی نے کہا اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ لہسن حرام نہیں ہے اور اس پر اجماع ہے علما کا اب اسمیں اختلاف ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بہکا کہنا درست تھا یا نہیں اور ظاہر حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ درست تھا آپ کو نکی بو سے نفرت تھی اس واسطے نہ کہا تھا **عن** أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَى زُرَاعَةِ بَصَلٍ هُوَ وَأَصْحَابُهُ فَنَزَلَ نَاسٌ مِنْهُمْ فَأَكَلُوا مِنْهُ وَلَمْ يَأْكُلْ آخَرُونَ فَرُحْنَا إِلَيْهِ فَدَعَا الَّذِينَ لَمْ يَأْكُلُوا الْبَصَلَ وَآخَرَ الْآخَرِينَ حَتَّى ذَهَبَ رِيحُهَا ترجمہ ابوسعید خدری سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پیازہ کے کھیت پر گذرے اپنے اصحاب کے ساتھ تو بعضے لوگ اترے وانہوں نے پیازہ کھائی اور بعضوں نے نہ کھائی پھر ہم آپ پاس گئے تو جن لوگوں نے نہ کھائی تھی انکو تو آپ نے پاس بلایا اور جنہوں نے کھائی تھی انکے بلانے میں دیر کی یہانتک کہ اوسکی بو جاتی رہی **عن** مَعْدَانَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ خَطَبَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَذَكَرَ نَبِيَّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرَ أَبَا بَكْرٍ ثُمَّ قَالَ إِنِّي رَأَيْتُ كَأَنَّ دِيكًا نَقَرَنِي نَقْرَتَيْنِ وَإِنِّي لَا أُرَاهُ إِلَّا حُضُورَ أَجَلِي وَإِنَّ أَقْوَامًا يَأْمُرُونَنِي أَنْ أَسْتَخْلِفَ وَإِنَّ اللهَ تَعَالَى لَمْ يَكُنْ لِيُضَيِّعَ دِينَهُ وَلَا خِلَافَتَهُ وَالَّذِي بَعَثَ بِهِ نَبِيَّهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ عَجِلَ بِي أَمْرٌ فَالْخِلَافَةُ شُورَى بَيْنَ هٰؤُلَاءِ السِّتَّةِ الَّذِينَ تُوُفِّيَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَنْهُمْ رَاضٍ وَإِنِّي قَدْ عَلِمْتُ أَنَّ أَقْوَامًا يَطْعَنُونَ فِي هٰذَا الْأَمْرِ أَنَا ضَرَبْتُهُمْ بِيَدِي هٰذِهِ

یعنی ہمارے پاس نہ آوے مسجد میں

یعنی مجھکو وحی آتی ہے اور فرشتے آتے ہیں

یعنی حضور میں

لم أدع

على الاسلام فان تعلموا ذلك فاولئك اعدى الله الكفرة الضلال ثم انى لا ادع بعدى شيئا
اهم عندى من الكلالة ما راجعت رسول الله صلى الله عليه وسلم فى شىء ما راجعته
فى الكلالة وما اغلظ لى فى شىء ما اغلظ لى حتى طعن باصبعه فى صدرى فقال يا عمر الا تكفيك اية الصيف
التى فى اخر سورة النساء وانى ان اعش اقض فيها بقضية يقضى بها من يقرأ القرآن ومن
لا يقرأ القرآن ثم قال اللهم انى اشهدك على امراء الامصار فانى انما بعثتهم عليهم
ليعدلوا عليهم وليعلموا الناس دينهم وسنة نبيهم ويقسموا فيهم فيئهم ويرفعوا
الى ما اشكل عليهم من امرهم ثم انكم ايها الناس تاكلون شجرتين لا ارا هما
الا خبيثتين هذا البصل والثوم ولقد رايت رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا وجد
ريحهما من الرجل فى المسجد امر به فاخرج الى البقيع فمن اكلها فليمتهما طبخا ترجمہ
معدان بن ابی طلحہ سے روایت ہے حضرت عمر نے خطبہ پڑھا جمعہ کے دن اور ذکر کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا
اور ابوبکر صدیق کا اور کہا میں نے خواب میں دیکھا ایک مرغ نے مجھے تین ٹھونگیں ماریں میں سمجھتا ہوں
اس کی تعبیر یہ ہے کہ میری موت اب نزدیک ہے بعض لوگ مجھ سے یہ کہتے ہیں کہ تم اپنا جانشین اور خلیفہ کسی
کو کر دو لیکن اللہ تعالے اپنے دین کو برباد نہیں کرے گا نہ اپنی خلافت کو نہ اس چیز کو جو رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکر بھیجا تھا اگر میری موت جلد ہو جاوے تو خلافت مشورہ کے اوپر چھ آدمیوں کے اندر رہیگی
ف یعنے لوگ مشورہ کرکے چھ آدمیوں میں سے جسکو چاہیں خلیفہ کریں وہ چھ آدمی یہ ہیں عثمان اور علے
اور طلحہ اور زبیر اور سعد بن ابی وقاص اور عبدالرحمن بن عوف اور سعید بن زید یہ اگرچہ عشرہ مبشرہ میں تھے لیکر
حضرت عمر نے اپنی قرابت کی وجہ سے انکا نام نہیں لیا جیسا اپنے بیٹے عبداللہ کا نام نہیں لیا ف جن سے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم راضی رہے وفات تک اور میں جانتا ہوں کہ بعض لوگ طعن کرتے ہیں اس کلام میں
جن کو میں نے خود اپنے اس ماتھے سے مارا ہے اسلام پر پھر اگر انہوں نے ایسا کیا (یعنے اس طعن کو حلت
سمجھا) تو وہ دشمن ہیں اللہ کے اور کافر گمراہ ہیں اور میں اپنے بعد کسی چیز کو اتنا مشکل نہیں چھوڑتا جتنا کلالہ ف
کلالہ وہ شخص ہے جو مر جاوے اور اولاد پوتے نہ ماں باپ ف میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی بات
کو اتنی بار نہیں پوچھا جتنی بار کلالہ کو پوچھا اور آپنے بھی اتنی سختی سے کسی بات میں نہیں کی جتنی اسمیں
کی یہانتک کہ آپ نے اپنی انگلی سے ٹھونسا مارا میرے سینے میں اور فرمایا اے عمر کیا تجھکو وہ آیت بس نہیں جو گرمی

کے سوسم مین اوتری سورہ نسار کے اخیر مین (وَیَسْتَفْتُونَکَ عَنِ الْکَلَالَةِ اخیر تک) اور مین اگر جیون تو کلالہ مین ایسا فیصلہ کرون گا جسکے موافق ہر شخص حکم کرے خواہ قران پڑہا ہو یا نہ پڑہا ہو پھر حضرت عمر نے کہا یا اللہ مین تجھکو گواہ کرتا ہون اون لوگون پر جنکو مین نے حکومت دی ہے ملکون کی (یعنے نائبون اور صوبہ دارون اور عاملون پر) مین نے انکو اسی لیے بھیجا کہ وہ انصاف کرین اور لوگون کو دین کی باتین بتلاوین اور اپنے پیغمبر کا طریقہ سکھادین اور اون کا کہا ہوا مال جو (زکوٰۃ کی) مین ماتہہ آوے بانٹ دین اور جس بات مین انکو مشکل پیش آوے اوسکو مجھسے دریافت کرین - پھر مے لوگو مین دیکھتا ہون کہ تم دو درختون کو کہاتے ہو اور مین انکو ناپاک سمجھتا ہون رہ کون پیاز اور لہسن اور مین نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب ان دونون کی بو کسی شخص مین سے آتی تو آپ اسکو حکم سے وہ نکالا جاتا مسجد سے بقیع کے طرف اب اگر کوئی انکو کہاہے تو پکا کر کہا دے (تاکہ منہ مین اون کی بو نہ رہے) **ف** اس حدیث سے اگرچہ پیاز اور لہسن کے اباحت نکلتی ہے مگر کچے پیاز اور لہسن کہانے کی کراہت بہی نکلتے ہے کیونکہ کچے مین بو بہت ہوتی ہے پھر بعد پکنے کے لہسن کا یہ حال ہو تو تنبا کو کہا کر یا حقہ یا چرٹ پیکر یا اور کوئی بدبودار چیز استعمال کرکے مسجد مین آنا ضرور مکروہ ہوگا اگر خوب منہ صاف اور پاک کرکے آوے تو قباحت نہین ہے **عن** قَتَادَةَ فِی ھٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ **ترجمہ** قتادہ سے دوسری روایت ایسی ہی جیسے اوپر گذری **باب** النَّهْیِ اَنْ تُنْشَدَ الضَّالَّةُ فِی الْمَسْجِدِ وَمَا یَقُوْلُ مَنْ سَمِعَ النَّاشِدَ گمی ہوئی چیز مسجد مین ڈہونڈہنے کی ممانعت اور جو کوئی ڈہونڈتا ہے اسکو کیا کہنا چاہیے **عن** اَبِیْ ھُرَیْرَةَ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَمِعَ رَجُلًا یَنْشُدُ ضَالَّةً فِی الْمَسْجِدِ فَلْیَقُلْ لَا رَدَّهَا اللّٰهُ عَلَیْكَ فَاِنَّ الْمَسَاجِدَ لَمْ تُبْنَ لِهٰذَا **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسیکو کوئی گمی ہوئی چیز مسجد مین ڈہونڈہتے سنے (یعنے وہ اپنی بلند آواز سے اپنی چیز کے لیے لوگون کو پکارے) تو کہے خدا کرے تیری چیز نہ ملے اس لیے کہ مسجدین اسواسطے نہین بنائی گئین **ف** کہ لوگ اسمین اپنی گمی ہوئی چیزین ڈہونڈہین یا خرید و فروخت یا اور معاملات دنیا کے کرین **عن** اَبِیْ ھُرَیْرَةَ یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ بِمِثْلِهٖ **ترجمہ** ابوہریرہ سے دوسری روایت بہی ایسی ہی ہے جیسے اوپر گذری **عن** بُرَیْدَةَ اَنَّ رَجُلًا نَشَدَ فِی الْمَسْجِدِ فَقَالَ مَنْ دَعَا اِلَی الْجَمَلِ الْاَحْمَرِ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا وَجَدْتَ اِنَّمَا بُنِیَتِ الْمَسَاجِدُ لِمَا بُنِیَتْ لَهٗ **ترجمہ** بریدہ سے روایت ہے ایک شخص نے مسجد مین پکارا اور کہا کسنے پکارا سرخ اونٹ کیطرف تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خدا کرے تجھے نہ ملے مسجدین جن کاموں کے لیے بنی ہین اونہی کے لیے بنی ہین **ف** اس مین اور کا

نہین کرنا چاہیے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مسجد مین آواز بلند کرنا مکروہ ہے لیکن ابو حنیفہ نے علم اور خصومت کے لیے جائز کہا ہے اور مسجد مین جن کاموں کے لیے بنی ہین وہ یہ ہین ذکر الٰہی اور نماز اور علم دین اور ذکر خیر قاضی نے کہا اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ مسجد مین کوئی دنیا کا کام جیسے سلائی وغیرہ منع ہے اور بعضون نے لڑکون کے پڑھانے سے بھی مسجد مین منع کیا ہے اور ہمارے اصحاب نے کہا کہ مسجد مین وہ کام دنیا کے منع ہین جن سے خاص خاص شخصون کو فائدہ ہوتا ہے لیکن نفع عام کے کام جیسے درستی اسباب اور سامان جہاد وغیرہ تو وہ درست ہین (نووی)

عَنْ بُرَيْدَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا صَلّٰى قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ مَنْ دَعَا اِلَى الْجَمَلِ الْاَحْمَرِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا وَجَدْتَ اِنَّمَا بُنِيَتِ الْمَسَاجِدُ لِمَا بُنِيَتْ لَهٗ **ترجمہ** بریدہ سے روایت ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ چکے تو ایک شخص کھڑا ہوا اور پکارا اور کہا کسی نے پکارا سرخ اونٹ کی طرف آپ نے فرمایا تیرا اونٹ نہ ملے مسجدین جن کاموں کے لیے بنائی گئین ہین انہی کے لیے بنائی گئین ہین

عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ جَاءَ اَعْرَابِيٌّ بَعْدَ مَا صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الْفَجْرِ فَاَدْخَلَ رَاْسَهٗ مِنْ بَابِ الْمَسْجِدِ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيْثِهِمَا **ترجمہ** بریدہ سے روایت ہے ایک گنوار آیا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی نماز پڑھ چکے تھے اور اپنا سر مسجد کے دروازے سے اندر کیا پھر بیان کیا اوسی طرح جیسے اوپر گذرا **باب** السَّهْوِ فِي الصَّلٰوةِ وَالسُّجُوْدِ لَهٗ نماز مین بھولنے اور سجدہ سہو کرنے کا بیان **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا قَامَ يُصَلِّيْ جَاءَهُ الشَّيْطَانُ فَلَبَسَ عَلَيْهِ حَتّٰى لَا يَدْرِيَ كَمْ صَلّٰى فَاِذَا وَجَدَ ذٰلِكَ اَحَدُكُمْ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ **ترجمہ** ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم مین سے کوئی جب نماز پڑھتا ہے تو شیطان آتا ہے اسکو یہان تک بہکا دیتا ہے کہ اسکو یاد نہین رہتا کتنی رکعتین پڑھین جب ایسا ہو تو دو سجدہ کرے بیٹھے بیٹھے

عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ **ترجمہ** دوسری روایت کا وہی جو اوپر گذرا **ف** امام ابو عبد اللہ بخاری نے کہا ہے اس باب مین پانچ حدیثین ہین ان مین ایک تو یہی حدیث ابو ہریرہ کی اس مین یہ ہے کہ جب نماز کے رکعتون مین شک ہو کتنی پڑھین تو دو سجدے کرلے لیکن یہ بیان نہین کیا کہ یہ دو سجدے کب کرے سلام سے پہلے یا سلام کے بعد ایک حدیث ابو سعید کی ہے اس مین یہ ہے کہ سلام سے پہلے دو سجدے کرے ایک حدیث ابن مسعود کی ہے جس مین پانچ رکعت کے لیے کھڑے ہونا اور بعد سلام کے سجدہ سہو کرنا مذکور ہے ایک حدیث ذوالیدین کی ہے جسمین دو رکعت کے بعد بھول سے سلام کرنا اور باتین کرنا اور بعد سلام کے سجدہ سہو منقول ہے ایک حدیث ابن بحینہ

کی ہے اوس مین دو رکعتین پڑہ کر اُوٹہہ کہڑے ہوئے اور سلام سے پہلے سجدہ سہو کا بیان ہے اب علما نے اختلاف کیا ہے ان احادیث پر عمل کرنے مین داود ظاہری نے کہا اونپر قیاس درست نہین ہے اور ہر ایک حدیث جیسے وارد ہے اسی طرح عمل کرنا چاہیے امام احمد بہی داود کے ساتہہ ہین اون خاص نمازون مین جنکا ذکر ان حدیثون مین ہے اور باقی نمازون مین ان کے نزدیک سلام سے پہلے سجدہ کرنا چاہیے پہر جن لوگون نے قیاس سے عمل کیا ہے اون مین سے بعض یہ کہتے ہین کہ نمازی کو اختیار ہے چاہے بعد سلام کے سجدہ کرے چاہے قبل سلام کے اور امام ابوحنیفہ کے نزدیک ہمیشہ سلام کے بعد سجدہ کرے اور شافعی کے نزدیک ہمیشہ سلام سے پہلے سجدہ کرے اور امام مالک کے نزدیک اگر سہو سے کچہہ نماز مین زیادتی ہوئی ہو تو سلام کے بعد سجدہ کرے اور جو کمی ہوئی ہو تو سلام سے پہلے کرے اور سب سے قوی مذہب امام مالک کا ہے پہر شافعی کا لیکن امام مالک کے مذہب مین اگر دو سہو ہوئے ہون ایک سے زیادتی ہوئی ہو اور ایک سے کمی تو سلام سے پہلے سجدہ کرے اور یہ اختلاف افضل مین ہے نہ جواز مین اور دو یا تین بار زیادہ سہو کرنے والون کے لیے دو ہی سجدے کافی ہین اور اس پر اتفاق علما کا (نووی مختصراً)

عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا نودی بالاذان ادبر الشیطان لہ ضراط حتی لا یسمع الاذان فاذا قضی الاذان اقبل فاذا ثوب بہا ادبر فاذا قضی التثویب اقبل حتی یخطر بین المرء ونفسہ یقول اذکر کذا اذکر کذا لما لم یکن یذکر حتی یظل الرجل ان یدری کم صلی فاذا لم یدر احدکم کم صلی فلیسجد سجدتین وہو جالس

ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اذان ہوتی ہے تو شیطان پیٹہہ موڑ کر بادتا ہوا بہاگتا ہے تاکہ اذان نہ سنائی دے پہر جب اذان ہو چکتی ہے تو آتا ہے جب تکبیر ہوتی ہے تو پہر بہاگتا ہے پہر جب تکبیر ہو چکتی ہے تو لوٹ آتا ہے اور نمازی کے دل مین وسوسہ ڈالتا ہے کہتا ہے وہ بات یاد کر یہ بات یاد کر اُون باتون کو یاد دلاتا ہے جو کبہی یاد نہ کرتا یہانتک کہ وہ بہول جاتا ہے کتنی رکعتین پڑہین پہر جب تم مین سے کسی کو یاد نہ رہے کتنی رکعتین پڑہین تو وہ بیٹہے بیٹہے دو سجدے کر لیوے **ف** نووی نے کہا علما نے اختلاف کیا ہے اسکے مطلب مین امام حسن بصری اور ایک جماعت سلف ظاہر حدیث پر عمل کیا اور کہا ہے کہ جب نمازی کو شک ہو رکعتون کی کمی زیادتی مین تو وہ بیٹہ کر دو سجدے کر لیوے اور شعبی اور اوزاعی اور ایک جماعت سلف (نے یہ کہا ہے کہ بہر نئے سرے سے نماز پڑہے یہانتک کہ یقین حاصل ہو اگر پہر شک ہو تو پہر سرے سے پڑہے چار بار تک اگر چوتہی بار بہی شک ہو تو اعادہ نکرے اور مالک اور شافعی اور احمد اور جمہور علما کا یہ قول ہے کہ جب شک ہو تین رکعتین

پڑہیں یا جاوے تو ایک رکعت اور پڑہی اور سجدہ سہو کرے تاکہ جاوے کا یقین ہو جاوے انتہی مختصر **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الشَّیْطَانَ اِذَا ثُوِّبَ بِالصَّلٰوةِ وَلّٰی وَلَهٗ ضُرَاطٌ فَاِذَا قُضِیَ التَّثْوِیْبُ اَقْبَلَ حَتّٰی اِذَا ثُوِّبَ اَدْبَرَ حَتّٰی اِذَا قُضِیَ التَّثْوِیْبُ اَقْبَلَ حَتّٰی یَخْطُرَ بَیْنَ الْمَرْءِ وَنَفْسِهٖ یَقُوْلُ اذْکُرْ کَذَا اذْکُرْ کَذَا لِمَا لَمْ یَکُنْ یَذْکُرُ حَتّٰی یَظَلَّ الرَّجُلُ اِنْ یَدْرِیْ کَمْ صَلّٰی فَاِذَا وَجَدَ اَحَدُکُمْ ذٰلِکَ فَلْیَسْجُدْ سَجْدَتَیْنِ وَهُوَ جَالِسٌ رواہ البخاری ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شیطان جب اذان ہوتی ہے نماز کی تو باوتا ہوا پیٹھ موڑ کر چلا جاتا ہے پھر اسکو اگر غیبتین دلاتا ہے اور آرزو مین دلاتا ہے اور وہ کام یاد دلاتا ہے جو اسکو کبھی یاد نہ آتے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُحَیْنَةَ قَالَ صَلّٰی لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَکْعَتَیْنِ مِنْ بَعْضِ الصَّلَوَاتِ ثُمَّ قَامَ فَلَمْ یَجْلِسْ فَقَامَ النَّاسُ مَعَهٗ فَلَمَّا قَضٰی صَلٰوتَهٗ وَنَظَرْنَا تَسْلِیْمَهٗ کَبَّرَ فَسَجَدَ سَجْدَتَیْنِ وَهُوَ جَالِسٌ قَبْلَ التَّسْلِیْمِ ثُمَّ سَلَّمَ ترجمہ عبداللہ بن بحینہ اسدی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز مین دو رکعتین پڑہ کر کہڑے ہو گئے اور بیٹہنا بہول گئے لوگ بہی آپ کے ساتہہ کہڑے ہو گئے جب آپ نماز پڑہ چکے اور ہم انتظار مین تہے کہ اب سلام پہیریگے آپ نے تکبیر کہی اور دو سجدے کیے بیٹہے بیٹہے سلام سے پہلے پہر سلام پہیرا **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُحَیْنَةَ الْاَسَدِیِّ حَلِیْفِ بَنِیْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَامَ فِیْ صَلٰوةِ الظُّهْرِ وَعَلَیْهِ جُلُوْسٌ فَلَمَّا اَتَمَّ صَلٰوتَهٗ سَجَدَ سَجْدَتَیْنِ یُکَبِّرُ فِیْ کُلِّ سَجْدَةٍ وَهُوَ جَالِسٌ قَبْلَ اَنْ یُسَلِّمَ وَسَجَدَهُمَا النَّاسُ مَعَهٗ مَکَانَ مَا نَسِیَ مِنَ الْجُلُوْسِ ترجمہ عبداللہ بن بحینہ اسدی سے روایت ہے جو حلیف تہے بنی عبدالمطلب کے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز مین بیچ کا قعدہ بہول گئے اور اوٹہہ کہڑے ہوئے جب آپ نماز پوری کر چکے تو دو سجدے کیے سہو کے لیے تکبیر کہی سلام سے پہلے بیٹہے بیٹہے اور لوگون نے بہی آپ کے ساتہہ دو سجدے کیے یہ عوض تہا اوس قعدے کا جسکو بہول گئے تہے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَالِكِ ابْنِ بُحَیْنَةَ الْاَزْدِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَامَ فِی الشَّفْعِ الَّذِیْ یُرِیْدُ اَنْ یَجْلِسَ فِیْ صَلٰوتِهٖ فَمَضٰی فِیْ صَلٰوتِهٖ فَلَمَّا کَانَ فِیْ اٰخِرِ الصَّلٰوةِ سَجَدَ قَبْلَ اَنْ یُسَلِّمَ ثُمَّ سَلَّمَ ترجمہ عبداللہ بن مالک بن بحینہ ازدی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پہلا دوگانہ پڑہ کر کہڑے ہو گئے جس کے بعد بیٹہنا تہا پہر آپ نماز پڑہی چکے جب نماز تمام ہوئی تو سجدہ کیا سلام سے پہلے پہر سلام پہیرا **عَنْ** اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا شَکَّ اَحَدُکُمْ فِیْ صَلٰوتِهٖ فَلَمْ یَدْرِ کَمْ صَلّٰی ثَلَاثًا اَمْ اَرْبَعًا فَلْیَطْرَحِ الشَّکَّ وَلْیَبْنِ عَلٰی مَا اسْتَیْقَنَ ثُمَّ یَسْجُدُ سَجْدَتَیْنِ قَبْلَ اَنْ یُسَلِّمَ فَاِنْ کَانَ صَلّٰی خَمْسًا شَفَعْنَ لَهٗ صَلَاتَهٗ وَاِنْ کَانَ صَلّٰی اِتْمَامًا لِاَرْبَعٍ

كَانَتَا تُرْغِمَانِ الشَّيْطَانَ ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شک کرے اپنی نماز میں (کتنی رکعتیں پڑھیں ہیں) اور معلوم نہ ہو سکے کہ تین پڑھیں یا چار تو شک کو دور کرے اور جسقدر کا یقین ہو اسکو قائم کرے پھر سلام سے پہلے دو سجدے کر لیوے اپھ اگر اس نے پانچ رکعتیں پڑھیں ہیں تو یہ دو سجدے ملکر چھ رکعتیں ہو جاوینگی اور اگر پوری چار پڑھی ہیں تو ان دونوں سجدوں سے شیطان کے منہ میں خاک پڑے گی ف یعنی وہ ذلیل اور خوار ہوگا اس کا مطلب تو یہ تھا کہ نماز میں خلل آوے اور یہاں کچھ خلل نہیں ہوا بلکہ اور دو سجدوں کا ثواب زیادہ حاصل ہوا الحمد للہ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَفِي مَعْنَاهُ قَالَ يَسْجُدُ سَجْدَتَيْنِ قَبْلَ السَّلَامِ كَمَا قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ

ترجمہ وہی جو اوپر گذرا ۔ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ صَلّٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِبْرَاهِيمُ زَادَ أَوْ نَقَصَ فَلَمَّا سَلَّمَ قِيلَ لَهُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَحَدَثَ فِي الصَّلٰوةِ شَيْءٌ قَالَ وَمَا ذَاكَ قَالُوا صَلَّيْتَ كَذَا وَكَذَا قَالَ فَثَنٰى رِجْلَيْهِ وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ فَقَالَ إِنَّهُ لَوْ حَدَثَ فِي الصَّلٰوةِ شَيْءٌ أَنْبَأْتُكُمْ بِهِ وَلٰكِنْ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ أَنْسٰى كَمَا تَنْسَوْنَ فَإِذَا نَسِيتُ فَذَكِّرُونِي وَإِذَا شَكَّ أَحَدُكُمْ فِي صَلٰوتِهِ فَلْيَتَحَرَّ الصَّوَابَ فَلْيُتِمَّ عَلَيْهِ ثُمَّ لِيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ

ترجمہ علقمہ سے روایت ہے عبد اللہ بن مسعود نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی اور نماز میں کچھ کمی یا بیشی ہوئی جب آپ نے سلام پھیرا تو لوگوں نے کہا یا رسول اللہ کیا نماز میں کوئی نیا حکم ہوا ہے آپ نے فرمایا وہ کیا لوگوں نے کہا آپ نے ایسا ایسا کیا یہ سنکر آپ نے اپنی دونوں پانوں کو جھکایا اور قبلے کیطرف منہ کیا اور دو سجدے کیے پھر سلام پھیرا اور ہماری طرف منہ کیا اور فرمایا اگر نماز کے باب میں کوئی نیا حکم ہوتا تو میں تم کو بتلاتا بات اتنی ہے کہ میں بھی آدمی ہوں جیسے اور آدمی بھولتے ہیں میں بھی بھولتا ہوں جب میں بھول جاؤں تو مجھے یاد دلا دو اور جب تم میں سے کوئی نماز میں شک کرے تو سوچ کر جو ٹھیک معلوم ہو اوسپر نماز پوری کرے پھر دو سجدے کرے ف نووی نے کہا اس حدیث سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دین کی باتوں میں بھول چوک ہوتی اور یہی مذہب ہے جمہور علماء کا اور یہی ظاہر ہے قرآن اور حدیث سے پر اللہ تعالیٰ آپ کو جتا دیتا اور بھول چوک پر آپ قائم نہ رہتے اب یہ جتانا بھول کے ساتھ ہی ہوتا یا بعد میں علما کا اختلاف ہے امام الحرمین نے اسمیں دیر جائز رکھی ہے آخر تک اور ایک طائفہ علماء نے عبادات اور تبلیغات میں سہو کو جائز نہیں رکھا ہے جیسے اقوال تبلیغی میں بالاتفاق سہو جائز نہیں ہے

مگر یہ مذہب صحیح نہیں ہے انتہے مختصرا **عَنْ** مَنْصُوْرٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَفِیْ رِوَایَةِ ابْنِ بِشْرٍ فَلْیَنْظُرْ اَحْرٰی ذٰلِكَ لِلصَّوَابِ فِیْ رِوَایَةِ وَكِیْعٍ فَلْیَتَحَرَّ الصَّوَابَ **ترجمہ** دوسری روایت کا وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** مَنْصُوْرٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ مَنْصُوْرٌ فَلْیَنْظُرْ اَحْرٰی الصَّوَابِ **عَنْ** مَنْصُوْرٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ فَلْیَتَحَرَّ الصَّوَابَ **عَنْ** مَنْصُوْرٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ قَالَ فَلْیَتَحَرَّ اَقْرَبَ ذٰلِكَ لِلصَّوَابِ **عَنْ** مَنْصُوْرٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ قَالَ فَلْیَتَحَرَّ الَّذِیْ یَرٰی اَنَّهُ الصَّوَابُ **عَنْ** مَنْصُوْرٍ بِاِسْنَادِهِمْ وَقَالَ فَلْیَتَحَرَّ الصَّوَابَ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا لفظوں کا اختلاف ہے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰی الظُّهْرَ خَمْسًا فَكَلَّمَهُ بَعْضُ الْقَوْمِ فَقَالَ اَزِیْدَ فِی الصَّلٰوةِ قَالَ وَمَا ذَاكَ قَالُوْا صَلَّیْتَ خَمْسًا فَسَجَدَ سَجْدَتَیْنِ **ترجمہ** عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی پانچ رکعتیں پڑھیں جب سلام پھیرا تو لوگوں نے کہا کیا نماز زیادہ ہوگئی آپ نے فرمایا کیا ہوا کہا آپ نے پانچ رکعتیں پڑھیں تب آپ نے دو سجدہ کیے **ف** یہ حدیث دلیل ہے امام مالک اور شافعی اور احمد اور جمہور سلف کی کہ جو شخص ایک رکعت زیادہ پڑھ لیوے بھولے سے اوسکی نماز باطل نہ ہوگی بلکہ اگر سلام کے بعد علم ہوتو نماز صحیح ہوگی اب سجدہ سہو کر لیوے اگر سلام کے قریب ہے اسکا علم ہوا جو دیر کے بعد معلوم ہوتو سجدہ نہ کرے اور اگر سلام کے پہلے یہ بات معلوم ہوتو فوراً بیٹھ جاوے اور تشہد پڑھے اگر قیام میں ہو یا رکوع میں یا سجدہ میں اب سجدہ سہو سلام سے پہلے کرے یا سلام کے بعد اسمیں اختلاف ہے جیسا اوپر گذرا اور ابوحنیفہ اور اہل کوفہ کا یہ قول ہے کہ اگر بھولے سے پانچوں رکعت پڑھ لی اور اخیر کا قعدہ نہیں کیا تو نماز باطل ہوگئی (یعنے نفل ہوگئے) اب ایک رکعت اور پڑھ لیوے اور چھیوں رکعتیں نفل ہوجاوینگی اور فرض پھر سے پڑھے اور جو قعدہ اخیر کر چکا ہے تو پانچوں کے ساتھ ایک رکعت اور ملا لیوے اب چار فرض ادا ہوگئے اور دو نفل۔ حدیث سے ابوحنیفہ اور اہل کوفہ کا مذہب رد ہوتا ہے کیونکہ حضرت نے نہ پانچوں کے ساتھ اور ایک رکعت ملائی نہ قعدہ اخیرہ کیا اس لیے کہ آپ کو بعد سلام کے معلوم ہوا اب شافعی کا یہ قول ہے کہ زیادتی خواہ قلیل ہو یا کثیر نماز کو باطل نہیں کرتی مثلاً ایک رکوع کے بدلے کسی رکوع بھولے سے کرے یا تین یا چار سجدہ کرے البتہ سجدہ سہو کر لیتا اسی صورت میں مستحب ہے واجب نہیں ہے (نووی مختصرا) **عَنْ** اِبْرَاهِیْمَ بْنِ سُوَیْدٍ قَالَ صَلّٰی بِنَا عَلْقَمَةُ الظُّهْرَ خَمْسًا فَلَمَّا سَلَّمَ قَالَ الْقَوْمُ یَا اَبَا شِبْلٍ قَدْ صَلَّیْتَ خَمْسًا قَالَ كَلَّا مَا فَعَلْتُ قَالُوْا بَلٰی قَالَ وَكُنْتُ فِیْ نَاحِیَةِ الْقَوْمِ وَاَنَا غُلَامٌ فَقُلْتُ بَلٰی قَدْ صَلَّیْتَ خَمْسًا قَالَ لِیْ وَاَنْتَ اَیْضًا یَا اَعْوَرُ تَقُوْلُ ذَاكَ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَانْفَتَلَ فَسَجَدَ سَجْدَتَیْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ صَلّٰی بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ

وسلم خمسا فلما انفتل توشوش القوم بينهم فقال ما شانكم قالوا يا رسول الله هل زيد في الصلوة
قال لا قالوا فانك قد صليت خمسا فانفتل ثم سجد سجدتين ثم سلم ثم قال انما انا بشر
مثلكم انسى كما تنسون (وزاد ابن نمير في حديثه فاذا نسي احدكم فليسجد سجدتين) ترجمہ ابراہیم
بن سوید سے روایت ہے علقمہ نے ظہر کی نماز پڑہائی تو پانچ رکعتین پڑہین اور جب سلام پہیرا تو لوگون نے کہا اے
ابو شبل (کنیت ہے علقمہ کی) تمنے پانچ رکعتین پڑہین اونہون نے کہا نہین لوگون نے کہا بیشک تمنے پانچ رکعتین
پڑہین اور مین ایک کونے مین تہا بچہ کہ سن تہا مین نے بہی کہا ہان تم نے پانچ رکعتین پڑہین اونہون نے کہا
اوکا نی تو بہی یہی کہتا ہے ف ابراہیم بن سوید علقمہ کے شاگرد تہے اور انہسے شاگرد یا چہوٹے ناتے والے
کو ایسے الفاظ کہنے مین ضایقہ نہین بشرطیکہ وہ بہانہ مانے یا ابراہیم کا نی تہے اور یہ وہ ابراہیم نہین ہین جو علقمہ
کے مشہور شاگرد اور حماد کے اُستاد ہین وہ ابراہیم بن یزید نخعی ہین ت مین نے کہا ہان یہ سنکر وہ مڑے
اور دو سجدے کیے پہر سلام پہیرا اور کہا عبداللہ بن مسعود نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے ساتہہ
پانچ رکعتین پڑہائین جب آپ نماز سے فارغ ہوے تو لوگون نے کہسر پہس شروع کی آپ نے فرمایا کیا ہوا تم کو
انہون نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا نماز بڑہ گئی آپنے فرمایا نہین انہون نے فرمایا آپ نے پانچ رکعتین
پڑہین یہ سنکر آپ مڑے اور دو سجدے کیے پہر سلام پہیرا اور فرمایا مین آدمی ہون جیسے تم بہول جاتے ہو مین بہول
جاتا ہون اور نمیر کی روایت مین اتنا زیادہ ہے کہ جب تم مین سے کوئی بہول جاوے تو دو سجدے کرے عن عبداللہ
قال صلى بنا رسول الله صلى الله عليه وسلم خمسا فقلنا يا رسول الله ازيد في الصلوة قال وما
ذاك قالوا صليت خمسا قال انما انا بشر مثلكم اذكر كما تذكرون وانسى كما تنسون ثم
سجد سجدتي السهو ترجمہ عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑہائی تو پانچ رکعتین
پڑہین ہمنے عرض کیا یا رسول اللہ کیا نماز بڑہ گئی آپنے فرمایا کیسے ہم نے کہا آپنے پانچ رکعتین پڑہین آپنے فرمایا مین
آدمی ہون تمہاری طرح یاد رکہتا ہون جیسے تم یاد رکہتے ہو اور بہول جاتا ہون جیسے تم بہول جاتے ہو پہر دو سجدے
کیے سہو کے عن عبدالله قال صلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فزاد او نقص قال ابراهيم
والوهم مني فقيل يا رسول الله ازيد في الصلوة شيء فقال انما انا بشر مثلكم انسى كما تنسون
فاذا نسي احدكم فليسجد سجدتين وهو جالس ثم تحول رسول الله صلى الله عليه وسلم فسجد
سجدتين ترجمہ عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے ہمنے نماز پہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ تو آپ نے

زیادہ کیا یا کم کیا ابراہیم کہا جو راوی ہے اس حدیث کا قسم خدا کی یہ بول مجھ سے موسیٰ نے اسمعیل نے کہا یا رسول اللہ کیا نماز کے باب میں کوئی نیا حکم ہوا آپ نے فرمایا نہیں ہمیں بیان کیا جو آپ نے کیا تب آپ نے فرمایا جو کوئی نماز میں زیادتی کرے یا کمی تو وہ دو سجدے کرے پھر آپ نے دو سجدے کئے

ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر سلام پھیرنے کے بعد کوئی بات بھی کر لیوے تو بھی قباحت نہیں دو سجدے سہو کے کر لیوے **عَنْ** عبد اللہ **اَنَّ** النبی صلی اللہ علیہ وسلم سجد سجدتی السہو بعد السلام والکلام **ترجمہ** عبد اللہ سے روایت ہے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دو سجدے سہو کے سلام اور کلام کے پیچھے کئے **عَنْ** عبد اللہ قال صلینا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما انصرف قیل یا رسول اللہ احدث فی الصلوٰۃ شیء قال وما ذاک قالوا صلیت کذا وکذا فثنی رجلیہ واستقبل القبلۃ وسجد سجدتین ثم اقبل علینا بوجہہ فقال اذا وقع احدکم فی الصلوٰۃ فلم یدر زاد او نقص فلیسجد سجدتین وہو جالس **ترجمہ** عبد اللہ سے روایت ہے ہم نے نماز پڑھی ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تو جب آپ نے زیادہ کیا یا کم کیا ابراہیم نخعی کہا قسم خدا کی یہ (وہم) میری ہی طرف سے ہے میں نے کہا یا رسول اللہ کیا نماز میں کوئی نیا حکم پیدا ہوا تو آپ نے فرمایا نہیں ہمیں وہ بات کہی جو آپ نے کی تھی (یعنی زیادتی یا نقصان) تو آپ نے فرمایا جب کوئی آدمی کچھ زیادہ کرے یا کم کرے تو چاہیے کہ دو سجدے کرے کہا (راوی نے) پھر آپ نے دو سجدے سہو کے کئے **عَنْ** ابی ہریرۃ یقول صلی بنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احدی صلوتی العشی امّا الظہر وامّا العصر فسلم فی رکعتین ثم اتی جذعا فی قبلۃ المسجد فاستند الیہا مغضبا وفی القوم ابو بکر وعمر فہابا ان یکلماہ وخرج سرعان الناس یقولون قصرت الصلوٰۃ فقام ذو الیدین فقال یا رسول اللہ اقصرت الصلوٰۃ ام نسیت فنظر النبی صلی اللہ علیہ وسلم یمینا وشمالا فقال ما یقول ذو الیدین قالوا صدق لم تصل الا رکعتین فصلی رکعتین وسلم ثم کبر ثم سجد ثم کبر فرفع ثم کبر وسجد ثم کبر ورفع قال وانبئت عن عمران حصینا انہ قال وسلم **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھائی ظہر یا عصر کی دو رکعتیں پڑھ کر سلام پھیر دیا پھر ایک لکڑی کے پاس آئے مسجد میں قبلہ کی طرف لگی تھی اور اوپر سہارا دیکر غصے میں کھڑے ہو گئے اور اس وقت جماعت میں حضرت ابو بکر اور حضرت عمر بھی موجود تھے دونوں نے بات کرنا مکروہ جانا اور جلدی سے جلدی نکلنے لگے کہتے ہوئے کہ نماز گھٹ گئی پھر ایک شخص جس کو ذو الیدین (دو ہاتھ والا) کہتے تھے اس کے ہاتھ لمبے تھے اس نے نام لیکر کہا کہ کیا نماز گھٹ گئی یا آپ بھول گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دہنے بائیں دیکھا اور کہا ذو الیدین کیا کہتا ہے لوگوں نے کہا وہ سچ کہتا ہے یا رسول اللہ آپ نے دو ہی رکعتیں پڑھیں یہ سنکر آپ نے دو رکعتیں اور پڑھیں اور سلام پھیرا پھر تکبیر کہی اور سجدہ کیا جیسا یا جیسے کہی اور سجدہ کیا پھر تکبیر کہی اور سر اوٹھایا محمد بن سیرین نے کہا مجھ سے بیان کیا گیا کہ عمران بن حصین نے کہا اور سلام پھیرا **عَنْ** ابی ہریرۃ قال صلی بنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احدی صلوۃ العشی یعنی حدیث سفیان **ترجمہ** اور یہی حدیث ہے **عَنْ** ابی ہریرۃ یقول صلی لنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلوۃ العصر وسلم رکعتین فقام ذو الیدین فقال اقصرت الصلوٰۃ یا رسول اللہ ام نسیت فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل ذلک لم یکن فقال قد کان بعض ذلک یا

ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر سلام پھیرنے کے بعد کوئی بات بھی کر لیوے تو بھی قباحت نہیں دو سجدے سہو کے کر لیوے

فہابا ان یکلماہ

رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاَقْبَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ اَصَدَقَ ذُوالْيَدَيْنِ فَقَالُوْا نَعَمْ
يَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَاَتَمَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَقِيَ مِنَ الصَّلٰوةِ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ بَعْدَ
التَّسْلِيْمِ **ترجمہ** ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی نماز پڑھائی اور دو رکعتیں پڑھ کر سلام
پھیر دیا تو ذوالیدین اٹھا اور عرض کیا یارسول اللہ کیا نماز گھٹ گئی یا آپ بھول گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا یہ کوئی بات نہیں ہوئی (یعنی نہ نماز گھٹی نہ میں بھولا) وہ بولا کچھ تو ضرور ہوا ہے یارسول اللہ آپ لوگوں کی طرف
رخ کیا اور پوچھا کیا ذوالیدین سچ کہتا ہے وہ لوگ بولے ہاں سچ کہتا ہے یارسول اللہ تب آپ باقی نماز رہ گئی تھی وہ
پوری کی پھر دو سجدے کیے بیٹھے بیٹھے سلام کے بعد **عَنْ** اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ مِنْ صَلٰوةِ الظُّهْرِ ثُمَّ سَلَّمَ فَاَتَاهُ رَجُلٌ مِّنْ بَنِيْ سُلَيْمٍ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَقُصِرَتِ
الصَّلٰوةُ اَمْ نَسِيْتَ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ **ترجمہ** ابی ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو
رکعتیں پڑھیں ظہر کی پھر سلام پھیرا تو ایک شخص آیا بنی سلیم سے اور عرض کیا یارسول اللہ کیا نماز گھٹ گئی یا آپ
بھول گئے اور بیان کیا حدیث کو جیسا اوپر گذری **عَنْ** اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ بَيْنَا اَنَا اُصَلِّيْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الظُّهْرِ سَلَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ فَقَامَ
رَجُلٌ مِّنْ بَنِيْ سُلَيْمٍ وَقَصَّ الْحَدِيْثَ **ترجمہ** ابوہریرہؓ سے روایت ہے میں نماز پڑھ رہا تھا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے ساتھ ظہر کی آپ نے دو رکعت پڑھ کر سلام پھیر دیا تو ایک شخص اٹھا بنی سلیم میں سے پھر وہی قصہ بیان
کیا جو اوپر گذرا **عَنْ** عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الْعَصْرَ فَسَلَّمَ
فِيْ ثَلَاثِ رَكَعَاتٍ ثُمَّ دَخَلَ مَنْزِلَهٗ فَقَامَ اِلَيْهِ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ الْخِرْبَاقُ وَكَانَ فِيْ يَدَيْهِ طُوْلٌ فَقَالَ
يَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَذَكَرَ لَهٗ صَنِيْعَهٗ وَخَرَجَ غَضْبَانَ يَجُرُّ رِدَاءَهٗ حَتّٰى انْتَهٰى اِلَى النَّاسِ فَقَالَ اَصَدَقَ
هٰذَا قَالُوْا نَعَمْ فَصَلّٰى رَكْعَةً ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ **ترجمہ** عمرانؓ بن حصین سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی تین رکعتیں پڑھ کر سلام پھیر دیا اور اپنے گھر چلے گئے تب آپ کے
پاس ایک شخص گیا جسکو خرباق کہتے تھے اور اوس کے ہاتھ ذرا لمبے تھے وہ بولا آپ نے کیا تھا (یعنے تین رکعتیں
پڑھنے کا حال بیان کیا) آپ غصے میں نکلے چادر کو گھسیٹتے ہوئے (کیونکہ نماز کا آپ کو بہت خیال تھا اور اسی وجہ سے جلدی
کی اور چادر اور تہمد کے موافق بھی نہ ٹھہرے) یہاں تک کہ لوگوں کے پاس پہنچ گئے اور پوچھا کیا یہ سچ کہتا ہے
لوگوں نے کہا ہاں پھر آپ نے ایک رکعت پڑھی اور سلام پھیرا پھر دو سجدے کیے پھر سلام پھیرا **عَنْ**

ف من بين

ف يديه

عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ سَلَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ثَلَاثِ رَكَعَاتٍ مِّنَ الْعَصْرِ ثُمَّ قَامَ فَدَخَلَ الْحُجْرَةَ فَقَامَ رَجُلٌ طَوِيْلُ الْيَدَيْنِ فَقَالَ اَقَصُرَتِ الصَّلٰوةُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَخَرَجَ مُغْضَبًا فَصَلَّى الرَّكْعَةَ الَّتِيْ كَانَ تَرَكَ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ ثُمَّ سَلَّمَ **ترجمہ** عمران بن حصین سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی تین رکعتیں پڑھ کر سلام پھیر دیا (بھولے سے) پھر آپ اٹھے اور حجرے میں چلے گئے اتنے میں ایک شخص لمبے ہاتھ والا اٹھا اور عرض کیا یا رسول اللہ کیا نماز گھٹ گئی آپ یہ سن کر غصہ میں نکلے اور جو رکعت رہ گئی تھی اس کو پڑھا پھر سلام پھیرا پھر دو سجدے کیے سہو کے پھر سلام پھیرا **باب** سُجُوْدِ التِّلَاوَةِ باب سجدہ تلاوت کے بیان میں **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ كَانَ يَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ فَيَمُرُّ بِالسُّوْرَةِ فِيْهَا السَّجْدَةُ فَيَسْجُدُ وَنَسْجُدُ مَعَهٗ حَتّٰى مَا يَجِدُ بَعْضُنَا مَوْضِعًا لِّمَكَانِ جَبْهَتِهٖ **ترجمہ** عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قرآن پڑھتے تھے تو وہ سورۃ پڑھتے جس میں سجدہ کی آیت ہوتی اور سجدہ کرتے آپ کے ساتھ جو لوگ ہوتے وہ بھی سجدہ کرتے یہاں تک کہ ہم میں سے بعضوں کو اپنی پیشانی رکھنے کی جگہ نہ ملتی **ف** نووی نے کہا ہمارا اور جمہور علماء کا یہ قول ہے کہ سجدہ تلاوت سنت ہے اور ابوحنیفہ اور سکو واجب کہتے ہیں اور سجدہ تلاوت سنت ہے پڑھنے والے پر اور سننے والے پر اور مستحب ہے اس شخص پر جو نہیں سنتا اب اگر سننے والا نماز میں پڑھنے والے کے پیچھے نہیں ہے تو سننے والے کو اختیار ہے چاہے اپنا سجدہ ادا کرے یا جب پڑھنے والا سجدہ سے اور جو پڑھنے والا بوجہ حدث یا مانا بالغی کے سجدہ نہ کرے جب بھی سننے والا سجدہ کر سکتا ہے اور بعض علماء کہتا ہے کہ نابالغ اور محدث اور کافر کی تلاوت سے سننے والا سجدہ کرے لیکن صحیح پہلا قول ہے **انتہی** **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ ثُمَّ اَقْرَاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقُرْاٰنَ فَيَمُرُّ بِالسَّجْدَةِ فَيَسْجُدُ بِنَا حَتّٰى مَا يَجِدُ اَحَدُنَا مَكَانًا يَّسْجُدُ فِيْهِ فِيْ غَيْرِ صَلٰوةٍ **ترجمہ** عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کبھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قرآن پڑھتے اور سجدہ کی آیت تلاوت کرتے تو ہمارے ساتھ سجدہ کرتے یہاں تک کہ ہجوم کی وجہ سے ہم میں کسی کو سجدے کی جگہ نہ ملتی اور یہ نماز کے باہر ہوتا **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَرَاَ النَّجْمَ فَسَجَدَ فِيْهَا وَسَجَدَ مَنْ كَانَ مَعَهٗ غَيْرَ اَنَّ شَيْخًا اَخَذَ كَفًّا مِّنْ حَصًى اَوْ تُرَابٍ فَرَفَعَهٗ اِلٰى جَبْهَتِهٖ وَقَالَ يَكْفِيْنِيْ هٰذَا قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ لَقَدْ رَاَيْتُهٗ بَعْدُ قُتِلَ كَافِرًا **ترجمہ** عبداللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورہ والنجم پڑھی اور اس میں سجدہ کیا آپ کے پاس جتنے لوگ بیٹھے تھے ان سب نے سجدہ کیا مگر ہمارے بوڑھے (امیہ بن خلف) نے ایک مٹھی بھر مٹی یا کنکر ہاتھ میں لیکر پیشانی سے

باب فی سجود القرآن

باب منہ

لگا یا اور کہا ہی کافی ہے جبکو عبداللہ نے کہا میں نے دیکھا اوسکو وہ بوڑھا کفر کی حالت میں مار گیا ف
بدر کی لڑائی میں یہ لڑائی میں ہوا اور اسکی ناشکری اور بے ادبی کا اللہ تعالیٰ نے شکوا بیان نہیں دیا جبوقت سورہ والنجم
اتری اور آپنے سجدہ کی آیت پڑہی اور سجدہ کیا تو آپ کے ساتھ سب لوگوں نے سجدہ کیا تاکہ کسکو شرکون اور جنون نے
ہی سجدہ کیا ابن عباس نے کہا بلکہ یہ جنبش ہو گئی کہ کسے وہ اسلمان ہو گئے قاضی عیاض نے کہا سب لوگ ب
نے سجدہ کرنیکا یہ سبب ہوا کہ یہ سب پہلے دن کے پہلے اور تاعبد اللہ بن مسعود نے ایسا ہی کہا ہو اور یہ جو بعض مفسرین
اور محدثین نے نقل کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غلطی سے اس سورت میں ایک آیتہ پڑہ دی تھی جسپر
مشرکون کے اوثار کی تعریف نکلتی تھی یہ بالکل جھوٹ اور بے اصل ہو اسلئے کہ اللہ کے سوا دوسرے کسی معبود کی تعریف
کرنا کفر ہے اور کفر کی نسبت آپکی طرف محال ہو اور شیطان کی یہ طاقت نہیں کہ آپ کی زبان سے ایسی بات نکلوا دے
(بخاری) عکرمہ عن ابن عباس انہ سئل زید بن ثابت عن القرآن آیۃ مع الامام
فقال لا قرأۃ مع الامام فی شیء وذعم انہ قرأ علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فلم یقرأ ولم یأمر بہ ترجمہ عطا بن یسار سے روایت ہو انہوں نے زید بن ثابت سے امام کے
پیچھے پڑہنے کو دریافت کیا انہوں نے کہا امام کے پیچھے کچھ نہ پڑہنا چاہیے (سوا سورہ فاتحہ کے) اور کہا کہ میں نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سورہ والنجم پڑہی پر آپ نے سجدہ نہیں کیا ف امام ابو حنیفہ نے زید بن ثابت کی
اس حدیث سے استدلال کیا ہو اور امام کے پیچھے مطلق قرأت سے منع کیا ہے خواہ سورہ فاتحہ ہو یا اور کوئی سورۃ خواہ
سری نماز ہو یا جہری اور ہمارے مذہب پر کہ مقتدی کو سورت فاتحہ امام کے پیچھے پڑہنا چاہیے سری اور جہری
نمازوں میں اور زید کے قول کا جواب یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص سورہ فاتحہ نہ پڑہے اوس کی نماز
نہیں ہوتی اور فرمایا جب تم میرے پیچھے نماز پڑہو تو کوئی سورۃ نہ پڑہو سوا سورہ فاتحہ کے اور حدیثیں بھی ہیں
پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیثیں نے زید بن ثابت کی قول پر مقدم ہیں دوسری یہ کہ زید کا مطلق قرأت
کی ممانعت سے یہ کہ سوا سورہ فاتحہ کے اور کوئی سورت نہ پڑہی جاوے اور یہ تاویل ضرور ہے تاکہ اور احادیث کی
مخالفت نہ ہو دی اور یہ جو زید نے کہا کہ انہوں نے سورہ والنجم پڑہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے
اور آپنے سجدہ نہ کیا یہ ظاہر دلیل ہے امام مالک کی جو کہتے ہیں مفصل میں کوئی سجدہ نہیں ہے اور سورہ والنجم اور
اذا السماء انشقت اور اقرء باسم ربک کو سجدہ منسوخ ہیں اس حدیث سے یا ابن عباس کی حدیث سے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ نہیں کیا مفصل میں جب سے مدینہ میں آئے اور یہ مذہب ضعیف ہے کیونکہ

ابوہریرہ کی روایت میں ہے کہ ہم نے سجدہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اذا السماء انشقت اور اقرا باسم ربک میں اور اجماع کیا ہے علما نے اس امر پر کہ ابوہریرہ ۷ھ ہجری میں مسلمان ہوئے اور ابن عباس کی حدیث کا اسناد ضعیف ہے وہ دلیل لانے کے لائق نہیں اور زید کی حدیث سے سجدہ کا ترک ثابت ہوتا ہے اور ظاہر ہے کہ سجدہ تلاوت سنت ہے تو اسکا ترک جائز ہے اب اختلاف کیا ہے علما نے کہ ساری قرآن میں کتنے سجدہ تلاوت کے ہیں تو امام شافعی اور ایک طائفہ علما کا یہ قول ہے کہ قرآن میں جتنے وہ سجدہ ہیں دو سورہ حج میں اور تین مفصل میں اور صاد میں سجدہ تلاوت نہیں ہے بلکہ سجدہ شکر ہے اور امام مالک اور ایک جماعت علما کے نزدیک سب گیارہ سجدہ ہیں اُن کے نزدیک مفصل کے تینوں سجدہ ساقط ہیں اور امام ابوحنیفہ کے نزدیک سب سجدے چودہ ہیں لیکن سورہ حج میں ایک ہی سجدہ ہے اور صاد میں ایک سجدہ ہے اور احمد اور ابن شریح کے نزدیک پندرہ سجدہ ہیں اُنہوں نے حج کے دونوں سجدوں کو اور صاد کے سجدہ کو بھی قائم رکھا اور مقامات سجدہ کے مشہور ہیں صرف حم کے سجدہ کے مقام میں اختلاف ہے امام مالک اور ایک جماعت سلف کے نزدیک یہ سجدہ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ پر ہے اور ابوحنیفہ اور شافعی اور جمہور کے نزدیک لا یسامون پر (نووی) **عَنْ** اَبِیْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَرَاَ لَهُمْ اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ فَسَجَدَ فِيْهَا فَلَمَّا انْصَرَفَ اَخْبَرَهُمْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجَدَ فِيْهَا **ترجمہ** ابوسلمہ بن عبدالرحمن سے روایت ہے ابوہریرہ نے سورۂ اذا السماء انشقت پڑھا تو سجدہ کیا جب نماز سے فارغ ہوئے تو بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سورت میں سجدہ کیا تھا **عَنْ** اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَجَدْنَا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ وَاقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ **ترجمہ** ابوہریرہؓ سے روایت ہے ہم نے سجدہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اذا السماء انشقت اور اقرا باسم ربک میں **عَنْ** اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّهٗ قَالَ سَجَدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ وَاقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ **ترجمہ** ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ کیا اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ وَاقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ میں **عَنْ** اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** اَبِیْ رَافِعٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ اَبِیْ هُرَيْرَةَ صَلٰوةَ الْعَتَمَةِ فَقَرَاَ اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ فَسَجَدَ فِيْهَا فَقُلْتُ مَا هٰذِهِ السَّجْدَةُ قَالَ سَجَدْتُّ بِهَا خَلْفَ اَبِی الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا اَزَالُ اَسْجُدُ بِهَا حَتّٰى اَلْقَاهُ وَقَالَ ابْنُ

ن بالکل مثلہ

ن مثلہ

ن فقلت له

عَبْدِ الْاَعْلٰی فَلَا اَزَالُ اَسْجُدُهَا **ترجمہ** ابو رافع سے روایت ہے میں نے نماز پڑھی ابو ہریرہ کے ساتھ عشا
کی انہوں نے سورہ پڑھا اذا السماء انشقت اور سجدہ کیا اس میں میں نے کہا (نماز کے بعد) یہ سجدہ تم نے کیسا
کیا انہوں نے کہا میں نے تو یہ سجدہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے کیا ہے اور میں سجدہ کرتا رہوں گا یہاں
تک کہ آپ سے ملوں ۔ ابن عبد الاعلی کی روایت میں یوں ہی کہ میں یہ سجدہ ہمیشہ کرتا رہوں گا **عَنِ** التَّیْمِیِّ
بِهٰذَا الْاِسْنَادِ غَیْرَ اَنَّهُمْ لَمْ یَقُوْلُوْا خَلْفَ اَبِی الْقَاسِمِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ **ترجمہ** وہی حدیث اوپر کی اس
عَنْ اَبِیْ رَافِعٍ قَالَ رَاَیْتُ اَبَا هُرَیْرَةَ یَسْجُدُ فِیْ اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ فَقُلْتُ تَسْجُدُ فِیْهَا فَقَالَ
نَعَمْ رَاَیْتُ خَلِیْلِیْ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سَجَدَ فِیْهَا فَلَا اَزَالُ اَسْجُدُ فِیْهَا حَتّٰی اَلْقَاهُ قَالَ شُعْبَةُ
قُلْتُ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ **ترجمہ** ابو رافع سے روایت ہے میں نے ابو ہریرہ کو دیکھا
وہ سجدہ کرتے تھے سورہ اذا السماء انشقت میں میں نے کہا تم اس سورت میں سجدہ کرتے ہو انہوں نے کہا
ہاں میں نے اپنے خلیل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا وہ سجدہ کرتے تھے اس صورت میں تو میں بھی
ہمیشہ اس سورت میں سجدہ کیا کروں گا یہاں تک کہ آپ سے مل جاؤں (عالم آخرت میں) **بَابُ**
صِفَةِ الْجُلُوْسِ فِی الصَّلٰوةِ وَكَیْفِیَّةِ وَضْعِ الْیَدَیْنِ عَلَی الْفَخِذَیْنِ نماز میں کیونکر بیٹھنا چاہیے اور
دونوں ہاتھ دونوں رانوں پر کیونکر رکھنا چاہیے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَیْرِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَعَدَ فِی الصَّلٰوةِ جَعَلَ قَدَمَهُ الْیُسْرٰی بَیْنَ فَخِذِهِ وَسَاقِهِ وَفَرَشَ
قَدَمَهُ الْیُمْنٰی وَوَضَعَ یَدَهُ الْیُسْرٰی عَلٰی رُكْبَتِهِ الْیُسْرٰی وَوَضَعَ یَدَهُ الْیُمْنٰی عَلٰی فَخِذِهِ الْیُمْنٰی
وَاَشَارَ بِاُصْبُعِهِ **ترجمہ** عبد اللہ بن الزبیر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز میں بیٹھتے تو
بائیں پاؤں کو ران اور پنڈلی کے بیچ میں کر لیتے اور داہنا پاؤں بچھاتے اور بایاں ہاتھ بائیں گھٹنی پر
رکھتے اور داہنا ہاتھ داہنی ران پر اور انگلی سے اشارہ کرتے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَیْرِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَعَدَ یَدْعُوْ وَضَعَ یَدَهُ الْیُمْنٰی عَلٰی فَخِذِهِ الْیُمْنٰی وَیَدَهُ الْیُسْرٰی
عَلٰی فَخِذِهِ الْیُسْرٰی وَاَشَارَ بِاُصْبُعِهِ السَّبَّابَةِ وَوَضَعَ اِبْهَامَهُ عَلٰی اِصْبُعِهِ الْوُسْطٰی وَیُلْقِمُ كَفَّهُ
الْیُسْرٰی عَلٰی رُكْبَتِهِ **ترجمہ** عبد اللہ بن زبیر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بیٹھ کر دعا کرتے
تو داہنا ہاتھ داہنی ران پر رکھتے اور بایاں ہاتھ بائیں ران پر اور کلمہ کی انگلی سے اشارہ کرتے اور اپنا
انگوٹھا بیچ کی انگلی پر رکھتے اور بائیں ہتھیلی کو بایاں گھٹنا دیتے **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ

نسجد

فخذہ

ن ۱۲ منہ

كَانَ إِذَا جَلَسَ فِي الصَّلٰوةِ وَضَعَ يَدَيْهِ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ وَرَفَعَ إِصْبَعَهُ الْيُمْنٰى الَّتِي تَلِي الْإِبْهَامَ فَدَعَا بِهَا وَيَدَهُ الْيُسْرٰى عَلٰى رُكْبَتِهِ الْيُسْرٰى بَاسِطُهَا عَلَيْهَا ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز مین بیٹھتے تو دونون ہاتھہ گھٹنون پر رکھتے اور داہنے ہاتھہ کے کلمہ کے انگلی کو اٹھاتے اوس سے دعا کرتے اور بایان ہاتھہ بائین گھٹنے پر بچھا دیتے **عن** ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا قعد فی التشہد وضع یدہ الیسری علی رکبتہ الیسری و وضع یدہ الیمنی علی رکبتہ الیمنی وعقد ثلثا وخمسین واشار بالسبابۃ ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب تشہد مین بیٹھتے تو بایان ہاتھہ بائین گھٹنے پر رکھتے اور داہنا ہاتھہ داہنے گھٹنے پر رکھتے اور ۵۳ کی شکل بناتے اور کلمے کی انگلی سے اشارہ کرتے **ف** نووی نے کہا یہ جو عبداللہ بن زبیر کی حدیث مین بیٹھنے کی شکل آئی ہے اسکو ترک کہتے ہین اور یہ سنت ہے لیکن اس روایت مین جو داہنے قدم کے بچھانیکا ذکر ہے یہ شکل ہے کیونکہ ترک مین باتفاق علما داہنا پاؤن کھڑا کرنا سنت ہے اور احادیث صحیحہ سے یہی ثابت ہے قاضی عیاض نے کہا شاید یہ غلطی ہے اور صحیح یہ ہے کہ بچھایا بائین قدم کو لیکن بائین قدم کا توڑکر خود روایت مین موجود ہے کہ اوسکو ران اور پنڈلی کے بیچ مین کر لیتے اور شاید دبق کی جگہ یفصب کا لفظ صحیح ہو یعنے کھڑا کیا داہنے قدم کو اور ایک تاویل یہ ہے کہ داہنے قدم کا بچھانا بھی درست ہے اور یہی صحیح اور مختار ہے اگرچہ انگلیون کی پوروں پر کھڑا کرنا پاؤن کا مستحب ہے اور علما کا اختلاف ہے اس مسئلہ مین کہ کونسا بیٹھنا افضل ہے دونون جلسون مین امام مالک کے نزدیک ترک افضل ہے اور ابوحنیفہ کے نزدیک دونون مین افتراش افضل ہے یعنے بائین پاؤن بچھا کر اوسپر بیٹھنا اور داہنا پاؤن کھڑا کرنا اور امام شافعی کے نزدیک پہلے جلسے مین افتراش اور دوسرے مین ترک افضل ہے - اب یہ جو ایک روایت مین یون آیا ہے کہ اپنا انگھوٹھا بیچ کی انگلی پر رکھا اور دوسری روایت مین یون آیا ہے کہ ۵۳ کی شکل بنائی ان مین تطبیق یون ہے کہ کبھی ایسا کیا اور کبھی ایسا کیا اور بعضون نے یہ کہا ہے کہ پہلی روایت مین بیچ کی انگلی پر رکھنے سے یہ مراد ہے کہ اوسکے نیچے کے قریب رکھا اس صورت مین ۵۳ کی شکل بن جاوے گی - اور اشارہ کرنا کلمے کی انگلی سے مستحب ہے بدلیل احادیث صحیحہ کے لیکن ہمارے اصحاب نے کہا ہے کہ الا اللہ کہتے وقت اشارہ کرے اور یہ اشارہ صرف کلمے کی انگلی سے جاہیے اگر وہ کٹی ہو یا کمزور ہو تو دوسری انگلی سے اشارہ کرے اور سنت یہ ہے کہ اشارہ کرتے وقت

اپنی نگاہ بھی ادھر ہی رکھی (اتنے مختصرا) مترجم کہتا ہے کہ احادیث صحیحہ سے یہ امر ثابت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز میں بیٹھتے تو اسی طرح سے بیٹھتے یعنے کلمہ کی انگلی سے اشارہ کیے دے اب خاص اللہ کے وقت اشارہ کرنا یہ کسی حدیث صحیح سے ثابت نہیں ہے اس لیے اہل حدیث کا عمل اسپر ہے کہ وہ شروع عقدہ سے اخیر تک کلمہ کی انگلی سے اشارہ کیے رہتے ہیں اور یہی صحیح ہے **عَنْ** عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمُعَاوِيِّ اَنَّهٗ قَالَ رَاٰنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ وَاَنَا اَعْبَثُ بِالْحَصٰى فِي الصَّلٰوةِ فَلَمَّا انْصَرَفَ نَهَانِيْ فَقَالَ اصْنَعْ كَمَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ قُلْتُ وَكَيْفَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ قَالَ كَانَ اِذَا جَلَسَ فِي الصَّلٰوةِ وَضَعَ كَفَّهُ الْيُمْنٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُمْنٰى وَقَبَضَ اَصَابِعَهٗ كُلَّهَا وَاَقَامَ بِاِصْبَعِهِ الَّتِيْ تَلِي الْاِبْهَامَ وَوَضَعَ كَفَّهُ الْيُسْرٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُسْرٰى **ترجمہ** علی بن عبدالرحمن معاوی سے روایت ہے مجھکو عبداللہ بن عمر نے دیکھا نماز میں کنکریوں سے کھیلتے ہوئے جب میں نماز سے فارغ ہوا تو مجھکو منع کیا اور کہا کہ ایسا کیا کر جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کرتے تھے میں نے کہا وہ کیسے کرتے تھے انہوں نے کہا آپ جب نماز میں بیٹھتے تو داہنی ہتھیلی داہنی ران پر رکھتے اور سب انگلیوں کو بند کر لیتے اور اس انگلی سے اشارہ کرتے جو انگوٹھے کے پاس ہے (یعنے کلمہ کی انگلی سے) اور بائیں ہتھیلی بائیں ران پر رکھتے **عَنْ** عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمُعَاوِيِّ قَالَ صَلَّيْتُ اِلٰى جَنْبِ ابْنِ عُمَرَ فَذَكَرَ نَحْوَهٗ بِمِثْلِ مَا لَاءٍ وَزَادَ قَالَ سُفْيَانُ وَكَانَ يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا بِهٖ مُسْلِمٌ ثُمَّ حَدَّثَنِيْهِ مُسْلِمٌ **ترجمہ** اس روایت کا وہی جو اوپر بیان ہوا

باب السلام للتحليل من الصلوة عند فراغها وكيفيته

نماز ختم کرتے وقت سلام پھیرنا کیونکر ہے

عَنْ اَبِيْ مَعْمَرٍ اَنَّ اَمِيْرًا كَانَ بِمَكَّةَ يُسَلِّمُ تَسْلِيْمَتَيْنِ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ اَنّٰى عَلِمْتَهَا قَالَ الْحَكَمُ فِيْ حَدِيْثِهٖ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَفْعَلُهٗ **ترجمہ** ابو معمر سے روایت ہے کہ میرے ایک امیر تھا وہ دو سلام پھیرا کرتا عبداللہ نے کہا اس نے یہ سنت کہاں سے سیکھی حکم کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسا ہی کیا کرتے **عَنْ** اَبِيْ مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ شُعْبَةُ رَفَعَهٗ مَرَّةً اَنَّ اَمِيْرًا اَوْ رَجُلًا سَلَّمَ تَسْلِيْمَتَيْنِ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ اَنّٰى عَلِمْتَهَا **ترجمہ** اس روایت کا وہی جو اوپر گذرا یعنے ایک امیر یا ایک آدمی نے دو سلام پھیرے تو عبداللہ نے کہا اس نے یہ سنت کہاں سے سیکھی **عَنْ** سَعِيْدٍ قَالَ كُنْتُ اَرٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَعَنْ يَسَارِهٖ حَتّٰى اَرٰى

بَيَاضُ خَدِّهٖ ترجمہ سعد سے روایت ہے میں دیکھا کرتا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم داہنی اور بائیں طرف سلام پھیرتے یہاں تک کہ آپ کی گال کی سفیدی مجھکو دکھلائی دیتی **ف** نووی نے کہا اس میں دلیل ہے امام شافعی اور جمہور سلف اور خلف کی مذہب کی جو کہتے ہیں نماز کے بعد دو سلام کرنا چاہیے اور امام مالک اور ایک جماعت علما کا یہ قول ہے کہ ایک ہی سلام کرنا سنت ہے پر اونکی دلیلیں ضعیف ہیں اور احادیث صحیحہ سے دو سلام کرنا ثابت ہوتا ہے اور بفرض تسلیم یہ بات نکلتی ہے کہ ایک سلام پر اقتصار کرنا جائز ہے اب اس پر اجماع ہے علما کا کہ واجب ایک ہی سلام ہے مگر ایک سلام کرے تو منہ کو قبلہ کی طرف رکھے اور جو دو سلام کرے تو ایک داہنی طرف کرے اور ایک بائیں طرف کرے اور ہر سلام میں اتنا منہ پھیرے کہ اُس طرف سے ایک گال دکھلائی دیوے یہی صحیح ہے اور بعضوں نے کہا کہ دونوں گال دکھلائی دیویں اور سلام نماز کا ایک رکن ہے جسکے بغیر نماز صحیح نہیں ہوتی یہ قول ہے جمہور صحابہ اور تابعین اور علما کا اور ابو حنیفہ کے نزدیک لفظ سلام سنت ہے اور نماز سے باہر آسکتا ہے کوئی کام نماز کے خلاف کرنے سے سلام ہو یا کلام یا حدث ہو یا قیام اٹھے **بَابُ** الذِّكْرِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ نماز کے بعد کیا پڑھنا چاہیے **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنَّا نَعْرِفُ انْقِضَاءَ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالتَّكْبِيْرِ ترجمہ عبداللہ بن عباس سے روایت ہے ہم پہچانتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا ختم جب آپ تکبیر کہتے **عَنْ** عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ اَبِيْ مَعْبَدٍ مَوْلٰى ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ سَمِعَهٗ يُخْبِرُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَا كُنَّا نَعْرِفُ انْقِضَاءَ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا بِالتَّكْبِيْرِ قَالَ عَمْرٌو وَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِاَبِيْ مَعْبَدٍ فَاَنْكَرَهٗ وَقَالَ لَمْ اُحَدِّثْكَ بِهٰذَا قَالَ عَمْرٌو وَقَدْ اَخْبَرَنِيْهِ قَبْلَ ذٰلِكَ ترجمہ عبداللہ بن عباس سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا ختم ہونا جب پہچانتے جب تکبیر کی آواز سنتے۔ اس حدیث کو عمرو بن دینار نے ابو معبد سے روایت کیا عمرو نے کہا میں نے دوبارہ جب اس حدیث کا ذکر ابو معبد سے کیا تو اُنہوں نے انکار کیا اور کہا میں نے تم سے یہ حدیث بیان نہیں کی حالانکہ اُنہوں ہی نے مجھ سے بیان کی تھی **ف** اگرچہ ابو معبد نے دوبارہ اس حدیث کی روایت سے انکار کیا مگر عمرو بن دینار ثقہ ہیں تو یہ روایت صحیح ہوگی امام مسلم اور جمہور فقہا اور اہل حدیث کی مذہب کے موافق **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّا رَفْعَ الصَّوْتِ بِالذِّكْرِ حِيْنَ يَنْصَرِفُ النَّاسُ مِنَ الْمَكْتُوْبَةِ كَانَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَّهٗ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ

(۱) باب الذکر بعد الصلوٰۃ

النبی

كُنْتُ اَعْلَمُ اِذَا انْصَرَفُوا بِذٰلِكَ اِذَا سَمِعْتُهٗ ترجمہ عبداللہ بن عباس نے کہا بلند آواز سے ذکر کرنا فرض نماز کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں تھا اور میں جب اس ذکر کی آواز سنتا تو معلوم کرتا کہ لوگ نماز سے فارغ ہوگئے **ف** نووی نے کہا یہ دلیل ہے بعض علماء سلف کی جو کہتے ہیں فرض نماز کے بعد بلند آواز سے تکبیر کہنا یا ذکر کرنا مستحب ہے اور متاخرین میں سے ابن حزم ظاہری نے اسکو مستحب جانا ہے اور ابن بطال اور اور علماء نے یہ نقل کیا ہے کہ سارے مذہب والے ذکر جہری کو مستحب نہیں جانتے اور امام شافعی نے یہ کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شاید یہ جہر کبھی کبھی کیا ہو لوگوں کو سکھلانے کے لیے نہ اس لیے کہ جہر کرنا مستحب ہے یا لوگ ہمیشہ ایسا کرتے تھے اور امام یا مقتدی دونوں کو لازم ہے کہ فرض کے بعد اگر ذکر کریں تو آہستہ سے کریں مگر جب امام لوگوں کو تعلیم کرنا چاہے تو تھوڑی دیر کے لیے جہر کر سکتا ہے انتہے

بَابُ اسْتِحْبَابِ التَّعَوُّذِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ جَهَنَّمَ وَفِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَفِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ

مِنَ الْمَأْثَمِ وَالْمَغْرَمِ وَبَيَانِ التَّشَهُّدِ وَالتَّسْلِيمِ

قبر کے عذاب سے پناہ مانگنے کا استحباب اور بیان تشہد اور سلام کے عذاب قبر اور عذاب جہنم اور زندگی اور موت اور مسیح دجال کے فتنہ اور گناہ اور قرض سے پناہ مانگنے کا استحباب

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدِي امْرَأَةٌ مِنَ الْيَهُودِ وَهِيَ تَقُولُ هَلْ شَعَرْتِ اَنَّكُمْ تُفْتَنُونَ فِي الْقُبُورِ قَالَتْ فَارْتَاعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ اِنَّمَا تُفْتَنُ يَهُودُ قَالَتْ عَائِشَةُ فَلَبِثْنَا لَيَالِيَ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ شَعَرْتِ اَنَّهُ اُوحِيَ اِلَيَّ اَنَّكُمْ تُفْتَنُونَ فِي الْقُبُورِ قَالَتْ عَائِشَةُ فَسَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدُ يَسْتَعِيذُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور ایک عورت یہودی میرے پاس بیٹھی تھی وہ کہنے لگی تم کو معلوم ہے قبر میں تم آزمائے جاؤ گے (یعنی تمہارا امتحان ہوگا اور جو امتحان میں پورے نہ اوترے تو عذاب ہوگا) یہ سنکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کانپ گئے اور فرمایا یہود کے واسطے یہ ہوگا حضرت عائشہ نے کہا پھر چند راتیں ہم ٹھہرے بعد اسکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تجھکو معلوم ہے میرے اوپر وحی اتری کہ قبر میں تمہاری آزمائش ہوگی۔ حضرت عائشہ نے کہا میں نے سنا اس دن سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پناہ مانگا کرتے تھے قبر کے عذاب سے **عَنْ** اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذٰلِكَ يَسْتَعِيذُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ ترجمہ ابوہریرہ رضی سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ بعد اسکے پناہ مانگتے تھے قبر کے عذاب سے **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَتْ عَلَيَّ عَجُوزَانِ مِنْ عَجُزِ يَهُودِ الْمَدِينَةِ فَقَالَتَا اِنَّ اَهْلَ الْقُبُورِ يُعَذَّبُونَ فِي قُبُورِهِمْ قَالَتْ فَكَذَّبْتُهُمَا وَلَمْ اُنْعِمْ اَنْ اُصَدِّقَهُمَا فَخَرَجَتَا

دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَهٗ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ عَجُوْزَيْنِ مِنْ عَجُزِ يَهُوْدِ الْمَدِيْنَةِ دَخَلَتَا عَلَيَّ فَزَعَمَتَا اَنَّ اَهْلَ الْقُبُوْرِ يُعَذَّبُوْنَ فِيْ قُبُوْرِهِمْ فَقَالَ صَدَقَتَا اِنَّهُمْ يُعَذَّبُوْنَ عَذَابًا تَسْمَعُهُ الْبَهَائِمُ ثُمَّ قَالَتْ فَمَا رَاَيْتُهٗ بَعْدُ فِيْ صَلٰوةٍ اِلَّا يَتَعَوَّذُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ **ترجمہ** ام المومنین عائشہؓ سے روایت ہے میرے پاس دو ڈھیان یہودی مدینہ والون مین سے آئین اور کہنے لگین قبر والون کو عذاب ہوتا ہے قبرون مین مین نے انکو جھٹلایا اور مجھ کو اچھا نہ لگا اونکو سچا کہنا پھر وہ دونون چلی گئین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے مین نے آپ سے بیان کیا جو اون ڈھیون نے کہا تھا آپ نے فرمایا اُنھون نے سچ کہا قبر والون کو ایسا عذاب ہوتا ہے جسکو جانور تک سنتے ہین حضرت عائشہ نے کہا اُسکے بعد مین نے دیکھا آپ ہر نماز مین قبر کے عذاب سے پناہ مانگتے تھے **عَنْ** عَائِشَةَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ وَفِيْهِ قَالَتْ وَمَا صَلّٰى صَلٰوةً بَعْدَ ذٰلِكَ اِلَّا سَمِعْتُهٗ يَتَعَوَّذُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ **ترجمہ** ام المومنین عائشہؓ سے ایسا ہی مروی ہے جو اوپر گذرا اس روایت مین یہ ہے اسکے بعد آپ نے کوئی نماز ایسی نہین پڑھی جس مین قبر کے عذاب سے پناہ نہ مانگی ہو **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَعِيْذُ فِيْ صَلٰوتِهٖ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ **ترجمہ** ام المومنین عائشہؓ سے روایت ہے مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ پناہ مانگتے تھے نماز مین دجال کے فتنے سے **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا تَشَهَّدَ اَحَدُكُمْ فَلْيَسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنْ اَرْبَعٍ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ **ترجمہ** ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم مین سے نماز مین تشہد پڑھے تو چار چیزون سے پناہ مانگے کہے یا اللہ پناہ مانگتا ہون تیری جہنم کے عذاب سے اور قبر کے عذاب سے اور زندگی اور موت کے عذاب سے اور دجال کے فتنے سے **عَنْ** عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُوْ فِي الصَّلٰوةِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْمَاْثَمِ وَالْمَغْرَمِ قَالَتْ فَقَالَ لَهٗ قَائِلٌ مَا اَكْثَرَ مَا تَسْتَعِيْذُ مِنَ الْمَغْرَمِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ اِنَّ الرَّجُلَ اِذَا غَرِمَ حَدَّثَ فَكَذَبَ وَوَعَدَ فَاَخْلَفَ **ترجمہ** ام المومنین عائشہؓ سے

باب ما یستعاذ منہ فی الصلوٰۃ

روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز مین یہ دعا مانگتے یا اللہ پناہ مانگتا ہون مین تیری قبر کے عذاب سی
اور پناہ مانگتا ہون مین تیری دجال کے فتنے سے اور پناہ مانگتا ہون مین تیری زندگی اور موت کے فتنے سے یا اللہ
پناہ مانگتا ہون مین تیری گناہ سے اور قرضداری سے ایک شخص بولا یا رسول آپ اکثر قرضداری سی
کیون پناہ مانگتے ہین آپ نے فرمایا جب آدمی قرضدار ہوتا ہی تو جھوٹ بولتا ہی اور وعدہ خلاف کرتا ہے
ف تو اگرچہ قرضداری کوئی گناہ نہین پر اوسکی وجہ سی اور گناہ سرزد ہوتے ہین اسواسطے قرضداری
سے پناہ مانگی حقیقت مین قرضداری بڑی بلا ہے آدمی کو چاہیے کہ بغیر سخت ضرورت کے قرض نہ لے اور
سخت ضرورت یہ ہی کہ مارے بھوک کے مرتا ہو اوس کے سوا اور کوئی ایسی ضرورت نہین جس کے لیے
قرض کے بلا مین پڑے اور شادی یا موت کی رسمین تو محض لغو ہین ان کے لیے مسلمان کو قرض لینا
ضرور نہین **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا فَرَغَ اَحَدُکُمْ
مِنَ التَّشَھُّدِ الْاٰخِرِ فَلْیَتَعَوَّذْ بِاللّٰہِ مِنْ اَرْبَعٍ مِّنْ عَذَابِ جَھَنَّمَ وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَ
مِنْ فِتْنَۃِ الْمَحْیَا وَالْمَمَاتِ وَمِنْ شَرِّ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ **ترجمہ** ابوہریرہؓ سی روایت ہی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم مین سے اخیر تشہد پڑہ چکے تو چار چیزون سے پناہ مانگے جہنم کے
عذاب سی اور قبر کے عذاب سی اور زندگی اور موت کے فساد سی اور دجال کی برائی سے **عَنْ**
اَلْاَوْزَاعِیِّ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ اِذَا فَرَغَ اَحَدُکُمْ مِنَ التَّشَھُّدِ وَلَمْ یَذْکُرِ الْاٰخِرَ
ترجمہ وہی حدیث اوپر گذری اسمین صرف تشہد کا لفظ ہی اخیر کا لفظ نہین **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ
یَقُوْلُ قَالَ نَبِیُّ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ
النَّارِ وَفِتْنَۃِ الْمَحْیَا وَالْمَمَاتِ وَشَرِّ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ **ترجمہ** ابوہریرہؓ سی روایت ہی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا اللہ پناہ مانگتا ہون مین تیرے قبر کے عذاب سی اور دوزخ کے عذاب سی اور
زندگی اور موت کے فساد سی اور دجال کی برائی سے **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عُوْذُوْا بِاللّٰہِ مِنْ عَذَابِ اللّٰہِ عُوْذُوْا بِاللّٰہِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ عُوْذُوْا بِاللّٰہِ مِنْ
فِتْنَۃِ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ عُوْذُوْا بِاللّٰہِ مِنْ فِتْنَۃِ الْمَحْیَا وَالْمَمَاتِ **ترجمہ** ابوہریرہؓ سی روایت ہی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پناہ مانگو ساتھ اللہ کے اللہ کے عذاب سی پناہ مانگو اللہ کی قبر کے عذاب سی پناہ مانگو خدا
کی دجال کے فتنے سی پناہ مانگو خدا کی زندگی اور موت کے فتنے سی **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ

وسلم مثلہ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عن** ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم مثلہ ترجمہ وہی جو اوپر لکھا گیا **عن** ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ کان یتعوذ من عذاب القبر وعذاب جہنم وفتنۃ الدجال ترجمہ ابی ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پناہ مانگتے تھے عذاب سے قبر کے اور عذاب سے دوزخ کے اور فتنے سے دجال کے **عن** ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یعلمہم ہذا الدعاء کما یعلمہم السورۃ من القرآن یقول قولوا اللہم انا نعوذ بک من عذاب جہنم واعوذ بک من عذاب القبر واعوذ بک من فتنۃ المسیح الدجال واعوذ بک من فتنۃ المحیا والممات **قال** مسلم بن الحجاج بلغنی ان طاؤسا قال لابنہ ادعوت بہا فی صلوتک فقال لا قال اعد صلوتک لان طاؤسا رواہ عن ثلاثۃ او اربعۃ او کما قال ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے تحقیق کہ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سکھاتے انکو یہ دعا جسطرح سکھاتے اوسکو سورہ قرآن کی فرماتے کہو اے اللہ ہم پناہ مانگتے ہیں تجھ سے عذاب دوزخ کے اور عذاب سے قبر کے اور پناہ مانگتے ہیں تجھ سے دجال کے فتنے سے اور پناہ مانگتے ہیں تجھ سے زندگی اور موت کے فتنے سے کہا مسلم بن الحجاج نے پہونچا مجھکو کہ کہا طاؤس نے اپنے بیٹے سے تو نے یہ دعا مانگی نماز میں کہا نہیں کہا پھر پڑھ اپنی نماز تحقیق کہ طاؤس نے روایت کیا اس حدیث کو تین یا چار راویوں سے یا جیسا کہ کہا **ف** امام نووی نے کہا طاؤس کے اس قول سے اس دعا کے پڑھنے کی بہت تاکید ثابت ہوتی ہے اور ظاہر یہ بات نکلتی ہے کہ اس دعا کا پڑھنا واجب ہے تو انہوں نے نماز کے اعادے کا حکم دیا لیکن اکثر علما کا یہ مذہب ہے کہ یہ دعا واجب نہیں بلکہ مستحب ہے اور شاید طاؤس کی غرض تاکید تھی نہ وجوب انتہے **باب** استحباب الذکر بعد الصلوۃ وبیان صفتہ نماز کے بعد کیا ذکر کرنا چاہیے **عن** ثوبان قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا انصرف من صلوتہ استغفر ثلاثا وقال اللہم انت السلام ومنک السلام تبارکت ذا الجلال والاکرام قال الولید فقلت للاوزاعی کیف الاستغفار قال یقول استغفر اللہ استغفر اللہ ترجمہ ثوبان نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنی نماز سے فارغ ہوتے تین بار استغفار کرتے اور کہتے اللہم سے اخیر تک کہا ولید نے میں نے اوزاعی سے پوچھا استغفار کیونکر ہے کہا استغفر اللہ کہتا ہوں میں اللہ سے **عن** عائشۃ قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا سلم لم یقعد الا مقدار ما یقول اللہم انت السلام ومنک السلام تبارکت ذا الجلال والاکرام وفی روایۃ

ابن عمیر یا ذا الجلال والاکرام ترجمہ حضرت عائشہ ام المومنین رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ
علیہ وسلم جب نماز کا سلام پھیرتے نہ بیٹھتے مگر اسقدر کہ کہتے اللھم سے اخیر تک یعنی یا اللہ تو سالم ہے سب عیبوں سے اور
تجھی سے ہے سلامتی یعنے تمام عالم کی بڑی برکت والا ہے تو ای بزرگی اور عزت والے اور ابن نمیر کی روایت میں یا
ذا الجلال ہے **عن** علیہم ھذا الاسناد **عن** عائشۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال بمثلہ غیر انہ کان یقول
یا ذا الجلال والاکرام ترجمہ جو اوپر ہوا اور اس روایت میں بھی یا ذا الجلال والاکرام ہے **عن**
وراد مولی المغیرۃ بن شعبۃ قال کتب المغیرۃ بن شعبۃ الی معاویۃ ان رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کان اذا فرغ من الصلوۃ وسلم قال لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ
الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر اللھم لا مانع لما اعطیت ولا معطی لما منعت
ولا ینفع ذا الجد منک الجد ترجمہ وراد سے جو مولی ہیں مغیرہ بن شعبہ کی روایت ہے کہ مغیرہ بن شعبہ نے
حضرت معاویہ کو لکھ بھیجا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز پڑھ چکتے اور سلام پھیرتے تو کہتے لا الہ سے اخیر تک
یعنے کوئی سچا معبود نہیں مگر اللہ اکیلا ہے وہ کوئی شریک نہیں اسکا اسی کی ہے سلطنت اور اسی کو ہے
تعریف اور وہ سب کچھ کر سکتا ہے یا اللہ جو تو دے اوسے کوئی روک نہیں سکتا اور جو تو نہ دے اوسے کوئی دے نہیں
سکتا اور کسی کی کوشش تیرے آگے پیش نہیں جاتی **عن** وراد مولی المغیرۃ بن شعبۃ عن المغیرۃ
عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمثلہ قال ابو بکر وابو کریب فی روایتھما قال فاملاھا
علی المغیرۃ وکتبت بھا الی معاویۃ ترجمہ وراد سے جو غلام آزاد ہیں مغیرہ بن شعبہ کی روایت ہے
اور مغیرہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اوپر کی روایت کی مثل راوی ہیں اور ابو بکر اور ابو کریب نے اپنی روایتوں میں
کہا کہ وراد نے کہا مغیرہ نے مجھ بتایا اور میں نے اس دعا کو حضرت معاویہ کو لکھ بھیجا **عن** ابی لبابۃ ان وراد
مولی المغیرۃ بن شعبۃ قال کتب المغیرۃ بن شعبۃ الی معاویۃ کتب ذلک الکتاب لہ وراد
انی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول حین سلم بمثل حدیثھما الا قولہ وھو
علی کل شیء قدیر فانہ لم یذکرہ ترجمہ ابی لبابہ نے کہا معاویہ کو مغیرہ نے وراد کے ہاتھ سے
لکھوا بھیجا کہ میں نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جب سلام پھیرتے نماز کا مثل ابو بکر اور ابو کریب
کی روایت کے مگر اس میں وہو علی کل شے قدیر کو ذکر نہیں کیا **عن** وراد کاتب المغیرۃ بن شعبۃ
قال کتب معاویۃ الی المغیرۃ بمثل حدیث منصور والاعمش ترجمہ وراد کاتب مغیرہ نے کہا کہ

معاویہ نے مغیرہ کو لکھا بھیجا مثل روایت منصور اور عمش کے **عن** عبدۃ بن ابی لبابۃ وعبد الملک بن عمیر سمعا وراد کاتب المغیرۃ بن شعبۃ یقول کتب معاویۃ الی المغیرۃ اکتب الی بشیء سمعتہ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فال نکتب الیہ سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اذا قضی الصلوۃ لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر اللھم لا مانع لما اعطیت ولا معطی لما منعت ولا ینفع ذا الجد منک الجد **ترجمہ** عبدہ اور عبد الملک دونوں نے وراد سے سنا جو منشی تھے مغیرہ کے کہ لکھا بھیجا معاویہ نے مغیرہ کو کہ مجھے کوئی دعا ایسی لکھ بھیجو جو سنی ہو تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے غرض انہوں نے لکھ بھیجا کہ میں نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ پڑھتے تھے جب نماز سے فارغ ہوتے لا الہ سوا خیر تک اور ترجمہ اس دعا کا اوپر گذرا **عن** ابی الزبیر قال کان ابن الزبیر یقول فی دبر کل صلوۃ حین یسلم لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر لا حول ولا قوۃ الا باللہ لا الہ الا اللہ ولا نعبد الا ایاہ لہ النعمۃ ولہ الفضل ولہ الثناء الحسن لا الہ الا اللہ مخلصین لہ الدین ولو کرہ الکافرون وقال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یھلل بھن فی دبر کل صلوۃ **ترجمہ** ابی الزبیر نے کہا ابن الزبیر ہمیشہ ہر نماز کے بعد سلام پھیرنے کے وقت لا الہ الا اللہ سے کافرون تک پڑھتے تھے کوئی معبود لائق عبادت کے نہیں نکوئی شریک ہے اسکا اسی کی ہے سلطنت اور اسی کی لیے ہے سب تعریف اور وہ سب کچھ کر سکتا ہے اور نہ گناہ سے بچنے کے طاقت نہ عبادت کرنیکی قوت ہے مگر ساتھ اللہ کے نہیں ہے کوئی معبود لائق عبادت کے اور نہیں پوجتے ہیں ہم مگر اوسی کو اسیکا ہے سب احسان اور اسیکو ہے بزرگی اور اسی کے لیے ہے تعریف اچھی نہیں ہے کوئی معبود لائق عبادت کے مگر اللہ ہم نرے اوسی کی عبادت کرنیوالے ہیں اگرچہ برے مانیں کافر اور کہا راوی نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہی پڑھا کرتے تھے ہر نماز کے بعد **عن** ابی الزبیر مولی لھم ان عبد اللہ بن الزبیر کان یھلل دبر کل صلوۃ بمثل حدیث ابن نمیر قال فی اخرہ ثم یقول ابن الزبیر کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یھلل بھن دبر کل صلوۃ **ترجمہ** ابی الزبیر سے جو مولی ہیں اون کی روایت ہے کہ عبد اللہ بن زبیر اس دعا کے ساتھ یعنی جو اوپر مذکور ہوئی ہر نماز کے بعد اپنی آواز بلند کرتے تھے بسیر ابن نمیر نے روایت کی ہے اور اسکے آخر میں یہ کہا کہ ابن الزبیر کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ

آواز بلند سے یہ پڑھا کرتے تھے ہر نماز کے بعد ف ابن نمیر کی روایت وہی ہے جو ابی اور پگندی عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ الزُّبَيْرِ يَخْطُبُ عَلَى هٰذَا الْمِنْبَرِ وَهُوَ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا سَلَّمَ فِي دُبُرِ الصَّلٰوةِ أَوِ الصَّلَوَاتِ نَذْكُرُ بِمِثْلِ حَدِيثِ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ

ترجمہ ابی الزبیر نے کہا میں نے سنا عبداللہ بن الزبیر سے کہ وہ خطبہ پڑھتے تھے اس منبر پر اور کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سلام پھیرتے تو ہر نماز کے آخر میں کہتے اور پھر ذکر کی حدیث مانند روایت ہشام بن عروہ کے ف ہشام کی روایت وہی ہے جو ابی الزبیر سے اوپر مذکور ہوئی بجز تین دفعہ کے مذکور ہے عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ أَنَّ أَبَا الزُّبَيْرِ الْمَكِّيَّ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللهِ بْنَ الزُّبَيْرِ وَهُوَ يَقُولُ فِي أَثَرِ الصَّلٰوةِ إِذَا سَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِهِمَا وَقَالَ فِي آخِرِهِ وَكَانَ يَذْكُرُ ذٰلِكَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ترجمہ موسیٰ بن عقبہ سے ابوالزبیر مکی نے بیان کیا کہ انہوں نے سنا ہے عبداللہ بن زبیر سے کہ وہ کہتے تھے ہر نماز کے بعد جب سلام پھیرتے وہی دعا پڑھتے جو روایت کی ہشام اور حجاج نے ابی الزبیر اور اسکی آخر میں کہا کہ ذکر کرتے تھے وہ اس دعا کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ فُقَرَاءَ الْمُهَاجِرِينَ أَتَوْا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا قَدْ ذَهَبَ أَهْلُ الدُّثُورِ بِالدَّرَجَاتِ الْعُلَى وَالنَّعِيمِ الْمُقِيمِ فَقَالَ وَمَا ذَاكَ قَالُوا يُصَلُّونَ كَمَا نُصَلِّي وَيَصُومُونَ كَمَا نَصُومُ وَيَتَصَدَّقُونَ وَلَا نَتَصَدَّقُ وَيُعْتِقُونَ وَلَا نُعْتِقُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أُعَلِّمُكُمْ شَيْئًا تُدْرِكُونَ بِهِ مَنْ سَبَقَكُمْ وَتَسْبِقُونَ بِهِ مَنْ بَعْدَكُمْ وَلَا يَكُونُ أَحَدٌ أَفْضَلَ مِنْكُمْ إِلَّا مَنْ صَنَعَ مِثْلَ مَا صَنَعْتُمْ قَالُوا بَلٰى يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ تُسَبِّحُونَ وَتُكَبِّرُونَ وَتَحْمَدُونَ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ مَرَّةً قَالَ أَبُو صَالِحٍ فَرَجَعَ فُقَرَاءُ الْمُهَاجِرِينَ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا سَمِعَ إِخْوَانُنَا أَهْلُ الْأَمْوَالِ بِمَا فَعَلْنَا فَفَعَلُوا مِثْلَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ فَضْلُ اللهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ وَزَادَ غَيْرُ شَيْبَةَ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ قَالَ سُمَيٌّ فَحَدَّثَ بَعْضَ أَهْلِي هٰذَا الْحَدِيثَ فَقَالَ وَهِمْتَ إِنَّمَا قَالَ تُسَبِّحُ اللهَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَتَحْمَدُ اللهَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَتُكَبِّرُ اللهَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ فَرَجَعْتُ إِلَى أَبِي صَالِحٍ فَقُلْتُ لَهُ ذٰلِكَ فَأَخَذَ بِيَدِي فَقَالَ اللهُ أَكْبَرُ وَسُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَاللهُ أَكْبَرُ وَسُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ حَتّٰى تَبْلُغَ مِنْ جَمِيعِهِنَّ ثَلَاثَةً وَثَلَاثِينَ قَالَ ابْنُ عَجْلَانَ فَحَدَّثْتُ بِهٰذَا الْحَدِيثِ رَجُلًا ابْنَ خَيْوَةَ فَقَالَ ثَلَاثًا

مثلہ عن ابی صالح عن ابی ہریرۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ ابی ہریرہ راوی ہین کہ فقرا مہاجرین حضرت کی خدمت آئے اور عرض کی کہ مالدار لوگ بلند درجون پر پہونچ گئے اور ہمیشہ کی نعمتین لوٹ لین آپنے فرمایا کیون انہون نے عرض کی کہ نماز پڑہتے ہین جیسے ہم پڑہتے ہین اور روزہ رکہتے ہین جیسے ہم رکہتے ہین اور وہ صدقہ دیتے ہین اور ہم نہین دے سکتے اور غلام آزاد کرتے ہین اور ہم نہین آزاد کر سکتے تو آپ نے فرمایا میں تمہین ایسی چیز سکہادون کہ جو تم سے آگے ہون انکو تم پالو اور اپنے پیچہے والون کے ہمیشہ آگے رہو اور کوئی تم سے درجہ مین بڑہ کر نہ ہو مگر وہ جو وہی کام کرے جو تم کرتے ہو انہون نے عرض کی کہان یا رسول اللہ آپنے فرمایا تسبیح و تکبیر و تحمید کرو ہر نماز کے بعد تینتیس ۳۳ مرتبہ ابو صالح نے کہا پہر مہاجرین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین اور عرض کی کہ ہمارے بہائیون نے سن پایا جو اہل مال ہین ہماری اس دعا کو اور وہ بہی پڑہنے لگے جیسے ہم پڑہتے ہین تب آپنے فرمایا یہ اللہ کا فضل ہے جسکو چاہے دے (یعنی اس مین میرا کیا اختیار ہے) غیر قتیبہ نے اس روایت مین یہ بڑہایا کہ لیث بن عجلان سے راوی ہین کہ کسی نے کہا مین نے یہ حدیث اپنی کسی گہر والون سے بیان کی تو انہون نے کہا کہ تم بہول گئے اس روایت مین یون ہے کہ تسبیح کرے تو اللہ کی تینتیس بار اور تحمید کرے تو اللہ کی تینتیس بار اور تکبیر کہے اللہ کی تینتیس بار پہر مین ابی صالح کے پاس گیا اور مین نے ان سے ذکر کیا تو انہون نے میرا ہاتہہ پکڑا اور کہا اللہ اکبر سے الحمد للہ تک تینتیس بار کہو یعنے اللہ بڑا ہے اور پاک ہے اللہ اور سب تعریف اللہ کو ہے اور اللہ بڑا ہے اور پاک ہے اللہ اور سب تعریف اسی کے لیے ہے ابن عجلان نے کہا مین نے یہ حدیث عجلان ابن حمیدہ سے بیان کی تو انہون نے اسی کی مثل مجہ سے روایت کی ابی صالح سے انہون نے ابی ہریرہ سے انہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عن ابی ہریرۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہم قالوا یا رسول اللہ ذہب اہل الدثور بالدرجات العلی والنعیم المقیم بمثل حدیث قتیبۃ عن اللیث الا انہ ادرج فی حدیث ابی ہریرۃ قول ابی صالح ثم رجع فقراء المہاجرین الی آخر الحدیث وزاد فی الحدیث یقول سہیل احدی عشرۃ احدی عشرۃ فجمیع ذلک کل ثلاثۃ وثلاثین ثلاثون ترجمہ ابی ہریرہ راوی ہین کہ فقرا مہاجرین نے عرض کی کہ یا رسول اللہ مال والے بلند درجون پر پہونچ گئے اور ہمیشہ کی نعمتین لے گئے غرض روایت کی انہون نے مثل حدیث قتیبہ کی جو لیث سے مروی ہے مگر اتنی زیادت انہون نے مدرج کی (اور اج یہ ہے کہ راوی کا قول کسی روایت مین ملا دے) ابی ہریرہ کی روایت مین ابی صالح کے قول سے کہ پہر لوٹ کر آئے فقرا مہاجرین آخر حدیث تک اور زیادہ کیا حدیث مین کہ سہیل نے کہا کہ ہر کلمہ گیارہ گیارہ بار کہو کہ سب ملکر تینتیس بار ہو جاوین) ف سہیل کے روایت مین

گیارہ بار کلمہ آیا ہے یہ اور روایتوں کے منافی نہیں ہے نہیں تینتیس بار کا ذکر ہے بلکہ جن روایتوں میں تینتیس بار آیا ہے وہ معتبر راویوں کی زیادت ہے اور زیادت ثقات کی معتبر اور مقبول ہے بلکہ جن راویوں نے پوری سو سو بار پڑھنے کو روایت کیا ہے اور وہ زیادت بھی قابل قبول ہے اور ایک روایت میں جو تینتیس بار آئی ہے اور وہ بھی قابل قبول ہے اور اگر احتیاط منظور ہو تو تسبیح اور تحمید کو تینتیس تینتیس بار اور تکبیر کو چونتیس بار کہے اور آخر میں لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ کو آخر تک پڑھ لیوے کہ سب روایتوں پر عمل ہو جاوے یہ مضمون

راوی کا **عن** کعب بن عجرۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال معقبات لا یخیب قائلهن او فاعلهن دبر کل صلوۃ مکتوبۃ ثلاثا وثلاثین تسبیحۃ وثلاثا وثلاثین تحمیدۃ واربعا وثلاثین تکبیرۃ ثلاثا وثلاثین ثلاثا وثلاثون واربعا وثلاثون

ترجمہ کعب بن عجرہ راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز کے پیچھے کچھ ایسی دعائیں پڑھنے کے ہیں کہ انکا پڑھنے والا یا ان کا بجا لانیوالا ہر نماز فرض کے بعد کبھی محروم نہیں ہوتا (یعنے ثواب سے یا بلند درجوں سے) تینتیس بار سبحان اللہ اور تینتیس بار الحمد للہ اور چونتیس بار اللہ اکبر کہنا

عن کعب بن عجرۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال معقبات لا یخیب قائلهن او فاعلهن ثلاثا وثلاثین تسبیحۃ وثلاثا وثلاثین تحمیدۃ واربعا وثلاثین تکبیرۃ فی دبر کل صلوۃ مکتوبۃ ثلاثا وثلاثون واربعا وثلاثون

ترجمہ وہی مضمون **عن** ابی الزبیر بهذا الاسناد مثله ترجمہ حکم وہی اسی اسناد سے کی مثل مروی ہے **عن** ابی هریرۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من سبح اللہ فی دبر کل صلوۃ ثلاثا وثلاثین وحمد اللہ ثلاثا وثلاثین وکبر اللہ ثلاثا وثلاثین فتلک تسعۃ وتسعون وقال تمام المائۃ لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ له الملک وله الحمد وهو علی کل شیء قدیر غفرت خطایاہ وان کانت مثل زبد البحر

ترجمہ ابو ہریرہؓ راوی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کہے سبحان اللہ ہر نماز کے بعد تینتیس بار اور الحمد للہ تینتیس بار اور اکبر تینتیس بار تو یہ ننانوے کلمہ ہوں گے اور پورا سیکڑا یوں کرے کہ ایک بار لا الہ الا اللہ سے قدیر تک پڑھے (یعنے کوئی معبود لائق عبادت کے نہیں مگر اللہ اکیلا ہے وہ کوئی شریک نہیں اسکا اسی کی ہے سلطنت اور اسی کو ہے تعریف اور وہ ہر چیز پر قادر ہے) تو بخشے جاتے ہیں گناہ اسکے اگرچہ دریا کی پھین کے برابر (یعنی بے حد ہوں)

عن ابی هریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بمثله ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مثل روایت پہلے کے

باب ما یقال بین تکبیرۃ الاحرام والقراءۃ

تکبیر تحریمہ اور قرارت کے بیچ کی دعاؤن کا بیان

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَبَّرَ فِی الصَّلٰوةِ سَكَتَ هُنَيَّةً قَبْلَ اَنْ يَّقْرَاَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ اَرَاَيْتَ سُكُوْتَكَ بَيْنَ التَّكْبِيْرِ وَالْقِرَاءَةِ مَا تَقُوْلُ قَالَ اَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِیْ وَبَيْنَ خَطَايَایَ كَمَا بَاعَدْتَّ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اَللّٰهُمَّ نَقِّنِیْ مِنْ خَطَايَایَ كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْاَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ اَللّٰهُمَّ اغْسِلْنِیْ مِنْ خَطَايَایَ بِالثَّلْجِ وَالْمَاءِ وَالْبَرَدِ ترجمہ ابی ہریرہؓ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب تکبیر تحریمہ کہتے تھوڑی دیر چپ رہتے پھر قرارت کرتے تو میں نے عرض کی یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں میں دیکھتا ہوں کہ آپ تکبیر اور قرارت کے درمیان چپ ہو جاتے ہیں تو کیا پڑھتے رہتے ہیں آپ نے فرمایا میں کہتا ہوں اللھم سے آخر تک یعنی یا اللہ دور کر دے مجھے میرے گناہوں سے جیسے دور کیا تو نے مشرق کو مغرب سے یا اللہ صاف کر دے مجھے میری خطاؤں سے جیسے صاف ہوتا ہے کپڑا سفید میل سے یا اللہ دھو دے میرے گناہوں کو برف سے اور پانی اور اولوں سے ف کہا امام نووی نے دلیل ہے یہ روایت امام شافعی اور ابو حنیفہ اور امام احمد اور جمہور کی کہ وہ سب دعاء افتتاح کو مستحب جانتے ہیں اور اس باب میں بہت احادیث وارد ہوئی ہیں اسی میں ہے یہ حدیث اور حدیث حضرت علی کے جسمیں ان وجہت وجہی کی دعا مذکور ہے ذکر کی ہے وہ مسلم نے اسکے بعد ابواب صلوۃ اللیل وغیرہ میں اور اسکے سوا اور روایتیں ہیں اور میں نے انکو شرح مہذب میں جمع کیا ہے

عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيْثِ جَرِيْرٍ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا نَهَضَ مِنَ الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ اسْتَفْتَحَ الْقِرَاءَةَ بِالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَلَمْ يَسْكُتْ ترجمہ ابوہریرہؓ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب دوسری رکعت پڑھکر کھڑے ہوتے قرارت شروع کرتے الحمد سے اور چپ نہ رہتے یعنی دعاء استفتاح نہ پڑھتے

عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَجُلًا جَاءَ فَدَخَلَ الصَّفَّ وَقَدْ حَفَزَهُ النَّفَسُ فَقَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيْهِ فَلَمَّا قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوتَهٗ قَالَ اَيُّكُمُ الْمُتَكَلِّمُ بِالْكَلِمَاتِ فَاَرَمَّ الْقَوْمُ فَقَالَ اَيُّكُمُ الْمُتَكَلِّمُ بِهَا فَاِنَّهٗ لَمْ يَقُلْ بَاْسًا فَقَالَ رَجُلٌ جِئْتُ وَقَدْ حَفَزَنِیْ النَّفَسُ فَقُلْتُهَا فَقَالَ لَقَدْ رَاَيْتُ اثْنَیْ عَشَرَ مَلَكًا يَبْتَدِرُوْنَهَا اَيُّهُمْ يَرْفَعُهَا ترجمہ روایت ہے انس سے کہ ایک شخص آیا اور نماز کی صف میں ملگیا اور اسکی سانس چڑھ گئی تھی تو اس نے کہا الحمد للہ سو بار کافیہ تک (یعنی سب تعریف اللہ کی ہے بہت تعریف اور پاک

اور برکت والی) پھر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ چکے تو آپ نے فرمایا یہ کہنے والا کون تھا جس نے یہ کلمات کہے سو قوم کے لوگ چپ ہو رہے پھر آپ نے فرمایا کس نے کہے یہ کلمات البتہ اس نے کوئی بری بات نہیں کہی سو ایک شخص نے عرض کے کہ میں آیا اور میری سانس چڑھ گئی تھی سو میں نے ان کلمات کو کہا تو آپ نے فرمایا میں نے بارہ فرشتوں کو دیکھا کہ ایک پر ایک گر رہے کہ کون ان میں کا اسکو اوپر لے جاوے (یعنی خداوند تعالیٰ کے پاس)

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ نُصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ قَالَ رَجُلٌ فِي الْقَوْمِ اَللّٰهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيرًا وَسُبْحَانَ اللّٰهِ بُكْرَةً وَأَصِيلًا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ الْقَائِلُ كَلِمَةَ كَذَا وَكَذَا قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ أَنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ عَجِبْتُ لَهَا فُتِحَتْ لَهَا أَبْوَابُ السَّمَاءِ قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَمَا تَرَكْتُهُنَّ مُنْذُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ذٰلِكَ ترجمہ ابن عمر نے کہا ہم نماز پڑھتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کہ ایک شخص نے حاضرین میں سے کہا اللہ اکبر ہے اصیلا تک (یعنی اللہ بڑا ہے سب بڑائی اسی کے واسطے ہے اور بہت تعریف ہے اسکو اور پاک ہے اللہ پاکی بولنا ہے صبح اور شام) پھر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کس نے کہے یہ کلمے تو ایک شخص نے عرض کے قوم میں سے کہ میں نے کہا یا رسول اللہ تو فرمایا آپ نے مجھے تعجب آیا جب کھولے گئے اسکے لیے دروازے آسمان کے ابن عمر نے کہا میں نے ان کلمات کو کبھی نہیں چھوڑا جب سے یہ بات سنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

بَابُ اسْتِحْبَابِ إِتْيَانِ الصَّلٰوةِ بِوَقَارٍ وَسَكِينَةٍ وَالنَّهْيِ عَنْ إِتْيَانِهَا سَعْيًا وَقَارَ اور تسکین سے نماز میں آنیکا بیان

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا تَأْتُوهَا تَسْعَوْنَ وَأْتُوهَا تَمْشُونَ وَعَلَيْكُمُ السَّكِينَةَ فَمَا أَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوا وَمَا فَاتَكُمْ فَأَتِمُّوا ترجمہ ابوہریرہ نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ فرماتے تھے جب نماز شروع ہو جاوے تو دوڑتے ہوئے نہ آؤ بلکہ چلتے ہوئے تسکین سے اور جو ملے امام کے ساتھ پڑھ لو اور جو نہ ملے اوسکو پورا کر لو **ف** نووی نے کہا سب نمازوں کا یہی حکم ہے جمعہ ہو خواہ غیر جمعہ اور اللہ تعالیٰ نے جو فرمایا ہے فَاسْعَوْا إِلَىٰ ذِكْرِ اللّٰهِ وہاں بھی سعی سے مراد آہستہ چلنا ہے اور دوڑنے سے منع اس لیے فرمایا کہ جب نماز کا ارادہ کیا گویا نماز میں داخل ہو گیا پس ضرور ہے کہ اوس کے آداب کا لحاظ رکھے اسی لیے ایک روایت میں یہ مضمون بھی آیا ہے کہ جب تم نے نماز کا قصد کیا نماز میں ہو گئے اور یہ جو فرمایا کہ جو نہ ملے اوسکو پورا کر لو اس سے تنبیہ ہو گئی کہ اگر نماز کو فوت

ہونیکا خوف ہو جب بھی وقار سے آنا چاہیے دوڑنا کودنا پسند نا ضرور نہیں اور اکثر عوام بلکہ خواص بھی اس سے غافل ہیں اور امام شافعی اور جمہور علما کا قول ہے سلف و خلف سے کہ جو امام کے ساتھ سبوق نے نماز ادا کی وہ اول حصہ نماز کا ہے اور جو امام کے بعد ادا کرے گا وہ آخر حصہ ہے اور ابو حنیفہ کا مذہب اس کی خلاف ہے کہ وہ امام کو سلام کے بعد کی نماز کو اول نماز کہتے ہیں اسلیے آخر کی رکعتوں کو بہری پڑھتے ہیں اور قوی دلیل سب کی اول ہے اور تہ جو روایت میں آیا ہے واقض ما سبقک یہاں قضا بمعنی ادا ہے یہی جواب جمہور نے حنفیہ کو دیا ہے کہ وہ نماز قضا جز اول ہے چنانچہ عرب کہتا ہے قضیت حق فلان ادیتہ ادا کیا میں نے حق فلانیکا

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اُثْوِّبَ بِالصَّلٰوةِ فَلَا تَاْتُوْهَا وَاَنْتُمْ تَسْعَوْنَ وَاْتُوْهَا وَعَلَیْكُمُ السَّكِیْنَةُ فَمَا اَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوْا وَمَا فَاتَكُمْ فَاَتِمُّوْا فَاِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا كَانَ یَعْمِدُ اِلَی الصَّلٰوةِ فَهُوَ فِیْ صَلٰوةٍ ترجمہ ابو ہریرہ سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تکبیر کہی جاوے نماز فرض کی تو دوڑتے ہوئے نہ آؤ بلکہ تسکین سے آؤ جو ملے پڑھ لو اور جو فوت ہوا اسی پورا کر لو اس لیے کہ جب کوئی تم میں سے نماز کا ارادہ کرتا ہے تو وہ نماز میں ہو جاتا ہے **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ اَحَادِیْثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا نُوْدِیَ بِالصَّلٰوةِ فَاَنْتُمْ تَمْشُوْنَ وَعَلَیْكُمُ السَّكِیْنَةُ فَمَا اَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوْا وَمَا فَاتَكُمْ فَاَتِمُّوْا ترجمہ وہی راوی کہ کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب پکارے جاؤ نماز کو تو تم چلتے ہو اور تسکین سے اور پڑھ جو پاؤ اور ادا کرو جو رہ گیا **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اُثْوِّبَ بِالصَّلٰوةِ فَلَا یَسْعَ اِلَیْهَا اَحَدُكُمْ وَلٰكِنْ لِیَمْشِ وَعَلَیْهِ السَّكِیْنَةُ وَالْوَقَارُ وَصَلِّ مَا اَدْرَكْتَ وَاقْضِ مَا سَبَقَكَ ترجمہ ابو ہریرہ سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تکبیر ہو نماز کی تو کوئی تم میں سے دوڑ کر نہ چلے لیکن آہستہ چلو آرام سے اور وقار سے اور پڑھ جو پاوے اور ادا کر جو رہ گیا تجھ سے آگے امام نے پڑھ لی ہے

عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ اَنَّهٗ اَتَاهُمْ قَالَ بَیْنَمَا نَحْنُ نُصَلِّیْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ جَلَبَةَ رَجُلٍ فَقَالَ مَا شَاْنُكُمْ قَالُوا اسْتَعْجَلْنَا اِلَی الصَّلٰوةِ قَالَ فَلَا تَفْعَلُوْا اِذَا اَتَیْتُمُ الصَّلٰوةَ فَعَلَیْكُمُ السَّكِیْنَةُ فَمَا اَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوْا وَمَا سَبَقَكُمْ فَاَتِمُّوْا ترجمہ ابو قتادہ نے کہا ہم نماز پڑھتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کہ آپ نے لوگوں کے غل سنے تو فرمایا (یعنی بعد نماز کے) کہ کیا حال ہے تمہارا انہوں نے عرض کی کہ ہم نے جلدی کی نماز کے لیے آپ نے فرمایا ایسا نہ کرو جب تم آؤ نماز کو تو آرام سے آؤ پھر جو ملے پڑھ لو اور جو تم سے آگے ہو چکی اسی پورا کر لو

عَنْ شَیْبَانَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **بَابُ مَتٰی یَقُوْمُ النَّاسُ لِلصَّلٰوةِ** ترجمہ کب کھڑے ہوں لوگ نماز کیواسطے **عَنْ** اَبِیْ قَتَادَةَ

بالصلوٰۃ ومالہ

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَا تَقُوْمُوْا حَتّٰى تَرَوْنِيْ وَقَالَ ابْنُ حَاتِمٍ اِذَا اُقِيْمَتِ اَوْ نُوْدِيَ ترجمہ ابوقتادہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تکبیر ہو نماز کی تو کھڑے نہ ہو جب تک مجھے دیکھ نہ لو ابن حاتم نے شک کیا کہ اُقیمت الصلوٰۃ ہی یا نودی ف یعنی پہلے سے نماز کے لیے کھڑے نہ ہو کہ شاید میرے نکلنے میں دیر ہو تو تمہیں تکلیف ہو سبحان اللہ کیا شفقت ہے نبی امی کی اپنی امت پر اس سے معلوم ہو گیا کہ جب امام حاضر ہو جب تکبیر کہی جاوے اور شافعیہ کا مذہب یہ ہے کہ جب تک موذن اقامت سے فارغ نہ ہو تب تک کوئی کھڑا نہ ہو اور عامہ علما کا مذہب ہے کہ جونہی موذن تکبیر شروع کرے سب لوگ کھڑے ہو جاویں اور انس رضی اللہ عنہ کی عادت تھی کہ جب امام قد قامت الصلوٰۃ کہتا جب کھڑے ہوتے اور ابوحنیفہ کا قول ہے اور کوفیوں کا کہ حی علی الصلوٰۃ کے وقت کھڑے ہوں اور قد قامت الصلوٰۃ کے وقت امام تکبیر تحریمہ باندھے اور جمہور علما کا سلف سے خلف تک یہ قول ہے کہ موذن جب تک تکبیر سے فارغ نہ ہو تب تک تکبیر تحریمہ نہ باندھی جاوے نووی نے اپنی ہی لکھا ہے عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَزَادَ اِسْحَاقُ فِيْ رِوَايَتِهٖ حَدِيْثَ عَمْرٍو وَسُلَيْمَانَ حَتّٰى تَرَوْنِيْ قَدْ خَرَجْتُ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَمَشٰى اِلَيْهِ رَجُلٌ مِنَ الْمُنَافِقِيْنَ وَنَحْنُ فِيْ قُعُوْدٍ فِيْ قُبَلِ اَنْ يَّخْرُجَ اِلَيْنَا فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا فَاِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اِذَا اَقَامَ فِيْ مُصَلَّاهُ قَبْلَ اَنْ يُّكَبِّرَ ذَكَرَ نَاصَرَفَ وَقَالَ لَنَا مَكَانَكُمْ فَلَمْ نَزَلْ قِيَامًا نَنْتَظِرُهٗ حَتّٰى خَرَجَ اِلَيْنَا وَقَدِ اغْتَسَلَ يَنْطُفُ رَاْسُهٗ مَاءً فَكَبَّرَ فَصَلّٰى بِنَا ترجمہ ابوہریرہ کہتے ہیں کہ ایک بار نماز کی تکبیر کہی گئی اور ہم صفیں برابر کیے ہوئے تھے حضرت کے نکلنے سے پہلے پھر آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نکلے یہاں تک کہ جب اپنی جگہ پر کھڑے ہو گئے ابھی تکبیر تحریمہ نہیں باندھی تھی کہ آپ کو یاد آگیا اور گھر میں لوٹ گئے اور ہم سے فرما گئے کہ اپنی اپنی جگہ کھڑے رہو ہم سب کھڑے رہے آپ کے منتظر تھے کہ آپ نکلے اور سر مبارک سے پانی ٹپک رہا تھا پھر تکبیر کہی اور ہمارے ساتھ نماز پڑھی ف شاید اسی کے بعد آپ نے یہ فرمایا ہو کہ جب تک مجھے دیکھ نہ لو تب تک کھڑے نہ ہو اور اس سے معلوم ہوا کہ تکبیر دوبارہ نہیں کہی غرض ثابت ہوا عدم اعادہ تکبیر کا ایسے واقعات سے اور معلوم ہوا کہ عبادت میں انبیا سے بھول ہو سکتی ہے کہ لوازم بشریت ہے عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ وَصَفَّ النَّاسُ صُفُوْفَهُمْ وَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ مَقَامَهٗ فَاَوْمَاَ اِلَيْهِمْ بِيَدِهٖ اَنْ مَّكَانَكُمْ فَخَرَجَ وَقَدِ اغْتَسَلَ وَرَاْسُهٗ يَنْطُفُ الْمَاءُ فَصَلّٰى بِهِمْ ترجمہ ابوہریرہ نے کہا ایک بار نماز کی تکبیر کہی اور لوگوں نے صف باندھی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے اور اپنے مقام میں کھڑے ہوئے پھر ہمکو ہاتھ سے اشارہ کیا کہ اپنی جگہوں پر رہو اور آپ صف سے نکل گئے اور غسل کیا اور سر سے پانی ٹپک رہا تھا

باب اذا قام الصلوٰۃ اذا احرم الامام

جو رسب کے ساتھ نماز پڑھی **عن** ابی ھریرۃ ان الصلوٰۃ کانت تقام لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیاخذ الناس مصافھم قبل ان یقوم النبی صلی اللہ علیہ وسلم مقامہ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے کہ نماز کی تکبیر آپ کو واسطے کہی جاتی تھی اور لوگ صفون مین اپنی جگہہ لے لیتے تھے قبل اس کے کہ حضرت کھڑے ہون اپنی جگہہ مین **ف** نووی نے کہا کہ قاضی عیاض نے کہا کہ بلال رضی اللہ عنہ دیکھتے رہتے ہون گے حضرت کے نکلنے کو اور لوگ نہ دیکھتے ہونگے جب حضرت بلال کو معلوم ہوا کہ حضرت تشریف لاتے ہین انہون نے تکبیر شروع کی اور لوگ جب حضرت کو دیکھے کھڑے ہوگئے اور اپنی اپنی جگہہ پر برابر ہوگئے پھر جب صفین برابر ہوچکین اپنی جگہہ پہ تشریف لاکر نماز شروع کردی اور اسکے خلاف جہان مروی ہو وہ قضیہ اتفاقیہ ہو یا بیان جواز کے واسطے ہو **عن** جابر بن سمرۃ قال کان بلال یؤذن اذا دحضت فلا یقیم حتی یخرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاذا خرج اقام الصلوٰۃ حین یراہ **ترجمہ** جابر نے کہا بلال جب زوال ہوتا اذان دیتے اور اقامت کہتے یہانتک کہ حضرت تشریف لاوین جب آپ تشریف لاتے اور بلال کو دیکھہ لیتے تب تکبیر کہتے **ف** جیسا ہم ابھی اوپر کہہ آئے **باب** من ادرک رکعۃ من الصلوٰۃ فقد ادرک تلک الصلوٰۃ **ترجمہ** جس نے نماز کی ایک رکعت پالی اس نے نماز پالی **عن** ابی ھریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من ادرک رکعۃ من الصلوٰۃ فقد ادرک الصلوٰۃ **ترجمہ** ابوہریرہ نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے ایک رکعت کسی نماز کی پالی اوس نے وہ نماز پالی **ف** اس حدیث سے کئی مسئلہ معلوم ہوئے **اول** یہ کہ جس نے ایک رکعت پڑھنے کے موافق کسی نماز کا وقت پایا مثلاً کافر اوسوقت اسلام لایا لڑکا بالغ ہوا یا مجنون عاقل ہوا یا حائضہ حیض سے پاک ہوئی وہ نماز اوسپر فرض ہوگئی **دوسری** یہ کہ جس نے ایک رکعت امام کے ساتھہ پڑھ لی وہ جماعت کی فضیلت کو پاچکا اب اگر جمعہ کی نماز تھی تو ایک رکعت اور پڑھ لے اور ظہر اوس سے ساقط ہوگئی **تیسری** یہ کہ ایک رکعت کسی نے قبل طلوع آفتاب پڑھ لی یا قبل غروب آفتاب ادا کرلی اور بعد اسکے آفتاب طلوع ہوگیا یا غروب ہوگیا تو اسکو نماز صبح اور عصر کی مل گئی باقی نماز ادا کرلے اور قضا نہ ہوئی **عن** ابی ھریرۃ ان رسول صلی اللہ علیہ وسلم قال من ادرک رکعۃ من الصلوٰۃ مع الامام فقد ادرک الصلوٰۃ **ترجمہ** ابوہریرہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے امام کے ساتھہ ایک رکعت پڑھ لی اوسکو نماز مل گئی یعنے جماعت کا ثواب حاصل ہوگیا **عن** ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمثل حدیث یحیی عن مالک ولیس فی حدیث احد منھم مع الامام وفی حدیث عبید اللہ قال فقد ادرک

الصلوٰۃ کلہا ترجمہ وہی جو اوپر گزرا مگر ان روایون کی روایت مین مع الامام کا لفظ نہین ہے اور عبید اللہ نے کلہا کا لفظ زیادہ کیا **ف** جس نے ایک رکعت پائی اوس نے ساری نماز پائی صبیح عبید اللہ کی روایت مین ہے اسکا یہ مطلب نہین ہے کہ اب باقی رکعتین ادا ہی نہ کرے کہ یہ خلاف اجماع سلمین ہے بلکہ مراد وہی ہے جو ہم اوپر بیان کر آئے کہ اوسکو ثواب جماعت کا ملگیا یا وہ نماز اوسپر فرض ہو چکی یا ادا ہوئی قضا نہ ہوئی اور باقے رکعتین ضرور ادا کرے کذا قال النووی **عن** ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من ادرک رکعۃ من الصبح قبل ان تطلع الشمس فقد ادرک الصبح ومن ادرک رکعۃ من العصر قبل ان تغرب الشمس فقد ادرک العصر **ترجمہ** ابو ہریرہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسکو ایک رکعت ملی صبح کی قبل طلوع آفتاب کے اوسکو صبح کی نماز مل چکی جسکو ایک رکعت عصر کی ملی قبل غروب آفتاب کے اوسکو عصر کی نماز مل چکی **ف** مطلب اسکا ہم اوپر بیان کر چکے اور خلاصہ یہ ہے کہ مثلاً کسی نے صبح کی نماز کی ایک رکعت قبل طلوع شمس پڑہ لی اور ایک رکعت بعد طلوع اوا کی تو نماز اوس کے صحیح ہوئی اور باطل نہین ہوئی یہی مذہب ہے امام مالک اور امام شافعی اور امام احمد کا اور تمام علمای سلف وخلف کا اور خلاف حنفیہ کا اسمین باطل اور مردود ہے اور ظاہر حدیث ہے اسکا بطلان ظاہر ہے اور عصر کی نماز کی صحت مین سب کا اتفاق ہے **عن** عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ادرک من العصر سجدۃ قبل ان تغرب الشمس او من الصبح قبل ان تطلع فقد ادرکہا والسجدۃ انما ہی الرکعۃ **ترجمہ** ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے عصر کی نماز سے ایک سجدہ قبل غروب آفتاب پالیا یا صبح سے قبل طلوع اوسنے وہ نماز پالی اور سجدہ سے مراد رکعت ہے **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ادرک من العصر رکعۃ قبل ان تغرب الشمس فقد ادرک ومن ادرک من الفجر رکعۃ قبل ان تطلع الشمس فقد ادرک **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** معمر بہذا الاسناد **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **باب** وقات الصلوٰۃ الخمس پنجگانہ نمازون کے وقتون کے بیان مین **عن** ابن شہاب ان عمر بن عبد العزیز اخر العصر شیئا فقال لہ عروۃ اما ان جبریل قد نزل فصلی امام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال لہ عمر اعلم ما تقول یا عروۃ فقال سمعت بشیر بن ابی مسعود یقول سمعت ابا مسعود یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول نزل جبریل علیہ الصلوٰۃ والسلام فامنی

باب ۱۵ منہ

ترجمہ

رَسُلُهُ مَعَهُ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ حَسَبَ مَا رَأَيْتُمُونِي أُصَلِّي وَفِي رِوَايَةٍ

ابن شہاب سے ہی روایت ہے کہ عمر بن عبد العزیز نے ایکدن نماز عصر میں کچھ دیر کی تو عروہ نے اون سے کہا کہ بیشک جبرئیل علیہ السلام اوترے اور نماز پڑہی اُنہون نے امام ہوکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تو عمر بن عبد العزیز نے کہا سمجھ کر کہو کیا کہتے ہو تم اے عروہ انہون نے کہا میں نے سنا ہے بشیر بن ابی مسعود سے وہ کہتے تھے میں نے سنا ہے ابو مسعود سے کہ کہتے تھے میں نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جبرئیل اوترے اور میرے امام ہوئے اور میں نے اون کے ساتھ نماز پڑہی اور پھر نماز پڑہی اور پھر نماز پڑہی پھر نماز پڑہی پھر نماز پڑہی ان کے ساتھ حساب کرتے تھے اپنی انگلیون پر پانچ نمازون کا ف نووی نے کہا اگرچہ اس روایت میں اوقات نماز مذکور نہیں ہیں مگر جابر اور ابن عباس رضے اللہ عنہ کی روایتون میں اوقات مذکور ہیں جنکو ابو داؤد اور ترمذی نے نقل کیا ہے اور شاید بیان راوی نے اوس روایت کیطرف اشارہ کردیا کہ مخاطب پوری روایت کو یاد کرلے باقی رہی تاخیر نماز میں جب تک وقت باقی ہے جمہور کے نزدیک وہ ہے اگرچہ اول وقت ادا کرنا افضل اور بہتر ہے

وَعَنْ شِهَابٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَخَّرَ الصَّلٰوةَ يَوْمًا فَدَخَلَ عَلَيْهِ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ فَأَخْبَرَهُ أَنَّ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ أَخَّرَ الصَّلٰوةَ يَوْمًا وَهُوَ بِالْكُوفَةِ فَدَخَلَ عَلَيْهِ أَبُو مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيُّ فَقَالَ مَا هٰذَا يَا مُغِيرَةُ أَلَيْسَ قَدْ عَلِمْتَ أَنَّ جِبْرِيلَ نَزَلَ فَصَلّٰى فَصَلّٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَلّٰى فَصَلّٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَلّٰى فَصَلّٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَلّٰى فَصَلّٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَلّٰى فَصَلّٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ بِهٰذَا أُمِرْتُ فَقَالَ عُمَرُ لِعُرْوَةَ انْظُرْ مَا تُحَدِّثُ يَا عُرْوَةُ أَوَإِنَّ جِبْرِيلَ هُوَ أَقَامَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقْتَ الصَّلٰوةِ فَقَالَ عُرْوَةُ كَذٰلِكَ كَانَ بَشِيرُ بْنُ أَبِي مَسْعُودٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ عُرْوَةُ وَلَقَدْ حَدَّثَتْنِي عَائِشَةُ نَحْوَ الَّذِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ فِي حُجْرَتِهَا قَبْلَ أَنْ تَظْهَرَ الْفَيْءُ

ترجمہ ابن شہاب سے ہی روایت ہے کہ خلیفہ عمر بن عبد العزیز نے ایک دن نماز عصر میں دیر کی تو عروہ بن زبیر اوسکے پاس آئے اور خبر دی کہ مغیرہ بن شعبہ نے ایک دن نماز میں دیر کی تھی تو ابو مسعود انصاری اوسکے پاس آئے اور کہا اے مغیرہ تم نے یہ کیا کیا تم یہ نہیں جانتے کہ جبرئیل علیہ السلام اوترے اور نماز پڑہی اور حضرت نے اُن کے ساتھ نماز پڑہی پھر نماز پڑہی اور حضرت نے بھی نماز

پڑھی پھر نماز پڑھی اور حضرت نے بھی پڑھی پھر پڑھی ہوں نے اور حضرت نے بھی پڑھی پھر پڑھی اور حضرت نے بھی پڑھی پھر فرمایا جبرائیل نے کہ آپ کو ایسا ہی حکم ہوا ہے (یعنی باوجود اس اہتمام کے خداوند جلیل نے بالتزام جبرائیل اوقات نماز تعلیم فرمائی پھر ہم تمہیں تاخیر کیوں کرتے ہو) ابوبکر بن عبدالعزیز نے عروہ سے کہا اے عروہ تم کیا کہتے ہو کیا جبرائیل نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اوقات نماز تعلیم فرمائی عروہ نے کہا ہاں ایسا ہی بشیر بن ابی مسعود اپنے باپ سے روایت کرتے تھے پھر عروہ نے کہا اور روایت کی مجھ سے حضرت ام المومنین عائشہ بی بی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز ایسے وقت پڑھتے تھے کہ دھوپ انکے آنگن میں ہوتی تھی دیوار پر چڑھنے نہ پاتی تھی ف اللہ اللہ ایک زمانہ ایسا تھا کہ ایک دن کی تاخیر صلوٰۃ سے جو خلیفۂ وقت اور امیر المومنین سے واقع ہوئی تھی غور کا اور پیرمواخذہ کیا گیا اور ایک ایام بدانجام ہیں کہ ہزاروں بلکہ لاکھوں اہل اسلام جاتے بھی نہیں کہ نماز کیا چیز ہے امرا تو کبھی ہوئے سے قبل ظہر نہیں گرے اور اس روایت میں ایک عجب یہ ہے کہ پوری روایت میں حضرت جبرائیل نے ایک دن اول وقت سب نمازیں ادا کیں ہیں ایک دن آخر وقت مستحب میں پڑھتے تو خود جواز تاخیر معلوم ہوتا ہے اور جب تاخیر کا جواز ثابت ہوا تو استدلال عروہ کا کیونکر درست ہوگا مگر اسکا جواب جو دیا ہے کہ شاید خلیفہ نے آخر وقت مستحب بھی زیادہ تاخیر کی استدلال انکا صحیح ہوگیا کہ اسقدر تاخیر جائز نہیں عَنْ عَائِشَةَ رض كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ طَالِعَةٌ فِي حُجْرَتِي لَمْ يَظْهَرِ الْفَيْءُ بَعْدُ وَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ لَمْ يَظْهَرِ الْفَيْءُ بَعْدُ ترجمہ ام المومنین عائشہ رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز پڑھتے تھے اور سورج میرے حجرہ میں چمکتا تھا عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ فِي حُجْرَتِهَا لَمْ يَظْهَرِ الْفَيْءُ مِنْ حُجْرَتِهَا ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہے کہ خبر دی ہوں نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز پڑھتے تھے اور دھوپ انکے آنگن سے اوپر نہ چڑھتی تھی ف معلوم ہوا کہ آنگن آپکے چھوٹا تھا اور دیواریں اس سے بھی زیادہ چھوٹی تھیں کہ جب سایہ دیوار ایک مثل ہو جاتا تھا دھوپ آنگن میں رہتی تھی بعد اسکے اوپر چڑھ جاتی تھی عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ وَاقِعَةٌ فِي حُجْرَتِي ترجمہ ام المومنین عائشہ رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز پڑھتے تھے اور ابھی سورج میرے حجرہ میں تھا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّبِيَّ قَالَ اِذَا صَلَّيْتُمُ الْفَجْرَ فَاِنَّهُ وَقْتٌ اِلٰى اَنْ تَطْلُعَ قَرْنُ الشَّمْسِ الْاَوَّلُ ثُمَّ اِذَا صَلَّيْتُمُ الظُّهْرَ فَاِنَّهُ وَقْتٌ اِلٰى اَنْ يَحْضُرَ الْعَصْرُ فَاِذَا صَلَّيْتُمُ الْعَصْرَ فَاِنَّهُ وَقْتٌ اِلٰى اَنْ تَصْفَرَّ الشَّمْسُ فَاِذَا صَلَّيْتُمُ الْمَغْرِبَ فَاِنَّهُ وَقْتٌ اِلٰى اَنْ يَسْقُطَ الشَّفَقُ فَاِذَا صَلَّيْتُمُ الْعِشَاءَ فَاِنَّهُ وَقْتٌ اِلٰى نِصْفِ اللَّيْلِ ترجمہ عبداللہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم صبح کی نماز پڑھ چکو تو وقت اسکا باقی رہتا ہے اوپر کنارہ سورج کا نکلنے پر جب تم ظہر پڑھ چکو تو اسکا وقت باقی ہے جب تک کہ وقت آوے پھر جب عصر پڑھ چکے تو اسکا وقت باقی

ہے جب تک آفتاب زرد نہو پھر جب مغرب پڑھ چکے تو اسکا وقت باقی ہے جب تک شفق غروب ہو پھر جب تم عشا
پڑھ چکے تو اسکا وقت باقی ہے آدھی رات تک **ف** حدیث دلیل ہے جمہور کی کہ اوقات خمسہ انکے نزدیک کسی وقت
تک باقی رہتے ہین مگر عشا کا وقت مستحب نصف شب تک ہے جیسا اس حدیث مین آیا ہے اور وقت ادا اسکا صبح
تک ہے جیسا ابو قتادہ کی روایت مین آگے آتا ہے اوس باب مین کہ جو شخص نماز بھول جاوے یا سو جاوے **عن**
عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَقْتُ الظُّهْرِ مَا لَمْ يَحْضُرِ الْعَصْرُ وَوَقْتُ
الْعَصْرِ مَا لَمْ تَصْفَرَّ الشَّمْسُ وَوَقْتُ الْمَغْرِبِ مَا لَمْ يَسْقُطْ ثَوْرُ الشَّفَقِ وَوَقْتُ الْعِشَاءِ اِلٰى نِصْفِ اللَّيْلِ
صلوٰۃ الفجر وَوَقْتُ الصُّبْحِ مَا لَمْ تَطْلُعِ الشَّمْسُ **ترجمہ** عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وقت
ظہر کا باقی ہے جبتک کہ عصر کا آدھی یعنے آفتاب کا سایہ ایک مثل ہو جاوے اور وقت مستحب عصر کا باقی ہے جب تک
کہ آفتاب زرد نہو اور وقت مغرب کا باقی ہے جب تک کہ تیرہی شفق کی نہ جاوے اور وقت مستحب عشا کا باقی ہے
جب تک کہ آدھی رات نہ ہووے اور وقت فجر کا باقی ہے جب تک آفتاب نہ نکلے **عن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو
اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَقْتُ الظُّهْرِ اِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ وَكَانَ ظِلُّ الرَّجُلِ كَطُوْلِهٖ
مَا لَمْ يَحْضُرِ الْعَصْرُ وَوَقْتُ الْعَصْرِ مَا لَمْ تَصْفَرَّ الشَّمْسُ وَوَقْتُ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ مَا لَمْ يَغِبِ الشَّفَقُ وَ
وَقْتُ صَلٰوةِ الْعِشَاءِ اِلٰى نِصْفِ اللَّيْلِ الْاَوْسَطِ وَوَقْتُ صَلٰوةِ الصُّبْحِ مِنْ طُلُوْعِ الْفَجْرِ مَا لَمْ تَطْلُعِ الشَّمْسُ
قرن الشیطان فَاِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ فَاَمْسِكْ عَنِ الصَّلٰوةِ فَاِنَّهَا تَطْلُعُ بَيْنَ قَرْنَيْ شَيْطَانٍ **ترجمہ** عبداللہ سے کہا کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وقت ظہر کا جب ہوتا ہے کہ سورج ڈھل جاوے اور رہتا ہے جب تک کہ ہو جاوے سایہ ہر آدمی
کا اوسکی بالا برابر جب تک عصر کا وقت نہ آوے اور وقت عصر کا جب تک رہتا ہے کہ آفتاب زرد نہو اور وقت
مغرب کا جبتک رہتا ہے کہ شفق غائب نہو اور وقت عشا کا جب تک رہتا ہے کہ بیچ کی آدھی رات نہ ہو اور وقت
صبح فجر کا طلوع فجر سے جب تک ہے کہ آفتاب نہ نکلے پھر جب آفتاب نکل آوے تو نماز سے کنارہ رہیو کہ وہ شیطان کے دونو
سینگون مین سے نکلتا ہے **ف** نووی نے کہا شفق سے مراد وہ سرخی ہے جو آسمان پر ظاہر ہوتی اور یہی
مذہب شافعی اور جمہور فقہا کا اور اہل لغت کا اور ابو حنیفہ اور مزنی اور ایک فرقہ فقہا اور اہل لغت کا کہتا
ہے کہ مراد اسسے وہ سپیدی ہے جو بعد زوال سرخی کے ہی تھوڑی دیر رہتی ہے مگر قول اول راجح ہے چنانچہ اس
مین نووی نے تہذیب اللغات اور شرح مہذب مین بہت دلائل نقل کیے ہین اور شیطان کے سینگون سے
یا تو اسی کی جماعت اور گروہ مراد ہے یا اسکا ایک کنارہ سر کا اور ظاہر حدیث مغیرہ نے زوال ہے اور مطلب یہ ہے کہ وہ

کے وقت اپنا سر سورج کے نزدیک کر دیتا ہے کہ جو لوگ سورج کو سجدہ کریں وہ سجدہ گویا اوس مردود کو ہووے اور اس وقت گویا شیطان اور اسکا گروہ کا غلبہ اور تسلط ہوتا ہے اسلیے اوسوقت نماز کو منع فرمایا **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بَابُ الصَّلٰوةِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّهٗ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ وَّقْتِ الصَّلَوَاتِ فَقَالَ وَقْتُ صَلٰوةِ الْفَجْرِ مَا لَمْ يَطْلُعْ قَرْنُ الشَّمْسِ الْاَوَّلُ وَوَقْتُ صَلٰوةِ الظُّهْرِ اِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ عَنْ بَطْنِ السَّمَآءِ مَا لَمْ تَحْضُرِ الْعَصْرُ وَوَقْتُ صَلٰوةِ الْعَصْرِ مَا لَمْ تَصْفَرَّ الشَّمْسُ وَيَسْقُطْ قَرْنُهَا الْاَوَّلُ وَوَقْتُ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ اِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ مَا لَمْ يَسْقُطِ الشَّفَقُ وَوَقْتُ صَلٰوةِ الْعِشَآءِ اِلٰى نِصْفِ اللَّيْلِ

ترجمہ عبداللہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نمازوں کا وقت پوچھا فرمایا نماز فجر کا وقت جب تک ہے کہ اوپر کا کنارہ سورج کا نہ نکلے اور نماز ظہر کا وقت جب ہے کہ آفتاب ڈھل جاوے آسمان کے بیچ سے جب تک کہ عصر کا وقت نہ آوے اور عصر کا وقت جبتک ہے کہ آفتاب زرد ہووے اور اوپر کا کنارہ اسکا ڈوب نہ جاوے اور وقت نماز مغرب کا جب ہے کہ آفتاب ڈوب جاوے جبتک کہ شفق نہ ڈوبے اور وقت نماز عشا کا آدھی رات تک ہے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَحْيٰى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبِيْ يَقُوْلُ لَا يُسْتَطَاعُ الْعِلْمُ بِرَاحَةِ الْجِسْمِ ترجمہ عبداللہ نے کہا میں نے اپنے باپ یحیی سے سنا کہ فرماتے تھے علم آرام طلبی کے ساتھ نصیب نہیں ہوتا **ف** نووی نے کہا اگرچہ اسحدیث کو موقیت صلوۃ سے کچھ تعلق نہیں مگر تاہم امام مسلم نے اس جگہ شاید اسلیے ذکر کر دیا کہ عبداللہ بن عمر کی روایت کو جو کئی عمدہ طریقوں سے روایت کیا ہے اور اسکی کثرت فوائد اور وفور مقاصد پر نظر کی تو علم کی عادت کا خیال کر کے لوگوں کی ترغیب و تحریص کے لیے اوسکو نقل کر دیا کہ تو کہ ہمیشہ علم کے طالب رہیں **عَنْ** بُرَيْدَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَهٗ عَنْ وَّقْتِ الصَّلٰوةِ فَقَالَ صَلِّ مَعَنَا هٰذَيْنِ يَعْنِي الْيَوْمَيْنِ فَلَمَّا زَالَتِ الشَّمْسُ اَمَرَ بِلَالًا فَاَذَّنَ ثُمَّ اَمَرَهٗ فَاَقَامَ الظُّهْرَ ثُمَّ اَمَرَهٗ فَاَقَامَ الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ بَيْضَآءُ نَقِيَّةٌ ثُمَّ اَمَرَهٗ فَاَقَامَ الْمَغْرِبَ حِيْنَ غَابَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ اَمَرَهٗ فَاَقَامَ الْعِشَآءَ حِيْنَ غَابَ الشَّفَقُ ثُمَّ اَمَرَهٗ فَاَقَامَ الْفَجْرَ حِيْنَ طَلَعَ الْفَجْرُ فَلَمَّا اَنْ كَانَ الْيَوْمُ الثَّانِيْ اَمَرَهٗ فَاَبْرَدَ بِالظُّهْرِ فَاَبْرَدَ بِهَا فَاَنْعَمَ اَنْ يُّبْرِدَ وَصَلَّى الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ اَخِّرْهَا فَوْقَ الَّذِيْ كَانَ وَصَلَّى الْمَغْرِبَ قَبْلَ اَنْ يَّغِيْبَ الشَّفَقُ وَصَلَّى الْعِشَآءَ بَعْدَ مَا ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ وَصَلَّى الْفَجْرَ فَاَسْفَرَ بِهَا ثُمَّ قَالَ اَيْنَ السَّآئِلُ عَنْ وَّقْتِ الصَّلٰوةِ فَقَالَ الرَّجُلُ اَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَقْتُ صَلَاتِكُمْ

بیتین ہمارا ئیتم ترجمہ بریدہ نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک شخص نے نماز کا وقت پوچھا سو آپ نے فرمایا تم دو روز ہمارے ساتھ نماز پڑھو سو جب آفتاب ڈھل گیا بلال کو حکم دیا انہون نے اذان دی پھر حکم دیا انہون نے اقامت کہی پھر عصر پڑھی اور سورج بلند تھا سفید صاف پھر حکم دیا سو اقامت کہی مغرب کی جب آفتاب ڈوب گیا پھر حکم دیا سو اقامت کہی عشا کی جب شفق ڈوب گئی پھر حکم دیا سو اقامت کہی فجر کی جب فجر طلوع ہوئی پھر جب دوسرا دن ہوا حکم کیا تو ٹھنڈے وقت پڑھی ظہر اور بہت ٹھنڈی وقت پڑھی اور عصر پڑھی اور سورج بلند تھا مگر روز اول سے ذرا تاخیر کی اور مغرب پڑھی قبل شفق ڈوبنے کے اور عشا پڑھی بعد نہائی رات کی اور فجر پڑھی جب خوب روشنی ہوگئی پھر فرمایا وہ سائل کہان ہے جو نماز کا وقت پوچھتا تھا اس نے عرض کی کہ میں حاضر ہون اے رسول اللہ کے آپ نے فرمایا کہ یہ جو دونون وقت تم نے دیکھے ان کے بیچ میں سب وقت ہے تمہاری نماز کا **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ وقت مغرب کا بھی دراز ہے ایسا تنگ نہیں جیسا بعضون نے سمجھا ہے کہ بعد غروب آفتاب کے اتنا ہے وقت ہے کہ آدمی اس میں طہارت کر کے نماز ادا کر لے اور اس حدیث میں آپ نے اسکو جواب کو کر کے بتا دیا کہ اس میں زبانی بتانے سے زیادہ ایضاح اور سہولت ہے اور اس سے ثابت ہوا کہ تاخیر بیان کے وقت حاجت سے جائز ہے اور یہی مذہب ہے جمہور اصولیین کا اور یہ بھی معلوم ہوا کہ کسی مصلحت دینی سے تاخیر نماز کی وقت مستحب تک روا ہے نہ یہانتک کہ وقت مکروہ آجاوے

فقال لہ

عن بریدۃ ان رجلا اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فسالہ عن مواقیت الصلوۃ فقال اشھد معنا الصلوۃ فامر بلالا فاذن بغلس فصلی الصبح حین طلع الفجر ثم امرہ بالظھر حین زالت الشمس عن بطن السماء ثم امرہ بالعصر والشمس مرتفعۃ ثم امرہ بالمغرب حین وجبت الشمس ثم امرہ بالعشاء حین وقع الشفق ثم امرہ الغد فنور بالصبح ثم امرہ بالظھر فابرد ثم امرہ بالعصر والشمس بیضاء نقیۃ لم تخالطھا صفرۃ ثم امرہ بالمغرب قبل ان یقع الشفق ثم امرہ بالعشاء عند ذھاب ثلث اللیل او بعضہ فلما اصبح قال این السائل ما بین ھذین وقت ترجمہ بریدہ نے کہا کہ ایک مرد آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور نماز کے وقت آپ سے پوچھی آپ نے فرمایا تم ہمارے ساتھ نماز میں حاضر رہو پھر حکم کیا بلال کو انہون نے اذان دی تاریکی میں پھر نماز پڑھی صبح کی جب صبح طلوع ہوئی پھر حکم کیا ظہر کا جب آفتاب ڈھلا آسمان کے بیچ سے پھر حکم کیا عصر کا اور سورج بلند تھا پھر حکم دیا مغرب کا جب سورج ڈوبا پھر حکم دیا عشا کا جب شفق ڈوبی پھر دوسرے دن حکم

دیا صبح کا جب روشنی ہوگئی پھر حکم کیا ظہر کا جب آفتاب ڈھل گیا تھا آسمان کے بیچ سے پھر حکم کیا انکو عصر کا اور سورج بلند تھا پھر حکم کیا انکو مغرب کا جب سورج ڈوب گیا پھر حکم کیا انکو عشا کا جب باقی رہی شفق پھر حکم کیا انکو دوسرے دن اور روشنی میں پڑھی صبح پھر حکم کیا انکو ظہر کا اور ٹھنڈے وقت پڑھا پھر حکم کیا انکو عصر کا اور سورج سفید صاف تھا کہ اسمیں زردی نہیں ملنے پائی تھی پھر حکم کیا انکو مغرب کا قبل اسکے کہ شفق جانے پاوے پھر حکم کیا انکو عشا کا جب ثلث لیل گذر گئی یا اس سے کچھ کم تک کیا اس میں حرمی نے (جو راوی حدیث ہیں) پھر جب صبح ہوئی فرمایا کہاں ہے وہ سائل پھر فرمایا اس درمیان میں جو تم نے دیکھا سب وقت ہے عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ اَتَاہُ سَائِلٌ یَسْاَلُہٗ عَنْ مَّوَاقِیْتِ الصَّلٰوۃِ فَلَمْ یَرُدَّ عَلَیْہِ شَیْئًا قَالَ فَاَقَامَ الْفَجْرَ حِیْنَ انْشَقَّ الْفَجْرُ وَالنَّاسُ لَا یَکَادُ یَعْرِفُ بَعْضُھُمْ بَعْضًا ثُمَّ اَمَرَہٗ فَاَقَامَ بِالظُّھْرِ حِیْنَ زَالَتِ الشَّمْسُ وَالْقَائِلُ یَقُوْلُ قَدِ انْتَصَفَ النَّھَارُ وَھُوَ کَانَ اَعْلَمَ مِنْھُمْ ثُمَّ اَمَرَہٗ فَاَقَامَ بِالْعَصْرِ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَۃٌ ثُمَّ اَمَرَہٗ فَاَقَامَ بِالْمَغْرِبِ حِیْنَ وَقَعَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ اَمَرَہٗ فَاَقَامَ الْعِشَآءَ حِیْنَ غَابَ الشَّفَقُ ثُمَّ اَخَّرَ الْفَجْرَ مِنَ الْغَدِ حَتّٰی انْصَرَفَ مِنْھَا وَالْقَائِلُ یَقُوْلُ قَدْ طَلَعَتِ الشَّمْسُ اَوْ کَادَتْ ثُمَّ اَخَّرَ الظُّھْرَ حَتّٰی کَانَ قَرِیْبًا مِّنْ وَّقْتِ الْعَصْرِ بِالْاَمْسِ ثُمَّ اَخَّرَ الْعَصْرَ حَتّٰی انْصَرَفَ مِنْھَا وَالْقَائِلُ یَقُوْلُ قَدِ احْمَرَّتِ الشَّمْسُ ثُمَّ اَخَّرَ الْمَغْرِبَ حَتّٰی کَانَ عِنْدَ سُقُوْطِ الشَّفَقِ ثُمَّ اَخَّرَ الْعِشَآءَ حَتّٰی کَانَ ثُلُثُ اللَّیْلِ الْاَوَّلُ ثُمَّ اَصْبَحَ فَدَعَا السَّائِلَ فَقَالَ الْوَقْتُ بَیْنَ ھٰذَیْنِ ترجمہ ابی موسیٰ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خدمت میں ایک سائل حاضر ہوا اور اوقات نماز پوچھی آپ نے اسوقت کچھ جواب نہیں دیا (اس لیے کہ آپکو کرکے بتانا منظور تھا) پھر اذان کی فجر جب فجر نکلی اور لوگ ایک دوسرے کو پہچانتے نہ تھے (یعنے اندھیرے کے سبب) پھر حکم کیا اور اذان کی ظہر جب ڈھل گیا آفتاب اور کہنے والا کہتا تھا کہ دوپہر ہوگئی اور حضرت سب سے بہتر جانتے تھے پھر حکم کیا انکو اور اذان کی عصر اور سورج بلند تھا پھر حکم کیا انکو اور اذان کی مغرب جب سورج ڈوب گیا پھر حکم کیا انکو اور اذان کی عشا جب ڈوب گئی شفق پھر حکم کیا فجر کا دوسرے دن اور جب اس سے فارغ ہوئے تو کہنے والا کہتا تھا کہ سورج نکل آیا یا نکلنے کو ہے پھر تاخیر کی ظہر میں یہانتک کہ قریب ہوگیا کل کی عصر پڑھنے کا وقت پھر تاخیر کی عصر میں یہانتک کہ جب فارغ ہوئے کہنے والا کہتا تھا کہ آفتاب سرخ ہوگیا پھر تاخیر کی مغرب کی کہ شفق ڈوبنے کے قریب ہوگئی پھر تاخیر کی عشا کی یہانتک کہ تہائی رات ہوگئی پھر صبح ہوئی اور سائل کو بلایا اور فرمایا وقت نماز کے ان دونوں وقتوں کے بیچ میں ہیں عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی اَنَّ سَائِلًا

المغرب

اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلَهُ عَنْ مَّوَاقِيْتِ الصَّلٰوةِ بِمِثْلِ حَدِيْثِ ابْنِ نُمَيْرٍ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ قَبْلَ اَنْ يَّغِيْبَ الشَّفَقُ فِي الْيَوْمِ الثَّانِيْ ترجمہ ابی موسیٰ نے وہی روایت کی جو اوپر گذری صرف اتنا فرق ہے کہ اس راوی نے کہا کہ نماز پڑھی سغرب کی قبل غروب شفق کے دوسرے دن **باب** اِسْتِحْبَابِ الْاِبْرَادِ بِالظُّهْرِ فِيْ شِدَّةِ الْحَرِّ لِمَنْ يَّمْضِيْ اِلٰى جَمَاعَةٍ وَّنَالَهُ الْحَرُّ فِيْ طَرِيْقِهٖ گرمی میں ظہر ٹھنڈی وقت پڑھنے کا بیان **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّهٗ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَاَبْرِدُوْا عَنِ الصَّلٰوةِ فَاِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ ترجمہ ابوہریرہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب گرمی زیادہ ہو تو ٹھنڈے وقت پڑھو (یعنی نماز ظہر کی) اسلیے کہ گرمی کی شدت دوزخ کی بھاپ سے ہے **عَنْ** اَبِيْ سَلَمَةَ وَسَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّهُمَا سَمِعَا اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ سَوَاءٍ ترجمہ ابی سلمہ اور سعید بن مسیب دونوں نے ابوہریرہ سے وہی حدیث سنی جو اوپر گذری **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ يَوْمٌ حَارٌّ اَبْرِدُوْا بِالصَّلٰوةِ فَاِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ **قَالَ** عَمْرٌو وَحَدَّثَنِيْ بْنُ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ بِنَحْوِ ذٰلِكَ ترجمہ ابوہریرہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب گرم دن ہو تو ٹھنڈے وقت نماز ادا کرو اسلیے کہ شدت گرمی کی جہنم کی بھاپ سے ہے عمرو نے کہا مجھ سے ابن شہاب نے کہا انہوں نے ابن مسیب سے اور ابی سلمہ سے روایت کی ابی ہریرہ نے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی روایت کی اسند **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ هٰذَا الْحَرَّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَاَبْرِدُوْا بِالصَّلٰوةِ **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْمَا اَحْسِبُ اَنْ قَدْ ذَكَرَ اَحَادِيْثَ مِنْهَا وَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبْرِدُوْا عَنِ الْحَرِّ فِي الصَّلٰوةِ فَاِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ ترجمہ دونوں راویوں کا وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ اَذَّنَ مُؤَذِّنُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالظُّهْرِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبْرِدْ اَبْرِدْ اَوْ قَالَ اِنْتَظِرْ اِنْتَظِرْ وَقَالَ اِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَاِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَاَبْرِدُوْا عَنِ الصَّلٰوةِ قَالَ اَبُوْ ذَرٍّ حَتّٰى رَاَيْنَا فَيْءَ التُّلُوْلِ ترجمہ ابوذر نے کہا اذان دی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے موذن نے ظہر کی تو آپ نے فرمایا ذرا ٹھنڈا ہونے دو ذرا ٹھنڈا ہونے دو یا فرمایا ذرا انتظار کرو ذرا انتظار کرو اور فرمایا شدت گرمی کی جہنم کی بھاپ سے ہے پھر جب شدت سے گرمی ہو تو نماز کو ٹھنڈے وقت ادا کرو ابوذر نے کہا یہانتک انتظار ہوا کہ ہمنے ٹیلوں کے سایے تک دیکھ لیے **ف**

عَنِ الصَّلٰوةِ

یعنے بہت دیر ہوئی اس لیئے کہ ٹیلا زمین سے تھوڑا ملا ہوا ہوتا ہے اور چاروں طرف سے دبا ہوا اوس کا سر نہیں پڑتا مگر جب کہ زوال کو زیادہ دیر ہوجاوے مگر اس سے یہ نہیں معلوم ہوتا کہ ایک مثل کے بعد پڑھی ہو ایسی کہ اگر یہ ہوتا تو راوی اسی مثل کو بیان کرتا کہ یہ آسان تھا بخلاف ٹیلوں کے رہے **عَنْ** اَبِیْ سَعِیْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِشْتَکَتِ النَّارُ اِلٰی رَبِّہَا فَقَالَتْ یَا رَبِّ اَکَلَ بَعْضِیْ بَعْضًا فَاَذِنَ لَہَا بِنَفَسَیْنِ نَفَسٍ فِی الشِّتَاءِ وَنَفَسٍ فِی الصَّیْفِ فَھُوَ اَشَدُّ مَا تَجِدُوْنَ مِنَ الْحَرِّ وَاَشَدُّ مَا تَجِدُوْنَ مِنَ الزَّمْہَرِیْرِ ترجمہ ابوہریرہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شکایت کی دوزخ کی آگ نے اپنے پروردگار کی آگے اور عرض کی کہ اے رب کہا گیا میرا ایک ٹکڑا دوسرے کو تو اجازت دی اوسکو دو سانس کی ایک سانس جاڑے مین اور ایک سانس گرمی مین سو اسی وجہ سے ہے جو تم پاتے ہو شدت گرمی اور سردی کی **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا کَانَ الْحَرُّ فَاَبْرِدُوْا عَنِ الصَّلٰوۃِ فَاِنَّ شِدَّۃَ الْحَرِّ مِنْ فَیْحِ جَھَنَّمَ وَذَکَرَ اَنَّ النَّارَ اشْتَکَتْ اِلٰی رَبِّہَا فَاَذِنَ لَہَا فِیْ کُلِّ عَامٍ بِنَفَسَیْنِ نَفَسٍ فِی الشِّتَاءِ وَنَفَسٍ فِی الصَّیْفِ ترجمہ اور پھر گذرا **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَتِ النَّارُ رَبِّ اَکَلَ بَعْضِیْ بَعْضًا فَاَذِنَ لِیْ اَتَنَفَّسْ فَاَذِنَ لَہَا بِنَفَسَیْنِ نَفَسٍ فِی الشِّتَاءِ وَنَفَسٍ فِی الصَّیْفِ فَمَا وَجَدْتُمْ مِنْ بَرْدٍ اَوْ زَمْہَرِیْرٍ فَمِنْ نَفَسِ جَھَنَّمَ وَمَا وَجَدْتُمْ مِنْ حَرٍّ اَوْ حَرُوْرٍ فَمِنْ نَفَسِ جَھَنَّمَ ترجمہ ابوہریرہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا دوزخ نے کہا اے رب میرے کہا گیا میرا ایک ٹکڑا دوسرے کو سو اجازت دی مجھے دو سانسون کی سو اجازت دی اوسے دو سانسون کی ایک سانس جاڑے مین ایک گرمی مین سو جو پاتے ہو تم سردی سو وہ جہنم کے سانس سے ہے اور جو پاتے ہو تم گرمی سو وہ بھی جہنم کی سانس سے ہے **ف** نووی نے ذکر کیا کہ قاضی عیاض نے کہا کہ اللہ تعالی نے دوزخ کو ادراک اور قوت تکلم دی ہے کہ اوس نے اپنے رب سے شکایت کی اور اہل سنت کا مذہب ہے کہ دوزخ اور جنت دونو مخلوق اور موجود ہین اور یہ سب احادیث اپنے ظاہر پر محمول ہین ظاہر حدیث یہی ہے اور ابراد مشروع ہے ظہر مین نہ عصر مین مگر نزدیک اشہب مالکی کے اور صلوۃ جمعہ مین ابراد جمہور کے نزدیک مشروع نہین مگر بعض اصحاب شافعیہ کے نزدیک **باب** اِسْتِحْبَابِ تَقْدِیْمِ الظُّھْرِ فِیْ اَوَّلِ الْوَقْتِ فِیْ غَیْرِ شِدَّۃِ الْحَرِّ جب گرمی نہ ہو تو ظہر اول وقت پڑھنے کا بیان **عَنْ** جَابِرِ بْنِ سَمُرَۃَ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّی الظُّھْرَ اِذَا دَحَضَتِ الشَّمْسُ

ترجمہ صحابی نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم ظہر پڑھا کرتے تھے جب آفتاب ڈھل جاتا تھا **ف** اس حدیث سے ثابت ہوا کہ جب گرمی نہ ہو تو اول وقت پڑھنا ظہر کا مستحب ہے **عَنْ** خَبَّابٍ قَالَ شَكَوْنَا إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلٰوةَ فِي الرَّمْضَاءِ فَلَمْ يُشْكِنَا ترجمہ خباب نے کہا ہم نے شکایت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہایت دھوپ میں نماز پڑھنے کی (یعنی ظہر میں) تو ہماری شکایت کو قبول نہ فرمایا **ف** شاید لوگ خواہاں ہوں گے کہ آخر وقت مستحب سے بھی زیادہ تاخیر فرماویں **عَنْ** خَبَّابٍ قَالَ أَتَيْنَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَكَوْنَا إِلَيْهِ حَرَّ الرَّمْضَاءِ فَلَمْ يُشْكِنَا قَالَ زُهَيْرٌ قُلْتُ لِأَبِي إِسْحَاقَ أَفِي الظُّهْرِ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ أَفِي تَعْجِيلِهَا قَالَ نَعَمْ ترجمہ خباب نے کہا ہم آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اور شکایت کی آپ سے سخت دوپہر کی تو آپ نے قبول نہ فرمائی شکایت ہمارے کہا میں نے ابی اسحاق سے پوچھا کیا ظہر کی نماز کی شکایت تھی انہوں نے کہا ہاں میں نے کہا اول وقت نماز ادا کرنے کی انہوں نے کہا ہاں **عَنْ** أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شِدَّةِ الْحَرِّ فَإِذَا لَمْ يَسْتَطِعْ أَحَدُنَا أَنْ يُمَكِّنَ جَبْهَتَهُ مِنَ الْأَرْضِ بَسَطَ ثَوْبَهُ فَسَجَدَ عَلَيْهِ ترجمہ انس نے کہا ہم نماز پڑھتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گرمی کی شدت میں پھر جب کسی سے پیشانی سجدہ میں زمین پر نہ رکھی جاتی تھی تو اپنا کپڑا بچھا کر اس کے اوپر سجدہ کرتا تھا **بَابُ** اِسْتِحْبَابِ التَّبْكِيرِ بِالْعَصْرِ عصر اول وقت پڑھنے کا بیان **عَنْ** أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ حَيَّةٌ فَيَذْهَبُ الذَّاهِبُ إِلَى الْعَوَالِي فَيَأْتِي الْعَوَالِيَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ ثُمَّ يَذْكُرُ قُتَيْبَةُ فَيَأْتِي الْعَوَالِيَ ترجمہ انس نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز پڑھتے تھے اور سورج بلند رہتا تھا اور ہمیں گرمی ہوتی تھی اور جانے والا جاتا تھا اونچے کناروں تک اور وہ وہاں پہونچ جاتا تھا اور آفتاب بلند رہتا تھا قتیبہ نے اپنی روایت میں اونچے کناروں کا ذکر نہیں کیا **عَنْ** أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي الْعَصْرَ بِمِثْلِهِ سواد ترجمہ مثل روایت بالا کے ہے **عَنْ** أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي الْعَصْرَ ثُمَّ يَذْهَبُ الذَّاهِبُ إِلَى قُبَاءٍ فَيَأْتِيهِمْ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ ترجمہ انس نے کہا ہم نماز عصر پڑھ کر قبا کو جاتے تھے اور وہاں پہونچ کر بھی آفتاب بلند رہتا تھا **ف** بعض کنارے بلند مدینہ کے آٹھ میل تک تھے اور بعض تین میل دو میل تک اور قبا مدینہ سے تین میل تھی **عَنْ** أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي الْعَصْرَ ثُمَّ يَخْرُجُ الْإِنْسَانُ إِلَى بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ

يذهب

فَيَجِدُهُمْ يُصَلُّونَ الْعَصْرَ ترجمہ انس نے کہا ہم نماز پڑھ چکتے تھے پھر آدمی جاتا تھا بنی عمرو بن عوف کے محلہ
مین اور انکو نماز پڑھتے ہوئے پاتا ف نووی نے ذکر کیا کہ بنی عمرو بن عوف مدینہ سے دو میل پر تھی اس حدیث سے
معلوم ہوا کہ حضرت کے مسجد مین بہت اول وقت نماز عصر ہوتی تھی اور افضل یہی ہے عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ
عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّهٗ دَخَلَ عَلٰى اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فِيْ دَارِهٖ بِالْبَصْرَةِ حِيْنَ انْصَرَفَ مِنَ الظُّهْرِ وَدَارُهٗ بِجَنْبِ
الْمَسْجِدِ فَلَمَّا دَخَلْنَا عَلَيْهِ قَالَ اَصَلَّيْتُمُ الْعَصْرَ فَقُلْنَا لَهٗ اِنَّمَا انْصَرَفْنَا السَّاعَةَ مِنَ الظُّهْرِ قَالَ فَصَلُّوا
الْعَصْرَ فَقُمْنَا فَصَلَّيْنَا فَلَمَّا انْصَرَفْنَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ تِلْكَ صَلٰوةُ
الْمُنَافِقِ يَجْلِسُ يَرْقُبُ الشَّمْسَ حَتّٰى اِذَا كَانَتْ بَيْنَ قَرْنَيِ الشَّيْطَانِ قَامَ فَنَقَرَهَا اَرْبَعًا لَا يَذْكُرُ اللّٰهَ
فِيْهَا اِلَّا قَلِيْلًا ترجمہ علاء سے روایت ہے کہ وہ انس بن مالک کے گھر گئے ظہر پڑھ کر اور انس کا گھر مسجد کے پاس تھا
پھر جب ہم لوگ گئے انکے یہان تو انہون نے کہا تم عصر پڑھ چکے ہمنے کہا ہم تو ابھی ظہر پڑھ کر آئے ہین تو انہون
نے کہا عصر پڑھ لو پھر جب عصر پڑھ چکے تو انہون نے کہا مین نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے
یہ نماز منافق کی ہے کہ بیٹھا سورج کو دیکھتا رہے پھر جب وہ دونون سینگون مین شیطان کے ہو جاتا ہے اوٹھکر
چار چونچی مارتا ہے خدا کو نہین یاد کرتا مگر تھوڑا عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ يَقُوْلُ صَلَّيْنَا مَعَ عُمَرَ
بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ الظُّهْرَ ثُمَّ خَرَجْنَا حَتّٰى دَخَلْنَا عَلٰى اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فَوَجَدْنَاهُ يُصَلِّي الْعَصْرَ فَقُلْتُ يَا
عَمِّ مَا هٰذِهِ الصَّلٰوةُ الَّتِيْ صَلَّيْتَ قَالَ الْعَصْرُ وَهٰذِهٖ صَلٰوةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الَّتِيْ كُنَّا نُصَلِّيْ مَعَهٗ ترجمہ ابی امامہ کہتے ہین کہ ہم عمر بن عبد العزیز کے ساتھ ظہر پڑھی پھر گئے انس بن
مالک کے پاس اور انکو دیکھا کہ وہ نماز پڑھتے ہین عصر کی تو مین نے کہا اے میرے چچا یہ کون سی نماز ہے انہون نے فرمایا
عصر کی اور یہ وہ نماز ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پڑھا کرتے تھے (یعنی وقت مسنون یہی ہے)
عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّهٗ قَالَ وَلَّى لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَصْرَ فَلَمَّا انْصَرَفَ اَتَاهُ
رَجُلٌ مِّنْ بَنِيْ سَلِمَةَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا نُرِيْدُ اَنْ نَّنْحَرَ جَزُوْرًا لَنَا وَنَحْنُ نُحِبُّ اَنْ نَّحْضُرَهَا قَالَ
نَعَمْ فَانْطَلَقَ وَانْطَلَقْنَا مَعَهٗ فَوَجَدْنَا الْجَزُوْرَ لَمْ تُنْحَرْ فَحُرَّتْ ثُمَّ قُطِّعَتْ ثُمَّ طُبِخَ مِنْهَا ثُمَّ اَكَلْنَا
قَبْلَ اَنْ تَغِيْبَ الشَّمْسُ ترجمہ انس نے کہا نماز پڑھائی ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی پھر جب فارغ
ہو چکے بنی سلمہ کا ایک آدمی آیا اور اس نے عرض کی کہ اے رسول اللہ ہم چاہتے ہین کہ ایک اونٹ اپنا ذبح کرین اور
آپکو رکھتے ہین کہ آپ بھی تشریف لاوین آپنے فرمایا اچھا پھر آپ چلے اور ہم بھی گئے آپکے ساتھ اور ہمنے اونٹ

ابھی ذبح نہیں ہوا تھا پھر وہ ذبح ہوا اور کاٹا گیا اور پکایا اور کہا یا ہمنے اوسمیں سے قبل غروب آفتاب کے **ف** اس حدیث سے ثابت ہوا کہ حضرت بہت اول وقت عصر کی نماز پڑھا کرتے تھے کہ یہ سب کام ایک پہر کم میں نہیں ہوسکتا اور اسکے قبول کرنا دعوت کا ثابت ہوا خواہ اول روز میں ہو خواہ آخر روز میں **عن** رافع بن خدیج یقول کنا نصلی العصر مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم نحر الجزور فقسم عشر قسم فیطبخ فنأکل لحما نضیجا قبل مغیب الشمس ترجمہ رافع کہتے تھے کہ ہم نماز عصر پڑھتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اور پھر اونٹ ذبح ہوتا تھا اور دسکو دس حصے تقسیم دیتے تھے اور وہ پکایا جاتا تھا اور پختہ گوشت ہم کھالیتے تھے قبل غروب آفتاب کے **عن** الاوزاعی بھذا الاسناد غیر انہ قال کنا نحر الجزور علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعد العصر وفیہ قیل کنا نصلی معہ ترجمہ اوزاعی سے اسی سند کے ساتھ روایت کی فقط اتنا ہے کہ انہوں نے کہا ہم ذبح کرتے تھے اونٹ کو زمانہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد عصر کے اور یہ نہیں کہا کہ ہم نماز کے ساتھ پڑھتے تھے **باب** التغلیظ فی تفویت صلوٰۃ العصر عصر کی نماز کے فوت ہونیکی تشدد کا بیان **عن** ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الذی تفوتہ صلوٰۃ العصر کانما وتر اہلہ ومالہ ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کی عصر کی نماز فوت ہوجاوے گویا اوسکا اہل اور مال ملک گیا **عن** عبد اللہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من فاتتہ العصر فکانما وتر اہلہ ومالہ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **باب** اللہ بیان ان قال الصلوٰۃ الوسطیٰ ہی صلوٰۃ العصر بیچ کی نماز عصر کی نماز ہے اوسکا بیان **عن** علی قال کان یدعی الاحزاب قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ملأ اللہ قبورہم وبیوتہم نارا کما حبسونا وشغلونا عن الصلوٰۃ الوسطیٰ حتی غابت الشمس ترجمہ علی نے کہا احزاب کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ بھر دیوے انکی قبروں اور گھروں کو آگ سے جیسے انہوں نے روکا اور مشغول کر دیا ہمکو نماز وسطیٰ سے (یعنی نماز عصر سے) یہانتک کہ آفتاب غروب ہوگیا **ف** نووی نے کہا ابن مسعود کی روایت میں تصریح آگئی ہے کہ نماز وسطیٰ نماز عصر ہے اور صحابہ کا اختلاف تھا کہ نماز وسطیٰ جو قرآن میں مذکور ہے کون سی نماز ہے حضرت علی و ابن مسعود اور ابو ایوب و ابن عمر اور ابن عباس و ابی سعید خدری و ابی ہریرہ اور عبیدہ سلمانی و حسن بصری و ابراہیم نخعی اور قتادہ و ضحاک و کلبی و مقاتل و ابو حنیفہ و احمد اور داؤد اور ابن سند وغیرہم کا مذہب یہی ہے کہ وہ نماز عصر ہے اور ترمذی نے کہا یہی قول اکثر علماء صحابہ کا اور جو انکے بعد ہیں اور ماوردی نے کہا ہے یہی مذہب امام شافعی کا اسلئے کہ احادیث اس بارہ میں بہت کثرت کے ساتھ وارد ہوچکی ہیں اور شافعی نے نص کیا ہے کہ وہ صبح ہے اسلیے کہ احادیث عصر کی بہت پہنچی اور اگر یہ پہنچتی تو وہ بھی اسی کے قائل ہوتے کہ وہ نماز عصر ہے اسلیے کہ اصل مذہب انکا اتباع احادیث ہے اور ایک گروہ اسطرف گیا ہے کہ وہ نماز صبح ہے اور یہ منقول عمر بن خطاب و معاذ بن جبل و ابن عباس اور ابن عمر اور جابر اور عطا اور علقمہ

اور مجاہد اور ربیع بن انس اور مالک اور شافعی اور جمہور شافعیہ وغیرہم سے اور ایک گروہ نے کہا ہے کہ وہ ظہر ہے اور یہ منقول ہے زید بن ثابت اور سلمہ بن اکوع اور ابی سعید خدری اور عائشہ رضی اللہ عنہا اور عبداللہ بن شداد سے اور ایک روایت ابو حنیفہ سے بھی ایسی ہی آئی ہے اور قبیصہ بن ذویب نے کہا وہ مغرب ہے اور کسی نے کہا ان لوگوں کے سوا کہ وہ عشا ہے اور کسی نے کہا کہ وہ نماز پنجگانہ میں کوئی نماز مبہم ہے کہ ہم کو اسکا علم نہیں اور بعضوں نے کہا پانچوں نمازیں وسطی ہیں نقل کیے یہ قاضی عیاض نے اور بعضوں نے کہا وہ نماز جمعہ ہے اور صحیح ان سب قولوں سے دو قول ہیں ایک صبح دوسری عصر اور صحیح تر عصر ہے بسبب دو احادیث صحیحہ صریحہ کے اور جس نے جمعہ کہا اسکا مذہب نہایت ضعیف ہے اور جس نے کہا پانچوں میں ہے تو ضعیف کیا کہ غلط ہے **عَنْ** هِشَامٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ ترجمہ وہی اوپر گذرا **عَنْ** عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْأَحْزَابِ شَغَلُوْنَا عَنْ صَلٰوةِ الْوُسْطٰى حَتّٰى غَابَتِ الشَّمْسُ مَلَأَ اللّٰهُ بُيُوْتَهُمْ نَارًا وَقُبُوْرَهُمْ نَارًا وَبُطُوْنَهُمْ نَارًا شَكَّ شُعْبَةُ فِي الْبُيُوْتِ وَالْبُطُوْنِ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** قَتَادَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ بُيُوْتَهُمْ وَقُبُوْرَهُمْ وَلَمْ يَشُكَّ ترجمہ قتادہ کی روایت میں بیوت اور قبور کا لفظ وارد ہوا ہے اور راوی کو شک نہیں ہے **عَنْ** عَلِيٍّ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْأَحْزَابِ هُوَ نَاعِدٌ عَلٰى رَأْسِ عَشَرَةٍ مِنْ رَأْسِ الْخَنْدَقِ شَغَلُوْنَا عَنِ الصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى حَتّٰى غَرَبَتِ الشَّمْسُ مَلَأَ اللّٰهُ قُبُوْرَهُمْ وَبُيُوْتَهُمْ أَوْ قَالَ قُبُوْرَهُمْ وَبُطُوْنَهُمْ نَارًا ترجمہ علی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احزاب کے دن (یہ غزوہ مشہور ہے ہجرت کو چوتھے سال ہوا ہے اور بعضوں نے کہا پانچویں سال ہوا ہے) ایک خستہ پر خندق کے مٹیہ پر تھے اور فرماتے تھے کہ ان کافروں نے ہم کو نماز وسطی سے یہانتک کہ آفتاب ڈوب گیا اور انکی قبروں اور گھروں کو یا فرمایا قبروں اور پیٹوں کو آگ سے بھر دے **عَنْ** عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْأَحْزَابِ شَغَلُوْنَا عَنِ الصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى صَلٰوةِ الْعَصْرِ مَلَأَ اللّٰهُ بُيُوْتَهُمْ وَقُبُوْرَهُمْ نَارًا ثُمَّ صَلَّاهَا بَيْنَ الْعِشَاءَيْنِ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ ترجمہ علی رضی اللہ عنہ نے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے احزاب کے دن یا زکہا ان کافروں نے ہم کو نماز وسطی سے نماز عصر سے اللہ تعالی بھر دے انکے گھروں اور قبروں کو آگ سے پھر پڑھا آپ نے نماز عصر کو مغرب اور عشا کے بیچ میں **ف** یہ تاخیر سہوا ہوئی اور نسیانا یا بسبب استغال دشمن کے قبل صلوۃ خوف کے باقی رہا اب اگر اشتغال عدو کے ساتھ ہو تو صلوۃ خوف پڑھنا چاہیے اور تاخیر روا نہیں اور بخاری میں ہے کہ فقط نماز عصر فوت ہوئی اور ظاہر حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ سہی ایک نماز فوت ہوئی اور سو ظا

مین ہے کہ ظہر اور عصر دونون فوت ہوئی اور اور کتب مین ہے کہ چارون نمازین ملا کر پڑہین ظہر عصر و مغرب و عشا اور تطبیق اسمین یون ہے کہ واقعہ احزاب کا کئی روز رہا تہا اوس مین کئی بار ایسا اتفاق ہوا ہوگا ایک بار ایسا ایکبار ویسا **عن** عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَبَسَ الْمُشْرِكُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَلٰوةِ الْعَصْرِ حَتّٰى احْمَرَّتِ الشَّمْسُ اَوِ اصْفَرَّتْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَغَلُوْنَا عَنِ الصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى صَلٰوةِ الْعَصْرِ مَلَأَ اللّٰهُ اَجْوَافَهُمْ وَقُبُوْرَهُمْ نَارًا اَوْحَشَّى اللّٰهُ اَجْوَافَهُمْ وَقُبُوْرَهُمْ نَارًا ترجمہ عبداللہ نے کہا روک دیا مشرکون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز عصر سے یہانتک کہ سرخ ہوگیا آفتاب یا زرد ہوگیا سو فرمایا آپنے کہ انہون نے روک دیا ہم کو نماز وسطی نماز عصر سے اللہ انکے پیٹون مین اور قبرون مین آگ بہردے یا فرمایا حشی اللہ یعنی دونون کے ایک ہین **عن** اَبِيْ يُوْنُسَ مَوْلٰى عَائِشَةَ اَنَّهٗ قَالَ اَمَرَتْنِيْ عَائِشَةُ اَنْ اَكْتُبَ لَهَا مُصْحَفًا وَّقَالَتْ اِذَا بَلَغْتَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ فَاٰذِنِّيْ حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى قَالَ فَلَمَّا بَلَغْتُهَا اٰذَنْتُهَا فَاَمْلَتْ عَلَيَّ حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى وَصَلٰوةِ الْعَصْرِ وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ قَالَتْ عَائِشَةُ سَمِعْتُهَا مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ ابی یونس جو مولے ہین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی یعنے غلام آزاد انہون نے کہا مجہہ سے فرمایا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ ایک قرآن ہمین لکہدو اور فرمایا کہ جب تم اس آیت پر پہونچو حافظوا علی الصلوات تو مجہے خبر دو پہر جب مین وہان تک پہونچا مین نے انکو خبر دی انہون نے مجہہ کو املا یا کہ یون لکہو حافظوا علی الصلوات والصلوٰۃ الوسطی وصلوٰۃ العصر وقوموا للہ قانتین یعنے حفاظت کرو نمازون کی اور نماز وسطی اور نماز عصر کی اور کہڑے ہو اللہ کے آگے ادب سے اور فرمایا کہ ایسا ہی سنا ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے **عن** الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَصَلٰوةِ الْعَصْرِ فَقَرَأْنٰهَا مَا شَآءَ اللّٰهُ ثُمَّ نَسَخَهَا اللّٰهُ فَنَزَلَتْ حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى فَقَالَ رَجُلٌ كَانَ جَالِسًا عِنْدَ شَقِيْقٍ لَّهٗ هِيَ اِذًا صَلٰوةُ الْعَصْرِ فَقَالَ الْبَرَآءُ قَدْ اَخْبَرْتُكَ كَيْفَ نَزَلَتْ وَكَيْفَ نَسَخَهَا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ ترجمہ براء بن عازب نے کہا اتری یہ آیت حافظوا علی الصلوات وصلوٰۃ العصر (یعنے حفاظت کرو نمازون پر اور نماز عصر پر) اور پڑہتے رہے ہم اوسکو جب تک اللہ نے چاہا پہر یہ منسوخ ہوگئی اور اتری حافظوا علی الصلوات والصلوٰۃ الوسطی یعنے حفاظت کرو نمازون پر اور بیچکی نماز پر تو ایک شخص بیٹہا تہا شقیق کے پاس غرض اوس نے کہا کہ اب تو صلوٰۃ وسطی یہی نماز عصر ہے تو براء نے کہا مین تو تم کو

خبر دی بیشکا کہ یہ کیون کر اور کیسی اور کیون کر اللہ تعالی نے اُسکو منسوخ کر دیا اور اللہ ہی خوب جانتا ہے مسلم نے کہا روایت کی یہ ہمسے ابو بکر نے سفیان توری سے اُنہون نے اسود بن قیس سے اُنہون نے شقیق سے اُنہون نے نزال بن عازب سے کہ کہا اُنہون نے پڑہا ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ ایک ماہ تک مانند روایت فضیل بن مرزوق کے (یعنی جو اوپر گذری) **عن** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَوْمَ الْخَنْدَقِ جَعَلَ يَسُبُّ كُفَّارَ قُرَيْشٍ وَّقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاللّٰهِ مَا كِدْتُّ اَنْ اُصَلِّيَ الْعَصْرَ حَتّٰى كَادَتْ اَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَاللّٰهِ اِنْ صَلَّيْتُهَا فَنَزَلْنَا اِلٰى بُطْحَانَ فَتَوَضَّاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَوَضَّاْنَا فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَصْرَ بَعْدَ مَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلّٰى بَعْدَهَا الْمَغْرِبَ **ترجمہ** جابر نے کہا کہ عمر بن خطاب خندق کے دن آئے اور قریش کے کافرون کو برا کہنے لگے اور عرض کی کہ اے رسول اللہ کے قسم ہے اللہ کی مین نہین جانتا کہ مین نے نماز پڑہی ہے عصر کی یہانتک کہ آفتاب قریب غروب کے ہو گیا سو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے اللہ کی مین نے بہی نہین پڑہی پھر گئے ہم ایک زمین کنکریلی کی طرف اور وضو کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور وضو کیا ہم نے اور نماز پڑہی آپ نے عصر کی بعد غروب آفتاب کے پہر نماز پڑہی بعد اسکے مغرب کی **عن** یحیی بن یزید ہذا الہنائی قال سالت سعد بن طارق عن صلوۃ الوسطی فقال ہی صلوۃ الغداۃ **ترجمہ** یحیی بن یزید ہنائی نے کہا پوچہا مین نے سعد بن طارق سے اوپر کہا **باب** فضل صلوتی الصبح والعصر والحافظۃ علیہما نماز صبح و عصر کی فضیلت اور انکی محافظت کا بیان **عن** اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَتَعَاقَبُوْنَ فِيْكُمْ مَلٰٓئِكَةٌ بِاللَّيْلِ وَمَلٰٓئِكَةٌ بِالنَّهَارِ وَيَجْتَمِعُوْنَ فِيْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَصَلٰوةِ الْعَصْرِ ثُمَّ يَعْرُجُ الَّذِيْنَ بَاتُوْا فِيْكُمْ فَيَسْاَلُهُمْ رَبُّهُمْ وَهُوَ اَعْلَمُ بِهِمْ كَيْفَ تَرَكْتُمْ عِبَادِيْ فَيَقُوْلُوْنَ تَرَكْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّوْنَ وَاَتَيْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّوْنَ **ترجمہ** ابو ہریرہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آگے پیچہے آتے رہتے ہین تمہارے پاس فرشتے رات کے اور فرشتے دن کے (یعنی حفاظت کے لیے) اور جمع ہوتے ہین نماز فجر اور نماز عصر مین پہر چڑہ جاتے ہین جو رات کو تمہارے پاس تھے اور پروردگار اون سے پوچہتا ہے حالانکہ وہ خوب جانتا ہے کہ کس حال مین چہوڑا تم نے میرے بندون کو وہ عرض کرتے ہین کہ جب ہم نے انکو چہوڑا جب بہی وہ نماز پڑہتے تہے (یعنی صبح کی) اور جب ہم اون کے پاس گئے تہے جب بہی وہ نماز پڑہتے تہے **ف** اس حدیث سے نماز فجر اور عصر کے بڑی فضیلت ثابت ہوئی **عن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالْمَلٰٓئِكَةُ يَتَعَاقَبُوْنَ فِيْكُمْ بِمِثْلِ حَدِيْثِ اَبِي الزِّنَادِ

ترجمہ ابوہریرہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا فرشتے آتے جاتے ہین تمہارے پاس آخر حدیث تک مثل روایت ابی الزناد کی (جو ابھی اوپر گذری) **عَنْ** جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَهُوَ يَقُوْلُ كُنَّا جُلُوْسًا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ نَظَرَ إِلَى الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ فَقَالَ أَمَا إِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ كَمَا تَرَوْنَ هٰذَا الْقَمَرَ لَا تُضَامُّوْنَ فِيْ رُؤْيَتِهٖ فَإِنِ اسْتَطَعْتُمْ أَنْ لَّا تُغْلَبُوْا عَلٰى صَلٰوةٍ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا يَعْنِي الْعَصْرَ وَالْفَجْرَ ثُمَّ قَرَأَ جَرِيْرٌ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا ترجمہ جریر کہتے ہے کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے کہ آپ نے چودھوین رات کے چاند کیطرف دیکھا اور فرمایا کہ بیشک تم دیکھو گے اپنے پروردگار کو جیسے دیکھتے ہو اس چاند کو ہرگز ایک دوسرے کی آڑ مین نہ ہوگے اوسکے دیکھنے مین پھر اگر تم سے ہوسکے تو نہ مارے سورج نکلنے کے قبل کے نماز مین اور سورج غروب ہونیکی نماز مین یعنے فجر اور عصر مین پھر پڑھی جریر نے یہ آیت فسبح الخ یعنے پاکی بولو اپنے رب کی تعریف کے ساتھ قبل طلوع آفتاب کے اور قبل غروب کے کہا مسلم نے اور روایت کی ہم سے ابوبکر بن ابی شیبہ نے انہون نے عبداللہ بن نمیر اور ابو اسامہ سے اور وکیع سے اس اسناد سے اور اس مین یہ ہے کہ آپ نے فرمایا تم پیش کیے جاؤ گے اپنے پروردگار کے آگے پھر دیکھو گے اسکو جیسا دیکھتے ہو اس چاند کو اور کہا کہ پھر پڑھی یہہ آیت اور جریر کا نام نہین لیا **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ رویت باریتعالے کی جانب فوق مین ہوگی اور یہی وجہ ہوگی کہ کوئی کسی کے آڑ مین نہ ہوگا اور بغیر جانب فوق کے نہین ہوسکتا پس رد ہوگیا اس مین قول اہل بدعت ناپاک کا جو منکر ان فوق ہین اور نووی نے لکھا ہے کہ دیدار الٰہی خاص ہے ساتھ مومنون کے غرض کفار اس سے محروم رہینگے اور ایسے ہی منافقین بھی اُس تعالے کو نہ دیکھینگے اسی پر ہین جمہور اہلسنت **عَنْ** عُمَارَةَ بْنِ رُوَيْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَنْ يَّلِجَ النَّارَ أَحَدٌ صَلّٰى قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا يَعْنِي الْفَجْرَ وَالْعَصْرَ فَقَالَ لَهٗ رَجُلٌ مِّنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ أَأَنْتَ سَمِعْتَ هٰذَا مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ قَالَ الرَّجُلُ وَأَنَا أَشْهَدُ أَنِّيْ سَمِعْتُهٗ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَتْهُ أُذُنَايَ وَوَعَاهُ قَلْبِيْ ترجمہ عمارۃ نے کہا سنا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے نہ داخل ہوگا کبھی وہ شخص دوزخ مین جس نے نماز ادا کی قبل طلوع آفتاب کے اور قبل غروب آفتاب کے یعنے فجر اور عصر کی سو ایک شخص نے بصرہ والون مین سے کہا کہ تم نے سنا ہے اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے انہون نے کہا ہان اس نے کہا اور مین بھی گواہی دیتا ہون کہ مین نے بھی سنا

اثبات رویت فوق و رد فرقہ اہل بدعت منکرین فوق

ہے اسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے میرے کانون نے اور یاد رکھا ہے میرے دل نے **عن** عُمَارَةَ بْنِ رُوَيْبَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَلِجُ النَّارَ مَنْ صَلَّى قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا وَعِنْدَهُ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْبَصْرَةِ فَقَالَ اَنْتَ سَمِعْتَ هٰذَا مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ اَشْهَدُ بِهٖ عَلَيْهِ قَالَ وَاَنَا اَشْهَدُ لَقَدْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُهٗ بِالْمَكَانِ الَّذِيْ سَمِعْتُهٗ مِنْهُ ترجمہ عمارہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا داخل نہوگا دوزخ مین جس نے نماز پڑہی آفتاب نکلنے کے پہلے اور ڈوبنے کے پہلے اور انکے پاس ایک آدمی تہا بصرے والون مین سے اوس نے کہا کیا تم نے سنا ہے یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے انہون نے کہا ہان مین گواہی دیتا ہون اسپر کہ مین نے یہ آپسے سنا ہے کہا اس بصری نے کہ مین بہی گواہی دیتا ہون کہ مین نے بہی سنا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تہے ایسے مکان سے کہ مین سنتا تہا اس بات کو اون سے **عن** اَبِيْ بَكْرٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلَّى الْبَرْدَيْنِ دَخَلَ الْجَنَّةَ ترجمہ ابی بکر نے اپنے باپ سے انہون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ نے فرمایا جو دو ٹہنڈی نمازین ادا کرے داخل ہوگا جنت مین ف یعنے صبح اور عصر **عن** هٰذَا بِهٰذَا الْاِسْنَادِ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **باب** بَيَانِ اَنَّ وَقْتَ الْمَغْرِبِ عِنْدَ غُرُوْبِ الشَّمْسِ اور وقت مغرب غروب شمس سے ہے اسکا بیان **عن** سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي الْمَغْرِبَ اِذَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَتَوَارَتْ بِالْحِجَابِ ترجمہ سلمہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ نماز مغرب پڑہا کرتے تہے جب آفتاب ڈوب جاتا تہا اور پردہ مین چہپ جاتا **عن** رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ يَقُوْلُ كُنَّا نُصَلِّي الْمَغْرِبَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَنْصَرِفُ اَحَدُنَا وَاِنَّهٗ لَيُبْصِرُ مَوَاقِعَ نَبْلِهٖ ترجمہ رافع کہتے تہے کہ ہم نماز پڑہکر مغرب کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ پہرتے اور ہر ایک ہم مین سے دیکہہ سکتا تہا اپنے تیر گرنے کے جگہہ کو (یعنی اتنی روشنی ہوتی تہی) ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ فوراً بعد غروب آفتاب نماز مغرب شروع ہوجاتی ہی۔ **عن** اَبِي النَّجَاشِيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ رَافِعُ بْنُ خَدِيْجٍ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي الْمَغْرِبَ بِنَحْوِهٖ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **باب** وَقْتِ الْعِشَاءِ وَتَاْخِيْرِهَا عشا کے وقت اور اسمین تاخیر کرنے کا بیان **عن** عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ اَعْتَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً حَتّٰى ذَهَبَ اللَّيْلُ بِصَلٰوةِ الْعِشَاءِ وَهِيَ الَّتِيْ يَدْعُوْ النَّاسُ الْعَتَمَةَ وَلَمْ يَخْرُجْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حَتّٰی قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ نَامَ النِّسَاءُ وَالصِّبْيَانُ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِاَهْلِ
الْمَسْجِدِ حِيْنَ خَرَجَ عَلَيْهِمْ مَا يَنْتَظِرُهَا اَحَدٌ مِّنْ اَهْلِ الْاَرْضِ غَيْرُكُمْ وَذٰلِكَ قَبْلَ اَنْ يَّفْشُوَ
الْاِسْلَامُ فِي النَّاسِ زَادَ حَرْمَلَةُ فِيْ رِوَايَتِهٖ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَذُكِرَ لِيْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَمَا كَانَ لَكُمْ اَنْ تَنْزِرُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الصَّلٰوةِ
وَذٰلِكَ حِيْنَ صَاحَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے
روایت ہے کہ ایک رات دیر کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز عشا میں جس لوگ عتمہ کہتے ہیں اور نہ نکلے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم یہانتک کہ عرض کیا عمر بن خطاب نے کہ سو گئیں عورتیں اور لڑکے پھر نکلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم اور فرمایا آپ نے مسجد والوں سے جب نکلی کہ نہیں انتظار کرتا اس نماز کا زمین پر کوئی سوا تمہارے (یہ بشارت دی
کہ وہ لوگ خوش ہو جائیں) اور یہ واقعہ اس سے پہلے تھا کہ اسلام لوگوں میں پھیلا حرملہ نے اپنی روایت میں یہ
بات زیادہ کی کہ ابن شہاب نے کہا اور ذکر کیا مجھ سے یونس نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگوں
کو یہ جائز نہیں کہ اللہ کے رسول سے نماز کا تقاضا کرو اور یہ جب فرمایا کہ جب عمر نے پکارا تھا رضی اللہ عنہ **عَنِ**
ابْنِ شِهَابٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ وَلَمْ يَذْكُرْ قَوْلَ الزُّهْرِيِّ وَذُكِرَ لِيْ وَمَا بَعْدَهٗ ترجمہ ابن شہاب
نے اسی سند سے مثل اسکی روایت کی اور یونس ظہری کا قول کہ ذکر کیا مجھ سے آخر تک مذکور نہیں **عَنْ**
عَائِشَةَ قَالَتْ اَعْتَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ حَتّٰى ذَهَبَ عَامَّةُ اللَّيْلِ وَحَتّٰى
نَامَ اَهْلُ الْمَسْجِدِ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلّٰى فَقَالَ اِنَّهٗ لَوَقْتُهَا لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰى اُمَّتِيْ وَفِيْ حَدِيْثِ عَبْدِ
الرَّزَّاقِ لَوْلَا اَنْ يَّشُقَّ عَلٰى اُمَّتِيْ ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ ایک رات دیر
لگائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز عشا میں یہانتک کہ بڑا حصہ رات کا گذر گیا اور مسجد میں جو لوگ تھے
سو گئے پھر آپ نکلے اور نماز پڑھی اور فرمایا یہی وقت ہے اسکا اگر مجھے یہ خیال نہ ہوتا کہ مشقت ڈالوں میں اپنی امت
پر اور عبدالرزاق کی روایت میں ہے کہ اگر مشقت نہ ہوتی میری امت پر **ف** یہ جو فرمایا کہ یہی وقت ہے
اسکا اس سے یہ مراد نہیں کہ بعد نصف لیل کے وقت ہے بلکہ مراد یہی ہے کہ تاخیر کرنا نصف لیل تک روا ہے
اور ثلث تک وقت مختار ہے چنانچہ اور روایتوں میں اس کی تصریح آچکی ہے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ
قَالَ مَكَثْنَا ذَاتَ لَيْلَةٍ نَنْتَظِرُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِصَلٰوةِ الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ فَخَرَجَ
اِلَيْنَا حِيْنَ ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ اَوْ بَعْدَهٗ لَا اَدْرِيْ اَشَيْءٌ شَغَلَهٗ فِيْ اَهْلِهٖ اَوْ غَيْرُ ذٰلِكَ فَقَالَ

فَقَالَ حِيْنَ خَرَجَ اِنَّكُمْ لَتَنْتَظِرُوْنَ صَلٰوةً مَا يَنْتَظِرُهَا اَهْلُ دِيْنٍ غَيْرِكُمْ وَلَوْلَا اَنْ يَّثْقُلَ عَلٰى اُمَّتِيْ لَصَلَّيْتُ بِهِمْ هٰذِهِ السَّاعَةَ ثُمَّ اَمَرَ الْمُؤَذِّنَ فَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَصَلّٰى **ترجمہ** عبداللہ کہا ہم رہے ہم ایک دن انتظار کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نماز عشا کیواسطے پھر نکلے آپ ہماری طرف جب گذر گئی تہائی رات یا بعد اوس کے پھر نہین جانتے ہم کہ آپ کو کچہ کام ہو گیا تہا اپنے گہر مین یا کچہ اور تہا پھر فرمایا آپنے جب نکلو کہ تم انتظار کرتے تہے ایسی نماز کا کہ کوئی دین والا نہار ہے سوا اسکا انتظار نہین کرتا تہا اور اگر بار نہ ہوتا میری امت پر تو مین ہمیشہ انکے ساتھ اسی وقت یہہ نماز پڑہا کرتا پھر حکم فرمایا مؤذن کو اور اقامت کہی اوسنے اور نماز پڑہی آپنے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ شُغِلَ عَنْهَا لَيْلَةً فَاَخَّرَهَا حَتّٰى رَقَدْنَا فِي الْمَسْجِدِ ثُمَّ اسْتَيْقَظْنَا ثُمَّ رَقَدْنَا ثُمَّ اسْتَيْقَظْنَا ثُمَّ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ لَيْسَ اَحَدٌ مِّنْ اَهْلِ الْاَرْضِ يَنْتَظِرُ الصَّلٰوةَ غَيْرُكُمْ **ترجمہ** عبداللہ بن عمر نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن عشا کی نماز کی وقت کسی شغل مین مشغول ہو گئے اور اس مین دیر کی یہانتک کہ ہم سو گئے مسجد مین اور پھر جاگے پھر سو گئے اور پھر جاگے پھر نکلے ہماری طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور فرمایا کوئی زمین والون سے آج کی رات اس نماز کی انتظار مین نہین ہے سوا تمہارے

باب مثنہ

عَنْ ثَابِتٍ اَنْهَرُوْسَا لُوْا اَنَسًا عَنْ خَاتَمِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَخَّرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ ذَاتَ لَيْلَةٍ اِلٰى شَطْرِ اللَّيْلِ اَوْ كَادَ يَذْهَبُ شَطْرُ اللَّيْلِ ثُمَّ خَرَجَ فَقَالَ اِنَّ النَّاسَ قَدْ صَلَّوْا وَنَامُوْا وَاِنَّكُمْ لَمْ تَزَالُوْا فِيْ صَلٰوةٍ مَّا انْتَظَرْتُمُ الصَّلٰوةَ قَالَ اَنَسٌ كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى بَرِيْقِ خَاتَمِهٖ مِنْ وَّضَحَةٍ وَّرَفَعَ اِصْبَعَهُ الْيُسْرٰى بِالْخِنْصِرِ **ترجمہ** ثابت نے کہا لوگون نے انس سے پوچہا حال حضرت کی انگوٹہی کا تو انہون نے کہا ایک رات دیر کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عشا مین نصف شب تک یا قریب تہا کہ نصف شب ہو جاوے پھر آئے آپ اور فرمایا لوگ نماز پڑہ پڑہ کر سو رہے اور تم جب تک نماز کے منتظر ہو گویا نماز مین ہو (یعنے ثواب کی وجہ سے) پھر کہا انس نے گویا مین اب دیکہتا ہون آپ کی انگوٹہی کی چمک کو جو چاندی کی تہی اور انہون نے بائین ہاتہہ کی چھنگلیا سے اشارہ کیا (یعنے انگوٹہی اوسی انگلی مین تہی) **فا** اسحدیث سے چاندی کی انگوٹہی پہننا روا معلوم ہوا اور اسپر اجماع ہے مسلمین کا **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ نَظَرْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً حَتّٰى كَانَ قُرَيْبًا مِّنْ نِّصْفِ اللَّيْلِ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلّٰى ثُمَّ اَقْبَلَ

فوذنا

تَكَلَّمْنَا بِوَجْهِهِ فَكَانَ مَا نَظَرْنَا إِلَى وَبِيصِ خَاتَمِهِ فِي يَدِهِ مِنْ فِضَّةٍ ترجمہ انس نے کہا ہم نے انتظار کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک شب یہانتک کہ آدھی رات کو قریب ہوگئی پھر آپ تشریف لائے اور نماز ادا کی اور ہماری طرف متوجہ ہوئے گویا کہ میں اب نظر کر رہا ہوں انکی انگوٹھی کی چمک کو اون کے ہاتھ میں اور وہ چاندی کی تھی عَنْ قَتَادَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ ترجمہ اسکا وہی ہے جو اوپر گذرا مگر اسمیں ہماری طرف متوجہ ہونیکا ذکر نہیں عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ جلد اول

كُنْتُ أَنَا وَأَصْحَابِي الَّذِينَ قَدِمُوا مَعِي فِي السَّفِينَةِ نُزُولًا فِي بُقِيعِ بُطْحَانَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ فَكَانَ يَتَنَاوَبُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ صَلَاةِ الْعِشَاءِ كُلَّ لَيْلَةٍ نَفَرٌ مِنَّا قَالَ أَبُو مُوسَى فَوَافَقْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَأَصْحَابِي وَلَهُ بَعْضُ الشُّغْلِ فِي أَمْرِهِ حَتَّى أَعْتَمَ بِالصَّلَاةِ حَتَّى ابْهَارَّ اللَّيْلُ ثُمَّ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى بِهِمْ فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ قَالَ لِمَنْ حَضَرَهُ عَلَى رِسْلِكُمْ أَبْشِرُوا إِنَّ مِنْ نِعْمَةِ اللَّهِ عَلَيْكُمْ أَنَّهُ لَيْسَ مِنَ النَّاسِ أَحَدٌ يُصَلِّي هٰذِهِ السَّاعَةَ غَيْرُكُمْ أَوْ قَالَ مَا صَلَّى هٰذِهِ السَّاعَةَ أَحَدٌ غَيْرُكُمْ لَا نَدْرِي أَيَّ الْكَلِمَتَيْنِ قَالَ قَالَ أَبُو مُوسَى فَرَجَعْنَا فَرِحِينَ بِمَا سَمِعْنَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ ابوموسی نے کہا کہ میں اور میرے رفیق جو آئے تھے کشتی میں بیٹھ کر وہ ٹھہرے ہوئے تھے کنکریلی زمین میں بقیع کی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تھے اور ایک جماعت ہم میں کی باری باری روز آتی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عشا کے وقت سو ایک دن میں چند یار دن کے ساتھ حاضر خدمت ہوا اور آنحضرت کو کچھ کام تھا کہ اسمیں مشغول تھے یہانتک کہ دیر ہوئی رات نماز میں اور رات قریب نصف کے ہوگئی پھر نکلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور نماز پڑھی سب کے ساتھ پھر جب فارغ ہوئے تو حاضرین سے فرمایا ذرا ٹھیرو میں تمکو خبر دیتا ہوں اور بشارت دیتا ہوں تمکو کہ اللہ کا احسان تمہارے اوپر یہ تھا کہ کوئی آدمی اسوقت سوائے تمہارے نماز نہیں پڑھتا تھا یا فرمایا یہ نماز پڑھی اسوقت کسیکے سوا تمہارے راوی کہتا میں نہیں جانتا کہ کون سی بات کہی ان دونوں میں سے کہا ابوموسی نے کہ پھر پھرے ہم خوشی خوشی اس بات کے سننے کے سبب سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ قُلْتُ لِعَطَاءٍ أَيُّ حِينٍ أَحَبُّ إِلَيْكَ أَنْ أُصَلِّيَ الْعِشَاءَ الَّتِي يَقُولُهَا النَّاسُ الْعَتَمَةَ إِمَامًا وَخَلْوًا قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ أَعْتَمَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ بِالْعِشَاءِ قَالَ حَتَّى رَقَدَ نَاسٌ وَاسْتَيْقَظَ

ورقدوا واستيقظوا فقام عمر بن الخطاب رضي الله عنه فقال الصلوة فقال عطاء قال ابن
عباس رضي الله عنهما فخرج نبي الله صلى الله عليه وسلم كاني انظر اليه الان يقطر
راسه ماء واضعا يديه على شق راسه قال لولا ان اشق على امتي لامرتهم ان يصلوها
كذلك قال فاستثبت عطاء كيف وضع النبي صلى الله عليه وسلم على راسه يديه كما
انبأه ابن عباس رضي الله عنهما فبدلي عطاء بين اصابعه شيئا من تبديد ثم وضع
اطراف اصابعه على قرن الراس ثم صبها يمرها كذلك على الراس حتى مست اصابعه
طرف الاذن مما يلي الوجه ثم على الصدغ وناحية اللحية لا يقصر ولا يبطش بشيء الا
كذلك قلت لعطاء كم ذكر لك اخرها النبي صلى الله عليه وسلم ليلتئذ قال
لا ادري قال عطاء احب الي ان اصليها امامها او خلوا موخرة كما صلاها النبي صلى
الله عليه وسلم ليلتئذ فان شق عليك فلا تخلوا او على الناس في الجماعة وانت امامهم فصلها ان شئت فعلة
ولا موخرة حجة ابن جريج نے کہا کہ میں نے عطا سے کہا کون سا وقت بہتر ہے تہا ہونے کا یا کہ اوسوقت میں نماز
پڑہا کروں عشا کی جسکو لوگ عتمہ کہتے ہیں خواہ امام ہو کر خواہ تنہا سو عطا نے کہا سنا میں نے ابن عباس سے کہ
فرماتے تھے کہ دیر کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رات عشا کی نماز میں یہانتک کہ لوگ سو گئے اور پھر جاگے
اور پھر سو گئے اور پھر جاگے پھر عمر بن خطاب نے کہا کہ نماز (یعنی پکار اکہ نماز کا وقت ہو گیا) پھر عطا نے کہا کہ
ابن عباس نے کہا کہ نکلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گویا کہ میں انکو اب دیکھتا ہوں کہ سر مبارک سے انکے
پانی ٹپک رہا تہا ہاتھ رکھے ہوئے تھے وہ اپنے سر کے اوپر اور فرمایا آپنے کہ اگر بار نہ ہوتا میری امت پر تو
میں انہی حکم کرتا کہ اسی وقت پڑہا کرتے وہ اس نماز کو کہا ابن جریج نے کہ میں نے عطا سے کیفیت پوچھی
کہ کیونکر کہا تہا ہاتھ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے سر پر اور کس طرح بتایا تہا تمکو ابن عباس نے سو کہولی
عطا نے اپنی انگلیاں تھوڑی سے پھر رکھی انگلیوں کے کنارے اپنے سر پر پھر جھکایا انکو سر سے اور پھیلا
یہانتک کہ پہنچا انگوٹھا آپ کا کان کے اس کنارے کی طرف جو کنارہ موخر کیجانب ہے پھر پہنچا انگوٹھا انکا
کنپٹی تک اور داڑہی کے کنارے تک نہ ٹھیرتا تہا ہاتھ کسی چیز پر اور نہ پکڑتا تہا کسی کو مگر ایسا ہی میں نے
عطا سے کہا کہ انہون نے یہ بھی ذکر کیا کہ کتنی دیر کی انہون نے عشا میں اوس رات میں کہا میں نہیں
جانتا پھر عطا نے کہا میں دوست رکھتا ہون کہ اوسیوقت نماز پڑہون امام ہو کر یا تنہا دیر کر کے جیسے ادا کیا

ہے اسکو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اوس رات مین اور اگر تم پر بارگذری یا لوگون پر بار ہو اور تم انکے امام ہو تو
ادا کیا کرو اوسکو متوسط وقت مین نہ جلدی نہ دیر کرکے **ف** سر پر ہاتھ رکھنے کی ہیئت جو ابن جریج
نے دریافت کی یہ محض محبت اور عشق کی بات تہی اور اس امت کے خصائص اور فضائل مین یہ بات ہی کہ نبی
نبی کے اہال کو ضبط رکھتی ہے **عَنْ** جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يُؤَخِّرُ صَلٰوةَ الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ ترجمہ جابر بن سمرہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تاخیر کیا کرتے تہے
نماز عشا مین **عَنْ** جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الصَّلَوَاتِ
نَحْوًا مِّنْ صَلٰوتِكُمْ وَكَانَ يُؤَخِّرُ الْعَتَمَةَ بَعْدَ صَلٰوتِكُمْ شَيْئًا وَكَانَ يُخَفِّفُ الصَّلٰوةَ وَفِيْ رِوَايَةِ
اَبِي كَامِلٍ يُخَفِّفُ ترجمہ جابر نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمہاری مثل نماز پڑہا کرتے تہے اور عشا
کی نماز مین تمہاری بہ نسبت ذرا دیر کیا کرتے تہے اور نماز ہلکی پڑہتے تہے اور ابو کامل کی روایت مین یخفف
کا لفظ ہی معنے اسکے بہی وہی ہین **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تَغْلِبَنَّكُمُ الْاَعْرَابُ عَلٰى اسْمِ صَلٰوتِكُمْ اَلَا اِنَّهَا الْعِشَاءُ
وَهُمْ يُعْتِمُوْنَ بِالْاِبِلِ ترجمہ عبداللہ نے کہا مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تہے غالب
نہون تم پر گنوار لوگ کہ مٹا دین تمہاری نماز عشا کے نام کو اس لیے کہ وہ دیر کیا کرتے ہین اونٹون کے دودہ
دوہنے مین یعنے اسلیے وہ عشا کو عتمہ کہتے ہین **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَغْلِبَنَّكُمُ الْاَعْرَابُ عَلٰى اسْمِ صَلٰوتِكُمُ الْعِشَاءِ فَاِنَّهَا فِيْ
كِتَابِ اللّٰهِ الْعِشَاءُ وَاِنَّهَا تُعْتِمُ بِحِلَابِ الْاِبِلِ ترجمہ عبداللہ بن عمر نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا غالب نہون تم پر گنوار لوگ عشا کی نماز کے نام پہ اس لیے کہ وہ اسکی کتاب مین عشا ہے اسلیے کہ وہ دیر
کرتے ہین اونٹنیون کے دودہ مین **ف** یعنے عشا کی نماز کو عشا ہی کہو عتمہ نہ کہو جیسے گنوار لوگ عتمہ کہتے
ہین اور اصل لغت مین عتمہ دیر کرنے کو کہتے ہین چونکہ گنوار لوگ دودہ دوہنے مین اونٹنیون کے دیر کرتے تہے
اسلیے وہ عشا کی نماز کو عتمہ کہتے ہین **بَابُ** اِسْتِحْبَابِ التَّبْكِيْرِ بِالصُّبْحِ فِيْ اَوَّلِ وَقْتِهَا وَهُوَ التَّغْلِيْسُ
وَبَيَانِ قَدْرِ الْقِرَاءَةِ فِيْهَا سویرے جانا صبح کی نماز کے لیے اور اسکی قرات کا بیان مین **عَنْ** عَائِشَةَ
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّ نِسَاءَ الْمُؤْمِنَاتِ كُنَّ يُصَلِّيْنَ الصُّبْحَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ
يَرْجِعْنَ مُتَلَفِّعَاتٍ بِمُرُوْطِهِنَّ لَا يُعْرَفُ مِنَ الْغَلَسِ اَحَدٌ ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا

سے روایت ہے کہ عورتین مومنات نماز پڑھتی تھین صبح کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ پھر لوٹتی تھین اپنی چادرون مین لپٹی ہوئین کہ نہ پہچانتا تھا اون کو کوئی (یعنے بعد نماز کے ایسا اندھیرا ہوتا تھا) **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ فجر کی نماز نہایت اول وقت اندھیری مین پڑھنا مستحب ہے اور یہی مذہب ہے امام مالک اور شافعی اور احمد اور جمہور کا اور اس حدیث سے حاضر ہونا عورتون کا بھی ثابت ہوا اگرچہ خوف فتنہ کا نہ ہو

عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ لَقَدْ كَانَ نِسَاءٌ مِّنَ الْمُؤْمِنَاتِ يَشْهَدْنَ الْفَجْرَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَلَفِّعَاتٍ بِمُرُوْطِهِنَّ ثُمَّ يَنْقَلِبْنَ اِلٰى بُيُوْتِهِنَّ حِيْنَ يَقْضِيْنَ الصَّلٰوةَ مَا يُعْرَفُ مِنْ تَغْلِيْسِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالصَّلٰوةِ **ترجمہ** ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ مومن عورتین حاضر ہوتی تھین نماز فجر مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ اپنی چادرون مین لپٹی ہوئین اور پھر لوٹ جاتی تھین اپنے گھرون کو اور نہ پہچانی جاتی تھین بسبب سویرے پڑھنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نماز کو **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ اِنْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُصَلِّي الصُّبْحَ فَيَنْصَرِفُ النِّسَاءُ مُتَلَفِّعَاتٍ بِمُرُوْطِهِنَّ مَا يُعْرَفْنَ مِنَ الْغَلَسِ وَقَالَ الْاَنْصَارِيُّ فِيْ رِوَايَتِهٖ مُتَلَفِّقَاتٍ **ترجمہ** ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز صبح ادا کرتے تھے اور عورتین اپنی چادرون مین لپٹی ہوئی جاتی تھین اور اندھیرے مین پہچانی نہ جاتی تھین اور انصاری نے اپنی روایت مین متلففات کہا ہے اسکی بھی وہی معنی ہین

لپٹی ہوئین **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الظُّهْرَ بِالْهَاجِرَةِ وَالْعَصْرَ وَالشَّمْسُ نَقِيَّةٌ وَالْمَغْرِبَ اِذَا وَجَبَتْ وَالْعِشَاءَ اَحْيَانًا يُؤَخِّرُهَا وَاَحْيَانًا يُعَجِّلُ كَانَ اِذَا رَاٰهُمْ قَدِ اجْتَمَعُوْا عَجَّلَ وَاِذَا رَاٰهُمْ قَدْ اَبْطَاُوْا اَخَّرَ وَالصُّبْحَ كَانُوْا اَوْ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْهَا بِغَلَسٍ **ترجمہ** جابر نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز ظہر کی دوپہر کے وقت اور نہایت گرمی مین (یعنے بعد زوال کے) پڑھا کرتے تھے اور عصر ایسے وقت مین کہ آفتاب صاف ہوتا اور مغرب جبکہ آفتاب ڈوب جاتا اور عشا مین کبھی تاخیر کرتے اور کبھی اول وقت پڑھتے جب دیکھتے کہ لوگ جمع ہو گئے اول وقت پڑھ لیتے اور جب دیکھتے کہ لوگ دیر مین آئے تو دیر کرتے اور صبح کی نماز ادا کرتے تھے اندھیرے مین **ف** اس سے ثابت ہوا کہ ظہر اول وقت ادا کرنا مستحب ہے اور مغرب بمجرد غروب آفتاب اور عشا مین جماعت کے حضور اور اکثر

نہ طرداری ہمنے ہے **عن** محمد بن عمرو بن الحسن بن علی قال کان الحجاج یؤخر الصلوٰۃ فسالنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بمثل حدیث غندر ترجمہ محمد بن عمرو بن حسن بن علی نے کہا کہ حجاج نمازون مین دیر کرتا تہا تو ہم نے جابر سے پوچہا تو انہون نے وہی روایت بیان کی جو یہی اوپر گندر کی جنکو غندر نے روایت کیا ہے **عن** سیار بن سلامۃ قال سمعت ابا یسئل ابا برزۃ رضی اللہ عنہ عن صلوٰۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال قلت انت سمعتہ قال فقال کانما اسمعہ الساعۃ قال سمعتہ ابی یسالہ عن صلوٰۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال کان لا یبالی بعض تاخیرہا قال یعنی العشاء الی نصف اللیل ولا یحب النوم قبلہا والحدیث بعدہا قال شعبۃ ثم لقیتہ بعد فسالتہ فقال کان یصلی الظہر حین تزول الشمس والعصر مذہب الرجل الی اقصی المدینۃ والشمس حیۃ قال والمغرب لا ادری ای حین ذکر قال ثم لقیتہ بعد فسالتہ فقال وکان یصلی الصبح ینصرف الرجل فینظر الی وجہ جلیسہ الذی یعرف فیعرفہ قال وکان یقرأ فیہا بالستین الی المائۃ ترجمہ سیار بن سلامہ نے کہا کہ مین نے اپنے باپ سے سنا کہ وہ پوچہتے تہے ابو برزہ سے حال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا شعبہ نے کہا کیا تم نے سنا ابو برزہ سے انہون نے کہا مین گویا ابہی سن رہا ہون (یعنے مجہے ایسا یاد ہے) پہر کہا سیار نے کہ مین نے اپنے باپ کو سنا کہ وہ ابو برزہ سے پوچہتے تہے حال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا تو کہا انہون نے کہ پروا نہ کرتے تہے آپ اگر عشا مین آدہی رات تک تاخیر ہوجاوے اور اسکے آگے سونیکو اچہا نہ جانتے ہے اور نہ اوسکے بعد باتین کرنے کو شعبہ نے کہا کہ پہر مین ان سے (یعنے سیار سے ملا) اور پوچہا تو کہا، انہون نے کہ ظہر پڑہتے تہے جب آفتاب ڈہل جاتا اور عصر جب کہ جاتا آدمی (یعنے بعد نماز کے) کنارۂ تک مدینے کے اور آفتاب مین گرمی ہوتی اور کہا کہ مغرب کو مین نہین جانتا کہ کیا ذکر کیا پہر ملاقات کی مین نے اون سے اور پوچہا تو کہا انہون نے کہ صبح ایسے وقت پڑہتے کہ بعد نماز کے آدمی اپنے ہمنشین کو دیکہتا جسکو پہچانتا تہا تو پہچان لیتا اوسکو اور اسمین ساٹہ آیتون سے سو آیتون تک پڑہتے **ف** سونا قبل عشا کے سبب کہ وہ جانکہ اسمین احتمال ہو نماز قضا ہونیکا یا وقت مختار و عمدہ کے نکل جانیکا اور اسکے بعد باتون کو اسلیے برا جانتے کہ احتمال ہو کہ زیادہ جاگے اور تہجد کو نہ اوٹہہ سکے یا زیادہ جاگنے کو سبب دیر کے ضروری کاموں مین حرج ہو **عن** ابی برزۃ رضی اللہ عنہ یقول کان رسول اللہ صلی

اللّٰہ علیہ وسلم لا یبالی بعض تاخیر صلوۃ العشاء الی نصف اللیل وکان لا یحب النوم قبلہا
ولا الحدیث بعدہا **قال** شعبۃ ثم لقیتہ مرۃ اخری فقال او ثلث اللیل **ترجمہ**
ابی برزہ کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پروا نہ کرتے اگر عشا مین آدہی رات تک تاخیر ہوتی اور اس کے
قبل سونے کو اور اوس کے بعد باتون کو برا جانتے شعبہ نے کہا کہ مین اون سے پھر ملا تو انہون نے کہا تہائی رات
تک **عن** ابی برزۃ الاسلمی رضی اللّٰہ عنہ یقول کان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم یؤخر
العشاء الی ثلث اللیل ویکرہ النوم قبلہا والحدیث بعدہا وکان یقرأ فی صلوۃ الغدا
المائۃ الی الستین وکان ینصرف حین یعرف بعضنا وجہ بعض **ترجمہ** ابی برزہ کہتے تھے کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشا کو پڑہتے تہائی رات مین اور اوسکے آگے سونے کو اور اسکی بعد باتون کو
برا جانتے اور نماز فجر مین سو آیتون سے ساٹھ تک پڑہتے اور فارغ ہوتے ایسے وقت کہ ایکدوسرے
کا منہ پہچان لیتا **باب** کراہۃ تاخیر الصلوۃ عن وقتہا المختار وما یفعلہ المأموم
اذا اخرہا الامام عمدہ وقت سے نماز کی تاخیر مکروہ ہے اور جب امام ایسا کرے تو لوگ کیا
کرین اسکا بیان **عن** ابی ذر رضی اللّٰہ عنہ قال قال لی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم
کیف انت اذا کانت علیک امراء یؤخرون الصلوۃ عن وقتہا او یمیتون الصلوۃ
عن وقتہا قال قلت فما تامرنی قال صل الصلوۃ لوقتہا فان ادرکتہا معہم فصل فانہا
لک نافلۃ لم تزید کم خلف عن وقتہا **ترجمہ** ابی ذر نے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
سلم نے تم کیا کروگے جب تمہارے اوپر ایسے امیر ہونگے کہ نماز آخر وقت ادا کرینگے یا فرمایا نماز کو مار
ڈالینگے اوس کے وقت سے مین نے عرض کیا کہ پھر آپ کیا حکم فرماتے ہین مجھکو آپنے فرمایا تم اپنے وقت
پر ادا کر لینا پھر اگر انکے ساتھ ہی اتفاق ہو تو پھر پڑہ لینا کہ وہ تمہارے لیے نفل ہوجائینگے
اور خلف جو راوی ہے اوس نے عن وقتہا کا لفظ روایت نہین کیا **ف** نووی نے کہا کہ تاخیر
سے عمدہ وقت سے تاخیر کرنا مراد ہے یعنے جب امام عمدہ وقت سے تاخیر کرین تو تم اکیلے پڑہ لو پھر اگر جماعت
مین جانا ہو تو دوبارہ ادا کر لو کہ جماعت مین ہیوٹ نہ پڑے اور نوبت فتنہ کی نہ آوے اور فجر اور عصر کے بعد
دوبارہ اعادہ نکرے اس لیے کہ ان کے بعد نفل جائز نہین اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ فرض وہی ہے
جو پہلے ادا کی **عن** ابی ذر رضی اللّٰہ عنہ قال قال لی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم یا ابا

ذَرٍّ إِنَّهُ سَيَكُونُ بَعْدِي أُمَرَاءُ يُمِيتُونَ الصَّلٰوةَ فَصَلِّ الصَّلٰوةَ لِوَقْتِهَا فَإِنْ صَلَّيْتَ لِوَقْتِهَا وَكُنْتَ لَكَ نَافِلَةً وَإِلَّا كُنْتَ قَدْ أَحْرَزْتَ صَلٰوتَكَ ترجمہ ابی ذر نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ اے ابوذر میرے بعد ایسے حاکم ہونگے کہ وہ نماز کو مار ڈالینگے (یعنے آخر وقت پڑھینگے) تو تم اپنی نماز اپنے وقت پر پڑھ لیا کرنا پھر اگر انہون نے وقت پر پڑھی تو خیر نہین تو تم نماز جو اُن کے ساتھ تم نے پڑھی وہ نفل ہو گئی اور نہین تو تم نے بچا لیا اپنی نماز کو **عَنْ** أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ إِنَّ خَلِيلِي أَوْصَانِي أَنْ أَسْمَعَ وَأُطِيعَ وَإِنْ كَانَ عَبْدًا مُجَدَّعَ الْأَطْرَافِ وَأَنْ أُصَلِّيَ الصَّلٰوةَ لِوَقْتِهَا فَإِنْ أَدْرَكْتَ الْقَوْمَ وَقَدْ صَلَّوْا كُنْتَ قَدْ أَحْرَزْتَ صَلٰوتَكَ وَإِلَّا كَانَتْ لَكَ نَافِلَةً ترجمہ ابی ذر نے کہا کہ میرے دوست نے (یعنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے) مجھسے وصیت کی کہ مین حاکم کی بات سنون اور اسکا کہا مانون اگر ایک غلام ناتہ پیر کٹا ہوا ہو اور یہ کہ نماز پڑھون مین اپنے وقت پر پھر اگر پاؤن مین لوگون کو کہ وہ پڑھ چکے تو مین اپنے نماز پہلے ہی محفوظ کر چکا اور نہین تو وہ میرے لیے نفل ہوگی (یعنے جو دوبارہ اون کے ساتھ پڑھ لون گا) **عَنْ** أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَضَرَبَ فَخِذِي كَيْفَ أَنْتَ إِذَا بَقِيتَ فِي قَوْمٍ يُؤَخِّرُونَ الصَّلٰوةَ عَنْ وَقْتِهَا قَالَ قَالَ مَا تَأْمُرُ قَالَ صَلِّ الصَّلٰوةَ لِوَقْتِهَا ثُمَّ اذْهَبْ لِحَاجَتِكَ فَإِنْ أُقِيمَتِ الصَّلٰوةُ وَأَنْتَ فِي الْمَسْجِدِ فَصَلِّ ترجمہ ابی ذر نے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور مارا میری ران پر کہ کیا کرے گا تو جب رہ جاوے گا ایسے لوگون مین جو نماز مین دیر کرینگے اوسکے وقت سے تو انہون نے عرض کی کہ آپ کیا حکم کرتے ہین آپنے فرمایا تم اپنے وقت پر نماز ادا کر لینا اور اپنے کام کو چلے جانا پھر اگر تم مسجد مین ہو اور نماز ہو تو لوگون کے ساتھ بھی پڑھ لو **عَنْ** أَبِي الْعَالِيَةِ الْبَرَّاءِ قَالَ أَخَّرَ ابْنُ زِيَادٍ الصَّلٰوةَ فَجَاءَ فِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الصَّامِتِ فَأَلْقَيْتُ لَهُ كُرْسِيًّا فَجَلَسَ عَلَيْهِ فَذَكَرَ لَهُ صَنِيعَ ابْنِ زِيَادٍ فَعَضَّ عَلٰى شَفَتِهِ فَضَرَبَ فَخِذِي وَقَالَ إِنِّي سَأَلْتُ أَبَا ذَرٍّ كَمَا سَأَلْتَنِي فَضَرَبَ فَخِذِي كَمَا ضَرَبْتُ فَخِذَكَ وَقَالَ إِنِّي سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ كَمَا سَأَلْتَنِي فَضَرَبَ فَخِذِي كَمَا ضَرَبْتُ فَخِذَكَ وَقَالَ صَلِّ الصَّلٰوةَ لِوَقْتِهَا فَإِنْ أَدْرَكْتَكَ الصَّلٰوةُ مَعَهُمْ فَصَلِّ وَلَا تَقُلْ إِنِّي قَدْ صَلَّيْتُ فَلَا أُصَلِّي ترجمہ ابی العالیہ نے کہا ابن زیاد نے ایک دن نماز مین دیر کی اور عبداللہ بن صامت میرے پاس آئے اور مین نے ان کے لیے کرسی ڈالدی وہ اس پر بیٹھے اور مین نے ان سے عبید کے کام کا ذکر کیا انہون نے اپنے ہونٹ چبائے (یعنے افسوس اور

ناٰمرون

علی فخذی

غصہ ہوا اور میری ران پر ہاتھ مارا پھر کہا کہ میں نے ابی ذر سے پوچھا جیسے تم نے مجھ سے پوچھا سو انہوں نے میری
ران پر ہاتھ مارا جیسے میں نے تمہاری ران پر ہاتھ مارا اور کہا کہ میں نے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے جیسے تم نے مجھ سے پوچھا تو آپ نے میری ران پر ہاتھ مارا جیسے میں نے تمہاری ران پر ہاتھ مارا اور
فرمایا کہ نماز پڑھ لیجیو تو اپنے وقت پر پھر اگر تجھ کو ان کے ساتھ بھی نماز ملے تو پھر ان کے ساتھ پڑھ لے
اور یہ سمجھ کہ میں پڑھ چکا ہوں اب نہیں پڑھتا (کہ اسمیں جماعت میں ہوٹ پڑیگی) **عَنْ** اَبِیْ
ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کَیْفَ اَنْتُمْ اَوْ قَالَ کَیْفَ اَنْتَ اِذَا بَقِیْتَ فِیْ قَوْمٍ یُؤَخِّرُوْنَ الصَّلٰوۃَ
عَنْ وَقْتِہَا فَصَلِّ الصَّلٰوۃَ لِوَقْتِہَا ثُمَّ اِنْ اُقِیْمَتِ الصَّلٰوۃُ فَصَلِّ مَعَہُمْ فَاِنَّہَا زِیَادَۃُ خَیْرٍ لَّکَ
ابی ذر نے کہا کیا ہوگا جب باقی رہوگا تو ایسے لوگوں میں جو دیر کرتے ہیں نماز میں اپنے وقت سے
تو پڑھ لینا تم نماز کو اوس کے وقت پر پھر اگر تم بھی ہو تو لوگوں کے ساتھ بھی پڑھ لے اسلیے کہ اسمیں تمکو
کی زیادتی ہے **عَنْ** اَبِی الْعَالِیَۃِ الْبَرَاءِ قَالَ قُلْتُ لِعَبْدِ اللّٰہِ بْنِ الصَّامِتِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نُصَلِّیْ
یَوْمَ الْجُمُعَۃِ خَلْفَ اُمَرَاءَ یُؤَخِّرُوْنَ الصَّلٰوۃَ قَالَ فَضَرَبَ فَخِذِیْ ضَرْبَۃً اَوْجَعَنِیْ وَقَالَ سَاَلْتُ
اَبَا ذَرٍّ عَنْ ذٰلِکَ فَضَرَبَ فَخِذِیْ وَقَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِکَ فَقَالَ
صَلُّوا الصَّلٰوۃَ لِوَقْتِہَا وَاجْعَلُوْا صَلٰوتَکُمْ مَعَہُمْ نَافِلَۃً قَالَ وَقَالَ عَبْدُ اللّٰہِ ذُکِرَ لِیْ اَنَّ نَبِیَّ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ضَرَبَ فَخِذَ اَبِیْ ذَرٍّ ترجمہ ابی العالیہ نے کہا میں نے عبداللہ بن صامت سے
جماعت کے دن نماز پڑھتے ہیں حاکموں کے پیچھے اور وہ نماز کو اخیر وقت ادا کرتے ہیں ابی العالیہ نے
کہا کہ عبداللہ نے میری ران پر ایک ہاتھ مارا کہ میرے درد ہونے لگا اور کہا میں نے ابوذر سے پوچھا اسی بات
کو تو انہوں نے بھی میری ران پر ایک ہاتھ مارا اور کہا کہ میں نے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی
بات کو تو آپ نے فرمایا نماز پڑھ لیا کرو تم اپنے وقت مسنون پر اور ان کے ساتھ کی نماز کو نفل کر دیا کرو راوی
نے کہا کہ عبداللہ نے کہا کہ ذکر کیا مجھ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ابوذر کی ران پر ہاتھ مارا اسے

بَابُ فَضْلِ صَلٰوۃِ الْجَمَاعَۃِ وَبَیَانِ التَّشْدِیْدِ فِی التَّخَلُّفِ عَنْہَا وَاَنَّہَا فَرْضُ کِفَایَۃٍ

باب نماز جماعت کی فضیلت اور اسکی تاکید میں اور اسکے فرض کفایہ ہونے کے بیان میں

عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلٰوۃُ
الْجَمَاعَۃِ اَفْضَلُ مِنْ صَلٰوۃِ اَحَدِکُمْ وَحْدَہٗ بِخَمْسٍ وَّعِشْرِیْنَ جُزْءًا ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ
عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نماز جماعت کی اکیلے شخص کی نماز سے پچیس درجہ بڑھکر ہے

الصلوٰۃ الجمیع خمسۃ وعشرین فی الجمیع

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ تَفْضُلُ صَلٰوۃُ الْجَمِیْعِ عَلٰی صَلٰوۃِ الرَّجُلِ وَحْدَہٗ خَمْسًا وَّعِشْرِیْنَ دَرَجَۃً قَالَ وَتَجْتَمِعُ مَلَائِکَۃُ اللَّیْلِ وَمَلَائِکَۃُ النَّہَارِ فِیْ صَلٰوۃِ الْفَجْرِ قَالَ اَبُوْ هُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اِقْرَءُوْا اِنْ شِئْتُمْ وَقُرْاٰنَ الْفَجْرِ اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ کَانَ مَشْهُوْدًا ترجمہ ابوہریرہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز جماعت اکیلے کی نماز پچیس درجہ افضل ہے اور فرشتے رات کے اور دن کے نماز فجر میں جمع ہوتے ہیں ابوہریرہ نے کہا چاہو تو یہ آیت پڑھ لو کہ قرآن فجر کا حاضر ہونیکا سبب ہے

پچیس

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ بِمِثْلِ حَدِیْثِ عَبْدِ الْاَعْلٰی عَنْ مُحَمَّدٍ اِلَّا اَنَّہٗ قَالَ بِخَمْسَۃٍ وَّعِشْرِیْنَ جُزْءًا ترجمہ ابوہریرہ نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا مثل روایت عبدالاعلیٰ کے مگر اسمیں پچیس درجہ اور عشرین ہے مطلب دونوں کا ایک ہی ہے

پچیس

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلٰوۃُ الْجَمَاعَۃِ تَعْدِلُ خَمْسًا وَّعِشْرِیْنَ مِنْ صَلٰوۃِ الْفَذِّ ترجمہ ابوہریرہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز جماعت اکیلے شخص کی پچیس نمازوں کے برابر ہے

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلٰوۃُ مَعَ الْاِمَامِ اَفْضَلُ مِنْ خَمْسٍ وَّعِشْرِیْنَ صَلٰوۃً یُصَلِّیْهَا وَحْدَہٗ ترجمہ ابوہریرہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک نماز امام کے ساتھ اکیلی پچیس نماز سے افضل ہے

عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلٰوۃُ الْجَمَاعَۃِ اَفْضَلُ مِنْ صَلٰوۃِ الْفَذِّ بِسَبْعٍ وَّعِشْرِیْنَ دَرَجَۃً ترجمہ ابن عمر راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز جماعت اکیلی نماز سے ستائیس درجہ افضل ہے

ستائیس

عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلٰوۃُ الرَّجُلِ فِی الْجَمَاعَۃِ تُزِیْدُ عَلٰی صَلٰوتِہٖ وَحْدَہٗ سَبْعًا وَّعِشْرِیْنَ دَرَجَۃً ترجمہ وہی جو اوپر گذرا

عَنِ ابْنِ نُمَیْرٍ عَنْ اَبِیْہِ بِضْعًا وَّعِشْرِیْنَ وَقَالَ اَبُوْ بَکْرٍ فِیْ رِوَایَتِہٖ سَبْعًا وَّعِشْرِیْنَ دَرَجَۃً ترجمہ ابن نمیر نے اپنے باپ سے اسی روایت میں بضع کہی درجہ روایت کی اور ابوبکر نے اپنی روایت میں ستائیس درجہ

ستائیس

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ بِضْعًا وَّعِشْرِیْنَ ترجمہ ابن عمر نے روایت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے بضع کہی درجہ فرمائے

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدَ نَاسًا فِي بَعْضِ الصَّلَوَاتِ فَقَالَ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ آمُرَ رَجُلًا يُصَلِّي بِالنَّاسِ ثُمَّ أُخَالِفَ إِلَى رِجَالٍ يَتَخَلَّفُونَ عَنْهَا فَآمُرَ بِهِمْ فَيُحَرَّقُوا عَلَيْهِمْ بِحُزَمِ الْحَطَبِ بُيُوتَهُمْ وَلَكِنْ عَلِمَ أَحَدُهُمْ أَنَّهُ يَجِدُ عَظْمًا سَمِينًا لَشَهِدَهَا يَعْنِي صَلٰوةَ الْعِشَاءِ ترجمہ ابوہریرہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بعضی لوگوں کو کسی نماز میں نہ پایا تو فرمایا میں نے ارادہ کیا کہ حکم کروں ایک شخص کو کہ امامت کرے نماز کی اور میں جاؤں انکی طرف جو نماز میں نہیں آئے اور حکم کروں کہ ایک ڈھیر لکڑیوں کا لگا کر اون کے گھروں کو جلا دیں اور اگر کوئی شخص ایک ہڈی فربہ جانور کی پاوے تو ضرور آوے اور کہتے ہے آپ نماز عشا کو (یعنے نماز کو نہیں آتے اور ہڈی سنکر دوڑتے ہیں) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَثْقَلَ صَلٰوةٍ عَلَى الْمُنَافِقِينَ صَلٰوةُ الْعِشَاءِ وَصَلٰوةُ الْفَجْرِ لَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِيهِمَا لَأَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا وَلَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ آمُرَ بِالصَّلٰوةِ فَتُقَامَ ثُمَّ آمُرَ رَجُلًا فَيُصَلِّيَ بِالنَّاسِ ثُمَّ أَنْطَلِقَ مَعِيَ بِرِجَالٍ مَعَهُمْ حُزَمٌ مِنْ حَطَبٍ إِلَى قَوْمٍ لَا يَشْهَدُونَ الصَّلٰوةَ فَأُحَرِّقَ عَلَيْهِمْ بُيُوتَهُمْ بِالنَّارِ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نماز عشا اور فجر منافقوں پر بہت بھاری ہے اور اگر انکا احوال جانتے تو گھٹنوں چل کر آتے اور میں نے ارادہ کیا کہ نماز کا حکم دوں کہ قائم کیجاوے اور ایک شخص کو کہوں کہ نماز پڑھاوے لوگوں کو پھر چند لوگوں کو ساتھ لیکر جاؤں کہ ایک ڈھیر لکڑیوں کا لیکر جو لوگ نماز میں نہیں آتے میں انکے گھر جلا دوں عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ آمُرَ فِتْيَانِي أَنْ يَسْتَعِدُّوا بِحُزَمٍ مِنْ حَطَبٍ ثُمَّ آمُرَ رَجُلًا يُصَلِّي بِالنَّاسِ ثُمَّ أُحَرِّقَ بُيُوتَ عَلٰى مَنْ فِيهَا ترجمہ ابوہریرہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی حدیثیں روایت کہیں اور یہ بھی روایت کی کہ آپنے فرمایا میں نے ارادہ کیا کہ حکم کروں اپنے جوانوں کو کہ ایک ڈھیر لکڑیوں کا لگا دیں اور حکم کروں میں ایک شخص کو جو نماز پڑھاوے اور جلا دوں گھر لوگوں سمیت (یعنے جو نماز میں نہیں آتے) میں عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِهِ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے مثل حدیث بالا کی روایت کی عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيَتَخَلَّفَنَّ عَنِ الْجُمُعَةِ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ آمُرَ رَجُلًا يُصَلِّي بِالنَّاسِ ثُمَّ أُحَرِّقَ عَلٰى رِجَالٍ

ن
یحرق ہیوتا

يتخلفون عن الجمعة بيوتهم ترجمہ عبداللہ نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا جو لوگ جمعہ میں حاضر نہیں ہوتے میں اونکے حق میں کہ میں ارادہ کرتا ہوں کہ حکم کروں ایک شخص کو جو لوگوں کو نماز پڑھا دی پھر میں جلا دوں اون لوگوں کے گھر جو جمعہ میں نہیں آتے ہیں **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم رجل اعمی فقال یا رسول اللہ انہ لیس لی قائد یقودنی الی المسجد فسأل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یرخص لہ فیصلی فی بیتہ فرخص لہ فلما ولی دعاہ فقال ھل تسمع النداء بالصلوٰۃ فقال نعم قال فاجب ترجمہ ابوہریرہ نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک اندھا آیا اور عرض کی کہ اے رسول اللہ کے مجھ کوئی کھینچکر مسجد تک لانیوالا نہیں اور اوس نے چاہا کہ آپ اجازت دیں تو گھر میں نماز پڑھ لیا کرے آپنے اسو اجازت دی پھر جب وہ لوٹ گیا آپنے فرمایا تم اذان سنتے ہو اس نے عرض کی ہاں آپ نے فرمایا تم مسجد میں آیا کرو **ف** نووی نے کہا ہے کہ یہ سائل عبداللہ بن ام مکتوم تھے چنانچہ سنن ابی داؤد میں مفصل آیا ہے اور اس حدیث میں دلیل ہے ان کی جو جماعت کے فرض ہونے کے قائل ہیں اور جمہور نے (یعنے جنکے نزدیک جماعت واجب ہے) یہ جواب دیا ہے کہ ان کے بھیجنے کا سبب یہ تھا کہ میں گھر میں پڑھ لیا کروں اور ثواب جماعت کا پاؤں اپنے عذر کی وجہ سے تو یہ آپ نے قبول نہ فرمایا اور تائید جمہور کی اسطور پر بھی ہوتی ہے کہ جماعت عند العذر معاف ہو جاتی ہے اس پر اجماع ہے سب مسلمانوں کا دلیل اسپر عتبان مالک کی روایت ہے جو آگے کے باب میں آویگی

عن ابی الاحوص قال قال عبداللہ رضی اللہ عنہ لقد رأیتنا وما یتخلف عن الصلوٰۃ الا منافق قد علم نفاقہ او مریض ان کان المریض لیمشی بین رجلین حتی یأتی الصلوٰۃ وقال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علمنا سنن الھدی وان من سنن الھدی الصلوٰۃ فی المسجد الذی یؤذن فیہ ترجمہ ابی الاحوص نے کہا کہ عبداللہ نے کہا کہ ہم لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ ہمارے جماعت سے پیچھے نہیں رہتا مگر منافق (یعنے تارک الجماعت کو ہم منافق جانتے ہیں) کہ جسکا نفاق کھلا ہو، ہو یا بیمار ہو اور بیمار بھی وہ شخص کہ دو شخصوں کے کندھے پر ہاتھ رکھکر چلتا تھا اور نماز میں ملتا تھا (یعنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں) اور کہا اونہوں نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمکو دین اور ہدایت کی باتیں سکھائیں اور انہی ہدایت کی باتوں سے ہے نماز پڑھنا ایسے مسجد میں جہاں اذان ہوتی ہو **ف** ان سب حدیثوں سے حضور جماعت کا وجوب ثابت ہوتا

ہے اور یہی مذہب جمہور کا اور اس حدیث سے مشقت اٹھا کر مسجد مین آنا ثابت ہوتا ہے عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ مَنْ سَرَّہٗ اَنْ یَّلْقَی اللّٰہَ غَدًا مُسْلِمًا فَلْیُحَافِظْ عَلٰی ھٰؤُلَاءِ الصَّلَوَاتِ حَیْثُ یُنَادٰی بِھِنَّ فَاِنَّ اللّٰہَ شَرَعَ لِنَبِیِّکُمْ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سُنَنَ الْھُدٰی وَاِنَّھُنَّ مِنْ سُنَنِ الْھُدٰی وَلَوْ اَنَّکُمْ صَلَّیْتُمْ فِیْ بُیُوْتِکُمْ کَمَا یُصَلِّیْ ھٰذَا الْمُتَخَلِّفُ فِیْ بَیْتِہٖ لَتَرَکْتُمْ سُنَّۃَ نَبِیِّکُمْ وَلَوْ تَرَکْتُمْ سُنَّۃَ نَبِیِّکُمْ لَضَلَلْتُمْ وَمَا مِنْ رَجُلٍ یَتَطَھَّرُ فَیُحْسِنُ الطُّھُوْرَ ثُمَّ یَعْمِدُ اِلٰی مَسْجِدٍ مِّنْ ھٰذِہِ الْمَسَاجِدِ اِلَّا کَتَبَ اللّٰہُ لَہٗ بِکُلِّ خُطْوَۃٍ یَخْطُوْھَا حَسَنَۃً وَیَرْفَعُہٗ بِھَا دَرَجَۃً وَیَحُطُّ عَنْہُ بِھَا سَیِّئَۃً وَلَقَدْ رَاَیْتُنَا وَمَا یَتَخَلَّفُ عَنْھَا اِلَّا مُنَافِقٌ مَّعْلُوْمُ النِّفَاقِ وَلَقَدْ کَانَ الرَّجُلُ یُؤْتٰی بِہٖ یُھَادٰی بَیْنَ الرَّجُلَیْنِ حَتّٰی یُقَامَ فِی الصَّفِّ ترجمہ عبد اللہ نے کہا جسکو خوش لگے کہ اللہ سے ملاقات کرے قیامت کے دن مسلمان ہو کر تو ضرور ہے کہ حفاظت کرے ان نمازون کی جہان اذان ہوتی ہو اس لیے کہ اللہ تعالے نے تمہارے نبی کے لیے طریقے ہدایت کے مقرر کر دیے اور یہ نمازین بھی انہین مین ہین اور اگر تم پڑھو انکو گھرون مین جیسے فلانا جماعت کا چھوڑنے والا اپنے گھر مین پڑھتا ہے تو بیشک چھوڑ دیا تمنے طریقہ اپنے نبی کا اور اگر چھوڑا تم نے طریقہ اپنے نبی کا تو بیشک تم گمراہ ہو گئے اور کوئی ایسا نہین ہے کہ طہارت کرے اور اچھی طرح طہارت کرے پھر ارادہ کرے کسی مسجد کا ان مسجدون مین سے مگر اللہ تعالے اوسکے ہر قدم پر کہ وہ رکھتا ہے ایک نیکی لکھتا ہے اور ایک درجہ بلند کرتا ہے اور ایک بدی گھٹاتا ہے اور ہم اپنے تئین ایسا دیکھتے تھے کہ نہین غیر حاضر ہوتا تھا جماعت سے مگر منافق جسکا نفاق کہلا ہوتا تھا اور آدمی دو شخصون کے کاندھون پر ہاتھ رکھ کے چلایا جاتا تھا یہانتک کہ کھڑا کر دیا جاتا تھا صف مین ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اسقدر بیمار کو بھی جماعت مین آنا مستحب ہے عَنْ اَبِی الشَّعْثَاءِ قَالَ کُنَّا قُعُوْدًا فِی الْمَسْجِدِ مَعَ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فَاَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ فَقَامَ رَجُلٌ مِّنَ الْمَسْجِدِ یَمْشِیْ فَاَتْبَعَہٗ اَبُوْھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ بَصَرَہٗ حَتّٰی خَرَجَ مِنَ الْمَسْجِدِ فَقَالَ اَبُوْھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَمَّا ھٰذَا فَقَدْ عَصٰی اَبَا الْقَاسِمِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ترجمہ ابی الشعثاء نے کہا ہم مسجد مین بیٹھے تھے ابو ہریرہ کے ساتھہ کہ موذن نے اذان دی اور ایک شخص مسجد سے اٹھا اور جانے لگا تو ابو ہریرہ اسکو دیکھتے رہے یہانتک کہ وہ باہر چلا گیا تب ابو ہریرہ نے کہا کہ اس شخص نے نافرمانی کی ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی عَنْ اَبِی الشَّعْثَاءِ الْمُحَارِبِیِّ قَالَ کُنَّا عِنْدَ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وَرَاٰی رَجُلًا یَخْتَازُ الْمَسْجِدَ خَارِجًا بَعْدَ الْاَذَانِ فَقَالَ اَمَّا ھٰذَا

اللہ تعالیٰ

بلکہ اسی کو مکروہ کہا ہے جو مسجد سے اذان کے بعد نکلے بغیر عذر

فقد عصم ابا القاسم ترجمہ ابی اشعثار نے کہا مین نے ابوہریرہ سے سنا کہ فرماتے تھے اس شخص نے نافرمانی کے
ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ اوسکو کہا جو مسجد سے باہر چلا گیا تھا بعد اذان کے ف ان حدیثون سے
معلوم ہوا کہ بعد اذان کے مسجد سے نکلنا نہ چاہیے جب تک کہ فرض ادا نکرلے مگر اس شخص کو کہ عذر رکھتا
ہو جیسے کسی دوسری مسجد کا امام ہو یا پاخانے پیشاب کو جاتا ہو کہ پھر آنے کی نیت رکھتا ہو عن عبد الرحمن
بن ابی بعفر قال دخل عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ المسجد بعد صلوۃ المغرب فقعد
رحدہ فقعدت الیہ فقال یا ابن اخی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من صلی
العشاء فی جماعۃ فکانما قام نصف اللیل ومن صلی الصبح فی جماعۃ فکانما صلی اللیل
کلہ ترجمہ عبد الرحمن نے کہا عثمان بن عفان مسجد مین آئے اور اکیلی رہ گئے مین انکے پاس جا
بیٹھا انہون نے فرمایا اے میرے بھتیجے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ فرماتے تھے جس نے
عشا کی نماز جماعت سے پڑہی تو گویا اوسنے آدہی رات تک نماز نفل پڑہتا رہا (یعنے ایسا ثواب پاویگا) اور جس نے
صبح کی نماز جماعت سے پڑہی وہ ساری رات نماز پڑہتا رہا ف اس سے دونو نمازون کی جماعت سے ادا
کرنے کا بڑا ثواب معلوم ہوا گویا دونون نمازین جس نے بجماعت ادا کین وہ آرام سے سویا بھی اور ڈیڑہ
رات تک عبادت کا ثواب بھی پایا سبحان اللہ سنت مین کیا مزا ہے کہ آرام بھی ملتا ہے اور زیادہ ثواب بھی ہے عن
ابی سھل عثمان بن حکیم بھذا الاسناد مثلہ ترجمہ ابی سہل نے بھی اس اسناد سے مثل اس روایت
کے بیان کیا عن جندب بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم من صلی الصبح فھو فی ذمۃ اللہ فلا یطلبنکم اللہ من ذمتہ بشیء فیدرکہ فیکبہ
فی نار جھنم ترجمہ جندب کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے پڑہی نماز صبح کی وہ اللہ
کی پناہ مین ہے سو اللہ اپنی پناہ کا حق جس سے طلب کریگا اوسکو نہ چھوڑیگا اور ڈالدیگا اوسکو جہنم مین
یعنی اگر اوسکو ستاوے گے جو صبح کی نماز پڑہ چکا ہے تو گویا اللہ کی پناہ مین خلل ڈالا اور اسکا حق تلف کیا
عن جندب القشیری رضی اللہ عنہ یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من
صلی صلوۃ الصبح فھو فی ذمۃ اللہ فلا یطلبنکم اللہ من ذمتہ بشیء فانہ من یطلبہ
من ذمتہ بشیء یدرکہ ثم یکبہ علی وجھہ فی نار جھنم ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا عن
الحسن عن جندب بن سفیان عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بھذا لم یذکر فیکبہ فی نار

اجھنم ترجمہ جس کی روایت میں بھی وہی مضمون ہے مگر دوزخ میں ڈالنے کا ذکر نہیں **بَابُ** الرُّخْصَةِ فِي التَّخَلُّفِ عَنِ الْجَمَاعَةِ لِعُذْرٍ عذر کے سبب جماعت کا معاف ہونا **عَنْ** عِتْبَانَ ابْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَهُوَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا مِنَ الْأَنْصَارِ أَنَّهُ أَتَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي قَدْ أَنْكَرْتُ بَصَرِي وَأَنَا أُصَلِّي لِقَوْمِي فَإِذَا كَانَتِ الْأَمْطَارُ سَالَ الْوَادِي الَّذِي بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ لَمْ أَسْتَطِعْ أَنْ آتِيَ مَسْجِدَهُمْ فَأُصَلِّيَ لَهُمْ وَدِدْتُ أَنَّكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ تَأْتِي فَتُصَلِّيَ فِي مُصَلًّى أَتَّخِذُهُ مُصَلًّى فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَفْعَلُ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ قَالَ عِتْبَانُ فَغَدَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عِنْدَ حِينِ ارْتَفَعَ النَّهَارُ فَاسْتَأْذَنَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَذِنْتُ لَهُ فَلَمْ يَجْلِسْ حَتَّى دَخَلَ الْبَيْتَ ثُمَّ قَالَ أَيْنَ تُحِبُّ أَنْ أُصَلِّيَ مِنْ بَيْتِكَ قَالَ فَأَشَرْتُ إِلَى نَاحِيَةٍ مِنَ الْبَيْتِ فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَبَّرَ فَقُمْنَا وَرَاءَهُ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ قَالَ وَحَبَسْنَاهُ عَلَى خَزِيرٍ صَنَعْنَاهُ لَهُ قَالَ فَثَابَ رِجَالٌ مِنْ أَهْلِ الدَّارِ حَوْلَنَا حَتَّى اجْتَمَعَ فِي الْبَيْتِ رِجَالٌ ذَوُو عَدَدٍ فَقَالَ قَائِلٌ مِنْهُمْ أَيْنَ مَالِكُ بْنُ الدُّخْشُنِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ ذَلِكَ مُنَافِقٌ لَا يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُلْ لَهُ ذَلِكَ أَلَا تَرَاهُ قَدْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ يُرِيدُ بِذَلِكَ وَجْهَ اللّٰهِ قَالَ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّا نَرَى وَجْهَهُ وَنَصِيحَتَهُ إِلَى الْمُنَافِقِينَ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّ اللّٰهَ قَدْ حَرَّمَ عَلَى النَّارِ مَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ يَبْتَغِي بِذَلِكَ وَجْهَ اللّٰهِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ ثُمَّ سَأَلْتُ الْحُصَيْنَ بْنَ مُحَمَّدٍ الْأَنْصَارِيَّ وَهُوَ أَحَدُ بَنِي سَالِمٍ وَهُوَ مِنْ سَرَاتِهِمْ عَنْ حَدِيثِ مَحْمُودِ بْنِ رَبِيعٍ فَصَدَّقَ فَمِنْ ذَلِكَ ترجمہ عتبان جو صحابی ہیں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے اور بدر میں حاضر ہوئے ہیں اور انصار میں ہیں وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ اے اللہ کے رسول میری آنکھیں جاتی رہیں اور میں اپنی قوم کی امامت کرتا ہوں اور جب مینہ برستا ہے تو نالہ آتا ہے جو میرے اور انکے بیچ میں ہے تو میں انکے مسجد میں نہیں جا سکتا کہ امامت کروں اونکی اور آرزو رکھتا ہوں اے اللہ کے رسول کہ آپ تشریف لاویں اور ایک جگہ نماز پڑھیں (یعنے میرے گھر میں) تاکہ میں اسے نماز کی جگہ

فائدہ: فَأَتَّخِذَهُ

فائدہ: خَزِيرٍ

فائدہ: الدَّارِ

فائدہ: الرَّبِيعِ

مقرر کرو ن تب فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اچھا مین ایسا ہی کرون گا اگر اللہ نے چاہا
عتبان نے کہا پھر صبحکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور ابوبکر بھی آپکے ساتھہ تھے جب کچھہ
دن چڑھا اور آواز دی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور مین نے آپکو بتایا اور آپ جب گھر
مین آئے تو بیٹھے نہین اور فرمایا تم کہان چاہتے ہو کہ مین نماز پڑھون تمہارے گھر مین کہا انہون نے کہ مین
نے ایک کونا بتایا اور آپنے کھڑے ہوکر اللہ اکبر کہا اور ہم سب آپکے پیچھے کھڑے ہوگئے اور آپ نے دو رکعت
پڑھکر سلام پھیرا اور ہم نے آپکو روک رکھا تھا گوشت کی کڑی کیواسطے جو آپ کے لیے پکائی تھی اور محلہ کے لوگ
بھی آگئے یہانتک کہ کئی آدمی جمع ہوگئے گھر مین سو ایک شخص نے ادن مین سے کہا کہ مالک بن دخشن کہان
ہے تو کسی نے کہا وہ منافق ہے اللہ اور رسول کو دوست نہین رکھتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہہ
نکہو اوسکو تم نہین دیکھتے کہ وہ لا الہ الا اللہ کہتا ہے چاہتا ہے اس کلمہ سے رضامندی اللہ کی لوگون نے کہا اللہ اور
رسول اللہ اسکا خوب جانتا ہے پھر کہا ایک شخص نے کہ ہم اوس کے توجہ اور خیرخواہی منافقون کے ساتھہ دیکھتے ہین
تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالے نے حرام کیا ہے آگ پر اوسکو جو کہے لا الہ الا اللہ اور چاہتا
ہو اس کہنے سے رضامندی اللہ کی ابن شہاب نے کہا پھر مین نے حصین بن محمد انصاری سے پوچھا اس روایت
کو اور وہ بنی سالم مین کے سردار ہین جو روایت کی محمود بن ربیع نے سو تصدیق کی انہون نے ف
اسحدیث مین کئی فائدے ہین ایک یہ کہ جب کسی کا وعدہ کرے تو انشاء اللہ کہے دوسرے برکت ڈھونڈنا نیکون
کے ساتھہ اور ان کی نشانیون اور مقاسون سے تیسری نماز ادا کرنا نیکون کے نماز کی جگہہ مین چوتھی
افضل شخص کا دعوت قبول کرنا اور اپنی سے کم درجہ والے کے گھر جانا پانچوین معاف ہونا جماعت کا عذر
کے سبب سے چھٹی امام اور عالم کے ساتھہ جانا اوسکی رفیق کا ساتوین اجازت چاہنا باہر سے آنیوالا
کا گھر والے سے آٹھوین یہ کہ پہلے عمدہ اور دین کے کام شروع کرے چنانچہ پہلے آپ نے نماز ادا کی نوین
نفل کا جماعت سے ادا کرنا دسوین دن کے نماز بھی دو دو رکعت افضل ہونا مثل رات کی نماز کے اور شافعیہ
کا بھی مذہب ہے اور جمہور کا گیارہوین مستحب ہونا اسکا کہ محلہ مین جب کوئی شخص نیک آدمی تو اسکے ملنے کو
آوین اور اسکی زیارت سے مشرف ہون اور اسکی صحبت سے فیض اٹھاوین اور یہی حق ہے ہر عالم دیندار کا
تمام مسلمانون پر بارہوین گھر مین نماز کی جگہہ مقرر کرنا جائز ہے بخلاف مسجد کے تیرہوین بری ذکر سے
کسی کے لوگون کو روک دینا چودہوین یہ کہ لا الہ الا اللہ کا قائل صدق دل سے دوزخ مین ہمیشہ نہ رہے گا سو

اسے اور بھی بہت سے فوائد ہین جو بخوف طول معرض تحریر مین نہ آسکے (تو دی) عن محمود بن الربیع
عن عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ قال اتیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وساق الحدیث
بمعنی حدیث یونس غیر انہ قال فقال رجل این مالک بن الدخشن او الدخیشن وزاد فی
الحدیث قال محمود فحدثت بھذا الحدیث نفرا فیھم ابو ایوب الانصاری رضی
اللہ عنہ فقال ما اظن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ما قلت قال فحلفت ان رجعت
الی عتبان ان اسالہ قال فرجعت الیہ فوجدتہ شیخا کبیرا قد ذھب بصرہ وھو امام
قومہ فجلست الی جنبہ فسالتہ عن ھذا الحدیث فحدثنیہ کما حدثنیہ اول مرۃ
قال الزھری ثم نزلت بعد ذلک فرائض وامور وکرای ان الامر انتھی الیھا فمن
استطاع ان لا یفتن فلا یفتن (ترجمہ) محمود نے عتبان سے روایت کی کہ انہون نے کہا آیا مین رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور بیان کی روایت یونس کی ہم معنے (یعنے جو اوپر مذکور ہوچکی) مگر اتنی بات
زیادہ تھی کہ ایک شخص نے کہا کہان ہین مالک بن دخشن یا کہا دخیشن اور یہ بھی زیادہ کیا کہ محمود نے کہا بیان
کی مین نے یہ روایت چند شخصون مین کہ ان مین ابو ایوب انصاری بھی تھے تو اونہون نے کہا مین نہین
گمان کرتا ہون کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہہ بات فرمائی ہو جو تم کہتے ہو سو مین نے قسم کھائی کہ
مین پھر جاکر عتبان سے پوچھون گا سو مین انکے پاس گیا اور انکو بہت بوڑھا پایا کہ انکہین جاتی رہی تھین
اور وہ اپنی قوم کے امام تھے سو ہم اون کے بازو پر جا بیٹھے اور مین نے اون سے یہی حدیث پوچھی تو
انہون نے ویسی ہی بیان کردی جیسے مجھ سے پہلے بیان کی تھی زہری نے کہا کہ اوس کے بعد اور چیزین فرض
ہوئین اور بہت سے احکام آئی اور ترک کہ جنکو ہم جانتے ہین کہ کام اونپر ختم ہوگیا پھر جو یہہ چاہے کہ ہمکو کہانی تو فلانہ
کرنا چاہئے ف یعنی یہ نہ سمجھے کہ یہ دو رکعت نماز ہے بلکہ یہ ابتداے اسلام کی بات ہے اسکے بعد اور احکام
آئی بہت سے آگے ہین عن محمود بن الربیع رضی اللہ عنہ قال انی لاعقل مجتہ مجھا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم من دلو فی دارنا قال محمود وحدثنی عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ
قال قلت یا رسول اللہ ان بصری قد ساء وساق الحدیث الی قولہ فصلی بنا رکعتین و
حبسناہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی خزیرۃ صنعناھا لہ ولم یذکر ما بعدہ
من زیادۃ یونس ومعمر (ترجمہ) محمود نے کہا مجھہ یاد ہے ایک کلی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے ہمارے محلہ کی ڈوکان کی تھی اور محمود نے کہا روایت کی مجھ سے عتبان نے کہ کہا انہوں نے عرض کی
میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ میری بصارت کم ہو گئی ہے اور بیان کی حدیث یہاں تک کہ کہا
عتبان نے کہ دو رکعت پڑھی آپ نے ہمارے ساتھ اور روک رکھا ہم نے آپ کو ایک کھانے کے لیے جس کو
جشیشہ کہتے ہیں کہ وہ ہم نے آپ کے لیے پکایا تھا اور اس کے بعد کا ذکر نہیں کیا جیسے یونس اور معمر نے ذکر کیا
ہے **ف** جشیشہ یہ ہے کہ گیہوں کا باریک آٹا لیا اور اسمیں گوشت ڈال کر پکایا یا کھجور ڈالکر اور بخاری
کی روایت میں مذکور ہے کہ محمود نے کہا کہ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے سونہہ پر کلی کی اور اس
روایت سے جواز نکلا ملاطفت اور مزاح کا لڑکوں کے ساتھ اور ان کے دل خوش کرنے کو اس لیے کہ بچوں
کا دل ایسی باتوں سے بہت خوش ہوتا ہے اور آپ نے ارادہ کیا کہ اس خوشی کے سبب سے ہمارے فیض صحبت
کو یاد رکھیگا چنانچہ ایسا ہی ہوا **باب** جَوَازِ الْجَمَاعَةِ فِي النَّافِلَةِ وَالصَّلٰوةِ عَلٰى حَصِيْرٍ وَّخُمْرَةٍ
وَثَوْبٍ غَيْرِهِمَا مِنَ الطَّاهِرَاتِ نفل میں جماعت اور بوریے وغیرہ پر پڑھنے کا بیان **عَنْ**
اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ جَدَّتَهٗ مُلَيْكَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا دَعَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لِطَعَامٍ صَنَعَتْهُ فَاَكَلَ مِنْهُ ثُمَّ قَالَ قُوْمُوْا فَاُصَلِّيَ لَكُمْ قَالَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ
فَقُمْتُ اِلٰى حَصِيْرٍ لَنَا قَدِ اسْوَدَّ مِنْ طُوْلِ مَا لُبِسَ فَنَضَحْتُهٗ بِمَاءٍ فَقَامَ عَلَيْهِ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَفَفْتُ اَنَا وَالْيَتِيْمُ وَرَاءَهٗ وَالْعَجُوْزُ مِنْ وَّرَائِنَا فَصَلّٰى
لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ انْصَرَفَ ترجمہ انس نے کہا کہ ان کی دادی
نے جنکا نام ملیکہ تھا بلایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک کھانے کے لیے جو انہوں نے پکایا تھا
پھر حضرت نے اسمیں سے کھایا اور فرمایا کہ کھڑے ہو میں تمہیں خیر و برکت کے لیے نماز پڑھوں انس نے کہا کہ میں ایک
بوریا لے کھڑا ہوا جو بہت بچھانے سے کالا ہو گیا (یعنے مستعمل تھا) اور اوس پر میں نے پانی چھڑکا اور آنحضرت
اوس پر کھڑے ہوئے اور میں نے اور ایک یتیم نے آپ کے پیچھے صف باندھی اور بوڑھی ہمارے پیچھے
کھڑی ہوئیں پھر نماز پڑھائی آپ نے دو رکعتیں اور سلام پھیرا **ف** اس حدیث سے ثابت ہوا قبول
کرنا دعوت کا اگرچہ ولیمہ نہ ہو اور جماعت میں نفل نماز پڑھنا اور جائز ہوا برکت لینا ساتھ نماز نیکوں کے
اپنے گھر میں اور شاید آپ کو انکی تعلیم بھی منظور ہو علے الخصوص عورت کی کہ عورتیں مسجد میں آپ کی
ہیئت نماز کو بخوبی نہیں دیکھ سکتی تھیں اسوجہ سے پیچھے رہتی تھیں اور ثابت ہوا نماز پڑھنا بوریوں

بطہرہ پر جو چیز پاک ہو اگرچہ مستعمل ہو اور یہ بھی معلوم ہوا کہ امام کے سوا جب دو آدمی ہوں تو صف امام کے پیچھے باندھ لیں اور عورت پیچھے کھڑی رہے اگرچہ اکیلی ہو اور پانی چھڑکنا بوریے پر اوسکی نرم کرنے کے لیے تھا اور قاضی عیاض نے کہا ہے کہ بتک نجاست کو سب سے پانی چھڑکا مگر صحیح وہی ہے جو ہم نے پہلے کہا ہے **عن** انس بن مالک رضی اللہ عنہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احسن الناس خلقا فربما حضرت الصلوٰۃ وھو فی بیتنا قال فیامر بالبساط الذی تحتہ فیکنس ثم ینضح ثم یؤمنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ونقوم خلفہ فیصلی بنا قال وکان بساطھم من جرید النخل ترجمہ انس مالک کے بیٹے نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب لوگوں سے زیادہ اچھے اخلاق ہیں اور کبھی آپ کو نماز کا وقت آجاتا اور آپ ہمارے گھر ہیں ہوتے تو حکم کرتے ہمارے بچھونے کو جو آپکے نیچے ہوتا کہ اوسکو جھاڑ دیتی پھر پانی چھڑک دیتی پھر امامت کرتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ہم لوگ آپ کے پیچھے کھڑے ہو جاتے اور ہمارے ساتھ آپ نماز پڑھتے اور آپ کا بچھونا کھجور کے پتوں کا تھا **ف** اس سے بے تکلفی انبیا کی ثابت ہوئی **عن** انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال دخل النبی صلی اللہ علیہ وسلم علینا وما ھو الا انا وامی وام حرام فقال قوموا فلاصلی بکم فی غیر وقت صلوۃ فصلی بنا فقال رجل لثابت این جعل انسا منہ قال جعلہ علی یمینہ ثم دعا لنا اھل البیت بکل خیر من خیر الدنیا والاخرۃ فقالت امی یا رسول اللہ خویدمک ادع اللہ لہ قال فدعا لی بکل خیر وکان فی آخر ما دعا لی بہ ان قال اللھم اکثر مالہ وولدہ وبارک لہ فیہ ترجمہ انس نے کہا آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے گھر اور گھر میں میں تھا اور میری ماں اور میری خالہ اور آپ نے فرمایا کھڑے ہو میں تمہارے لیے نماز پڑھوں اور اسوقت کسی نماز فرض کا وقت نہ تھا پھر آپ نے نماز پڑھی اور ایک شخص نے ثابت سے پوچھا کہ حضرت نے انس کو کہاں کھڑا کیا انہوں نے کہا اپنے دہنی طرف پھر دعا خیر کی ہم سب گھر والوں کے لیے سب بہتریوں کی خواہ دنیا کی ہو یا آخرت کی سو عرض کی میری ماں نے کہ اے اللہ کے رسول یہ آپکا چھوٹا خادم ہے (یعنے انس) اس کے لیے آپ دعا فرماویں سو آپ نے میرے لیے ہر چیز میں دعا مانگی اور آخیر میں اس دعا کی عرض کی کہ یا اللہ اس کا مال زیادہ کر اور اولاد زیادہ دے پھر اس میں برکت عنایت فرما **عن** انس بن مالک رضی اللہ

رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلّٰی بِہٖ وَبِاُمِّہٖ اَوْ خَالَتِہٖ قَالَ فَاَقَامَنِیْ عَنْ یَّمِیْنِہٖ وَاَقَامَ الْمَرْاَۃَ خَلْفَنَا ترجمہ انس نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ اور یتیم لڑکے ماں یا خالہ کو نماز پڑھائی (یعنی امامت کی) اور مجھ کو اپنی داہنی طرف کھڑا کیا اور عورت کو ہمارے پیچھے عَنْ تَمِیْمٍ مَوْلٰی عَائِشَۃَ زوجۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ وَاَنَا حِذَاءَہٗ وَرُبَّمَا اَصَابَنِیْ ثَوْبُہٗ اِذَا سَجَدَ وَکَانَ یُصَلِّیْ عَلٰی خُمْرَۃٍ ترجمہ میمونہ ام المومنین بیوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے تھے اور میں آپ کے برابر حائض ہوتی اور کبھی آپ کا کپڑا مجھکو لگ جاتا تھا جب سجدہ کرتے تھے اور نماز پڑھتے تھے آپ بوریے پر عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ اَنَّہٗ دَخَلَ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَوَجَدَہٗ یُصَلِّیْ عَلٰی حَصِیْرٍ یَّسْجُدُ عَلَیْہِ ترجمہ ابوسعید خدری سے روایت ہے میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کو دیکھا کہ نماز پڑھتے ہیں آپ بوریے پر اور اسی پر سجدہ کرتے ہیں **بَابُ** فَضْلِ الصَّلٰوۃِ الْمَکْتُوْبَۃِ فِیْ جَمَاعَۃٍ نماز فرض بجماعت ادا کرنے کی فضیلت کا بیان عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلٰوۃُ الرَّجُلِ فِیْ جَمَاعَۃٍ تَزِیْدُ عَلٰی صَلٰوتِہٖ فِیْ بَیْتِہٖ وَصَلٰوتِہٖ فِیْ سُوْقِہٖ بِضْعًا وَّعِشْرِیْنَ دَرَجَۃً وَذٰلِکَ اَنَّ اَحَدَھُمْ اِذَا تَوَضَّاَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ اَتَی الْمَسْجِدَ لَا یَنْھَزُہٗ اِلَّا الصَّلٰوۃُ لَا یُرِیْدُ اِلَّا الصَّلٰوۃَ فَلَمْ یَخْطُ خُطْوَۃً اِلَّا رُفِعَ لَہٗ بِھَا دَرَجَۃٌ وَحُطَّ عَنْہُ بِھَا خَطِیْئَۃٌ حَتّٰی یَدْخُلَ الْمَسْجِدَ فَاِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ کَانَ فِی الصَّلٰوۃِ مَا کَانَتِ الصَّلٰوۃُ ھِیَ تَحْبِسُہٗ وَالْمَلٰٓئِکَۃُ یُصَلُّوْنَ عَلٰی اَحَدِکُمْ مَا دَامَ فِیْ مَجْلِسِہِ الَّذِیْ صَلّٰی فِیْہِ یَقُوْلُوْنَ اَللّٰھُمَّ ارْحَمْہُ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَہٗ اَللّٰھُمَّ تُبْ عَلَیْہِ مَا لَمْ یُؤْذِ فِیْہِ مَا لَمْ یُحْدِثْ فِیْہِ ترجمہ ابوہریرہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز آدمی کی جماعت سے اوسکے گھر اور بازار کی نماز سے بیس پر کئی درجہ افضل ہے اور اسکا سبب یہ ہے کہ آدمی نے جب وضو کیا اور اچھی طرح وضو کیا پھر مسجد کو آیا کہ نہیں اوٹھایا اوسکو مگر نماز نے اور نہیں ارادہ ہوا اسکا مگر نماز کا تو کوئی قدم نہیں کہتا ہے وہ مگر بلند کر دیتا ہے اللہ تعالے اوسکے عوض میں اسکا ایک درجہ اور گھٹا دیتا ہے ایک گناہ یہانتک کہ داخل ہوتا ہے وہ مسجد میں پھر جب مسجد میں آگیا تو گویا وہ نماز ہی میں ہے جبتک نماز اوسکو روکے رہی ہے اور فرشتے اوسکے لیے دعائے خیر کرتے ہیں جبتک

رہ اپنی جگہہ مین ہے جہان نماز پڑہی ہے اور کہتے ہین فرشتے کہ یا اللہ رحم کر اوسپر یا اللہ بخشدے اوسکو یا
اللہ توبہ قبول کر اوسکی جب تک کہ وہ ایذا نہین دیتا جبتک وہ حدث نہین کرتا (یعنے تب تک فرشتے
یہی کہتے ہتے ہین) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ اِنَّ الْمَلٰٓئِكَةَ تُصَلِّیْ عَلٰی اَحَدِكُمْ مَا دَامَ فِیْ مَجْلِسِهٖ تَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهٗ اَللّٰهُمَّ
ارْحَمْهُ مَا لَمْ یُحْدِثْ وَاَحَدُكُمْ فِیْ صَلٰوةٍ مَّا كَانَتِ الصَّلٰوةُ تَحْبِسُهٗ ترجمہ ابوہریرہ نے کہا
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فرشتے دعائے خیر کرتے ہین تمہارے ہر ایک کے لیے جب تک وہ اپنی
نماز کی جگہہ بیٹہا رہتا ہے کہ یا اللہ بخشدے اوسکو یا اللہ رحم کر اوسپر جب تک کہ وہ گوز نہین کرتا اور ہر ایک
تمہارے مین کا نماز مین ہے جب تک نماز اوسکو روک رہی ہے عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَزَالُ الْعَبْدُ فِیْ صَلٰوةٍ مَّا كَانَ فِیْ مُصَلَّاهُ یَنْتَظِرُ الصَّلٰوةَ وَ
تَقُوْلُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهٗ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ حَتّٰی یَنْصَرِفَ اَوْ یُحْدِثَ قُلْتُ مَا یُحْدِثُ
قَالَ یَفْسُوْ اَوْ یَضْرِطُ ترجمہ ابوہریرہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تک آدمی منتظر
نماز کا اپنی نماز کی جگہہ مین بیٹہا رہتا ہے تب تک وہ نماز ہی مین ہے اور فرشتے اوسکے لیے کہتے رہتے
ہین کہ یا اللہ بخش اوسکو اور رحم کر اوسپر یہانتک کہ وہ چلا جاوے یا حدث کرے راوی کہتا ہے کہ مین
نے پوچہا کہ حدث کیا ہے تو کہا پہکی چہوڑے یا گوز کرے عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَزَالُ اَحَدُكُمْ فِیْ صَلٰوةٍ مَّا دَامَتِ الصَّلٰوةُ تَحْبِسُهٗ لَا یَمْنَعُهٗ اَنْ یَّنْقَلِبَ
اِلٰی اَهْلِهٖ اِلَّا الصَّلٰوةُ ترجمہ ابوہریرہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی نماز مین ہے
جب تک کہ نماز اوسکو روک رہی ہے نہین روکتی اسے گہر جانے سے مگر نماز عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ
رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَحَدُكُمْ مَا قَعَدَ یَنْتَظِرُ الصَّلٰوةَ
فِیْ صَلٰوةٍ مَّا لَمْ یُحْدِثْ تَدْعُوْ لَهُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهٗ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ ترجمہ
ابوہریرہ راوی ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک تم مین کا نماز مین ہے جب تک نماز کا
منتظر ہے جب تک اوس نے گوز نہین کیا فرشتے اوس کے لیے دعا کرتے ہین یا اللہ بخش اسکو یا اللہ رحم کر اوسپر
عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِهٖ ترجمہ ابوہریرہ نے نبی صلی اللہ
علیہ وسلم سے یہی مضمون روایت کیا عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَعْظَمَ النَّاسِ اَجْرًا فِي الصَّلٰوةِ اَبْعَدُهُمْ اِلَيْهَا مَمْشًى فَاَبْعَدُهُمْ وَالَّذِي يَنْتَظِرُ الصَّلٰوةَ حَتّٰى يُصَلِّيَهَا مَعَ الْاِمَامِ اَعْظَمُ اَجْرًا مِنَ الَّذِي يُصَلِّيهَا ثُمَّ يَنَامُ قَالَ وَفِي رِوَايَةِ اَبِي كُرَيْبٍ حَتّٰى يُصَلِّيَهَا مَعَ الْاِمَامِ فِي جَمَاعَةٍ ترجمہ ابوموسیٰ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسکا گھر مسجد سے جتنا زیادہ دور ہو اوتنا ہی ثواب بھی اُسکا زیادہ ہو اور جو نماز کا منتظر ہے کہ امام کے ساتھ پڑھیگا اوسکا ثواب بھی زیادہ ہے اوس شخص سے کہ پڑھ لے اور سورہ اور ابوکریب کی روایت مین یہ لفظ ہین حَتّٰى يُصَلِّيَهَا سے آخر تک اور مطلب دونو کا ایک ہی ہے عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ كَانَ رَجُلٌ لَا اَعْلَمُ رَجُلًا اَبْعَدَ مِنَ الْمَسْجِدِ مِنْهُ وَكَانَ لَا تُخْطِئُهُ صَلٰوةٌ قَالَ فَقِيلَ لَهُ اَوْ قُلْتُ لَهُ لَوِ اشْتَرَيْتَ حِمَارًا تَرْكَبُهُ فِي الظَّلْمَاءِ وَفِي الرَّمْضَاءِ قَالَ مَا اُحِبُّ اَنَّ مَنْزِلِي اِلٰى جَنْبِ الْمَسْجِدِ اِنِّي اُرِيدُ اَنْ يُكْتَبَ لِي مَمْشَايَ اِلَى الْمَسْجِدِ وَرُجُوعِي اِذَا رَجَعْتُ اِلٰى اَهْلِي فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ جَمَعَ اللّٰهُ لَكَ ذٰلِكَ كُلَّهُ ترجمہ ابی بن کعب نے کہا کہ ایک شخص تھا کہ اوس کے مکان سے زیادہ کسی کا مکان مسجد سے دور نہ تھا اور کبھی کوئی جماعت اُسکی نہ جاتی تو اس سے کہا گیا یا مین نے کہا کہ تم اگر ایک گدھا خرید لو کہ اوس پر سوار ہو کر آیا کرو اندھیری اور دھوپ مین تو خوب ہو اس نے کہا کہ مین یہ نہین چاہتا کہ میرا گھر مسجد کے بازو مین ہو اسلیے کہ مین چاہتا ہون کہ میرے قدم لکھے جاوین مسجد کیطرف اور میرا لوٹنا بھی جب مین لوٹون گھر کو تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالے نے اس سب کا ثواب تمہارے لیے اکٹھا کیا ہے عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ كَانَ رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ بَيْتُهُ اَقْصَى بَيْتٍ فِي الْمَدِينَةِ فَكَانَ لَا تُخْطِئُهُ الصَّلٰوةُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَتَوَجَّعْنَا لَهُ فَقُلْتُ لَهُ يَا فُلَانُ لَوْ اَنَّكَ اشْتَرَيْتَ حِمَارًا يَقِيكَ مِنَ الرَّمْضَاءِ وَيَقِيكَ مِنْ هَوَامِّ الْاَرْضِ قَالَ اَمَا وَاللّٰهِ مَا اُحِبُّ اَنَّ بَيْتِي مُلْصِقٌ بِبَيْتِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَحُمِلْتُ بِهِ حَمْلًا حَتّٰى اَتَيْتُ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرْتُهُ قَالَ فَدَعَاهُ فَقَالَ لَهُ مِثْلَ ذٰلِكَ وَذَكَرَ لَهُ اَنَّهُ يَرْجُو فِي اَثَرِهِ الْاَجْرَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لَكَ مَا احْتَسَبْتَ ترجمہ ابی بن کعب نے کہا کہ انصار مین ایک شخص تھا کہ گھر اسکا سب گھرون مین مدینہ کے دور تھا مسجد سے اور کوئی جماعت اوسکی جانے نہاتی

تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تو ہم لوگون کو اون پر ترس آیا اور ہمنے اون سے کہا کہ کاش تم ایک گدھا خرید لو کہ تمھی کری سے اور رہ کے کیچڑ سے کمڑون سے بچاوے اُونھون نے کہا کہ سنو قسم ہے اللہ کی کہ مین یہ نہین چاہتا کہ میرا گھر بند ہوا ہو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر سے اور یہہ بات اسکی مجھپر بہت ہی اور گران گذری اور مین نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس [illegible] کو خبر دی آپ نے اُنکو بلایا اونھون نے حضرت سے یہی کہا کہ مجھسے کہا تھا اور ذکر کیا مین اپنے قدمون کا [illegible] اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیشک تمکو اجر ہے جسکو تم امید وار ہو عن عاصم بہذا الاسناد نحوہ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا عن ابی الزبیر قال سمعت جابر بن عبد اللہ قال کانت دیارنا نائیۃ من المسجد فاردنا ان نبیع بیوتنا فنقترب من المسجد فنہانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ان لکم بکل خطوۃ درجۃ ترجمہ ابو الزبیر نے جابر سے سنا کہ اُنھون نے کہا ہمارے لوگون کے گھر مسجد سے دور تھے تو ہم نے چاہا کہ بیچ ڈالین اور مسجد کے قریب آ رہین تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمکو روکا اور فرمایا کہ تمھی ہر قدم پر ایک درجہ ہے عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما قال خلت البقاع حول المسجد فاراد بنو سلمۃ ان ینتقلوا قرب المسجد فبلغ ذلک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال لہم انہ بلغنی انکم تریدون ان تنتقلوا قرب المسجد قالوا نعم یا رسول اللہ قد اردنا ذلک فقال یا بنی سلمۃ دیارکم تکتب اثارکم دیارکم تکتب اثارکم ترجمہ جابر نے کہا کچھ جگہین خالی ہوئین مسجد کے گرد تو بنو سلمہ کے قبیلہ والون نے چاہا کہ مسجد کے پاس اٹھ آوین اور یہ خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی تو آپ نے فرمایا کہ تمہاری خبر ہمکو پہونچی ہے کہ تم چاہتے ہو کہ مسجد کے قریب آ رہو انھون نے عرض کی کہ ہان اے اللہ کے رسول ہم نے چاہا تو ہے تب آپ نے فرمایا ای بنی سلمہ اپنے ہی گھرون مین رہو تمہارے قدم لکھی جاتے ہین (یعنی تاکہ انکا ثواب ملے) عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما قال اراد بنو سلمۃ ان یتحولوا الی قرب المسجد قال فالبقاع خالیۃ فبلغ ذلک النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا بنی سلمۃ دیارکم تکتب اثارکم فقالوا ما کان یسرنا انا کنا تحولنا ترجمہ جابر نے کہا بنو سلمہ نے چاہا کہ مسجد کے قریب آ جاوین اور کچھ گھر خالی تھے تو یہ خبر نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو پہونچی آپ نے فرمایا ای بنی سلمہ اپنے ہی گھرون مین رہو تمہارے قدم لکھے جاتے ہین تو اونھون نے کہا اس زمانے سے ہم ایسے خوش

ہو کہ وہان سے اٹھ آنے سے اتنی خوشی نہ ہوتی **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ تَطَھَّرَ فِیْ بَیْتِہٖ ثُمَّ مَشٰی اِلٰی بَیْتٍ مِّنْ بُیُوْتِ اللّٰہِ لِیَقْضِیَ فَرِیْضَۃً مِّنْ فَرَائِضِ اللّٰہِ کَانَتْ خُطْوَاتُہٗ اِحْدٰھُمَا تَحُطُّ خَطِیْئَۃً وَّالْاُخْرٰی تَرْفَعُ دَرَجَۃً **ترجمہ** ابوہریرہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو طہارت کرے اپنے گھر میں پھر جاوے کسی اللہ کے گھر میں کہ ادا کرے کسی فرض کو اللہ کے فرضوں میں سے تو اوسکے قدم ایسے ہوں گے کہ ایک سے تو برائیاں اوتریں گی اور دوسرے سے درجے بڑھیں گے **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ وَفِیْ حَدِیْثِ بَکْرٍ اَنَّہٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَرَاَیْتُمْ لَوْ اَنَّ نَھَرًا بِبَابِ اَحَدِکُمْ یَغْتَسِلُ مِنْہُ کُلَّ یَوْمٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ ھَلْ یَبْقٰی مِنْ دَرَنِہٖ شَیْءٌ قَالُوْا لَا یَبْقٰی مِنْ دَرَنِہٖ شَیْءٌ قَالَ فَذٰلِکَ مَثَلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ یَمْحُو اللّٰہُ بِھِنَّ الْخَطَایَا **ترجمہ** ابوہریرہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے بھلا دیکھو کہ اگر کسی کے دروازے پر ایک نہر ہو کہ وہ اس میں ہر روز پانچ بار نہاتا ہو تو کیا اوس کے بدن پر کچھ میل باقی رہیگا صحابہ نے عرض کی کہ نہیں فرمایا یہی مثال ہے پانچ نمازوں کی کہ اللہ تعالے اوس کی برکت سے گناہوں کو صاف کر دیتا ہے **عَنْ** جَابِرٍ ھُوَ ابْنُ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ کَمَثَلِ نَھَرٍ جَارٍ غَمْرٍ عَلٰی بَابِ اَحَدِکُمْ یَغْتَسِلُ مِنْہُ کُلَّ یَوْمٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ قَالَ قَالَ الْحَسَنُ وَمَا یُبْقِیْ ذٰلِکَ مِنَ الدَّرَنِ **ترجمہ** جابر نے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانچ نمازوں کی مثال مانند بہتی گہری نہر کی ہے کہ کسی کے دروازے پر ہو اور وہ اس میں ہر روز پانچ بار نہاتا ہو حسن نے کہا کہ نہ باقی رہے گا اسپر کچھ میل **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ غَدَا اِلَی الْمَسْجِدِ اَوْ رَاحَ اَعَدَّ اللّٰہُ لَہٗ فِی الْجَنَّۃِ نُزُلًا کُلَّمَا غَدَا اَوْ رَاحَ **ترجمہ** ابوہریرہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو صبح کو یا شام کو گیا مسجد میں اللہ تعالے نے اوسکی ضیافت طیار کی ہر صبح اور شام میں **بَابُ** فَضْلِ الْجُلُوْسِ فِیْ مُصَلَّاہُ بَعْدَ الصُّبْحِ وَفَضْلِ الْمَسَاجِدِ صبح کے بعد اپنی نماز کی جگہ بیٹھنے اور مسجدوں کی فضیلت کا بیان **عَنْ** سِمَاکِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ قُلْتُ لِجَابِرِ بْنِ سَمُرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَکُنْتَ تُجَالِسُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ کَثِیْرًا کَانَ لَا یَقُوْمُ مِنْ مُصَلَّاہُ الَّذِیْ یُصَلِّیْ فِیْہِ الصُّبْحَ اَوِ الْغَدَاۃَ

حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَاِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ قَامَ وَکَانُوْا یَتَحَدَّثُوْنَ فَیَاْخُذُوْنَ فِیْ اَمْرِ الْجَاهِلِیَّةِ فَیَضْحَکُوْنَ وَیَتَبَسَّمُ ترجمہ سماک بن حرب نے کہا کہ میں نے جابر سے کہا کہ تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھتے تھے انہوں نے کہا کہ بہت بار کہا کہ آپ کی عادت تھی کہ اپنی نماز کی جگہ میں بیٹھے رہتے صبح کے بعد جب تک کہ آفتاب نہ نکلتا پھر جب سورج نکلتا اوٹھ کھڑے ہوتے اور لوگ ذکر کیا کرتے تھے کفر کے زمانہ کا اور ہنستے تھے اور آپ بھی مسکراتے رہتے عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا صَلَّی الْفَجْرَ جَلَسَ فِیْ مُصَلَّاهُ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ حَسَنًا ترجمہ جابر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب صبح کی نماز پڑھ چکتے اپنی جگہ میں بیٹھے رہتے جب تک کہ آفتاب خوب نہ نکل آتا عَنْ سِمَاکٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَلَمْ یَقُلْ حَسَنًا ترجمہ سماک سے بھی مروی ہے اسی اسناد سے مگر اس میں حسنا کا لفظ نہیں عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مِهْرَانَ مَوْلٰی اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَحَبُّ الْبِلَادِ اِلَی اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ مَسَاجِدُهَا وَاَبْغَضُ الْبِلَادِ اِلَی اللّٰهِ تَعَالٰی اَسْوَاقُهَا ترجمہ عبدالرحمن جو مولے ہیں ابوہریرہ کے وہ ابوہریرہ سے راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شہروں میں سے پیاری جگہ اللہ کے نزدیک مسجدیں ہیں اور سب سے بری اللہ کے نزدیک بازاریں ہیں ف بازاروں میں شیطان کا جھنڈا کھڑا ہوتا ہے گالی گلوج ایک دوسرے کو دینا اور فسق و فجور کا زور و شور رہتا ہے بخلاف اسکے مسجدوں میں ذکر الٰہی نماز روزہ وعظ و عبادت خوف خدا کا چرچا رہتا ہے

بَابُ مَنْ اَحَقُّ بِالْاِمَامَةِ

امامت کا مستحق کون ہے اسکا بیان عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا کَانُوْا ثَلَاثَةً فَلْیَؤُمَّهُمْ اَحَدُهُمْ وَاَحَقُّهُمْ بِالْاِمَامَةِ اَقْرَؤُهُمْ ترجمہ ابوسعید خدری نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تین شخص ہوں تو ایک ان میں امام ہو جاوے اور زیادہ حق دار امامت کا وہ ہے جو قرآن زیادہ پڑھا ہو عَنْ قَتَادَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ ترجمہ وہی حدیث اوپر گذری عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَؤُمُّ الْقَوْمَ اَقْرَؤُهُمْ لِکِتَابِ اللّٰهِ فَاِنْ کَانُوْا فِی الْقِرَاءَةِ سَوَاءً فَاَعْلَمُهُمْ بِالسُّنَّةِ فَاِنْ کَانُوْا فِی السُّنَّةِ سَوَاءً فَاَقْدَمُهُمْ هِجْرَةً فَاِنْ کَانُوْا فِی الْهِجْرَةِ سَوَاءً فَاَقْدَمُهُمْ سِلْمًا وَلَا یَؤُمَّنَّ الرَّجُلُ الرَّجُلَ فِیْ سُلْطَانِهٖ وَلَا یَقْعُدْ فِیْ بَیْتِهٖ عَلٰی تَکْرِمَتِهٖ اِلَّا بِاِذْنِهٖ

نسلاما

قَالَ لَا تَجْتَمِعُ فِي رِوَايَةٍ مَكَانَ سِلْمًا سِنًّا ترجمہ ابو مسعود نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قوم کی امامت وہ کرے جو قرآن زیادہ جانتا ہو اگر قرآن مین برابر ہون تو جو سنت زیادہ جانتا ہو اگر سنت مین برابر ہون تو جس نے ہجرت پہلے کی ہو اگر ہجرت مین برابر ہون تو جو اسلام پہلے لایا ہو اور کسی کے حکومت کی جگہہ مین جاکر اوسکی امامت نہ کرے اور نہ اوس کے گہر مین اوسکی مسند پر بیٹھے مگر اوس کے حکم سے شیخ نے اسلام کی جگہہ عمر کو ذکر کیا یعنی جسکی عمر زیادہ ہو عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ قَالَ اَتَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ شَبَبَةٌ مُتَقَارِبُوْنَ فَاَقَمْنَا عِنْدَهٗ عِشْرِيْنَ لَيْلَةً وَّكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِيْمًا رَفِيْقًا فَظَنَّ اَنَّا قَدِ اشْتَهَيْنَا اَهْلَنَا فَسَاَلَنَا عَمَّنْ تَرَكْنَا مِنْ اَهْلِنَا فَاَخْبَرْنَاهُ فَقَالَ ارْجِعُوْا اِلٰى اَهْلِيْكُمْ فَاَقِيْمُوْا فِيْهِمْ وَعَلِّمُوْهُمْ وَمُرُوْهُمْ فَاِذَا حَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَلْيُؤَذِّنْ لَكُمْ اَحَدُكُمْ ثُمَّ لِيَؤُمَّكُمْ اَكْبَرُكُمْ ترجمہ مالک بن حویرث نے کہا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور جوان جوان تہے ہم سن اور ہیس دن آپ کی خدمت مین رہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہایت مہربان اور نرم دل تہے آپنے سمجھا کہ ہم لوگ وطن کے مشتاق ہوگئے تو پوچہا آپ نے کہ کن کن لوگون کو تم اپنے وطن مین چہوڑ آئے اپنے عزیز و اقارب مین سو اور خبر دی ہم نے آپ کو تب فرمایا آپ نے لوٹ جاؤ تم اپنے وطن کو اور وہان رہو اور لوگون کو اسلام کی باتین سکہاؤ بتاؤ پہر جب نماز کا وقت آوے تو ایک شخص تم مین کا اذان دے اور امامت کرے جو تم مین بڑا ہو عمر مین

فَاِنْ كَانَ
وَلَا يَؤُمَّنَّ
وَلَا يَجْلِسْ

فی الحدیث سے اذان اور جماعت اور امامت کا حکم ہوا اور چونکہ وہ لوگ ہجرت اور علم مین برابر تھے لہذا آپ نے انکو یہی حکم دیا کہ جو عمر مین بڑا ہو وہ امامت کرے **عن** مالک بن الحویرث ان سلیمان قال اتیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی نفر وکنا شببۃ متقاربون فاقمنا عندہ بحو حدیث ابن علیۃ **ترجمہ** مالک بن حویرث نے کہا کہ آیا مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین چند لوگون کے ساتھ جو ہم سن تھے اور بیان کیا حدیث کو آخر تک **عن** مالک بن الحویرث قال اتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم انا وصاحب لی فلما اردنا الانقلاب من عندہ قال لنا اذا حضرت الصلوۃ فاذنا ثم اقیما ولیؤمکما اکبرکما **ترجمہ** مالک نے کہا کہ آیا مین اور ایک رفیق میرا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پھر جب لوٹنا چاہا ہم نے انکے پاس سے تو فرمایا آپ نے کہ جب نماز کا وقت آوے تو اذان دینا اور اقامت کہنا اور امامت کرے جو تم مین کا بڑا ہو **عن** خالد الحذاء بہذا الاسناد وذا دقال لنا وکان متقاربین فی القراءۃ **ترجمہ** خالد نے اسی اسناد سے بھی روایت کی اور اسمین اتنا زیادہ کیا کہ خالد نے کہا کہ وہ دونو قراءت مین برابر تھے **باب** استحباب القنوت فی جمیع الصلوۃ اذا نزلت بالمسلمین نازلۃ والدعاء بالدفع وبیان استحباب المداومۃ علی ذلک فی الصبح دائما وبیان ان محلہ بعد رفع الرأس من الرکوع فی الرکعۃ الاخیرۃ واستحباب الجہر بہ **ترجمہ** قنوت نماز دن مین پڑھنا مستحب ہے جب مسلمانون پر کوئی بلا نازل ہو اور پناہ مانگنی ساتھ اسکے اور مستحب ہونا اسکا صبح کی نماز مین اور اسبات کا بیان کہ محل اسکا دوسری رکعت مین سر اٹھانے کے پیچھے ہے اور اونچی پڑھنا اسکا مستحب ہے **عن** ابی ہریرۃ یقول کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول حین یفرغ من صلوۃ الفجر من القراءۃ ویکبر ویرفع راسہ سمع اللہ لمن حمدہ ربنا ولک الحمد ثم یقول وہو قائم اللہم انج الولید بن الولید وسلمۃ بن ہشام وعیاش بن ابی ربیعۃ والمستضعفین من المؤمنین اللہم اشدد وطاتک علی مضر واجعلہا علیہم کسنی یوسف اللہم العن لحیان ورعلا وذکوان وعصیۃ عصت اللہ ورسولہ ثم بلغنا انہ ترک ذلک لما انزل لیس لک من الامر شیء او یتوب علیہم او یعذبہم فانہم ظالمون **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز فجر کی قراءت سے فارغ ہوجاتے اور سر مبارک رکوع سے اٹھاتے (یعنے دوسری رکعت مین) کہتے سمع اللہ سے اخیر تک یعنے سنا اللہ نے جس نے اس کی حمد کی اے رب ہمارے تجھی کو ہے سب تعریف پھر کہتے کھڑی کھڑی یا اللہ نجات دے ولید بن ولید کو اور سلمہ بن ہشام اور عیاش بن ابی ربیعہ اور سب مسلمان کمزور کے تابعہ مفید ہے

اور نجات دی ضعیف لوگون کو مسلمانون مین سے (یعنے جو مکہ والون کے ہاتھ مین دبے پڑے مین یا اسلام
سخت کرا اپنے رونگٹے کھڑے اور ڈالدی اون پر قحط مثل زمانہ یوسف علیہ السلام کی (یعنے جیسی مصر
مین سات برس واقع ہوا تھا) یا اللہ لعنت کر لحیان اور رعل اور ذکوان اور عصیہ کو جنہون نے نافرمانی
کی اللہ کی اور اسکے رسول کی) پھر ہم کو خبر پہونچی کہ آپنے یہ بددعا موقوف کی جب یہ آیۃ اتری لَیْسَ
لَکَ یعنے اے نبی تم کو اس کام کا کچھ اختیار نہین اللہ چاہے انکی توبہ قبول کرے چاہے اونہی عذاب
کرے کہ وہ ظالم ہین **ف** نووی نے کہا اسحدیث سے استحباب قنوت کا دائما ثابت ہوا اور محل اسکا
بعد رکوع رکعت اخیر کے معلوم ہوا اور استحباب جہر کا بھی ثابت ہوا جیسا کہ مذہب ہے شافعی کا اور مذہب
امام شافعی کا یہی ہے کہ قنوت مسنون ہے نماز صبح مین علے الدوام باقی رہین اور نمازین اسمین تین
قول مین صحیح اور مشہور یہ ہے کہ جب کوئی بلاے عام نازل ہو جیسے غلبہ اعداے دین کا یا قحط و وبا تو
تمام نمازون مین امام قنوت پڑہے اور نہین تو نہین اور دوسرا قول یہ ہے کہ دونو حال مین قنوت
پڑہے یعنے وبا وغیرہ ہو یا نہ ہو **تیسرا** قول یہ ہے کہ کسی حال مین نہ پڑہے مگر صحیح وہی قول اول
ہے اور رفع یدین اس مین مستحب ہے اور منہ پر بعد ختم قنوت کے ہاتھ نہ پھیرے اور بعضون نے ہاتھ
پھیرنا بھی مستحب کہا ہے اور صدر پہ ہاتھ پھیرنے کو بعضے مکروہ کہا ہے اور ادعیات ماثورہ مین سے
جو دعا جی چاہے پڑہے **عن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلٰی
قَوْلِهٖ اِجْعَلْهَا عَلَیْهِمْ کَسِنِیْ یُوْسُفَ وَلَمْ یَذْکُرْ مَا بَعْدَهٗ ترجمہ ابی ہریرہ رضی
اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی روایت بیان کی کَسِنِیْ یُوْسُفَ تک اور اسکے بعد کچھ ذکر نہین کیا
عن اَبِیْ سَلَمَةَ اَنَّ اَبَا هُرَیْرَةَ حَدَّثَهُمْ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَنَتَ بَعْدَ
الرَّکْعَةِ فِیْ صَلٰوةٍ شَهْرًا اِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ یَقُوْلُ فِیْ قُنُوْتِهٖ اَللّٰهُمَّ نَجِّ
الْوَلِیْدَ بْنَ الْوَلِیْدِ اَللّٰهُمَّ نَجِّ سَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ اَللّٰهُمَّ نَجِّ عَیَّاشَ بْنَ اَبِیْ رَبِیْعَةَ اَللّٰهُمَّ
نَجِّ الْمُسْتَضْعَفِیْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَللّٰهُمَّ اشْدُدْ وَطْاَتَکَ عَلٰی مُضَرَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا عَلَیْهِمْ
سِنِیْنَ کَسِنِیْ یُوْسُفَ. قَالَ اَبُوْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ ثُمَّ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَرَکَ الدُّعَاءَ بَعْدُ فَقُلْتُ اَرٰی رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَدْ تَرَکَ
الدُّعَاءَ لَهُمْ قَالَ فَقِیْلَ وَمَا رَاَیْهُمْ قَدْ قَدِمُوْا ترجمہ ابوسلمہ سے روایت ہے کہ ابوہریرہ نے

اوں سے روایت کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قنوت پڑھا بعد رکوع کے ایک مہینہ تک سمع اللہ لمن حمدہ
تو اپنی قنوت میں کہتے یا اللہ چھوڑ اوے ولید بن ولید کو یا اللہ چھوڑ اوے سلمہ بن ہشام کو یا اللہ چھوڑ اوے عیاش
بن ابی ربیعہ کو یا اللہ چھوڑ اوے ضعیف مسلمانوں کو یا اللہ سخت کر اپنے روندن مضر پر یا اللہ ڈال برسوں
پر قحط مثل قحط یوسف علیہ السلام کے زمانے کی ابوہریرہ نے کہا پھر دیکھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کو کہ آپ نے دعا چھوڑ دی اس کے بعد تو میں نے کہا کہ میں دیکھتا ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو
کہ آپ نے دعا چھوڑ دی تو لوگوں نے کہا کہ دیکھتے نہیں ہو جنکے لیے دعا کرتے تھے وہ تو آگئے (یعنی
کافروں کے پاس سے چھوٹ آئے) **عن** اَبِیْ سَلَمَۃَ اَنَّ اَبَا ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَخْبَرَہٗ اَنَّ
رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَیْنَمَا ھُوَ یُصَلِّی الْعِشَآءَ اِذْ قَالَ سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ ثُمَّ
قَالَ قَبْلَ اَنْ یَّسْجُدَ اَللّٰھُمَّ نَجِّ عَیَّاشَ بْنَ اَبِیْ رَبِیْعَۃَ ثُمَّ ذَکَرَ بِمِثْلِ حَدِیْثِ الْاَوْزَاعِیِّ
اِلٰی قَوْلِہٖ کَسِنِیْ یُوْسُفَ وَلَمْ یَذْکُرْ مَا بَعْدَہٗ ترجمہ ابی سلمہ کی روایت سے مروی ہے
وہی مضمون جو اوزاعی نے کہا مگر اس میں کسنی یوسف کے بعد کچھ مذکور نہیں **عن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ
عَنْہُ یَقُوْلُ وَاللّٰہِ لَاُقَرِّبَنَّ لَکُمْ صَلٰوۃَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَکَانَ اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ
رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ یَقْنُتُ فِی الظُّھْرِ وَالْعِشَآءِ الْاٰخِرَۃِ وَصَلٰوۃِ الصُّبْحِ وَیَدْعُوْ لِلْمُؤْمِنِیْنَ وَیَلْعَنُ
الْکُفَّارَ ترجمہ ابوہریرہ کہتے تھے کہ واللہ میں ادا کروں تمہارے ساتھ نماز جو قریب قریب ہو رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کی نماز کے پھر ابوہریرہ قنوت پڑھتے تھے ظہر اور عشا اور صبح میں اور مومنوں کے لیے دعا
کرتے اور کافروں پر لعنت کرتے **عن** اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَی الَّذِیْنَ قَتَلُوْا اَصْحَابَ بِئْرِ مَعُوْنَۃَ ثَلَاثِیْنَ صَبَاحًا یَدْعُوْ عَلٰی
رِعْلٍ وَّذَکْوَانَ وَلِحْیَانَ وَعُصَیَّۃَ عَصَتِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ قَالَ اَنَسٌ اَنْزَلَ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ فِی
الَّذِیْنَ قُتِلُوْا بِبِئْرِ مَعُوْنَۃَ قُرْاٰنًا قَرَاْنَاہُ حَتّٰی نُسِخَ بَعْدَ اَنْ بَلِّغُوْا قَوْمَنَا اَنْ قَدْ لَقِیْنَا
رَبَّنَا فَرَضِیَ عَنَّا وَاَرْضَانَا عَنْہُ ترجمہ انس بن مالک نے کہا بددعا کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان
لوگوں پر جنہوں نے قتل کیا تھا بیر معونہ کے لوگوں کو تیس دن تک (یعنے بددعا کی تیس دن تک) بددعا
کرتے تھے آپ رعل اور ذکوان اور لحیان اور عصیہ پر کہ نافرمانی کی انہوں نے اللہ کی اور اسکے رسول
کی انس نے کہا کہ اللہ تعالے نے اوتارا ان مقتولوں شہید دن کے حال میں جو بیر معونہ پر قتل ہوئے

باب مومنوں کے لیے دعا کرنا اللہ تعالی

تھے اس آیت کو پہر پڑہا ہمنے اوسی قرآن کی طرح پہر منسوخ ہو گئی ان بلغوا سے آخر تک یعنی پہنچا
دو بشارت ہماری طرف سے ہماری قوم کو کہ ہم ملے اپنے پروردگار سے اور وہ راضی ہوا ہم سے اور ہم راضی
ہوئے اوس سے **فا** بیر معونہ ایک زمین کا نام ہے درمیان بنی عامر اور بنی سلیم کے وہاں ستر قاری
قرآن کے آپنے بہیجے تھے کافروں نے انکو قتل کر دیا قصہ اُن کا مفصل کتاب القراۃ مین آویگا انشاء
اللہ تعالے **عن** مُحَمَّدٍ قَالَ قُلْتُ لِاَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ھَلْ قَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ صَلٰوۃِ الصُّبْحِ قَالَ نَعَمْ بَعْدَ الرُّکُوْعِ یَسِیْرًا ترجمہ محمد نے کہا مین نے انس سے
کہا کہ کیا قنوت پڑہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کے نماز مین اُنہون نے کہا ہان بعد رکوع
کے تہوڑی دیر **عن** اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ شَھْرًا بَعْدَ الرُّکُوْعِ فِیْ صَلٰوۃِ الصُّبْحِ یَدْعُوْا عَلٰی رِعْلٍ وَذَکْوَانَ وَیَقُوْلُ عُصَیَّۃُ
عَصَتِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ ترجمہ انس بن مالک نے کہا قنوت پڑہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مہینہ
تک بعد رکوع کے نماز صبح مین بد دعا کرتے تہے اوپر رعل اور ذکوان کے اور فرماتے تہے کہ عصیہ نافرمانی
کی اللہ اور اسکے رسول کی **عن** اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَنَتَ
شَھْرًا بَعْدَ الرُّکُوْعِ فِیْ صَلٰوۃِ الْفَجْرِ یَدْعُوْ عَلٰی بَنِیْ عُصَیَّۃَ ترجمہ انس بن مالک نے کہا کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز فجر مین بعد رکوع کے ایک مہینہ تک پڑہا بد دعا کرتے تہے آپ بنی عصیہ کے
قبیلہ پر **عن** عَاصِمٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ سَاَلْتُہٗ عَنِ الْقُنُوْتِ قَبْلَ الرُّکُوْعِ اَوْ بَعْدَ الرُّکُوْعِ فَقَالَ قَبْلَ الرُّکُوْعِ قَالَ
قُلْتُ فَاِنَّ نَاسًا یَّزْعُمُوْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَنَتَ بَعْدَ الرُّکُوْعِ فَقَالَ
اِنَّمَا قَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ شَھْرًا یَدْعُوْ عَلٰی اُنَاسٍ قَتَلُوْا اُنَاسًا
مِنْ اَصْحَابِہٖ یُقَالُ لَھُمُ الْقُرَّاءُ ترجمہ عاصم نے انس سے پوچہا کہ قنوت رکوع سے پہلے ہے یا بعد تو
انہون نے کہا پہلے مین نے کہا بعض لوگ دعوی کرتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قنوت پڑہا
ہے رکوع کے بعد تو انہون نے کہا قنوت پڑہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہینہ تک بد دعا کرتے
تہے آپ ان لوگون پر جنہون نے چند اصحاب کو آپ کے قتل کر دیا تہا کہ انہے قاری کہتے تہے **عن**
اَنَسٍ یَقُوْلُ مَا رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ وَجَدَ عَلٰی سَرِیَّۃٍ مَا وَجَدَ عَلَی السَّبْعِیْنَ الَّذِیْنَ اُصِیْبُوْا
یَوْمَ بِئْرِ مَعُوْنَۃَ کَانُوْا یُدْعَوْنَ الْقُرَّاءَ فَمَکَثَ شَھْرًا یَدْعُوْ عَلٰی قَتَلَتِھِمْ

ترجمہ انس کہتے ہین کہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی چھوٹے لشکر کے لیے اسقدر غصہ ہوتے کبھی نہین دیکھا جسقدر ان ستر صحابیون کے لیے آپ غصہ ہوئے جو بیر معونہ مین کام آئے کہ انہین قاری کہتے تھے اور آپ ایک ماہ تک برابر انکے قاتلون پر بددعا کرتے رہے **عَنْ** اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَنَتَ شَهْرًا یَلْعَنُ رِعْلًا وَّذَکْوَانَ وَعُصَیَّةَ عَصَوُا اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ **عَنْ** اَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقْنُتُ شَهْرًا یَدْعُوْ عَلٰی اَحْیَاءٍ مِّنَ الْعَرَبِ ثُمَّ تَرَکَہٗ ترجمہ انکا اوپر کئی بار گذر چکا **عَنْ** اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَنَتَ شَهْرًا یَدْعُوْ عَلٰی اَحْیَاءٍ مِّنْ اَحْیَاءِ الْعَرَبِ ثُمَّ تَرَکَہٗ ترجمہ انس نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہینہ تک قنوت پڑہا اور کئی گھرانون پر عرب کی بددعا کی پھر چھوڑ دیا **عَنِ** الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقْنُتُ فِی الصُّبْحِ وَالْمَغْرِبِ ترجمہ براء نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح اور مغرب مین قنوت پڑہتے تھے **عَنِ** الْبَرَاءِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الْفَجْرِ وَالْمَغْرِبِ ترجمہ اسکا اوپر ہوچکا **عَنْ** خُفَافِ بْنِ اِیْمَاءٍ الْغِفَارِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ صَلٰوةٍ اَللّٰهُمَّ الْعَنْ بَنِیْ لِحْیَانَ وَرِعْلًا وَّذَکْوَانَ وَعُصَیَّةَ عَصَوُا اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ غِفَارُ غَفَرَ اللّٰہُ لَهَا وَاَسْلَمُ سَالَمَهَا اللّٰہُ ترجمہ خفاف نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی نماز مین یا اللہ لعنت کر بنی لحیان اور رعل اور ذکوان اور عصیہ کو کہ اللہ اور رسول کی نافرمانی کی اور بنی غفار کی اللہ مغفرت کرے اور سالم کو آفتون سے بچاوے **عَنِ** الْحَارِثِ بْنِ خُفَافٍ اَنَّہٗ قَالَ قَالَ خُفَافُ بْنُ اِیْمَاءٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ رَکَعَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَہٗ فَقَالَ غِفَارُ غَفَرَ اللّٰہُ لَهَا وَاَسْلَمُ سَالَمَهَا اللّٰہُ وَعُصَیَّةُ عَصَتِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ اَللّٰهُمَّ الْعَنْ بَنِیْ لِحْیَانَ وَالْعَنْ رِعْلًا وَّذَکْوَانَ ثُمَّ رَفَعَ سَاجِدًا قَالَ خُفَافٌ فَجُعِلْتُ لَعْنَةُ الْکَفَرَةِ مِنْ اَجْلِ ذٰلِکَ ترجمہ حارث نے کہا کہ خفاف نے کہا کہ رکوع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر سر اٹھایا اور کہا کہ غفار کو اللہ بخشے اور اسلم کو بچاوے اور عصیہ نے اللہ اور اسکے رسول کی نافرمانی کی یا اللہ لعنت کر بنی لحیان کو اور رعل اور ذکوان کو پھر سجدہ مین گئے خفاف نے کہا کہ اسی دعا کے سبب سے کفار ملعون ہوگئے **عَنْ** خُفَافِ بْنِ اِیْمَاءٍ بِمِثْلِہٖ اِلَّا اَنَّہٗ لَمْ یَقُلْ فَجُعِلَتْ لَعْنَةُ الْکَفَرَةِ مِنْ اَجْلِ ذٰلِکَ ترجمہ

خفاف سے وہی روایت مذکور ہے مگر اسمیں یہ فقرہ نہیں کہ کفار اسی سے ملعون ہوئے **باب** قضاء
الصلوٰۃ الفائتۃ واستحباب تعجیل قضائہا نماز کی قضا کا بیان **عن** ابی ہریرۃ ان رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین قفل من غزوۃ خیبر سار لیلۃ حتی اذا ادرکہ الکری
عرس وقال لبلال اکلانا اللیل فصلی بلال ما قدر لہ ونام رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم واصحابہ فلما تقارب الفجر استند بلال الی راحلتہ مواجہ الفجر فغلبت بلالا
عیناہ وہو مستند الی راحلتہ فلم یستیقظ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولا بلال ولا
احد من اصحابہ حتی ضربتہم الشمس فکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اولہم استیقاظا
ففزع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ای بلال فقال بلال اخذ بنفسی الذی اخذ بنفسک
بابی انت وامی یا رسول اللہ بنفسی فقال اقتادوا فاقتادوا رواحلہم شیئا ثم توضأ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم وامر بلالا فاقام الصلوٰۃ فصلی بہم الصبح فلما قضی الصلوٰۃ قال من
نسی الصلوٰۃ فلیصلہا اذا ذکرہا فان اللہ تعالیٰ قال اقم الصلوٰۃ لذکری قال یونس
وکان ابن شہاب یقرأہا للذکری ترجمہ ابوہریرہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب لوٹے
غزوہ خیبر سے چلے ایک رات کو یہانتک کہ جب آپ کو نیند نے لگی آخر شب میں اتر پڑے اور بلال سے کہا کہ تم
ہمارا پہرا دو آج کی رات تو بلال نماز پڑھتے رہے جتنی انکی تقدیر میں تھی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم سو گئے اور آپ کے اصحاب بھی پھر جب صبح قریب ہوئی بلال نے اپنی اونٹنی پر ٹیک لگا یا مشرق کی
طرف منہ کرکے اور انکی آنکھ لگ گئی پھر نہ جاگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور نہ بلال نہ کوئی اور شخص
آپ کے اصحاب سے یہانتک کہ اوپر دھوپ پڑی پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب سے اول جاگے اور گھبرائے
اور فرمایا اے بلال تو بلال نے عرض کی کہ میری جان کو بھی اسی نے پکڑ لیا جس نے آپ کی جان کو پکڑا میرے
ماں باپ فدا ہوں آپ پر اے رسول اللہ کے آپ نے فرمایا اونٹوں کو ہانکو پھر ہانکا تھوڑی دور اونٹوں کو
پھر وضو کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور حکم کیا بلال کو اور تکبیر کہی نماز کی اور صبح کی نماز
ادا کی پھر جب نماز پڑھ چکے فرمایا جو بھول جاوے نماز کو پڑھ لیوے جب یاد آوے اس لیے کہ اللہ تعالیٰ
فرماتا ہے قائم کرو نماز میری یاد کے لیے یونس نے کہا کہ ابن شہاب اس آیت کو یوں پڑھتے اقم
الصلوٰۃ للذکری یعنے قائم کر نماز کو یاد دہشت کے لیے **عن** ابی ہریرۃ قال عرسنا

باب میں قضا نماز کی ترکیب کہ کس طرح قضا کرے اور کب سے قضا شروع کرے اور کب تک

سنۃ

یرجع

قال

مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ نَسْتَيْقِظْ حَتّٰى طَلَعَتِ الشَّمْسُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لِيَأْخُذْ كُلُّ رَجُلٍ بِرَأْسِ رَاحِلَتِهِ فَإِنَّ هٰذَا مَنْزِلٌ حَضَرَنَا فِيهِ الشَّيْطَانُ قَالَ فَفَعَلْنَا
ثُمَّ دَعَا بِالْمَاءِ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ قَالَ يَعْقُوبُ ثُمَّ صَلّٰى سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ أُقِيمَتِ الصَّلٰوةُ صَلَّى الْغَدَاةَ رجمہ ابوسیرہ
نے کہا ایک شب ہم آخر رات میں اترے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اور نہ جاگے یہاں تک کہ سورج نکل
آیا تب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر شخص اونٹ کی نکیل پکڑے کہ یہ مکان ہے شیطان کا پھر ہم نے
ایسا ہی کیا یعنے اس میدان سے باہر ہو گئے پھر پانی منگایا اور وضو کیا اور دو رکعت نماز پڑھی اور
یعقوب نے سجدہ کی جگہ صلّی کہا پھر نماز کی تکبیر ہوئی اور صبح کی فرض نماز ادا کی **عَنْ** اَبِیْ قَتَادَةَ رَضِیَ
اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّكُمْ سَتَسِيْرُوْنَ عَشِيَّتَكُمْ
وَلَيْلَتَكُمْ وَتَاْتُوْنَ الْمَاءَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ غَدًا فَانْطَلَقَ النَّاسُ لَا يَلْوِيْ اَحَدٌ عَلٰى اَحَدٍ قَالَ اَبُوْ قَتَادَةَ
فَبَيْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسِيْرُ حَتّٰى ابْتَهَرَ اللَّيْلُ وَاَنَا اِلٰى جَنْبِهٖ قَالَ فَنَعَسَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَالَ عَنْ رَاحِلَتِهٖ فَاَتَيْتُهٗ فَدَعَمْتُهٗ مِنْ غَيْرِ اَنْ اُوْقِظَهٗ
حَتّٰى اعْتَدَلَ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ قَالَ ثُمَّ سَارَ حَتّٰى تَهَوَّرَ اللَّيْلُ مَالَ عَنْ رَاحِلَتِهٖ قَالَ فَدَعَمْتُهٗ مِنْ غَيْرِ اَنْ اُوْقِظَهٗ حَتّٰى عَدَلَ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ ثُمَّ سَارَ حَتّٰى اِذَا كَانَ مِنْ اٰخِرِ السَّحَرِ مَالَ مَيْلَةً هِيَ اَشَدُّ مِنَ الْمَيْلَتَيْنِ الْاُوْلَيَيْنِ حَتّٰى كَادَ يَنْخَزِلُ فَاَتَيْتُهٗ فَدَعَمْتُهٗ
فَرَفَعَ رَاْسَهٗ فَقَالَ مَنْ هٰذَا قُلْتُ اَبُوْ قَتَادَةَ قَالَ مَتٰى كَانَ هٰذَا مَسِيْرُكَ مِنِّيْ قُلْتُ مَا زَالَ هٰذَا مَسِيْرِيْ مُنْذُ
اللَّيْلَةِ قَالَ فَظَلَكَ اللّٰهُ بِمَا حَفِظْتَ بِهٖ نَبِيَّهٗ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَرٰى اَحَدًا اَخْفٰى عَلَى النَّاسِ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَرٰى
مِنْ اَحَدٍ قُلْتُ هٰذَا رَاكِبٌ ثُمَّ قُلْتُ هٰذَا رَاكِبٌ اٰخَرُ حَتّٰى اجْتَمَعْنَا فَكُنَّا سَبْعَةَ رَكْبٍ
قَالَ فَمَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الطَّرِيْقِ فَوَضَعَ رَاْسَهٗ ثُمَّ قَالَ احْفَظُوْا
عَلَيْنَا صَلٰوتَنَا فَكَانَ اَوَّلَ مَنِ اسْتَيْقَظَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالشَّمْسُ فِيْ ظَهْرِهٖ
قَالَ فَقُمْنَا فَزِعِيْنَ ثُمَّ قَالَ اِرْكَبُوْا فَرَكِبْنَا فَسِرْنَا حَتّٰى اِذَا ارْتَفَعَتِ الشَّمْسُ نَزَلَ بِمِيْضَاَةٍ
كَانَتْ مَعِيْ فِيْهَا شَيْءٌ مِنْ مَّاءٍ قَالَ فَتَوَضَّاَ مِنْهَا وُضُوْءًا دُوْنَ وُضُوْءٍ قَالَ وَبَقِيَ فِيْهَا شَيْءٌ
مِنْ مَّاءٍ ثُمَّ قَالَ لِاَبِيْ قَتَادَةَ اِحْفَظْ عَلَيْنَا مِيْضَاَتَكَ فَيَكُوْنَ لَهَا نَبَاٌ ثُمَّ اَذَّنَ
بِلَالٌ بِالصَّلٰوةِ فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ صَلَّى الْغَدَاةَ فَصَنَعَ
كَمَا كَانَ يَصْنَعُ كُلَّ يَوْمٍ قَالَ وَرَكِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَكِبْنَا مَعَهٗ

قَالَ فَجَعَلَ بَعْضُنَا يَهْمِسُ إِلَى بَعْضٍ مَا كَفَّارَةُ مَا صَنَعْنَا بِتَفْرِيطِنَا فِي صَلٰوتِنَا ثُمَّ قَالَ أَمَا لَكُمْ فِيَّ أُسْوَةٌ ثُمَّ قَالَ إِنَّهُ لَيْسَ فِي النَّوْمِ تَفْرِيطٌ إِنَّمَا التَّفْرِيطُ عَلٰى مَنْ لَمْ يُصَلِّ الصَّلٰوةَ حَتّٰى يَجِيءَ وَقْتُ الصَّلٰوةِ الْأُخْرٰى فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ فَلْيُصَلِّهَا حِينَ يَنْتَبِهُ لَهَا فَإِذَا كَانَ الْغَدُ فَلْيُصَلِّهَا عِنْدَ وَقْتِهَا ثُمَّ قَالَ مَا تَرَوْنَ النَّاسَ صَنَعُوا قَالُوا تَرَكَ أَصْبَحَ النَّاسُ فَقَدُوا نَبِيَّهُمْ فَقَالَ أَبُوبَكْرٍ وَعُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَكُمْ لَمْ يَكُنْ لِيُخَلِّفَكُمْ وَقَالَ النَّاسُ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَيْدِيكُمْ فَأْنُوا أَبَابَكْرٍ فَأْنُوا عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يُرْشِدُوا وَقَالَ فَأَتَيْنَا إِلَى النَّاسِ حِينَ امْتَدَّ النَّهَارُ وَحَمِيَ كُلُّ شَيْءٍ وَهُمْ يَقُولُونَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هَلَكْنَا عَطِشْنَا فَقَالَ لَا هُلْكَ عَلَيْكُمْ ثُمَّ قَالَ اطْلِقُوا إِلَيَّ عُمَيْرًا قَالَ وَدَعَا بِالْمِيضَأَةِ فَجَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُبُّ وَأَبُوقَتَادَةَ يَسْقِيهِمْ فَلَمْ يَكَدْ أَنْ يَرَى النَّاسُ مَا فِي الْمِيضَأَةِ تَكَاثَرُوا عَلَيْهَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسِنُوا الْمَلَأَ كُلُّكُمْ سَيَرْوٰى قَالَ فَفَعَلُوا فَجَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُبُّ وَأَسْقِيهِمْ حَتّٰى مَا بَقِيَ غَيْرِي وَغَيْرُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثُمَّ صَبَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اشْرَبْ فَقُلْتُ لَا أَشْرَبُ حَتّٰى تَشْرَبَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ إِنَّ سَاقِيَ الْقَوْمِ آخِرُهُمْ قَالَ فَشَرِبْتُ وَشَرِبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَأَتَى النَّاسُ الْمَاءَ جَامِّينَ رَوَاءً قَالَ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَبَاحٍ أَنَّ لَا حَدِّثُكَ هٰذَا الْحَدِيثَ فِي مَسْجِدِ الْجَامِعِ إِذْ قَالَ عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ انْظُرْ أَيُّهَا الْفَتٰى كَيْفَ تُحَدِّثُ فَإِنِّي أَحَدُ الرَّكْبِ تِلْكَ اللَّيْلَةَ فَقُلْتُ فَأَنْتَ أَعْلَمُ بِالْحَدِيثِ قَالَ مِمَّنْ أَنْتَ قُلْتُ مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَ حَدِّثْ فَأَنْتَ أَعْلَمُ بِحَدِيثِكُمْ قَالَ فَحَدَّثْتُ الْقَوْمَ فَقَالَ عِمْرَانُ لَقَدْ شَهِدْتُ تِلْكَ اللَّيْلَةَ وَمَا شَعَرْتُ أَنَّ أَحَدًا احْفَظُهُ كَمَا حَفِظْتَهُ

قَالَ لَمَّا

لَا حَدِّثُكَ النَّاسَ

فَقُلْتُ

ترجمہ ابوقتادہ نے کہا خطبہ پڑھا ہم پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور فرمایا تم جلد کے آج زوال کے بعد اور اپنے ساری رات اور پہونچے کے پانی پر اگر خدا نے چاہا تو کل صبح کو سو چلا نوں اس طرح کہ کوئی کسی کیطرف متوجہ نہوتا تھا ابوقتادہ نے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم چلے جاتے تھے یہانتک کہ آدھی رات ہوگئی اور میں آپ کے یاروں پر تھا اور آپ اونگھنی لگے اور اپنی سواری پر سے جھکے (یعنے غلبہ خواب سے) اور میں نے اگر آپ کو ٹیکا دیا) یعنے تاکہ آپ گر

نہ پڑین) بغیر اسکے کہ مین آپ کو جگاؤن یہانتک کہ آپ پھر سیدھے ہوکر بیٹھ گئے پھر چلے یہانتک کہ جب
بہت رات گذر گئی پھر آپ جھکے اور مین نے پھر ٹیک دیا بغیر اس کے کہ آپ کو جگاؤن یہانتک کہ پھر آپ
سیدھے ہوکر بیٹھ گئے پھر چلے یہانتک کہ آخر وقت سحر ہوا پھر ایک بار بہت جھکے کہ اگلے دو بار سے بھی
زیادہ کہ قریب تھا کہ گر پڑین پھر مین آیا اور آپ کا کھنا بن گیا پھر آپ نے سر اوٹھایا اور فرمایا کہ یہہ کون ہے
مین نے عرض کی ابو قتادہ آپنے فرمایا کہ تم کب سے میرے ساتھہ اسطرح چل رہے ہو مین نے عرض کی کہ
مین رات ہی آپکے ساتھہ اسیطرح چل رہا ہون آپنے فرمایا اللہ تعالے تمہاری حفاظت کرے جیسے
تمنے اوس کے نبی کی حفاظت کی پھر آپ نے فرمایا کہ تم دیکھتے ہو ہم کو کہ ہم چھپے ہوئے ہین لوگون کی
نظرون سے پھر آپ نے فرمایا کہ تم دیکھتے ہو کسی کو مین نے کہا یہ ایک سوار ہے پھر کہا یہ ایک اور سوار
ہے یہانتک کہ ہم سات سوار جمع ہوگئے تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم راہ سے ایک طرف الگ ہوئے
اور اپنا سر زمین پر رکھا یعنے سونیکو اور فرمایا خبیل پر کہنا تم لوگ ہماری نماز کیا (یعنے نماز کیوقت جگا
دینا) پھر پہلے جو جاگے وہ رسول اللہ ہی تھے اور آفتاب آپ کی پیٹھہ پر آگیا پھر ہم لوگ گھبراکر اوٹھے اور
آپ نے فرمایا سوار ہو پھر چلے یہانتک کہ جب دھوپ چڑھ گئی اور آپ اترے اپنا وضو کا پانی منگوایا کہ
میرے پاس تھا اور اس مین تھوڑا سا پانی تھا پھر آپنے اس سے وضو کیا (جو اور وضوون سے کم تھا
یعنے بہت قلیل پانی سے بہت جلد) اور اس مین تھوڑا سا پانی باقی رہ گیا پھر ابی قتادہ سے فرمایا کہ
ہمارے لوٹے کو رکھہ چھوڑ دو کہ اوس کے ایک کیفیت عجیب ہوگی پھر اذان کہی بلال نے نماز کی اور نماز
پڑہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعتین پھر فرض نماز صبح کی ادا کی اور ویسی ہی ادا کی جیسے ہر
روز ادا کرتے ہین اور آپ بھی سوار ہوئے اور ہم بھی آپ کے ساتھہ پھر ہر ایک ہم مین سے چپکے چپکے کہتا تھا
کہ آج ہمارے اس قصور کا کیا اتارا ہوگا جو ہم نے نماز مین قصور کیا تب آپ نے فرمایا کہ کیا تم لوگون کا پیشوا
مین نہین ہون پھر فرمایا کہ سونے مین کیا قصور ہے قصور تو یہ ہے کہ ایک آدمی نماز نہ پڑہے یہان تک
کہ دوسرا وقت نماز کا آجاوے (یعنے جاگنے مین قضا کردے) پھر جو ایسا کرے (یعنے نماز اوسکی قضا
ہوجاوے) تو لازم ہے کہ جب ہشیار ہو ادا کرے پھر جب دوسرا دن آوے تو اپنے اوقات متعینہ پر نماز ادا کرے
(یعنے یہ نہین کہ ایک بار قضا ہوجانے سے نماز کا وقت ہی بدل جاوے) پھر فرمایا کہ تم کیا خیال کرتے ہو کہ
لوگون نے کیا کیا ہوگا پھر فرمایا کہ لوگون نے جب صبح کی تو اپنے نبی کو نہ پایا تب ابوبکرؓ اور عمرؓ نے کہا

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے پیچھے ہونگے آپ ایسی نہیں کہ تمہیں پیچھے چھوڑ جاویں اور لوگوں نے کہا
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمسے آگے ہیں پھر وہ لوگ آگئے ابوبکر اور عمر کی بات مانتے تو سیدھی راہ پاتے (یہ
خبر آپنے معجزہ کے طور پر دیدی) راوی نے کہا کہ پھر ہم لوگوں تک پہنچے یہانتک کہ دن چڑھ گیا اور ہر چیز
گرم ہوگئی اور لوگ کہنے لگے اے رسول اللہ کے ہم تو مر گئے اور پیاسے ہوگئے آپ نے فرمایا نہیں تم نہیں
مرے پھر فرمایا کہ ہمارا چھوٹا پیالہ لاؤ اور وہ لوٹا منگوایا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پانی ڈالنے لگے
اور ابوقتادہ لوگوں کو پلانے لگے پھر جب ہی لوگوں نے دیکھا کہ پانی ایک لوٹا ہی ہے تو لوگ گرد اسپر
(یعنے ہر شخص ڈرنے لگا کہ پانی تھوڑا ہے کہیں میں محروم نہ رہ جاؤں) آپ نے فرمایا جلدی نہ کرو آہستگی
سے لیتے رہو تم سب سیر ہوجاؤ گے غرض پھر لوگ اطمینان سے لینے لگے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم پانی ڈالتے تھے اور میں پلاتا تھا یہانتک کہ کوئی نہ باقی رہا مگر میرے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے سوا کہ اسکے آپنے کہ پھر ڈالا اور فرمایا مجھ سے سوا اسکے صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پیو میں نے عرض کی کہ میں
نہ پیوں گا جب تک آپ نہ پئیں اے رسول اللہ کے آپ نے فرمایا قوم کا پلانے والا سب کے آخر میں پیتا
ہے پھر میں نے پیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیا کہا راوی نے کہ پھر پہنچے لوگ پانی پر خوش خوش
اور آسودہ کہا راوی نے کہا عبداللہ بن رباح نے کہ میں لوگوں سے یہی حدیث روایت کرتا تھا جا
سجد میں کہ عمران بن حصین نے کہا کہ غور کرو اے جوان تو یہی کہ تم کیا کہتے ہو اسلیے کہ میں بھی اس رات
کا ایک سوار تھا تو میں نے کہا تم خوب واقف ہوگے اس بات سے انہوں نے کہا کہ تم کس قوم سے ہو
میں نے کہا میں انصار میں سے ہوں انہوں نے کہا تو تم خوب جانتے ہو اپنی حدیثوں کو پھر میں نے بیان
کی پوری روایت لوگوں سے تب عمران نے کہا میں بھی اوس رات حاضر تھا مگر میں نہیں جانتا کہ کیا
تمنے یاد رکھا ایسا اور کسی نے یاد رکھا ہو **قوف** نووی نے کہا اس حدیث میں کئی معجزے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مذکور ہوئے **ایک** تو خبر دینا آپ کا کہ اس رات کو ایسی عجیب کیفیت
ظاہر ہوگی اور ویسا ہی ہوا کہ سیکڑوں آدمی اس سے سیراب ہوگئے **دوسری** تھوڑے پانی کا
بہت ہوجانا **تیسری** آپکا یہ فرمانا کہ سب سیراب اور آسودہ ہوجاؤ گے اور ویسا ہی ہوا **چوتھی**
آپکا یہ خبر دینا کہ ابوبکر و عمر نے یوں کہا اور اور لوگوں نے یہ کہا اور ویسا ہی کہا تھا **پانچویں** آپنے
خبر دی کہ آج کی رات رات بھر چلو گے اور صبح کو پانی پر پہنچ گئے اور ویسا ہی ہوا **عن** عمران

ابن حصین رضی اللہ عنہ قال کنت مع نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی مسیر لہ فادلجنا
لیلتہ حتی اذا کان فی وجہ الفجر عرسنا فغلبتنا اعیننا حتی بزغت الشمس فکان اول
من استیقظ منا ابوبکر وکنا لا نوقظ نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من منامہ حتی
یستیقظ ثم استیقظ عمر رضی اللہ عنہ فقام عند نبی اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم فجعل یکبر ویرفع صوتہ حتی استیقظ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما رفع
رأسہ ورأی الشمس قد بزغت فقال ارتحلوا فسار بنا حتی اذا ابیضت الشمس نزل فصلی
بنا الغداۃ فاعتزل رجل من القوم لم یصل معنا فلما انصرف قال لہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم یا فلان ما منعک ان تصلی معنا قال یا نبی اللہ اصابتنی جنابۃ فامر رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتیمم بالصعید فصلی ثم عجلنی فی رکب بین یدیہ نلتمس
الماء وقد عطشنا عطشا شدیدا فبینا نحن نسیر اذ خن بامرأۃ سادلۃ رجلیہا
بین مزادتین فقلنا لہا این الماء قالت ابہات ابہات لا ماء لکم قلنا کم بین
اہلک وبین الماء قالت مسیرۃ یوم ولیلۃ قلنا انطلقی الی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم قالت وما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلم نملکہا من امرہا شیئا
حتی انطلقنا بہا فاستقبلنا بہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فسألہا فاخبرتہ مثل
الذی اخبرتنا واخبرت انہا موتمۃ لہا صبیان ایتام فامر برادیتہا فاناخت فمج
فی العزلاوین العلیاوین ثم بعث برادیتہا فشربنا ونحن اربعون رجلا عطاش حتی
روینا وملانا کل قربۃ معنا وراداوتہ وغسلنا صاحبنا غیر انا لم نسق بعیرا وہی
تکاد تنضرج من الماء یعنی المزادتین ثم قال ہاتوا ما کان عندکم فجمعنا لہ
من کسیرۃ وتمر وصرۃ فقال لہا اذہبی فاطعمی ہذا عیالک واعلمی انا
لم نرزأ من مائک شیئا فلما اتت اہلہا قالت لقد لقیت اسحر البشر او انہ لنبی
کما زعم کان من امرہ کذا وکذا فہدی اللہ ذلک الصرم بتلک المرأۃ فاسلمت
واسلموا ترجمہ عمران بن حصین نے کہا کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا کسی سفر میں سو ایک
رات شب کو چلے ہم یہاں تک کہ جب آخر رات ہوئی اور تری اور ہماری آنکھ لگ گئی یہاں تک کہ دھوپ

نکل آئی سو سب سے پہلے بوبکر جاگے اور ہماری عادت تہی کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو نیند سے نہین جگاتے تہے
(کہ شاید وحی نہ اوتری ہو جب) سو کہ آپ خود نہ جاگین پہر حضرت عمر جاگے اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس
کہڑے ہوکر اللہ اکبر بلند آواز سے کہنے لگے یہانتک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جاگے پہر جب آپ نے
سر اٹہایا اور سورج کو دیکہا کہ نکل آیا تب فرمایا کہ چلو اور ہمارے ساتہہ آپ بہی چلے یہانتک کہ جب دہوپ
صاف ہوگئی نماز پڑہی ہمارے ساتہہ صبح کی اور ایک شخص جماعت سے الگ رہا کہ اس نے ہمارے ساتہہ
نماز نہین پڑہی جب آپ نماز سے فارغ ہوئے اس سے فرمایا کہ تم کیون ہمارے ساتہہ نماز کے ادا کرنے
سے باز رہے اوس نے عرض کی کہ ای نبی اللہ کے مجہے جنابت ہوگئی ہے سو حکم دیا اوسکو نبی صلے اللہ
علیہ وسلم نے کہ اس نے تیمم کیا خاک پر اور نماز پڑہی پہر مجہے آگے دوڑایا آپنے چند سوار دون کے ساتہہ کہ ہم
پانی ڈہونڈین اور ہم بہت پیاسے ہوگئے تہے پہر ہم چلے جاتے تہے کہ ایک عورت کو دیکہا کہ اپنے دونو
پیر لٹکائے دو کجاوون پر بیٹہی چلی جاتی ہے (یعنی اونٹ پر) تو ہم نے اوس سے کہا کہ پانی کہان ہے کہا ابہی
بہت دور ہے بہت دور ہے تم کو پانی نہین ملسکتا ہم نے کہا کہ تیرے گہر والون سے پانی کتنی دور ہے
اوس نے کہا ایک رات دن کا راستہ ہے پہر ہمنے کہا چل تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اوس نے
کہا رسول اللہ کیا ہین غرض ہم اسے مجبور کرکے لے آئے آگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور آپ
نے اسکا حال پوچہا سو مین نے انکو خبر دی اوس کے حال سے جیسے اوس سے خبر دی تہی اور کہا ہمنے کہ وہ
یتیمون والی ہے اور اسکے کئی بچے ہن باپ کی ہمین غرض آپنے فرمایا کہ اونٹ اسکا بٹہایا جاوے سو
وہ بٹہایا گیا اور آپنے اس بچہا لون کے اوپر کے دہانون مین کلی کی اور اونٹ کو پہر کہڑا کر دیا پہر ہم سب نے
پانی پیا اور ہم سب چالیس آدمی تہے بہت پیاسے یہانتک کہ ہم سب سیراب سودہ ہوگئے اور اپنے ساتہہ
کی سب مشکین بہر لین اور چہاگلین اور جس رفیق کو جنابت تہی انکو بہی نہلوایا مگر کسی دست کو پانی
نہین پلایا اور اسکی پکہالین ویسی ہی پانی سے بہٹی پڑی تہین پہر فرمایا جسکے پاس تم مین سے کچہ ہو لاؤ
سو جمع کیا ہمنے بہت سے ٹکڑون اور کہجورون کو اور ایک پوٹلی اوسکی آپنے باندہی اور فرمایا اوس نیک
بخت سے کہ یہ لیجا اور اپنے بچون کو کہلا اور جان لے کہ ہمنے تیرا پانی کچہ نہین گہٹایا پہر جب وہ اپنے گہر
پہونچی کہنے لگی کہ آج ہمنے اوس بڑے جادوگر آدمی سے ملی یا بیشک وہ نبی ہے جیسا دعوی کرتا ہے
اور آپ کا سارا معجزہ بیان کیا کہ یہہ یہہ گذرا سو اللہ تعالے نے اوس کافرون پہر کو اوس عورت

کو جو ہی ہدایت کی اور وہ بھی اسلام لائی اور گاؤں والے بھی اسلام لائے **ف** اس حدیث میں بڑا معجزہ ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اور نرم دلی اور سخاوت آپ کی اور جواز تیمم کا وقت نہ ملنے پانی کے اور یہ بھی کہ جنب کو جب پانی ملے غسل کرے خواہ نماز کا وقت ہو یا نہ ہو **عن** عمران بن الحصین رضی اللہ عنہ قال کنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی سفر فسرنا لیلۃ حتی اذا کان من آخر اللیل ضربنا بیل الصبح وقعنا تلک الوقعۃ التی لا وقعۃ عند المسافر احلی منہا فما ایقظنا الا حر الشمس وساق الحدیث بنحو حدیث سلم بن زریر وزاد ونقص وقال فی الحدیث فلما استیقظ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ ورای ما اصاب الناس وکان اجوف جلیدا فکبر ورفع صوتہ بالتکبیر حتی استیقظ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لشدۃ صوتہ فلما استیقظ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شکوا الیہ الذی اصابہم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا ضیر ارتحلوا واقتص الحدیث **ترجمہ** عمران بن حصین نے کہا کہ ہم ایک رات چلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ یہاں تک کہ جب اخیر رات ہوئی اور صبح قریب ہوئی تو پڑ گئے اور اس پڑنے سے مسافر کو کوئی لیٹنا مزیدار نہیں پھر جگایا ہم کو مگر دھوپ کی گرمی نے اور بیان کی روایت مثل روایت سلم بن زریر کی (یعنے جو اوپر گذری) اور اس میں یہ بھی ہے کہ جب حضرت عمر جاگے اور لوگوں کا حال دیکھا اور وہ بڑی آواز والے قوی تھے غرض انہوں نے اللہ اکبر کہنا شروع کیا اور آواز بلند کی یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جاگے اور انکے بلند آواز سے پھر جب آپ جاگے لوگوں نے اپنا حال عرض کیا آپ نے فرمایا کچھ حرج نہیں چلو اور آخر تک روایت بیان کی **عن** انس بن مالک رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من نسی صلوۃ فلیصلہا اذا ذکرہا لا کفارۃ لہا الا ذلک قال قتادۃ واقم الصلوۃ لذکری **ترجمہ** انس نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو نماز کو بھول جاوے تو ادا کرلے جب یاد آوے یہی اسکا کفارہ ہے قتادہ نے کہا کہ اللہ تعالے فرماتا ہے اور قائم کر تو نماز میرے یاد کرنے کو۔ **عن** انس رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمثلہ ولم یذکر لا کفارۃ لہا الا ذلک **ترجمہ** انس نے بھی روایت بیان کی مگر اس میں کفارہ کا ذکر نہیں کیا **عن** انس بن مالک رضی اللہ عنہ قال قال نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من نسی صلوۃ او نام عنہا

فلکفارتها ان یصلیها اذا ذکرها ترجمہ اوسکا اور کفارہ اذا ذکرها عن انس بن مالک رضی الله عنه
قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا رقد احدکم عن الصلوة او غفل عنها فلیصلها
اذا ذکرها فان الله تعالی یقول اقم الصلوة لذکری ترجمہ انس نے کہا کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی سوجاوے یا غافل ہوجاوے نماز سے تو چاہیے کہ جب یاد کرے پڑھ لے اس لیے
کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے قائم کرو نماز کو میری یاد کے لیے **کتاب** صلوة المسافرین و
قصرها مسافر کی نماز کا بیان **عن** عائشة رضی الله عنها زوج النبی صلی الله علیه وسلم
انها قالت فرضت الصلوة رکعتین رکعتین فی الحضر فاقرت صلوة السفر
کما فرضت فی صلوة الحضر ترجمہ ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا
فرض ہوئی نماز دو دو رکعت حضر میں پھر اور سفر میں بھی پہلے سفر کی نماز ویسی ہی رہی اور حضر کی بڑھا
دی گئی **فائدہ** فقہا نے کہا کہ امام شافعی اور مالک بن انس اور اکثر علماء کا مذہب یہ ہے کہ قصر اور
پوری پڑھنا نماز کا سفر میں دونو جائز ہیں مگر قصر افضل ہے اور بعضوں کا قول ہے کہ پوری پڑھنا افضل
ہے اور مذہب صحیح اور مشہور یہی ہے کہ قصر افضل ہے اور ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور اکثروں کا مذہب یہ ہے کہ قصر
واجب ہے اور پوری پڑھنا جائز نہیں اور دلیل انکی یہی حدیث ہے اور یہ بھی دلیل ہے کہ فعل آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کا اور آپکے یاروں کا یہی تھا کہ وہ سفر میں قصر کیا کرتے تھے اور شافعیہ کے نزدیک
وہ دو حدیثیں دلیل میں جنمیں مذکور ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں جو اصحاب ہوتے
ان میں کوئی پوری پڑھتا کوئی قصر کرتا کوئی روزہ رکھتا کوئی افطار کرتا اور ایک دوسرے پر طعن نہ کرتا
اور یہ حدیثیں صحیح مسلم وغیرہ میں وارد ہوچکی ہیں اور حضرت عثمان ہمیشہ پوری نماز پڑھا کرتے اور ایسا ہی
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا جو سب مجتہدوں کی مان ہیں اور ظاہر ہے اللہ کے اس قول کی بھی یہی
ہیں **فلیس علیکم جناح ان تقصروا من الصلوة** اور جو لوگ پوری نماز کے جواز کے سفر میں قائل ہوئے
ہیں انہوں نے حضرت عائشہ کی اس روایت کا جواب یہ دیا ہے کہ فرض ہوئیں دو رکعتیں یعنی ارادہ
کرے کہ اقتصار انہی دو رکعت پر کرے اور عدم جواز اتمام کے اگر قائل ہوں تو سب روایتوں میں تطبیق
ہوجاتی ہے **عن** عائشة رضی الله عنها زوج النبی صلی الله علیه وسلم قالت فرض
الله الصلوة حین فرضها رکعتین ثم تمها فی الحضر ما قرت صلوة السفر علی الفریضة

الوقف ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا اللہ نے فرض کی نماز دو رکعت پھر بڑھا دی حضر میں اور اتنی ہی رکھی سفر میں جتنے پہلے فرض ہوئی تھی عن عائشۃ رضی اللہ عنہا ان الصلوٰۃ اول ما فرضت رکعتین فاقرت صلوٰۃ السفر واتمت صلوٰۃ الحضر قال الزھری فقلت لعروۃ فما بال عائشۃ تتم فی السفر قال انھا تاولت کما تاول عثمان رضی اللہ عنہما ترجمہ اسکا وہی جو اوپر گذرا کہا زہری نے کہ میں نے عروہ سے پوچھا کہ پھر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سفر میں پوری نماز کیوں پڑھتی تھیں (یعنے ان کے نزدیک تو دو ہی رکعت فرض تھی) تب انہوں نے کہا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے وہی تاویل کی جو تاویل کی حضرت عثمان نے (یعنے وہ بھی پوری پڑھتے تھے جیسا ہم ابھی اوپر کہہ آئے ہیں) عن یعلی بن امیۃ قال قلت لعمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ لیس علیکم جناح ان تقصروا من الصلوٰۃ ان خفتم ان یفتنکم الذین کفروا فقد امن الناس فقال عجبت مما عجبت منہ فسالت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن ذلک فقال صدقۃ تصدق اللہ بھا علیکم فاقبلوا صدقتہ ترجمہ یعلی بن امیہ نے کہا کہ میں نے حضرت عمر سے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ تو فرماتا ہے کہ کچھ مضائقہ نہیں اگر قصر کرو تم نماز میں اگر خوف ہو تمکو کہ ستاویں گے کافر لوگ اور اب تو لوگ امن میں ہو گئے (یعنے اب قصر کیا ضرور ہے) تو انہوں نے کہا کہ مجھے بھی یہی تعجب ہوا جیسی تمکو تعجب ہوا تو پوچھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بات کو تو آپ نے فرمایا کہ یہ اللہ نے تم کو صدقہ دیا تو اسکا صدقہ قبول کرو (یعنے بغیر خوف کے بھی سفر میں قصر کرو) فا یہ اون لوگوں کی دلیل ہے جو قصر کو فضل یا رخصت کہتے ہیں عن یعلی بن امیۃ قال قلت لعمر بن الخطاب بمثل حدیث ابن ادریس ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن ابن عباس قال فرض اللہ الصلوٰۃ علی لسان نبیکم فی الحضر اربعا وفی السفر رکعتین وفی الخوف رکعۃ ترجمہ عبداللہ بن عباس نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے نبی کی زبان سے حضر میں چار رکعت مقرر کر دی اور سفر میں دو اور خوف میں ایک ف نووی نے کہا کہ جماعت کہ وہ نے سلف اسی قول پر عمل کیا ہے کہ خوف کیوقت ایک رکعت ادا کی ہے چنانچہ حسن اور ضحاک اور اسحق بن راہویہ کا یہی مذہب ہے اور امام شافعی اور مالک اور جمہور کا مذہب یہ ہے کہ صلوٰۃ خوف صلوٰۃ امن کی برابر ہے یعنے حضر میں چار اور سفر میں دو رکعات اور ایک رکعت ان لوگوں کی نزدیک اسی حال میں

روا نہین اور اُنہون نے اس قول کا جواب یہہ دیا ہے کہ ایک رکعت سے مراد وہ رکعت ہے جو امام کے ساتھ ادا ہوتی ہے اور دوسری الگ پڑھ لیجاتی ہے جیسا روایات صحیحہ مین نماز خوف کا انداز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے اور اس تاویل سے تطبیق ہوجاتی ہے اون حدیثون مین اور اس قول مین عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی فَرَضَ الصَّلٰوۃَ عَلٰی لِسَانِ نَبِیِّکُمْ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَی الْمُسَافِرِ رَکْعَتَیْنِ وَعَلَی الْمُقِیْمِ اَرْبَعًا وَّفِی الْخَوْفِ رَکْعَۃً ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا ہے عَنْ مُوْسٰی بْنِ سَلَمَۃَ الْھُذَلِیِّ قَالَ سَاَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ کَیْفَ اُصَلِّیْ اِذَا کُنْتُ بِمَکَّۃَ اِذَا لَمْ اُصَلِّ مَعَ الْاِمَامِ فَقَالَ رَکْعَتَیْنِ سُنَّۃَ اَبِی الْقَاسِمِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ترجمہ موسی بن سلمہ سے مروی ہے کہ مین نے پوچھا ابن عباس سے کہ جب مین مکہ مین ہون (یعنے سفر مین اور امام کے ساتھہ نماز نہ ہو تو انہون نے فرمایا کہ دو رکعت ادا کرنے سنت ہے ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی ابو القاسم کنیت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عَنْ قَتَادَۃَ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَہٗ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ قَالَ صَحِبْتُ ابْنَ عُمَرَ فِیْ طَرِیْقِ مَکَّۃَ قَالَ فَصَلّٰی لَنَا الظُّھْرَ رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ اَقْبَلَ وَاَقْبَلْنَا مَعَہٗ حَتّٰی جَآءَ رَحْلَہٗ وَجَلَسَ وَجَلَسْنَا مَعَہٗ فَاَنْتَبَہَ مِنْہُ النِّفَاتُ نَحْوَ حَیْثُ صَلّٰی فَرَاٰی نَاسًا قِیَامًا فَقَالَ مَا یَصْنَعُ ھٰؤُلَآءِ قُلْتُ یُسَبِّحُوْنَ قَالَ لَوْ کُنْتُ مُسَبِّحًا اَتْمَمْتُ صَلٰوتِیْ یَا ابْنَ اَخِیْ اِنِّیْ صَحِبْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی السَّفَرِ فَلَمْ یَزِدْ عَلٰی رَکْعَتَیْنِ حَتّٰی قَبَضَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی وَصَحِبْتُ اَبَا بَکْرٍ فَلَمْ یَزِدْ عَلٰی رَکْعَتَیْنِ حَتّٰی قَبَضَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی وَصَحِبْتُ عُمَرَ فَلَمْ یَزِدْ عَلٰی رَکْعَتَیْنِ حَتّٰی قَبَضَہُ اللّٰہُ ثُمَّ صَحِبْتُ عُثْمَانَ فَلَمْ یَزِدْ عَلٰی رَکْعَتَیْنِ حَتّٰی قَبَضَہُ اللّٰہُ وَقَدْ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی لَقَدْ کَانَ لَکُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ اُسْوَۃٌ حَسَنَۃٌ ترجمہ حفص نے کہا کہ مین عبد اللہ ابن عمر کے ساتھہ تھا مکہ کی راہ مین تو اُنہون نے ہمکو ظہر کی دو رکعت پڑھائی پھر آئے اور ہم بھی اونکے ساتھہ آئے یہانتک کہ اپنے اوترنے کی جگہ پہونچی اور بیٹھہ گئے اور ہم بھی انکے ساتھہ بیٹھہ گئے تو انکی نگاہ اسطرف پڑی جہان نماز پڑھی تھی تو کچھہ لوگون کو کھڑے دیکھا پوچھا یہ کیا کرتے ہین مین نے کہا سنت پڑھتے ہین انہون نے کہا مجھے سنت پڑھنا ہوتی تو مین نماز ہی نہ پوری پڑھتا (یعنے فرض پوری کرتا) پھر کہا اے میرے بھتیجے مین صحبت مین رہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تو انہون نے دو رکعت سے زیادہ نہ پڑھا مین یہانتک کہ اللہ تعالے نے انکو وفات دی

کے ساتھ رہا تو دو رکعت سے زیادہ نہ پڑھی انہوں نے یہانتک کہ اللہ نے ان کو بھی وفات دی اور حضرت عمر کے ساتھ رہا تو انہوں نے بھی دو رکعت سے زیادہ نہ پڑھی یہانتک کہ اللہ نے انکو بھی وفات دی اور ساتھ رہا میں حضرت عثمان کے تو انہوں نے دو سے زیادہ نہ پڑھیں یہانتک کہ اللہ نے انکو بھی وفات دی اور اللہ تعالے نے فرمایا ہے کہ تمہارے لیے رسول اللہ کی چال اچھی ہے **ف** اس روایت سے معلوم ہوا کہ سنتون کا پڑھنا سفر میں سنت نہیں ہے بلکہ علما نے اسے مکروہ کہا ہے چنانچہ ابن عمر کا مذہب یہی ہے اور اور علما کا اور امام شافعی اور جمہور نے کہا ہے کہ سفر میں سنت کا حکم نفل کا ہوجاتا ہے اور عبداللہ بن عمر نے یہ جو کہا کہ حضرت عثمان نے آخر عمر تک دو رکعتون سے زیادہ نہیں پڑھیں حالانکہ دوسری روایت میں وارد ہوا ہے کہ وہ پوری نماز پڑھتے تھے سفر میں سو تفصیل اسکی یہ ہے کہ ایک روایت میں آیا ہے کہ چھ برس کے بعد اپنے خلافت کے وہ پوری پڑھنے لگے نماز کو اور ایک روایت میں آٹھ برس مروی ہوئے ہیں اور یہ پوری پڑھنا اونکا منیٰ میں تھا باقی غیر منے میں وہ بھی دو پڑھتے رہے پس عبداللہ بن عمر نے شاید اول کی غیر منے میں دو ہی پڑھنے رہے **عن** حفص بن عاصم قال مرضت مرضا فجاء ابن عمر رضی اللہ عنہما یعودنی قال رسالتہ عن السبحۃ فی السفر فقال صحبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی السفر فما رایتہ یسبح ولو کنت مسبحا لاتممت وقد قال اللہ تعالی لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ **ترجمہ** حفص نے کہا میں ایکبار بیمار ہوا اور ابن عمر میری بیمار پرسی کو آئے تو میں نے ان سے سنتون کا پڑھنا سفر میں پوچھا انہون نے کہا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہا سفر میں اور کبھی انکو سنت پڑھتے نہ دیکھا اور اگر مجھے سنت پڑھنا ہوتا تو میں فرض ہی پورے نہ کرتا اور اللہ تعالی فرماتا ہے تمہارے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی چال اچھی ہے **عن** انس رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلی الظہر بالمدینۃ اربعا وصلی العصر بذی الحلیفۃ رکعتین **ترجمہ** انس بن مالک نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ میں ظہر چار رکعت پڑھی اور ذوالحلیفہ میں عصر دو رکعت

انس بن مالک

ف ذوالحلیفہ مدینہ سے چھ میل ہے اور بعضون نے سات میل کہا ہے اور اہل ظاہر کا یہی مذہب ہے کہ سفر خواہ چھوٹا ہو خواہ بڑا ہو قصر روا ہے اور جمہور کا مذہب یہ ہے کہ جب تک دو منزل کا سفر نہ ہو قصر روا نہیں اور ابو حنیفہ کا اور ایک گروہ کا مذہب یہ ہے کہ تین منزل کا سفر ضرور ہے اور انہون

نے آثار صحابہ پر اعتماد کیا ہے اور جمہور وغیرہ نے احدیث کا جواب اہل ظاہر کو یون دیا ہے کہ ذوالحلیفہ
مین جب آپ تشریف لائے تو حج کا ارادہ تہا غرض وہ منتہای سفر نہ تہا بلکہ ارادہ آپ کا مکہ کا تہا اور شروع
ہوتا ہے قصر جبکہ مسافر اپنے شہر کے مکانون سے باہر ہوجاوے اور آبادی کی حد سے نکل جاوے یا اہل خیمہ
اپنے خیمون سے باہر ہوجاوین مگر ایک ضعیف روایت مین امام مالک سے مروی ہے کہ جب تک تین میل نہ
جاوے قصر روا نہین ہے اور عطا سے اور ایک جماعت اصحاب ابن مسعود سے مروی ہے کہ جب ارادہ سفر کا ہو شہر سے
نکلنے کے پیشتر بہی قصر روا ہے اور مجاہد کا مذہب یہ ہے کہ جسدن نکلے اوسدن کی رات جب تک سونہ آوے
تب تک قصر روا نہین ہے مگر یہ سب روائتین اتفاق سلف وخلف کے خلاف مین صحیح بہی ہے کہ بعد
خروج قصر روا ہے اور کوئی مدت سفر کی بروایت صحیح شارع سے مروی نہین ہے اور ظاہریہ کے مذہب کے
سو یا بہت روایات معلوم ہوتی ہین **عن** انس بن مالک یقول صلیت مع رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم الظہر بالمدینۃ اربعا وصلیت معہ العصر بذی الحلیفۃ رکعتین
ترجمہ مضمون اسکا بہی وہی ہے جو اوپر کی روایت مین گذرا **عن** یحیی بن یزید الہنائی قال
سالت انس بن مالک عن قصر الصلوۃ فقال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا
خرج مسیرۃ ثلاثۃ امیال او ثلاثۃ فراسخ شعبۃ الشاک صلی رکعتین **یحیی** بن
یزید نے کہا مین نے انس سے پوچہا نماز کے قصر کا حال تو انہون نے کہا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نکلتے تین میل یا تین فرسخ شعبہ کو جو مین شک ہو تو دو رکعت پڑہتے **ف** میل چار ہزار قدم
مین اونٹ کی اور صاحب برہان نے لکہا ہے کہ میل چار ہزار گز ہے اور ہر گز چوبیس انگل کا اور فرسخ تین میل کو کہتے ہین اور مراد
انس کے یہ ہے کہ جب تین میل بستی سے دور ہوجاتے تب قصر کرتے مگر یہ روایت قرآن کے خلاف ہونے
اسلیے کہ منطوق قرآن یہ ہے کہ جو مسافر ہو قصر کرے اور جب آدمی بستی سے باہر ہوا مسافر کہلایا خواہ ایک
میل ہی نہ گیا ہو پس اسکو قصر روا ہوگیا ہے **عن** جبیر بن نفیر قال خرجت مع
شرحبیل بن السمط الی قریۃ علی رأس سبعۃ عشر او ثمانیۃ عشر میلا فصلی
رکعتین فقلت لہ فقال رأیت عمر رضی اللہ عنہ صلی بذی الحلیفۃ رکعتین
فقلت لہ فقال انما افعل کما رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یفعل

ترجمہ جبیر نے کہا میں شرحبیل بن سمط کے ساتھ ایک گاؤں کو گیا کہ وہ سترہ یا اٹھارہ میل تھا تو انہوں نے دو رکعت پڑھیں اور کہا کہ میں نے حضرت عمر کو دیکھا کہ انہوں نے ذوالحلیفہ میں دو رکعت پڑھی اور میں انکو ٹوکا تو انہوں نے کہا میں نے ایسا ہی کرتا ہوں جیسا دیکھا ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کرتے ہوئے **عن** شعبۃ بھذا الاسناد وقال عن ابن السمط وآخر یوم شرحبیل وقال انہ اتی ارضا یقال لھا دومین من حمص علی اثنی عشر او ثمانیۃ عشر میلا **ترجمہ** شعبہ نے اسی اسناد سے روایت کی اور کہا کہ روایت ابن سمط سے اور نام نہیں لیا شرحبیل کا اور کہا کہ وہ گیا ایک گاؤں میں اور اسی کو دومین کہتے ہیں اور وہ حمص سے اٹھارہ میل ہے (مراد یہ ہے کہ وہاں قصر کیا) **عن** انس بن مالک قال خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من المدینۃ الی مکۃ فصلی رکعتین رکعتین حتی رجع قلت کم اقام بمکۃ قال عشرا **ترجمہ** انس نے کہا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے مدینہ سے مکہ کو اور آپ نے دو رکعت پڑھیں ہر نماز میں یہاں تک کہ لوٹے میں نے کہا کہ میں کب تک رہے کہا دس روز **ف** اس حدیث میں حجۃ الوداع کا ذکر ہے اور آپ چوتھی تاریخ داخل ہوئے اور پانچویں صبح کو وہاں پہنچے اور آٹھویں کو منیٰ کو روانہ ہوئے اور نویں کو عرفات پہنچے اور دسویں کو پھر منیٰ میں لوٹ آئے اور گیارہویں بارہویں کو وہاں رہے اور تیرہویں کو مکہ کو گئے اور چودہویں کو مدینہ روانہ ہوئے غرض مکہ اور منیٰ کا گرد گرد میں سب دس روز قیام ہوا اور خاص مکہ میں تین روز اس سے ثابت ہوا کہ جب باہر دس روز کم مسافر نہیں تمام پڑھے نہ قصر ہی پڑھنا چاہئے جب نکلے اور داخل ہونے کو دن نکلنے تو مدت اقامت مکہ تین ہی دن ہوئی ہے اور یہی مذہب ہے امام شافعی اور جمہور کا **عن** انس قال اقمنا مع النبی صلعم بمثل حدیث ھشیم **ترجمہ** وہی ہے اوپر گزرا **عن** انس بن مالک یقول خرجنا من المدینۃ الی الحج فکان یلبی الملبی فلا ینکر علیہ ویکبر المکبر فلا ینکر علیہ **ترجمہ** انس بن مالک نے کہا نکلے ہم مدینہ سے طرف حج کی پھر پکارتا تھا پکارنے والا تو نہ روکا جاتا تھا اوپر اس کے اور تکبیر کہتا تھا کہنے والا تکبیر تو نہ روکا جاتا تھا اوپر اس کے **عن** انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمثلہ ولم یذکر الحج **ترجمہ** وہی ہے اوپر گزرا مگر اس میں حج کا ذکر نہیں **عن** سالم بن عبد اللہ عن ابیہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ صلی الظہر بمنی وغیرھا رکعتین رکعتین وابو بکر وعمر وعثمان رضی اللہ عنہم رکعتین صلاۃ تمام غیر قصر ثم انھا اربعا **ترجمہ** سالم بن عبد اللہ نے اپنے باپ عبد اللہ سے راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز مسافر کی پڑھی منیٰ وغیرہ میں دو رکعت اور ابوبکر اور عمر اور عثمان نے بھی دو رکعتیں اول اول عثمان نے اپنی ابتدائی خلافت میں وہی رکعتیں پڑھیں پھر پوری پڑھنے لگے چار رکعت **عن** الزھری بھذا الاسناد وقال بمنی ولم یقل وغیرہ **ترجمہ** وہی جو اوپر گزرا مگر اس میں منیٰ کہا اور غیر کا ذکر نہیں **عن** نافع عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بمنی رکعتین ثم

أَبُوبَكْرٍ بَعْدَهُ وَعُمَرُ بَعْدَ أَبِي بَكْرٍ وَعُثْمَانُ صَدْرًا مِنْ خِلَافَتِهِ ثُمَّ إِنَّ عُثْمَانَ صَلَّى بَعْدُ
أَرْبَعًا فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا إِذَا صَلَّى مَعَ الْإِمَامِ صَلَّى أَرْبَعًا وَإِذَا صَلَّاهَا وَحْدَهُ
صَلَّى رَكْعَتَيْنِ **ترجمہ** نافع نے عبداللہ بن عمر سے روایت کی کہ انہوں نے کہا نماز پڑھی رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے منیٰ میں دو رکعتیں اور ابوبکر نے آپ کے بعد اور عثمان نے اپنی ابتدائی خلافت میں پھر عثمان
چار رکعت پڑھنے لگے تو ابن عمر جب امام کے ساتھ پڑھتے تو چار پڑھتے اور جب اکیلے پڑھتے تو دو رکعت پڑھتے
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** عُمَرَ قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى صَلَاةَ الْمُسَافِرِ
وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ ثَمَانِيَ سِنِينَ أَوْ قَالَ سِتَّ سِنِينَ قَالَ حَفْصٌ
فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يُصَلِّي بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ يَأْتِي فِرَاشَهُ فَقُلْتُ أَيْ عَمِّ
لَوْ صَلَّيْتَ بَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ قَالَ لَوْ فَعَلْتُ لَأَتْمَمْتُ الصَّلَاةَ **ترجمہ** عبداللہ بن عمر نے کہا کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منیٰ میں نماز مسافر کی پڑھی اور ابوبکر اور عمر اور عثمان نے بھی آٹھ برس تک یا کہا
کہ چھ برس تک حفص نے کہا کہ ابن عمر منیٰ میں دو رکعتیں پڑھتے اور اپنے بچھونے پر جاتے
تو میں نے کہا اے میرے چچا کاش کے آپ کے بعد فرض کے دو رکعت اور پڑھتے (یعنے سنت کی) انہوں نے
فرمایا اگر مجھے ایسا کرنا ہوتا تو میں اپنے فرض ہی پورے نہ کرتا **عَنْ** شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَقُولَا
فِي الْحَدِيثِ بِمِنًى وَلَكِنْ قَالَ صَلَّى فِي السَّفَرِ **ترجمہ** شعبہ نے اسی اسناد سے روایت کی انہوں نے منیٰ
کا لفظ نہیں کہا ولیکن یہ کہا کہ نماز پڑھی سفر میں **عَنْ** عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ يَقُولُ صَلَّى بِنَا عُثْمَانُ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِمِنًى أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فَقِيلَ ذَلِكَ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَاسْتَرْجَعَ
ثُمَّ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ وَصَلَّيْتُ مَعَ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ وَصَلَّيْتُ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ
فَلَيْتَ حَظِّي مِنْ أَرْبَعِ رَكَعَاتٍ رَكْعَتَانِ مُتَقَبَّلَتَانِ **ترجمہ** عبدالرحمن نے کہا نماز پڑھی ہمارے
ساتھ عثمان نے منیٰ میں چار رکعت اور کسی نے اسکا ذکر عبداللہ بن مسعود سے کیا تو انہوں نے کہا انا للہ وانا
الیہ راجعون پھر کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ منیٰ میں دو رکعت پڑھی اور ابوبکر کے ساتھ دو رکعت
منیٰ میں اور پڑھی میں نے عمر بن خطاب کے ساتھ منیٰ میں دو رکعت تو میں آرزو کرتا ہوں کہ چار سو دو ہی
رکعتیں مقبول پڑھی ہوتیں تو بہتر تھا **ف** نووی نے کہا کہ عبداللہ بن مسعود کو یہ مخالفت حضرت

عثمان کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بری معلوم ہوئی باوجود اسکے کہ عبداللہ بن مسعود کے نزدیک پوری پڑھنا روا ہے مگر مخالفت آنحضرت کی اور ابوبکر و عمر کی انکو پسند نہیں آئی **مترجم** اس روایت سے معلوم ہوا کہ صحابہ کرام خلفاء راشدین کے فعل کو سنت نہیں سمجھتے تھے ورنہ خلفاء کے فعل پر معترض نہ ہوتے حالانکہ بکثرت صحابہ سے ایسے امور مذکور ہیں اور یہی امر صحیح ہے اسلیے کہ مسنون ہونا افعال کا یہ خاصہ ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اور وہ جو حدیث میں مذکور ہے علیکم بسنتی وسنۃ الخلفاء الراشدین یہاں سنت خلفاء سے وہی سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد ہے کہ جسطرح خلفاء اوس کے پابند رہے ہیں اور رہیں گے اسی طرح تم بھی پابند رہو نہ یہ کہ اون کا فعل ہمیشہ سنت ہوجاوے ورنہ صحابہ کا انکار ایسے امور پر جو خلفاء راشدین سے ہوئے ہیں کچھ معنی نہ رکھتا تھا **عن** الاعمش بھذا الاسناد نحوہ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** حارثۃ بن وھب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال صلیت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بمنی امن ما کان الناس واکثرہ رکعتین **ترجمہ** حارثہ بن وہب نے کہا پڑھی میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ منی میں دو رکعتیں حالانکہ لوگ اطمینان سے تھے اور کثرت سے یعنے کچھ دہشت نہ تھا **عن** حارثۃ بن وھب الخزاعی رضی اللہ عنہ قال صلیت خلف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بمنی قال الناس اکثر ما کانوا فصلی رکعتین فی حجۃ الوداع **قال مسلم** حارثۃ بن وھب الخزاعی ھو اخو عبید اللہ بن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ لامہ **ترجمہ** حارثہ بن وہب خزاعی نے کہا پڑھی میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے منی میں دو رکعت اور لوگ آپ کے ساتھ بہت تھے پھر آپ نے حجۃ الوداع میں دو رکعتیں پڑھی **مسلم** نے کہا کہ حارثہ بن وہب خزاعی بھائی ہیں عبید اللہ بن عمر بن خطاب کے اور عبید اللہ اور حارثہ کی ماں ایک ہیں **باب** الصلوٰۃ فی الرحال فی المطر سینہ میں گھروں میں نماز پڑھنے کا بیان **عن** نافع ان ابن عمر رضی اللہ عنہما اذن بالصلوٰۃ فی لیلۃ ذات برد وریح فقال الا صلوا فی الرحال ثم قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یامر المؤذن اذا کانت لیلۃ باردۃ ذات مطر یقول الا صلوا فی الرحال **ترجمہ** نافع نے کہا کہ ابن عمر نے اذان دی نماز کی ایک رات میں کہ سردی اور آندھی کی رات تھی تو کہا کہ نماز پڑھ لو اپنے اپنے گھروں میں پھر کہا کہ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حکم دیا کرتے تھے موذن کو کہ جب رات سردی کی اور مینہ کی ہو تو بعد اذان کے کہدیا کرو

فما سنت فعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اصحابہ کی

پکار کر کہا نیچے گھروں میں نماز پڑھو ف اس روایت سے معلوم ہوا کہ عذر کے سبب سے ترک جماعت روا ہے اور جب عذر نہ ہو تو ترک اس کا جائز نہیں **عن** ابن عمر انہ نادی بالصلوٰۃ فی لیلۃ ذات برد و ریح ثم قال فی اخر ندائہ الا صلوا فی رحالکم الا صلوا فی الرحال ثم قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یامر المؤذن اذا کانت لیلۃ باردۃ او ذات مطر فی السفر ان یقول الا صلوا فی رحالکم **ترجمہ** عبداللہ سے اذان دی نماز کی رات میں کہ سخت سردی اور ٹھنڈی ہوا تھی اور مینہ تھا پھر اذان کے آخر میں کہدیا کہ اپنے گھروں میں نماز پڑھ لو اپنے گھروں میں نماز پڑھ لو پھر کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ کے مؤذن کو حکم دیتے تھے جب سردی کی اور مینہ کی رات ہوتی سفر میں کہ پکار دیوے لوگو اپنے خیموں میں نماز پڑھ لو **عن** نافع عن ابن عمر انہ نادی بالصلوٰۃ بضجنان ثم ذکر مثلہ وقال الا صلوا فی رحالکم ولم یعد فانیۃ الا صلوا فی الرحال من قول ابن عمر **ترجمہ** ابن عمر نے اذان دی نماز کی ضجنان میں پھر بیان کیا جیسا اوپر گذرا مگر اس میں الا صلوا فی رحالکم صرف ہے دوسرا جملہ نہیں **عن** جابر قال خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی سفر فمطرنا فقال لیصل من شاء منکم فی رحلہ **ترجمہ** جابر نے کہا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے سفر میں اور مینہ برسا تو آپ نے فرمایا جس کا جی چاہے اپنے ڈیرہ پر نماز پڑھ لے **عن** عبید اللہ بن عبد اللہ قال لمؤذنہ فی یوم مطیر اذا قلت اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ فلا تقل حی علی الصلوٰۃ قل صلوا فی بیوتکم قال فکان الناس استنکروا ذلک فقال اتعجبون من ذا قد فعل ذا من ھو خیر منی ان الجمعۃ عزمۃ واني کرھت ان احرجکم فتمشوا فی الطین والدحض **ترجمہ** عبید اللہ بن عبداللہ نے اپنے مؤذن سے کہا جس دن مینہ تھا کہ جب تم شہادتین کہہ چکو تو حی علی الصلوٰۃ مکہو بلکہ یہ کہو نماز پڑھ لو اپنے گھروں میں تو لوگوں کو یہ نئی بات معلوم ہوئی انہوں نے کہا کہ تمکو اس سے تعجب ہوا یہ تو اس نے کیا ہے جو مجھ سے بہتر تھے یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ اگرچہ واجب ہے مگر مجھے برا معلوم ہوا کہ میں تمہی تکلیف دوں اور تم پھرو پھسلن میں چلو **عن** عبید اللہ بن الحارث قال خطبنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فی یوم ذی ردغ وساق الحدیث بمعنی حدیث ابن علیۃ ولم یذکر الجمعۃ وقال قد فعلہ ھو خیر منی یعنی النبی صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** عبید اللہ بن حارث نے کہا کہ خطبہ پڑھا ہم پر عبداللہ بن عباس نے کیچڑ پانی کے دن اور حدیث بیان کی مثل حدیث ابن علیہ کی (یعنی جو اوپر مذکور ہوئی) اور جمعہ کا ذکر نہیں کیا اور یہ کہا کہ یہ کام تو کیا ہے انہوں نے

جو مجھ سے بہتر تھے یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم **عن** عبد اللہ بن الحارث قال اذن مؤذن ابن
عباس یوم جمعۃ فی یوم مطیر فذکر نحو حدیث ابن علیۃ قال وکرھت ان
تمشوا فی الطین والدحض والزلل **ترجمہ** عبد اللہ بن حارث نے کہا اذان دی مؤذن نے ابن عباس کے جمعہ
کے دن جس دن مینہ تھا پھر ذکر کی حدیث مانند ابن علیہ کی اور کہا ابن عباس نے کہ مجھ کو پسند نہ آیا کہ تم
کیچڑ اور پھسلن میں چلو **عن** عبد اللہ بن الحارث ان ابن عباس رضی اللہ عنہ امر مؤذنہ
فی حدیث معمر فی یوم جمعۃ فی یوم مطیر نحو حدیثھم وذکر فی حدیث معمر انہ
من ھو خیر منی یعنی النبی صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** عبد اللہ بن حارث نے کہا کہ ابن عباس نے
اپنے مؤذن کو حکم دیا جیسا حدیث معمر میں آیا ہے جمعہ کے دن مینہ کے روز مانند حدیث اور راویوں کی راہ
ذکر کیا معمر کی روایت میں کہ ابن عباس نے کہا کیا ہے یہ انہوں نے جو مجھ سے بہتر تھے یعنی نبی صلی اللہ علیہ
وسلم نے کہا اور بیان کی یہ حدیث ہم سے عبد بن حمید نے اور ان سے احمد بن حنبل نے اور ان سے وہیب نے اور
ان سے ایوب نے اور ان سے عبد اللہ بن حارث نے کہا وہیب نے کہ میں نے یہ حدیث نہیں سنی کہا حکم کیا
ابن عباس نے اپنے مؤذن کو جمعہ کے دن مینہ کے روز مانند حدیث اور راویوں کے اپنے جنکی روایتیں
اوپر گذریں **ف** ان حدیثوں سے معلوم ہوا کہ جمعہ بسبب مینہ کے عذر کے معاف ہو جاتا ہے
اور یہی مذہب ہمارا شافعیہ کا اور فقہاء کا **باب** جواز صلوۃ النافلۃ علی الدابۃ فی
السفر حیث توجھت سفر میں سواری پر نفل پڑھنے کا بیان **عن** ابن عمر ان رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یصلی سبحتہ حیث ما توجھت بہ ناقتہ **ترجمہ**
عبد اللہ بن عمر نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نفل پڑھتے تھے اونٹنی پر وہ جدھر منہ کرے۔
ف اس روایت سے اور روایات باب سے ثابت ہوا کہ نوافل سواری پر خواہ اونٹ ہو خواہ
گھوڑا یا خچر سب پر روا ہے سفر میں اور اس پر اجماع ہے تمام مسلمانوں کا اور صحیح یہ ہے کہ خواہ سفر
طویل ہو یا تھوڑا سب جگہ نفل سواری پر روا ہے یہی مذہب ہے جمہور کا اور شافعیہ کا اور ایک قول
غریب امام شافعی کا یہ بھی ہے کہ جس سفر میں قصر روا ہے وہاں یہ بھی روا ہے ورنہ نہیں اور ابو سعید
اصطخری کا کہنا ہے کہ شہر میں بھی سواری پر نفل روا ہے اور یہی انس بن مالک اور ابو یوسف
شاگرد ابو حنیفہ سے مروی ہے غرض ان سب اقوال کا مآل یہ ہے کہ فرض سواری پر روا نہیں ہیں جبتک

کہ سواری سے نہ اوتری اور قبلہ کیطرف نہ ادا کرے یہہ ایک اجماعی بات ہی مگر شدت خوف کے وقت اگر قبلہ کیطرف مونہہ کرنا اور قیام اور رکوع وسجود ایسے سواری پر ہو کہ جسپر یہ کھڑا ہو سکے تو فرضیہ یہی ہے مثلاً ایسی سواری ہو کہ اوسپر ہودج ہو اور یہہ صحیح مذہب ہی شافعیہ کا پھر اگر وہ سواری روان ہو تو صحیح روایت شافعی کی یہ ہے کہ فرض اوسپر روا نہیں اور ایک قول یہہ ہی ہے کہ روا ہی جیسے کشتی میں نماز روا ہے بالاتفاق کہ اوسپر ایکا کیا ہی تمام فقہانے اور نووی نے کہا ہی کہ اگر ایسی سواروں کے ساتھہ ہو کہ اوتری تو اون کے ساتھہ ہی چھوٹ جاوے اور اُسکو ضرر پہونچی تو ہماری اصحاب نے کہا ہی کہ فرض سواری پر پڑھ لے بحسب امکان یعنی جسطرح ممکن ہو اور اعادہ اوسکا لازم ہے اسلیے کہ یہہ عذر نادر ہے

مترجم کہتا ہی کہ ریل بھی ظاہر میں کشتی کی مانند ہی اور چونکہ اب ہمارے زمانہ میں بہت رائج ہو گئی ہے اور اوترکر نماز ادا کرنے میں بہت بڑے بڑے ضرر واقع ہوتے ہیں پس اگر اوسپر فرض ادا کریں تو یقین ہے کہ روا ہو اور استقبال قبلہ بھی اگر ممکن ہو تو نماز کے ابتدا کیوقت اودہر مونہہ کر لیں اور چونکہ اب یہہ عذر نادر نہیں رہا بلکہ اکثر مسافروں کو اوس کی ضرورت ہوتی ہی لہذا اوسکا اعادہ بھی ضروری نہیں اسلیے کہ ہمارے دین میں حرج نہیں اور جہاں باقی میسر نہ ہو وہاں تیمم سے ادا کریں اور ہرگز قضا نہ کریں

عن ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یصلی علی راحلتہ حیثما توجهت به

ترجمہ عبداللہ بن عمر سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑہتے اپنی سواری پر جدہر وہ منہ کرے

عن ابن عمر رضی اللہ عنہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی وهو مقبل من مکة الی المدینة علی راحلته حیثما کان وجهه قال وفیه نزلت فاینما تولوا فثم وجه اللہ

ترجمہ عبداللہ بن عمر نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑہتے تہے اور آپ مکہ سے مدینہ کو آتے تہے جدہر اوسکا مونہہ ہوتا ابن عمر نے کہا کہ اسی مقدمہ میں اتری ہی یہہ آیت کہ اللہ تعالی فرماتا ہے کہ جدہر تم منہ کرو اودہر ہو مونہہ ہی اللہ کا **ف** یعنی اس آیت سے بھی ایسی نماز کا جائز ہونا ثابت ہوتا ہے اور اس آیت سے بعضے جاہلان جہیہ استدلال کرتے ہیں اس امر پر کہ ہر جگہہ اللہ تعالے ذات سے موجود ہے حالانکہ یہ انکی سفاہت ہی اسلیے کہ پوری آیت یوں ہے وللہ المشرق والمغرب فاینما تولوا فثم وجه اللہ یعنے اللہ ہی کا ہے مشرق اور مغرب جدہر تم منہ کرو اودہر اسکا مونہہ ہے پس اس آیت میں مشرق اور مغرب و جہتیں جو مذکور ہوئیں وہ آسمان

ہی پر ہیں نہ زمین پر اس سے یہ سمجھنا کہ اللہ زمین پر ذات سے موجود ہے ایسی ہی بات ہے جیسے زمین کو آسمان
اور آسمان کو زمین جانتا **عن** ابن عمر قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی
علی راحلتہ وھو موجہ الی خیبر **ترجمہ** عبداللہ بن عمر نے کہا میں نے اپنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کو کہ آپ نماز پڑھتے تھے گدھے پر اور سو نہ آپکا خیبر کی طرف تھا **عن** سعید بن یسار انہ
قال کنت اسیر مع ابن عمر رضی اللہ عنہما بطریق مکۃ قال سعید فلما خشیت الصبح
نزلت فاوترت ثم ادرکتہ فقال لی ابن عمر این کنت فقلت لہ خشیت الصبح
فنزلت فاوترت فقال عبداللہ الیس لک فی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسوۃ
فقلت بلی واللہ قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یوتر علی البعیر **ترجمہ**
سعید یسار کے بیٹے نے کہا کہ میں عبداللہ بن عمر کے ساتھ مکہ کے راہ میں جاتا تھا پھر جب صبح ہو جانے
کا خیال ہوا تو میں نے اوتر کر وتر پڑھے اور اون ہو جاتا تب ابن عمر نے کہا کہ تم کہاں گئے تھے میں
نے کہا کہ صبح کے خیال سے اوتر کر وتر پڑھے مجھ سے عبداللہ نے کہا کہ تمہارے لیے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے چال کیا اچھی نہیں میں نے کہا کیوں نہیں قسم اللہ کی تب انہوں نے کہا کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اونٹ پر وتر پڑھا کرتے تھے **ف** اس سے معلوم ہوا کہ جمیع اور نوافل کا حکم ہے
ویسا ہی وتر کا بھی حکم ہے **عن** ابن عمر رضی اللہ عنہما انہ قال کان رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی علی راحلتہ حیثما توجہت بہ قال عبداللہ بن دینار
کان ابن عمر یفعلہ وہ **ترجمہ** عبداللہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے تھے
اپنی سواری پر جدھر اسکا مونہہ ہو عبداللہ بن دینار نے کہا کہ ابن عمر بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے **عن**
عبداللہ بن عمر انہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوتر علی راحلتہ
ترجمہ عبداللہ عمر کے بیٹے نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر پڑھا کرتے تھے اپنی سواری پر **عن**
عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یسبح علی
الراحلۃ قبل ای وجہ توجہ ویوتر علیہا غیر انہ لا یصلی علیہا المکتوبۃ **ترجمہ**
عبداللہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نفل پڑھا کرتے تھے سواری پر جدھر رو ہو منہ کرتی اور اسی
پر وتر پڑھتے مگر فرض اوس پر نہ پڑھتے تھے **عن** عبداللہ بن عامر بن ربیعۃ اخبرہ ان ابا

اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ رَاٰی رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّی السُّبْحَۃَ بِاللَّیْلِ فِی السَّفَرِ عَلٰی ظَھْرِ رَاحِلَتِہٖ حَیْثُ تَوَجَّھَتْ ترجمہ عبداللہ کو اون کے باپ نے خبر دی کہ انہون نے دیکہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ رات کو نفل پڑہتے تہے اپنی سواری پر جدہر اُسکا مونہہ ہو **عَنْ** اَنَسِ بْنِ سِیْرِیْنَ قَالَ تَلَقَّیْنَا اَنَسَ بْنَ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ حِیْنَ قَدِمَ الشَّامَ فَتَلَقَّیْنَاہُ بِعَیْنِ التَّمْرِ فَرَاَیْتُہٗ یُصَلِّیْ عَلٰی حِمَارٍ وَّوَجْھُہٗ ذَالِکَ الْجَانِبُ وَاَوْمٰی ھَمَّامٌ عَنْ یَّسَارِ الْقِبْلَۃِ فَقُلْتُ لَہٗ رَاَیْتُکَ تُصَلِّیْ لِغَیْرِ الْقِبْلَۃِ قَالَ لَوْلَا اَنِّیْ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَفْعَلُہٗ لَمْ اَفْعَلْہُ ترجمہ انس سیرین کے بیٹے نے کہا ہم ملے انس مالک کے بیٹے سے جب وہ شام سے آئے تو ملاقات کی ہم نے عین التمر مین (کہ ایک مقام کا نام ہے) اور دیکہا اُنکو کہ نماز پڑہتے تہے اپنے گدہے پر اور مونہہ اُسکا اس طرف تہا اور اشارہ کیا ہمام نے قبلہ کی بائین طرف تب مین نے اُن سے کہا کہ تم قبلہ کے سوا اور طرف نماز پڑہتے ہو اُنہون نے کہا کہ مین اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا کرتے نہ دیکہتا تو کبہی ایسا نہ کرتا **بَابُ** جَوَازِ الْجَمْعِ بَیْنَ الصَّلٰوتَیْنِ فِی السَّفَرِ باب سفر مین نمازون کے جمع کرنے کا بیان **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا عَجِلَ یُؤَخِّرُ الظُّھْرَ حَتّٰی یَجْمَعَ بَیْنَھَا وَبَیْنَ الْعَصْرِ وَالْعِشَاءَ ترجمہ عبداللہ بن عمر نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب جلدی چلنا ہوتا تو مغرب اور عشا ملاکر پڑہتے **ف** نووی نے کہا کہ امام شافعی اور اکثر کا قول ہے کہ سفر مین ظہر اور عصر کا جمع کرنا روا ہے چاہے ظہر کے وقت مین جمع کرے چاہے عصر کے وقت مین اور اسی طرح مغرب اور عشا کا جمع کرنا روا ہے اور چہوٹے سفر مین شافعی کے دو قول ہین اور جو ابہی اپنے فرودگاہ مین ہے اوسکو افضل ہے کہ جمع تقدیم کرے یعنی ظہر اور عصر کو ظہر کے وقت اور کرکے چلنے لگے اور جو راہ مین ہو اور ایک وقت آجاوے تو دوسرے وقت تک چلا جاوے اور دوسرے وقت مین دونون نمازون کو جمع کرے مثلاً مغرب کو عشا کے ساتہہ پڑہ لے اور یہ جمع تاخیر ہے اور باشہ مین جمع تقدیم روا ہے برخلاف جمع تاخیر کے اور یہی مذہب ہے جمہور کا ظہر اور عصر اور مغرب اور عشا مین اور امام مالک کے نزدیک بارش کے سبب سے مغرب اور عشا مین جمع روا ہے اور مریض کے لیے امام احمد کے نزدیک اور ایک جماعت شافعیہ کے آگے جمع کرنا درست ہے اور یہی مذہب قوی ہے اور حنفیہ کے نزدیک عرفات کے سوا کہین جمع درست نہین اور مذہب اُنکا خلاف احادیث صحیحہ ہے اور صحیحین

فَلَقِیْنَاہُ

اور ابوداود وغیرہ کی روایتیں اور حجت ہیں اور جو بات خلاف حدیث ہو وہ قابل عمل اور لائق التفات نہیں **عَنْ** نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا کَانَ اِذَا جَدَّ بِہِ السَّیْرُ جَمَعَ بَیْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بَعْدَ اَنْ یَّغِیْبَ الشَّفَقُ وَیَقُوْلُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا عَجَّلَ بِہِ السَّیْرُ جَمَعَ بَیْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ **ترجمہ** نافع نے کہا کہ عبداللہ بن عمر کو جب جلدی چلنا ہوتا تو مغرب اور عشا ملا کر پڑھتے بعد غروب شفق کے اور کہتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب جلدی چلنا ہوتا تو مغرب اور عشا ملا کر پڑھتے **عَنْ** سَالِمٍ عَنْ اَبِیْہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَجْمَعُ بَیْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ اِذَا جَدَّ بِہِ السَّیْرُ **ترجمہ** سالم نے اپنے باپ سے روایت کی کہ انہوں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب جلدی چلنا ہوتا تو مغرب اور عشا ملا کر پڑھتے **عَنْ** سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ اَنَّ اَبَاہُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَعْجَلَہُ السَّیْرُ فِی السَّفَرِ یُؤَخِّرُ صَلٰوۃَ الْمَغْرِبِ حَتّٰی یَجْمَعَ بَیْنَہُمَا وَبَیْنَ صَلٰوۃِ الْعِشَاءِ **ترجمہ** سالم نے اپنے باپ سے سنا کہ انہوں نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ جب آپکو جلدی چلنا ہوتا سفر میں تو مغرب میں دیر کر کے عشا کے ساتھ پڑھتے **ف** یعنی جمع تاخیر ہوئی **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا ارْتَحَلَ قَبْلَ اَنْ تَزِیْغَ الشَّمْسُ اَخَّرَ الظُّہْرَ اِلٰی وَقْتِ الْعَصْرِ ثُمَّ نَزَلَ فَجَمَعَ بَیْنَہُمَا فَاِنْ زَاغَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ اَنْ یَّرْتَحِلَ صَلَّی الظُّہْرَ ثُمَّ رَکِبَ **ترجمہ** انس نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت تھی کہ جب کوچ کرتے آفتاب ڈھلنے سے پہلے تو ظہر میں دیر کرتے عصر کے وقت تک پھر اترکر دونوں کو ملا کر پڑھتے اور اگر کوچ سے پہلے آفتاب ڈھل جاتا تو ظہر پڑھ کر سوار ہوتے **عَنْ** اَنَسٍ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ اَنْ یَّجْمَعَ بَیْنَ الصَّلٰوتَیْنِ فِی السَّفَرِ اَخَّرَ الظُّہْرَ حَتّٰی یَدْخُلَ اَوَّلَ وَقْتِ الْعَصْرِ ثُمَّ یَجْمَعُ بَیْنَہُمَا **ترجمہ** انس نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت تھی کہ جب ارادہ کرتے نماز دن کے اکٹھا کرنیکا سفر میں ظہر میں دیر کرتے کہ اول وقت عصر کا آجاتا پھر دونو ملا لیتے **عَنْ** اَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا عَجَّلَ عَلَیْہِ السَّیْرُ یُؤَخِّرُ الظُّہْرَ اِلٰی اَوَّلِ وَقْتِ الْعَصْرِ فَیَجْمَعُ بَیْنَہُمَا وَیُؤَخِّرُ الْمَغْرِبَ حَتّٰی یَجْمَعَ

السَّیْرِ

بینھما وبین العشاء حین یغیب الشفق ترجمہ انس نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو جب سفر میں جلدی ہوتی ظہر میں دیر کرتے کہ عصر کا اول وقت آجاتا پھر دونوں کو جمع کرتے اور مغرب میں دیر کرتے کہ جمع کرتے اوسکو عشا کے ساتھ جب شفق ڈوب جاتی یہ وقت شفق وہ سرخی ہے جو آفتاب ڈوبنے کے بعد آسمان پر ظاہر ہوتی ہے اوسکو ڈوب جانے کے یہ وقت عشا کا وقت آجاتا ہے اور مغرب کا وقت تمام ہوجاتا ہے

عن ابن عباس قال صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الظھر والعصر جمیعا والمغرب والعشاء جمیعا فی غیر خوف ولا سفر ترجمہ ابن عباس نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر اور عصر ملا کر پڑہی اور مغرب اور عشا ملا کر پڑہی بغیر خوف اور بغیر سفر کے **ف** اسکا بیان مفصل آخر ہین باب کے آویگا ان شاء اللہ تعالی **عن** ابن عباس رضی اللہ عنہما قال صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الظھر والعصر جمیعا بالمدینۃ فی غیر خوف ولا سفر قال ابو الزبیر فسألت سعیدا لم فعل ذلک فقال سألت ابن عباس رضی اللہ عنہما کما سألتنی فقال اراد ان لا یحرج احدا من امتہ ترجمہ عبد اللہ بن عباس نے کہا کہ نماز پڑہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر اور عصر کی ملا کر مدینہ مین بغیر خوف اور سفر کے ابو الزبیر نے کہا کہ مین نے سعید سے پوچہا کہ آپ نے کیون ایسا کیا انہون نے کہا مین نے عبد اللہ بن عباس سے بھی پوچہا جیسا تم نے مجھ سے پوچہا تو انہون نے کہا کہ آنحضرت نے چاہا کہ آپ کی امت مین سے کسی کو تکلیف نہ ہو **عن** سعید بن جبیر قال حدثنا ابن عباس رضی اللہ عنہما ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمع بین الصلوۃ فی سفرۃ سافرھا فی غزوۃ تبوک جمع بین الظھر والعصر والمغرب والعشاء قال سعید فقلت لابن عباس ما حملہ علی ذلک قال اراد ان لا یحرج امتہ ترجمہ سعید جبیر کے فرزند نے کہا کہ ابن عباس نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمع کیا نمازون کو ایک سفر مین جسمین آپ غزوہ تبوک کو گئے تہے غرض ملا کر پڑہی ظہر اور عصر اور مغرب اور عشا سعید نے کہا مین نے ابن عباس سے پوچہا کہ آپ نے ایسا کیون کیا انہون نے کہا تاکہ آپ کی امت کو تکلیف نہ ہو **عن** معاذ رضی اللہ عنہ قال خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی غزوۃ تبوک فکان یصلی الظھر والعصر جمیعا والمغرب والعشاء جمیعا ترجمہ معاذ نے کہا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ تبوک کو گئے تو آپ

ظہر اور عصر ملاتے اور مغرب اور عشا ملاتے **عن** عبد اللہ بن شقیق رضی اللہ عنہ قال جمع رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی غزوۃ تبوک بین الظہر والعصر وبین المغرب والعشاء قال فقلت
ما حملہ علی ذلک قال فقال اراد ان لا یحرج امتہ **ترجمہ** عبد اللہ بن شقیق معاذ نے کہا کہ جمع کیا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ تبوک میں ظہر اور عصر کو اور مغرب اور عشا کو میں نے کہا (یہ قول ہے عامر بن
واثلہ کا) کیوں کیا آپ نے ایسا معاذ نے کہا ارادہ کیا آپ نے کہ آپ کی امت کو تکلیف نہ ہو **عن**
ابن عباس قال جمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بین الظہر والعصر والمغرب والعشاء
بالمدینۃ فی غیر خوف ولا مطر وفی حدیث حکیم قال قلت لابن عباس رضی اللہ عنہما
لم فعل ذلک قال کی لا یحرج امتہ وفی حدیث ابن معاویۃ قیل لابن عباس رضی اللہ
عنہما ما اراد الی ذلک قال اراد ان لا یحرج امتہ **ترجمہ** ابن عباس نے کہا کہ جمع کیا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر اور عصر کو اور مغرب اور عشا کو مدینہ میں بغیر خوف اور مینہ کے اور حکیم کی روایت
میں ہے کہ میں نے ابن عباس سے کہا آپ نے یہ کیوں کیا انہوں نے کہا تاکہ کسی امت کو حرج نہ ہو اور ابن معاویہ
کی روایت میں ہے کہ ابن عباس سے کسی نے کہا کہ کس ارادہ سے آپ نے یہ کیا انہوں نے کہا چاہا کہ تکلیف نہ
ہو آپ کی امت پر **عن** ابن عباس قال صلیت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثمانیا جمیعا
وسبعا جمیعا قال قلت یا ابا الشعثاء اظنہ اخر الظہر وعجل العصر واخر المغرب وعجل
العشاء قال وانا اظن ذلک **ترجمہ** ابن عباس نے کہا نماز پڑھی میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے
ساتھ آٹھ رکعتیں اکٹھا کر کے (یعنی ظہر اور عصر ملا کر) اور سات رکعتیں اکٹھا (یعنی مغرب اور عشا ملا کر) میں
نے کہا ای ابو الشعثا میں گمان کرتا ہوں کہ آپ نے ظہر میں تاخیر کی اور عصر اول وقت پڑھی اور مغرب میں
تاخیر کی اور عشا اول وقت پڑھی انہوں نے کہا میں بھی یہی گمان کرتا ہوں **عن** ابن عباس
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلی بالمدینۃ سبعا وثمانیا الظہر والعصر والمغرب
والعشاء **ترجمہ** ابن عباس نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی مدینہ میں سات رکعت
ملا کر اور آٹھ رکعت ملا کر ظہر اور عصر ملا کر اور مغرب اور عشا ملا کر **عن** عبد اللہ بن شقیق
قال خطبنا ابن عباس رضی اللہ عنہما یوما بعد العصر حتی غربت الشمس وبدت
النجوم وجعل الناس یقولون الصلوۃ الصلوۃ قال فجاء رجل من بنی تمیم لا یفتر ولا

وَلَا يَأْتِينِي الصَّلٰوةُ الصَّلٰوةَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اَتُعَلِّمُنِي بِالسُّنَّةِ لَا اُمَّ لَكَ ثُمَّ قَالَ رَاَيْتُ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ
ابْنُ شَقِيْقٍ فَحَاكَ فِيْ صَدْرِيْ مِنْ ذٰلِكَ شَيْءٌ فَاَتَيْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَسَاَلْتُهُ فَصَدَّقَ
مَقَالَتَهُ ترجمہ عبداللہ شقیق کے بیٹے نے کہا وعظ کہا ہم مین ایک دن ابن عباس نے عصر کے
بعد جب آفتاب ڈوب گیا اور تارے نکل آئے اور لوگ کہنے لگے نماز نماز پھر ایک شخص آیا قبیلہ بنی تمیم کا کہ وہ
نہ دم لیتا تھا نہ باز رہتا تھا برابر کہی جاتا تھا نماز نماز تب ابن عباس نے کہا تو مجھے سنت سکھاتا ہے
تیری ماں مرے پھر کہا کہ دیکھا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ جمع کیا آپ نے ظہر اور عصر کو اور مغرب
اور عشا کو عبداللہ بن شقیق نے کہا کہ میرے دل مین خلش رہی تو مین ابوہریرہ کے پاس گیا اور ان
سے پوچھا اونہون نے کہا کہ قول ابن عباس کا سچا ہے عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ الْعُقَيْلِيِّ قَالَ
قَالَ رَجُلٌ لِّابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا الصَّلٰوةَ فَسَكَتَ ثُمَّ قَالَ الصَّلٰوةَ فَسَكَتَ
ثُمَّ قَالَ الصَّلٰوةَ فَسَكَتَ ثُمَّ قَالَ لَا اُمَّ لَكَ اَتُعَلِّمُنَا بِالصَّلٰوةِ كُنَّا نَجْمَعُ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ
عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ عبداللہ نے کہا کہ ابن عباس کے پاس ایک
شخص نے کہا نماز پڑھو آپ چپ رہے پھر اوس نے کہا نماز پھر آپ چپ رہے پھر اوس نے کہا نماز پھر آپ چپ
ہو گئے پھر کہا اس سے ابن عباس نے تیری ماں مرے کہو تو نماز سکھاتا ہے ہم جمع کیا کرتے تھے دو
نمازون کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین ف نووی نے کہا یہ سب روایتین صحیح
ہین اور مسلم مین آچکی ہین اور علما کی سمین کئی تا ویہین ہین اور کئی مذہب ہین اور ترمذی نے اپنی کتاب
کے آخر مین کہا کہ میری اس کتاب مین کوئی حدیث ایسی نہین جسکو ساری امت نے چھوڑ دیا ہو مگر حدیث
ابن عباس کی مدینہ مین دو نمازین جمع کرنے کی بغیر خوف اور مینہ کے اور حدیث قتل شارب خمر کی جو چوتھی
بار شراب پیوے اور ترمذی کا یہ قول جو شارب خمر کے باب مین ہے بہت ٹھیک ہے کہ اجماع کے روسے
وہ منسوخ ہو چکی ہے رہی یہ حدیث ابن عباس کے اسکی عمل ترک کرنے پر اجماع نہین ہوا ف
مترجم کہتا ہے حقیقت مین جب ابن عباس سے یہ مروی ہوا عبداللہ بن شقیق کی روایت سے کہ ہم جمع کیا
کرتے تھے دو نمازین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین تو اب یہ کیونکر کہہ سکتے ہین کہ اس کے
عمل ترک کرنے پر اجماع ہے اور جو چیز کہ آپ کے زمانہ بابرکت مین صحابہ کی معمول بہا ہو اسکو سارا

ف تحقیق صلوٰۃ جمع صلوٰتین حضرتین

زمانہ ملکر کیونکر چھوڑ اسکتا ہی ف بلکہ کسینے یہ تاویل کی کہ آپنے بارش کی وجہ سی جمع کیا اور یہ تاویل بڑے بڑے متقدمین سی مروی ہوئی ہے مگر وہ ضعیف ہی اسلیے کہ اوپر کی روایتون مین بغیر خوف اور مینہ کے ذکر آچکا ہے اور کسینے یہ تاویل کی کہ یہ واقعہ بدلی مین ہوا کہ آپ نے ظہر پڑہی پھر جب بدلی کہل گئی معلوم ہوا کہ عصر کا وقت آچکا تو عصر بھی پڑہ لی اور یہ بھی باطل ہے اگرچہ احتمال ہوسکتا ہے کہ یہہ امر ظہر اور عصر مین ہو مگر مغرب اور عشا مین نہین ہوسکتا ف اسکی بطلان کی اور بھی ایک وجہ ہے کہ ابن عباس نے جب وعظ کہ دن مغرب مین دیر کی جب بدلی کہان تہی اگر بدلی ہوتی تو اور لوگ جو نماز کے منتظر تہے انکو وقت کیونکر معلوم ہوتا دوسری یہین صاف مذکور ہے کہ تارے نکل آئے ت اور کسی نے یہ تاویل کی کہ ایک نماز کو ایسے آخر وقت پڑہا کہ جب اس سے فارغ ہوئے دوسری نماز کا وقت آگیا اور یہہ دونو نماز بن ظاہر مین جمع معلوم ہوئین حقیقت مین دونون ایک وقت مین نہ تہین ف جیسے ہمارے حنفی بہائی جو مذاق حدیث سی واقف نہین ایسی ہی تاویل کرتے ہین ت اور یہ تاویل بھی ضعیف بلکہ باطل ہی اسلیے کہ یہہ مخالف ظاہر ہے اور ایسی مخالفت رکہتی ہے کہ ہرگز اس تاویل کا ٹہیک ہونا خیال مین نہین آتا اس لیے کہ صاف فعل ابن عباس کا وعظ کے دن اور دلیل پکڑنا اونکا اسحدیث سی اپنے فعل کے صواب ہونے پر اور سچا کہنا ابو ہریرہ کا اونکو اور انکار نہ کرنا دوسرا ابو ہریرہ کا اس تاویل کے چیتڑے اڑاتا ہے ت اور کسینے یہ تاویل کی کہ یہ فعل آپکا مرض یا اور کسی عذر کے سبب سے تہا جو عذر اور ضرورت مرض کی مانند ہو اور یہ قول احمد بن حنبل کا ہے اور قاضی حسین کا شافعیہ سی اور پسند کیا اسکو خطابی نے اور متولی اور رویانی نے اصحاب شافعیہ سی اور یہی قول پسندیدہ ہی ظاہر حدیث کی رو سی اور ابن عباس کے تاخیر کرنے کے رو سی اور ابو ہریرہ کی موافقت کی لحاظ سی اور سو وجہ سی یہی کہ مرض مین یا بعض ضرورتون مین جو مثل مرض کے ہون ف یعنی جسمین آدمی مجبور ہو جاوی جیسے بعض ذکر یا یا بعض خانگی امور کہ اسمین اختیار نہین ت مینہ سی زیادہ مشقت ہی اور ایک جماعت اماموں کی اسطرف گئی ہے کہ جمع کرنا حضر مین کسی حاجت کی وجہ سی روا ہی جب اسکی عادت نہ کرے اور یہی قول ہی ابن سیرین اور اشہب کا اور حکایت کیا ہی اسکو خطابی نے قفال اور شاشی کبیر سے جو اصحاب شافعیہ مین سے ہین ابی اسحق مروزی سی اونہون نقل کیا ہے ایک جماعت سے اصحاب حدیث کی اور پسند کیا اسکو ابن منذر نے اور موید ہے اس قول کا ابن عباس کا یہ کہنا کہ حضرت صلی اللہ علیہ

وسلم نے چاہا کہ اپنی امت کو تکلیف نہ ہو غرض ابن عباس نے کسی مرض وغیرہ کو اسکی علت نہیں ٹھیرایا

ف یعنی معلوم ہوا کہ محض واسطے آسانی امت کے یہ امر ہوا خواہ مرض ہو یا نہ ہو یا کوئی اور ضرورت ہو یا نہ ہو اور جو آسانی ہمارے نبی نے ہمارے لیے چاہی وہ امت کے لوگ کیونکر رد کر سکتے ہیں مگر جیسے یہ آسانی ان روایتوں سے ثابت ہوئی ویسے ہی عادت بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور حدیثوں سے ثابت ہوئی کہ پانچوں نمازوں کو ہمیشہ اپنے وقت پر ادا کرتے تھے اور جمع کی عادت نہ تھی پس متبع سنت کو دونو بات کا لحاظ ضرور ہے **باب** جواز الانصراف من الصلوٰۃ عن الیمین والشمال نماز پڑھ کے داہنے اور بائیں دونو طرف پھر نا روا ہے اسکا بیان **عن** عبد اللہ قال لا یجعل احدکم للشیطان من نفسہ جزءا لا یری الا ان حقا علیہ ان لا ینصرف الا عن یمینہ اکثر ما رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینصرف عن شمالہ **ترجمہ** عبداللہ نے کہا کہ کوئی اپنی ذات میں سے شیطان کو حصہ نہ دے یہ نہ سمجھے کہ مجھ پر واجب ہے داہنی ہی طرف پھرنا نماز کے بعد اکثر میں نے دیکھا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بائیں طرف بھی پھرتے تھے **ف** جب آنحضرت ساتھیوں اپنی جانب سے شیطان کا حصہ ہوا تو اب جو جاہل لوگ بائیں طرف یا پیچھے چلے یا سلام اسکے تئیں اپنی جانب سے قرار دیتے ہیں وہ تو پوری شیطان کے حصہ میں آگئے نعوذ باللہ منہا **عن** الاعمش بھذا الاسناد مثلہ **ترجمہ** اعمش سے بھی یہی مروی ہوا اسی سند سے **عن** السدی قال سألت انسا رضی اللہ عنہ کیف انصرف اذا صلیت عن یمینی او عن یساری قال اما انا فاکثر ما رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینصرف عن یمینہ **ترجمہ** سدی نے کہا میں نے انس سے پوچھا کہ میں نماز پڑھ کر کدھر پھروں داہنی طرف یا بائیں طرف انہوں نے کہا کہ میں نے تو اکثر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو داہنی طرف پھرتے دیکھا ہے **عن** السدی عن انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان ینصرف عن یمینہ **ترجمہ** سدی نے انس سے روایت کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم داہنی طرف پھرا کرتے تھے **باب** استحباب یمین الامام امام کو داہنی طرف کھڑا ہونا مستحب ہے اسکا بیان **عن** البراء قال کنا اذا صلینا خلف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احببنا ان نکون عن یمینہ یقبل علینا بوجہہ قال فسمعتہ یقول رب قنی عذابک یوم تبعث او تجمع عبادک **ترجمہ**

(۱) باب جواز الانصراف عن الیمین والشمال من الصلوٰۃ

(۲) باب استحباب یمین الامام

برا سی مردن ہے کہ انہون نے کہا ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے دوست رکھتے تھے کہ داہنی
طرف کھڑے ہون (یعنے نمازمین) کہ حضرت ہماری طرف منہہ کرکے بیٹھین اور مین نے سنا کہ کہتے
تھے رب قنی عذابک یوم تبعث عبادک اے رب بچا مجھے اپنے عذاب سے جس دن اٹھاوے تو یا فرماتے جمع کرے تو
اپنے بندون کو **ف** ان روایتون سے معلوم ہوا کہ کبھی حضرت داہنی طرف پھر کر بیٹھتے کبھی بائین
طرف اور جس راوی نے جو دیکھا بیان کر دیا **عَنْ** مِسْعَرٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ يُقْبِلُ
عَلَيْنَا بِوَجْهِهٖ **ترجمہ** مسعر نے اسی اسناد سے یہی روایت کی اور منہہ پھیر کر ہماری طرف بیٹھنے
کا ذکر نہین کیا **ف** اکثر روایتون سے داہنی طرف پھر کر بیٹھنا افضل معلوم ہوتا ہے مگر اسکو
واجب جاننا وہمی شیطان کا حصہ ہے **بَابُ** كَرَاهَةِ الشُّرُوْعِ فِيْ نَافِلَةٍ بَعْدَ شُرُوْعِ الْمُؤَذِّنِ
فِيْ اِقَامَةِ الصَّلٰوةِ فرض شروع ہونے بعد نفل کا مکروہ ہونیکا بیان **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ
عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَا صَلٰوةَ اِلَّا الْمَكْتُوْبَةَ
ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تکبیر ہو نماز فرض کی تو کوئی نماز نہ پڑھنا
چاہیے سوا فرض کے **عَنْ** زَكَرِيَّا ابْنِ اِسْحَاقَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ **ترجمہ** زکریا نے بھی اسی
اسناد سے یہی مضمون روایت کیا **عَنْ** عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ قَالَ حَمَّادٌ ثُمَّ لَقِيْتُ عَمْرًا فَحَدَّثَنِيْ بِهٖ وَلَمْ يَرْفَعْهُ **ترجمہ**
عطاء بن یسار نے ابوہریرہ سے انہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مثل روایت کیا حماد نے کہا
کہ پھر مین عمرو سے ملا تو انہون نے بھی یہی روایت کی مگر حضرت تک نہین پہونچائی **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ
ابْنِ مَالِكِ ابْنِ بُحَيْنَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِرَجُلٍ يُصَلِّيْ
وَقَدْ اُقِيْمَتْ صَلٰوةُ الصُّبْحِ فَكَلَّمَهٗ بِشَيْءٍ لَا نَدْرِيْ مَا هُوَ فَلَمَّا انْصَرَفْنَا اَحَطْنَا نَقُوْلُ
مَاذَا قَالَ لَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ لِيْ يُوْشِكُ اَنْ يُّصَلِّيَ اَحَدُكُمُ
الصُّبْحَ اَرْبَعًا قَالَ الْقَعْنَبِيُّ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَالِكِ ابْنِ بُحَيْنَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ اَبُو الْحُسَيْنِ وَقَوْلُهٗ
عَنْ اَبِيْهِ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ خَطَاءٌ **ترجمہ** عبداللہ مالک کے بیٹے نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم ایک شخص کے پاس سے نکلے جب تکبیر ہو چکی تھی صبح کی نماز کی اور کچھ کہا کہ ہم کو معلوم نہ ہوا پھر
جب ہم نماز سے فارغ ہوئے اسکو گھیر لیا اور کہنے لگے کہ کیا کہا تم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

باب اذا اقیمت الصلوٰۃ فلا صلوٰۃ الا المکتوبۃ

احطنا یہ

ابو الحسین مسلم

نے اوس سے کہا کہ آپنے فرمایا کہ اب تم مین کوئی چار رکعت پڑہنے لگے گا صبح کی تعبنی نے کہا عبداللہ بن مالک بن بحینہ روایت کرتے ہین اپنے باپ سے ابو الحسین مسلم نے کہا انکا یہ کہنا کہ وہ روایت کرتے ہین اپنے باپ سے یہ چوک ہے **عن** ابن بحینۃ رضی اللہ عنہ قال اقیمت صلوۃ الصبح فرای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رجلا یصلی والمؤذن یقیم فقال اتصلی الصبح اربعا **ترجمہ** ابن بحینہ نے کہا تکبیر ہوئی صبح کی نماز کی اور دیکہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو کہ نماز پڑہتا ہے اور مؤذن تکبیر کہہ رہا ہے تو فرمایا تم صبح کی چار رکعت پڑہتے ہو **عن** عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ قال دخل رجل المسجد ورسول اللہ صلی اللہ علیہ فی صلوۃ الغداۃ فصلی رکعتین فی جانب المسجد ثم دخل مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما سلم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یا فلان باای الصلوتین اعتددت ابصلوتک وحدک ام بصلوتک معنا **ترجمہ** عبداللہ سرجس کے بیٹے نے کہا ایک شخص مسجد مین آیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کے فرض پڑہتے تہے تو اوس نے دو رکعت سنت پڑہی مسجد کے کنارے پہر شریک ہوگیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ پہر جب آپنے سلام پہیرا فرمایا اے فلانے تم نے فرض نماز کس کو گنی آیا وہ جو اکیلی پڑہی یا وہ جو ہماری ساتہہ پڑہی **ف** ان سب روایتون سے معلوم ہوا کہ فرض ہوتے وقت سنتون کا پڑہنا مکروہ ہے نووی نے کہا ہے کہ اس حدیث مین دلیل ہے کہ بعد اقامت کے نفل یعنے سنت وغیرہ نہ پڑہے اگر پڑہے اوسکو یقین یہی ہو کہ مجھے امام کے ساتہہ نماز ملجاوے گی اور اس روایت سے اسکا قول رد ہوگیا جو کہتا ہے کہ سنت پڑہنا واجب ہے جب جان لے کہ پہلی رکعت امام کے ساتہہ ملجاوے گی یا یہ خیال ہو وے کہ دوسری رکعت ضرور ملجاوے گی **مترجم** کہتا ہے جیسے بعضے حنفیون کا قول ہے جنکو مذاق حدیث نہین **باب** ما یقول اذا دخل المسجد مسجد مین جانے کی دعاؤن کا بیان **عن** ابی حمید او عن ابی اسید رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا دخل احدکم المسجد فلیقل اللھم افتح لی ابواب رحمتک واذا خرج فلیقل اللھم انی اسالک من فضلک **ترجمہ** ابی حمید یا ابی اسید نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی مسجد مین آوے تو کہے یا اللہ کہولدے میرے لیے دروازے اپنی رحمت کے اور جب نکلے تو کہے یا اللہ مین مانگتا ہون تیرا فضل یعنے رزق اور دنیا کی نعمتین **مسلم**

باب استحباب صلوۃ رکعتین لداخل المسجد

باب ما یقول اذا دخل المسجد

نے کہا ہمارے یحییٰ بن یحییٰ سے کہ کہتے تھے لکھی ہیں نے یہ حدیث سلیمان بن بلال کی کتاب سے اور کہا انہوں نے کہ مجھے خبر پہونچی ہے کہ یحییٰ حمانی کہتے تھے روایت ہے ابو اسید سے کہا مسلم نے روایت کی ہم سے حامد بن بکر ادی نے اوں سے بشر نے اوں سے عمارہ نے اوں سے ربیعہ نے اوں سے عبد الملک نے ان سے ابی حمید نے یا ابی اسید نے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکی **عَنْ** اَبِیْ حُمَیْدٍ اَوْ اَبِیْ سَعِیْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

مثلہ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **باب** اِسْتِحْبَابِ تَحِیَّۃِ الْمَسْجِدِ بِرَکْعَتَیْنِ تحیۃ المسجد کا بیان

وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا دَخَلَ اَحَدُکُمُ الْمَسْجِدَ فَلْیَرْکَعْ رَکْعَتَیْنِ قَبْلَ اَنْ یَّجْلِسَ **ترجمہ** ابو قتادہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی مسجد میں آوے تو دو رکعت نماز بیٹھنے سے پہلے ادا کرے **عَنْ** اَبِیْ قَتَادَۃَ صَاحِبِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ وَرَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ بَیْنَ ظَہْرَانَیِ النَّاسِ قَالَ فَجَلَسْتُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مَنَعَکَ اَنْ تَرْکَعَ رَکْعَتَیْنِ قَبْلَ اَنْ تَجْلِسَ قَالَ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ رَاَیْتُکَ جَالِسًا وَالنَّاسُ جُلُوْسٌ قَالَ فَاِذَا دَخَلَ اَحَدُکُمُ الْمَسْجِدَ فَلَا یَجْلِسْ حَتّٰی یَرْکَعَ رَکْعَتَیْنِ **ترجمہ** قتادہ نے کہا جو صحابی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ میں مسجد میں گیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں میں بیٹھے ہوئے تھے تو میں بھی بیٹھ گیا آپ نے فرمایا کس نے روکا تجھ کو دو رکعت پڑھنے سے قبل بیٹھنے کے میں نے عرض کی یا رسول اللہ میں نے آپ کو اور لوگوں کو بیٹھے دیکھا (تو میں بھی بیٹھ گیا) آپ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی مسجد میں آوے تو جب تک دو رکعت نہ پڑھ لے نہ بیٹھے۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ کَانَ لِیْ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دَیْنٌ فَقَضَانِیْ وَزَادَنِیْ وَدَخَلْتُ عَلَیْہِ الْمَسْجِدَ فَقَالَ لِیْ صَلِّ رَکْعَتَیْنِ **ترجمہ** جابر نے کہا میرا کچھ قرض تھا نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور میں انکے پاس مسجد میں گیا تو مجھ سے فرمایا دو رکعت پڑھ لو **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا یَقُوْلُ اشْتَرٰی مِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَعِیْرًا فَلَمَّا قَدِمَ الْمَدِیْنَۃَ اَمَرَنِیْ اَنْ اٰتِیَ الْمَسْجِدَ فَاُصَلِّیَ رَکْعَتَیْنِ **ترجمہ** جابر کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ایک اونٹ خریدا اور جب مدینہ میں آئے تو فرمایا کہ تم مسجد میں آؤ اور دو رکعتیں پڑھو **ف** ان سب سے معلوم ہوا کہ جب مسجد میں داخل ہو مستحب ہے کہ دو رکعت ادا کر کے بیٹھے بعضے نادان پہلے بیٹھ لیتے ہیں پھر ادا کرتے ہیں محض

نماز ہی ہے **باب** اِسْتِحْبَابِ رَكْعَتَيْنِ فِي الْمَسْجِدِ لِمَنْ قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ اوّل قدوم
مسافر کو پہلے مسجد مین آکر دو رکعت مستحب ہی اسکا بیان **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ
عَنْهُمَا قَالَ خَرَجْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزَاةٍ فَأَبْطَأَ بِي جَمَلِي وَ
أَعْيَا ثُمَّ قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلِي وَقَدِمْتُ بِالْغَدَاةِ فَجِئْتُ
الْمَسْجِدَ فَوَجَدْتُهُ عَلَى بَابِ الْمَسْجِدِ قَالَ الْآنَ حِيْنَ قَدِمْتَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَدَعْ
جَمَلَكَ وَادْخُلْ فَصَلِّ رَكْعَتَيْنِ قَالَ فَدَخَلْتُ فَصَلَّيْتُ ثُمَّ رَجَعْتُ **ترجمہ** جابر نے
کہا کہ مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ ایک لڑائی مین گیا اور میرے اونٹ نے دیر لگائی
اور تھک گیا پھر آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھسے پہلے اور مین دوسرے دن مسجد پر پہنچا
اور آپ کو مسجد کے دروازہ پر پایا آپ نے فرمایا تم ابھی آئے مین نے کہا ہان آپ نے فرمایا اونٹ
کو چھوڑ کر مسجد مین جاؤ اور دو رکعت ادا کرو پھر مین گیا اور دو رکعت پڑھکر پھیرا **عَنْ** كَعْبِ
بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَقْدَمُ مِنْ سَفَرٍ
إِلَّا نَهَارًا فِي الضُّحٰى فَإِذَا قَدِمَ بَدَأَ بِالْمَسْجِدِ فَصَلّٰى فِيْهِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ جَلَسَ فِيْهِ **ترجمہ**
کعب مالک کے بیٹے نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت تھی کہ جب سفر سے آتے پہر
دن چڑھے داخل ہوتے اور پہلے مسجد مین جاتے اور دو رکعت پڑھتے پہر بیٹھتے مسجد مین **باب**
اِسْتِحْبَابِ صَلٰوةِ الضُّحٰى نماز چاشت کا بیان **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ
رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا هَلْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الضُّحٰى قَالَتْ لَا إِلَّا أَنْ يَجِيْءَ مِنْ
مَغِيْبِهِ **ترجمہ** عبداللہ نے حضرت عائشہ ام المومنین رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم چاشت کی نماز پڑھتے انہون نے فرمایا نہین مگر جب سفر سے آتے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ
بْنِ شَقِيْقٍ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ أَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الضُّحٰى قَالَتْ لَا إِلَّا
أَنْ يَجِيْءَ مِنْ مَغِيْبِهِ **ترجمہ** اوپر گذرا **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ مَا
رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي سُبْحَةَ الضُّحٰى قَطُّ وَإِنِّي لَأُسَبِّحُهَا وَإِنْ كَانَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَدَعُ الْعَمَلَ وَهُوَ يُحِبُّ أَنْ يَعْمَلَ بِهِ خَشْيَةَ أَنْ يَعْمَلَ بِهِ
النَّاسُ فَيُفْرَضَ عَلَيْهِمْ **ترجمہ** حضرت عائشہ مسلمانون کے مان فرماتی ہین کہ مین نے

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی چاشت پڑھتے نہیں دیکھا اور میں پڑھا کرتی ہوں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم بہتیرے کام کو دوست رکھتے ہیں مگر اس خوف سے نہیں کرتے کہ اگر لوگ کرنے لگیں گے تو کہیں فرض نہ ہو
جاوے **عَنْ** معاذۃ انہا سالت عائشۃ رضی اللہ عنہا کم کان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم یصلی صلوۃ الضحی قالت اربع رکعات ویزید ما شاء **ترجمہ** معاذہ نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کتنی رکعت نماز چاشت پڑھا
کرتے تھے انہوں نے فرمایا چار رکعت اور جو چاہتے زیادہ کرتے **عَنْ** یزید بھذا الاسناد مثلہ
الی قولہ ویزید ما شاء اللہ **ترجمہ** یزید نے بھی اسی سند سے یہی مضمون بیان کیا مگر یہ کہا زیادہ کرتے
جو چاہتے اللہ جتنا چاہتا **عَنْ** عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی الضحی
اربعا ویزید ما شاء اللہ **ترجمہ** مضمون اسکا وہی ہے جو اوپر گذرا **عَنْ** قتادۃ بھذا الاسناد
مثلہ **ترجمہ** قتادہ سے بھی یہی مضمون اسی سند سے مروی ہے **عَنْ** عبد الرحمن بن ابی لیلی
قال ما اخبرنی احد انہ رای النبی صلی اللہ علیہ وسلم یصلی الضحی الا ام ہانی فانہا
حدثت ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم دخل بیتہا یوم فتح مکۃ فصلی ثمان رکعات
ما رایتہ صلی صلوۃ قط اخف منہا غیر انہ کان یتم الرکوع والسجود **ترجمہ** عبد الرحمن بن ابی لیلی نے کہا مجھے خبر نہ دی کسی نے کہ دیکھا اس نے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز چاشت پڑھتے مگر ام ہانی نے کہ انہوں نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم
نے مہر سہ مہر مسجد مکہ فتح ہوا اور آٹھ رکعت پڑھی کہ میں نے کبھی انکو ایسی جلدی نماز پڑھتے نہیں
دیکھا فقط اتنی بات ہے کہ آپ رکوع اور سجدہ خوب پورا کرتے تھے اور قرارت بہت کم پڑھتے
تھے اور ابن بشار نے اپنی روایت میں کبھی کا لفظ نہیں کہا **عَنْ** عبد اللہ بن الحارث
بن نوفل قال سالت وحرصت علی ان اجد احدا من الناس یخبرنی ان رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم سبحۃ الضحی فلم اجد احدا یحدثنی ذلک غیر ان ام ہانی
بنت ابی طالب رضی اللہ عنہا اخبرتنی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتی بعد
ما ارتفع النہار یوم الفتح فاتی بثوب فستر علیہ فاغتسل ثم قام فصلی ثمان رکعات
لا ادری اقیامہ فیہا اطول ام رکوعہ ام سجودہ کل ذلک منہ متقارب

باب صلوۃ الضحی وان اقلہا رکعتان واکثرہا ثمان رکعات وما شاء اللہ

باب صلوۃ الضحی وان اقلہا رکعتان واکثرہا ثمان رکعات

ثمانی

عنہ

قَالَتْ فَلَمْ أَرَهُ سَبَّحَهَا قَبْلُ وَلَا بَعْدُ قَالَ الْمُرَادِيُّ عَنْ يُونُسَ وَلَمْ يَقُلْ أَخْبَرَتْنِي **ترجمہ** عبداللہ نے کہا میں آرزو رکھتا اور پوچھتا پھرتا کہ کوئی مجھے بتادے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز چاشت پڑھی ہے تو میں نے کسی کو نہ پایا جو بیان کرے سوا ام ہانی کے جو بیٹی ہیں ابی طالب کی کہ انھوں نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس دن مکہ فتح ہوا دن چڑھے آئے اور ایک کپڑا لاکر پردہ ڈالکر نہائے پھر کھڑے ہوکر آٹھ رکعت نماز پڑھی میں سمجھتی تھی کہ انکا قیام لمبا تھا یا رکوع یا سجدہ یہ رکن سب برابر برابر تھے اور میں نے اس کے پہلے اور پیچھے کبھی انکو چاشت پڑھتے نہیں دیکھا مرادی نے کہا روایت ہی یونس سے اور یہ نہیں کہا کہ مجھے خبر دی **عَنْ** أُمِّ هَانِئٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا بِنْتِ أَبِي طَالِبٍ تَقُولُ ذَهَبْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ فَوَجَدْتُهُ يَغْتَسِلُ وَفَاطِمَةُ ابْنَتُهُ تَسْتُرُهُ بِثَوْبٍ قَالَتْ فَسَلَّمْتُ فَقَالَ مَنْ هَذِهِ قُلْتُ أُمُّ هَانِئٍ بِنْتُ أَبِي طَالِبٍ قَالَ مَرْحَبًا بِأُمِّ هَانِئٍ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ غُسْلِهِ قَامَ فَصَلَّى ثَمَانَ رَكَعَاتٍ مُلْتَحِفًا فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ فَلَمَّا انْصَرَفَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ زَعَمَ ابْنُ أُمِّي عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ أَنَّهُ قَاتِلٌ رَجُلًا أَجَرْتُهُ فُلَانَ ابْنَ هُبَيْرَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَجَرْنَا مَنْ أَجَرْتِ يَا أُمَّ هَانِئٍ قَالَتْ أُمُّ هَانِئٍ وَذَلِكَ ضُحًى **ترجمہ** ام ہانی ابوطالب کی بیٹی کہتی تھیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی جس سال مکہ فتح ہوا اور آپ کو نہاتے پایا اور حضرت فاطمہ آپ کی صاحبزادی ایک کپڑے سے آپ کی آڑ کیے ہوئی تھیں پھر میں نے سلام کیا آپ نے فرمایا کون میں نے عرض کی ام ہانی ابوطالب کی بیٹی آپ نے فرمایا واہ واہ ام ہانی میں پھر نہاچکی تو ٹھہرے ہوکر آٹھ رکعت پڑھی ایک کپڑے میں لپٹے ہوئے پھر جب پڑھ چکی میں نے عرض کی یارسول اللہ میری ماں کے بیٹے علی بن ابیطالب ایک آدمی کو مارے ڈالتے ہیں جسکو میں نے امان دی ہے ہے فلانا ہبیرہ کا بیٹا آپ نے فرمایا جسکو ام ہانی نے امان دی اوسکو ہم نے امان دی اے ام ہانی ام ہانی نے کہا یہ نماز چاشت کی تھی **عَنْ** أُمِّ هَانِئٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى فِي بَيْتِهَا عَامَ الْفَتْحِ ثَمَانَ رَكَعَاتٍ فِي ثَوْبٍ قَدْ خَالَفَ بَيْنَ طَرَفَيْهِ **ترجمہ** ام ہانی نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون کے گھر میں جس سال مکہ فتح ہوا آٹھ رکعت نماز پڑھی ایک کپڑا اوڑھ کر کہ اوسکے داہنے کنارے کو بائیں طرف اور بائیں کو داہنی طرف ڈالدیا تھا **ف**

نووی نے کہا حاصل ان سب روایتون کا یہ ہی کہ چاشت کی نماز سنت موکدہ ہی اور کم سے کم اوسکی دو رکعات ہین اور پوری آٹھہ رکعات اور متوسط چار رکعات یا چھہ رکعات اور چونکہ حضرت نے کبھی پڑہی اور کبھی نہ پڑہی اسلیے جنہون نے نہ دیکہا انہون نے انکار کیا چنانچہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بھی فرمانا ایسا ہی ہے اور ابن عمر سے جو مروی ہوا ہے کہ انہون نے بدعت کہا مراد اس سے یہ ہی کہ مسجدون مین دکہاوا کرکے پڑہنا بدعت ہی جیسا لوگ کرنے لگے تہے اسلیے کہ اصل نفل کا پڑہنا گہر مین ہے یا مواظبت اور ہمیشگی اوسپر بدعت ہی اس لیے کہ حضرت نے اوسپر مداومت نہین کی اور ہمیشگی نہ کرنا آپ کا اس عذر سے تہا کہ خوف تہا فرض ہوجانیکا اور اب یہ خوف نہین اور اوسکا مستحب ہونا ہمیشگی کا ہمارے حق مین ثابت ہوچکا ہے ابی درداء اور ابہریرہ کی روایت جو آگے آتی ہین اسباب مین اور ابن عمر کو شاید آپ کا فعل نہین پہونچا اور آپ کے حکم کرنے کی خبر نہین ہوئی اور جمہور علما اوس کے مستحب ہونے کے قائل ہین اور ابن مسعود اور ابن عمر سے توقف بہی مذکور ہے **عَنْ** اَبِیْ ذَرٍّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ یُصْبِحُ الرَّجُلُ عَلٰی کُلِّ سُلَامٰی مِنْ اَحَدِکُمْ صَدَقَۃٌ فَکُلُّ تَسْبِیْحَۃٍ صَدَقَۃٌ وَکُلُّ تَحْمِیْدَۃٍ صَدَقَۃٌ وَکُلُّ تَہْلِیْلَۃٍ صَدَقَۃٌ وَکُلُّ تَکْبِیْرَۃٍ صَدَقَۃٌ وَاَمْرٌ بِالْمَعْرُوْفِ صَدَقَۃٌ وَنَہْیٌ عَنِ الْمُنْکَرِ صَدَقَۃٌ وَیُجْزِیْ مِنْ ذٰلِکَ رَکْعَتَانِ یَرْکَعُہُمَا مِنَ الضُّحٰی **ترجمہ** ابوذر نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب آدمی پر صبح ہوتی ہے تو اس کے ہر جوڑ پر ایک صدقہ واجب ہوتا ہے پہر ہر بار سبحان اللہ کہنا ایک صدقہ ہی اور ہر بار الحمد للہ کہنا ایک صدقہ ہے اور ہر بار لا الٰہ الا اللہ کہنا ایک صدقہ ہی اور ہر بار اللہ اکبر کہنا ایک صدقہ ہے اور اچہی بات کا حکم کرنا ایک صدقہ ہے اور بری بات سے منع کرنا ایک صدقہ ہی اور ان سب کے کافی ہوجاتی ہین دو رکعتین چاشت کی جس کو وہ پڑہ لیتا ہے **عَنْ** اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ اَوْصَانِیْ خَلِیْلِیْ بِثَلَاثٍ بِصِیَامِ ثَلَاثَۃِ اَیَّامٍ مِّنْ کُلِّ شَہْرٍ وَّرَکْعَتَیِ الضُّحٰی وَاَنْ اُوْتِرَ قَبْلَ اَنْ اَرْقُدَ **ترجمہ** ابوہریرہ نے کہا کہ میرے دوست نے مجہکو وصیت کی (یعنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے) تین چیزون کی تین روزے کی ہر مہینہ مین اور دو رکعت چاشت کی اور وتر پڑہ لینے قبل سونے کے **ف** جسکو تہجد کے وقت نہنے کا یقین نہ ہو اوس کو اول ہی وقت وتر پڑہنا اولے ہی **عَنْ** اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ

ف علیہ الصلوٰۃ والسلام

ف یہ حدیث تصدیق ہے

رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمثلہ ترجمہ ابوہریرہ سے دوسری سند سے وہی مضمون
مروی ہوا عن ابی رافع الصائغ قال سمعت ابا ہریرۃ قال اوصانی خلیلی ابو القاسم
صلی اللہ علیہ وسلم بثلاث وذکر مثل حدیث ابی عثمان عن ابی ہریرۃ ترجمہ ابورافع
نے وہی مضمون ابوہریرہ سے روایت کیا عن ابی مرۃ مولی ام ہانی عن ابی الدرداء رضی
اللہ عنہ قال اوصانی حبیبی صلی اللہ علیہ وسلم بثلاث لن ادعھن ما عشت
بصیام ثلاثۃ ایام من کل شھر وصلوۃ الضحی وبان لا انام حتی اوتر ترجمہ
ابی مرہ نے ابودرداء سے روایت کی کہ انہوں نے کہا وصیت کی مجھکو میرے پیارے نے تین چیزوں
کی کہ نہ چھوڑوں گا میں انکو جب تک جیوں گا تین روزے ہر مہینہ میں اور نماز چاشت کی اور نہ
سوؤں بغیر وتر پڑھے ہے باب استحباب رکعتی سنۃ الفجر والحث علیھما سنت فجر
کی فضیلت وغیرہ کا بیان عن ابن عمر رضی اللہ عنھما ان حفصۃ ام المؤمنین رضی
اللہ عنھا اخبرتہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا سکت المؤذن من
الاذان لصلوۃ الصبح وبدا الصبح رکع رکعتین خفیفتین قبل ان تقام الصلوۃ
ترجمہ عبداللہ عمر بن خطاب کے صاحبزادے نے کہا کہ خبر دی انکو مسلمانوں کی ماں حفصہ رضی
اللہ عنہا نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت تھی کہ جب موذن صبح کی اذان دیکر چپ ہو
جاتا اور صبح ظاہر ہوجاتی دو رکعتیں ہلکی پڑھتے تکبیر فرض کے پہلے عن نافع بھذا
الاسناد کما قال مالک ترجمہ نافع سے بعینہ روایت مالک کی اسی اسناد سے مروی ہوا یعنی
جو روایت اوپر گزر چکی عن حفصۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا طلع
الفجر لا یصلی الا رکعتین خفیفتین ترجمہ حفصہ رضی اللہ عنہا مسلمانوں کی ماں نے فرمایا
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب فجر طلوع آتی تو نہ پڑھتے مگر دو رکعت ہلکی عن شعبۃ بھذا الاسناد
مثلہ ترجمہ شعبہ سے بھی اسی سند سے یہ مضمون مروی ہوا عن سالم عن ابیہ قال اخبرتنی
حفصۃ رضی اللہ عنھا ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا اضاء لہ الفجر صلی رکعتین
ترجمہ سالم نے اپنے باپ سے انہوں نے حفصہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
جب صبح چمک جاتی دو رکعت ادا کرتے عن عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم یصلی رکعتی الفجر اذا سمع الاذان ویخففھما ترجمہ حضرت عائشہ مسلمانون کی ماں محبوبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رضی اللہ عنہا فرماتی ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعت سنت فجر پڑھا کرتے تھے جب اذان سن چکتے اور ہلکی پڑھتے انکو عن عائشۃ ان نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یصلی رکعتین بین النداء والاقامۃ من صلوۃ الصبح ترجمہ حضرت عائشہ مسلمانون کی ماں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبوبہ فرماتی ہین کہ نبی صلی اللہ علیہ و سلم دو رکعت پڑھتے تھے اذان اور صبح کی تکبیر کے درمیان عن عائشۃ رضی اللہ عنہا کانت تقول کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی رکعتی الفجر فیخفف حتی انی اقول ھل قرأ فیھما بام القرآن ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا فرماتی ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی دو رکعت اسقدر پڑھتے تھے کہ مین کہتی آپ نے ان مین فاتحہ بھی پڑھی کہ نہین عن عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا طلع الفجر صلی رکعتین اقول ھل یقرأ فیھما بفاتحۃ الکتاب ترجمہ حضرت عائشہ ام المومنین رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب فجر ہوتی دو رکعت پڑھتے کہ مین کہتی کہ سورہ فاتحہ بھی آپ نے ان مین پڑھی کہ نہین (یعنے ایسی ہلکی پڑھتے) عن عائشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لم یکن علی شیء من النوافل اشد معاھدۃ منہ علی رکعتین قبل الصبح ترجمہ حضرت عائشہ مسلمانون کی ماں نے اس بات پر راضی ہو فرمایا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کسی نفل کا اتنا خیال نہین رکھتے تھے جتنا دو رکعتون کا قبل صبح کے عن عائشۃ قالت ما رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی شیء من النوافل اسرع منہ الی الرکعتین قبل الفجر ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا نہین دیکھا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی نفل کے لیے جلدی کرتے ہوے جیسا دیکھا دو رکعتون کے لیے قبل فجر کے عن عائشۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال رکعتا الفجر خیر من الدنیا وما فیھا ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا دو رکعتین فجر کی دنیا سے اور جو کچھ اوسمین ہے بہتر ہین عن عائشۃ رضی اللہ عنہا عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال فی شان الرکعتین عند الطلوع الفجر لھما احب الی من الدنیا وما فیھا ترجمہ حضرت عائشہ

مسلم کی ان سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی دو رکعتون کو فرمایا کہ مجھ سے ساری دنیا سے
زیادہ پیاری ہین **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَرَاَ فِیْ رَكْعَتَیِ
الْفَجْرِ قُلْ یٰۤاَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَ وَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ **ترجمہ** ابوہریرہ نے کہا کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی سنتون مین قل یاایہا الکافرون وقل ہو اللہ احد پڑہے ہے **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ
رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ یَقْرَاُ فِیْ رَكْعَتَیِ الْفَجْرِ
فِی الْاُوْلٰی مِنْهُمَا قُوْلُوْۤا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَاۤ اُنْزِلَ اِلَیْنَا الْاٰیَةَ الَّتِیْ فِی الْبَقَرَةِ وَفِی الْاٰخِرَةِ
مِنْهُمَا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَاشْهَدْ بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ **ترجمہ** ابن عباس نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم صبح کی دونون سنتون مین سے پہلی رکعت مین قولوا اٰمنا باللہ سے آخر تک پڑہتے تہے جو
آیتین سورہ بقرہ مین وارد ہوئی ہین اور دوسری مین اٰمنا باللہ سے آخر تک (اور سرا اس آیت
کا یہ ہے قُلْ یٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰی كَلِمَةٍ سَوَآءٍ بَیْنَنَا وَبَیْنَكُمْ الایۃ **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ
عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقْرَاُ فِیْ رَكْعَتَیِ الْفَجْرِ قُوْلُوْۤا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ
وَمَاۤ اُنْزِلَ اِلَیْنَا وَالَّتِیْ فِیْۤ اٰلِ عِمْرٰنَ تَعَالَوْا اِلٰی كَلِمَةٍ سَوَآءٍ بَیْنَنَا وَبَیْنَكُمْ الآیۃ **ترجمہ**
ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا **مسلم** نے کہا روایت کی ہمسے علی بن خشرم نے اون سے عیسی بن یونس نے
اون سے عثمان بن حکیم نے اسی اسناد سے مثل حدیث مروان الفراری کے (یعنے جو اوپر مذکور ہوئی)

بَابُ فَضْلِ السُّنَنِ الرَّاتِبَةِ وَبَیَانِ عَدَدِهِنَّ سنتون کی فضیلت اور اون
کی گنتی کا بیان **عَنْ** عَمْرِو بْنِ اَوْسٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَنْبَسَةُ بْنُ اَبِیْ سُفْیَانَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا
فِیْ مَرَضِهِ الَّذِیْ مَاتَ فِیْهِ بِحَدِیْثٍ یَتَسَارُّ اِلَیْهِ قَالَ سَمِعْتُ اُمَّ حَبِیْبَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا
تَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ صَلّٰی اثْنَتَیْ عَشْرَةَ رَكْعَةً
فِیْ یَوْمٍ وَّلَیْلَةٍ بُنِیَ لَهٗ بِهِنَّ بَیْتٌ فِی الْجَنَّةِ قَالَتْ اُمُّ حَبِیْبَةَ فَمَا تَرَكْتُهُنَّ مُنْذُ
سَمِعْتُهُنَّ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ عَنْبَسَةُ مَا تَرَكْتُهُنَّ مُنْذُ سَمِعْتُهُنَّ
مِنْ اُمِّ حَبِیْبَةَ وَقَالَ عَمْرُو بْنُ اَوْسٍ مَا تَرَكْتُهُنَّ مُنْذُ سَمِعْتُهُنَّ مِنْ عَنْبَسَةَ وَقَالَ
النُّعْمَانُ بْنُ سَالِمٍ مَا تَرَكْتُهُنَّ مُنْذُ سَمِعْتُهُنَّ مِنْ عَمْرِو بْنِ اَوْسٍ **ترجمہ** عمرو بن اوس نے
کہا روایت کی مجھ سے عنبسہ نے اوس بیماری مین جسمین وہ مرے ایسی ایک حدیث جس سے خوشی

ہوتی ہے عنبسہ نے کہا سنا مین نے ام حبیبہ سے کہ فرماتی تہین سنا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تہے جس نے پڑہی بارہ رکعت رات اور دن مین بنایا جائیگا اوسکے لیے ایک گہر جنت مین ام حبیبہ نے کہا جب سے مین نے یہ سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اون رکعتون کو نہین چہوڑا عنبسہ نے کہا جب سے مین نے سنا یہ ام حبیبہ سے ان رکعتون کو نہین چہوڑا عمرو بن اوس نے کہا جب سے میز نے یہ سنا عنبسہ سے مین نے انکو نہین چہوڑا نعمان بن سالم نے کہا جب سے مین نے یہ سنا عمر بن اوس سے اون رکعتون کو نہین چہوڑا **عن** النعمان بن سالم بهذا الاسناد من صلى في يوم ثنتي عشرة سجدة تطوعا بني له بيت في الجنة **ترجمہ** نعمان بن سالم سے اسی سند سے مروی ہے کہ جس نے ہر دن مین بارہ رکعت پڑہی سنت کی اوس کے لیے ایک گہر بنایا جاتا ہے جنت مین **عن** ام حبيبة زوج النبي صلى الله عليه وسلم انها سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ما من عبد مسلم يصلي لله كل يوم ثنتي عشرة ركعة تطوعا غير فريضة الا بنى الله له بيتا في الجنة او الا بني له بيت في الجنة قالت ام حبيبة فما برحت اصليهن بعد وقال عنبسة ما برحت اصليهن بعد وقال عمرو وما برحت اصليهن بعد وقال النعمان مثل ذلك **ترجمہ** ام حبیبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بی مسلمانون کی مان نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ کوئی بندہ مسلمان ایسا نہین کہ اللہ کے واسطے ہر دن مین بارہ رکعتا پڑہی خوشی سے سوا فرض کے مگر بناتا ہے اللہ تعالے اوسکے واسطے ایک گہر جنت مین یا فرمایا بنایا جاتا ہی اوس کے لیے ایک گہر جنت مین ام حبیبہ نے فرمایا مین اوسدن سے ہمیشہ پڑہتی ہون ..... یہ ابو عنبسہ نے کہا مین بہی اوسدن سے ہمیشہ پڑہتا ہون اور عمرو اور نعمان نے بہی ایسا ہی کہا **عن** ام حبيبة رضي الله عنها قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما من عبد مسلم توضأ فاسبغ الوضوء ثم صلى لله كل يوم فذكر بمثله **ترجمہ** ام حبیبہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی بندہ مسلمان ایسا نہین کہ اسنے وضو پورا کیا اور پہر اللہ کے لیے ہر دن مین اور پہر مثل اوپر کی روایت کے بیان کیا **عن** ابن عمر قال صليت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم قبل الظهر سجدتين وبعدها سجدتين وبعد المغرب سجدتين وبعد العشاء سجدتين وبعد الجمعة سجدتين فاما المغرب والعشاء والجمعة

باب فضل عمل الصلوة بعد ما

فَصَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِهِ ترجمہ عبداللہ بن عمرو نے کہا کہ پڑھیں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ظہر کے قبل دو رکعتین اور ظہر کے بعد دو رکعتین اور مغرب کے بعد دو رکعتین اور عشا کے بعد دو رکعتین اور جمعہ کے بعد دو رکعتین مگر مغرب اور عشا اور جمعہ کے دو رکعتین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپ کے گھر میں پڑھیں ف اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ سنتوں کا گھر میں پڑھنا افضل ہے اور امام مالک اور ثوری نے کہا ہے دن کے نفل مسجد میں اور رات کے گھر میں افضل ہیں مگر ایک جماعت سلف کے کہا ہے کہ سب نفل گھر ہی میں افضل ہیں اور ان روایتوں سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سنت صبح اور جمعہ گھر میں پڑھتے تھے اور حدیث میں وارد ہوا ہے کہ آپ نے فرمایا گھر میں نماز افضل ہے سوا فرض کے اور یہ ارشاد آپ کا عام ہے پس سنت یہی ہے کہ سنت گھر میں پڑھے اور ہمیشہ مساجد میں پڑھنا بدعت سے خالی نہیں علی الخصوص فرض ہوتے ہوئے سنتوں میں مشغول رہنا کراہت سے خالی نہیں مگر اکثر لوگ اس سے غافل ہیں۔

باب جَوَازِ النَّافِلَةِ قَائِمًا وَقَاعِدًا وَفِعْلِ بَعْضِ الرَّكْعَةِ قَائِمًا وَبَعْضِهَا قَاعِدًا نفل کھڑے بیٹھے اور ایک رکعت میں کچھ کھڑے کچھ بیٹھے جائز ہونے کے بیان میں

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنْ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ تَطَوُّعِهِ فَقَالَتْ كَانَ يُصَلِّي فِي بَيْتِي قَبْلَ الظُّهْرِ أَرْبَعًا ثُمَّ يَخْرُجُ فَيُصَلِّي بِالنَّاسِ ثُمَّ يَدْخُلُ فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ وَكَانَ يُصَلِّي بِالنَّاسِ الْمَغْرِبَ ثُمَّ يَدْخُلُ فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ وَيُصَلِّي بِالنَّاسِ الْعِشَاءَ وَيَدْخُلُ بَيْتِي فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ وَكَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ تِسْعَ رَكَعَاتٍ فِيهِنَّ الْوِتْرُ وَكَانَ يُصَلِّي لَيْلًا طَوِيلًا قَائِمًا وَلَيْلًا طَوِيلًا قَاعِدًا وَكَانَ إِذَا قَرَأَ وَهُوَ قَائِمٌ رَكَعَ وَسَجَدَ وَهُوَ قَائِمٌ وَإِذَا قَرَأَ قَاعِدًا رَكَعَ وَسَجَدَ وَهُوَ قَاعِدٌ فَكَانَ إِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ ترجمہ عبداللہ بن شقیق نے کہا میں نے پوچھا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نفل نماز کا حال تو انہوں نے فرمایا نماز پڑھتے تھے آپ میرے گھر میں قبل ظہر کے چار رکعت پھر نکلتے اور لوگوں کے ساتھ فرض نماز پڑھتے پھر گھر میں آکر دو رکعت اور عشا لوگوں کے ساتھ پڑھکر گھر میں آتے اور دو رکعت پڑھتے اور رات کو نو رکعت پڑھتے کہ اسی میں وتر ہوتا اور بڑی رات تک کھڑے پڑھتے اور بڑی رات تک بیٹھے ہوئے کھڑے ہو کر قرأت کرتے تو رکوع اور سجدہ بھی کھڑے ہو کر کرتے اور جب قرأت بیٹھ کر پڑھتے

باب النفل قائما وقاعدا وبعض الركعة

نسيفا

فاذا

ف یہ حدیث اور اگلی حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ سنتوں کا گھر میں پڑھنا افضل ہے

میں اور دو رکعت پڑھتے

تو سجدہ اور رکوع سے بھی بیٹھے ہوئے کرتے اور جب فجر نکلتی تو دو رکعت پڑھتے **عن** عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی لیلا طویلا فاذا صلی قائما رکع قائما واذا صلی قاعدا رکع قاعدا **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بڑی بڑی رات تک نماز پڑھتے پھر جب کھڑے ہو کر پڑھتے تو رکوع بھی کھڑے کھڑے کرتے اور جب بیٹھ کر پڑھتے تو رکوع بھی بیٹھ کر کرتے **عن** عبداللہ بن شقیق قال کنت شاکیا بفارس فکنت اصلی قاعدا فسالت عن ذلک عائشۃ رضی اللہ تعالےٰ عنہا فقالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی لیلا طویلا قائما فذکر الحدیث **ترجمہ** عبداللہ بن شقیق نے کہا میں فارس میں بیمار رہا تھا اور بیٹھ کر نماز پڑھا کرتا تھا (پھر جب مدینہ میں آیا) حضرت عائشہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے پوچھا آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بڑی رات تک نماز بیٹھ کر پڑھتے اور آخر تک حدیث ذکر کی (یعنے جو اوپر مذکور ہوئی)۔

عن عبداللہ بن شقیق العقیلی قال سالت عائشۃ رضی اللہ عنہا عن صلوۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باللیل فقالت کان یصلی لیلا طویلا قائما ولیلا طویلا قاعدا فکان اذا قرا قائما رکع قائما واذا قرا قاعدا رکع قاعدا **ترجمہ** اسکا وہی ہے جو اوپر گذرا۔

عن عبداللہ بن شقیق العقیلی قال سالت عائشۃ رضی اللہ عنہا عن صلوۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یکثر الصلوۃ قائما وقاعدا فاذا افتتح الصلوۃ قائما رکع قائما واذا افتتح الصلوۃ قاعدا رکع قاعدا **ترجمہ** عبداللہ نے کہا ہم نے پوچھا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نماز کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تو انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر کھڑے ہی نماز پڑھتے تھے اور اکثر بیٹھے بھی پھر جب شروع کرتے کھڑے کھڑے تو رکوع بھی کرتے کھڑے ہوئے اور جب شروع کرتے بیٹھے ہوئے تو رکوع بھی کرتے بیٹھے ہوئے **عن** عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت ما رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقرا فی شیء من صلوۃ اللیل جالسا حتی اذا کبر قرا جالسا حتی

حَتّٰی اِذَا بَقِیَ عَلَیْہِ مِنَ السُّوْرَۃِ تَلَاثُوْنَ اَوْ اَرْبَعُوْنَ اٰیَۃً قَامَ فَقَرَأَھُنَّ ثُمَّ رَکَعَ ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا نہین دیکھا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ قرارت کرتے ہون نماز مین بیٹھکر پھر جب بوڑھے ہوگئے بیٹھے بیٹھے قرارت کرتے یہانتک کہ جب رہ جاتی سورہ مین سے تیس یا چالیس آیتین کھڑے ہوکر پڑہتے پھر رکوع کرتے **فائدہ** اس سے ثابت ہوا کہ ایک ہی رکعت مین کچھ بیٹھہ کر پڑہتے کچھ کھڑے ہوکر **عَنْ** عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یُصَلِّیْ جَالِسًا فَیَقْرَأُ وَھُوَ جَالِسٌ فَاِذَا بَقِیَ مِنْ قِرَاءَتِہٖ قَدْرُ مَا یَکُوْنُ ثَلَاثِیْنَ اَوْ اَرْبَعِیْنَ اٰیَۃً قَامَ فَقَرَأَ وَھُوَ قَائِمٌ ثُمَّ رَکَعَ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ یَفْعَلُ فِی الرَّکْعَۃِ الثَّانِیَۃِ مِثْلَ ذٰلِکَ ترجمہ حضرت عائشہ مسلمانون کی مان رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑہتے بیٹھہ ہوئے اور قرارت کرتے بیٹھے بیٹھے پھر جب رہ جاتین تیس یا چالیس آیتین کھڑے ہوکر قرارت کرتے پھر رکوع کرتے اور سجدہ پھر دوسری رکعت مین بھی ایسا ہی کرتے **ف** دونون روایتون سے ایک رکعت مین کچھ کھڑا رہنا کچھ بیٹھنا ثابت ہوا اور یہ جائز ہے امام شافعی اور امام مالک اور ابو حنیفہ کے نزدیک اور عامہ علما کے آگے کہ برابر ہے پہلے کھڑا ہو پھر بیٹھہ جائے یا پہلے بیٹھا ہو پھر کھڑا ہو جائے اور بعض سلف نے اسکو منع کیا ہے مگر منع کرنا انکا غلط ہے اور قاضی نے ابو یوسف اور امام محمد شاگردان ابو حنیفہ سے اور اور دوسرے فقہا سے نقل کیا ہے کہ پہلے کھڑے ہوکر پھر بیٹھہ جانا مکروہ ہے اور اگر نیت کی کھڑے ہوکر تو پھر بیٹھہ گیا تو شافعیہ کے اور جمہور کے نزدیک جائز ہے اور ابن قاسم مالکی بھی اسے جائز کہتے ہین اور شہب منع کرتے ہین **مترجم** کہتا ہے بیٹھکر اوٹھنا اور اوٹھکر بیٹھنا دونون احادیث صحیحہ مین وارد ہوا ہے پھر منع کرنا کسی ایک کا سراسر خلاف ہے اور قابل التفات نہین اسلیے کہ شرع وہی ہے جو نبی سے ثابت ہو نہ رای اور قیاس کسیکا علی الخصوص جب مخالف نبی ہو اگرچہ سارا جہان اسکا قائل کیون نہ ہو **عَنْ** عَائِشَۃَ قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقْرَأُ وَھُوَ قَاعِدٌ فَاِذَا اَرَادَ اَنْ یَّرْکَعَ قَامَ قَدْرَ مَا یَقْرَأُ اِنْسَانٌ اَرْبَعِیْنَ اٰیَۃً ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے قرارت کرتے پھر جب ارادہ کرتے رکوع کا کھڑے ہوتے اتنی دیر کہ آدمی اوس مین چالیس

ف بیان حکم مخالفت قیاس باحدیث

لانسان

آتیین پڑھے (یعنے پھر رکوع کرتے) عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ كَيْفَ كَانَ يَصْنَعُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ قَالَتْ كَانَ يَقْرَأُ فِيهِمَا فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ قَامَ فَرَكَعَ "ترجمہ علقمہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دو رکعت (سنت) سے سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ بیٹھ کر پڑھتے پھر جب ارادہ ہوتا کہ رکوع کریں کھڑے ہو جاتے پھر رکوع کرتے عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا هَلْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي وَهُوَ قَاعِدٌ قَالَتْ نَعَمْ بَعْدَ مَا حَطَمَهُ النَّاسُ "ترجمہ عبداللہ بن شقیق نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کبھی بیٹھکر نماز پڑھتے تھے انہوں نے فرمایا کہ ہاں جب لوگوں نے آپ کو بوڑھا کر دیا (یعنی اوسکے نکموں نے) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ فَذَكَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ "ترجمہ مثل اوپر کی روایت کرتے ہے عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَمُتْ حَتَّى كَانَ كَثِيرًا مِنْ صَلَاتِهِ وَهُوَ جَالِسٌ "ترجمہ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال نہیں ہوا جب تک اکثر آپ بیٹھکر نماز پڑھنے لگے عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا بَدَّنَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَقُلَ كَانَ أَكْثَرُ صَلَاتِهِ جَالِسًا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فربہ ہو گئے اور بھاری ہو گئے تو اکثر بیٹھکر نماز پڑھتے عَنْ حَفْصَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى فِي سُبْحَتِهِ قَاعِدًا حَتَّى كَانَ قَبْلَ وَفَاتِهِ بِعَامٍ فَكَانَ يُصَلِّي فِي سُبْحَتِهِ قَاعِدًا وَكَانَ يَقْرَأُ بِالسُّورَةِ فَيُرَتِّلُهَا حَتَّى تَكُونَ أَطْوَلَ مِنْ أَطْوَلَ مِنْهَا "ترجمہ حضرت حفصہ نے فرمایا کہ میں نے نہیں دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیٹھکر نفل پڑھا ہو یہانتک کہ جب آپ کی وفات سے ایک سال باقی رہا تو آپ بیٹھکر نفل پڑھنے لگے اور سورت کو پڑھتے اور یہان تک ٹھہر ٹھہر کر پڑھتے کہ وہ لمبی سے لمبی ہو جاتی مسلم نے کہا روایت کی ہم سے ابوالطاہر اور حرملہ نے ان دونوں سے ابن وہب نے اون سے یونس نے اور کہا روایت کی ہم سے اسحٰق نے اور عبد بن حمید نے دونوں سے عبدالرزاق نے اون سے معمر نے اون سے زہری نے اسی سند سے مثل اس کی مگر ان دونوں نے کہا کہ جب آپ کی وفات

باب ۱۰ منہ

باب ۱۱ منہ

مین ایک یا دو سال رہ گئی **عن** جابر بن سمرۃ رضی اللہ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لم یمت حتی صلی قاعدا **ترجمہ** جابر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا انتقال نہین ہوا جبتک آپ بیٹھکر نماز نہ پڑہ لی **عن** عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ قال حدثت ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال صلوۃ الرجل قاعدا نصف الصلوۃ قال فاتیتہ فوجدتہ یصلی جالسا فوضعت یدی علی راسہ فقال مالک یا عبد اللہ بن عمرو قلت حدثت یا رسول اللہ انک قلت صلوۃ الرجل قاعدا علی نصف الصلوۃ وانت تصلی قاعدا قال اجل ولکنی لست کاحد منکم **ترجمہ** عبد اللہ بن عمرو نے کہا مجھسے کسی نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بیٹھے ہوئے نماز آدہی نماز کے برابر ہی تو مین آپ کے پاس آیا اور آپ کو پایا کہ آپ بیٹھے نماز پڑہ رہے ہین اور مین نے آپ کی سر پہ ہاتھہ رکھا آپ نے فرمایا کیا ہی اے عبد اللہ مین نے کہا کہ مجھے پہونچی ہے کہ آپ فرماتے ہین اے رسول اللہ کے کہ بیٹھکر نماز پڑہنا آدہی نماز کے برابر ہے اور آپ بیٹھکر نماز پڑہتے ہین آپ نے فرمایا کہ ہان سچ ہے مگر مین تم لوگون کے برابر نہین ہون **فائدہ** یعنے آپکو بیٹھکر نماز کے ادا کرنے مین بہی ویسا ہی ثواب ہی جیسے کہڑے ہوکر نفل ادا کرنے مین اور یہ آپ کے خصائص مین ہے یا کوئی عذر کے سبب سے اگر آپ بیٹھے تو معذور کو پورا ثواب ہی مگر یہ قول آپ کا خصائص پر زیادہ دال ہے واللہ اعلم بالصواب **باب** صلوۃ اللیل وعدد رکعات النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی اللیل وان الوتر رکعۃ نماز شب اور وتر کے ایک رکعت ہونیکا بیان **عن** عائشۃ رضی اللہ عنہا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یصلی باللیل احدی عشرۃ رکعۃ یوتر منہا بواحدۃ فاذا فرغ منہا اضطجع علی شقہ الایمن حتی یاتیہ المؤذن فیصلی رکعتین خفیفتین **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ رات کو گیارہ رکعت پڑہتے اور ایک رکعت اسمین سے وتر کی ہوتی تہی پہر جب پڑہ چکتے داہنے کروٹ لیٹ جاتے یہانتک کہ مؤذن آتا تب دو رکعت ہلکی پڑہتے **عن** عائشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی فیما بین ان یفرغ من صلوۃ العشاء وہی التی یدعو الناس العتمۃ الی الفجر احدی عشرۃ رکعۃ یسلم بین

كُلَّ رَكْعَتَيْنِ وَيُوتِرُ بِوَاحِدَةٍ فَإِذَا سَكَتَ الْمُؤَذِّنُ مِنْ صَلٰوةِ الْعِشَاءِ وَتَبَيَّنَ لَهُ الْفَجْرُ وَجَاءَهُ الْمُؤَذِّنُ قَامَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ ثُمَّ اضْطَجَعَ عَلٰى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ حَتّٰى يَأْتِيَهُ الْمُؤَذِّنُ لِلْإِقَامَةِ

ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشا کی نماز سے فجر تک گیارہ رکعت پڑھتے سلام پھیرنے ہر دو رکعت کے بعد اور ایک رکعت وتر پڑھتے پھر جب مؤذن فجر کی اذان دے چکتا اور ظاہر ہو جاتی اون پر صبح اور مؤذن آتا کھڑے ہو کر دو رکعت ہلکی ادا کرتے پھر دہنی کروٹ لیٹ جاتے یہانتک کہ مؤذن تکبیر کہنے کو آتا **عن** ابن شہاب بہذا الاسناد وساق حرملۃ الحدیث بمثلہ غیر انہ لم یذکر کل وتبین لہ الفجر وجاءہ المؤذن ولم یذکر الاقامۃ وسائر الحدیث بمثل حدیث عمرو سواء

ترجمہ ابن شہاب زہری نے اسی اسناد سے روایت کی اور حرملہ نے حدیث روایت کی مثل حدیث اوپر کی اور اسمیں صبح کے ظاہر ہو جانے کا ذکر نہیں کیا اور نہ مؤذن کے آنیکا نہ تکبیر کا اور ساری حدیث عمرو کی روایت کے مطابق بیان کی **عن** عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی من اللیل ثلاث عشرۃ رکعۃ یوتر من ذلک بخمس لا یجلس فی شیء الا فی آخرہا

ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو تیرہ رکعت پڑھتے پانچ اون میں سے وتر ہوتیں کہ نہ بیٹھتے مگر اون کے آخر میں **ف** وتر ایک رکعت سے لگا کے گیارہ اور تیرہ رکعتوں تک مسنون اور جائز ہے مگر افضل یہی ہے کہ ہر دو رکعت پر سلام دیتا جائے اور حالانکہ سب رکعتوں کے اخیر میں ایک سلام دینا بھی روا ہے مگر مشہور وہی ہے دو دو رکعت پر سلام کہا مسلم نے روایت کی ہم سے ابو بکر نے اون سے عبدہ نے اور روایت کی ہم سے ابو کریب نے دونوں نے کہا روایت کی ہمسے وکیع نے اور ابو اسامہ نے سب نے روایت کی ہشام سے اسی اسناد سے **عن** عائشۃ رضی اللہ تعالٰی عنہما ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یصلی ثلث عشرۃ رکعۃ ربما صلی رکعتی الفجر

ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تیرہ رکعت پڑھتے تھے مع دو رکعت سنت فجر کے **عن** ابی سلمۃ بن عبد الرحمٰن انہ سأل عائشۃ رضی اللہ عنہا کیف کانت صلوۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی رمضان قالت ما کان یزید فی رمضان ولا فی غیرہ علی احدی

عَشْرَةَ رَكْعَةً يُصَلِّي أَرْبَعًا فَلَا تَسْأَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُولِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّي أَرْبَعًا فَلَا تَسْأَلْ
عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُولِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّي ثَلَاثًا فَقَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ
أَتَنَامُ قَبْلَ أَنْ تُوتِرَ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ إِنَّ عَيْنَيَّ تَنَامَانِ وَلَا يَنَامُ قَلْبِي **ترجمہ** ابی سلمہ نے حضرت
عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رمضان کی نماز کو تو انہوں نے فرمایا کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گیارہ رکعت سے زیادہ نہ پڑھتے خواہ رمضان ہو یا غیر رمضان چار رکعت
ایسی پڑھتے کہ انکا حسن اور طول کچھ نہ پوچھ پھر چار ایسی ایسی پڑھتے کہ انکا بھی حسن اور طول کچھ نہ پوچھ پھر تین
رکعت پڑھتے تو میں (بعد وتر کی) پھر کہا حضرت عائشہ نے یا رسول اللہ آپ سو جاتے ہیں قبل تر کے پھر آپ نے فرمایا اے عائشہ میری آنکھیں سوتی
ہیں اور دل نہیں سوتا **ف** اس حدیث سے استدلال کیا ہے شافعیہ نے اسپر کہ لمبا کرنا قرارت کا
افضل ہے بہ نسبت رکوع اور سجود کرنے سے اور یہ خصائص انبیاء سے ہے کہ سونے سے وضو نہ جاوے اور
بعضوں نے اعتراض کیا ہے کہ وادی میں آپ سو گئے تھے اور نماز قضا ہو گئی تھی پھر یہ کیونکر ہو سکتا
ہے اور جواب اس کا یوں دیا ہے کہ طلوع ہونا آفتاب کا آنکھوں سے متعلق ہے بخلاف حدیث
کے کہ وہ قلب سے متعلق ہے **عَنْ** أَبِي سَلَمَةَ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنْ صَلٰوةِ
رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ كَانَ يُصَلِّي ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً يُصَلِّي ثَمَانَ
رَكَعَاتٍ ثُمَّ يُوتِرُ ثُمَّ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ قَامَ فَرَكَعَ
ثُمَّ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ بَيْنَ النِّدَاءِ وَالْإِقَامَةِ مِنْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ **ترجمہ** ابی سلمہ نے پوچھا حضرت
عائشہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کو تو انہوں نے فرمایا کہ تیرہ رکعت پڑھتے
آٹھ رکعت کے بعد وتر پڑھتے پھر دو رکعت پڑھتے بیٹھکر اور جب ارادہ کرتے رکوع کا کھڑے ہوتے
اور رکوع کرتے دو رکعت پڑھتے صبح کی اذان اور تکبیر کے بیچ میں **ف** اس حدیث
کے ظاہر سے تمسک کیا ہے اوزاعی اور احمد نے جیسا کہ قاضی نے ان دونوں سے نقل کیا ہے کہ انہوں
نے بعد وتر کے دو رکعت بیٹھکر پڑھنے کو مباح کہا ہے اور امام احمد سے یہ بھی مروی ہے کہ میں اسکو
نہ پڑھتا ہوں نہ منع کرتا ہوں اور امام مالک نے اسکا انکار کیا ہے اور صواب یہ ہے کہ یہ دو رکعتیں
آپ نے پڑھی ہیں بعد وتر کے بیٹھکر تا معلوم ہو جاوے کہ بعد وتر کے جائز ہے مگر اسپر آپ نے
ہمیشگی نہیں کی کبھی کیا اور کبھی نہ کیا اور کوئی شخص کان کے لفظ سے دوام نہ خیال کرے اس لیے

کہ یہہ لفظ صرف ایک فعل کے وقوع پر دلالت کرتا ہے کہ زمانہ ماضی مین واقع ہوا چنانچہ دوسری روایت
مین حضرت عائشہ فرماتی ہین کُنْتُ اُطَیِّبُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِحِلِّہٖ قَبْلَ
اَنْ یَّطُوْفَ یعنی مین خوشبو لگاتی تہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے احرام کھولنے کے وقت قبل
طواف افاضہ کے حالانکہ ظاہر ہے کہ حضرت عائشہ کی صحبت کے بعد حضرت نے ایک ہی بار حج کیا یعنے
حجۃ الوداع اور بہت روایتون مین وارد ہوا ہے کہ آخر نماز آپ کی رات مین وتر ہوتا پس ثابت ہوا
کہ یہہ دو رکعات کبھی پڑہی ہمیشہ نہین **عَنْ** اَبِیْ سَلَمَۃَ اَنَّہٗ سَاَلَ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا
عَنْ صَلٰوۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِہٖ غَیْرَ اَنَّہٗ فِیْ حَدِیْثِہِمَا یُسَلِّمُ رَکْعَاتٍ
فَاَمَّا یُوْتِرُ مِنْہُنَّ ترجمہ ابوسلمہ نے مثل روایت اوپر کی بیان کیا مگر اسمین اتنا ہے کہ نو
رکعت پڑہے کہ وتر اسی مین تہا **عَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اَبِیْ لُبَیْدٍ اَنَّہٗ سَمِعَ اَبَا سَلَمَۃَ قَالَ
اَتَیْتُ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا فَقُلْتُ اَیْ اُمَّہْ اَخْبِرِیْنِیْ عَنْ صَلٰوۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ کَانَتْ صَلٰوتُہٗ فِیْ شَہْرِ رَمَضَانَ وَغَیْرِہٖ ثَلَاثَ عَشْرَۃَ رَکْعَۃً
یُصَلِّیْ بِاللَّیْلِ مِنْہَا رَکْعَتَا الْفَجْرِ ترجمہ عبداللہ بن ابی لبید نے سنا ابوسلمہ سے کہ وہ گئے حضرت ام
المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت مین اور عرض کی کہ اے میری ماں خبر دیجیے مجہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز سے اور فرمایا انہون نے کہ نماز رمضان وغیرہ مین تیرہ رکعت تہی
رات کو اوسی مین دو رکعتین صبح کی سنت بہی تہی **عَنِ** الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ سَمِعْتُ
عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا تَقُوْلُ کَانَتْ صَلٰوۃُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّیْلِ
عَشْرَ رَکَعَاتٍ وَّیُوْتِرُ بِسَجْدَۃٍ وَّیَرْکَعُ رَکْعَتَیِ الْفَجْرِ فَتِلْکَ ثَلَاثَ عَشْرَۃَ رَکْعَۃً
ترجمہ قاسم بن محمد نے کہا سنا مین نے حضرت عائشہ مسلمانون کی ماں سے کہ فرماتی تہین کہ نماز رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کو دس رکعت تہی اور ایک رکعت کا وتر اور دو رکعتین فجر کی سنت
یہ سب تیرہ رکعتین ہوئین **عَنْ** اَبِیْ اِسْحَاقَ قَالَ سَاَلْتُ الْاَسْوَدَ بْنَ یَزِیْدَ عَمَّا حَدَّثَتْہُ
عَائِشَۃُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا عَنْ صَلٰوۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَتْ کَانَ یَنَامُ اَوَّلَ
اللَّیْلِ وَیُحْیِیْ اٰخِرَہٗ ثُمَّ اِنْ کَانَتْ لَہٗ حَاجَۃٌ اِلٰی اَہْلِہٖ قَضٰی حَاجَتَہٗ ثُمَّ یَنَامُ فَاِذَا
کَانَ عِنْدَ النِّدَاءِ الْاَوَّلِ قَامَ فَاَفَاضَ عَلَیْہِ الْمَاءَ وَاللّٰہِ مَا قَالَتْ فَاَمَّ فَاَفَاضَ عَلَیْہِ الْمَاءَ وَاللّٰہِ

فتعریف باب منہ

باب منہ

ترجمہ باب

باب منہ

وَاللّٰہِ مَا قَالَتْ اغْتَسَلَ وَاَنَا اَعْلَمُ مَا تُرِیْدُ وَاِنْ لَّمْ یَکُنْ جُنُبًا تَوَضَّاَ وُضُوْءَ الرَّجُلِ لِلصَّلٰوۃِ ثُمَّ صَلَّی الرَّکْعَتَیْنِ ترجمہ ابی اسحاق نے کہا پوچھا میں نے اسود بن یزید سے ان حدیثوں کو جو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اُنہوں نے سنی ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے مقدمہ میں تو انہوں نے کہا کہ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ آپ سو رہتے اول رات میں اور جاگتے آخر رات میں پھر اگر آپ کو حاجت ہوتی اپنی بی بیوں سے تو حاجت روا کرتے پھر سو رہتے پھر جب پہلی اذان ہوتی (یعنے صبح کے وقت کی اذان) تو جھٹ اور چھل پڑتے اور قسم ہے اللہ کی کہ انہوں نے یہ نہیں کہا کہ کھڑے ہوتے پھر نہاتے اپنے اوپر پانی اور قسم ہے اللہ کی یہ نہیں کہا کہ نہاتے (یعنے جو لفظ انہوں نے فرمایا وہی مجھے یاد ہے) اور میں خوب جانتا ہوں جو آپ کی مراد ہے (یہ اسلیے کہا کہ شرم کی بات ہے) اور اگر جنب نہ ہوتے تو وضو کرتے جیسے لوگ نماز کے لیے وضو کرتے ہیں پھر دو رکعت پڑھتے (یعنے سنت صبح) عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ مِنَ اللَّیْلِ حَتّٰی یَکُوْنَ اٰخِرُ صَلٰوتِہِ الْوِتْرُ ترجمہ ابی اسحاق اسود سے راوی ہیں وہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو نماز پڑھتے یہانتک کہ آخر میں وتر ہوتا ف اس سے معلوم ہوا کہ وتر کے بعد دو رکعت بیٹھ کر ہمیشہ نہیں پڑھتے تھے جیسا ہم اوپر ذکر کر آئے ہیں عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا عَنْ عَمَلِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ کَانَ یُحِبُّ الدَّائِمَ قَالَ قُلْتُ اَیَّ حِیْنٍ کَانَ یُصَلِّیْ فَقَالَتْ کَانَ اِذَا سَمِعَ الصَّارِخَ قَامَ فَصَلّٰی ترجمہ مسروق نے کہا میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل کو آپ نے فرمایا کہ دوست رکھتے تھے وہ ہمیشہ کے عمل کو پھر میں نے کہا کب نماز پڑھتے تھے کہا جب سنتے مرغ کی آواز کھڑے ہو کر نماز پڑھتے ف مرغ اکثر آدھی رات کے بعد بولنا شروع کرتے ہیں عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا قَالَتْ کَانَ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ السَّمْتُ الْاَعْلٰی فِیْ بَیْتِہٖ اَوْ عِنْدَ وَلَا اَنَّہٗ ترجمہ حضرت عائشہ ام المومنین نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ اپنے گھر میں یا فرمایا اپنے پاس سوتے پایا یعنے بعد تہجد سو جاتے عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا قَالَتْ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰی رَکْعَتَیِ الْفَجْرِ

باب من نام عند السحر

باب من نام اول اللیل واحیا آخرہ

فَإِنْ كُنْتُ مُسْتَيْقِظَةً حَدَّثَنِي وَإِلَّا اضْطَجَعَ ترجمہ حضرت عائشہ ام المومنین سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب سنت فجر کی پڑھ چکتے تو مجھ اگر جاگتی ہوتی مجھ سے باتیں کرتے نہیں تو سو جاتے **عَنْ** أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ ترجمہ ابی سلمہ نے بھی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہی روایت کی

باب صلوٰۃ اللیل وترہ

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ فَإِذَا أَوْتَرَ قَالَ قُومِي فَأَوْتِرِي يَا عَائِشَةُ ترجمہ حضرت عائشہ مسلمانوں کی ماں رضی اللہ عنہا فرماتی تہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز تہجد پڑھ لیتے اور وتر بہی پڑھ چکتے تو مجھ سو فرماتے اٹھو وتر پڑھ لو اے عائشہ **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي صَلٰوتَهُ بِاللَّيْلِ وَهِيَ مُعْتَرِضَةٌ بَيْنَ يَدَيْهِ فَإِذَا بَقِيَ الْوِتْرُ أَيْقَظَهَا فَأَوْتَرَتْ ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی تہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑہتے اور وہ سامنے آڑی لیٹی رہتین پہر جب وتر رہجاتے حضرت انکو جگا دیتے وہ وتر پڑہ لیتین **ف** ان روایتون سے معلوم ہوا کہ وتر آخر شب مین پڑہنا مستحب ہے خواہ آدمی تہجد پڑہے یا نہ پڑہے مگر یقین رکہتا ہو کہ مین آخر شب مین ضرور اٹہونگا

باب نقض الوتر

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ مِنْ كُلِّ اللَّيْلِ قَدْ أَوْتَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْتَهَى وِتْرُهُ إِلَى السَّحَرِ ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ وتر ساری رات مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پڑہا کرتے یہانتک کہ آخر مین پہونچ گیا سحر کے وقت پر **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ مِنْ كُلِّ اللَّيْلِ أَوْتَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَوَّلِ اللَّيْلِ وَأَوْسَطِهِ وَآخِرِهِ فَانْتَهَى وِتْرُهُ إِلَى السَّحَرِ ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اول شب مین اور بیچ مین اور آخر مین سب وقت وتر ادا کیے مین یہانتک کہ پہنچے حصہ آخر کے رات مین بہی **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ كُلَّ اللَّيْلِ قَدْ أَوْتَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْتَهَى وِتْرُهُ إِلَى آخِرِ اللَّيْلِ ترجمہ اسکا جواب گذرا **عَنْ** قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ أَنَّ سَعْدَ بْنَ هِشَامِ بْنِ عَامِرٍ أَرَادَ أَنْ يَغْزُوَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَقَدِمَ الْمَدِينَةَ فَأَرَادَ أَنْ يَبِيعَ عَقَارًا لَهُ بِهَا فَيَجْعَلَهُ فِي السِّلَاحِ وَالْكُرَاعِ وَيُجَاهِدَ الرُّومَ حَتَّى يَمُوتَ فَلَمَّا قَدِمَ الْمَدِينَةَ لَقِيَ أُنَاسًا مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ فَنَهَوْهُ عَنْ ذٰلِكَ وَأَخْبَرُوهُ أَنَّ رَهْطًا

باب صلوٰۃ اللیل مثنیٰ مثنیٰ وترہ

أسوة حسنة

سنة أراد ذلك في حياة نبي الله صلى الله عليه وسلم فنهاهم نبي الله صلعم وقال ليس لكم في أسوة فكلما
حدثوه بذلك راجع امرأته وقد كان طلقها واشهد على رجعتها فأتى ابن عباس
رضي الله عنهما فسأله عن وتر رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال ابن عباس الا
أدلك على أعلم أهل الارض بوتر رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من قال عائشة

يسأله

رضي الله عنها فأتيها فاستنها ثم أتاني فأخبرني بردها عليك فانطلقت إليها فأتيت
على حكيم بن أفلح فاستلحقته إليها فقال ما أنا بقاربها لأني نهيتها أن تقول في

قال فأتيها

هاتين الشيعتين شيئا فأبت فيهما إلا مضيا قال فأقسمت عليه فجاء فانطلقنا إلى
عائشة رضي الله عنها فاستأذنا عليها فأذنت لنا فدخلنا عليها فقالت أحكيم فعرفته
فقال نعم فقالت من معك قال سعد بن هشام قالت من هشام قال ابن عامر

فترحمت عليه وقالت خيرا قال قتادة وكان أصيب يوم أحد فقلت يا أم المؤمنين

أنبئيني عن خلق رسول الله صلى الله عليه وسلم قالت ألست تقرأ القرآن قلت
بلى قالت فإن خلق نبي الله صلى الله عليه وسلم كان القرآن قال فهممت أن أقوم
ولا أسأل أحدا عن شيء حتى أموت ثم بدا لي فقلت أنبئيني عن قيام رسول الله
صلى الله عليه وسلم فقالت ألست تقرأ يا أيها المزمل قلت بلى قالت فإن الله
عز وجل افترض قيام الليل في أول هذه السورة فقام نبي الله صلى الله عليه و
سلم وأصحابه حولا وأمسك الله تعالى خاتمتها اثني عشر شهرا في السماء حتى أنزل الله
عز وجل في آخر هذه السورة التخفيف فصار قيام الليل تطوعا بعد فريضة قال
قلت يا أم المؤمنين أنبئيني عن وتر رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالت كنا نعد
له سواكه وطهوره فيبعثه الله عز وجل ما شاء أن يبعثه من الليل فيتسوك ويتوضأ
ويصلي تسع ركعات لا يجلس فيها إلا في الثامنة فيذكر الله ويحمده ويدعوه ثم
ينهض ولا يسلم ثم يقوم فيصلي التاسعة ثم يقعد فيذكر الله ويحمده ويدعوه ثم يسلم تسليما يسمعنا ثم يصلي ركعتين بعد
ما يسلم وهو قاعد فتلك إحدى عشرة ركعة يا بني فلما أسن نبي الله صلى الله عليه وسلم وأخذ اللحم
وتقاعس وصنع في الركعتين مثل صنيعه الأول فتلك تسع يا بني وكان نبي الله صلى الله عليه وسلم

إِذَا صَلَّى صَلٰوةً أَحَبَّ أَنْ يَّدُوْمَ عَلَيْهَا وَكَانَ إِذَا غَلَبَهٗ نَوْمٌ أَوْ وَجَعٌ عَنْ قِيَامِ اللَّيْلِ صَلّٰى مِنَ النَّهَارِ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً وَلَا أَعْلَمُ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ الْقُرْاٰنَ كُلَّهٗ فِيْ لَيْلَةٍ وَّلَا صَلّٰى لَيْلَةً إِلَى الصُّبْحِ وَلَا صَامَ شَهْرًا كَامِلًا غَيْرَ رَمَضَانَ قَالَ فَانْطَلَقْتُ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَحَدَّثْتُهٗ بِحَدِيْثِهَا فَقَالَ صَدَقَتْ لَوْ كُنْتُ أَقْرَبُهَا أَوْ أَدْخُلُ عَلَيْهَا لَأَتَيْتُهَا حَتّٰى تُشَافِهَنِيْ بِهٖ قَالَ قُلْتُ لَوْ عَلِمْتُ أَنَّكَ لَا تَدْخُلُ عَلَيْهَا مَا حَدَّثْتُكَ حَدِيْثَهَا ترجمہ قتادہ سے مروی ہے کہ زرارہ بن سعد بن ہشام بن عامر نے چاہا کہ اللہ کی راہ مین جہاد کرے اور مدینہ کو آئے اور چاہا کہ اپنے باغ و زمین وغیرہ بیچ ڈالین اور اوس سے ہتیار اور گھوڑے خریدین اور انصاری سے لڑنے مرنے کے وقت تک پھر جب مدینہ مین آئے اور مدینہ والون سے ملے انہون نے انکو منع کیا (یعنی بالکل کاروبار دنیا اور ضروریات بشری چھوڑ کر ایسا نکرنا چاہیے) اور خبر دی کہ چند آدمیون نے اسکا ارادہ کیا تھا نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی مین تو آپ نے انکو منع کیا اور فرمایا کہ کیا تمہارے لیے میری راہ اچھی نہین پھر جب لوگون نے اون سے یہ کہا تو انہون نے اپنی بیوی سے رجعت کی (یعنے جسکو طلاق دیدیا تھا) اور انکو طلاق دیدیا تھا اور ان کی رجعت پر گواہ کر لیا لوگون کو پھر وہ ابن عباس کے پاس آئے اور ان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وتر کا حال پوچھا انہون نے کہا مین تمکو ایسے شخص کو بتا دون کہ جو ساری زمین کے لوگون سے حضرت کے وتر کا حال بہتر جانتا ہے انہون نے کہا وہ کون ہے ابن عباس نے کہا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سو تم ان کے پاس جاؤ اون سے پوچھو پھر میرے پاس آؤ اور انکے جواب سے خبر دو پھر مین انکے پاس چلا اور حکیم بن افلح کے پاس آیا اور ان سے چاہا کہ وہ مجھے حضرت عائشہ کے پاس لے چلین انہون نے کہا مین انکے پاس نہین جاتا اس لیے کہ مین نے انکو روکا تھا کہ وہ ان دونون گروہون کے بیچ مین کچھ نہ بولین (یعنے صحابہ کی آپس کی لڑائیون مین) مگر انہون نے نمانا اور چلی گئین زرارہ نے کہا کہ مین نے حکیم کو قسم دی غرض وہ آئے اور ہم سب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کیطرف چلے اور ان سے اطلاع کی انہون نے اجازت دی اور ہم ان کی خدمت مین حاضر ہوے تب انہون نے فرمایا کیا یہ حکیم ہین انہون نے کہا ہان غرض حضرت عائشہ نے انکو پہچان لیا (یعنے آواز وغیرہ سے پردہ کی آڑ سے پھر انہون نے فرمایا کہ تمہارے ساتھ کون ہے حکیم نے کہا میرے ساتھ سعد بن ہشام ہین

اُنھون نے فرمایا ہشام کون سے حکیم نے کہا عامر کے بیٹے تب اونپر بہت مہربانی کی اور قتادہ نے کہا
وہ جنگ احد مین شہید ہوئے تھے پھر مین نے عرض کی کہ اے مسلمانون کی مان مجھے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے اخلاق سے خبر دیجیے اُنھون نے فرمایا تم نے قرآن نہین پڑھا مین نے کہا کیون نہین انھون
نے فرمایا حضرت کا خلق وہی تھا جسکا قرآن مین حکم ہے اُنھون نے کہا پھر مین نے چلنے کا ارادہ کیا اور
چاہا کہ موت کے وقت تک اب کسی سے کوئی چیز نہ پوچھون - پھر مجھے خیال آیا تو مین نے عرض کی کہ خبر دیجیے
مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے رات کو اٹھنے سے پھر اُنھون نے فرمایا کیا تم نے یٰاَیُّھَا الْمُزَّمِّلُ نہین پڑھی
مین نے کہا کیون نہین فرمایا کہ اللہ تعالے نے فرض کیا رات کو کھڑے ہوکر نماز پڑھنے کو اس سورہ کے
اول مین پھر نبی صلے اللہ علیہ وسلم اور آپکے یار سب رات کو نماز پڑھتے رہے اور اللہ تعالی نے اس سورۃ
کا خاتمہ بارہ مہینے تک آسمان پر روکے کہا یہانتک کہ اللہ تعالے نے اس سورۃ کا آخر اُتارا اور اس مین
تخفیف فرمائی (یعنے تہجد کی فرضیت معاف کردی مسنون ہونا باقی رہا) پھر ہوگیا رات کا نماز پڑھنا
خوشی کا سو اسکے بعد اسکے کہ فرض تھا پھر مین نے عرض کی اے مسلمانون کی مان خبر دیجیے مجھے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وتر کی تب انھون نے فرمایا کہ ہم آپ لیے مسواک اور وضو کا پانی طیار رکھتے تھے
اور اللہ تعالی آپ کو جب چاہتا تھا اٹھا دیتا تھا رات کو پھر آپ مسواک کرتے تھے اور وضو پھر نو رکعت
پڑھتے تھے نہ بیٹھتے اوس مین مگر آٹھوین رکعت کے بعد اور یاد کرتے اللہ کو اور اس کی حمد کرتے اور دعا
کرتے (یعنے تشہد پڑھتے) پھر کھڑے ہوجاتے اور سلام نہ پھیرتے اور نوین رکعت پڑھتے پھر بیٹھتے
اور اللہ کو یاد کرتے اور اس کی تعریف کرتے اور اس سے دعا کرتے اور اس طرح سلام پھیرتے کہ ہم کو
سنا دیتے (تاکہ سوتے جاگ اٹھین) پھر دو رکعت پڑھتے اوسکے بعد بیٹھے بیٹھے بعد سلام کے غرض
یہ گیارہ رکعات ہوئی اے میرے بیٹے پھر جب آپ کا سن زیادہ ہوگیا اور بدن مین گرشت آگیا سات
رکعت وتر پڑھنے لگے اور دو رکعتین ویسی ہی پڑھتے جیسے اوپر ہم نے بیان کین غرض یہ سب نو
رکعتین ہوئین اے میرے بیٹے (یعنے سات وتر و تہجد کی اور دو بعد وتر کے) اور آپ کی عادت تھی
کہ جب کوئی نماز پڑھتے اوسپر ہمیشگی کرتے اور جب آپ پر نیند یا کسی درد کا غلبہ ہوتا کہ رات کو نہ اٹھ
سکتے تو دن کو بارہ رکعت ادا کرتے (یعنے وتر نہ پڑھتے اس سے ثابت ہوا کہ وتر کی قضا نہین)
اور مین نہین جانتی کہ کبھی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سارا قرآن ایک رات مین پڑھا ہو

اس سے یہ شبہ قرآن کا مدعت ہونا ثابت ہوا) نہ یہ جانتی ہون کہ ساری رات آپ نے نماز پڑھی صبح تک (یعنے ذرا بھی نہ سوئی نہ آرام لیا ہو) اور نہ یہ کہ سارا مہینہ روزہ رکھا ہو سوا رمضان کے پھر مین ابن عباس کے پاس گیا اور ان سے یہ ساری حدیث بیان کی انہون نے کہا کہ بیشک حضرت عائشہ نے سچ فرمایا اور کہا کہ اگر مین اون کے پاس جاتا ہوتا تو یہ سب مونہہ در مونہہ سنتا زرارہ نے کہا اگر مجھے معلوم ہوتا کہ آپ ان کے پاس نہین جائینگے مین تو مین کبھی ان کی بات آپ سے نہ کہتا مسلم نے کہا روایت کی مجھ سے محمد بن مثنی نے اون سے معاذ نے اون سے ہشام نے جو معاذ کے باپ ہین اُن سے قتادہ نے اون سے زرارہ نے اون سے سعد بن ہشام نے کہ سعد نے طلاق دیا اپنی بیوی کو اور مدینہ گئے تاکہ اپنی زمین وغیرہ فروخت کرین پھر یہی مضمون بیان کیا اور مسلم نے کہا روایت کی مجھ سے ابوبکر بن ابی شیبہ نے اون سے محمد بن بشر نے اون سے سعید بن ابی عروبہ نے اون سے قتادہ نے اون سے زرارہ بن اوفے نے اون سے سعد بن ہشام نے کہا سعد نے کہ مین عبداللہ بن عباس کے پاس گیا اور ان سے وتر کو پوچھا اور سارا قصہ حدیث کا بیان کیا اور اسی مین یہ ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ ہشام کون سے انہون نے کہا عامر کے بیٹے انہون نے فرمایا وہ کیا خوب شخص تھے اور عامر شہید ہوئے جنگ احد مین **ف** اس حدیث مین بہت فوایدہین اول یہہ کہ ابن عباس نے جو حضرت عائشہ کو بتایا کہ اون سے وتر کا حال پوچھو اس سے معلوم ہوا کہ عالم کو مستحب ہے کہ جب کوئی شخص اپنے سے زیادہ جانتا ہو تو سائل کو اوس کیطرف رجوع کردے اس میں دین کی خیر خواہی اور سائل کی بہتری ہے **دوسری** حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے جو جواب دیا کہ خلق حضرت کا قرآن تھا اس سے علو شان اور وفور علم اور کثرت فہم اور تکاثر ادراک حضرت ام المومنین کا معلوم ہوتا ہے کہ کتنے بڑے دریا کو ایک کوزہ مین کردیا اور ایسی جامع اور مانع تعریف آپکے خلق کی کردی کہ سائل کو خیال ہوا کہ اب ساری عمر کسی سے اس بارہ مین سوال نہ کرے سبحان اللہ کیون نہون آخر محبوبہ محبوب خدا ہین رضی اللہ عنہا وعن ابائہا وخدامہا **تیسری** یہ جو فرمایا کہ تہجد فرض تھا پھر خوشی کا سودا ہو گیا اس سے معلوم ہوا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اور امت پر سب پر نفل ہو گیا مگر امت پر نفل ہونے مین تو اجماع ہے اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے لیے شافعیہ کے نزدیک فرضیت ساقط ہو گئی **چوتھی** جب تہجد قضا ہوتا صبح کو اوا فرماتے

اس ثابت ہوا کہ اوراد اور وظائف کی احتیاط ضرور ہوئی پانچوین ثابت ہوا کہ وتر کی قضا نہ پڑھتے۔

عن زرارۃ بن اوفی ان سعد بن ہشام کان جار اللہ فاخبرہ انہ طلق امراتہ و اقتص الحدیث بمعنی حدیث سعید و فیہ قالت من ہشام قال ابو عامر قالت نعم المرء کان اصیب مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم احد و فیہ فقال حکیم بن افلح اما انی لو علمت انک لا تدخل علیہا ما انبانک بحدیثہا **ترجمہ** زرارہ بن اوفی سے روایت ہے کہ سعد بن ہشام اون کے ہمسایہ تھے پس انہون نے خبر دی کہ طلاق دیا انہون نے اپنی بیوی کو اور حدیث بیان کی حبیب سعید کی روایت ہے اور اسمین یہ بھی ہے کہ حضرت عائشہ سے پوچھا کہ کون سے ہشام انہون نے کہا عامر کے بیٹے حضرت عائشہ نے فرمایا کہ ہان وہ کیا خوب آدمی تھے شہید ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ احد کے دن اور اس مین یہہ بھی ہے کہ حکیم بن افلح نے کہا کہ اگر مین جانتا کہ تم انکے پاس نہین جاتے تو مین انکی حدیث ہی تم کو خبر نہ دیتا **عن** عائشۃ رضی اللہ عنہا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا فاتتہ الصلوٰۃ من اللیل من وجع او غیرہ صلی من النہار ثنتی عشرۃ رکعۃ **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شب کی تہجد جب قضا ہو جاتی کسی درد وغیرہ کے عذر سے تو دن کو بارہ رکعت پڑھ لیتے **عن** عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا عمل عملا اثبتہ و کان اذا نام من اللیل او مرض صلی من النہار ثنتی عشرۃ رکعۃ قالت و ما رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قام لیلۃ حتی الصباح و ما صام متتابعا الا رمضان **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی کام کرتے تو اسے ہمیشہ کیا کرتے اور جب رات کو سو جاتے یا بیمار ہو جاتے تو دن کو بارہ رکعت پڑھ لیتے اور مین نے نہین دیکھا کہ کبھی آپ ساری رات صبح تک جاگے ہون اور کبھی ایک ماہ برابر روزے نہ رکھے مگر رمضان مین **عن** عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من نام عن حزبہ او عن شیء منہ فقراہ ما بین صلوٰۃ الفجر و صلوٰۃ الظہر کتب لہ کانما قراہ من اللیل **ترجمہ** عمر بن خطاب کہتے ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

باب ما جاء فی من فاتتہ صلوٰۃ اللیل صلی من النہار

نے جو سو گیا اپنے وظیفہ سے کسی چیز کو چھوڑ کر اور پڑھ لیا اوس کو فجر اور ظہر کے بیچ مین تو لکھتا ہے اسکو
ابہ ایسا کہ گویا پڑھ لیا اوس نے رات کو **عن** القاسم الشیبانی ان زید بن ارقم رضی اللہ
عنہ رای قوما یصلون من الضحی فقال اما لقد علموا ان الصلوۃ فی غیر ھذہ الساعۃ
افضل ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال صلوۃ الاوابین حین ترمض الفصال

باب صلوۃ الاوابین

ترجمہ قاسم شیبانی سے روایت ہے کہ زید بن ارقم نے لوگون کو نماز چاشت پڑہتے ہوئے دیکہا (یعنی
ابہی دن خوب نہین چڑہا تہا) تو انہون نے کہا کہ لوگ خوب جان چکے ہین کہ نماز اس کے سوا اور گہڑی
مین افضل ہے اس لیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز رجوع کرنے والون بندون کی جب
ہے کہ اونٹ کے بچون کے پیر گرم ہوجاوین **ف** اس سے معلوم ہوا کہ چاشت دن چڑہے پڑہنا
افضل ہے اگرچہ طلوع شمس سے زوال تک جائز ہے مگر عمدہ وقت یہ ہے کہ دہوپ سے ریت گرم ہوجاوے
اور اونٹ کے بچون کے پیر جلنے لگین اور اسی کو صلوۃ الاوابین بہی کہتے ہین **عن** زید بن
ارقم رضی اللہ عنہ قال خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی اھل قباء وھم یصلون
فقال صلوۃ الاوابین اذا رمضت الفصال **ترجمہ** زید ارقم کے بیٹے نے کہا نکلے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم قبا والون کیطرف اور دیکہا کہ وہ لوگ نماز پڑہتے ہین تو آپ نے فرمایا کہ صلوۃ
الاوابین کا وقت جب ہے کہ اونٹ کے بچون کے پیر جلنے لگین **عن** ابن عمر رضی اللہ عنہما
ان رجلا سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن صلوۃ اللیل فقال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم صلوۃ اللیل مثنی مثنی فاذا خشی احدکم الصبح صلی رکعۃ
واحدۃ توتر لہ ما قد صلی **ترجمہ** عبداللہ بن عمر نے کہا ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے پوچہا رات کی نماز کو تو آپ نے فرمایا رات کی نماز دو دو رکعت ہے پہر جب خیال ہو
کہ صبح ہوچلی تو ایک رکعت پڑہ لے کہ وہ طاق کردے گی ساری نماز کو جو اوس نے پڑہی **عن**
سالم عن ابیہ رضی اللہ عنہ ان رجلا سال النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن صلوۃ اللیل
فقال مثنی مثنی فاذا خشیت الصبح فاوتر برکعۃ **ترجمہ** سالم اپنے باپ سے راوی ہین
کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچہا رات کی نماز کو تو آپ نے فرمایا دو دو رکعت
پڑہ پہر جب صبح سے ڈرے تو ایک رکعت وتر ادا کر **عن** عبداللہ بن عمر بن الخطاب

باب صلوۃ اللیل مثنی مثنی والوتر رکعۃ من اخر اللیل

رضی اللہ عنہما انہ قال قام رجل فقال یا رسول اللہ کیف صلوۃ اللیل قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم صلوۃ اللیل مثنی مثنی فاذا خشیت الصبح فاوتر بواحدۃ ترجمہ
عبداللہ بن عمر نے کہا ایک شخص کھڑا ہوا اور اس نے عرض کی کہ نماز شب کیونکر ہے آگے مضمون وہی
ہے **عن** عبداللہ بن عمر ان رجلا سال النبی صلی اللہ علیہ وسلم وانا بینہ وبین
السائل فقال یا رسول اللہ کیف صلوۃ اللیل قال مثنی مثنی فاذا خشیت الصبح فصل
رکعۃ واجعل اخر صلوتک وترا ثم سالہ رجل علی راس الحول وانا بذلک المکان
من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلا ادری ھو ذلک الرجل او رجل اخر فقال لہ
ومثل ذلک ترجمہ عبداللہ بن عمر نے کہا کہ ایک شخص نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا اور میں اسکے
اور حضرت کے بیچ میں تھا اوس نے عرض کی کہ اے رسول اللہ رات کی نماز کیونکر ہے آپ نے
فرمایا دو دو رکعت پھر جب تجھ کو ڈر ہو صبح کا تو ایک رکعت پڑھ لے اور اخیر نماز کے وتر ادا کر پھر پوچھا
ایک سال کے بعد اور میں حضرت کے پاس اوسی طرح تھا (یعنے دونوں کے بیچ میں) اسی شخص نے
یا اور کسی نے پھر بھی آپ سے مثل اوسی کے فرمایا **عن** ابن عمر رضی اللہ عنہما قال سال
رجل النبی صلی اللہ علیہ وسلم فذکر بمثلہ ولیس فی حدیثھما ثم سالہ رجل علی
راس الحول وما بعدہ ترجمہ عبداللہ بن عمر نے کہا کہ ایک شخص نے پوچھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے
اور ذکر کی حدیث دونوں راویوں نے مثل اوپر کی حدیث کی مگر ان دونوں کی روایت میں سال بھر کے
بعد پھر پوچھنے کا ذکر اور اس کے بعد کا نہیں ہے **عن** ابن عمر رضی اللہ عنہما ان النبی
صلی اللہ علیہ وسلم قال بادروا الصبح بالوتر ترجمہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وتر صبح کے آگے پڑھ لیا کرو **عن** نافع ان ابن عمر رضی اللہ
عنہما قال من صلی من اللیل فلیجعل اخر صلوتہ وترا فان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کان یامر بذلک ترجمہ نافع نے کہا کہ ابن عمر نے کہا جو رات کو نماز پڑھے تو وتر کو
سب کے آخر میں ادا کرے اسلیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہی حکم فرماتے تھے **عن** ابن عمر
رضی اللہ عنہما عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اجعلوا اخر صلوتکم باللیل وترا ترجمہ
عبداللہ نے وہی مضمون حضرت سے روایت کیا **عن** ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما

كان يقول من صلى من الليل فليجعل آخر صلاته وترا فإن النبي صلى الله عليه وسلم كذلك كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يأمرهم ترجمہ وہی جواب پھر کہا **عن** ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الوتر ركعة من آخر الليل ترجمہ عبداللہ بن عمر نے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وتر ایک رکعت ہے آخر رات میں **عن** ابن عمر يحدث عن النبي صلى الله عليه وسلم قال الوتر ركعة من آخر الليل ترجمہ وہی جواب پھر کہا **عن** ابن عجلان قال سألت عن ابن عباس عن الوتر فقال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ركعة من آخر الليل ترجمہ ابی عجلان نے کہا میں نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے پوچھا وتر کو ..... تو انہوں نے کہا سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ وہ ایک رکعت ہے آخر شب میں

باب بقیہ

عن ابن عمر رضي الله عنهما أن رجلا نادى رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو في المسجد فقال يا رسول الله كيف أوتر صلوة الليل فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم من صلى فليصل مثنى مثنى فإن أحس أن يصبح سجد سجدة فأوترت له ما صلى ترجمہ عبداللہ بن عمر نے لوگوں سے بیان کیا کہ ایک شخص نے پکارا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اور آپ مسجد میں تھے اور عرض کی کہ اے رسول اللہ کیونکر طاق کروں میں اپنی رات کی نماز کو آپ نے فرمایا جو نماز پڑھے دو دو رکعت پڑھتا رہے پھر جب صبح کی بہنک پاوے ایک رکعت پڑھ لیوے کہ وہ سب کو طاق کر دیگی **ف** ان حدیثوں سے ایک رکعت وتر پڑھنا ثابت ہوا جیسا مذہب شافعیہ کا اور اکثر محدثین کا اور یہ حدیثیں صحت میں حنفیہ پر اور ثابت ہوا کہ آخر شب میں وتر پڑھنا مستحب ہے **عن** أنس بن سيرين قال سألت ابن عمر رضي الله عنهما فقلت أرأيت الركعتين قبل صلوة الغداة أطيل فيهما القراءة قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي من الليل مثنى مثنى ويوتر بركعة قال قلت إني لست عن هذا أسألك قال إنك لضخم لأنت أحق أن استقري لك الحديث كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي من الليل مثنى مثنى ويوتر بركعة ويصلي ركعتين قبل الغداة كأن الأذان في أذنيه قال حماد يعني سرعة ترجمہ ابن سیرین نے کہا میں نے ابن عمر سے پوچھا کہ میں طویل پڑھا کروں دو رکعتوں کو جو صبح کی نماز سے پہلے ہے اس میں قرأت طویل پڑھا کروں عبداللہ بن عمر نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات

أطيل

مرتبہ

کو دو دو رکعت پڑھا کرتے تھے اور وتر ایک رکعت پڑھتے تھے ابن سیرین نے کہا میں یہ نہیں
پوچھا عبداللہ نے کہا تم موٹے آدمی ہو (یعنی موٹے عقل والے کہ بیچ میں بول اُٹھے) مجھ کو فرصت
دی کہ میں پوری حدیث تم سے بیان کرتا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو دو دو رکعت پڑھتے
تھے اور وتر ایک رکعت ادا کرتے تھے اور دو رکعت قبل فرض صبح کے ایسے وقت پڑھتے کہ تکبیر ان
کے کان میں ہوتی (یعنے قریب تکبیر پڑھتے اور ظاہر ہے کہ اسوقت نماز جو ہوگی نہایت خفیف
ہوگی) خلف نے اپنی روایت میں اَرَاَیْت کہا اور نماز کا ذکر نہیں کیا **عَنْ** اَنَسِ بْنِ سِیْرِیْنَ
قَالَ سَاَلْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا بِمِثْلِہٖ وَزَادَ یُوْتِرُ بِرَکْعَۃٍ مِنْ اٰخِرِ اللَّیْلِ وَ
نَبَّاَہٗ فَقَالَ بِہٖ بِہٖ اِنَّکَ لَفَحْمٌ **ترجمہ** انس بن سیرین نے کہا میں نے ابن عمر سے
پوچھا اور مثل اوپر کی روایت کے بیان کیا اور اتنا زیادہ کیا کہ وتر ایک رکعت پڑھی آخر شب
میں اور اسمیں یہ بھی ہے کہ ٹہیر و ٹہیر و تم موٹے آدمی ہو **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا
یُحَدِّثُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلٰوۃُ اللَّیْلِ مَثْنٰی مَثْنٰی فَاِذَا رَاَیْتَ
اَنَّ الصُّبْحَ یُدْرِکُکَ فَاَوْتِرْ بِوَاحِدَۃٍ قِیْلَ لِابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا مَا مَثْنٰی مَثْنٰی
قَالَ اَنْ تُسَلِّمَ فِیْ کُلِّ رَکْعَتَیْنِ **ترجمہ** عبداللہ بن عمر روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا رات کی نماز دو دو رکعت ہے پھر جب تجھ کو معلوم ہو کہ صبح آن پہونچی تو ایک رکعت وتر
پڑھ لے پھر ابن عمر سے پوچھا کہ دو دو رکعت کو کیا معنے انہوں نے کہا ہر دو رکعت کو بعد سلام
پھیرتا جاوے **عَنْ** اَبِیْ سَعِیْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ
اَوْتِرُوْا قَبْلَ اَنْ تُصْبِحُوْا **ترجمہ** ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا وتر پڑھو صبح سے پہلے **عَنْ** اَبِیْ سَعِیْدٍ اَخْبَرَھُمْ اَنَّھُمْ سَاَلُوا النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ عَنِ الْوِتْرِ فَقَالَ اَوْتِرُوْا قَبْلَ الصُّبْحِ **ترجمہ** ابوسعید نے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم نے جب آپ سے وتر کو پوچھا کہ وتر پڑھ لیا کرو صبح سے پہلے **عَنْ** جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ خَافَ اَنْ لَّا یَقُوْمَ مِنْ اٰخِرِ اللَّیْلِ فَلْیُوْتِرْ
اَوَّلَہٗ وَمَنْ طَمِعَ اَنْ یَّقُوْمَ اٰخِرَہٗ فَلْیُوْتِرْ اٰخِرَ اللَّیْلِ فَاِنَّ صَلٰوۃَ اٰخِرِ اللَّیْلِ مَشْھُوْدَۃٌ
وَذٰلِکَ اَفْضَلُ وَقَالَ اَبُوْ مُعَاوِیَۃَ مَحْضُوْرَۃٌ **ترجمہ** جابر رضی اللہ عنہ نے کہا رسول

نبیل

ابی سعید الخدری

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسکو خوف ہو کہ آخر شب میں نہ اٹھیگا تو وتر پڑھ لے اول شب میں (یعنی عشا کی) اور جسکو آرزو ہو کہ اٹھیگا آخر شب میں تو چاہیے کہ وتر پڑھے آخر شب میں اسلیے کہ نماز آخر شب کی ایسی ہے کہ اسمیں فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور وہ افضل ہے اور ابو معویہ نے محضورۃ کہا معنی دونوں کے ایک ہیں **عن** جابر قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول ایکم خاف ان لا یقوم من آخر اللیل فلیوتر ثم لیرقد ومن وثق بقیام من اللیل فلیوتر من آخرہ فان قرأۃ آخر اللیل محضورۃ وذلک افضل **ترجمہ** جابر نے کہا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے جو کوئی ڈرے کہ اوٹھ نہ سکیگا آخر رات میں تو چاہیے کہ وتر پڑھ لے پھر سو جاوے اور جسکو یقین ہو رات کو اٹھنے کا وہ وتر پڑھے آخر میں اس لیے کہ قرارت آخر رات کی ایسی ہے کہ اسمیں فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور یہ افضل ہے **عن** جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افضل الصلوۃ طول القنوت **ترجمہ** جابر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نمازوں میں بہتر وہ ہے جسمیں دیر تک کھڑا رہنا ہو **عن** جابر قال سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ ای الصلوۃ افضل قال طول القنوت **ترجمہ** جابر نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کون سی نماز افضل ہے کہا جسمیں دیر تک کھڑا رہنا ہو **عن** جابر رضی اللہ عنہ قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان فی اللیل لساعۃ لا یوافقہا رجل مسلم یسأل اللہ خیرا من امر الدنیا والاخرۃ الا اعطاہ ایاہ وذلک کل لیلۃ **ترجمہ** حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے سنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے رات میں ایک گھڑی ایسی ہے کہ اسوقت مسلمان آدمی جو اللہ تعالے سے دنیا اور آخرت کی خیر مانگے اللہ تعالے اوسے عطا کرے اور یہ ہر رات میں ہوتی ہے **عن** جابر رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان من اللیل لساعۃ لا یوافقہا عبد مسلم یسأل اللہ خیرا الا اعطاہ ایاہ **ترجمہ** جابر نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رات میں ایک گھڑی ہوتی ہے کہ اسوقت بندہ مسلمان اللہ تعالے سے جو مانگے وہ اسے دیوے **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ینزل ربنا تبارک وتعالی کل لیلۃ الی السماء الدنیا حین یبقی ثلث اللیل الاخر فیقول من یدعونی فاستجیب لہ ومن یسألنی فاعطیہ ومن یستغفرنی فاغفر

ترجمہ ابوہریرہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور تا ہے پروردگار ہمارا برکت والا بلند ذات والا ہر رات دنیا کے آسمان پر جب رہ جاتی ہے اخیر کی تہائی رات اور فرماتا ہے کون ہے کہ مجھ سے دعا کرے مین قبول کرون کون ہے کہ مجھسے مانگے مین اوسکو دون کون ہے کہ مجھسے بخشش چاہے مین اسے بخشون **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ یَنْزِلُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی اِلَی السَّمَآءِ الدُّنْیَا كُلَّ لَیْلَةٍ حِیْنَ یَمْضِیْ ثُلُثُ اللَّیْلِ الْاَوَّلُ فَیَقُوْلُ اَنَا الْمَلِكُ اَنَا الْمَلِكُ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَدْعُوْنِیْ فَاَسْتَجِیْبَ لَهٗ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَسْاَلُنِیْ فَاُعْطِیَهٗ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَسْتَغْفِرُنِیْ فَاَغْفِرَ لَهٗ فَلَا یَزَالُ كَذٰلِكَ حَتّٰی یُضِیْئَ الْفَجْرُ

ترجمہ ابوہریرہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا اترتا ہے اللہ تعالے آسمان دنیا کیطرف ہر رات مین جب تہائی رات اول کی گذر جاتی ہے اور فرماتا ہے مین بادشاہ ہون مین بادشاہ ہون کون ہے جو مجھسے دعا کرے کہ مین قبول کرون کون ہے کہ مجھسے مانگے کہ مین اسے دون کون ہے کہ مجھسے مغفرت مانگے کہ مین اسے بخشون غرض ایسا ہی فرماتا رہتا ہے کہ صبح روشن ہوجاوے **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا مَضٰی شَطْرُ اللَّیْلِ اَوْ ثُلُثَاهُ یَنْزِلُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی اِلَی السَّمَآءِ الدُّنْیَا فَیَقُوْلُ هَلْ مِنْ سَآئِلٍ یُعْطٰی هَلْ مِنْ دَاعٍ یُسْتَجَابُ لَهٗ هَلْ مِنْ مُسْتَغْفِرٍ یُغْفَرُ لَهٗ حَتّٰی یَنْفَجِرَ الصُّبْحُ

ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب آدہی رات یا دو تہائی گذر جاتی ہے اترتا ہے اللہ برکت والا بلند ذات والا دنیا کے آسمان کیطرف اور فرماتا ہے کوئی مانگنے والا ہے کہ وہ تعالے اوسے دیوے کوئی دعا کرنے والا ہے کہ اوسکی دعا قبول کیجاوے کوئی بخشش چاہنے والا ہے کہ وہ بخشا جاوے یہانتک کہ صبح ہوجاتی ہے **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَنْزِلُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی فِی السَّمَآءِ الدُّنْیَا لِشَطْرِ اللَّیْلِ اَوْ لِثُلُثِ اللَّیْلِ الْاٰخِرِ فَیَقُوْلُ مَنْ یَّدْعُوْنِیْ فَاَسْتَجِیْبَ لَهٗ اَوْ یَسْاَلُنِیْ فَاُعْطِیَهٗ ثُمَّ یَقُوْلُ مَنْ یُّقْرِضُ غَیْرَ عَدِیْمٍ وَّلَا ظَلُوْمٍ

ترجمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور تا ہے اللہ تعالی برکت والا آسمان دنیا کیطرف آدہی رات کو یا پچھلی

تہائی رات کو اور فرماتا ہے کون مجھسے دعا کرتا ہے کہ مین قبول کرون اور کون مجھسے سوال کرتا ہے کہ مین اسے دون پھر فرماتا ہے کون قرض دیتا ہے اوسکو جو کبھی فقیر نہ ہوگا نہ کسیپر ظلم کرے گا

باب ۱۰ منہ

عن سعد بن سعید بہذا الاسناد وزاد ثم یبسط یدیہ تبارک وتعالی من یقرض غیر عدیم ولا ظلوم

ترجمہ وہی جو اوپر گذرا مگر کچھ زیادتی ہے **عن** ابی سعید وابی ہریرۃ قالا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ تعالی یمہل حتی اذا ذہب ثلث اللیل الاول نزل الی السماء الدنیا فیقول ہل من مستغفر ہل من تائب ہل من سائل ہل من داع حتی ینفجر الفجر **ترجمہ** ابوسعید اور ابوہریرہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالی مہلت دیتا ہے یہانتک کہ جب تہائی رات کی گزرجاتی ہے اترتا ہے دنیا کے آسمانپر اور فرماتا ہے کون ہے جو مغفرت مانگے کون ہے جو توبہ کرے کون ہے جو کچھ مانگے کون ہے جو دعا کرے یہی فرماتا رہتا ہے یہانتک کہ فجر ہوجاتی ہے

ف ان سب احادیث صحیحہ سے اترنا پروردگار کا ہر شب جو ایک صفت فعلی ہے اس تعالے شانہ کی ثابت ہوئی اور اس کے ظاہر معنے پر بلا کیف ایمان لانا سلف کا عقیدہ ہے اور یہ تاویل کہ اسکی رحمت اترتی ہے یا اوس کے فرشتے یہہ تاویلات باطلہ وواہیات کارہین اسلیے کہ کوئی فرشتہ وغیرہ یہہ نہین کہہ سکتا کہ مجھسے جو مانگو سو دون جو دعا کرو قبول کرون یہ خاص اوس تعالے کی ذات مقدس کو لائق ہے نہ اوس کے کسی صفت سے یہ سخن نکل سکتا ہے نہ کسی مخلوق سے اور صحابہ سے اور تابعین اور ائمہ دین اور اکابر محدثین کا ان سب صفات مین جیسے اترنا چڑہنا آنا ہنسنا تعجب کرنا ہنسوا عضہ کرنا رحم کرنا جو احادیث صحیحہ مین یا آیات قرآنیہ مین وارد ہوئے مین یہی مذہب ہے کہ اوس کے ظاہر معنے پر ایمان لانا اور کیفیت اسکی اللہ کو سونپنا اور قرض دینے سے مراد صدقہ ہے کہ اسکو فضل کی راہ سے قرض فرمایا اور اکثر ان سب حدیثون سے ٹہہی فضیلت آخر شب کی ظاہر ہوئی اور دعا کا قبول ہونا اور مسئول کا ملنا اور رحمت کا جوش اور قبولیت کا خروش اور الطاف کا زور اور رحمتون کا شور ثابت ہوتا ہے **عن** ابی اسحاق بہذا الاسناد غیر ان حدیث منصور اتم واکثر **ترجمہ** ابی اسحاق نے بھی یہ روایت کی ہے اسی اسناد سے مگر حدیث منصور کی پوری اور بڑی ہے **باب** الترغیب فی قیام رمضان وہو التراویح

تراویح کا بیان

عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من قام رمضان ایمانا واحتسابا غفر لہ ما تقدم من ذنبہ

ترجمہ ابوہریرہ نے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو رات کو رمضان کی نماز پڑھے ایمان اور ثواب کی راہ سے اوس کے گناہ بخشے جاوین عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُرَغِّبُ فِیْ قِیَامِ رَمَضَانَ مِنْ غَیْرِ اَنْ یَّاْمُرَهُمْ فِیْهِ بِعَزِیْمَةٍ فَیَقُوْلُ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِیْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِهٖ فَتُوُفِّیَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَالْاَمْرُ عَلٰی ذٰلِكَ ثُمَّ كَانَ الْاَمْرُ عَلٰی ذٰلِكَ فِیْ خِلَافَةِ اَبِیْ بَكْرٍ وَّصَدْرًا مِّنْ خِلَافَةِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَلٰی ذٰلِكَ ترجمہ ابوہریرہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان مین تراویح پڑھنے کی ترغیب دیتے تھے بغیر اس کے کہ تاکید سے حکم کریں یا رون کو اور فرماتے جو نماز پڑھے رمضان مین ایمان کی دست کرنے کو اور ثواب کو حاصل کرنے کو بخشے جاوین گے اوس کے اگلے گناہ پھر انتقال فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور یہی طریقہ رہا پھر ابوبکر کی خلافت مین بھی یہی طریقہ رہا پھر حضرت عمر کی شروع خلافت تک بھی یہی طریقہ رہا (یعنی جس کا جی چاہتا رات کو نماز پڑھتا) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ حَدَّثَهُمْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ اِیْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِهٖ وَمَنْ قَامَ لَیْلَةَ الْقَدْرِ اِیْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِهٖ ترجمہ ابوہریرہ نے لوگون سے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے رمضان کا روزہ رکھا ایمان اور ثواب کی نظر سے بخشے جاوین گے اوسکے اگلے گناہ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ یَّقُمْ لَیْلَةَ الْقَدْرِ فَیُوَافِقُهَا اُرَاهُ قَالَ اِیْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے روایت کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شب قدر مین جاگتا عبادت کرتا رہے اور جان لے یہ کہ شب قدر ہے گمان کرتا ہون مین کہ آپ نے یہ فرمایا کہ ایمان اور ثواب کی نظر سے وہ بخشا جائیگا عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی الْمَسْجِدِ ذَاتَ لَیْلَةٍ فَصَلّٰی بِصَلٰوتِهِ نَاسٌ ثُمَّ صَلّٰی مِنَ الْقَابِلَةِ فَكَثُرَ النَّاسُ ثُمَّ اجْتَمَعُوْا مِنَ اللَّیْلَةِ الثَّالِثَةِ اَوِ الرَّابِعَةِ فَلَمْ یَخْرُجْ اِلَیْهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا اَصْبَحَ قَالَ قَدْ رَاَیْتُ الَّذِیْ صَنَعْتُمْ فَلَمْ یَمْنَعْنِیْ مِنَ الْخُرُوْجِ اِلَیْكُمْ اِلَّا اَنِّیْ خَشِیْتُ اَنْ یُّفْرَضَ عَلَیْكُمْ قَالَ وَذٰلِكَ فِیْ رَمَضَانَ ترجمہ

حضرت عائشہ ام المومنین رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی
مسجد میں ایک رات اور آپ کے ساتھ چند لوگ تھے پھر دوسرے دن لوگ زیادہ ہو گئے پھر تیسری یا
چوتھی رات تو لوگ بہت جمع ہوئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کیطرف نہ نکلے پھر جب صبح ہوئی
آپنے فرمایا میں تمہارا حال دیکھتا تھا اور میں نہ نکلا مگر اسوجہ سے کہ مجھے خوف ہوا کہ یہ نماز تراویح تم
پر فرض نہ ہو جاوے **عن** عروۃ بن الزبیر ان عائشۃ رضی اللہ عنہا اخبرتہ ان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خرج من جوف اللیل فصلی فی المسجد فصلی رجال بصلوتہ
فاصبح الناس یتحدثون بذلک فاجتمع اکثر منہم فخرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم فی اللیلۃ الثانیۃ فصلوا بصلوتہ فاصبح الناس یذکرون ذلک فکثر
اہل المسجد من اللیلۃ الثالثۃ فخرج فصلوا بصلوتہ فلما کانت اللیلۃ الرابعۃ عجز
المسجد عن اہلہ فلم یخرج الیہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فطفق رجال
منہم یقولون الصلوۃ فلم یخرج الیہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی خرج
لصلوۃ الفجر فلما قضی الفجر اقبل علی الناس ثم تشہد فقال اما بعد فانہ لم
یخف علی مکانکم اللیلۃ ولکنی خشیت ان تفرض علیکم صلوۃ اللیل فتعجزوا
عنہا ترجمہ عروہ رضی اللہ عنہ کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم نکلے رات کو اور مسجد میں نماز پڑھی اور چند لوگوں نے آپ کی ساتھ نماز ادا کی پھر صبح کو لوگ اسکا
ذکر کرنے لگے اور دوسری رات اس سے زیادہ لوگ جمع ہوئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی نکلے
پھر آپ کے ساتھ نماز ادا کی اور لوگ اسکا ذکر کرنے لگے صبح کو پھر تیسری رات میں مسجد والے لوگ بہت
ہو گئے اور حضرت نکلے اور آپ کے ساتھ لوگوں نے نماز ادا کی پھر جب چوتھی رات ہوئی مسجد لوگوں سے بھر
گئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ نکلے پھر لوگ پکارنے لگے نماز نماز اور آپ نہ نکلے یہانتک کہ صبح
کی نماز کو آئے پھر جب نماز پڑھ چکے لوگوں کیطرف متوجہ ہوئے اور تشہد پڑھا اور کہا بعد حمد و صلوۃ کے
معلوم ہوا کہ تمہارا حال مجھ پر پوشیدہ نہ تھا آج کی رات مگر میں نے خوف کیا کہ تم پر فرض نہ ہو جاوے
نماز رات کی اور تم اس کے ادا سے عاجز ہو جاؤ **فائدہ** ان سب حدیثوں سے فضیلت
رمضان میں رات کی نماز کی ظاہر ہوئی اور ثابت ہوا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی تین روز

تراویح جماعت سے پڑہی جماعت بہی سنت ہوئی اور عدد رکعات کو بہی سنوا
ہین جو حضرت عائشہ سے مروی ہین کہ آٹہہ رکعت سے رمضان وغیرہ مین زیادہ نہ پڑہتے تہے اور اگر اس سے
زیادہ پڑہے تو مباح ہے اور ان سے یہ بہی معلوم ہوا کہ نوافل جماعت سے جائز نہین بلکہ عید کسوف استسقا
مین جماعت اولی ہے اور جماعت کے سوا مسجد مین بہی نوافل کا روا ہونا ثابت ہوا اور یہہ بہی ثابت
ہوا کہ اقتدار اوسکی روا ہے جسکی امامت کی امام نے نیت نہ کی ہو اور یہی صحیح ہے اور یہہ بہی معلوم
ہوا کہ جب کسی کام مین مصلحت اور مفسدہ دونون جمع ہون تو اوسکا ترک اولے ہی جیسے آپنے تراویح
کے خوف فرض ہوجانے کے ترک کردی اور پہر آپ نے اپنی ترک کی وجہ بہی بیان کردی کہ یارون کا
دل خوش ہوجاوے اور خطبہ مین تشہد اور اما بعد کا لفظ کہا کہ یہہ دونون مسنون ہین **باب**
النَّدْبِ الْاَکِیْدِ اِلٰی قِیَامِ لَیْلَۃِ الْقَدْرِ وَدَلِیْلِ مَنْ قَالَ اَنَّہَا لَیْلَۃُ سَبْعٍ وَّعِشْرِیْنَ شب
قدر مین نماز اور ستائیسوین کو شب قدر ہونے کا بیان **عَنْ** زِرٍّ قَالَ سَمِعْتُ اُبَیَّ بْنَ کَعْبٍ
رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ یَقُوْلُ وَقِیْلَ لَہٗ اِنَّ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا یَقُوْلُ مَنْ قَامَ
السَّنَۃَ اَصَابَ لَیْلَۃَ الْقَدْرِ فَقَالَ اُبَیٌّ وَاللّٰہِ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ہُوَ اِنَّہَا لَفِیْ رَمَضَانَ یَحْلِفُ
مَا یَسْتَثْنِیْ وَاللّٰہِ اِنِّیْ لَاَعْلَمُ اَیُّ لَیْلَۃٍ ہِیَ ہِیَ اللَّیْلَۃُ الَّتِیْ اَمَرَنَا بِہَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ بِقِیَامِہَا ہِیَ لَیْلَۃُ صَبِیْحَۃِ سَبْعٍ وَّعِشْرِیْنَ وَاَمَارَتُہَا اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فِیْ صَبِیْحَۃِ
یَوْمِہَا بَیْضَآءَ لَا شُعَاعَ لَہَا **ترجمہ** زر سے روایت ہے کہ سنا مین نے ابی بن کعب سے اور سا دن سے
کہا گیا کہ عبد اللہ بن مسعود کہتے ہین کہ جو سال بہر تک جاگے اسکو شب قدر ملے ابی نے کہا قسم ہے اس
اللہ کی کہ اسکے سوا کوئی معبود نہین ہے کہ بیشک شب قدر رمضان مین ہے اور وہ قسم کہاتے تہے
اور انشاء اللہ تعالی نہین کہتے تہے (مطلب یہ کہ اپنی قسم پر یقین تہا کہ سچی ہے) اور کہتے تہے
قسم ہے اللہ کی مین خوب جانتا ہون کہ وہ کون سی رات ہے وہ وہی رات ہے جس مین حکم کیا ہم کو رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جاگنے کا وہ وہ رات ہے جسکی صبحکو ستائیسوین تاریخ ہوتی ہے اور نشانی
شب قدر کی یہ ہے کہ اوسکی صبح کو سورج نکلتا ہے اور اسمین شعاع نہین ہوتی **عَنْ** اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ
قَالَ قَالَ اُبَیٌّ فِیْ لَیْلَۃِ الْقَدْرِ وَاللّٰہِ اِنِّیْ لَاَعْلَمُہَا وَاَکْثَرُ عِلْمِیْ ہِیَ اللَّیْلَۃُ الَّتِیْ اَمَرَنَا
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِقِیَامِہَا ہِیَ لَیْلَۃُ سَبْعٍ وَّعِشْرِیْنَ وَاِنَّمَا شَکَّ شُعْبَۃُ

فِي هٰذَا الْحَرْفِ هِيَ اللَّيْلَةُ الَّتِي أُمِرْنَا بِهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَ
حَدَّثَنِي بِهَا صَاحِبٌ لِي عَنْهُ **ترجمہ** ابی نے کہا واللہ مین لیلۃ القدر کو جانتا ہون کہ وہ اسی
رات مین ہے کہ حکم کیا ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جاگنے کا اور وہ ستائیسوین رات ہے اور شعبہ
کو اس بات مین شک ہے کہ کہا ابی نے حکم کیا جس رات ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور کہا شعبہ
نے کہ یہہ بات مجھسے ایک میرے رفیق نے بیان کی عبدہ کیطرف سے کہا مسلم نے اور روایت کی مجھ
سے عبید اللہ بن معاذ نے ان سے ان کے باپ نے اون سے شعبہ نے اسی اسناد سے مانند اوپر کی روایت
کی اور نہین ذکر کیا شعبہ کے شک کرنیکا اور اس کے بعد کا **ف** بیان شب قدر کا آگے مفصل
آویگا انشاء اللہ تعالی **باب** صَلٰوةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدُعَائِهِ بِاللَّيْلِ باب
نماز اور دعاے شب کا **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ بِتُّ عِنْدَ خَالَتِي مَيْمُونَةَ
رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّيْلِ فَأَتَى حَاجَتَهُ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ
وَيَدَيْهِ ثُمَّ نَامَ ثُمَّ قَامَ فَأَتَى الْقِرْبَةَ فَأَطْلَقَ شِنَاقَهَا ثُمَّ تَوَضَّأَ وُضُوءًا بَيْنَ الْوُضُوءَيْنِ وَ
لَمْ يُكْثِرْ وَقَدْ أَبْلَغَ ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى فَقُمْتُ فَتَمَطَّيْتُ كَرَاهِيَةَ أَنْ يَرٰى أَنِّي كُنْتُ
أَنْتَبِهُ لَهُ فَتَوَضَّأْتُ فَقَامَ فَصَلّٰى فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ فَأَخَذَ بِيَدِي فَأَدَارَنِي عَنْ يَمِينِهِ
فَتَتَامَّتْ صَلٰوةُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّيْلِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً
ثُمَّ اضْطَجَعَ فَنَامَ حَتّٰى نَفَخَ وَكَانَ إِذَا نَامَ نَفَخَ فَآذَنَهُ بِلَالٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِالصَّلٰوةِ فَقَامَ فَصَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ وَكَانَ فِي دُعَائِهِ اللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِي قَلْبِي نُورًا وَفِي
بَصَرِي نُورًا وَفِي سَمْعِي نُورًا وَعَنْ يَمِينِي نُورًا وَعَنْ يَسَارِي نُورًا وَفَوْقِي نُورًا وَتَحْتِي
نُورًا وَأَمَامِي نُورًا وَخَلْفِي نُورًا وَاعْظِمْ لِي نُورًا قَالَ كُرَيْبٌ وَسَبْعًا فِي التَّابُوتِ فَلَقِيتُ
بَعْضَ وَلَدِ الْعَبَّاسِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ فَحَدَّثَنِي بِهِنَّ فَذَكَرَ عَصَبِي وَلَحْمِي وَدَمِي وَ
شَعْرِي وَبَشَرِي وَذَكَرَ خَصْلَتَيْنِ **ترجمہ** عبداللہ بن عباس نے کہا ایک رات مین اپنی خالہ
میمونہ کے پاس رہا (اسلیے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا تہجد دیکھین) اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم
اوبٹے رات کو اور اپنی قضاء حاجت کو گئے پھر منہ اور ہاتھہ دھویا پھر سو رہے پھر اٹھے اور مشک
کے پاس آئے اور اسکا بند ہون کھولا پھر وضو کیا دو وضوؤن کے بیچ یعنے نہ بہت مبالغہ کا نہ بہت

بیان نماز و دعاے شب رسول صلی اللہ علیہ وسلم

ہلکا) اور زیادہ پانی نہین گرایا اور پورا وضو کیا پھر کھڑے ہوکر نماز پڑہی اور مین بھی اٹھا اور اسکی طرح کی
لی کہ کہین حضرت یہہ نہ جانین کہ یہ ہمارے حال دیکھنے کے لیے ہوشیار رہتا (اس سے معلوم ہوا کہ معاذ
کو حضرت کے ساتھہ علم غیب کا عقیدہ نہ تہا جیسا اب جاہلون کو انبیا اولیا کے ساتھہ ہے) اور مین نے وضو کیا
اور آپ کی بائین طرف کھڑا ہوا اور آپنے میرا ہاتھہ پکڑ کر گھماکر اپنی داہنی طرف کھڑا کر لیا (اس سے
معلوم ہوا کہ ایک مقتدی ہو تو داہنی طرف امام کے کھڑا ہو) غرض پوری ہوئی نماز رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی رات کو تیرہ رکعت پھر آپ لیٹ رہے اور سو گئے یہانتک کہ خراٹے لینے لگے اور آپ کی
عادت تہی کہ جب سو جاتے تھے خراٹے لیتے تھے پھر بلال آئے اور آپکو نماز صبح کے لیے اگاہ کیا
اور آپ اٹھے اور نماز صبح ادا کی اور وضو نہین کیا اور آپ کی دعا مین یہ لفظ تھے اللہم اجعل فی
نورا یعنی یا اللہ کردے میرے دل مین نور اور آنکھہ مین نور اور کان مین نور اور داہنے میرے نور
اور بائین میرے نور اور اوپر میرے نور اور نیچے میرے نور اور آگے میرے نور اور پیچھے میرے نور اور
بڑہادے میرے لیے نور (یہ حدیث مین) کہا ہے کہ سات لفظ اور فرمائے تھے کہ وہ
میرے دل مین ہین (یعنے مونہہ پر نہین آئے اس لیے کہ مین بہول گیا) پھر ملاقات کی مین نے بعضر
اولاد عباس سے اور انہون نے مجھسے بیان کیا کہ وہ یہ لفظ ہین اور ذکر کیا کہ میرا بٹہا اور میرا گوشت
اور میرا لہو اور میرے بال اور میری کہال اور دو چیزین اور ذکر کین (یعنے ان سب مین حضرت نے
نور مانگا) عن کریب مولی ابن عباس ان ابن عباس رضی اللہ عنہما اخبرہ انہ بات
لیلۃ عند میمونۃ ام المؤمنین رضی اللہ عنہا وہی خالتہ قال فاضطجعت فی عرض
الوسادۃ واضطجع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واھلہ فی طولہا فنام رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم حتی انتصف اللیل او قبلہ بقلیل او بعدہ بقلیل فاستیقظ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجعل یمسح النوم عن وجہہ بیدہ ثم قرء العشر الایات
الخواتم من سورۃ ال عمران ثم قام الی شن معلقۃ فتوضا منہا فاحسن وضوءہ
ثم قام فصلی قال ابن عباس رضی اللہ عنہما فقمت فصنعت مثل ما صنع رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم ذہبت فقمت الی جنبہ فوضع رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم یدہ الیمنی علی راسی واخذ باذنی الیمنی یفتلہا فصلی رکعتین ثم

رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ اَوْتَرَ ثُمَّ اضْطَجَعَ حَتّٰى جَاءَهُ الْمُؤَذِّنُ فَقَامَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الصُّبْحَ **ترجمہ** کریب جو غلام آزاد ابن عباس کے ہیں انکو ابن عباس نے خبر دی کہ وہ ایک رات میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر رہے جو مسلمان کے ماں اور ان کے خالہ ہیں ابن عباس نے کہا کہ میں نے چوڑان میں لیٹا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی بی بی صاحبہ اس کی لمبان پر سر رکھ کر لیٹے اور حضرت سوتے رہے یہانتک کہ آدھی رات ہوگئی یا اس سے کچھ پہلے جاگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور نیند کا اثر اپنے ماتھوں سے پونچھنے لگے اپنے مونہہ پر (اسکا استحباب ثابت ہوا) پھر پڑھی دس آیتیں سورہ آل عمران کی آخر کی (ان آیتوں کا پڑھنا بھی مستحب ہوا اسوقت پر) پھر گئے ایک پرانی مشک کی پاس اور اس سے وضو کیا اور خوب وضو کیا پھر نماز پڑھنے کھڑے ہوئے ابن عباس نے کہا پھر میں بھی اٹھا اور ویسا ہی کیا جیسا آپ نے کیا تھا (یعنے آیتوں کا پڑھنا وضو کرنا نیند کا اثر منہ سے پونچھنا) پھر گیا میں اور آپ کی بازو پر کھڑا ہوا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سیدھا ماتھہ میرے سر پر رکھا اور میرا داہنا کان پکڑا اسکو مروڑتے تھے (تاکہ بچے کو نیند نہ آجائے) پھر دو رکعت پڑھی پھر دو پھر دو پھر دو پھر دو پھر وتر پڑھے پھر لیٹ رہے یہانتک کہ موذن آیا اور آپ اٹھے اور ہلکی دو رکعتیں پڑھیں پھر نکلکر صبح کے فرض ادا کیے **ف** اس حدیث سے ثابت ہوا کہ دو دو رکعت پر سلام دینا افضل ہے اور وتر میں بھی دو رکعت الگ اور ایک رکعت الگ پڑھنا اور بیچ میں سلام دینا چاہیے اور یہی مذہب ہے شافعیہ اور جمہور کا بخلاف حنفیہ کے اور ثابت ہوا جواز موذن کے امام کے پاس آنیکا تاکہ نماز سے آگاہ کرے اور ہلکا پڑھنا سنت صبح کا اور تہجد مع وتر تیرہ رکعت ادا کرنا اور اس میں اختلاف ہے فقہا کا بعض نے کہا ہے کہ کامل وتر تیرہ رکعت ہے اور بعضوں نے گیارہ رکعت کہا **عَنْ** مُخَرِّمَةَ بْنِ سُلَيْمَانَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ زَادَ ثُمَّ عَمَدَ اِلٰى شَنٍّ مِّنْ مَّاءٍ فَتَوَضَّاَ وَاَسْبَغَ الْوُضُوْءَ وَلَمْ يُهْرِقْ مِنَ الْمَاءِ اِلَّا قَلِيْلًا ثُمَّ حَرَّكَنِيْ فَقُمْتُ وَسَائِرُ الْحَدِيْثِ نَحْوُ حَدِيْثِ مَالِكٍ **ترجمہ** مخرمہ بن سلیمان نے بھی اسی اسناد سے یہ روایت کی ہے اسمیں اتنا مضمون زیادہ ہے کہ پھر ارادہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک پرانی مشک کیطرف اور مسواک کی اور وضو کیا اور پورا وضو کیا مگر پانی

بہت کم گرایا پھر مجھے ہلایا تو میں اٹھا اور باقی روایت مثل روایت مالک کے ہے (یعنی جو اوپر مذکور ہوئی)

عن ابن عباس رضی اللہ عنہما انہ قال بتُّ عند میمونۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عندھا تلک اللیلۃ فتوضأ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم قام فصلی فقمت عن یسارہ فاخذنی فجعلنی عن یمینہ فصلی فی تلک اللیلۃ ثلاث عشرۃ رکعۃ ثم نام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی نفخ وکان اذا نام نفخ ثم اتاہ المؤذن فخرج فصلی ولم یتوضأ قال عمرو وحدثت بہ بکیر بن الاشج فقال حدثنی کریب بذلک

ترجمہ عبداللہ بن عباس سے مروی ہے کہ میں ایک دن میمونہ ام المومنین جو میری بی بی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی انکے گھر سویا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی وہیں تھے پھر وضو کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور کھڑے ہو کر نماز پڑھی اور میں آپکی بائیں طرف کھڑا ہوا سو مجھے پکڑ کر داہنی طرف کر لیا اور اس رات تیرہ رکعت پڑھی پھر سو رہے یہانتک کہ خراٹے لینے لگے اور آپ کی عادت تھی جب سوتے خراٹے لیتے پھر آپ کے پاس موذن آیا اور آپ نکلے اور نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا عمرو نے کہا میں نے یہ حدیث بکیر سے بیان کی تو انہوں نے کہا کریب نے بھی مجھ سے بیان کی ہے

عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال بتُّ لیلۃً عند خالتی میمونۃ بنت الحارث رضی اللہ عنہما فقلت لہا اذا قام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فایقظینی فقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقمت الی جنبہ الایسر فاخذ بیدی فجعلنی من شقہ الایمن فجعلت اذا اغفیت یاخذ شحمۃ اذنی قال فصلی احدی عشرۃ رکعۃ ثم احتبی حتی انی لاسمع نفسہ راقدا فلما تبین لہ الفجر صلی رکعتین خفیفتین

ترجمہ عبداللہ بن عباس نے کہا میں ایک رات رہا اپنی خالہ میمونہ بنت حارث کے گھر اور میں نے اون سے کہا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوٹھیں تو مجھے جگا دینا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوٹھے اور میں آپ کی بائیں طرف کھڑا ہوا اور آپ نے میرا ہاتھ پکڑ کر اپنی داہنی طرف کر لیا اور جب میں ذرا اونگھ جاتا تو آپ میرے کان کی لو پکڑ لیتے پھر گیارہ رکعت پڑھی پھر آپ لیٹ رہے یہانتک کہ میں آپ کے خراٹے سونے کی سنتا تھا پھر جب فجر ہوئی تو آپ نے

باب قدر القراءۃ

دو رکعت ہلکی پڑھی **عن** ابن عباس رضی اللہ عنہما انہ بات عند خالتہ میمونۃ رضی اللہ عنہا فقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اللیل فتوضأ من شن معلق وضوءا خفیفا قال وصف وضوءہ وجعل یخففہ ویقللہ قال ابن عباس فقمت وصنعت مثل ما صنع النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم جئت فقمت عن یسارہ فاخذنی فجعلنی عن یمینہ فصلی ثم اضطجع فنام حتی نفخ ثم اتاہ بلال رضی اللہ عنہ فاذنہ بالصلوۃ فخرج فصلی الصبح ولم یتوضأ قال سفین وھذا للنبی صلی اللہ علیہ وسلم خاصۃ لانہ بلغنا ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم تنام عینہ ولا ینام قلبہ

نصنعت

ترجمہ عبداللہ بن عباس ایک رات اپنی خالہ میمونہ کے پاس رہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات سو اوٹھے اور وضو کیا ایک پرانی مشک سے ہلکا وضو پھر بیان کیا ان سے وضو کا کہ وہ بہت ہلکا تھا اور تھوڑے سے پانی سے کیا تھا ابن عباس نے کہا میں کھڑا ہوا اور میں نے وہی کیا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر نماز پڑھی اور لیٹ رہے اور سو گئے یہانتک کہ خراٹے لینے لگے پھر بلال آئے اور آپکو نماز کے لیے آگاہ کیا اور نکلے اور صبح کی نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا سفیان نے کہا کہ یہ (یعنے سونے سے وضو نہ ٹوٹنا) خاصہ ہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا اس لیے کہ ہم کو پہنچا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھیں سو جاتی تھیں اور دل نہ سوتا تھا

باب قدر القراءۃ فی کم

عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال بت فی بیت خالتی میمونۃ فبقیت کیف یصلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فقام فبال ثم غسل وجھہ وکفیہ ثم نام ثم قام الی القربۃ فاطلق شناقھا ثم صب فی الجفنۃ او القصعۃ فاکبہ بیدہ علیھا ثم توضأ وضوءا حسنا بین الوضوءین ثم قام یصلی فجئت فقمت الی جنبہ فقمت عن یسارہ قال فاخذنی فاقامنی عن یمینہ فتکاملت صلوۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلث عشرۃ رکعۃ ثم نام حتی نفخ وکنا نعرفہ اذا نام بنفخہ ثم خرج الی الصلوۃ فصلی ولم یقل فی صلوتہ الا فی سجودہ اللھم اجعل فی قلبی نورا وفی سمعی نورا وفی بصری نورا وعن یمینی نورا وعن شمالی نورا وامامی نورا وخلفی نورا وفوقی نورا وتحتی نورا واجعل لی نورا او قال واجعلنی نورا

نفخ

ترجمہ عبداللہ بن عباس نے کہا میں ایک رات رہا اپنی خالہ میمونہ کے گھر اور خیال رکھتا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیونکر نماز پڑھتے ہیں اور آپ اوٹھے اور پیشاب کیا اور منہ دھویا اور دونوں ہتھیلیاں دھوئیں پھر سو رہے پھر اوٹھے اور مشک کے پاس گئے اور اسکا بند ہن کھولا اور کٹھرے یا بڑے پیالے میں پانی ڈالا اور اسکو اپنے ہاتھ سے جھکایا اور وضو کیا بہت اچھا دو وضوؤں کے بیچکا (یعنی نہ بہت ہلکا نہ مبالغہ کا) پھر کھڑے ہوئے نماز پڑھنے لگے پھر میں بھی آیا (یعنی وضو کرکے) اور ان کے بازو بائیں طرف کھڑا ہوا تو مجھکو پکڑا اور داہنی طرف کھڑا کیا پھر پوری نماز آپ کی تیرہ رکعت ہوئی پھر سو گئے یہانتک کہ خراٹے لینے لگے اور ہم آپکے سو جانے کو خراٹے ہی سے پہچانتے تھے پھر نماز کو نکلے اور نماز پڑھی اور اپنی نماز میں یا سجدے میں کہتے تھے یا اللہ کردے میرے دل میں نور اور میرے کان میں نور اور میرے آنکھ میں نور اور میرے داہنے نور اور میرے بائیں نور اور میرے آگے نور اور میرے پیچھے نور اور میرے اوپر نور اور میرے نیچے نور اور کردے میرے لیے نور یا کہتھ مجھے نور کردے **عن** ابن عباس قال کنت عند خالتی میمونۃ رضی اللہ عنہا فنام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم ذکر بمثل حدیث غندر قال واجعلنی نورا قال کریب فذکر لی خصلتین لا ادری اشیء ذکرہ قبل ان یصیر الی فراشہ او شیء ذکرہ بعد ان یصیر الی فراشہ ترجمہ ابن عباس سے وہی مضمون مروی ہے جیسا غندر سے اوپر مروی ہوا مگر اسمیں ہے یا اللہ مجھے نور کردے اور اسمیں راوی نے شک نہیں کیا **عن** ابن عباس رضی اللہ عنہما قال بت عند خالتی میمونۃ واقتص الحدیث ولم یذکر غسل الوجہ والکفین غیر انہ قال ثم اتی القربۃ فحل شناقہا فتوضا وضوءا بین الوضوءین ثم اتی فراشہ فنام ثم قام قومۃ اخری فاتی القربۃ فحل شناقہا فتوضا وضوءا ہو الوضوء وقال اعظم لی نورا ولم یذکر واجعلنی نورا ترجمہ ابن عباس نے وہی مضمون جو اوپر گذرا بیان کیا مگر منہ اور ہتھیلیاں دھونیکا ذکر نہیں کیا صرف اتنا کہا کہ پھر آپ مشک کے پاس آئے اور اسکا بند ہن کھولا پھر درمیان دونوں وضوؤں کے وضو کیا پھر اپنے خواب گاہ پر آئے اور سوئے پھر اٹھے دوسری دفعہ اور مشک کے پاس آئے اور اسکا بند ہن کھولا اور وضو ایسا کیا کہ وضو وہی تھا اور دعا میں یہہ کہا یا اللہ میری مجھے نور اور واجعلنی نورا کا لفظ نہیں کہا **عن** کریب حدثہ ان ابن عباس

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا بَاتَ لَيْلَةً عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْقِرْبَةِ فَسَكَبَ مِنْهَا فَتَوَضَّأَ وَلَمْ يُكْثِرْ مِنَ الْمَاءِ وَلَمْ يُقَصِّرْ فِي
الْوُضُوْءِ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ وَفِيْهِ قَالَ وَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَتِيْ بِتِسْعِ
عَشْرَةَ كَلِمَةً قَالَ سَلَمَةُ حَدَّثَنِيْهَا كُرَيْبٌ فَحَفِظْتُ مِنْهَا اِثْنَتَيْ عَشْرَةَ كَلِمَةً
قَالَ سَلَمَةُ حَدَّثَنِيْهَا كُرَيْبٌ فَحَفِظْتُ مِنْهَا اِثْنَتَيْ عَشْرَةَ وَنَسِيْتُ مَا بَقِيَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ لِّيْ فِيْ قَلْبِيْ نُوْرًا وَّفِيْ لِسَانِيْ نُوْرًا وَّفِيْ سَمْعِيْ نُوْرًا
وَّفِيْ بَصَرِيْ نُوْرًا وَّمِنْ فَوْقِيْ نُوْرًا وَّمِنْ تَحْتِيْ نُوْرًا وَّعَنْ يَمِيْنِيْ نُوْرًا وَّعَنْ شِمَالِيْ نُوْرًا
وَّمِنْ بَيْنِ يَدَيَّ نُوْرًا وَّمِنْ خَلْفِيْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ فِيْ نَفْسِيْ نُوْرًا وَّاَعْظِمْ لِيْ نُوْرًا ترجمہ
کریب نے روایت کی کہ ابن عباس ایک رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس رہے اور کہا کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوٹھے اور مشک کی پاس گئے اور اسکو جھکایا اور اس سے وضو کیا اور
پانی بہت نہیں بہایا اور وضو مین کچھ کمی بھی نہ کی اور حدیث بیان کی اور اس مین یہ بھی کہا کہ
دعا کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس رات انیس کلمون سے سلمہ نے کہا کہ مجھ سے کریب نے
بیان کیے تھے مگر اس مین سے بارہ یاد رہے اور باقی بھول گیا کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے یا اللہ کردے میرے دل مین نور اور میری زبان اور کان اور آنکھ مین اور اوپر اور نیچے
اور داہنی اور بائین اور آگے اور پیچھے نور اور کردے میری ذات مین نور اور بڑا دے
مجھے نور عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُ قَالَ بِتُّ فِيْ بَيْتِ مَيْمُوْنَةَ لَيْلَةً كَانَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَهَا لِاَنْظُرَ كَيْفَ صَلٰوةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِاللَّيْلِ قَالَ فَحَدَّثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ اَهْلِهٖ سَاعَةً ثُمَّ رَقَدَ وَسَاقَ
الْحَدِيْثَ وَفِيْهِ ثُمَّ قَامَ فَتَوَضَّأَ وَاسْتَنَّ ترجمہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا مین
سویا میمونہ کے گھر جس رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی وہین تھے کہ دیکھون آپ کی رات
کی نماز پھر باتین کین آپ نے تھوڑی دیر اپنی بی بی صاحبہ سے پھر سو رہے اور حدیث بیان
کی اور اس مین یہ بھی ہے کہ پھر اٹھے اور وضو کیا اور مسواک کی عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ
عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهُ رَقَدَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَيْقَظَ

فَتَسَوَّكَ وَتَوَضَّأَ وَهُوَ يَقُوْلُ اِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ
لَاٰيٰتٍ لِّاُولِي الْاَلْبَابِ فَقَرَأَ هٰؤُلَاءِ الْاٰيَاتِ حَتّٰى خَتَمَ السُّوْرَةَ ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ
فَاَطَالَ فِيْهِمَا الْقِيَامَ وَالرُّكُوْعَ وَالسُّجُوْدَ ثُمَّ انْصَرَفَ فَنَامَ حَتّٰى نَفَخَ ثُمَّ فَعَلَ ذٰلِكَ
ثَلَاثَ مَرَّاتٍ بِسِتِّ رَكَعَاتٍ كُلَّ ذٰلِكَ يَسْتَاكُ وَيَتَوَضَّأُ وَيَقْرَأُ هٰؤُلَاءِ الْاٰيَاتِ
ثُمَّ اَوْتَرَ بِثَلَاثٍ فَاَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ فَخَرَجَ اِلَى الصَّلٰوةِ وَهُوَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِيْ قَلْبِيْ
نُوْرًا وَّفِيْ لِسَانِيْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ فِيْ سَمْعِيْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ فِيْ بَصَرِيْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ مِنْ
خَلْفِيْ نُوْرًا وَّمِنْ اَمَامِيْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ مِنْ فَوْقِيْ نُوْرًا وَّمِنْ تَحْتِيْ نُوْرًا اَللّٰهُمَّ اَعْطِنِيْ نُوْرًا

فی بیت

ترجمہ عبداللہ بن عباس ایک رات سوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پھر جب آپ جاگے
مسواک کی اور وضو کیا اور وہ یہ آیتیں پڑھتے تھے ان فی خلق السموات سے آخر سورۃ تک پھر
کھڑے ہوئے اور دو رکعت پڑھی اور اس میں قیام بہت لمبا کیا اور رکوع بھی اور سجدہ بھی پھر سو
رہے یہانتک کہ خراٹے لینے لگے غرض اسی طرح تین بار کیا اور چھ رکعت پڑھی ہر بار مسواک
کرتے اور وضو کرتے اور ان آیتوں کو پڑھتے پھر تین رکعت وتر پڑھی اور موذن نے اذان دی
اور پھر آپ نماز کو نکلے اور یہ دعا پڑھتے تھے اللھم سے آخر تک یا اللہ دے میرے دل میں نور اور میری
زبان میں نور اور کردے میرے کان میں اور میری آنکھ میں نور اور میرے پیچھے نور اور میرے آگے
نور اور میرے اوپر نور اور میرے نیچے نور یا اللہ دے مجھے نور **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا
قَالَ بِتُّ ذَاتَ لَيْلَةٍ عِنْدَ خَالَتِيْ مَيْمُوْنَةَ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ
مُتَطَوِّعًا مِّنَ اللَّيْلِ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْقِرْبَةِ فَتَوَضَّأَ فَقَامَ فَصَلّٰى
فَقُمْتُ لِمَا رَاَيْتُهُ صَنَعَ ذٰلِكَ فَتَوَضَّأْتُ مِنَ الْقِرْبَةِ ثُمَّ قُمْتُ اِلٰى شِقِّهِ الْاَيْسَرِ
فَاَخَذَ بِيَدِيْ مِنْ وَّرَاءِ ظَهْرِهٖ يَعْدِلُنِيْ كَذٰلِكَ مِنْ وَّرَاءِ ظَهْرِهٖ اِلَى الشِّقِّ الْاَيْمَنِ
قُلْتُ اَفِي التَّطَوُّعِ كَانَ ذٰلِكَ قَالَ نَعَمْ **ترجمہ** اسکا وہی ہے جو اوپر کی روایتوں میں
کئی بار گذرا اتنی بات زیادہ ہے کہ راوی نے پوچھا ابن عباس سے کہ یہہ (یعنی ہاتھ پکڑ کے داہنی
سے داہنے کر لینا) نفل میں تھا انہوں نے کہا ہاں **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ
بَعَثَنِي الْعَبَّاسُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِيْ بَيْتِ خَالَتِيْ مَيْمُوْنَةَ فَبِتُّ

معه تلك الليلة فقام يصلي من الليل فقمت عن يساره فتناولني من خلف ظهره
فجعلني على يمينه ترجمہ مضمون اسکا بھی وہی ہے جو اوپر کے تراجم میں گذرا صرف اتنی بات عن
زیادہ ہے کہ ابن عباس نے کہا کہ مجھے عباس نے بھیجا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور آپ
میری خالہ کے گھر تھے پھر میں رات کو وہاں رہا باقی وہی مضمون ہے جو اوپر کی روایتوں میں
گذرا **عن** ابن عباس رضی اللہ عنہما قال بتُّ عند خالتی میمونة نحو حدیث
ابن جبیر وقیس بن سعد ترجمہ ابن عباس نے کہا میں رات کو اپنی خالہ کے گھر رہا باقی مضمون
وہی ہے جو ابن جبیر اور قیس کی روایت سے اوپر گذرا **عن** ابن عباس یقول کان رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی من اللیل ثلث عشرة رکعة ترجمہ عباس کہتے تھے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو تیرہ رکعت پڑھتے تھے **عن** زید بن خالد الجھنی رضی باب تعجیل
اللہ عنہ انہ قال لارمقن صلوة رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللیلة فصلی
رکعتین خفیفتین ثم صلی رکعتین طویلتین طویلتین طویلتین ثم صلی
رکعتین وھما دون اللتین قبلھما ثم صلی رکعتین وھما دون اللتین قبلھما ثم صلی رکعتین وھما دون اللتین قبلھما
ثم صلی رکعتین وھما دون اللتین قبلھما ثم اوتر فذلك ثلث عشرة رکعة ترجمہ زید نے کہا میں نے کہا آج دیکھوں گا نماز
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کو تو آپ نے دو رکعت ہلکی پڑھی (تحیۃ الوضو تھا) پھر دو رکعت
پڑھیں لمبی سے لمبی اور لمبی سے لمبی پھر دو رکعت اور وہ ان سے کم تھی پھر دو اور کم تھی پھر دو اور کم تھی
اس سے بھی کم تھی پھر دو اور کم تھی اس سے بھی کم تھی پھر وتر پڑھی (یعنی ایک رکعت) یہ سب تیرہ رکعات ہوئیں **عن** جابر بن عبد اللہ
رضی اللہ عنہما قال کنت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی سفر فانتھینا الی
مشرعة فقال الا تشرع یا جابر قلت بلی قال فنزل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
واشرعت قال ثم ذھب لحاجته ووضعت له وضوءا قال فجاء فتوضأ ثم قام فصلی
فی ثوب واحد خالفا بین طرفیه فقمت خلفه فاخذ باذنی فجعلنی عن یمینه ترجمہ جابر نے کہا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا ایک سفر میں اور ہم ایک گھاٹ پر
پہونچے تو آپ نے فرمایا تم پار ہونے ہو اے جابر میں نے کہا ہاں پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پار اترے
اور میں بھی پھر آپ پاخانے گئے اور میں نے آپ کے لیے وضو کا پانی رکھا آپ نے آکر وضو کیا

پھر کھڑے ہو گئے اور ایک کپڑا اوڑھ کر نماز پڑھتے رہے جس کو داہنے کنارے کو بائیں طرف اور بائیں کو داہنی طرف ڈالدیا تھا اور میں آپ کے پیچھے کھڑا ہوا آپ نے میرا کان پکڑ کر داہنی طرف کر لیا

عن عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قام من اللیل یصلی افتتح صلوتہ برکعتین خفیفتین **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو نماز شروع کرتے تو پہلے دو رکعت ہلکی پڑھتے یعنی

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا قام احدکم من اللیل فلیفتتح صلوتہ برکعتین خفیفتین **ترجمہ** حضرت ابوہریرہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا جب کوئی کھڑا ہو تو اپنی نماز ہلکی دو رکعتوں سے شروع کرے

عن ابن عباس رضی اللہ عنہما ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یقول اذا قام الی الصلوۃ من جوف اللیل اللھم لک الحمد انت نور السموات والارض ولک الحمد انت قیام السموات والارض ولک الحمد انت رب السموات والارض ومن فیھن انت الحق ووعدک الحق وقولک الحق ولقاءک حق والجنۃ حق والنار حق والساعۃ حق اللھم لک اسلمت وبک اٰمنت وعلیک توکلت والیک انبت وبک خاصمت والیک حاکمت فاغفر لی ما قدمت واخرت واسررت واعلنت انت الھی لا الہ الا انت **ترجمہ** ابن عباس نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو نماز کو اٹھتے تو اللھم سے آخر تک کہتے یعنی یا اللہ سب خوبیاں تیرے ہی لیے ہیں تو آسمان اور زمین کی روشنی ہے اور تعریف تجھی کو ہے تو آسمان و زمین کا تھامنے والا ہے تجھ ہی کو تعریف ہے تو آسمان و زمین اور جو ان میں ہیں سب کا پالنے والا ہے تو سچا ہے تیرا وعدہ سچا ہے تیری بات سچی ہے تیری ملاقات بھی ہے جنت سچ ہے دوزخ سچ ہے قیامت سچ ہے یا اللہ میں تیری بات مانتا ہوں تجھ پر ایمان لاتا ہوں تجھ پر بھروسا کرتا ہوں تیری طرف جھکتا ہوں تیرے ساتھ ہو کر اوروں سے جھگڑتا ہوں اور تیرے ہی سے فیصلہ چاہتا ہوں سو بخشدے تو میرے اگلے پچھلے چھپے کھلے گناہوں کو یا اللہ تو ہی میرا معبود ہے سوا تیرے کوئی معبود نہیں **عن** ابن عباس رضی اللہ عنہما

وعن النبي صلى الله عليه وسلم اما حديث ابن جريج فاتفق لفظه مع حديث مالك
فلم يختلفا الا في حرفين قال ابن جريج مكان فيام فيم وقال وما اسررت واما حديث
ابن عيينة ففيه بعض زيادة ويخالف مالكا ابن جريج في احرف ترجمہ ابن عباس
سے یہی روایت کئی شخصون نے کی چنانچہ ابن جریج اور مالک کی روایت متفق ہے فقط فرق اتنا ہے کہ
ابن جریج نے فیام کی جگہہ قیم کا لفظ کہا اور کہا ما اسررت رہی حدیث ابن عیینہ کی اوس مین بعض
باتین زیادہ ہین اور مالک اور ابن جریج سے بعض باتون مین مخالف ہے کہا مسلم نے اور روایت
کی ہمسے شیبان نے اون سے مہدی نے کہ میمون کے فرزند ہین اون سے عمران قصیر نے اون سے قتیبہ
نے ان سے طاؤس نے اون سے ابن عباس سے ان سے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے یہی حدیث اور لفظ ان
راویون کے قریب قریب ہین

باب تعوذ

عن ابی سلمة بن عبد الرحمن بن عوف قال سألت
عائشة ام المؤمنين رضي الله عنها بأي شيء كان نبي الله صلى الله عليه وسلم
يفتتح صلوته اذا قام من الليل قالت كان اذا قام من الليل
افتتح صلوته اللهم رب جبرائيل وميكائيل واسرافيل فاطر السموات
والارض عالم الغيب والشهادة انت تحكم بين عبادك فيما كانوا فيه يختلفون
اهدني لما اختلف فيه من الحق باذنك انك تهدي من تشاء الى صراط مستقيم
ترجمہ ابی سلمہ نے عالی جناب حضرت عائشہ ام المومنین رضے اللہ عنہا سے پوچھا کہ نبی صلی
اللہ علیہ وسلم رات کو اٹھتے تو اپنی نماز کے شروع مین کیا پڑھتے انہون نے فرمایا اللہم سے آخر
تک یعنی یا اللہ پالنے والے جبرئیل اور میکائیل اور اسرافیل کے (جبرئیل اور میکائیل دونو فرشتے
رحمت کے ہین اور اسرافیل انکے اور خدا کے بیچمین رسول ہین) پیدا کرنے والے آسمانون کے اور
زمین کے جاننے والے چھپے اور کھلے کے تو فیصلہ کرے گا اپنے بندون مین جسمین وہ اختلاف کرتے
ہین سیدہی راہ بتا جس مین لوگ اختلاف کرتے ہین اپنے حکم سے بیشک تو ہی جسے چاہتا ہے

باب منه

سیدہی راہ بتاتا ہے

عن علي بن ابي طالب عن رسول الله صلى الله عليه وسلم
انه كان اذا قام الى الصلوة قال وجهت وجهي للذي فطر السموات والارض حنيفا
وما انا من المشركين ان صلوتي ونسكي ومحياي ومماتي لله رب العالمين لا شريك

لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْمَلِكُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَنْتَ رَبِّيْ وَاَنَا
عَبْدُكَ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِيْ فَاغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ جَمِيْعًا اِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ
اِلَّا اَنْتَ وَاهْدِنِيْ لِاَحْسَنِ الْاَخْلَاقِ لَا يَهْدِيْ لِاَحْسَنِهَا اِلَّا اَنْتَ وَاصْرِفْ عَنِّيْ سَيِّئَهَا لَا
يَصْرِفُ عَنِّيْ سَيِّئَهَا اِلَّا اَنْتَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ كُلُّهٗ فِيْ يَدَيْكَ وَالشَّرُّ لَيْسَ
اِلَيْكَ اَنَا بِكَ وَاِلَيْكَ تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ وَاِذَا رَكَعَ قَالَ
اَللّٰهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَلَكَ اَسْلَمْتُ خَشَعَ لَكَ سَمْعِيْ وَبَصَرِيْ وَمُخِّيْ وَعَظْمِيْ وَ
عَصَبِيْ وَاِذَا رَفَعَ قَالَ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمٰوٰتِ وَمِلْءَ الْاَرْضِ وَمِلْءَ مَا بَيْنَهُمَا وَمِلْءَ
مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ وَاِذَا سَجَدَ قَالَ اَللّٰهُمَّ لَكَ سَجَدْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَلَكَ اَسْلَمْتُ
سَجَدَ وَجْهِيْ لِلَّذِيْ خَلَقَهٗ وَصَوَّرَهٗ وَشَقَّ سَمْعَهٗ وَبَصَرَهٗ تَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ
ثُمَّ يَكُوْنُ مِنْ اٰخِرِ مَا يَقُوْلُ بَيْنَ التَّشَهُّدِ وَالتَّسْلِيْمِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ
وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَا اَسْرَفْتُ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّيْ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ
لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ **ترجمہ** حضرت علی مرتضی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم جب نماز کو کھڑے ہوتے وجہت سے والوب الیک تک پڑھتے یعنی میں نے اپنا منہ کیا اس
کیطرف جس نے آسمان وزمین بنایا ایک طرف کا ہوکر اور میں مشرکون میں نہیں ہون اور مسلمانون
میں ہون یا اللہ تو بادشاہ ہے کوئی معبود نہیں مگر تو تو میرا پالنے والا ہے اور میں تیرا غلام ہون
میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہون کا اقرار کیا سو تو میرے سب گناہون کو بخشدے اس لیے
کہ گناہون کو کوئی نہیں بخشتا مگر تو اور سکھادے مجھکو اچھی عادتین کہ نہیں سکھاتا انکو مگر تو اور
دور رکھہ مجھسے بری عادتین کہ دور نہیں کر سکتا اونکو مگر تو حاضر ہون میں تیری خدمت کے لیے اور
فرمانبردار ہون تیرا اور ساری خوبی تیرے ہاتھون میں ہے اور شر سے نزدیکی حاصل نہیں ہوسکتی
طرف تیری (یا شر اکیلا تیری طرف منسوب نہیں ہوتا مثلاً نہیں کہا جاتا خالق القردۃ والخنازیر)
یا نہیں کہا جاتا یارب الشر یا شر تیرے طرف چڑھتا نہیں جیسے کلمہ طیب اور عمل صالح چڑھتے ہیں یا
تیری واسطے کوئی مخلوق شر نہیں اگرچہ ہمارے لیے شر ہو کہ ہم بشر ہیں اسلیے کہ تو ہر چیز کو حکمت کے
ساتھہ بنایا ہے) میری توفیق تیری طرف سے ہے اور میری التجا تیری طرف ہے تو بڑی برکت والا ہے

تو اور بلند ذات والا ہے تو مین تجھ سے مغفرت مانگتا ہون اور تیری طرف جھکتا ہون اور جب رکوع کرتے
اللھم سے وعصبی تک پڑھتے یعنے یا اللہ تیرے لیے جھکا ہون مین اور تجھپر یقین رکھتا ہون اور تیرا فرمان
بردار ہون جھک گئی تیرے لیے کان میرے اور آنکھین میری اور مغز میرا اور ہڈیان میری اور پٹھے
میرے اور جب سر اٹھاتے اللھم سے من شئے بعد تک پڑھتے یعنے یا اللہ اے پروردگار ہمارے تجھکو حمد ہے
آسمانون بھر اور زمین بھر اور ان کے درمیان بھر اور اسکے بعد جتنی تو چاہے اوس بھر اور جب سجدہ کرتے
اللھم سے خالقین تک کہتے یعنے اے اللہ تیرے لیے مین نے کیا اور تجھپر یقین لایا اور تیرا فرمانبردار ہون
سجدہ کیا میرے مونہہ نے اس کے لیے جس نے اسے بنایا ہے اور تصویر کھینچی ہے اور اسکے کان اور
آنکھون کو چیرا بڑی برکت والا ہے اللہ سب بنانے والون سے اچھا پھر آخر مین تشہد اور سلام کے بیچ مین کہتے
اللھم سے آخر تک یعنی یا اللہ بخش مجھکو جو مین نے آگے کیا اور جو پیچھے کیا اور جو چھپایا اور جو کھولا اور جو
حد سے زیادہ کیا اور جو تو جانتا ہے مجھسے بڑھکر تو سب سے آگے کرتا ہے اور سب کے بعد رکھتا کوئی معبود نہین ہے
مگر تو **عن** الاعرج بھذا الاسناد وقال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا
افتتح الصلوٰۃ کبر ثم قال وجھت وجھی وقال وانا اول المسلمین وقال
واذا رفع راسہ من الرکوع قال سمع اللہ لمن حمدہ ربنا ولک الحمد وقال وصورہ
فاحسن صورتہ وقال واذا سلم قال اللھم اغفر لی ما قدمت الی آخر الحدیث ولم یقل
بین التشھد والتسلیم **ترجمہ** اعرج نے اسی سند سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز
شروع کرتے اللہ اکبر کہتے اور وجھت وجھی پڑھتے اور انا اول المسلمین کہتے اور جب اپنا سر اٹھاتے
رکوع سے تو کہتے سمع اللہ یعنی سنا اللہ نے جس نے اوسکی تعریف کی اے رب ہمارے اور تیرے ہی لیے ہے سب
تعریف اور کہا وصورہ فاحسن صورتہ اور جب سلام کہتے کہتے اللھم اغفر لی ما قدمت آخر حدیث
تک اور تشہد اور سلام کا ذکر نہین کیا **باب** استحباب تطویل القراءۃ فی صلوٰۃ اللیل
تہجد مین لمبی قرارت کا مستحب ہونا **عن** حذیفۃ قال صلیت مع النبی صلی اللہ علیہ
وسلم ذات لیلۃ فافتتح البقرۃ فقلت یرکع عند المائۃ ثم مضی فقلت یصلی بھا فی
رکعۃ فمضی فقلت یرکع بھا ثم افتتح النساء فقرأھا ثم افتتح آل عمران فقرأھا
یقرأ مترسلا اذا مر بآیۃ فیھا تسبیح سبح اذا مر بسؤال سأل واذا مر بتعوذ تعوذ

باب استحباب تطویل القراءۃ فی صلوٰۃ اللیل وانہ اذا قرأ فی صلوٰۃ اللیل

ثُمَّ رَكَعَ فَجَعَلَ يَقُولُ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ فَكَانَ رُكُوعُهُ نَحْوًا مِنْ قِيَامِهِ ثُمَّ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ ثُمَّ قَامَ طَوِيلًا قَرِيبًا مِمَّا رَكَعَ ثُمَّ سَجَدَ فَقَالَ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى فَكَانَ سُجُودُهُ قَرِيبًا مِنْ قِيَامِهِ قَالَ وَفِي حَدِيثِ جَرِيرٍ مِنَ الزِّيَادَةِ فَقَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ ترجمہ حذیفہ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی ایک رات اور آپ نے سورہ بقر شروع کی اور میں نے دل میں کہا کہ آپ سو آیتوں پر شاید رکوع کریں گے پھر آپ آگے بڑھ گئے پھر میں نے خیال کیا کہ شاید آپ ایک دو گانہ میں پوری سورہ پڑھیں گے پھر آپ آگے بڑھ گئے میں نے خیال کیا آپ پوری سورہ پر رکوع کریں گے پھر آپ نے سورہ نسا شروع کر دی اور اسکو بھی تمام پڑھا پھر آپ نے سورہ آل عمران شروع کر دی اور آپ ٹھیر ٹھیر کر پڑھتے تھے اور جب گذرتے تھے ایسی آیت پر جس میں تسبیح ہوتی آپ سبحان اللہ کہتے اور جب سوال کی آیت پر گذرتے سوال کرتے اور جب تعوذ کی آیت پر گذرتے پناہ مانگتے پھر آپ نے رکوع کیا اور کہتے سبحان ربی العظیم یعنے پاک ہے پروردگار میرا بڑائی والا اور رکوع بھی آپ کا قیام کے برابر سرابر تھا پھر کہا سنا اللہ نے جس نے اوسکی تعریف کی پھر دیر تک کھڑے رہے قریب رکوع کے پھر سجدہ کیا پھر کہا پاک ہے رب میرا بلند ذات والا اور سجدہ بھی آپ کا قریب قیام کے تھا اور جریر کی روایت میں یہ بات زیادہ ہے کہ آپ نے کہا سنا اللہ نے جس نے اسکی تعریف کی اے رب ہمارے تجھی کو ہے تعریف

عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَطَالَ حَتّٰى هَمَمْتُ بِأَمْرٍ سَوْءٍ قَالَ قُلْتُ وَمَا هَمَمْتَ بِهِ قَالَ هَمَمْتُ أَنْ أَجْلِسَ وَأَدَعَهُ ترجمہ ابی وائل نے کہا کہ عبد اللہ نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی اور آپ نے قرارت یہانتک لمبی کی کہ میں نے ارادہ کیا ایک بری بات کا کسی نے پوچھا کہ تم نے کیا ارادہ کیا انہوں نے کہا میں نے چاہا بیٹھ رہوں اور آپ کو چھوڑ دوں **عَنِ** الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ ترجمہ اعمش نے بھی اسی سند سے یہی مضمون روایت کیا **بَابُ** الْحَثِّ عَلٰى صَلٰوةِ اللَّيْلِ وَإِنْ قَلَّتْ تہجد کی ترغیب اگرچہ تھوڑی ہو **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ ذُكِرَ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ نَامَ لَيْلَةً حَتّٰى أَصْبَحَ قَالَ ذَاكَ رَجُلٌ بَالَ الشَّيْطَانُ فِي أُذُنَيْهِ أَوْ قَالَ فِي أُذُنِهِ ترجمہ عبد اللہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کے پاس ایک کا ذکر کیا گیا کہ وہ صبح تک سوتا ہے (یعنی تہجد کو نہین اٹھتا آپ نے فرمایا اوسکے کان میں
یا دونون کان مین شیطان مت جاتا ہے **ف** یا تو یہہ استعارہ ہے یعنے وہ شیطان کا فرمانبردار
یا شیطان نے اُسکو خراب کر رکھا ہے یا ذلیل وحقیر کرتا ہے یا حقیقت ہی کہ جس سے شارع نے خبر دی

عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْطَالِبٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ طَرَقَہٗ وَفَاطِمَۃَ
فَقَالَ اَلَا تُصَلُّوْنَ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّمَا اَنْفُسُنَا بِیَدِ اللّٰہِ فَاِذَا شَآءَ اَنْ یَّبْعَثَنَا بَعَثَنَا
فَانْصَرَفَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حِیْنَ قُلْتُ لَہٗ ذٰلِکَ ثُمَّ سَمِعْتُہٗ وَھُوَ مُدْبِرٌ
یَضْرِبُ فَخِذَہٗ وَیَقُوْلُ وَکَانَ الْاِنْسَانُ اَکْثَرَ شَیْءٍ جَدَلًا **ترجمہ** حضرت علی رضی اللہ عنہ
سے مروی ہے کہ ایک بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو تشریف لائے اونہی اور فاطمہ رضی اللہ عنہا
کو دیکھکر کہا اور فرمایا کہ تم لوگ نماز نہین پڑھتے (یعنے تہجد) کی تو مین نے عرض کی کہ اے رسول اللہ
کے ہماری جانین اللہ کے ہاتھہ مین ہین وہ جب چاہتا ہے ہمین چھوڑتا ہے تو لوٹ گئے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم جب مین نے یہ کہا اور مین نے سنا کہ آپ فرماتے تھے اور اپنی ران پر ہاتھہ مارتے
تھے (یہ عرب کا قاعدہ ہے افسوس کیوقت) اور فرماتے تھے کہ انسان سب چیزون سے زیادہ جھگڑالو
ہے **ف** آپ کو اون کا یہ جواب پسند نہین آیا اس جگہہ پر اپنے قصور کا اقرار اور عذر درکار تھا
اسی لیے آپ نے یہ آیت پڑھی اس حدیث سے ترغیب تہجد ثابت ہوئی اور حکم کرنا آدمی کا اپنے رفیقون
کو اور خبر گیری امام کی اپنے لوگون کے لیے اور رعایت کرنا مصالح دین ودنیا مین اور معلوم ہوا
کہ جب ناصح کی نصیحت کوئی قبول نہ کرے تو اوسپر عتاب نہ کرے اور کنارہ کرے مگر یہ کہ عتاب مین
کوئی اور مصلحت دیکھے **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ یَبْلُغُ بِہِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ یَعْقِدُ الشَّیْطَانُ عَلٰی قَافِیَۃِ رَاْسِ اَحَدِکُمْ ثَلَاثَ عُقَدٍ اِذَا نَامَ بِکُلِّ عُقْدَۃٍ یَضْرِبُ
عَلَیْکَ لَیْلًا طَوِیْلًا فَاِذَا اسْتَیْقَظَ فَذَکَرَ اللّٰہَ انْحَلَّتْ عُقْدَۃٌ وَاِذَا تَوَضَّاَ انْحَلَّتْ عُقْدَۃٌ
عُقْدَتَانِ فَاِذَا صَلّٰی انْحَلَّتِ الْعُقَدُ فَاَصْبَحَ نَشِیْطًا طَیِّبَ النَّفْسِ وَاِلَّا اَصْبَحَ خَبِیْثَ النَّفْسِ
کَسْلَانَ **ترجمہ** ابو ہریرہ اس خبر کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہونچاتے تھے اور آپ نے
فرمایا شیطان ہر ایک کی گردن پر تین گرہین لگاتا ہے جب وہ سو جاتا ہے ہر گرہ پر پہونک دیتا ہے
کہ ابھی رات بہت ہے پھر جب کوئی جاگا اور اس نے اللہ کو یاد کیا ایک گرہ کھل گئی اور جب وضو کیا

ایک اور گرہ کھل گئی کہ دد ہوگئین اور جب نماز پڑہی سب گرہین کھل گئی پہر وہ صبح کو اٹھتا ہی نشاط خوش مزاج اور نہین تو گندہ دل سست **ف** تہجد گذار اکثر خوش مزاج پاک طینت صاف طبیعت نیک نیت چالاک ہوتے ہین گویا یہ بہی ایک عمدہ ریاضت ہی کہ بدن کو پہرتیلا کرتی ہے اور اس حدیث مین کئی فائدے ہین اول جاگنے کے وقت یاد الہی کرنا چنانچہ بہت سی دعائین احادیث مین وارد ہوئی ہین اور امام نووی نے کتاب الاذکار مین انکو جمع کیا ہے دوسرے جاگنے کیوقت وضو کرنا اور نماز پڑہنا اگرچہ قلیل ہی ہو تیسرے معلوم ہوا کہ انسان پر شیطان کا تسلط ہوجاتا ہے چوتھے معلوم ہوا کہ دفعیہ شیطان کا ذکر الہی اور وضو اور نماز ہی **باب** اِسْتِحْبَابِ صَلٰوةِ النَّافِلَةِ فِیْ بَیْتِہٖ نفل نماز کا گہر مین مستحب ہونا **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اجْعَلُوْا مِنْ صَلٰوتِکُمْ فِیْ بُیُوْتِکُمْ وَلَا تَتَّخِذُوْھَا قُبُوْرًا **ترجمہ** عبداللہ بن عمر نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنی نمازون مین سے کچہ گہر مین ادا کیا کرو اور گہر کو قبرستان نہ بناؤ **ف** جیسے قبرستان نماز سے خالی ہوتے یا مردے قبرون مین پڑے ہوتے ہین ویسے ہی گہرون کو نماز سے خالی مت کرو اور مراد اس سے نماز نفل ہے اور قاضی عیاض نے کہا ہی کہ کبہی کبہی فرض بہی گہر مین پڑہا کرو کہ عورتین تمہاری اقتدا کرین یا اطفال و مریض وغیرہ تاکہ گہر مین برکت ہو **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلُّوْا فِیْ بُیُوْتِکُمْ وَلَا تَتَّخِذُوْھَا قُبُوْرًا **ترجمہ** مضمون اسکا بہی وہی ہے جو اوپر گذرا **عَنْ** جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا قَضٰی اَحَدُکُمُ الصَّلٰوةَ فِیْ مَسْجِدِہٖ فَلْیَجْعَلْ لِبَیْتِہٖ نَصِیْبًا مِّنْ صَلٰوتِہٖ فَاِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی جَاعِلٌ فِیْ بَیْتِہٖ مِنْ صَلٰوتِہٖ خَیْرًا **ترجمہ** جابر نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص نماز اپنی مسجد مین پڑہے تو تہوڑی سی اپنی گہر کے لیے اٹہا رکہے اسلیے اللہ تعالے اوسکی نماز سے اوسکی گہر مین بہتری کرے گا **عَنْ** اَبِیْ مُوْسٰی عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ الْبَیْتِ الَّذِیْ یُذْکَرُ اللّٰہُ فِیْہِ وَالْبَیْتِ الَّذِیْ لَا یُذْکَرُ اللّٰہُ فِیْہِ مَثَلُ الْحَیِّ وَالْمَیِّتِ **ترجمہ** ابی موسے رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس گہر مین اسکی یاد ہوتی ہے اور جس مین نہین ہوتی وہ مثل زندہ اور مردے کی ہے **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَةَ رَضِیَ

باب صلوٰۃ النافلۃ فی البیوت

اللّٰہ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَجْعَلُوْا بُیُوْتَکُمْ مَقَابِرَ اِنَّ الشَّیْطَانَ یَنْفِرُ مِنَ الْبَیْتِ الَّذِیْ تُقْرَاُ فِیْہِ سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃِ **ترجمہ** ابوہریرہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ اسلیے کہ شیطان اوس گھر سے بھاگ جاتا ہے جس میں سورہ بقرہ پڑھی جاتی ہے **عَنْ** زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ احْتَجَرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حُجَیْرَۃً بِخُصَّفَۃٍ اَوْ حَصِیْرٍ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ فِیْہَا قَالَ فَتَتَبَّعَ اِلَیْہِ رِجَالٌ وَجَآءُوْا یُصَلُّوْنَ بِصَلٰوتِہٖ قَالَ ثُمَّ جَآءُوْا لَیْلَۃً فَحَضَرُوْا وَاَبْطَاَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْہُمْ قَالَ فَلَمْ یَخْرُجْ اِلَیْہِمْ فَرَفَعُوْا اَصْوَاتَہُمْ وَحَصَبُوا الْبَابَ فَخَرَجَ اِلَیْہِمْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُغْضَبًا فَقَالَ لَہُمْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا زَالَ بِکُمْ صَنِیْعُکُمْ حَتّٰی ظَنَنْتُ اَنَّہٗ سَیُکْتَبُ عَلَیْکُمْ فَعَلَیْکُمْ بِالصَّلٰوۃِ فِیْ بُیُوْتِکُمْ فَاِنَّ خَیْرَ صَلٰوۃِ الْمَرْءِ فِیْ بَیْتِہٖ اِلَّا الصَّلٰوۃَ الْمَکْتُوْبَۃَ **ترجمہ** زید بن ثابت نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک حجرہ بنایا کھجور کے پتوں وغیرہ کا یا بوریے کا اور نکلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اس میں نماز پڑھنے لگے پھر آپکے پیچھے بہت لوگ اقتدا کرنے لگے اور آپ کی ساتھ نماز پڑھنے لگے پھر ایک رات لوگ سب آئے اور آپ نے دیر کی اور نہ نکلے اون کیطرف اور لوگوں نے آپکی طرف آواز دین بلند کیں اور دروازے پر کنکریاں ماریں پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انکے طرف نکلے غصہ سے اور فرمایا تم اپنے گھروں میں نماز پڑھو اس لیے کہ بہتر نماز آدمی کی وہی ہے جو گھر میں ہو مگر فریضہ

عَنْ زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اتَّخَذَ حُجْرَۃً فِی الْمَسْجِدِ مِنْ حَصِیْرٍ فَصَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْہَا لَیَالِیَ حَتّٰی اجْتَمَعَ اِلَیْہِ نَاسٌ نَذَکَرَ نَحْوَہٗ وَزَادَ فِیْہِ وَلَوْ کُتِبَ عَلَیْکُمْ مَا قُمْتُمْ بِہٖ **ترجمہ** زید بن ثابت نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک حجرہ بنایا مسجد میں بوریے سے اور نماز پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسمیں کئی رات یہانتک کہ لوگ جمع ہوئے اور ذکر کی حدیث مانند سابق کی اور اسمیں یہ زیادہ کیا کہ اگر فرض ہو جاتی تمپر یہ نماز تو تم اسکو ادا نہ کر سکتے

باب فَضِیْلَۃِ الْعَمَلِ الدَّآئِمِ ہمیشہ کے عمل کی فضیلت

عَنْ عَآئِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا اَنَّہَا قَالَتْ کَانَ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَصِیْرٌ وَکَانَ یُحْجِرُہٗ مِنَ اللَّیْلِ فَیُصَلِّیْ فِیْہِ

فَجَعَلَ النَّاسُ يُصَلُّوْنَ بِصَلٰوتِهٖ يَبْسُطُهٗ بِالنَّهَارِ فَنَابُوْا ذَاتَ لَيْلَةٍ فَقَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ
عَلَيْكُمْ مِّنَ الْاَعْمَالِ مَا تُطِيْقُوْنَ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَمَلُّ حَتّٰى تَمَلُّوْا وَاِنَّ اَحَبَّ الْاَعْمَالِ اِلَى اللّٰهِ
مَا دُوْوِمَ عَلَيْهِ وَاِنْ قَلَّ وَكَانَ اٰلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا عَمِلُوْا عَمَلًا اَثْبَتُوْا

ترجمہ حضرت عائشہ ام المومنین رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کا ایک بوریا تھا کہ آپ اسکو گھیر لیا کرتے تھے رات کو اُس مین نماز پڑھا کرتے تھے اور
لوگ بھی آپکے ساتھ نماز پڑھنے لگے اور دن کو اسکو بچھا لیتے تھے پھر لوگون نے ایک دن ہجوم
کیا آپ نے فرمایا اے لوگو اتنا عمل کرو جتنے کی تمکو سہار ہو اسلیے کہ اللہ ثواب دینے سے نہین تھکتا
تم عمل سے تھک جاؤگے اور بہتر پیارا اللہ کے آگے وہ عمل ہے جسکو ہمیشہ کیا کرین اگرچہ تھوڑا ہو اور
آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی قاعدہ تھا کہ جب کوئی کام کرین اوسکو ہمیشہ کیا کرین **عَنْ**
عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ اَيُّ الْعَمَلِ اَحَبُّ
اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى قَالَ اَدْوَمُهٗ وَاِنْ قَلَّ **ترجمہ** حضرت عائشہ ام المومنین رضی اللہ عنہا سے مروی
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے پوچھا کہ کون سا عمل بہت پیارا ہے اللہ کو آپنے فرمایا جو ہمیشہ
ہو اگرچہ تھوڑا ہو **عَنْ** عَلْقَمَةَ قَالَ سَاَلْتُ اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَ
قُلْتُ يَا اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ كَيْفَ كَانَ عَمَلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ كَانَ
يَخُصُّ شَيْئًا مِّنَ الْاَيَّامِ قَالَتْ لَا كَانَ عَمَلُهٗ دِيْمَةً وَاَيُّكُمْ يَسْتَطِيْعُ مَا كَانَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَطِيْعُ **ترجمہ** علقمہ نے ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے
پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت کا کیا حال تھا آیا کسی دن کو خاص فرماتے تھے کسی
عبادت کو یا نہین انہون نے فرمایا کہ نہین انکی عبادت ہمیشہ کی تھی اور تم مین سے کون انکی سی
عبادت کر سکتا ہے جو وہ کرتے تھے **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحَبُّ الْاَعْمَالِ اِلَى اللّٰهِ اَدْوَمُهَا وَاِنْ قَلَّ قَالَ وَكَانَتْ
عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اِذَا عَمِلَتِ الْعَمَلَ لَزِمَتْهُ **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا
فرماتی ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سب سے زیادہ پیارا عمل اللہ کے آگے وہ ہے جو
ہمیشہ ہو اگرچہ تھوڑا ہو راوی نے کہا اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی عادت تھی کہ جب کوئی عبادت

کرتین ہمیشہ اسکو لازم کرلیتیں **عَنْ** اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْمَسْجِدَ وَحَبْلٌ مَمْدُوْدٌ بَیْنَ سَارِیَتَیْنِ فَقَالَ مَا ھٰذَا قَالُوْا لِزَیْنَبَ تُصَلِّیْ فَاِذَا کَسِلَتْ اَوْ فَتَرَتْ اَمْسَکَتْ بِہٖ فَقَالَ حُلُّوْہُ لِیُصَلِّ اَحَدُکُمْ نَشَاطَہٗ فَاِذَا کَسِلَ اَوْ فَتَرَ قَعَدَ وَفِیْ حَدِیْثِ زُھَیْرٍ فَلْیَقْعُدْ **ترجمہ** انس نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد مین آئے اور ایک رسی دو کھمبون کے بیچ مین لٹکتی دیکھی کہا یہ کیا ہے لوگون نے عرض کی یہ رسی زینب کی ہے اور وہ نماز پڑہتی ہتی ہین جب سست ہوجاتی ہین یا تھک جاتی ہین اسکو پکڑلیتی ہین آپ نے فرمایا اسکو کھول ڈالو چاہیے کہ تم مین سے ہر ایک اپنی خوشی کے موافق نماز پڑہے جب سست ہوجاوے یا تھک جاوے بیٹھ رہے اور زہیر کے روایت مین یہ ہے کہ چاہیے کہ بیٹھ رہے مسلم نے کہا اور بیان کی ہمسے یہ روایت شیبان بن فروخ نے اون سے عبد الوارث اون سے عبد العزیز نے اون سے انس نے انہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے **عَنْ** عُرْوَۃَ بْنِ الزُّبَیْرِ اَنَّ عَائِشَۃَ زَوْجَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَخْبَرَتْہُ اَنَّ الْحَوْلَاءَ بِنْتَ تُوَیْتِ بْنِ حَبِیْبِ بْنِ اَسَدِ بْنِ عَبْدِ الْعُزّٰی مَرَّتْ بِھَا عِنْدَھَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ ھٰذِہِ الْحَوْلَاءُ بِنْتُ تُوَیْتٍ تَذْکُرُ اَنَّھَا لَا تَنَامُ اللَّیْلَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَنَامُ اللَّیْلَ خُذُوْا مِنَ الْعَمَلِ مَا تُطِیْقُوْنَ فَوَاللّٰہِ لَا یَسْاَمُ اللّٰہُ حَتّٰی تَسْاَمُوْا **ترجمہ** عروہ کو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہ حولا بنت تویت انکے پاس سے گذری اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انکے نزدیک تشریف رکہتے تہے تو مین نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ یہ حولا بنت تویت ہین اور لوگ کہتے ہین کہ یہ رات بہر سوتین نہین تو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ یہ سوتیں نہین رات کو پہر فرمایا اختیار کرو عمل سے جسقدر کی تمہین طاقت ہو اور قسم ہے اللہ کی تم تہک جاوگے اور اللہ نہین تہکیگا **عَنْ** عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَتْ دَخَلَ عَلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَعِنْدِیْ امْرَاَۃٌ فَقَالَ مَنْ ھٰذِہٖ فَقُلْتُ امْرَاَۃٌ لَا تَنَامُ تُصَلِّیْ قَالَ عَلَیْکُمْ مِنَ الْعَمَلِ مَا تُطِیْقُوْنَ فَوَاللّٰہِ لَا یَمَلُّ اللّٰہُ حَتّٰی تَمَلُّوْا وَکَانَ اَحَبُّ الدِّیْنِ اِلَیْہِ مَا دَاوَمَ عَلَیْہِ صَاحِبُہٗ وَفِیْ حَدِیْثِ اَبِیْ اُسَامَۃَ اَنَّھَا امْرَاَۃٌ مِنْ بَنِیْ اَسَدٍ **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور میرے

پاس ایک عورت بیٹھی تھی آپنے پوچھا کہ یہ کون ہے مین نے کہا یہ ایسی عورت ہی جو سوتی نہین اور نماز پڑھتی رہتی ہے آپنے فرمایا عمل اتنا کرو جتنی تم کو طاقت ہو قسم ہے اللہ کی کہ اللہ ثواب دینے سے نہین تھکے گا اور تم تھک جاؤگے اور حضرت کو دین کی عبادتون مین سے وہی پسند تھی جو ہمیشہ ہو دایو اسامہ کی روایت مین یہ ہی کہ یہ ایکعورت ہی بنی اسکے قبیلہ کی ۔ **باب** اَلرَّجُلِ مَنْ نَعَسَ فِیْ صَلٰوتِہٖ اَوِ اسْتَعْجَمَ عَلَیْہِ الْقُرْاٰنُ اَوِالذِّکْرُ بِاَنْ یَّرْقُدَ اَوْیَقْعُدَ حَتّٰی یَذْھَبَ عَنْہُ ذٰلِکَ اونگھکے وقت نماز تمام کرکے سو رہنے کا بیان ۔ **عن** عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا نَعَسَ اَحَدُکُمْ فِی الصَّلٰوۃِ فَلْیَرْقُدْ حَتّٰی یَذْھَبَ عَنْہُ النَّوْمُ فَاِنَّ اَحَدَکُمْ اِذَا صَلّٰی وَھُوَ نَاعِسٌ لَعَلَّہٗ یَذْھَبُ یَسْتَغْفِرُ فَیَسُبُّ نَفْسَہٗ **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب ایک کو تم مین سے اونگھہ آجاوے نماز مین تو چاہیے کہ سو رہے یہانتک کہ نیند اوسکی جاتی رہے اس لیے کہ جب تم مین سے کوئی اونگھتے ہی لگتا ہی تو گمان ہی کہ وہ مغفرت مانگنے کا ارادہ کرے اور اپنی جان کو گالیان دینے لگے **عن** ھَمَّامِ بْنِ مُنَبِّہٍ قَالَ ھٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُوْھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنْ مُحَمَّدٍ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَذَکَرَ اَحَادِیْثَ مِنْھَا وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ اَحَدُکُمْ مِّنَ اللَّیْلِ فَاسْتَعْجَمَ الْقُرْاٰنُ عَلٰی لِسَانِہٖ فَلَمْ یَدْرِ مَا یَقُوْلُ فَلْیَضْطَجِعْ **ترجمہ** ہمام بن منبہ نے کہا کہ یہ وہ حدیثین ہین کہ ابوہریرہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہین اونمین سے ایک یہ ہی کہ آپ نے فرمایا جب کوئی تم مین رات کو نماز پڑھتا ہو اور قرآن ہین اٹکنے لگے زبان اس کی کہ (نیند کے غلبے سے) نجانتا ہو کہ کیا کہتا ہے تو چاہیے کہ لیٹ رہے ۔ **باب** اَلْاَمْرِ بِتَعَھُّدِ الْقُرْاٰنِ قرآن کی نگہبانی کرنے کا باب **عن** عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَمِعَ رَجُلًا یَقْرَاُ مِنَ اللَّیْلِ فَقَالَ یَرْحَمُہُ اللّٰہُ لَقَدْ اَذْکَرَنِیْ کَذَا وَکَذَا اٰیَۃً کُنْتُ اَسْقَطْتُھَا مِنْ سُوْرَۃِ کَذَا وَکَذَا **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص کا قرآن پڑھنا مسجد مین سنتے تھے تب اپنے فرمایا اللہ اوسپر رحمت کرے مجھے اس نے فلانی آیتہ یاد دلادی جسکو مین فلانی سورت سے چھوڑ دیتا تھا **عن** عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا قَالَتْ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَسْمَعُ قِرَاءَۃَ رَجُلٍ فِی الْمَسْجِدِ فَقَالَ یَرْحَمُہُ اللّٰہُ لَقَدْ اَذْکَرَنِیْ اٰیَۃً کُنْتُ اُنْسِیْتُھَا **ترجمہ**

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص کا قرآن پڑھنا مسجد میں سنتے ہے
تب آپ نے فرمایا اللہ اوسپر رحمت کرے مجھ اس نے ایک آیت یاد دلادی جو میں بھلا دیا گیا تھا۔ **عَنْ**
عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا مَثَلُ صَاحِبِ الْقُرْاٰنِ
كَمَثَلِ الْاِبِلِ الْمُعَقَّلَةِ اِنْ عَاهَدَ عَلَيْهَا اَمْسَكَهَا وَاِنْ اَطْلَقَهَا ذَهَبَتْ
ترجمہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قرآن یاد کرنیوالے کی
مثال ایسی ہے جیسے اوس اونٹ کی جسکا ایک پیر بندھا ہو کہ اگر اسکو مالک نے اس کا خیال رکھا تو رہا اور اگر
چھوڑ دیا تو چلدیا۔ **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ مَالِكٍ وَّزَادَ فِيْ حَدِيْثِ مُوْسٰى بْنِ عُقْبَةَ وَاِذَا قَامَ صَاحِبُ الْقُرْاٰنِ
فَقَرَاَهُ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ ذَكَرَهُ وَاِنْ لَّمْ يَقُمْ بِهٖ نَسِيَهُ **ترجمہ** عبداللہ بن عمر نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل
حدیث مالک کی روایت کیا اور اس میں موسی بن عقبہ کی روایت سے زیادہ کیا ہے کہ قرآن یاد کرنے
والا جب اوٹھکر رات کو اور دن کو پڑھتا رہتا ہے یاد رکھتا ہے اور اگر نہ پڑھتا رہا
تو بھول گیا۔ **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِئْسَمَا لِاَحَدِكُمْ
يَقُوْلُ نَسِيْتُ اٰيَةَ كَيْتَ وَكَيْتَ بَلْ هُوَ نُسِّيَ اِسْتَذْكِرُوا الْقُرْاٰنَ فَلَهُوَ اَشَدُّ تَفَصِّيًا
مِّنْ صُدُوْرِ الرِّجَالِ مِنَ النَّعَمِ بِعُقُلِهَا **ترجمہ** عبداللہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
بہت برا ہے کوئی تم میں کا یہ کہے کہ میں فلان فلان آیت بھول گیا بلکہ یوں کہنا چاہیے کہ بھلا دیا گیا اور قرآن
کا خیال اور یاد رکھو کہ وہ لوگوں کے سینوں سے ان چار پایوں سے زیادہ بھاگنے والا ہے جنکی ایک
ٹانگ بندھی ہو **فائدہ** اکثر اونٹ کے آگے کا پیر یعنے زانو باندھتے ہیں اور وہ
تیز پیر سے بھی چلسکتا ہے اسی کو عقل کہتے ہیں اور بھول گیا کے کہنے کو آپ نے مکروہ
جانا کہ اسمیں کہنے والے کی بے پرواہی اور غفلت ٹپکتی ہے اور اللہ تعالیٰ کا فرمان کے واسطے فرماتا
اَتَتْكَ اٰيَاتُنَا فَنَسِيْتَهَا وَكَذٰلِكَ الْيَوْمَ تُنْسٰى یعنے تیرے پاس ہماری آیتیں آئیں اور تو
اسکو بھول گیا اسیطرح آج بھلایا جاوے گا اور یہ کراہت تنزیہی ہے۔ **عَنْ** شَقِيْقٍ قَالَ سَمِعْتُ
عَبْدَ اللّٰهِ تَعَاهَدُوْا هٰذِهِ الْمَصَاحِفَ وَرُبَّمَا قَالَ الْقُرْاٰنَ فَلَهُوَ اَشَدُّ تَفَصِّيًا مِّنْ صُدُوْرِ
الرِّجَالِ مِنَ النَّعَمِ مِنْ عُقُلِهٖ قَالَ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقُلْ

احدکم نسیت ایۃ کیت کیت بل ھو نسی ترجمہ شقیق نے کہا عبداللہ نے کہا قرآن کا خیال رکھو اسلیے کہ وہ سینوں سے اون چار پایون سے جلد بھاگنے والا ہے جنکا ایک زانو بندھا ہو اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی تم مین سے یہ نہ کہے کہ فلان فلان آیت مین بھول گیا بلکہ یون کہے بھلا دیا گیا **عن** شقیق بن سلمۃ قال سمعت ابن مسعود رضی اللہ عنہ یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول بئس ما للرجل ان یقول نسیت سورۃ کیت وکیت او نسیت ایۃ کیت وکیت بل ھو نسی ترجمہ شقیق نے کہا مین نے ابن مسعود سے سنا وہ کہتے تھے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ فرماتے تھے آدمی کو یہ کہنا کہ مین فلان فلان آیت بھول گیا بہت برا ہے بلکہ یون کہنا چاہیے کہ بھلا دیا گیا **عن** ابی موسی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال تعاھدوا القرآن فوالذی نفس محمد بیدہ لھو اشد تفلتا من الابل فی عقلھا ترجمہ ابی موسی نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خیال رکھو اس قرآن کا اسلیے کہ جان محمد کی جس کے ہاتھ مین ہے اوسکی قسم ہے کہ وہ اونٹ سے زیادہ بھاگنے والا ہے اپنے بندھن سے

باب استحباب تحسین الصوت بالقرآن خوش آوازی سے قرآن پڑھنے کا بیان **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ یبلغ بہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ما اذن اللہ لشیء ما اذن لنبی حسن الصوت یتغنی بالقرآن ترجمہ ابوہریرہ اسکو نبی صلے اللہ علیہ وسلم تک پہونچاتے تھے کہ آپ نے فرمایا اللہ تعالے ایسی محبت سے کسیچیز کو نہین سنتا جیسے نبی خوش آواز کو جو خوش آوازی سے قرآن پڑھے **ف** اذن اور سماع دونون کے معنے لغت مین سننے کے ہین اور یہ ایک صفت ہے پروردگار تعالی کی کہ موصوف کو اسپر بلا کیف مثل اور صفات کی ایمان لانا ضرور ہے **عن** ابن شھاب بھذا الاسناد قال کما اذن لنبی یتغنی بالقرآن ترجمہ ابن شہاب نے بھی یہی روایت اسی اسناد سے ذکر کی مگر اس مین یہ لفظ ہین جو مذکور ہوئے مضمون دونون کا ایک ہے **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ما اذن اللہ لشیء ما اذن لنبی حسن الصوت یتغنی بالقرآن یجھر بہ ترجمہ ابوہریرہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ اللہ تعالے اس طرح کسی بات کو نہین سنتا جس طرح خوش آواز نبی کی آواز سنتا ہے جو قرآن پڑھتا ہو پکار کر

عَنِ ابْنِ الْهَادِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ سَوَاءً وَّقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَقُلْ سَمِعَ ترجمہ ابن ہاد نے اسی سند سے مثل اسی کی روایت کیا اور سمع کا لفظ نہیں کہا عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَذِنَ اللّٰهُ لِشَيْءٍ كَاَذَنِهٖ لِنَبِيٍّ يَتَغَنّٰى بِالْقُرْاٰنِ يَجْهَرُ بِهٖ ترجمہ اسکا وہی جو اوپر گذرا مُسْلِمٌ نے کہا اور روایت کی ہم سے یحیی بن ایوب اور قتیبہ بن سعید نے اور ابن حجر نے سب نے کہا کہ روایت کی ہم سے اسمعیل نے اون سے محمد بن عمرو نے اون سے ابی سلمہ نے اون سے ابوہریرہ نے اونہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یحیی بن کثیر کی روایت کی مثل مگر یحیی نے اپنی روایت مین کاذن نہ کہا عَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ قَيْسٍ اَوِ الْاَشْعَرِيَّ اُعْطِيَ مِزْمَارًا مِّنْ مَّزَامِيْرِ اٰلِ دَاوٗدَ ترجمہ بریدہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عبداللہ بن قیس یا فرمایا اشعری کو ایک آواز دی گئی ہے آل داؤد کی آوازون مین سے عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَبِيْ مُوْسٰى لَوْ رَاَيْتَنِيْ وَاَنَا اَسْتَمِعُ قِرَاءَتَكَ الْبَارِحَةَ لَقَدْ اُوْتِيْتَ مِزْمَارًا مِّنْ مَّزَامِيْرِ اٰلِ دَاوٗدَ ترجمہ ابوموسی نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابوموسی اگر تم مجھے دیکھتے جب مین تمہاری قرارت سن رہا تھا کل کی رات کو تو بہت خوش ہوتے بیشک تمکو ایک آواز دی گئی ہے آل داؤد کی آوازون مین سے عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ يَقُوْلُ قَرَاَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ فِيْ مَسِيْرٍ لَّهٗ سُوْرَةَ الْفَتْحِ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ فَرَجَّعَ فِيْ قِرَاءَتِهٖ قَالَ مُعَاوِيَةُ لَوْلَا اَنِّيْ اَخَافُ اَنْ يَّجْتَمِعَ عَلَيَّ النَّاسُ لَحَكَيْتُ لَكُمْ قِرَاءَتَهٗ ترجمہ عبداللہ بن مغفل کہتے ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جس سال مکہ فتح ہوا اپنے راہ مین سورہ فتح پڑہی (یعنے انا فتحنا) اپنی سواری پر اور آواز کو ہلاتے گئے اپنی قرارت مین معویہ نے کہا اگر مجھے اسکا خوف نہوتا کہ لوگ مجھے گھیر لینگے تو مین انکی قرارت تمکو سناتا ف ترجیع کہتے ہین آواز کے لرزنے اور کانپنے کو کہ وہ نہایت لطف دیتی ہے اور خوش آوازی کا قرآن مین ہونا باعث ہے دلپر اس کے زیادہ اثر کرنیکا اسی لیے مستحب ہے کہ نہایت آواز خوش سے اداکرین مگر گویون اور

عشاق فساق کے آواز سے پڑہنا بے ادبی ہے **عن** عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ تعالی عنہ قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم فتح مکۃ علی ناقتہ یقرأ سورۃ الفتح قال فقرأ ابن مغفل ورجع فقال معویۃ لولا الناس لاخذت لکم بذالک الذی ذکرتم ان ابن مغفل عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** عبداللہ بن مغفل نے کہا دیکہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فتح مکہ کے دن ان کی اونٹنی پہ آپ سورہ فتح پڑہتے تہے اور ابن مغفل رضی اللہ تعالی عنہ نے پڑہا اور آواز کو دوہرایا معویہ نے کہا اگر لوگ نہ ہوتے تو مین بہی ویسی ہی قرات شروع کرتا جیسے ابن مغفل نے ذکر کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے **عن** شعبۃ بہذا الاسناد نحوہ وفی حدیث خالد بن الحارث قال علی راحلتہ یسیر وھو یقرأ سورۃ الفتح **ترجمہ** شعبہ سے اسی اسناد سے مانند اسکی مروی ہوا اور خالد بن حارث کی روایت مین ہے کہ آپ اپنی سواری پر سوار تہے اور سورہ فتح پڑہتے جاتے تہے **باب** نزول السکینۃ لقراءۃ القرآن قرات قرآن کی برکت سے سکینہ کا اترنا **عن** البراء رضی اللہ تعالی عنہ قال کان رجل یقرأ سورۃ الکہف وعندہ فرس مربوط بشطنین فتغشتہ سحابۃ فجعلت تدور وتدنو وجعل فرسہ ینفر منہا فلما اصبح اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فذکر ذلک لہ فقال تلک السکینۃ نزلت للقرآن **ترجمہ** براء نے کہا ایک شخص سورہ کہف پڑہتا تہا اور اس کے پاس ایک گہوڑا بندہا تہا دو لمبی رسیون مین سو اوس پر ایک بدلی آنے لگی اور وہ گہومنے لگی اور قریب آنے لگی اور اسکا گہوڑا اوسکو دیکہکر بہاگنے لگا پہر جب صبح ہوئی وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور اسکا ذکر آپ سے کیا تو آپ نے فرمایا یہ تسکین ہے کہ اوترتی ہے قرآن کی برکت سے **ف** سکینہ کے کئی معنے مین مختار اور عمدہ اس مین یہ ہے کہ وہ ایک شی ہے اللہ تعالی کی پیدا کی ہوئی کہ اسمین اطمینان اور رحمت ہے اور اس کے ساتہہ فرشتے ہین اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ امت مین کا ایک آدمی فرشتون کو دیکہہ سکتا ہے اور فضیلت قرات کی اور سبب نزول رحمت ہونا اوس کا اور حضور ملائکہ کا وقت قرات کے ثابت ہوا **عن** البراء یقول قرء رجل الکہف وفی الدار دابۃ فجعلت تنفر فنظر فاذا ضبابۃ او سحابۃ قد غشیتہ قال فذکر ذلک للنبی

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اقْرَأْ فُلَانُ فَاِنَّهَا السَّكِيْنَةُ تَنَزَّلَتْ عِنْدَ الْقُرْاٰنِ اَوْ تَنَزَّلَتْ لِلْقُرْاٰنِ ترجمہ براء کہتے ہین کہ ایک شخص نے سورہ کہف پڑہی اور گہر مین ایک جانور بندہا تہا سو وہ بہاگنے لگا جب اس نے نظر کی تو دیکہا کہ ایک بدلی ہے کہ اوس نے اسکو ڈانک لیا ہے پہر اوسنے ذکر کیا اسکا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے تو آپ نے فرمایا پڑہی جا اے فلان سلیم کہ یہ تسکین ہے کہ اترتی ہے قرآن کی قرات کے وقت ۔ عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ یَقُوْلُ فَذَکَرَ نَحْوَهٗ غَیْرَ اَنَّهُمَا قَالَا تَنَفَّرَتْ ترجمہ ابی اسحاق نے کہا سنا مین نے براء سے کہ وہ کہتے تہے پہر ذکر کی حدیث مانند اس کی مگر اتنا ہے کہ انہون نے تنفر کا لفظ کہا ۔ عَنْ اُسَیْدِ بْنِ حُضَیْرٍ بَیْنَمَا هُوَ لَیْلَةً یَقْرَأُ فِیْ مِرْبَدِهٖ اِذْ جَالَتْ فَرَسُهٗ فَقَرَأَ ثُمَّ جَالَتْ اُخْرٰی فَقَرَأَ ثُمَّ جَالَتْ اَیْضًا قَالَ اُسَیْدٌ فَخَشِیْتُ اَنْ تَطَأَ یَحْیٰی فَقُمْتُ اِلَیْهَا فَاِذَا مِثْلُ الظُّلَّةِ فَوْقَ رَاْسِیْ فِیْهَا اَمْثَالُ السُّرُجِ عَرَجَتْ فِی الْجَوِّ حَتّٰی مَا اَرَاهَا قَالَ فَغَدَوْتُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بَیْنَمَا اَنَا الْبَارِحَةَ مِنْ جَوْفِ اللَّیْلِ اَقْرَأُ فِیْ مِرْبَدِیْ اِذْ جَالَتْ فَرَسِیْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِقْرَأْ ابْنَ حُضَیْرٍ قَالَ فَقَرَأْتُ ثُمَّ جَالَتْ اَیْضًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِقْرَأْ ابْنَ حُضَیْرٍ قَالَ فَقَرَأْتُ ثُمَّ جَالَتْ اَیْضًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِقْرَأْ ابْنَ حُضَیْرٍ قَالَ فَانْصَرَفْتُ وَکَانَ یَحْیٰی قَرِیْبًا مِنْهَا فَخَشِیْتُ اَنْ تَطَاَهُ فَرَاَیْتُ مِثْلَ الظُّلَّةِ فِیْهَا اَمْثَالُ السُّرُجِ عَرَجَتْ فِی الْجَوِّ حَتّٰی مَا اَرَاهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ الْمَلٰٓئِكَةُ کَانَتْ تَسْتَمِعُ لَكَ وَلَوْ قَرَاْتَ لَاَصْبَحَتْ یَرَاهَا النَّاسُ مَا تَسْتَتِرُ مِنْهُمْ ترجمہ اسید بن حضیر اپنی کہجور کی کہریان مین ایک شب قرآن پڑہتے تہے کہ ان کا گہوڑا کودنے لگا اور وہ پڑہتے جاتے تہے اور وہ پہر کودتا تہا پہر وہ پڑہنے لگے پہر وہ کودنے لگا تو انہون نے کہا مین پڑہا کہ کہین بچہہ کو پہل نہ ڈالے سو مین اسکے پاس جا کہڑا ہوا اور کیا دیکہتا ہون کہ ایک سائبان ہے میرے سر پہ ہے کہ اوس مین چراغ سے روشن ہے اور وہ اوپر کو چڑہ چلا یہانتک کہ مین نے اس کو پہر نہ دیکہا پہر مین صبح کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوا اور عرض کی کہ یا رسول اللہ شب کو اپنی کہریان مین قرآن پڑہتا تہا کہ میک بار کی میرا گہوڑا کودنے لگا تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

پڑھی جا ای ابن حضیر انہون نے عرض کی کہ مین پڑہی گیا پہر وہ کودنے لگا پہر فرمایا آپ نے کہ پڑہی جا
ای ابن حضیر انہون نے کہا پہر مین پڑہی گیا پہر وہ ایسا ہی کودنے لگا پہر آپ نے فرمایا پڑہی جا ای
ابن حضیر انہون نے کہا جب مین فارغ ہوا اور بچہ گھوڑے کے پاس تہا تو مجہے خوف ہوا کہ کہین
یہ بچے کو پہل نڈالے اور مین نے دیکہا ایک سائبان سا کہ اس مین چراغ سے روشن تہی اور وہ اوپر کو
چڑہ گیا یہانتک کہ مین اسے نہ دیکہتا تہا تب فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرشتے تہے کہ
تمہاری قرارت سنتے تہے اور تم پڑہی جاتے تو صبح کرتے اس طرح کہ لوگ انکو دیکہتے اور وہ انکی نظر
سے پوشیدہ نہ ہوتے ف معلوم ہوا کہ فرشتون کو دیکہنا محال نہین **عَنْ** اَبِیْ مُوْسٰی الْاَشْعَرِیِّ
رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِیْ یَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ
مَثَلُ الْاُتْرُجَّۃِ رِیْحُہَا طَیِّبٌ وَّطَعْمُہَا طَیِّبٌ وَمَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِیْ لَا یَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ مَثَلُ
التَّمْرَۃِ لَا رِیْحَ لَہَا وَطَعْمُہَا حُلْوٌ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِیْ یَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ مَثَلُ الرَّیْحَانَۃِ
رِیْحُہَا طَیِّبٌ وَّطَعْمُہَا مُرٌّ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِیْ لَا یَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ کَمَثَلِ الْحَنْظَلَۃِ
لَیْسَ لَہَا رِیْحٌ وَّطَعْمُہَا مُرٌّ ترجمہ ابی موسی نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہاوت
اس مومن کی جو قرآن پڑہتا ہے ترنج کی سی ہے کہ خوشبو اسکی عمدہ اور مزا اوسکا اچہا ہے اور کہاوت
اوس مومن کی جو قرآن نہین پڑہتا کہجور کی سی ہے کہ اوس مین بو نہین مگر مزا میٹہا ہے اور کہاوت
اس منافق کی جو قرآن پڑہتا ہے مانند پہول کی ہے کہ بو اوس کی اچہی ہے اور مزا اسکا کڑوا ہے اور
کہاوت اوس منافق کی جو قرآن نہین پڑہتا ہے اندرائن کی سی ہے کہ اوس مین خوشبو بہی نہین اور
مزا کڑوا ہے **عَنْ** قَتَادَۃَ بِہٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَہٗ غَیْرَ اَنَّہٗ فِیْ حَدِیْثِ ہَمَّامٍ بَدَلَ
الْمُنَافِقِ الْفَاجِرِ ترجمہ قتادہ سے بہی یہی روایت اسی اسناد سے مروی ہوئی مگر ہمام کی روایت
مین منافق کے بدلے فاجر ہے **بَابُ** فَضِیْلَۃِ حَافِظِ الْقُرْاٰنِ حافظ قرآن کی فضیلت کا بیان
عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْمَاہِرُ بِالْقُرْاٰنِ
مَعَ السَّفَرَۃِ الْکِرَامِ الْبَرَرَۃِ وَالَّذِیْ یَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ وَیَتَتَعْتَعُ فِیْہِ وَہُوَ عَلَیْہِ شَاقٌّ
لَہٗ اَجْرَانِ ترجمہ حضرت عائشہ ام المومنین رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا کہ قرآن کا مشاق (اوس سے حافظ مراد ہو سکتا ہے) اون بزرگ فرشتون کے ساتھ

ہے جو لوح محفوظ کے پاس لکھتے رہتے ہین اور جو قرآن پڑھتا ہے اور اس مین اٹکتا ہے اور اسکو محنت ہوتی ہے اوسکو دونا ثواب ہو **ف** اس سے یہ نہین ثابت ہوا کہ اٹکنے والے کا درجہ مشاق اور حافظ سے بڑھکر ہے بلکہ مطلب یہ ہے کہ اوسکو ایک اجر قراءت کا ہے ایک محنت کا **مُسْلِم** نے کہا اور زہیر نے کہا ہم سے محمد بن مثنی نے اون سے ابن ابی عدی نے ان سے سعید نے اور کہا مسلم نے روایت ہم سے ابوبکر نے اون سے وکیع نے اون سے ہشام نے دونون نے روایت کی قتادہ سے اسی اسناد سے اور وکیع کی روایت مین یہ لفظ ہین **وَالَّذِیْ یَقْرَأُہٗ وَہُوَ یَشْتَدُّ عَلَیْہِ لَہٗ اَجْرَانِ** یعنے جو پڑھتا ہے اور اسپر شاق ہوتی ہے اوسکے لیے دو ثواب ہین **بَابُ اِسْتِحْبَابِ قِرَاءَۃِ الْقُرْاٰنِ عَلٰی اَھْلِ الْفَضْلِ وَالْاِسْتِمَاعِ لِلْقَارِیْ اَفْضَلُ مِنَ الْمَقْرُوْءِ عَلَیْہِ** **ترجمہ** افضل کا اپنے سے کم کے آگے قرآن پڑھنے کا بیان **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ **اَنَّ** رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لِاُبَیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی اَمَرَنِیْ اَنْ اَقْرَأَ عَلَیْکَ قَالَ اٰللّٰہُ سَمَّانِیْ لَکَ قَالَ اللّٰہُ سَمَّاکَ لِیْ قَالَ فَجَعَلَ اُبَیٌّ یَبْکِیْ **ترجمہ** انس بن مالک نے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابی بن کعب سے (یہ سردار ہین سب قاریون کے) کہ اللہ عزت والے بزرگی والے نے مجھے حکم کیا کہ مین تمہارے آگے قرآن پڑھون انہون عرض کی کہ کیا اللہ جل جلالہ نے میرا نام آپ سے لیا آپنے فرمایا کہ ہان اللہ تعالی نے تمہارا نام میرے آگے لیا تو ابی بن کعب رونے لگے **ف** یہ رونا شکر اور بشاشت کا تھا کہ ہمکو نصیب ہوئی مشت خاک کی کہ رب الافلاک نے میرا نام لیا نتیجہ تھا قرآن سے الفت اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع سنت کا اور اس حدیث سے ثابت ہوا کہ افضل (ہی) اگر قرآن اپنے شاگرد یا کم درجہ والے کو سناتے تو مستحب ہے۔ اور حکمت اسمین یہ تھی کہ قرآن کی تلاوت اور سنانے مین کوئی کسی سے عار نہ کرے اور ہمیشہ علماء فضلا یہی اپنے شاگردون کو سناتے رہین اور اس سے جلالت شان حضرت ابی بن کعب کی معلوم ہوتی ہے اور اہلیت انکی تحمل قرآن کے باب مین اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آپ قاریون کے اور تالیون کے مقتدا ہوئے حضرت عمر نے بھی اپنے زمان خلافت مین جب تراویح کی جماعت قائم کی تو انہی کو امام قرار دیا **عَنْ** اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِاُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی اَمَرَنِیْ اَنْ اَقْرَأَ عَلَیْکَ لَمْ یَکُنِ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا قَالَ سَمَّانِیْ لَکَ اللّٰہُ قَالَ نَعَمْ فَبَکٰی **ترجمہ** وہی ہے جو اوپر گذرا مگر اسمین لم یکن الذین کفروا من اہل الکتاب

الذین کفروا کے سننے کا ذکر ہے **ف** یہ سورۂ چونکہ مختصر اور جامع اصول دین ہے اور مہمات امور اور تطہیر صدور اور اخلاص کے نور سے بھری ہے اسلیے اسی کے سنانے کا حکم ہوا اور شاید انکو کسی طرح کا شبہ آیا ہو کہ اس مین اسکا جواب مذکور ہو **عن** قتادۃ قال سمعت انسا یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لابی مثلہ **ترجمہ** قتادہ سے بھی وہی مضمون مروی ہوا **باب** فضل استماع القرآن وطلب القراءۃ من حافظہ للاستماع والبکاء عند القراءۃ والتدبر **قرآن سننے اور حافظ سے اسکی فرمایش کرنے اور رونا اور غور کرنے کا بیان** **عن** عبد اللہ رضی اللہ عنہ قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقرأ علی القرآن قال فقلت یا رسول اللہ اقرأ علیک وعلیک انزل قال انی احب ان اسمعہ من غیری فقرأت النساء حتی اذا بلغت فکیف اذا جئنا من کل امۃ بشہید وجئنا بک علی ہؤلاء شہیدا رفعت رأسی او غمزنی رجل الی جنبی فرفعت رأسی فرأیت دموعہ تسیل

ترجمہ عبد اللہ نے کہا کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میرے آگے قرآن پڑھو مین نے عرض کی کہ اے رسول اللہ کے مین آپ کے آگے پڑھون اور آپ ہی پر اترا ہے آپ نے فرمایا میرا جی چاہتا ہے کہ مین اور سے سنون پھر مین نے سورۂ نساء پڑھی یہانتک کہ جب مین اس آیت پر پہونچا فکیف اذا جئنا الخ تو مین نے سر اٹھایا یا مجھے کسنے چٹکی لی تو مین نے سر اٹھایا اور دیکھا کہ آپ کی آنسو بہہ رہی ہین۔

ف اس آیت کے معنی یہ ہین کہ کیسا ہوگا جب ہم بلائینگے ہر امت مین سے ایک حال بتانیوالا اور تجھکو بلائینگے ان سب کا حال بتانیکو اور اس آیت سے بڑی علو شان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معلوم ہوتی ہے کہ آپ تمامی امتون پر گواہی دینگے اور ہر نبی کی تصدیق کرینگے اور یہ رونا اس درجہ عالی کی خوشی اور مبارکبادی اور احوال قیامت کی یاد سے تھا اور اس سے معلوم ہوا کہ قرآن سننا اور اسکی فرمایش کرنا مستحب ہے اور قرآن سنکر رونا اور اس مین غور کرنا اور فکر کرنا دین کے عمدہ کامون مین سے ہے **عن** ابو عمیس بہذا الاسناد وزاد ہناد فی روایتہ قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رہو علی المنبر اقرأ علی **ترجمہ** اعمش سے یہی روایت اسی اسناد سے مروی ہے مگر اسمین اتنی زیادہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے کہا کہ قرآن پڑھو میرے آگے اور آپ منبر پر تھے۔

فائدہ اس سے معلوم ہوا کہ قاری اگر نیچے ہو اور سامع بلند جگہ مین تو یہ بے ادبی نہین ہے

عن ابراہیم رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعبد اللہ
بن مسعود رضی اللہ عنہما اقرأ علی قلت اقرأ علیک وعلیک انزل قال
انی احب ان اسمعہ من غیری قال فقرأ علیہ من اول سورۃ النساء الی قولہ فکیف
اذا جئنا من کل امۃ بشہید وجئنا بک علی ہؤلاء شہیدا فبکی قال مسعر وحدثنی
معن عن جعفر بن عمرو بن حریث عن ابیہ عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ قال قال
النبی صلی اللہ علیہ وسلم شہیدا علیہم ما دمت فیہم او ما کنت فیہم شک
مسعر ترجمہ ابراہیم نے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ بن مسعود سے کہا میرے آگے تم
قرآن پڑھو انہون نے عرض کی کہ مین آپ کے آگے پڑھون اور آپ کو اوپر اترا ہے آپ نے فرمایا میں
چاہتا ہون کہ اوسکو دوسرے سے سنون عرض عبداللہ نے سورہ نسا کے شروع سے پڑھا اس آیت تک
فکیف اور آپ روئے مسعر نے کہا روایت کی مجھ سے معن نے اون سے جعفر نے اون سے اون کے باپ نے
اون سے ابن مسعود نے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی شہیدا علیہم الآیۃ یعنی مین امت کے
حال سے واقف تہا جب تک اون مین تہا یعنے زندہ تہا مسعر کو شک ہے کہ کنت کہا یا دمت یعنی
دونون کے ایک ہین ف حضرت نے یہ آیت سورہ نسا کی جب سنی تو گویا اوس کے جواب مین جو حضرت
عیسی علیہ السلام کا قول یاد کیا کہ وہ بارگاہ الٰہی مین عرض کرینگے کہ جب تک مین زندہ تہا اپنی
امت کا حال سے واقف تہا پھر جب تو نے مجھ اٹھا لیا پھر انکا حال تو ہی جانتا ہے اس سے معلوم ہوا
کہ پیغمبر و نکو علم غیب نہین اور جو لوگ انکو یا اولیاؤن کو دور دور سے پکارتے ہین اور ان سے مدد چاہتے
ہین سخت نادان اور مشرک ہین اللہ تعالے شرک سے بچاوے آمین عن عبداللہ رضی
اللہ عنہ قال کنت بحمص فقال لی بعض القوم اقرأ علینا فقرأت علیہم
سورۃ یوسف قال فقال رجل من القوم واللہ ما ہکذا انزلت قال قلت ویحک
واللہ لقد اقرأنیہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال لی احسنت فبینما انا اکلمہ
اذ وجدت منہ ریح الخمر قال قلت اتشرب الخمر وتکذب بالکتاب لاترحم
حتی اجلدک قال فجلدہ الحد ترجمہ عبداللہ نے کہا مین حمص مین تہا مجھ سے لوگون
نے کہا ہم کو قرآن سناؤ مین نے اون پر سورہ یوسف پڑہی سو ایک شخص نے کہا اللہ کی قسم ایسا

نہین اوتا مین نے کہا تیری خرابی ہو اللہ کی قسم مین نے تو یہ سورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے
پڑہی ہے اوس نے کہا خیر غرض مین اوس سے بات کرہی رہا تہا کہ شراب کی بو اوس کیطرف سے آئی تو
مین نے کہا تو شراب پیتا ہے اور اللہ کی کتاب کو جہٹلاتا ہے تو جانے نپایے گا جب تک مین تجھے
حد نہ مارلون گا پہر مین نے اوسے کوڑے مارے **عن** الاعمش یہذا الاسناد ورایس فی حدیثہ
ابی معاویۃ فقال لی احسنت ترجمہ اعمش سے اسی سند سے یہ روایت مروی ہوئی اور ابو معاویہ
کی روایت مین احسنت کا ذکر نہین ہے **باب** فضل قراءۃ القرآن فی الصلوٰۃ وتعلمہ
نماز مین قرآن پڑہنے اور اسکی فضیلت کا بیان **عن** ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایحب احدکم اذا رجع الی اہلہ ان یجد فیہ
ثلاث خلفات عظام سمان قلنا نعم قال فثلاث ایات یقرء بہن احدکم
فی صلوتہ خیر لہ من ثلاث خلفات عظام سمان ترجمہ ابو ہریرہ نے کہا کہ رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم مین سے چاہتا ہے کہ جب گہر لوٹ کر آوے تو تین اونٹنیان حاملہ پاوے
کہ نہایت فربہ ہون بڑی بڑی ہمنے کہا بیشک آپ نے فرمایا پس تین آیتین کہ ائمہ آدمی نماز مین
پڑہتا ہے بہتر ہے اسکی لیے مین اونٹنیون سے جو بڑی اور موٹی ہون **ف** یہ تشبیہ صرف
دنیا کے لوگون کی فہمایش کے لیے آپ نے فرمائی ورنہ قرآن کی آیتین آخرت کی عمدہ نعمتین ابد
الآباد رہنے والی ہین رب العرش والسموات کی بارگاہ عالی مین درجات عالیات بڑہانی والیں
جنت کی بلند درجون پر چڑہانے والین بخلاف دنیا کی نعمتون کے کہ وہ سریع الزوال فنا ہوجانے
والی ہین **عن** عقبۃ بن عامر رضی اللہ عنہ قال خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم ونحن فی الصفۃ فقال ایکم یحب ان یغدو کل یوم الی بطحان او الی العقیق
فیاتی منہ بناقتین کوماوین فی غیر اثم ولا قطع رحم فقلنا یا رسول اللہ کلنا
نحب ذلک قال افلا یغدو احدکم الی المسجد فیعلم او یقرء ایتین من کتاب
اللہ تعالی خیر لہ من ناقتین وثلاث خیر لہ من ثلاث واربع خیر لہ من اربع و
من اعدادہن من الابل ترجمہ عقبہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے اور ہم لوگ
زیوان خانہ مین تہے تو آپ نے فرمایا تم مین سے کون چاہتا ہے کہ روز صبح کو بطحان یا عقیق کو

حاوی (یہ دونون بازارین نہین مدینہ مین اور وہان سو دو اونٹنیان بڑی بڑی کوہان کے لاوے بغیر
کسی گناہ کے اور بغیر اسکے کہ کسی ناتہ دار کی حق تلفی کرے تو ہم نے عرض کی یا رسول اللہ ہم سب اسکو
چاہتے ہین اور آپنے فرمایا پہر کیون نہین جاتا ہے تم مین سے ہر ایک مسجد کو اور کیون نہین سیکہتا یا
نہین پڑہتا دو آیتین اللہ کی کتاب کی جو بہتر ہون اوس کے لیے دو اونٹنیون سے اور تین بہتر ہین
تین اونٹنیون سے اور چار چار سے اور اسیطرح جتنی آیتین ہون اوتنی اونٹنیون سے بہتر ہین **باب**
فَضْلِ قِرَاءَةِ الْقُرْاٰنِ وَسُوْرَةِ الْبَقَرَةِ قرارت قرآن اور سورہ بقر کی فضیلت کا بیان **عَنْ** اَبِیْ اُمَامَةَ
الْبَاهِلِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اقْرَءُوا الْقُرْاٰنَ
فَاِنَّهٗ یَاْتِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ شَفِیْعًا لِّاَصْحَابِهٖ اقْرَءُوا الزَّهْرَاوَیْنِ الْبَقَرَةَ وَسُوْرَةَ اٰلِ عِمْرٰنَ فَاِنَّهُمَا
تَاْتِیَانِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ كَاَنَّهُمَا غَمَامَتَانِ اَوْ كَاَنَّهُمَا غَیَایَتَانِ اَوْ كَاَنَّهُمَا فِرْقَانِ مِنْ طَیْرٍ
صَوَافَّ تُحَاجَّانِ عَنْ اَصْحَابِهِمَا اقْرَءُوْا سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ فَاِنَّ اَخْذَهَا بَرَكَةٌ وَّتَرْكَهَا
حَسْرَةٌ وَّلَا یَسْتَطِیْعُهَا الْبَطَلَةُ قَالَ مُعَاوِیَةُ بَلَغَنِیْ اَنَّ الْبَطَلَةَ السَّحَرَةُ **ترجمہ** ابی امامہ
باہلی نے کہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ فرماتے تہے قرآن پڑہو اس لیے کہ وہ قیامت کے
دن اپنے پڑہنے والون کا سفارشی ہوکر آوے گا اور دو سورتین چمکتی پڑہو سورہ بقر اور سورہ آل عمران
اس لیے کہ وہ میدان قیامت مین آوین گے گویا دو بادل ہین یا دو سائبان ہین یا دو ٹکڑیان ہین اوڑتے
جانورون کی جہت کرتی ہوئی آوین گی اپنے لوگون کیطرف سے اور سورہ بقر پڑہو کہ لینا اسکا برکت ہے
اور چہوڑنا اسکا حسرت ہے اور اُسکا مقابلہ نہین کرسکتے جادوگر لوگ **عَنْ** مُعَاوِیَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ
مِثْلَهٗ غَیْرَ اَنَّهٗ قَالَ وَكَاَنَّهُمَا قَالَ فِیْ كِلَیْهِمَا وَلَمْ یَذْكُرْ قَوْلَ مُعَاوِیَةَ بَلَغَنِیْ **ترجمہ**
معاویہ نے بہی اس سند سے مثل اسکی روایت کی صرف اتنا ہی کہ انہون نے دونو جگہہ دکلیہما کہا پہنے او
کی جگہہ صرف دا و کہا اور قول معویہ کا نہین ذکر کیا **عَنِ** النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ الْكِلَابِیِّ رَضِیَ
اللّٰهُ عَنْهُ یَقُوْلُ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ یُؤْتٰی بِالْقُرْاٰنِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ
وَاَهْلِهِ الَّذِیْنَ كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ بِهٖ تَقْدُمُهٗ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ وَاٰلِ عِمْرٰنَ وَضَرَبَ لَهُمَا
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةَ اَمْثَالٍ مَا نَسِیْتُهُنَّ بَعْدُ قَالَ كَاَنَّهُمَا غَمَامَتَانِ
اَوْ ظُلَّتَانِ سَوْدَاوَانِ بَیْنَهُمَا شَرْقٌ اَوْ كَاَنَّهُمَا فِرْقَانِ مِنْ طَیْرٍ صَوَافَّ تُحَاجَّانِ عَنْ صَاحِبِهِمَا

ترجمہ نواس سمعان کے بیٹے کہتے ہین کہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا کہ قرآن کو قیامت
کے دن لاوین گے اوُنکو بھی جو اوسپر عمل کرتے تھے اور سورہ بقر اور آل عمران آگے آگے ہونگی
اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکی تین مثالین دین کہ مین انکو آجتک نہین بھولا اول یہہ
کہ وہ ایسے ہین جیسے دو بادل کے ٹکڑے یا ایسے ہین جیسے دو سائبان کالے کالے کہ اون مین روشنی
چمکتی ہو یا ایسے ہین جیسے دو ٹکڑیان چڑیون کے قطار باندہی ہوئی اور حجت کرتی ہونگی وہ دونو اپنے
صاحب کیطرف سے ف ان حدیثون سے بڑی فضیلت سورہ بقر ہ ۔۔۔ اور آل عمران کی معلوم
ہوئی اور معلوم ہوا کہ قرآن سے بڑھکر کوئی شفیع نہین جسکو اسکی شفاعت منظور ہو اسپر عمل کرے
اور عمل بغیر سیکھے معلوم ہوے نہین ہوسکتا پس عوام کو ضرور ہے کہ ترجمہ پڑہا کرین **باب**
فَضْلِ الْفَاتِحَةِ وَخَوَاتِيمِ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ وَالْآيَتَيْنِ سورہ فاتحہ اور خاتمہ سورہ بقر اور
آخر کی دو آیتون سورہ بقر کا ثواب **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ بَيْنَا جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ
السَّلَامُ قَاعِدٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ نَقِيْضًا مِّنْ فَوْقِهِ فَرَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ
هٰذَا بَابٌ مِّنَ السَّمَاءِ فُتِحَ الْيَوْمَ لَمْ يُفْتَحْ قَطُّ إِلَّا الْيَوْمَ فَنَزَلَ مِنْهُ مَلَكٌ فَقَالَ هٰذَا مَلَكٌ
نَزَلَ إِلَى الْأَرْضِ لَمْ يَنْزِلْ قَطُّ إِلَّا الْيَوْمَ فَسَلَّمَ وَقَالَ أَبْشِرْ بِنُوْرَيْنِ أُوْتِيتَهُمَا لَمْ يُؤْتَهُمَا نَبِيٌّ
قَبْلَكَ فَاتِحَةُ الْكِتَابِ وَخَوَاتِيمُ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ لَنْ تَقْرَأَ بِحَرْفٍ مِّنْهُمَا إِلَّا أُعْطِيتَهُ

ترجمہ عبداللہ بن عباس نے کہا ایک دن جبرئیل علیہ السلام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے
ہوئے تھے کہ ایک آواز بڑی زور کی سُنی دروازہ کہلنے کی اور اپنا سر اُٹھایا اور جبرئیل علیہ السلام
نے کہا یہ ایک دروازہ ہے آسمان کا کہ آج کہلا ہے اور کبھی نہین کہلا تھا مگر آج کے دن پہر اس
سے ایک فرشتہ اوترا اور جبرئیل علیہ السلام نے کہا کہ یہ فرشتہ جو زمین پہ اوترا ہے کبھی نہین
اوترا سو آج کے اور اس نے سلام کیا اور کہا خوشخبری ہو آپ کو دو نورون کی کہ آپکو عنایت ہوے
ہین اور کسی کو نبیون مین سے نہین ملے سوا آپ کو ایک سورہ فاتحہ ہے اور دوسرے خاتمہ سورہ بقر کا کوئی
حرف اس مین سے تم نہ پڑہوگے کہ اوسکی مانگی ہوئی چیز تمہے نہ ملے **عَنْ** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ
يَزِيْدَ قَالَ لَقِيْتُ أَبَا مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عِنْدَ الْبَيْتِ فَقُلْتُ حَدِيْثٌ بَلَغَنِيْ عَنْكَ
فِي الْآيَتَيْنِ فِيْ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ قَالَ نَعَمْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْآيَتَانِ

بَيْنَا

مِنْ اٰخِرِ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ مَنْ قَرَأَهُمَا فِيْ لَيْلَةٍ كَفَتَاهُ ترجمہ عبد الرحمن نے کہا مین ابو مسعود سے کعبہ شریفہ کے پاس ملا اور مین نے کہا مجھوا ایک حدیث تمہاری زبانی پہونچی ہے سورہ بقر کی دو آیتون کی فضیلت مین اُنہون نے کہا کہ ہان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ سورہ بقر کی دو آیتین جو رات کو پڑھے اُسکو کافی ہین ف اسکو کافی ہین یعنے تہجد کے بدلے یا شیطان سے بچنے کو کافی ہین یا اور آفتون سے بچنے کو عَنْ مَنْصُوْرٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ ترجمہ اوپر گذرا عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَلْاَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ هَاتَيْنِ الْاٰيَتَيْنِ مِنْ اٰخِرِ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ فِيْ لَيْلَةٍ كَفَتَاهُ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ فَلَقِيْتُ اَبَا مَسْعُوْدٍ وَهُوَ يَطُوْفُ بِالْبَيْتِ فَسَاَلْتُهُ فَحَدَّثَنِيْ بِهٖ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ ابو مسعود نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو دو آیتین آخر سورہ بقر کی پڑھے اُسکو رات بھر کفایت کرین گی عبد الرحمن نے کہا کہ پھر مین ابو مسعود سے ملا اور وہ کعبہ کا طواف کرتے تھے سو مین نے اون سے پوچھا اور اُنہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف سے وہی بیان کیا ف پھر عبد الرحمن کو یہہ حدیث ابو مسعود سے بواسطہ کسی راوی کے پہونچی تہی اس لیے انہون نے چاہا کہ بلا واسطہ بھی اون سے سن لین تاکہ سند اپنی عالی ہو جاوے محدثین کے یہان اس سند عالی کا بڑا خیال ہوتا ہے اور یہہ ایک بڑی نعمت ہے اس امت مین کہ کسی امت کو نصیب نہین ہوئی عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ ترجمہ ابی مسعود نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اوسی روایت کے بیان کیا عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ ترجمہ عبد الرحمن نے ابی مسعود سے وہی روایت بیان کی

مِنْ مِثْلِهٖ

بَابُ فَضْلِ سُوْرَةِ الْكَهْفِ وَاٰيَةِ الْكُرْسِيِّ

سورہ کہف اور آیۃ الکرسی کی فضیلت کا بیان عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَفِظَ عَشْرَ اٰيَاتٍ مِنْ اَوَّلِ سُوْرَةِ الْكَهْفِ عُصِمَ مِنَ الدَّجَّالِ ترجمہ ابی الدرداء نے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو یاد کرے دس آیتین اول کی سورہ کہف کی وہ بچیگا فتنہ دجال سے ف ان دنون مین ان آیتون کو یاد کرنا اور عمدہ کرنا ضرور ہے اس لیے کہ نیچری لوگ ملحد مزاج کہ پیشرو فتنہ دجال یعنے ہین انکا اس زمانہ مین بڑا بلبوا ہے اور انکے خیالات فاسدہ اکثر لوگون مین پھیل

مِنْ فِتْنَةٍ

رہی ہین اور صریح معجزات انبیا علیہ السلام کا اور آیات قرآنیہ کا اور بینات رحمانیہ کا
انکار کرتے ہین **عن** قتادۃ بھذا الاسناد قال شعبۃ من اٰخر الکھف قال ھشام
من اول الکھف کما قال ھشام ترجمہ قتادہ نے اس سند سے روایت کی کہ شعبہ نے کہا دس
آیتین آخر سورہ کہف کی اور ہشام نے کہا اول سورہ کہف کی جیسے ہشام نے روایت کی **عن** ابی بن
کعب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا ابا المنذر اتدری ای ایۃ من کتاب اللہ معک اعظم قال قلت اللہ ورسولہ
اعلم قال اتدری ای ایۃ من کتاب اللہ معک اعظم قلت اللہ لا الٰہ الا ھو الحی القیوم قال فضرب فی
صدری وقال لیھنک العلم ابا المنذر **ابی** بن کعب نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا ای ابا المنذر کون سی آیت اللہ کی کتاب مین کی تمہارے پاس سب سے بڑی ہے اُنہون نے عرض
کی کہ اللہ اور رسول اسکا خوب جانتا ہے آپنے پھر فرمایا کہ اے ابو المنذر کون سی آیت اللہ کی کتاب کی تمہارے
پاس سب سے بڑی ہے اونہون نے عرض کی اللہ لا الٰہ الا ھو الحی القیوم یعنے آیۃ الکرسی تو رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مکا مارا (یعنی شاباشی کا) میرے سینے پر اور فرمایا ای ابو المنذر تجھے علم مبارک
ہو **ف** نووی نے کہا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قرآن کی آیتین بعض سے بعض افضل ہین اور
علمار نے کہا ہے کہ آیۃ الکرسی اسوجہ سے افضل ہے کہ اسمین اللہ کی تمام صفتون
اور نامون کی جڑین مذکور ہین جیسے معبود ہونا اور ایک ہونا اور زندہ ہونا اور علم کامل اور کمال
سلطنت اور بادشاہت اور قدرت اور ارادہ اور یہ سب صفتون کی جڑین ہین پس یہ آیت ان سب
کی جامع ہے اسلیے سب سے افضل اور اولی ہے اور حدیث سے معلوم ہوا کہ شاباشی کا مکا سینہ پر مارنا
سنت ہے بیٹھ پر مارنا خلاف سنت **باب** فضل قراءۃ قل ھو اللہ احد قل ہو اللہ کی فضیلت
کا بیان **عن** ابی الدرداء رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ایعجز احدکم
ان یقرا فی لیلۃ ثلث القراٰن قالوا وکیف یقرا ثلث القراٰن قال قل ھو اللہ احد
تعدل ثلث القراٰن ترجمہ ابو الدرداء سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم سے
جاتا ہے کوئی تم مین کا اس سے کہ رات بھر قرآن پڑھ لیوے صحابہ نے عرض کی کہ کیونکر پڑھے رات بھر
قرآن آپ نے فرمایا قل ہو اللہ احد تہائی قرآن کے برابر ہے **عن** قتادۃ بھذا الاسناد فی
حدیثھما من قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اللہ جزا القراٰن ثلاثۃ اجزاء

بجعل قل هو الله احد جزء من اجزاء القرآن ترجمہ قتادہ سے اسی اسناد سے یہ روایت
مذکور ہوئی اور اس میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ قول اور ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کے تین ٹکڑے
کیے (یعنی) قصص اور احکام اور صفات اللہ اور قل ہو اللہ کو ایک ٹکڑا کیا قرآن کا (یعنی) عمدہ صفات
باب ومنہ — عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم احشدوا
فانی ساقرء علیکم ثلث القرآن فحشد الناس ثم خرج نبی الله صلی الله علیه وسلم فقرء
قل هو الله احد ثم دخل فقال بعضنا لبعض انی ارى هذا الخبر جاءه من السماء فذلک
الذی ادخله ثم خرج نبی الله صلی الله علیه وسلم فقال انی قلت لکم ساقرء علیکم
ثلث القرآن الا انها تعدل ثلث القرآن ترجمہ ابوہریرہ نے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے جمع ہو جاؤ تم لوگ کہ میں تمہارے آگے تہائی قرآن پڑھوں غرض جمع ہو گئے جنکو جمع
ہونا تھا پھر نکلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ نے قل ہو اللہ پڑھی اور اندر چلے گئے تو ہم ایکدوسرے
سے کہنے لگے کہ شاید آسمان سے کوئی خبر آئی ہے جس کے لیے آپ اندر گئے ہیں پھر نکلے نبی صلی اللہ
علیہ وسلم اور آپ نے فرمایا کہ میں نے تم سے کہا تھا کہ تہائی کلام اللہ تمہارے آگے پڑھوں گا سو یہ سورت
تہائی کلام کے برابر ہے — عن ابی هریرة رضی الله عنه قال خرج الینا رسول الله صلی
الله علیه وسلم فقال انی قرء علیکم ثلث القرآن فقد قل هو الله احد الله
الصمد حتی ختمها ترجمہ ابوہریرہ سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس آئے
اور فرمایا میں تمہارے آگے تہائی قرآن پڑھتا ہوں پھر آپ نے قل ہو اللہ احد پڑھی یہانتک کہ
باب ومنہ — اس سورت کو ختم کیا — عن عائشة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم بعث رجلا علی
سریة وکان یقرء لاصحابه فی صلوتهم فیختم بقل هو الله احد فلما رجعوا
ذکروا ذلک لرسول الله صلی الله علیه وسلم فقال سلوه لای شیء یصنع ذلک
فسألوه فقال لانها صفة الرحمن فانا احب ان اقرء بها فقال رسول الله صلی الله
علیه وسلم اخبروه ان الله یحبه ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو ایک لشکر پر سردار کر کے بھیجا اور وہ اپنی فوج کی نماز میں
قرآن پڑھتے اور قرأت کو قل ہو اللہ پر ختم کرتے پھر جب وہ لشکر لوٹ کر آیا لوگوں نے اسکا ذکر

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا اور آپ نے فرمایا کہ ان سے پوچھو۔ وہ کیوں ایسا کرتے ہیں پوچھا تو انہوں نے کہا یہ صفت رحمن کی اور میں اسکو دوست رکھتا ہوں آپ نے فرمایا ان سے کہدو کہ اللہ تعالیٰ تم کو دوست رکھتا ہے **ف** اس سورہ مبارک میں اللہ پاک کا ایک ہونا بے پرواہی معبود ہونا والد سے پاک کسی سے پیدا نہونا یعنے قدیم ہونا اوس کی ذات کا ہمسر کوئی نہ ہونا یعنے بمثیل ہونا مذکور ہے اور سبحان اللہ اتنی عمدہ صفات کس خوبی اور اختصار سے اس سورہ مبارک میں مذکور ہیں پھر کیونکر مومن کو اس سے محبت نہ ہو اور اللہ کا دوست رکھنا بندہ کو یہ ہے کہ اوس کے گناہ بخشے دونوجہان میں عافیت عنایت کرے اپنی طاعت کی توفیق دے بندہ کا دوست رکھنا خدا کو یہ ہے کہ اسکی عبادت اور طاعت اور صدق دل اور اخلاص سے بجالاوے اور سکو دل سے یاد کرے اسکی محبت کو سارے جہان سے مقدم سمجھے **باب** فضل قراءۃ المعوذتین معوذتین کی فضیلت کا بیان **عن** عقبۃ بن عامر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الم تر ایات انزلت اللیلۃ لم یر مثلھن قط قل اعوذ برب الفلق وقل اعوذ برب الناس ترجمہ عقبہ عامر کے بیٹے نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم نہیں دیکھتے کہ آج کی رات ایسی آیتیں اتری ہیں کہ انکے مثل کبھی نہیں دیکھیں اور وہ قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس ہیں **ف** اس حدیث سے معلوم ہوگیا کہ یہ دونو سورتیں قرآن میں داخل ہیں اور رد ہوگیا وہ مضمون جو عبداللہ بن مسعود کیطرف منسوب ہے کہ یہ قرآن میں داخل نہیں اور امت کا اجماع اس بات پر منعقد ہوگیا ہے کہ وہ قرآن میں ہیں اور وہ روایت ابن مسعود کی شاذ ہے اور نہ ہی معلوم ہوا کہ لفظ قل ہی قرآن میں داخل ہے اسپر ہی اجماع ہے (زرقانی) **عن** عقبۃ ابن عامر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انزل او انزلت علی آیات لم یر مثلھن قط المعوذتین ترجمہ اسکا وہی ہے جو اوپر ہوا **باب** فضل من یقوم بالقرآن ویعمل بہ قرآن پر عمل کرنے والے کی اور اسکو سکھانیوالے کی فضیلت کا بیان **عن** سالم عن ابیہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا حسد الا فی اثنتین رجل اتاہ اللہ القرآن فھو یقوم بہ اناء اللیل واناء النھار ورجل اتاہ اللہ مالا فھو ینفقہ اناء اللیل واناء النھار ترجمہ سالم اپنے باپ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے راوی ہیں کہ

حاشیہ: لا حسد الا فی اثنتین

کہ آپنے فرمایا رشک کسی اور پر روا نہین مگر دو شخصون پر ایک وہ جسکو اللہ تعالی نے قرآن عنایت کیا ہو اور وہ اسکو رات کو پڑہتا ہو دن کو اُوسپر عمل کرتا ہو دوسرے وہ کہ اللہ تعالی نے اوسکو مال دیا ہو کہ وہ رات کو بھی خرچ کرے دن کو بھی **ف** رشک دو قسم ہے ایک یہہ کہ آدمی چاہے کہ دوسرے کی نعمت زائل ہو جاوے اور مجھہ ملجاوے اور یہہ باجماع امت حرام ہے دوسری یہہ کہ آدمی صاحب نعمت کی نعمت کا زوال نہ چاہے بلکہ اتنی ہی آرزو کرے کہ یہ نعمت خداوند تعالی مجھے بھی نصیب کرے اور اسکو عربی مین غبطہ کہتے ہین اور یہہ شریعت مین محمود ہے اور انبیا اور صلحا مین ہی ہوتا ہے یہان بھی رشک سے وہی مراد ہے نہ معنی اول **عَنْ** سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا حَسَدَ اِلَّا عَلَى اثْنَيْنِ رَجُلٌ اٰتَاهُ اللّٰهُ هٰذَا الْكِتَابَ فَقَامَ بِهٖ اٰنَاءَ اللَّيْلِ وَاٰنَاءَ النَّهَارِ وَرَجُلٌ اَعْطَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَتَصَدَّقَ بِهٖ اٰنَاءَ اللَّيْلِ وَاٰنَاءَ النَّهَارِ **ترجمہ** اُسکا پہلے حوالہ ہو چکا **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا حَسَدَ اِلَّا فِى اثْنَتَيْنِ رَجُلٌ اٰتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَسَلَّطَهٗ عَلٰى هَلَكَتِهٖ فِى الْحَقِّ وَرَجُلٌ اٰتَاهُ اللّٰهُ حِكْمَةً فَهُوَ يَقْضِىْ بِهَا وَيُعَلِّمُهَا **ترجمہ** عبداللہ بن مسعود کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حسد روا نہین ہے مگر دو شخصون پر ایک وہ جسے اللہ نے مال دیا اور اسکے خرچ کرنے پر راہ حق کی توفیق دی دوسرے وہ کہ اوسے حکمت دی کہ موافق حکم کرتا ہے اور سکھلاتا ہے (حکمت سے مراد علم حدیث ہے) **عَنْ** عَامِرِ بْنِ وَاثِلَةَ اَنَّ نَافِعَ بْنَ عَبْدِ الْحَارِثِ لَقِىَ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ بِعُسْفَانَ وَكَانَ عُمَرُ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ يَسْتَعْمِلُهٗ عَلٰى مَكَّةَ فَقَالَ مَنِ اسْتَعْمَلْتَ عَلٰى اَهْلِ الْوَادِىْ فَقَالَ ابْنَ اَبْزٰى قَالَ وَمَنِ ابْنُ اَبْزٰى قَالَ مَوْلًى مِّنْ مَوَالِيْنَا قَالَ فَاسْتَخْلَفْتَ عَلَيْهِمْ مَوْلًى قَالَ اِنَّهٗ قَارِئٌ لِّكِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَاِنَّهٗ عَالِمٌ بِالْفَرَائِضِ قَالَ عُمَرُ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَمَا اِنَّ نَبِيَّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَرْفَعُ بِهٰذَا الْكِتَابِ اَقْوَامًا وَّيَضَعُ بِهٖ اٰخَرِيْنَ **ترجمہ** عامر بن واثلہ سے روایت ہے کہ نافع بن عبدالحارث نے ملاقات کی حضرت عمر سے عسفان مین اور حضرت عمر نے اون سے کہا تھا کہ مکہ پر کسیکو تحصیلدار بنا دیا غرض حضرت عمر نے پوچھا کہ تم نے جنگل والون پر کس کو تحصیلدار بنایا انہون نے کہا ابن ابزی کو حضرت عمر نے کہا ابن ابزی کون ہے انہون نے کہا ایک غلام آزاد ہمارے مین حضرت عمر نے کہا تم نے غلام کو اون پر تحصیلدار کیا انہون نے

کہا کہ وہ قاری ہین کتاب اللہ کے اور ترکہ کو باٹنا خوب جانتے ہین حضرت عمر نے کہا کہ سنو تمہاری
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالی اس کتاب کے سبب سے کچھ لوگون کو بلند کرے گا اور کچھ
لوگون کو گرا دیگا **ف** یعنے جو اوس کے تابع ہونگے دنیا مین حکومت آخرت مین جنت پاوینگے
اور جو منکر ہون گے دنیا مین ذلت آخرت مین عقوبت اٹھاوینگے **عن** عامر بن واثلۃ
اللیثی ان نافع بن عبد الحارث الخزاعی لقی عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ
بعسفان بمثل حدیث ابراھیم بن سعد عن الزھری **ترجمہ** عامر بن واثلہ سے وہی حدیث
جو اوپر گذری مروی ہوئی جیسے ابراہیم بن سعد نے زہری سے اوپر روایت کی **باب**
بیان ان القرآن انزل علی سبعۃ احرف وبیان معناھا قرآن کا سات حرفون مین ہونا اور
اس کے مطلب کا بیان **عن** عبد الرحمن بن عبد القاری قال سمعت عمر بن الخطاب
رضی اللہ عنہ یقول سمعت ھشام بن حکیم بن حزام یقرأ سورۃ الفرقان علی
غیر ما اقرأھا وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقرأنیھا فکدت ان اعجل
علیہ ثم امھلتہ حتی انصرف ثم لببتہ بردائہ فجئت بہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فقلت یا رسول اللہ انی سمعت ھذا یقرأ سورۃ الفرقان علی غیر ما
اقرأتنیھا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارسلہ اقرأ فقرأ القراءۃ التی
سمعتہ یقرأ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھکذا انزلت ثم قال لی
اقرأ فقرأت فقال ھکذا انزلت ان ھذا القرآن انزل علی سبعۃ احرف فاقرؤا
ما تیسر منہ **ترجمہ** عبد الرحمن عبد القاری کے فرزند نے کہا سنا مین نے حضرت عمر سے کہتے تھے
ایک دن مین نے ہشام بن حکیم کو سورہ فرقان پڑہتے سنا کہ اور لوگون کے خلاف پڑہتے تھے اور
یہ سورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھکو پڑہا چکے تھے سو مین قریب تھا کہ انکو جلد پکڑ لون مگر مین نے
اپنے مہلت دی یہانتک کہ پڑہ چکے پھر مین نے ان کی چادر اُن کے گلے مین ڈالکر کہینچا اور رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک لایا اور عرض کی کہ اے رسول اللہ کے مین نے ان سے سورہ فرقان
سنی خلاف اس کے جیسے آپ نے مجھ پڑہائی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھا ان کو
چھوڑ تو دو اور ان سے کہا پڑہو پھر انہون نے ویسا ہی پڑہا جیسا مین نے اون سے پہلے سنا تھا اور

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایسے ہی اتری ہے پھر مجھ سے کہا پڑھو میں نے بھی پڑھی (یعنے جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے پڑھائی تھی اسی طرح میں نے پڑھی) تب بھی آپ نے فرمایا کہ ایسے ہی اتری ہے اور فرمایا کہ بات یہ ہے کہ قرآن سات حرفوں میں اترا ہے اس میں سے جو تمکو آسان ہو اس طرح پڑھو **ف** نووی نے کہا سات حرفوں میں اترنا قرآن کا محض آسانی اور سہولت امت کے لیے تھا جیسے اور روایتوں میں بالتصریح آچکا ہے کہ آپ نے بارگاہ الٰہی میں عرض کی کہ میری امت پر آسانی ہو اور سپر سات حرفوں تک اجازت ملی اور علماء کا اختلاف ہے کہ سات عددوں سے مراد کیا ہے بعضوں نے کہا سات کا عدد صرف سہولت کے لیے ہے حصر کے لیے نہیں مگر اکثر کا قول یہ ہے کہ حصر کے لیے ہے یعنے سات سے آگے نہیں ہو سکتی اب اسکے مطلب میں بھی کئی قول ہیں **ایک** یہ کہ مراد اس سے سات مضمون ہیں جو خلاصہ مطالب قرآن میں جیسے وعد و وعید محکم متشابہ حلال حرام قصص اور امثال اور بعضوں نے کہا مراد اس کیفیت قرارت کی اور اس کے کلمات نکالے کی ہے جیسے ادغام اظہار تفخیم ترقیق امالہ مد قصر میں اہل عرب کے قبائل آپس میں ان ہی عددوں میں اختلاف رکھتے تھے پس اللہ تعالیٰ نے امت کو آسانی دی کہ مثلاً جس لفظ میں جو ادغام یعنے تشدید پڑھنا آسان ہو وہ ادغام کرے جسے متکل ہو وہ نہ کرے اسیطرح اظہار وغیرہ کا حال ہے اور بعضوں نے کہا اس سے سات قسم کے الفاظ اور حروف مراد ہیں اور اسی کیطرف اشارہ کیا ہے ابن شہاب نے جہاں روایت کی اوپر مسلم نے اپنی کتاب میں پھر ان لوگوں نے اسمیں بھی اختلاف کیا ہے بعضوں نے کہا مراد اس سے سات قرأتیں اور وجوہ ہیں اور کسی نے کہا سات لغات ہوں کے مراد ہیں جیسے یمن اور مضر اور یہ افصح لغات ہیں اور کسی نے کہا سات زبانیں قبیلہ مضر کی اور یہ سب لغات قرآن میں جابجا دار د ہوئی ہیں نہ یہ کہ ایک ٹکڑہ ہوں یا ایک کلمہ میں ہوں اور بعضوں نے کہا کہ بعض کلمات میں سب لغت جمع ہیں جیسے وعبد الطاغوت و نرتع و نلعب و باعد بین اسفارنا وغیرہ میں اور قاضی ابوبکر باقلانی نے کہا کہ صحیح یہ بات ہے کہ ساتوں طرح کے لغات مروی ہو چکی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور امت نے اسکو جمع کر لیا ہے اور حضرت عثمان نے اور ایک جماعت نے اسکو اکھٹا کر لیا ہے مصحف میں اور خبر دی ہے اسکی صحت کی اور جو بتواتر ثابت نہ ہوا اسکو حذف کر دیا اور اگرچہ ان الفاظ کے معانی کبھی مختلف ہوتے ہیں مگر آپس میں ضد اور متنافات نہیں رکھتے کہ ایک معنے دوسرے کا مکذب ہو

اور طحاوی نے ذکر کیا ہے کہ ان سات حرفوں میں قرارت کی ضرورت اول اسلام میں تھی کہ اسوقت تک لوگ کو قرآن میں مشق خوب نہ تھی پھر جب بہت لوگ اسلام میں داخل ہو گئے اور وحی کا لکھنا بھی جا بجا ہوا اب ضرورت باقی نہیں رہی اور داؤدی نے کہا یہ سات قرارتیں جو آج کے دن پڑھی جاتی ہیں ہر حرف اور ہر لفظ میں نہیں ہیں بلکہ جا بجا متفرق ہیں اور ابو عبید اللہ نے کہا یہ ساتوں قرأتیں ایک حرف سے نکلی ہیں جو حدیث میں مذکور ہیں اور اسی کو جمع کیا ہے حضرت عثمان نے اپنے مصحف میں اور نحاس وغیرہ نے بھی یہی کہا ہے اور اور علماء نے کہا ہے کہ ہر رمضان میں قرآن کا دور جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور جبرئیل میں ہوتا تھا تو سات حرف کی اجازت ایک ہی دور میں نہیں ہوئی اور یہ بھی نہیں معلوم کہ ان سات قرارتوں میں جو ہر وقت ہیں اخیر دورہ میں کون سی پڑھی گئی اور یہ ساتوں قرارتیں مشہور ہیں اور بشہرت مروی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور امت نے ان کو ضبط کیا ہے **عَنْ** عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ حَكِيْمٍ يَقْرَأُ سُوْرَةَ الْفُرْقَانِ فِيْ حَيٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلعم وَسَاقَ الْحَدِيْثَ بِمِثْلِهٖ وَزَادَ فَكِدْتُ اُسَاوِرُهٗ فِي الصَّلٰوةِ فَتَصَبَّرْتُ حَتّٰى سَلَّمَ **ترجمہ** حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہے سنا میں نے ہشام بن حکیم سے کہ وہ سورہ فرقان پڑھتے پھر حدیث بیان کی اول کی مثل اور اسمیں زیادہ کیا کہ قریب تھا کہ میں انکو مقید کر لوں نماز میں مگر میں نے صبر کیا یہانتک کہ انہوں نے سلام پھیرا **مسلم** رحمۃ اللہ علیہ نے کہا روایت کی ہمسے یہی حدیث اسحاق بن ابراہیم نے اور عبد بن حمید نے دونوں نے کہا روایت کی ہم سے عبد الرزاق نے اون سے معمر نے اون سے زہری نے مانند روایت یونس کی اسی اسناد سے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا حَدَّثَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَقْرَاَنِيْ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى حَرْفٍ فَرَاجَعْتُهٗ فَلَمْ اَزَلْ اَسْتَزِيْدُهٗ فَيَزِيْدُنِيْ حَتّٰى انْتَهٰى اِلٰى سَبْعَةِ اَحْرُفٍ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ بَلَغَنِيْ اَنَّ تِلْكَ السَّبْعَةَ الْاَحْرُفِ اِنَّمَا هِيَ فِي الْاَمْرِ الَّذِيْ يَكُوْنُ وَاحِدًا لَا يَخْتَلِفُ فِيْ حَلَالٍ وَّلَا حَرَامٍ **ترجمہ** ابن عباس نے عبید اللہ بن عتبہ سے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جبرئیل علیہ السلام نے ایک حرف پر قرآن پڑھایا اور میں اون سے زیادہ کی درخواست کرتا رہا اور وہ زیادہ کرتے رہے یہانتک کہ سات حرف تک نوبت پہنچی ابن شہاب نے کہا کہ مجھے خبر پہونچی ہے کہ وہ سات حرف کا مآل اور مطلب ایک ہی ہوتا ہے کسی حلال و حرام میں اون سے اختلاف نہیں پڑتا **مسلم** رحمۃ اللہ علیہ نے کہا اور یہی روایت بیان

کی ہم سے عبد بن حمید نے اون سے عبد الرزاق نے ان سے معمر نے اون سے زہری نے اسی اسناد سے عن
ابی بن کعب قال کنت فی المسجد فدخل رجل یصلی فقرء قراءۃ انکرتہا علیہ ثم دخل اخر فقرء قراءۃ سوی
قراءۃ صاحبہ فلما قضینا الصلوٰۃ دخلنا جمیعا علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فقلت ان ھذا قرء قراءۃ انکرتہا علیہ ودخل اخر فقرء قراءۃ سوی قراءۃ صاحبہ
فامرھما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقرء فحسن النبی صلی اللہ علیہ وسلم شانھما
فسقط فی نفسی من التکذیب ولا اذ کنت فی الجاھلیۃ فلما رای رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم ما قد غشینی ضرب فی صدری ففضت عرقا وکانما انظر الی اللہ تعالی فرقا
فقال لی یا ابی ارسل الی ان اقرء القرآن علی حرف فرددت الیہ ان ھون علی امتی
فرد الی الثانیۃ اقرءہ علی حرفین فرددت الیہ ان ھون علی امتی فرد الی الثالثۃ
اقرءہ علی سبعۃ احرف ولک بکل رد دتک ردۃ تسئلنیھا فقلت اللھم اغفر
لامتی واخرت الثالثۃ لیوم یرغب الی الخلق کلھم
حتی ابراھیم علیہ الصلوٰۃ والسلام ترجمہ ابی بن کعب نے کہا میں مسجد میں تھا اور ایک شخص
آیا اور نماز پڑھنے لگا اور ایک قرارت ایسی پڑھی کہ میں اوسے نہ جانتا تھا پھر دوسرا آیا اور اس نے اور ایک
قرارت پڑھی اوس کے سوا پھر جب ہم لوگ نماز پڑھ چکے سب آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور
عرض کی میں نے کہ اس شخص نے ایک ایسی قرارت پڑھی کہ مجھے تعجب ہوا اور دوسرا آیا تو اس نے
تو اس نے اور ایک قرارت پڑھی سوا اس کے پھر حکم کیا اون دونوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
اور انہوں نے پڑھا اور روا رکھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اون دونو مختلف قرارتوں کو اور میرے دل
میں ایک تکذیب آگئی نہ ایسی جیسی جاہلیت میں تھی پھر خیال کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس
بلا کو جس نے مجھے ڈھانپ لیا تھا میرے سینے پر ایک ہاتھ مارا کہ میں پسینہ پسینہ ہو گیا اور مجھ کو گویا اللہ پاک
نظر آنے لگا خوف کے مارے تب مجھ سے فرمایا اے ابی پہلے مجھ کو حکم بھیجا گیا کہ قرآن ایک حرف میں پڑھو
سو میں عرض کی بارگاہ الٰہی میں کہ آسانی فرما میری امت پر پھر دوبارہ مجھ کو حکم ہوا کہ دو حرفوں میں پڑھو
پھر میں نے دوسری بار عرض کی کہ آسانی فرما میری امت پر پھر تیسری بار مجھے حکم ہوا کہ سات
حرفوں پر پڑھو اور ارشاد ہوا کہ تم نے جس بار آسانی مانگ لی عرض کی ہر بار کے عوض ایک

نفضت
ھون
ھون
ردتک
ردتکھا
ردتکھا

دعا مقبول ہو تم سے مانگ لو مین نے عرض کی یا اللہ بخش دو میری امت کو یا اللہ بخشدو میری امت کو (یہ
دو ہوئین) اور تیسری مین نے اٹھا رکھی ہے اوس دن کے لیے جسدن سب خلق میری طرف رغبت کریگی
یہانتک کہ ابراہیم علیہ السلام بھی کہ مسلم علیہ الرحمۃ نے روایت کی ہم سے ابوبکر بن ابی شیبہ نے ان
سے محمد بن بشر نے اون سے اسمٰعیل بن ابی خالد نے اون سے عبداللہ بن عیسی نے اون سے عبدالرحمن بن
ابی لیلی نے انہون نے کہا خبر دی مجھے ابی بن کعب نے کہ وہ مسجد کعبہ مین بیٹھے ہوئے تھے اور ایک
شخص آیا اور اس نے نماز پڑہی پھر ایک قرارت پڑہی باقی سارا قصہ ذکر کیا جیسے ابن نمیر کی روایت
سے اوپر گذری **عن** ابی بن کعب ان رجلا کان جالسا فی المسجد فدخل رجل فصلی فقرء قراءۃ انکر علیہ ثم
دخل اٰخر فصلی فقرء قراءۃ سوی قراءۃ صاحبہ فقضی الصلوٰۃ
مثل حدیث ابن نمیر **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** ابی بن کعب ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان عند اضاۃ بنی
غفار قال فاتاہ جبریل فقال ان اللہ یامرک ان تقرء امتک القرآن علی حرف فقال اسئل اللہ معافاتہ
ومغفرتہ وان امتی لا تطیق ذلک ثم اتاہ الثانیۃ فقال ان اللہ یامرک ان تقرء امتک القرآن علی
حرفین فقال اسئل اللہ معافاتہ ومغفرتہ وان امتی لا تطیق ذلک ثم جاءہ الثالثۃ فقال ان اللہ یامرک
ان تقرء امتک القرآن علی ثلثۃ احرف فقال اسئل اللہ معافاتہ ومغفرتہ وان امتی لا تطیق ذلک ثم
جاءہ الرابعۃ فقال ان اللہ عزوجل یامرک ان تقرء امتک القرآن علی سبعۃ احرف فایما حرف قرءوا علیہ فقد اصابوا
ترجمہ ابی بن کعب نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بنی غفار کے تالاب پر تھے کہ ان کے
پاس جبرئیل علیہ السلام تشریف لائے اور کہا کہ اللہ تعالے آپ کو حکم کرتا ہے کہ اپنی امت کو ایک
حرف پر قرآن پڑہوا دیجئے آپ نے فرمایا مین اللہ تعالے سے اوس کی معافی اور بخشش چاہتا ہون اور میری امت
اوسکی طاقت نہ رکھیگی پھر دوبارہ انکے پاس آئے اور کہا کہ بیشک اللہ تعالی حکم فرماتا ہے کہ آپ اپنی امت
کو دو حرفون پر قرآن شریف پڑہوا دین آپنے عرض کی کہ مین اللہ تعالے سے عفو اور بخشش اوسکی چاہتا ہون
اور میری امت کر یہ نہ ہوسکے گا پھر تیسری بار آئے اور کہا کہ اللہ تعالے آپ کو حکم فرماتا ہے کہ اپنی
امت کو تین حرفون مین قرآن پڑہوا دیجئے آپ نے عرض کی کہ مین اللہ تعالی سے اسکا عفو اور اسکی
بخشش چاہتا ہون اور میری امت سے یہ نہ ہوسکیگا پھر آئے وہ چوتھی بار اور کہا کہ بیشک اللہ حکم فرماتا کہ اپنی
امت کو قرآن سات حرفون پر پڑہوا دو اور جس حرف پر پڑہین گے ان حرفون مین سے وہ ٹھیک ہوگا کہا مسلم نے
اور بیان کی یہ روایت ہم سے عبید اللہ بن معاذ نے اون سے اسکے باپ نے اون سے شعبہ نے

قال ابن نمیر

اسی اسناد سے مثل اس روایت کی **باب** تَرْتِيلِ الْقِرَاءَةِ وَاجْتِنَابِ الْهَذِّ وَإِبَاحَةِ سُورَتَيْنِ فَأَكْثَرَ فِي رَكْعَةٍ قرآن ٹھہر ٹھہر کر پڑھنے اور دو سورت یا زیادہ ایک رکعت میں پڑھنے کا بیان **عَنْ** أَبِي وَائِلٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ نَهِيكُ بْنُ سِنَانٍ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ فَقَالَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ كَيْفَ تَقْرَأُ هَذَا الْحَرْفَ أَلِفًا تَجِدُهُ أَمْ يَاءً مِنْ مَاءٍ غَيْرِ آسِنٍ أَوْ مِنْ مَاءٍ غَيْرِ يَاسِنٍ قَالَ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَكُلُّ الْقُرْآنِ قَدْ أَحْصَيْتَ غَيْرَ هَذَا قَالَ إِنِّي لَأَقْرَأُ الْمُفَصَّلَ فِي رَكْعَةٍ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ هَذًّا كَهَذِّ الشِّعْرِ إِنَّ أَقْوَامًا يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ وَلَكِنْ إِذَا وَقَعَ فِي الْقَلْبِ فَرَسَخَ فِيهِ نَفَعَ إِنَّ أَفْضَلَ الصَّلَاةِ الرُّكُوعُ وَالسُّجُودُ وَإِنِّي لَأَعْلَمُ النَّظَائِرَ الَّتِي كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرُنُ بَيْنَهُنَّ سُورَتَيْنِ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ ثُمَّ قَامَ عَبْدُ اللَّهِ فَدَخَلَ عَلْقَمَةُ فِي أَثَرِهِ ثُمَّ خَرَجَ فَقَالَ قَدْ أَخْبَرَنِي بِهَا قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ فِي رِوَايَتِهِ جَاءَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي جُمَيْلَةَ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ وَلَمْ يَقُلْ نَهِيكُ بْنُ سِنَانٍ **ترجمہ** ابی وائل نے کہا ایک آدمی آیا جسکو نہیک بن سنان کہتے تھے عبداللہ بن مسعود کے پاس اور کہا کہ اے ابو عبدالرحمن آپ اس حرف کو الف پڑھتے ہیں یا میں یا غیر آسن ہے یا میں یا غیر یاسن عبداللہ بن مسعود نے کہا میں نے سارے قرآن مجید کو یاد کیا ہے سوا اس حرف کے اوس نے پھر کہا کہ میں مفصل کے تمام سورتیں ایک رکعت میں پڑھتا ہوں عبداللہ نے کہا تو ایسا ہانکتا ہے جیسے شعر میں جلدی جلدی ہانکی جاتی ہیں بہت سے لوگ قرآن ایسا پڑھتے ہیں کہ اون کی ہنسلی سے نیچے نہیں اوترتا مگر قرآن کا یہ قاعدہ ہے کہ جب دل میں اترتا ہے اور جمتا ہے تب نفع دیتا ہے نماز میں افضل رکن رکوع اور سجدہ ہے اور میں اون ایک سو دو سورتوں کو پہچانتا ہوں جنکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک ایک رکعت میں دو دو ملا کر پڑھا کرتے تھے پھر عبداللہ کھڑے ہو گئے اور علقمہ انکے پیچھے داخل ہوئے اور کہا کہ مجھے خبر دی اوس کی ابن نمیر نے اپنی روایت میں کہا کہ ایک مرد قبیلہ بنی جمیلہ کا آیا عبداللہ بن مسعود کے پاس اور نہیک بن سنان نام نہیں لیا **ف** نووی نے کہا عبداللہ نے یہ جو کہا کہ میں نے سارے قرآن کو یاد کیا سوا اس حرف کے یہ گویا اس کے جواب سے کنارہ کیا اسلیے کہ معلوم کیا کہ اسکو سوال کرنے سے کچھ بہتری مقصود نہ تھی اور شعر کا پڑھنا جلدی جلدی مراد ہے نہ گانا اور ترنم کہ وہ ٹھہر ٹھہر کر ہوتا ہے اور رکوع و سجود کا

افضل ہونا یہ ابن مسعود کا مذہب ہی ورنہ حدیث مرفوع مین آچکا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ افضل نماز وہی ہے جس مین قیام لنبا ہوا ور جو سورتین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ملاکر ایک ایک رکعت پڑہا کرتے تہے وہ ابوداؤد کی روایت مین یون وارد ہوئی ہین کہ سورہ رحمن اور والنجم ایک رکعت مین اور اقتربت اور الحاقہ ایک مین اور طور اور ذاریات ایک مین اور واقعہ اور نون ایک مین اور سال سائل اور والنازعات ایک مین اور ویل للمطففین اور عبس ایک مین اور مدثر اور مزمل ایک مین اور ہل اتے اور لا اقسم ایک مین اور عم اور مرسلات ایک مین اور دخان اور اذا الشمس کورت ایک مین اور انکو مفصل اسلیے کہتے ہین کہ جدا جدا مین اور قرآن کی تفصیل یہ ہی کہ پہلے سبع طوال یعنے سات سورتین لمبی مین پہر ذوات المئین اور وہ وہ سورتین ہین جسمین ایک سو آیت کے قریب مین پہر مثانی ہین پہر مفصل اور مفصل کی ابتدا مین اختلاف ہی بعضون نے کہا قتال سے آخر تک مفصل ہی بعضون نے کہا حجرات سے کسی نے کہا ق سے **عَنْ** اَبِیْ وَائِلٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰی عَبْدِ اللّٰہِ یُقَالُ لَہٗ نَہِیْکُ بْنُ سِنَانٍ بِمِثْلِ حَدِیْثِ وَکِیْعٍ غَیْرَ اَنَّہٗ قَالَ فَجَاءَ عَلْقَمَۃُ لِیَدْخُلَ عَلَیْہِ فَقُلْنَا لَہٗ سَلْہُ عَنِ النَّظَائِرِ الَّتِیْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقْرَأُ بِھَا فِیْ رَکْعَۃٍ فَدَخَلَ عَلَیْہِ فَسَاَلَہٗ ثُمَّ خَرَجَ عَلَیْنَا فَقَالَ عِشْرُوْنَ سُوْرَۃً فِیْ عَشَرِ رَکَعَاتٍ مِّنَ الْمُفَصَّلِ فِیْ تَالِیْفِ عَبْدِ اللّٰہِ ترجمہ ابووائل نے کہا کہ ایک مرد آیا عبداللہ بن مسعود کے پاس نہیک بن سنان نام پہر حدیث بیان کی وکیع کی روایت کی مثل (یعنے جیسی اوپر گذری) مگر اتنا فرق ہی پہر علقمہ آئے اور عبداللہ کے پاس گئے اور ہم نے اون سے کہا کہ آپ اون سورتون کو پوچھ لو جو ایک رکعت مین دو دو پڑہی جاتی ہین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو ملاکر پڑہتے تہے سو وہ گئے اور ان سے پوچہا اور پہر ہمارے پاس آکر کہا وہ بیس سورتین ہین کہ دس رکعت مین پڑہی جاتی ہین مفصل مین سے عبداللہ کے جمع کیے ہوئے مصحف مین **کھا** مسلم نے اور بیان کی ہم سے یہی روایت اسحق بن ابراہیم نے اون سے عیسی بن یونس نے اون سے اعمش نے اسی اسناد سے مثل روایت اون دونون راویون کی (یعنے جنکی روایتین اوپر گذرین) اور اس مین یہ ہی کہ عبداللہ نے کہا مین ان نظائر کو پہچانتا ہون جنکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو دو ملاکر ایک ایک رکعت مین پڑہا کرتے تہے اور وہ بیس سورتین ہین کہ دس رکعتون مین پڑہتے تہے **عَنْ** اَبِیْ وَائِلٍ قَالَ

ف فضل بعض سورتون کو دوسری سورتون پر

غَدَوْنَا عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَوْمًا بَعْدَ مَا صَلَّيْنَا الْغَدَاةَ فَسَلَّمْنَا بِالْبَابِ
فَأُذِنَ لَنَا قَالَ فَمَكَثْنَا بِالْبَابِ هُنَيَّةً قَالَ فَخَرَجَتْ جَارِيَةٌ فَقَالَتْ أَلَا تَدْخُلُوْنَ فَدَخَلْنَا
فَإِذَا هُوَ جَالِسٌ يُسَبِّحُ فَقَالَ مَا مَنَعَكُمْ أَنْ تَدْخُلُوْا وَقَدْ أُذِنَ لَكُمْ فَقُلْنَا لَا إِلَّا أَنَّا ظَنَنَّا أَنَّ
بَعْضَ أَهْلِ الْبَيْتِ نَائِمٌ قَالَ ظَنَنْتُمْ بِآلِ ابْنِ أُمِّ عَبْدٍ غَفْلَةً قَالَ ثُمَّ أَقْبَلَ يُسَبِّحُ حَتّٰى ظَنَّ
أَنَّ الشَّمْسَ قَدْ طَلَعَتْ فَقَالَ يَا جَارِيَةُ انْظُرِيْ هَلْ طَلَعَتْ قَالَ فَنَظَرَتْ فَإِذَا هِيَ
لَمْ تَطْلُعْ فَأَقْبَلَ يُسَبِّحُ حَتّٰى إِذَا ظَنَّ أَنَّ الشَّمْسَ قَدْ طَلَعَتْ قَالَ يَا جَارِيَةُ انْظُرِيْ هَلْ
طَلَعَتْ فَنَظَرَتْ فَإِذَا هِيَ قَدْ طَلَعَتْ فَقَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ أَقَالَنَا يَوْمَنَا هٰذَا فَقَالَ
مُهَدِّيٌّ وَأَحْسِبُهُ قَالَ وَلَمْ يُهْلِكْنَا بِذُنُوْبِنَا قَالَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ قَرَأْتُ الْمُفَصَّلَ
الْبَارِحَةَ كُلَّهُ قَالَ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ هَذًّا كَهَذِّ الشِّعْرِ إِنَّا لَقَدْ سَمِعْنَا الْقَرَائِنَ وَإِنِّيْ لَأَحْفَظُ
الْقَرَائِنَ الَّتِيْ كَانَ يَقْرَأُهُنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ مِنَ الْمُفَصَّلِ
وَسُوْرَتَيْنِ مِنْ آلِ حٰمٓ

ترجمہ ابی وائل نے کہا کہ ایک دن صبح کی نماز کے بعد ہم عبداللہ بن مسعود کے پاس گئے اور دروازہ پر ہم نے سلام کہا انہوں نے اجازت دی مگر ہم دروازہ پر ذرا ٹھیر گئے تب ایک لونڈی نکلی اور اس نے کہا تم آتے نہیں غرض ہم اندر گئے اور انکو دیکھا کہ بیٹھے ہوئے تسبیح کر رہے ہیں انہوں نے کہا جب تم کو اجازت دی گئی تو تم کیوں نہیں آئے ہم نے کہا کچھ اور سبب نہ تھا صرف یہ خیال ہوا کہ گھر والوں میں سے کوئی سوتا ہو عبداللہ صاحب نے کہا کہ تم نے ام عبد (یہ نام ہے انکی والدہ کا) کے بیٹے کے گھر والوں کے ساتھ غفلت کا گمان کیا (سبحان اللہ یہ گمان کرنا انکو برا معلوم ہوا اور بیان فرمایا کہ یہ حال ہے کہ پہر دن چڑھے تک خواب خرگوش میں ہیں) غرض پہر وہ تسبیح کرنے لگے یہانتک کہ گمان ہوا کہ آفتاب نکل آیا تب انہوں نے لونڈی سے فرمایا کہ دیکھ تو سہی کیا سورج نکلا اوس نے دیکھکر کہا کہ ابھی نہیں پہر وہ تسبیح کرنے لگے (اس سے معلوم ہوا کہ خبر ایک شخص کی قبول ہے اور خبر عورت کی بھی مقبول ہے اور گمان پر عمل کرنا روا ہے اگرچہ حصول یقین کا ممکن ہو اس لیے کہ عبداللہ نے اس کے قول پر عمل کیا اگرچہ ممکن تھا کہ خود اٹھکر سورج کو دیکھ لیں) یہانتک کہ پہر گمان ہوا کہ سورج نکل آیا پہر کہا کہ اے چھوکری دیکھ سورج نکلا پہر اوس نے دیکھا تو نکل چکا تھا تب عبداللہ نے کہا سب خوبیاں اوس اللہ تعالے کے واسطے ہیں کہ جس نے ہمکو آج کے دن معاف کر دیا اور نھدی (جو راوی ہے آخر

هُنَيَّةٍ

فَقَالَ

ثَمَانِيَةَ عَشَرَ

کہا مین خیال کرتا ہون کہ شاید یہ بھی کہا اور ہلاک نکیا اسکو اللہ تعالی نے ہمکو بسبب ہمارے گناہون کے
اور ہم لوگون مین سے ایک نے کہا کہ مین نے ساری مفصل کی سورتین پڑہین اجر کی شب کو اوسپر عبداللہ
نے کہا تم نے پڑہا ایسا جیسا کوئی شعرون کو پڑہتا ہے ہمنے بیشک قرآن سنا ہے اور ہم کو یاد ہین وہ
جوڑی لگی ہوئین سورتین جنکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پڑہا کرتے تہے اور وہ اٹہارہ سورتین مین
مفصل کی اور دو سورتین ہین جن کے سرے پر حم کا لفظ ہے **عَنْ** شَقِيْقٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِّنْ
بَنِي يَحْيَلَةَ يُقَالُ لَهُ نُهَيْكُ بْنُ سِنَانٍ إِلَى عَبْدِ اللّٰهِ فَقَالَ إِنِّيْ أَقْرَأُ الْمُفَصَّلَ فِيْ رَكْعَةٍ فَقَالَ
عَبْدُ اللّٰهِ هَذًّا كَهَذِّ الشِّعْرِ لَقَدْ عَلِمْتُ النَّظَائِرَ الَّتِيْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بِهِنَّ سُوْرَتَيْنِ فِيْ رَكْعَةٍ **ترجمہ** شقیق نے کہا ایک شخص بنی یحیبلہ کا جسکو
نہیک بن سنان کہتے ہے عبداللہ کے پاس آیا اور اس نے کہا کہ مین مفصل سب سورتین ایک رکعت
مین پڑہتا ہون پہر عبداللہ نے کہا تو ایسا ہی پڑہتا ہے جیسے پڑہتے ہو شعرون کو مین جانتا ہون ان
دو سورتون کو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انکو ایک ایک رکعت مین پڑہا کرتے تہے **عَنْ** أَبِيْ
وَائِلٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ إِنِّيْ قَرَأْتُ الْمُفَصَّلَ اللَّيْلَةَ
كُلَّهُ فِيْ رَكْعَةٍ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ هَذًّا كَهَذِّ الشِّعْرِ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ لَقَدْ عَرَفْتُ
النَّظَائِرَ الَّتِيْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرُنُ بَيْنَهُنَّ قَالَ فَذَكَرَ عِشْرِيْنَ
سُوْرَةً مِّنَ الْمُفَصَّلِ سُوْرَتَيْنِ سُوْرَتَيْنِ فِيْ رَكْعَةٍ **ترجمہ** اسکا وہی ہے جو اوپر گذرا اتنی بات
زیادہ ہے کہ پہر عبداللہ نے ذکر کیا ان بیس سورتون کا مفصل سے جو ایک ایک رکعت مین دو دو آپ
پڑہتے تہے **بَابُ** مَا يُعْلَمُ بِهِ الْقِرَاءَاتُ قراءتون کا بیان **عَنْ** أَبِيْ إِسْحَاقَ قَالَ
أَتَيْتُ رَجُلًا يُقَالُ لَهُ الْأَسْوَدُ بْنُ يَزِيْدَ وَهُوَ يُعَلِّمُ الْقُرْآنَ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ كَيْفَ تَقْرَأُ
هٰذِهِ الْآيَةَ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ أَدَالًا أَمْ ذَالًا قَالَ بَلْ دَالًا سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ
رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ فَإِنَّهُ يَقُوْلُ مُدَّكِرٍ دَالًا
ترجمہ ابی اسحاق نے کہا مین نے ایک شخص نے اسود بن یزید سے پوچہا اور وہ مسجد مین قرآن
پڑہاتے تہے کہ تم مدکر مین دال پڑہتے ہو یا ذال انہون نے کہا دال سنی ہے مین نے عبداللہ بن مسعود
سے اور وہ مل مدکر مین کہتے تہے کہ دال سنی مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے (یعنی حسین اللہ

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ کَانَ یَقْرَأُ
ھٰذَا الْحَرْفَ فَھَلْ مِنْ مُّدَّکِرٍ ترجمہ عبداللہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فھل مدکر
پڑھتے تھے (یعنے دال کے ساتھ) عَنْ عَلْقَمَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَدِمْنَا الشَّامَ فَاَتَانَا اَبُو
الدَّرْدَآءِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فَقَالَ فِیْکُمْ اَحَدٌ یَقْرَأُ عَلٰی قِرَاءَۃِ عَبْدِ اللّٰہِ فَقُلْنَا
نَعَمْ اَنَا قَالَ فَکَیْفَ سَمِعْتَ عَبْدَ اللّٰہِ یَقْرَأُ ھٰذِہِ الْاٰیَۃَ وَالَّیْلِ اِذَا یَغْشٰی قَالَ سَمِعْتُہٗ
یَقْرَأُ وَالَّیْلِ اِذَا یَغْشٰی وَالذَّکَرِ وَالْاُنْثٰی قَالَ وَاَنَا وَاللّٰہِ ھٰکَذَا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقْرَأُھَا وَلٰکِنْ ھٰؤُلَآءِ یُرِیْدُوْنَ اَنْ اَقْرَأَ وَمَا خَلَقَ فَلَا اَتَابِعُھُمْ
ترجمہ علقمہ نے کہا ہم شام کو گئے تو ابوالدرداء ہمارے پاس آئے اور کہا تم میں کوئی عبداللہ کی قرارت
پڑھنے والا ہے میں نے کہا ہاں میں ہی ہوں انہوں نے کہا کیونکر سنا تم نے اس آیت کو عبداللہ
کو پڑھتے ہوئے واللیل اذا یغشٰی میں نے کہا عبداللہ پڑھتے تھے واللیل اذا یغشٰی والذکر والانثٰی انہوں
نے کہا اللہ کی قسم میں نے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یوں ہی پڑھتے سنا ہے اور یہاں کے
لوگ چاہتے ہیں کہ میں پڑھوں وما خلق الذکر والانثٰی تو میں انکی نہیں مانتا **ف** نووی نے کہا
کہ مازری نے کہا ہے ایسی روایتوں میں یوں سمجھنا چاہیے کہ یہ قرآتیں اول میں نہیں پھر منسوخ ہو
گئیں اور جن لوگوں کو اس کے نسخ کی خبر نہیں پہونچی وہ معتقد رہے ہیں جو پہلی طرح پڑھتے رہے اور
ظہور مصحف عثمانی تک ایسا اتفاق ہوا ہے پھر جب مصحف عثمانی کہ باتفاق صحابہ وبخوبی قرارت
منسوخہ شائع ہو گیا پھر کسی نے اسکا خلاف نہیں کیا اور ابن مسعود سے بعض روایات اسی طرح کی ثابت
ہوئی مگر وہ اہل نقل کے نزدیک صحت کو نہیں پہونچی اور جو ثابت ہو مخالف ہمارے قول کے وہ محمول
ہے اسپر کہ عبداللہ کی عادت تھی کہ وہ اپنے مصحف میں بعض احکام اور تفسیر بھی لکھ لیا کرتے تھے جس
کو وہ خود ہی جانتے تھے کہ یہ قرآن نہیں ہے اور ایسی بات کا اعتقاد رکھتے تھے کہ قرآن کے ساتھ
اور چیز لکھنا حرام ہے گویا صحیفیان کا یاد داشت کی جا عرض تھی کہ مٹ جاتے تھے لکھ لیتے تھے اور حضرت
عثمان اور تمام صحابہ قرآن کے ساتھ کسی اور چیز کو لکھنا حرام جانتے تھے کہ ایسا نہ ہو بعد ایک مدت کے
لوگ سب کو قرآن جاننے لگیں غرض اس مسئلہ فقہیہ میں عبداللہ کا اور تمام صحابہ کا اختلاف تھا کہ کچھ
تفسیر وغیرہ اثنائے قرآن میں جائز ہے یا نہیں اور یہ جو مروی ہے کہ عبداللہ کے مصحف میں معوذتین نہ

اسی وجہ اوسکی یہ ہوسکتی ہے کہ بسبب کمال شہرت کے اوسکو چھوڑ دیا ہو اور سارے قرآن کی کتابت کا التزام نہ کیا ہو یا اپنے حافظہ کے اعتماد سے اوسکے لکھنے کی حاجت نہ سمجھی ہو **عَنْ** اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَتٰى عَلْقَمَةُ الشَّامَ فَدَخَلَ مَسْجِدًا فَصَلّٰى فِيْهِ ثُمَّ قَامَ اِلٰى حَلْقَةٍ فَجَلَسَ فِيْهَا قَالَ فَجَاءَ رَجُلٌ فَعَرَفْتُ فِيْهِ تَخَوُّشَ الْقَوْمِ وَهَيْئَتَهُمْ قَالَ فَجَلَسَ اِلٰى جَنْبِيْ ثُمَّ قَالَ اِحْفَظْ كَمَا كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ يَقْرَأُ فَذَكَرَ بِمِثْلِهٖ **ترجمہ** ابراہیم نے کہا علقمہ شام میں آئے اور مسجد میں گئے اور وہاں نماز پڑہی اور ایک حلقہ پر لوگوں کے گذرے اور ان میں بیٹھ گئے پھر ایک شخص آیا اور لوگوں کے خفگی اور وحشت اسکی طرف سے معلوم ہوتی تھی پھر وہ میرے بازو پر بیٹھ گیا اور اسنے کہا کہ آپ کو یاد ہے جیسے عبداللہ پڑہا کرتے تھے پھر ذکر کی انہوں نے حدیث مثل اوپر کی روایت کی **عَنْ** عَلْقَمَةَ قَالَ لَقِيْتُ اَبَا الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ لِيْ مِمَّنْ اَنْتَ قُلْتُ مِنْ اَهْلِ الْعِرَاقِ قَالَ مِنْ اَيِّ هِمْ قُلْتُ مِنْ اَهْلِ الْكُوْفَةِ قَالَ هَلْ تَقْرَأُ عَلٰى قِرَاءَةِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَاقْرَأْ وَاللَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى قَالَ فَقَرَاْتُ وَاللَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى وَالنَّهَارِ اِذَا تَجَلّٰى وَالذَّكَرِ وَالْاُنْثٰى قَالَ فَضَحِكَ ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُهَا **ترجمہ** علقمہ نے کہا میں ابوالدرداء سے ملا انہوں نے کہا تم کہاں کے ہو میں نے کہا عراق کے انہوں نے کہا کس شہر کے میں نے کہا کوفہ کے انہوں نے کہا تم عبداللہ بن مسعود کی قرارت پڑہتے ہو میں نے کہا ہاں کہا واللیل تو پڑہو میں نے واللیل اذا یغشی والنہار اذا تجلی والذکر والانثی پڑہا تو وہ ہنسدیے اور کہا میں نے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسا ہی سنا ہو پڑہتے ہوئے **مسلم** نے کہا اور روایت کی ہم سے محمد بن مثنی نے اون سے عبدالاعلی نے اون سے داؤد نے اون سے عامر نے اون سے علقمہ نے کہ آیا میں شام کو اور ملا ابوالدرداء سے اور ذکر کی حدیث مثل حدیث ابن علیہ کی

بَابُ الْاَوْقَاتِ الَّتِيْ نُهِيَ عَنِ الصَّلٰوةِ فِيْهَا

جن وقتوں میں نماز منع ہے اون کا بیان

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ وَعَنِ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ **ترجمہ** ابوہریرہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کے بعد نماز سے منع فرمایا جبتک سورج نہ ڈوبے اور اسی طرح صبح کی نماز کے بعد جبتک آفتاب نہ نکلے **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ

سَمِعْتُ غَيْرَ وَاحِدٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَكَانَ أَحَبَّهُمْ إِلَيَّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْفَجْرِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَبَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ **ترجمہ** عبداللہ بن عباس نے کہا کہ سنا میں نے کئی صحابیوں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ ان میں عمر بن خطاب بھی تھا اور وہ ان سب سے زیادہ میرے پیاری ہیں کہ منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز سے بعد نماز فجر کے جب تک کہ آفتاب نہ نکلے اور بعد نماز عصر کے کہ جب تک آفتاب نہ ڈوبے **مسلم** رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ روایت کی مجھ سے زہیر بن حرب نے اون سے یحییٰ نے اون سے شعبہ نے اور کہا مسلم نے کہ روایت کی مجھ سے ابوغسان مسمعی نے اون سے عبدالاعلیٰ نے اون سے سعید نے اور کہا مسلم نے روایت کی ہم سے اسحاق نے اون سے معاذ نے اون سے ان کے باپ نے **ان** سب نے روایت کی قتادہ سے اسی اسناد سے مگر اتنا فرق ہے کہ سعید اور ہشام نے یوں روایت کیا بعد الصبح تک تشرق الشمس **عن** أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا صَلٰوةَ بَعْدَ صَلٰوةِ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ وَلَا صَلٰوةَ بَعْدَ صَلٰوةِ الْفَجْرِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** نافع عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَتَحَرَّى أَحَدُكُمْ فَيُصَلِّيَ عِنْدَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَلَا عِنْدَ غُرُوبِهَا **نافع** نے عبداللہ بن عمر سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی ایسا نہ کرے کہ اور وقت چھوڑ کر طلوع آفتاب کے وقت نماز پڑھے اور نہ غروب کے وقت **عن** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحَرَّوْا بِصَلٰوتِكُمْ طُلُوعَ الشَّمْسِ وَلَا غُرُوبَهَا فَإِنَّهَا تَطْلُعُ بِقَرْنَيْ شَيْطَانٍ **ترجمہ** وہی جو اوپر ہوا اتنا زیادہ ہے اس لیے کہ آفتاب شیطان کے سینگوں کے بیچ میں سے نکلتا ہے **عن** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا بَدَا حَاجِبُ الشَّمْسِ فَأَخِّرُوا الصَّلٰوةَ حَتّٰى تَبْرُزَ وَإِذَا غَابَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَأَخِّرُوا الصَّلٰوةَ حَتّٰى تَغِيبَ **ترجمہ** عبداللہ بن عمر نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب نکل آوے کنارہ سورج کا تو نماز میں تاخیر کرو یہاں تک کہ خوب صاف ہو جاوے اور جب غائب ہو جاوے کنارہ آفتاب کا نماز میں

دیر کو ویہانتک کہ پورا آفتاب غائب ہوجاوے **عن** ابی بصرۃ الغفاری رضی اللہ عنہ قال صلی بنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم العصر بالمخمص فقال ان ہذہ الصلوۃ عرضت علی من قبلکم فضیعوہا فمن حافظ علیہا کان لہ اجرہ مرتین ولا صلوۃ بعدہا حتی یطلع الشاہد والشاہد النجم ترجمہ ابی بصرہ غفاری نے کہا کہ نماز پڑہی ہمارے ساتہہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی مخمص مین (کہ نام ایک مقام کا ہے) اور فرمایا کہ یہہ نماز تم سے اگلون کے پیش کی گئی اور انہون نے اسکو ضائع کیا پہر جو اس کی حفاظت کرے اسکو دونا ثواب ہوگا اور اسکے بعد کوئی نماز نہین جب تک کہ شاہد نہ نکلے اور شاہد سے مراد ستارہ ہے

ف اس حدیث سے بڑی فضیلت نماز عصر کی ثابت ہوئی اور حفاظت اوسکی یہ ہے کہ اول وقت ادا کرین اور وقت مکروہ نہ آنے دین اور شیطان کے سینگون سے بعضون نے کہا کہ اسکا گروہ اور لشکر مراد ہے اور بعضون نے کہا اسکا غلبہ اور قوت اور انتشار رونما مراد ہے اور بعضون نے کہا سینگون سے دو کنارے سر کے مراد ہے اور یہہ قول اپنے ہی ظاہر ہی پر ہے اور یہی بات قوی ہے اور وہ اپنا سر اسواسطے قریب سورج کے لاتا ہے کہ جو لوگ اسکو سجدہ کرین وہ شیطان کو پونجے اور آپ سجود نا بہبود بن بیٹہے اور سورج کے پوجنے والے اسوقت اسکو سجدہ اور عبادت کرتے ہین اس لیے نماز اسوقت مکروہ ہوئی اور جو لوگ بسبب تقلید ملاعین فلاسفہ کے ایسی باتون کا انکار کرتے ہین وہ اپنے عقل کو خدا اور رسول سے زیادہ سمجھتے ہین پہر اس سے بڑہ کر دنیا مین کوئی بے عقل نہین **کہا** مسلم نے روایت کی مجہ سے زہیر بن حرب نے اون سے یعقوب بن ابراہیم نے اون سے انکے باپ نے اون سے ابن اسحاق نے اون سے یزید بن ابی حبیب نے اون سے عمیر بن نعیم حضرمی نے اون سے عبداللہ بن ہبیرہ نے اور وہ ثقہ ہین اون سے ابی تمیم نے اون سے ابی بصرہ غفاری نے کہا ابوبصرہ نے کہ نماز پڑہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی اور بیان کی روایت مثل روایت بالا کی **عن** عبداللہ بن ہبیرۃ السبائی وکان ثقۃ عن ابی تمیم الجیشانی عن ابی بصرۃ الغفاری رضی اللہ عنہ قال صلی بنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم العصر بمثلہ ترجمہ اسکا اوپر گذرا **عن** موسی بن علی عن ابیہ قال سمعت عقبۃ ابن عامر الجہنی رضی اللہ تعالی عنہ یقول ثلاث ساعات کان رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم بنہانا ان نصلی فیہن او ان نقبر فیہن موتانا حین تطلع الشمس
بازغۃ حتی ترتفع وحین یقوم قائم الظہیرۃ حتی تمیل الشمس وحین تضیف الشمس
للغروب حتی تغرب ترجمہ موسیٰ بن علی نے کہا روایت کی مجھ سے میرے باپ نے کہا سنا میں نے
عقبہ بن عامر جہنی سے کہتے تھے تین گھڑیوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو نماز سے روکتے تھے
اور مردوں کے دفن سے ایک تو جب سورج نکلے جب تک کہ بلند نہ ہو جاوے دوسرے جس وقت ٹھیک
دوپہر ہو جب تک کہ زوال نہ ہو جاوے تیسرے جس وقت سورج ڈوبنے لگے جب تک کہ پورا ڈوب جاوے

باب الصلوٰۃ بعد الصبح وبعد العصر وبعد الزوال ۱۰

عن عکرمۃ بن عمار قال حدثنا شداد بن عبد اللہ ابو عمار وحیی بن ابی کثیر
عن ابی امامۃ قال عکرمۃ ولقی شداد ابا امامۃ وواثلۃ وصحبہ انا الی الشام وانی علیہ فضلا وخیرا عن ابی امامۃ قال
قال قال عمرو بن عبسۃ السلمی رضی اللہ عنہ کنت وانا فی الجاہلیۃ اظن ان
الناس علی ضلالۃ وانہم لیسوا علی شیء وہم یعبدون الاوثان قال سمعت برجل
بمکۃ یخبر اخبارا فقعدت علی راحلتی فقدمت علیہ فاذا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم مستخفیا جراء علیہ قومہ فتلطفت حتی دخلت علیہ بمکۃ فقلت
لہ ما انت قال انا نبی فقلت وما نبی قال ارسلنی اللہ فقلت وبای شیء ارسلک قال ارسلنی
بصلۃ الارحام وکسر الاوثان وان یوحد اللہ لا یشرک بہ شیئا قلت لہ فمن
معک علی ہذا قال حر وعبد قال ومعہ یومئذ ابو بکر وبلال رضی اللہ عنہما ممن
آمن بہ فقلت انی متبعک قال انک لا تستطیع ذلک یومک ہذا الا ترای حالی وحال
الناس ولکن ارجع الی اہلک فاذا سمعت بی قد ظہرت فاتنی قال فذہبت الی اہلی
وقدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المدینۃ وکنت فی اہلی فجعلت اتخبر الاخبار
واسال الناس حین قدم المدینۃ حتی قدم علی نفر من اہل یثرب من اہل المدینۃ
فقلت ما فعل ہذا الرجل الذی قدم المدینۃ فقالوا الناس الیہ سراع وقد اراد
قومہ قتلہ فلم یستطیعوا ذلک فقدمت المدینۃ فدخلت علیہ فقلت یا رسول
اللہ اتعرفنی قال نعم انت الذی لقیتنی بمکۃ قال فقلت بلی فقلت یا نبی اللہ
اخبرنی عما علمک اللہ واجہلہ اخبرنی عن الصلوٰۃ قال صل صلوٰۃ الصبح ثم اقصر

حِيْنَ عَنِ الصَّلٰوةِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ حَتّٰى تَرْتَفِعَ فَاِنَّهَا تَطْلُعُ حِيْنَ تَطْلُعُ بَيْنَ قَرْنَيْ شَيْطَانٍ وَّ
حِيْنَئِذٍ يَّسْجُدُ لَهَا الْكُفَّارُ ثُمَّ صَلِّ فَاِنَّ الصَّلٰوةَ مَشْهُوْدَةٌ مَّحْضُوْرَةٌ حَتّٰى يَسْتَقِلَّ الظِّلُّ بِالرُّمْحِ
ثُمَّ اَقْصِرْ عَنِ الصَّلٰوةِ فَاِنَّ حِيْنَئِذٍ تُسْجَرُ جَهَنَّمُ فَاِذَا اَقْبَلَ الْفَيْءُ فَصَلِّ فَاِنَّ الصَّلٰوةَ مَشْهُوْدَةٌ
مَّحْضُوْرَةٌ حَتّٰى تُصَلِّيَ الْعَصْرَ ثُمَّ اَقْصِرْ عَنِ الصَّلٰوةِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَاِنَّهَا تَغْرُبُ بَيْنَ
قَرْنَيْ شَيْطَانٍ وَحِيْنَئِذٍ يَّسْجُدُ لَهَا الْكُفَّارُ قَالَ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ فَالْوُضُوْءُ حَدِّثْنِيْ عَنْهُ
قَالَ مَا مِنْكُمْ رَجُلٌ يُقَرِّبُ وَضُوْءَهُ فَيُمَضْمِضُ وَيَسْتَنْشِقُ فَيَنْتَثِرُ اِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا
وَجْهِهٖ وَفِيْهِ وَخَيَاشِيْمِهٖ ثُمَّ اِذَا غَسَلَ وَجْهَهٗ كَمَا اَمَرَهُ اللّٰهُ اِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا وَجْهِهٖ
مِنْ اَطْرَافِ لِحْيَتِهٖ مَعَ الْمَاءِ ثُمَّ يَغْسِلُ يَدَيْهِ اِلَى الْمِرْفَقَيْنِ اِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا يَدَيْهِ
مِنْ اَنَامِلِهٖ مَعَ الْمَاءِ ثُمَّ يَمْسَحُ رَاْسَهٗ اِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا رَاْسِهٖ مِنْ اَطْرَافِ شَعْرِهٖ مَعَ
الْمَاءِ ثُمَّ يَغْسِلُ قَدَمَيْهِ اِلَى الْكَعْبَيْنِ اِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا رِجْلَيْهِ مِنْ اَنَامِلِهٖ مَعَ الْمَاءِ فَاِنْ
هُوَ قَامَ فَصَلّٰى فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ وَمَجَّدَهٗ بِالَّذِيْ هُوَ لَهٗ اَهْلٌ وَّفَرَّغَ قَلْبَهٗ لِلّٰهِ
اِلَّا انْصَرَفَ مِنْ خَطِيْئَتِهٖ كَهَيْئَتِهٖ يَوْمَ وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ فَحَدَّثَ عَمْرُو بْنُ عَبَسَةَ بِهٰذَا
الْحَدِيْثِ اَبَا اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ صَاحِبَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهٗ اَبُوْ
اُمَامَةَ يَا عَمْرَو بْنَ عَبَسَةَ اُنْظُرْ مَا تَقُوْلُ فِيْ مَقَامٍ وَّاحِدٍ يُعْطٰى هٰذَا الرَّجُلُ فَقَالَ عَمْرٌو يَا
اَبَا اُمَامَةَ لَقَدْ كَبِرَتْ سِنِّيْ وَرَقَّ عَظْمِيْ وَاقْتَرَبَ اَجَلِيْ وَمَا بِيْ حَاجَةٌ اَنْ اَكْذِبَ
عَلَى اللّٰهِ وَلَا عَلٰى رَسُوْلِهٖ لَوْ لَمْ اَسْمَعْهُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا مَرَّةً اَوْ مَرَّتَيْنِ
اَوْ ثَلَاثًا حَتّٰى عَدَّ سَبْعَ مَرَّاتٍ مَا حَدَّثْتُ بِهٖ اَبَدًا وَّلٰكِنِّيْ سَمِعْتُهٗ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ

فَيَتَمَضْمَضُ

ترجمہ عکرمہ بن عمار نے روایت کی شداد بن عبداللہ ابوعمار اور یحیی بن ابی کثیر سے یہ دونوں راوی
ہین ابی امامہ سے کہ عمرو بن عبسہ نے جو قبیلہ بنی سلم سے ہین انہون نے کہا کہ مین جاہلیت مین یہ تصور
کرتا تہا کہ لوگ گمراہی مین ہین اور کسی راہ پر نہین اور وہ لوگ سب تہانون کو پوجتے تہے (یعنے
چبوترون کو یا مقاصون کو جیسے یہان امام وغیرہ کے نام کے امام باڑہ چبوترہ متبرک لوگ بنا لیتے ہین)
غرض انہون نے کہا کہ مین نے خبر سنی ایک شخص کی کہ مکہ مین ہے اور وہ بہت سی خبرین دیتا ہے
اور مین اپنی سواری پر بیٹہا اور ان کی خدمت مین حاضر ہوا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم از

دنون چھپے ہوئے تھے اور اسکی قوم اکثر اور غالب اور مسلط تھی پھر مین نے نرمی کی (یعنے جلد داخل ہوا)
اور داخل ہوا مین مکہ مین اور آپ سے عرض کی کہ آپ کون ہین فرمایا مین نبی ہون مین نے عرض کی نبی
کسے کہتے ہین فرمایا مجھے اللہ نے پیغام بھیجا ہے مین نے کہا کیا پیغام دیکر آپ کو بھیجا ہے آپ نے فرمایا پیغام
دیا ہے مجھے ناتے دار دن سے نیکی کرنے کا اور بتون کے توڑنے کا اور اکیلے اللہ کی عبادت کرنے کا
اور اس کے ساتھہ کسی کو شریک نہ کرنے کا مین نے عرض کی پھر آپ کے ساتھہ کون ہین اس دین پر آپ
نے فرمایا آزاد اور غلام راوی نے کہا اور ان دنون مین آپ کے ساتھہ ابو بکر اور بلال تھے جو آپ پر ایمان
لا چکے تھے پھر مین نے عرض کی کہ مین آپ کا ساتھہ دیا چاہتا ہون آپ نے فرمایا ان دنون تم سے نہ
ہو سکے گا تم میرا اور لوگون کا حال نہین دیکھتے مگر تم اپنے گھر لوٹ جاؤ پھر جب سنو کہ مین ظاہر ہو گیا
تو میرے پاس آنا انہون نے کہا کہ مین اپنے گھر چلا گیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ مین آئے
اور مین اپنے گھر مین لوگون سے خبر لگاتا رہتا تھا اور پوچھتا رہتا تھا جب آپ مدینہ آئے تھے یہان
تک کہ کچھ لوگ مدینہ کے مدینہ سے آئے اور مین نے پوچھا کہ کیون جی ان صاحب (کیا کیا جو مدینہ مین آئے
ہین انہون نے کہا کہ لوگ ان کیطرف دوڑ رہے ہین اور ان کی قوم نے انکا مار ڈالنا چاہا تھا مگر
کچھ نہ کر سکی پھر مین مدینہ آیا اور آپ کے پاس حاضر ہوا اور مین نے کہا اے رسول اللہ کے آپ مجھے پہچانتے ہین
آپ نے فرمایا ہان تم وہی ہو جو مجھسے مکہ مین ملے تھے مین نے کہا جی ہان پھر مین نے عرض کی کہ اللہ
کے نبی مجھے بتاؤ جو اللہ نے آپ کو سکھایا ہے اور مین نہین جانتا اور مجھے نماز
سے خبر دو تب آپ نے فرمایا صبح کی نماز پڑھو پھر نماز سے بچو یہانتک کہ آفتاب نکل کر بلند ہو جاوے
اس لیے کہ وہ شیطان کے دونون سینگون کے درمیان نکلتا ہے اور اسوقت کافر لوگ اس کو سجدہ
کرتے ہین (پھر اگر تم ہی نماز پڑھو گے تو ان سے مشابہت ہوگی) پھر جب آفتاب بلند ہو گیا نماز پڑھو
کہ اسوقت کی نماز کی کہ اما کا تمین گواہی دینگے اور فرشتے حاضر ہونگے (یعنی مقبول ہوگی) یہانتک
کہ پھر سایہ نیزہ کا اس کے سر پر آجاوے (یعنے ٹھیک دوپہر ہو) تو پھر نماز نہ پڑھو اس لیے کہ اسوقت
جہنم جھونکی جاتی ہے پھر جب سایہ آجاوے (یعنے سورج ڈھلے) پھر نماز پڑھو اسلیے کہ اسوقت کی
نماز میں فرشتے گواہی دینگے اور حاضر ہونگے یہانتک کہ پڑھو تم عصر کو پھر رکے رہو نماز سے یہانتک
کہ آفتاب غروب ہو جاوے اس لیے کہ وہ ڈوبتا ہے شیطان کے دونون سینگون کے بیچ مین

اور اسوقت بھی کافر اوسکو سجدہ کرتے ہین پھر مین نے عرض کی اے اللہ کے نبی اب وضو بھی فرمایئے آپ نے فرمایا کوئی تم سے ایسا نہین ہے کہ وضو کا پانی لیکر کلی کرے اور ناک مین ڈالے اور ناک جھاڑے مگر گر جاتے ہین اوسکے چہرہ اور مونہہ اور نتھنون کے سب گناہ پھر جب وہ مونہہ دھوتا ہے جیسا اللہ نے حکم کیا ہے تو گر جاتے ہین اوسکے چہرہ کے گناہ اوس کی داڑھی کے کنارون سے پانی کے ساتھ پھر وہ اپنے ہاتھ دھوتا ہے کہنیون تک تو گر جاتے ہین دونو ہاتھون کے گناہ اوس کی انگلیون کے پورون سے پانی کے ساتھہ پھر سر کا مسح کرتا ہے تو گر جاتے ہین اوس کے سر کے گناہ اوس کے بالون کے کونون سے پانی کے ساتھہ پھر اپنے دونون پیر دھوتا ہے ٹخنون تک تو گر جاتے ہین گناہ دونون پیرون کے اوسکے انگلیون کے پورون سے پانی کے ساتھہ پھر اگر وہ کھڑا ہوا اور اس نے نماز پڑہی اور اللہ کی تعریف کی اور خوبیان بیان کین اور بڑائی کی جیسے اوسکی شان کو لائق ہے اور اپنے دلکو خاص اسی کے لیے اسکے غیر سے خالی کیا تو وہ بیشک اپنے گناہون سے ایسا صاف ہوگیا گویا اسکی ماں نے آج ہی جنا ہے پھر یہ حدیث عمرو بن عبسہ نے ابو امامہ سے بیان کی جو صحابی تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے تو ابو امامہ نے کہا اے عمرو بن عبسہ دیکھو تم کیا کہتے ہو کہین ایک جگہہ مین آدمی کو اتنا ثواب ملسکتا ہے یعنی تمہارے بیان مین کچھہ فرق ہے تب عمرو بن عبسہ نے کہا اے ابو امامہ مین بوڑہا ہوا اور میری ہڈیان گل گئین اور موت کے کنارے ہوچکا پھر مجھے کیا ضرورت ہے جو اللہ پر اور اس کے رسول پر جھوٹ باندہون اگر مین اس حدیث کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک دو تین بار سات بار تک سنتا تو بھی کبھی نہ بیان کرتا مگر مین نے اس سے بھی زیادہ بار سنا ہے جب بیان کی اغرض یہ ہے کہ خوب تحقیق رکہتا ہون نہ یہ کہ سات بار سے کم اگر سنے تو روایت روا نہین ا **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ وَهِمَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ إِنَّمَا نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُتَحَرَّى طُلُوعُ الشَّمْسِ وَغُرُوبُهَا ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا مسلمانون کے مان فرماتی ہین کہ حضرت عمر کو وہم ہوگیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو اس سے منع کیا ہے کہ کوئی طلوع شمس اور غروب کی نماز پڑہے **ف** قاضی عیاض نے کہا ہے کہ حضرت عائشہ نے یہ اسواسطے فرمایا کہ انہون نے روایت کیا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ دو رکعت بعد عصر ادا کرتے تھے اور جو روایت کی عمر نے یعنے بعد عصر اور بعد صبح کے نماز نہ پڑہنا اوسکو

ابوسعید اور ابوہریرہ نے بھی بیان کیا ہے اور اوسکی خبر کئی راویون نے دی ہے اور ان دونون روایتون
مین تطبیق اس طور پر ہے کہ حضرت عائشہ کی اس روایت کا مطلب یہ ہے کہ صبح کی نماز کی عادت ہمیشہ
ایسے وقت نہ کرے کہ آفتاب نکل رہا ہو اوسی وقت ادا کرے اور اسیطرح عصر کی عادت غروب آفتاب
کے وقت نہ رکھے اور جن روایتون مین نہی وارد ہوئی ہے اون سے وہ نمازین مراد ہین جو بلا سبب پڑھی
جاتی ہین یعنے نوافل وغیرہ **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ لَمْ يَدَعْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ قَالَ فَقَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحَرَّوْا بِطُلُوْعِ الشَّمْسِ وَلَا غُرُوْبِهَا فَصَلُّوْا عِنْدَ ذٰلِكَ **ترجمہ حضرت**
عائشہ رضی اللہ عنہا مسلمانون کی ماں سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا نہین چھوڑین کبھی رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے دو رکعتین بعد عصر کے اور حضرت عائشہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
خاص کر اپنے نمازون کو طلوع اور غروب آفتاب کے تحت وقت پڑھنے کی عادت مت کرو کہ ہمیشہ اسیوقت ادا
کیا کرو **عَنْ** كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ ابْنَ اَزْهَرَ
وَالْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَرْسَلُوْهُ اِلٰى عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالُوْا اِقْرَأْ عَلَيْهَا السَّلَامَ مِنَّا جَمِيْعًا وَسَلْهَا عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ وَقُلْ اِنَّا اُخْبِرْنَا
اَنَّكِ تُصَلِّيْنَهَا وَقَدْ بَلَغَنَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْهُمَا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ
تَعَالٰى عَنْهُمَا وَكُنْتُ اَضْرِبُ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ النَّاسَ عَنْهُمَا قَالَ
كُرَيْبٌ فَدَخَلْتُ عَلَيْهَا وَبَلَّغْتُهَا مَا اَرْسَلُوْنِيْ بِهٖ فَقَالَتْ سَلْ اُمَّ سَلَمَةَ فَخَرَجْتُ اِلَيْهِمْ
فَاَخْبَرْتُهُمْ بِقَوْلِهَا فَرَدُّوْنِيْ اِلٰى اُمِّ سَلَمَةَ بِمِثْلِ مَا اَرْسَلُوْنِيْ بِهٖ اِلٰى عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا
فَقَالَتْ اُمُّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهٰى عَنْهُمَا
ثُمَّ رَاَيْتُهٗ يُصَلِّيْهِمَا اَمَّا حِيْنَ صَلَّاهُمَا فَاِنَّهٗ صَلَّى الْعَصْرَ ثُمَّ دَخَلَ وَعِنْدِيْ نِسْوَةٌ مِّنْ بَنِيْ
حَرَامٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَصَلَّاهُمَا فَاَرْسَلْتُ اِلَيْهِ الْجَارِيَةَ فَقُلْتُ قُوْمِيْ بِجَنْبِهٖ فَقُوْلِيْ لَهٗ
تَقُوْلُ اُمُّ سَلَمَةَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اَسْمَعُكَ تَنْهٰى عَنْ هَاتَيْنِ الرَّكْعَتَيْنِ وَاَرَاكَ تُصَلِّيْهِمَا
فَاِنْ اَشَارَ بِيَدِهٖ فَاسْتَاْخِرِيْ عَنْهُ قَالَتْ فَفَعَلَتِ الْجَارِيَةُ فَاَشَارَ بِيَدِهٖ فَاسْتَاْخَرَتْ
عَنْهُ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ يَا بِنْتَ اَبِيْ اُمَيَّةَ سَاَلْتِ عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ اِنَّهٗ اَتَانِيْ

انا سلمة بن عبد القيس بالسلام من قوم هم مشغلون عن الركعتين اللتين بعد الظهر
فهما هما تر جمہ کریب جو غلام آزاد ابن عباس کے ہین وہ راوی ہین کہ عبداللہ بن عباس اور
عبدالرحمن بن ازہر اور مسور بن مخرمہ ان سب نے مجھے حضرت عائشہ بی بی رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم کے پاس بھیجا اور کہا کہ ہماری طرف سے ان کی خدمت مین سلام عرض کرو اور ان دو رکعتون
کا حال پوچھو جو بعد عصر کے پڑہی جاتی ہین اور یہ عرض کرو کہ ہم کو خبر پہونچی ہے کہ آپ پڑہتے ہین
اور یہہ بھی خبر پہونچی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس سے منع فرماتے تہے ابن عباس نے کہا
کہ مین تو حضرت عمر کے ساتھہ ہو کر لوگون کو اس کے پڑہنے پر مارتا تہا (اس سے معلوم ہوا کہ عالم کو
ضرور ہے کہ رعیت کو خلاف شرع باتون اور بدعتون سے روکے اور باز رکہے) کریب نے کہا کہ مین حضرت
عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا اور وہ بات پوچھی آپ نے فرمایا کہ ام سلمہ سے پوچھو (اس سے معلوم
ہوا کہ مفتی کو اگر معلوم ہو کہ کوئی شخص مجھہ سے زیادہ جانتا ہے تو سائل کو اس کے پاس بھیجدے اور
اسمین حسد نہ کرے) پھر مین ان لوگون کے پاس آیا اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے جواب
کی انکو خبر دی (اس سے پیغام لے جانیوالے کا ادب معلوم ہوا کہ انہون نے اپنی رائے سے تصرف
نہین کیا کہ ام سلمہ کے پاس جاؤ مین بلکہ جنہون نے بھیجا تہا انکو اطلاع دیدی) پھر ان لوگون نے
مجھے ام سلمہ کے پاس روانہ کیا وہی پیغام دیکر جو حضرت عائشہ کے پاس مین لے گیا تہا تب ام سلمہ نے
فرمایا سنا تہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ ان سے منع کرتے تہے پھر مین نے آپ کو پڑہتے
دیکہا اب سنو کہ جب مین نے آپ کو پڑہتے دیکہا اور آپ عصر پڑہ چکے تہے اور میرے گہر مین آئے اور
میرے پاس قبیلہ بنی حرام انصار مین کی چند عورتین بیٹہی تہین سو مین نے آپ کے پاس ایک لڑکی
کو بھیجا اور اس سے کہا کہ تم حضرت کے بازو کہڑے رہنا اور ان سے عرض کرنا کہ ام سلمہ گذارش کرتی
ہین کہ ای رسول اللہ کے کہ مین سنتی تہی کہ آپ ان دو رکعتون سے منع فرماتے تہے اور پھر مین آپ کو
پڑہتے دیکہتی ہون (اس سے معلوم ہوا کہ جب اپنے پیشوا سے کوئی بات خلاف دیکہے تو سوال کرے
اب سے اگر وہ بہول گیا ہوگا تو اس سے باز آئیگا ورنہ اوس کی حکمت بیان کریگا) پھر اگر آپ تمہارے
طرف اشارہ کرین ہاتہ سے تو پیچہے کہڑے رہنا (معلوم ہوا کہ اشارہ کرنے سے نماز نہین جاتی)
ام سلمہ فرماتی ہین کہ پھر اوس لڑکی نے ویسا ہی کیا اور آپ نے ہاتہ سے اشارہ کیا اور وہ پیچہے ہٹ

گئی پھر جب آپ پڑھ چکے تو آپنے فرمایا کہ اے بیٹی ابی امیہ کی تم نے اون رکعتون کا حکم پوچھا جو عصر کے بعد
مین نے پڑھین اوسکا سبب یہ تھا کہ میرے پاس قبیلہ عبدالقیس کے کچھ لوگ اسلام لائے تھے اور اپنی قوم
کا پیغام تو مین ان مین مشغول رہا اور ظہر کے بعد کی دو رکعتین نہین پڑھ سکا سو وہ یہی تھین ف
اس حدیث سے کئی فائدے ہوئے اول یہ کہ ظہر کے بعد دو رکعت ثابت ہوئی دوسری جب سنت وغیرہ
کی قضا ہو تو اوس کے ادا مستحب ہے اور یہی مذہب صحیح ہے شافعیہ کے نزدیک اور ثابت ہوا کہ جو نماز
کسی سبب سے ہو وہ اوقات مکروہہ مین بھی جائز ہے بخلاف اوسکے جس کا کوئی سبب نہ ہو کہ وہ مکروہ
ہے جیسا ہم اوپر کہہ آئے ہین اور معلوم ہوا کہ صلوۃ لیل و نہار کی دو دو رکعت ہے اور یہی مذہب جمہور کا
ہے اور معلوم ہوا کہ جب دو چیزین جمع ہون تو جس مین مصلحت زیادہ ہو اوسکو اختیار کرین جیسے آپ
نے سنت ظہر کو چھوڑ دیا اور اور قوم کی ہدایت اور ارشاد کو مقدم رکھا اس لیے کہ اسلام کسی قوم
کا ایک شخص کے سنت سے اولی ہے عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ اَنَّهٗ سَاَلَ عَائِشَةَ عَنِ السَّجْدَتَیْنِ اللَّتَیْنِ
کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْهِمَا بَعْدَ الْعَصْرِ فَقَالَتْ کَانَ یُصَلِّیْهِمَا
قَبْلَ الْعَصْرِ ثُمَّ اِنَّهٗ شُغِلَ عَنْهُمَا اَوْ نَسِیَهُمَا فَصَلَّاهُمَا بَعْدَ الْعَصْرِ ثُمَّ اَثْبَتَهُمَا وَکَانَ
اِذَا صَلّٰی صَلٰوةً اَثْبَتَهَا ترجمہ ابوسلمہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا اون دو رکعتون کو
جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعد عصر کے پڑھتے تھے تو انہون نے فرمایا کہ آپ عصر کے پہلے پڑھا کرتے
تھے پھر ایکبار آپ کو کچھ کام ہو گیا یا بھول گئے تو عصر کے بعد پڑھی اور آپ کی عادت تھی کہ جب کوئی
نماز پڑھتے تو اسکو ہمیشہ پڑھا کرتے پھر اسکو بھی ہمیشہ پڑھا کرتے تھے ف اس حدیث سے
معلوم ہوا کہ یہہ دو رکعتین عصر کی قبل کی سنت ہین اور قاضی عیاض نے کہا کہ اسکو سنت ظہر سمجھنا
چاہیے تاکہ سب روایتون مین تطبیق ہو جاوے اور سنت ظہر کو یہہ بھی کہہ سکتے ہین کہ وہ عصر کے
قبل پڑھی جاتی ہین پس پھر فرمانا بھی حضرت عائشہ کا بہت صحیح ہے عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ
مَا تَرَکَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَکْعَتَیْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ عِنْدِیْ قَطُّ ترجمہ
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے پاس تو عصر کے
بعد کی دو رکعتین کبھی نہین چھوڑین عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا تَرَکَهُمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ بَیْتِیْ قَطُّ سِرًّا وَلَا عَلَانِیَةً رَکْعَتَیْنِ

ن بادیہ منہ

قَبْلَ الْفَجْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ دو نمازیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے گھر میں کبھی ترک نہیں کیں نہ پہلی نہ کہلی دو رکعتیں فجر سے پہلے اور دو عصر کے بعد **ف** یعنی عصر کی جب سے بھول گئی اور بعد عصر کے ایکبار پڑھی ہی جب سے مداومت کی اور فجر کی تو ہمیشہ پڑھتی ہی تھی **عن** اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ وَمَسْرُوْقٍ قَالَا شَهِدْنَا عَلٰى عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا قَالَتْ مَا كَانَ يَوْمُهُ الَّذِيْ كَانَ يَكُوْنُ عِنْدِيْ اِلَّا صَلَّاهُمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَيْتِيْ تَعْنِي الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ **ترجمہ** ابراہیم نے اسود اور مسروق سے روایت کی کہ دونوں نے کہا کہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی باری جس دن میرے گھر میں ہوتی اس دن ضرور دو رکعت پڑھتے یعنی عصر کے بعد

باب اِسْتِحْبَابِ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ قبل نماز مغرب کے دو رکعت کا بیان

عن مُخْتَارِ بْنِ فُلْفُلٍ قَالَ سَاَلْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ التَّطَوُّعِ بَعْدَ الْعَصْرِ فَقَالَ كَانَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَضْرِبُ الْاَيْدِيَ عَلٰى صَلٰوةٍ بَعْدَ الْعَصْرِ وَكُنَّا نُصَلِّيْ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ غُرُوْبِ الشَّمْسِ قَبْلَ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ فَقُلْتُ لَهٗ اَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرَانَا نُصَلِّيْهِمَا فَلَمْ يَاْمُرْنَا وَلَمْ يَنْهَنَا **ترجمہ** مختار بن فلفل نے کہا میں نے انس بن مالک سے پوچھا ان نفلوں کو جو بعد عصر کے پڑھتے ہیں انہوں نے کہا حضرت عمر ہاتھ مارتے تھے اوپر نماز کے جو لوگ بعد عصر کے پڑھتے تھے اور ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں دو رکعت پڑھتے تھے بعد غروب آفتاب کے قبل نماز مغرب کے سو میں نے ان سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی یہ دو رکعتیں پڑھا کرتے تھے انہوں نے کہا ہم کو پڑھتے ہوئے دیکھتے تھے اور نہ اسکا حکم کرتے تھے (یعنی بطریق وجوب کے) اور نہ اس سے منع فرماتے تھے **ف** اس روایت سے مستحب ہونا دو رکعتوں کا مغرب کی اذان اور فرض کے بیچ میں ثابت ہوا اور صحیح یہی ہے کہ یہ مستحب ہیں اور اجماعت نے صحابہ اور تابعین کی مثل احمد اور اسحاق کے اسکو مستحب کہا ہے اور ابوبکر و عمر و عثمان و علی اور دوسرے صحابہ اس کو مستحب جانتے تھے اور اسی طرح مالک اور اکثر فقہا اور نخعی نے انکو بدعت کہا ہے مگر یہ روایتیں ان سب پر حجت ہیں **عن** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا بِالْمَدِيْنَةِ فَاِذَا اَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ لِصَلٰوةِ

فیرکعون برکعتین

المغرب یبتدر السواری فیرکعون رکعتین حتی ان الرجل الغریب لیدخل المسجد فیحسب ان الصلوٰۃ قد صلیت من کثرۃ من یصلیھما ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے کہ انہون نے کہا مدینہ مین ہم لوگون کی عادت تھی کہ جب موذن مغرب کی اذان دیتا تھا سب لوگ کھنبون کی آڑ مین دوڑ کر دو رکعت پڑھتے تھے یہانتک کہ نیا آدمی اگر مسجد مین آتا تھا جانتا تھا کہ نماز ہوچکی عرض اس کثرت سے لوگ ان رکعتون کو پڑھتے تھے **عن** عبداللہ بن مغفل المزنی رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بین کل اذانین صلوٰۃ قالھا ثلاثا قال فی الثالثۃ لمن شاء ترجمہ عبداللہ بن مغفل کے صاحبزادے نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر اذان اور تکبیر کے بیچ مین دو رکعت نماز ہے تین بار یہی فرمایا اور تیسری بار فرمایا جسکا جی چاہے پڑھے (یعنے مؤکدہ نہین) **مسلم** رحمۃ اللہ علیہ نے کہا روایت کی ہمسے ابوبکر بن ابی شیبہ نے اون سے عبدالاعلی نے ان سے جریری نے ان سے عبداللہ بن بریدہ نے اون سے عبداللہ بن مغفل نے انہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکی مگر انہون نے تیسرے بار کی جگہہ دونہی بار روایت کیا کہ آپ نے فرمایا جسکا جی چاہے

باب صلوٰۃ الخوف — نماز خوف کا بیان

عن ابن عمر رضی اللہ عنہما قال صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلوٰۃ الخوف بإحدی الطائفتین رکعۃ وطائفۃ الأخری مواجھۃ العدو ثم انصرفوا وقاموا فی مقام اصحابھم مقبلین علی العدو وجاء اولئک فصلی بھم النبی صلی اللہ علیہ وسلم رکعۃ ثم سلم النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم قضی ھؤلاء رکعۃ وھؤلاء رکعۃ ترجمہ عبداللہ بن عمر نے کہا کہ پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ سلم نے خوف کے وقت ایک گروہ کے ساتھہ ایک رکعت اور دوسرا گروہ دشمن کے سامنے تھا پھر یہ گروہ چلا گیا اور دشمن کے آگے گروہ اول کی جگہہ کھڑا ہوا اور گروہ اول آیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون کے ساتھہ بھی ایک رکعت ادا کی پھر حضرت نے سلام پھیرا اور ہر گروہ نے ایک ایک رکعت اپنی الگ الگ ادا کرلی **ف** نماز خوف کے باب مین روایتین بہت ہین اور سب صورتین روا ہین اور افضلیت اور اولویت مین ہر ایک نے ایک صورت پسند کی ہے چنانچہ اس روایت کو اوزاعی اور مذہب مالکی نے اختیار کیا ہے اور شافعی کے نزدیک جائز ہے اور یہہ بھی کہا گیا ہے کہ اون دونون گروہون نے ایک ایک رکعت ملکر ادا کی مگر صحیح یہ ہے کہ الگ الگ ادا کی **عن** سالم بن عبداللہ عن عمر

عَنْ اَبِیْہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا اَنَّہٗ کَانَ یُحَدِّثُ عَنْ صَلٰوۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الْخَوْفِ وَیَقُوْلُ صَلَّیْتُہَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِہٰذَا الْمَعْنٰی ترجمہ سالم بن عبداللہ اپنے باپ راوی ہیں کہ وہ بیان کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز خوف کا اور فرماتے تھے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پڑھی ہے جیسے اوپر مذکور ہوئی **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ صَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلٰوۃَ الْخَوْفِ فِیْ بَعْضِ اَیَّامِہٖ فَقَامَتْ طَآئِفَۃٌ مَعَہٗ وَطَآئِفَۃٌ بِاِزَآءِ الْعَدُوِّ فَصَلّٰی بِالَّذِیْنَ مَعَہٗ رَکْعَۃً ثُمَّ ذَھَبُوْا وَجَآءَ الْاٰخَرُوْنَ فَصَلّٰی بِھِمْ رَکْعَۃً ثُمَّ قَضَتِ الطَّآئِفَتَانِ رَکْعَۃً رَکْعَۃً قَالَ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا فَاِذَا کَانَ خَوْفٌ اَکْثَرُ مِنْ ذٰلِکَ فَصَلِّ رَاکِبًا اَوْ قَآئِمًا تُوْمِیْ اِیْمَآءً ترجمہ عبداللہ بن عمر نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز خوف پڑھی بعض دن اس طرح کہ ایک گروہ آپکے ساتھ کھڑا ہوا اور ایک غنیم کے آگے اور آپ نے لوگوں کے ساتھ ایک رکعت پڑھی پھر وہ لوگ غنیم کیطرف گئے اور دوسرے آئے اور ان کے ساتھ بھی ایک رکعت پڑھی پھر دونوں گروہوں نے اپنی اپنی رکعت دوسری ادا کرلی اور ابن عمر نے کہا جب خوف اس سے بھی زیادہ ہو تو سواری پر یا کھڑے کھڑے پڑھو اشارہ سے **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ شَہِدْتُّ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلٰوۃَ الْخَوْفِ فَصَفَّنَا صَفَّیْنِ صَفٌّ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالْعَدُوُّ بَیْنَنَا وَبَیْنَ الْقِبْلَۃِ فَکَبَّرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَکَبَّرْنَا جَمِیْعًا ثُمَّ رَکَعَ وَرَکَعْنَا جَمِیْعًا ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَہٗ مِنَ الرُّکُوْعِ وَرَفَعْنَا جَمِیْعًا ثُمَّ انْحَدَرَ بِالسُّجُوْدِ وَصَفُّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَہٗ وَقَامَ الصَّفُّ الْمُؤَخَّرُ فِیْ نَحْرِ الْعَدُوِّ فَلَمَّا قَضٰی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ السُّجُوْدَ وَقَامَ الصَّفُّ الَّذِیْ یَلِیْہِ انْحَدَرَ الصَّفُّ الْمُؤَخَّرُ بِالسُّجُوْدِ وَقَامُوْا فَتَقَدَّمَ الصَّفُّ الْمُؤَخَّرُ وَتَاَخَّرَ الصَّفُّ الْمُقَدَّمُ ثُمَّ رَکَعَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَرَکَعْنَا جَمِیْعًا ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَہٗ مِنَ الرُّکُوْعِ وَرَفَعْنَا جَمِیْعًا ثُمَّ انْحَدَرَ بِالسُّجُوْدِ وَالصَّفُّ الَّذِیْ یَلِیْہِ الَّذِیْ کَانَ مُؤَخَّرًا فِی الرَّکْعَۃِ الْاُوْلٰی وَقَامَ الصَّفُّ الْمُؤَخَّرُ فِیْ نَحْرِ الْعَدُوِّ فَلَمَّا قَضَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ السُّجُوْدَ وَالصَّفُّ الَّذِیْ یَلِیْہِ انْحَدَرَ الصَّفُّ الْمُؤَخَّرُ بِالسُّجُوْدِ فَسَجَدُوْا ثُمَّ سَلَّمَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَسَلَّمْنَا جَمِیْعًا قَالَ جَابِرٌ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کَمَا یَصْنَعُ حَرَسُکُمْ ھٰؤُلَآءِ بِاُمَرَآئِھِمْ ترجمہ جابر بن عبداللہ نے

کہا ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تہا نماز خوف مین ہم سب نے دو صفین کین حضرت کے پیچھے اور دشمن اسوقت ہمارے اور قبلہ کے بیچ مین تہا اور حضرت نے تکبیر اولی کہی اور ہم سب نے بہی اور حضرت نے رکوع کیا اور ہم سب نے بہی پہر آپ نے اور ہم نے رکوع سے سر اٹہایا پہر سجدہ کو جہکے آپ بہی اور وہ صف بہی جو آپکے قریب تہی اور دوسری صف دشمن کے آگے کہڑی رہی پہر جب حضرت سجدہ کر چکے اور وہ صف جو آپکے قریب تہی کہڑی ہوگئی پیچھے کی صف والے سجدہ مین گئے اور جب سر اٹہائے ہوئے پیچھے کی صف آگے ہوگئی اور آگے کی پیچھے ہوگئی اور رکوع کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ہم سب نے آپ کے ساتھ رکوع کیا (یعنے دونون صفون نے) پہر سر اٹہایا آپ نے اور ہم سب نے پہر آپ سجدہ مین گئے اور اس صف کے لوگ جو آپ کے پاس تہے کہ وہ پہلی رکعت مین پیچھے تہے سب سجدہ مین گئے اور پہلی صف دشمن کے روبرو کہڑی رہی (یعنے جو پہلی رکعت مین آگے تہی) پہر جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ کر چکے اور وہ صف جو آپ کے پاس تہی سب کی سب پہلی صف جہکی سجدہ مین اور انہون نے سجدہ کیا پہر سلام پہیرا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اور ہم سب نے کہا ہا بہ ہے میرے آجکل تمہارے جو کیدار تمہاری سرداروں کے ساتہ کرتے ہین **ف** اس حدیث کے ساتہ تمسک کیا ہے امام شافعی اور ابن ابی لیلی اور ابی یوسف نے کہ جب دشمن قبلہ کی طرف ہو اسی طرح اوذاعی اور ثوری اور شافعی کے نزدیک آگے کی صف کا پیچھے ہو جانا اور پیچھے کا آگے ہو جانا جائز ہے جیسا اس روایت مین آچکا اور اگر اپنی جگہ مین رہین اور آگے پیچھے نہون جب بہی روا ہے جیسا ابن عباس کی روایت مین وارد ہوا ہے **عن** جابر رضی اللہ عنہ قال غزونا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فوصاف من جہینۃ فقاتلونا قتالا شدیدا فصلینا الظہر فقال المشرکون لو ملنا علیہم میلۃ لاصطفناہم فاخبر جبریل علیہ السلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بذلک فذکر ذلک لنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال وقالوا انہم ستاتیہم صلوۃ ہی احب الیہم من الاولاد فلما حضرت العصر قال صففنا صفین والمشرکون بیننا وبین القبلۃ قال فکبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فکبرنا وکبر فرکعنا ثم سجد وسجد معہ الصف الاول فلما قاموا الی الصف الثانی ثم تاخر الصف الاول وتقدم الصف الثانی فقاموا مقام الاول فکبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وکبرنا وکبر فرکعنا ثم سجد وسجد معہ الصف

ف صففنا

ف و

الْاَوَّلُ وَقَامَ الثَّانِیْ فَلَمَّا سَجَدَ سَجَدَ الصَّفُّ الثَّانِیْ ثُمَّ جَلَسُوْا جَمِیْعًا ثُمَّ سَلَّمَ عَلَیْهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَبُو الزُّبَیْرِ ثُمَّ خَصَّنَا جَابِرٌ اَنْ قَالَ کَمَا یُصَلِّیْ اُمَرَاؤُکُمْ هٰؤُلَاءِ

ترجمہ جابر نے کہا جہاد کیا ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت میں ایک قوم سے قبیلہ جہینہ کی اور وہ بہت لڑے پھر جب ہم ظہر پڑھ چکے مشرکوں نے کہا کاش کہ ہم اوپر ایک بار گی حملہ کرتے تو انکو کاٹ ڈالتے اور جبرئیل علیہ السلام نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی خبر دی اور حضرت نے ہم سے ذکر کیا اور مشرکوں نے کہا کہ انکی اور ایک نماز آتی ہے کہ وہ اولاد سے بھی زیادہ انکو عزیز ہے پھر جب عصر کا وقت آیا ہم نے دو صفیں باندھ لیں (یعنے آگے پیچھے) اور مشرک قبلہ کی طرف تھے اور تکبیر اولی کہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور ہم سب نے اور رکوع کیا ہم سب نے اور آپ (یعنے دونوں صفیں رکوع تک شریک رہیں) اور سجدہ کیا آپ نے اور پہلی صف نے پھر جب آپ اور پہلی صف کھڑی ہو گئے دوسری صف نے سجدہ کیا اور اگلی صف پیچھے اور پچھلی آگے ہو گئی اور اللہ اکبر کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور ہم نے اور رکوع کیا آپ نے اور ہم سب نے اور سجدہ کیا آپ نے ساتھ صف اول نے اور دوسری صف ویسی ہی کھڑی رہی پھر جب دوسری بھی سجدہ کر چکے تو سب بیٹھ گئے اور سب کو سلام دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو الزبیر نے کہا کہ جابر نے ایک بات اور بھی کہی کہ جیسے آج کل یہ تمہارے حاکم کرتے ہیں عَنْ سَهْلِ بْنِ اَبِیْ حَثْمَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰی بِاَصْحَابِهٖ فِی الْخَوْفِ نَصَفَّهُمْ خَلْفَهٗ صَفَّیْنِ فَصَلّٰی بِالَّذِیْنَ یَلُوْنَهٗ رَکْعَةً ثُمَّ قَامَ فَلَمْ یَزَلْ قَائِمًا حَتّٰی صَلَّی الَّذِیْنَ خَلْفَهُمْ رَکْعَةً ثُمَّ تَقَدَّمَ مَنْ تَاَخَّرَ الَّذِیْنَ کَانُوْا خَلْفَهٗ اَمَامَهُمْ فَصَلّٰی بِهِمْ رَکْعَةً ثُمَّ قَعَدَ حَتّٰی صَلَّی الَّذِیْنَ خَلْفَهُمْ رَکْعَةً ثُمَّ سَلَّمَ ترجمہ سہل بن ابی حثمہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے یاروں کے ساتھ نماز خوف یوں ادا کی کہ اپنے پیچھے دو صفیں کیں اور اگلی صف جو آپ سے قریب تھی ان کے ساتھ ایک رکعت پڑھی اور پھر کھڑے رہے یہانتک کہ جو لوگ آپ کے پیچھے تھے انہوں نے ایک رکعت اپنی باقی ادا کر لی پھر وہ پیچھے ہو گئے اور پیچھے والے آگے ہو گئے پھر آپ نے ان کے ساتھ ایک رکعت پڑھی اور بیٹھ گئے یہانتک کہ جو آپ کے پیچھے تھے انہوں نے ایک رکعت باقی ادا کر لی پھر آپ نے سلام پھیر دیا ف اس حدیث کو مالک اور شافعی اور ابو یوسف وغیرہ نے اختیار کیا ہے اور جائز سب صورتیں ہیں جیسی ہو بہتر ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ

یلونہم

وسلم سے عن صالح بن خوات رضی اللہ عنہ عن من صلی مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم ذات الرقاع صلوۃ الخوف ان طائفۃ صفت وصلت معہ وطائفۃ وجاہ العدو فصلی بالذین معہ رکعۃ ثم ثبت قائما واتموا لانفسہم ثم انصرفوا فصفوا وجاہ العدو وجاءت الطائفۃ الاخری فصلی بہم الرکعۃ التی بقیت ثم ثبت جالسا واتموا لانفسہم ثم سلم بہم

ترجمہ صالح بن خوات نے ایسے کسی شخص سے روایت کی جس نے نماز خوف پڑھی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ذات الرقاع کے دن (نام ہے ایک غزوہ کا کہ صحابہ نے اوسمیں پیر میں چوٹ کھائی باندھے تھی) کہ ایک گروہ نے صف باندھی اور حضرت کے ساتھ ایک رکعت پڑھی اور ایک گروہ دشمن کے آگے رہا پھر آپنے اپنے ساتھ کی صف کے ساتھ ایک رکعت پڑھی پھر آپ کھڑے رہے اور اس صف والوں نے اپنی نماز پوری پڑھ لی پھر وہ چلے گئے اور دشمن کے آگے پر اباندہ لیا اور دوسرا گروہ آیا اور آپ نے ان کے ساتھ ایک رکعت باقی ادا کی پھر آپ بیٹھ رہے اور ان لوگوں نے اپنی نماز پوری کرلی پھر آپ نے سلام کہا دن سب پر

عن جابر رضی اللہ عنہ قال اقبلنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی اذا کنا بذات الرقاع قال کنا اذا اتینا علی شجرۃ ظلیلۃ ترکناہا لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فجاء رجل من المشرکین وسیف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم معلق بشجرۃ فاخذ سیف نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاخترطہ فقال لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتخافنی قال لا قال فمن یمنعک منی قال اللہ یمنعنی منک قال فتہدداہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاغمد السیف وعلقہ قال فنودی بالصلوۃ فصلی بطائفۃ رکعتین ثم تاخروا فصلی بالطائفۃ الاخری رکعتین قال فکانت لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اربع رکعات ولاصحابہ رکعتان رکعتان

ترجمہ جابر نے کہا ہم چلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ یہانتک کہ پہنچے ہم ذات الرقاع تک (رقاع ایک پہاڑ کا بھی نام ہے) تو ہماری یہ چال تھی کہ جب ہم کسی سایہ دار درخت پر پہونچتے تو اسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے چھوڑ دیتے پھر ایک دن ایک مشرک آیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار ایک درخت میں لٹکی ہوئی تھی اس نے تلوار لیکر میان سے نکال لی اور آپ سے کہا کیا تم

تم مجھ سے ڈرتے ہو آپ نے فرمایا نہین اوس نے کہا کون تمہین میرے ہاتھ سے بچا سکتا ہے آپ نے فرمایا اللہ مجھ
بچا سکتا ہے تیرے ہاتھ سے پھر صحابہ نے اسکو دھمکایا اور اس نے تلوار میان مین کرلی اتنے مین اذان ہوئی
نماز کی تو آپ نے ایک گروہ کے ساتھ دو رکعت پڑہی پھر وہ پیچھے چلے گئے اور دوسرا گروہ کے ساتھ دو
رکعت پڑہی اور آپ کی چار رکعت ہوئی اور سب کی دو دو رکعت **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا
کہ فرض پڑہنے والے کو نفل پڑہنے والے کی اقتدا درست ہے اسلیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اخیر کی
دو رکعتون مین متنفل تھے اور یہی مذہب ہے امام شافعی کا اور حکایت کیا گیا ہے یہ مذہب حسن بصری سے
اور طحاوی حنفی نے جو دعوی کیا ہے کہ یہ روایت منسوخ ہے انکا دعوے مقبول نہین اسلیے کہ نسخ کی
کوئی دلیل نہین **عن** اَبِیْ سَلَمَۃَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ جَابِرًا اَخْبَرَہٗ اَنَّہٗ صَلّٰی مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلٰوۃَ الْخَوْفِ فَصَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِاِحْدَی الطَّائِفَتَیْنِ
رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ صَلّٰی بِالطَّائِفَۃِ الْاُخْرٰی رَکْعَتَیْنِ فَصَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَرْبَعَ رَکَعَاتٍ
وَصَلّٰی بِکُلِّ طَائِفَۃٍ رَکْعَتَیْنِ **ترجمہ** ابی سلمہ بن عبد الرحمن نے روایت کی جابر سے کہ انہون نے
پڑہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز خوف کی اور پڑہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک
گروہ کے ساتھ دو رکعت اور پھر پڑہی دوسرے گروہ کے ساتھ دو رکعت تو آپ کی چار رکعت پڑہی ہر گروہ کے ساتھ دو رکعت
ف اس سے بھی وہی مسئلہ ثابت ہوا کہ متنفل کے پیچھے مفترض کی نماز روا ہے اور مذہب حنفی اس کے خلاف ہے اور وہ
خلاف چونکہ قرآن مین محض بے دلیل ہے **حدیث** **باب فرض الجمعۃ**
یہ کتاب ہے جمعہ کی بیان مین **ف** جمعہ بضم میم اور سکون اور بفتح میم سب جائز ہے چنانچہ فراء سے
یہی مروی ہے اور واحدی وغیرہ ارباب لغت نے بھی یہی لکھا ہے اور ایام جاہلیت مین جمعہ کے دن
کو یوم العروبہ کہتے تھے **عن** عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ
اِذَا اَرَادَ اَحَدُکُمْ اَنْ یَّاْتِیَ الْجُمُعَۃَ فَلْیَغْتَسِلْ **ترجمہ** عبد اللہ نے کہا سنا مین نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کہ جب ارادہ کرے کوئی تم مین کا کہ جمعہ کی نماز کو آوے تو غسل کرلیوے
ف جمعہ کے دن غسل کو بعض لوگون نے واجب کہا ہے چنانچہ بعض صحابہ اور اہل ظاہر کا یہی مذہب
ہے اور ابن منذر نے امام مالک سے بھی نقل کیا ہے اور حسن بصری سے بھی یہی منقول ہے اور جمہور
سلف اور خلف سے آیا ہے کہ وہ مستحب ہے اور واجب نہین اور جمہور نے بھی کئی روایتون سے تمسک

کیا ہے چنانچہ ایک روایت مرفوع میں وارد ہوا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے وضو کیا تو خیر وہ بھی ہے اور جو نہایا تو نہانا افضل ہے **عن** عبد اللہ بن عمر عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال وھو قائم علی المنبر من جاء منکم الجمعۃ فلیغتسل **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا اور آپ منبر پر تھے کہ جو تم میں سے جمعہ کی نماز کو آوے تو نہا لیوے **مسلم** نے کہا روایت کی مجھ سے محمد بن رافع نے اون سے عبد الرزاق نے اون سے ابن جریج نے ان سے ابن شہاب نے اون سے سالم نے اور عبد اللہ نے کہ دونو صاحب زادے تھے عبد اللہ بن عمر کے اونہوں نے ابن عمر سے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اس روایت کی **اور** کہا مسلم نے روایت کی مجھ سے حرملہ بن یحیی نے اون سے ابن وہب نے کہا خبر دی مجھ کو یونس نے اسکو ابن شہاب نے انکو سالم بن عبد اللہ نے انکو عبد اللہ نے کہ سنا انہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکی ہوا پھر ذکر کیا **عن** سالم بن عبد اللہ عن ابیہ ان عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ بینما ھو یخطب الناس یوم الجمعۃ اذ دخل رجل من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فنادا ہ عمر اتی ساعۃ ھذہ فقال انی شغلت الیوم فلم انقلب الی اھلی حتی سمعت النداء فلم ازد علی ان توضأت قال عمر والوضوء ایضا وقد علمت ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یامر بالغسل **ترجمہ** سالم بن عبد اللہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ عمر بن خطاب خطبہ پڑھتے تھے جمعہ کے دن کہ ایک صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آئے (اور روایتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ حضرت عثمان تھے) اور حضرت عمر نے انکو پکارا کہ یہ کون سا وقت ہے آنے کا (یعنی پہلے سے آنا تھا) تو انہوں نے کہا مجھ آج کام ہو گیا اور میں گھر ہی نہیں گیا تھا کہ اذان سنے تو مجھ سے کچھ نہ ہوا فقط وضو کر لیا حضرت عمر نے کہا کہ وضو بھی سہی مگر تم کو معلوم نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غسل کا حکم دیتے تھے **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال بینما عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ یخطب الناس یوم الجمعۃ اذ دخل عثمان بن عفان فعرض بہ عمر فقال ما بال رجال یتاخرون بعد النداء فقال عثمان یا امیر المومنین ما زدت حین سمعت النداء ان توضأت ثم اقبلت فقال عمر الوضوء ایضا الم تسمعوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اذا جاء احدکم الی الجمعۃ

فَلْيَغْتَسِلْ ترجمہ ابوہریرہ نے کہا حضرت عمر ایکدن جمعہ کا خطبہ لوگون مین پڑہتے تہے کہ عثمان بن عفان آئے اور حضرت عمر نے کہا کیا حال ہوگا اون لوگون کا جو اذان کے بعد دیر لگاتے ہین تو حضرت عثمان نے کہا اے امیرالمومنین جب مین نے اذان سنی تو اور کچہ نہین کیا سوا وضو کے کہ وضو کیا اور آپ حضرت عمر نے کہا خیر وضو بہی سہی اور تم نے نہین سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تہے کہ جب کوئی جمعہ کو آوے تو ضرور نہاوے **عَنْ** اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْغُسْلُ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ وَاجِبٌ عَلٰی کُلِّ مُحْتَلِمٍ ترجمہ ابوسعید خدری نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جمعہ کے دن کا نہانا ہر بالغ کو واجب ہے **عَنْ** عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا اَنَّہَا قَالَتْ کَانَ النَّاسُ یَنْتَابُوْنَ الْجُمُعَۃَ مِنْ مَنَازِلِہِمْ وَمِنَ الْعَوَالِیْ فَیَاْتُوْنَ فِی الْعَبَاءِ وَیُصِیْبُہُمُ الْغُبَارُ فَیَخْرُجُ مِنْہُمُ الرِّیْحُ فَاَتٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنْسَانٌ مِنْہُمْ وَہُوَ عِنْدِیْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَوْ اَنَّکُمْ تَطَہَّرْتُمْ لِیَوْمِکُمْ ہٰذَا ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ لوگ باری باری آتے تہے اپنے گہر دن سے اور مدینہ کے بلند محلون سے اور عبائین پہنتے تہے (اونٹون کے بالون کی) اور اون پر غبار پڑتا تہا اور بدبو نکلتی تہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص کے پاس آئے ان مین سے اور فرمایا اگر تم نہایا کرو آج کی دن تو خوب ہو اور وہ شخص میرے ہی پاس تہا **عَنْ** عَائِشَۃَ اَنَّہَا قَالَتْ کَانَ النَّاسُ اَہْلَ عَمَلٍ وَلَمْ یَکُنْ لَہُمْ کِفَایَۃٌ فَکَانُوْا یَکُوْنُ لَہُمْ رَفْلٌ فَقِیْلَ لَہُمْ لَوِ اغْتَسَلْتُمْ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ ترجمہ حضرت عائشہ نے فرمایا لوگ محنتی تہے اور انکے پاس نوکر چاکر تو تہے ہی نہین اس لیے ان مین بدبو آنے لگی تو انکو حکم دیا گیا کہ جمعہ کے دن نہایا کرو تو خوب ہو **عَنْ** اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ عَنْ اَبِیْہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ غُسْلُ یَوْمِ الْجُمُعَۃِ عَلٰی کُلِّ مُحْتَلِمٍ وَسِوَاکٌ وَیَمَسُّ مِنَ الطِّیْبِ مَا قَدَرَ عَلَیْہِ اِلَّا اَنَّ بُکَیْرًا لَمْ یَذْکُرْ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ وَقَالَ فِی الطِّیْبِ وَلَوْ مِنْ طِیْبِ الْمَرْاَۃِ ترجمہ ابوسعید خدری نے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر جوان کو جمعہ کے دن نہانا اور مسواک کرنا ہر اور تہوڑی خوشبو لگانا اجتنی ہو سکے مگر بکیر نے عبدالرحمن کا ذکر نہین کیا اور خوشبو مین کہا اگرچہ خوشبو عورت کی ہو **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّہٗ ذَکَرَ قَوْلَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الْغُسْلِ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ قَالَ طَاؤُسٌ فَقُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا وَیَمَسُّ

طِيبًا أَوَدُهْنًا إِنْ كَانَ عِنْدَ أَهْلِهِ قَالَ لَا أَعْلَمُهُ ترجمہ عبداللہ بن عباس نے ذکر کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قول کہ غسل جمعہ کے باب مین تہا تو طاؤس نے کہا ابن عباس سے کہ لگا دے خوشبو یا تیل اگر اس کی گہر والی کی پاس ہو تو ابن عباس نے کہا یہ مین نہین جانتا کہا مسلم نے روایت کی ہم سے اسحٰق بن ابراہیم نے اون سے محمد بن بکر نے اور کہا مسلم نے روایت کی ہم سے ہرون نے اون سے ضحاک نے دونون نے ابن جریج سے اسی اسناد سے عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَقٌّ اللهِ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ أَنْ يَغْتَسِلَ فِي كُلِّ سَبْعَةِ أَيَّامٍ يَغْسِلُ رَأْسَهُ وَجَسَدَهُ ترجمہ ابوہریرہ نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کا حق ہے ہر مسلمان پر کہ ہر ہفتہ مین ایکبار نہاوے اور اپنا سر بدن دہووے عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ غُسْلَ الْجَنَابَةِ ثُمَّ رَاحَ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ بَدَنَةً وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الثَّانِيَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ بَقَرَةً وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الثَّالِثَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ كَبْشًا أَقْرَنَ وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الرَّابِعَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ دَجَاجَةً وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الْخَامِسَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ بَيْضَةً فَإِذَا خَرَجَ الْإِمَامُ حَضَرَتِ الْمَلَائِكَةُ يَسْتَمِعُونَ الذِّكْرَ ترجمہ ابوہریرہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو نہاوے جمعہ کے دن جنابت سی (اسمین صاف اشارہ ہی کہ اپنی بی بی سے صحبت بہی کرے) پہر جاوے یعنی اول گہڑی مین تو اوس نے گویا ایک اونٹ کی قربانی کی اور جو دوسری ساعت مین گیا اوس نے گویا ایک گائے کی اور جو تیسری ساعت مین گیا اوس نے گویا ایک دنبہ کیا اور جو چوتہی ساعت مین گیا اوس نے گویا ایک مرغی کی اور جو پانچوین ساعت مین گیا اوس نے گویا ایک انڈا قربان کیا پہر جب امام نکل آیا (یعنے خطبہ پڑہنے لگا) تو فرشتے (یعنے حاضری لوانیوالے مسجد کے دروازے پر حاضری لکہتے ہین) وہ مسجد مین حاضر ہوگئے اور خطبہ سننے لگے (غرض اسوقت جو آیا اوسکی حاضری نہین لکہی گئی اور آنے کی کے ثواب سی محروم رہا اگرچہ نماز کا ثواب پاوے ف اس مین اختلاف ہی کہ یہ گہڑیون کا حساب دن کے شروع سے ہے یا زوال کے بعد سی مذہب امام ملک کا اور ان کے اکثر یارون اور قاضی حسین کا اور امام الحرمین کا تو یہ ہے کہ ان گہڑیون سے مراد زوال کے بعد کے چند لمحے ہین اور ان کے نزدیک زوال کے بعد جانا چاہیے اور ان لوگون نے دعوے کیا ہے کہ یہی مذہب ہی اور مذہب امام شافعی اور جمہور اصحاب

ان کے کا یہ ہے کہ دن کے شروع سے جانا چاہیے اور اکثر کا کہ ان کا حساب انکے نزدیک شروع سے دن کے ہے اور یہی مذہب ہے حبیب مالکی اور جماعت علماء کا اور نسائی کی روایت مین آیا ہے کہ جب امام نکلتا ہے فرشتے صحیفے کو لپیٹ دیتے ہین اور پھر کسی کی حاضری نہین لکھتے غرض دلائل سے قوی یہی مذہب ہے کہ قبل زوال مسجد مین جانا چاہیے اور آنحضرت کی عادت بھی یہی تھی **عَنْ** سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَخْبَرَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا قُلْتَ لِصَاحِبِكَ اَنْصِتْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ فَقَدْ لَغَوْتَ **ترجمہ** سعید بن مسیب کو ابوہریرہ نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم اپنے ساتھی کو کہو چپ رہو جمعہ کے دن جبوقت امام خطبہ پڑہتا ہو تو تمنے بھی ایک لغو بات کہی (یعنے انصات سے چپ کرنا ضرور ہے اتنی بات بھی منع ہے۔ **کہا** مسلم نے اور روایت کی مجھہ سے عبدالملک بن شعیب نے ان سے ان کے باپ نے ان سے انکے دادا نے ان سے عقیل بن خالد نے ان سے ابن شہاب نے ان سے عمر بن عبدالعزیز نے ان سے عبداللہ بن ابراہیم نے اور ابن مسیب نے دونون سے روایت کی ابی ہریرہ نے کہ کہا سنا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے مثل اس روایت کی جو ابھی گذری اور کہا مسلم نے کہ روایت کی مجھسے محمد بن حاتم نے ان سے محمد بن بکر نے ان سے ابن جریج نے ان سے ابن شہاب نے ان دونون سند دن سے یہی حدیث مثل اسکی مروی ہوئی ہے مگر ابن جریج نے کہا ابراہیم بن عبداللہ بن قارظ **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا قُلْتَ لِصَاحِبِكَ اَنْصِتْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ فَقَدْ لَغَيْتَ قَالَ اَبُو الزِّنَادِ هِيَ لُغَةُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاِنَّمَا هُوَ فَقَدْ لَغَوْتَ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تو اپنے ساتھی سے کہے چپ رہو جمعہ کے دن اور امام خطبہ پڑہتا ہو تو تو نے لغو بات کی ابوالزناد نے کہا لغیت ابوہریرہ کی بولی ہے اور یہ لفظ اہل حجاز کی لغت ہے **ف** قرآن سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ لغو مین داو ہے یا نہین جیسے کہ فرمایا اللہ تعالے نے وَالْغَوْا فِيْهِ اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خطبہ کے وقت کوئی بات کرنا چاہیے اور اگر کسی کو جب بھی کرے تو انشارے سے غرض کلام کرنا بعض علماء نے حرام کہا ہے اور شافعی کے اصحاب دو قول مین اور قاضی نے کہا کہ امام مالک اور امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور شافعی اور محمد

علماء کا مذہب ہو کہ اسوقت چپ رہنا واجب ہے خطبہ سننے کے لیے اور نخعی اور شعبی اور بعض سلف سے منقول ہے کہ یہ واجب نہیں مگر جبکہ خطبہ میں قرآن پڑھا جاوے اور اس میں بھی اختلاف ہو کہ جب امام سے دور ہو اور خطبہ نہ سنتا ہو تب بھی چپ رہنا واجب ہو سو جمہور کا تو یہی قول ہو کہ چپ رہنا واجب ہے اور نخعی اور احمد کا اور ایک قول شافعی کا یہ ہے کہ واجب نہیں **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ذَکَرَ یَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ فِیْهِ سَاعَةٌ لَا یُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ وَهُوَ یُصَلِّیْ یَسْاَلُ اللّٰهَ شَیْئًا اِلَّا اَعْطَاهُ اِیَّاهُ زَادَ قُتَیْبَةُ فِیْ رِوَایَتِهٖ وَاَشَارَ بِیَدِهٖ یُقَلِّلُهَا رواہ مسلم

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کے دن کا ذکر کیا اور فرمایا کہ اسمیں ایک ساعت ایسی ہے کہ جو بندہ مسلمان اسوقت نماز پڑھتا ہو اور اللہ سے کوئی چیز مانگے تو بیشک اللہ تعالے اسکو دیوے قتیبہ نے اپنی روایت میں یہ اور اشارہ کیا کہ وہ گھڑی بہت تھوڑی ہے

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ اَبُوالْقَاسِمِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ فِی الْجُمُعَةِ لَسَاعَةً لَا یُوَافِقُهَا مُسْلِمٌ قَائِمٌ یُصَلِّیْ یَسْاَلُ اللّٰهَ خَیْرًا اِلَّا اَعْطَاهُ اِیَّاهُ وَقَالَ بِیَدِهٖ یُقَلِّلُهَا وَیُزَهِّدُهَا **ترجمہ**

ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ نے کہا کہ ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جمعہ میں ایک ساعت ایسی ہے کہ جو مسلمان کھڑا نماز پڑھتا ہو اور اللہ سے کوئی چیز مانگے تو اللہ تعالے بیشک اسکو عطا کرے اور اپنے ہاتھ سے آپنے اشارہ کیا کہ وہ بہت تھوڑی ہے اور اوس کی رغبت دلاتے تھے اور رکھا مسلم نے روایت کی ہم سے ابن بشر نے اون سے ابن ابی عدی نے ان سے ابن عون نے ان سے محمد نے اون سے ابوہریرہ نے کہ فرمایا ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے مثل اسکی اور کہا مسلم نے روایت کی محمد سے حمید بن مسعدۃ الباہلی نے اون سے بشر نے اون سے سلمہ نے ان سے محمد نے اون سے ابوہریرہ نے کہا ابوہریرہ نے کہ فرمایا ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے مثل اسکی **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ اِنَّ فِی الْجُمُعَةِ لَسَاعَةً لَا یُوَافِقُهَا مُسْلِمٌ یَسْاَلُ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ فِیْهَا خَیْرًا اِلَّا اَعْطَاهُ اِیَّاهُ قَالَ وَهِیَ سَاعَةٌ خَفِیْفَةٌ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جمعہ میں ایک ساعت ایسی ہے کہ نہیں ملتا اوس میں کوئی مسلمان کسی خیر کو مگر اللہ تعالیٰ ضرور اسکو دیتا ہے اور وہ ساعت بہت تھوڑی ہے اور کہا مسلم نے روایت کی ہمیں زہیر نے

اون سے عبدالرزاق نے اون سے معمر نے اون سے ہمام بن منبہ نے اون سے ابوہریرہ نے انہون نے نبی صلی
اللہ علیہ وسلم سے اور اسمین یہ نہین کہا کہ وہ ساعت بہت تہوڑی ہے **ف** اگلے لوگون کا اختلاف ہے
کہ وہ ساعت کب ہی اور اس کے کیا معنے کہ وہ دعا مانگنے والا کہڑا نماز پڑہتا ہو غرض بعضون نے کہا کہ وہ
عصر سے مغرب تک ہی اور مراد لیصلی سے یعنی نماز سے دعا ہے اسلیے کہ صلوۃ کے معنے دعا بہی آئے ہین اور کہڑے
ہونیسے مراد یہہ ہے کہ دعا کے ساتہہ قیام کرتا ہو یعنے دعا مین مشغول ہو اور کسی نے کہا وہ جب ہو امام نکلا ہے
اسوقت سے نماز سے فارغ ہونے تک ہی اور کسینے کہا وہ نماز کے شروع سے اسکے ختم تک ہی اور انکے نزدیک
صلوۃ سے نماز ہی مراد ہے اور بعضون نے کہا وہ جب ہے کہ امام منبر پر بیٹہتا ہے نماز سے فارغ ہونے تک
اور بعضون نے کہا وہ اخیر گہڑی ہے جمعہ کے دن کی قاضی نے کہا اور ان سب اقوال کے مقدمہ مین آثار مروی
ہوئے ہین سوال اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور بعضون نے کہا وہ زوال کے قریب ہی اور بعضون نے
کہا زوال سے اسوقت تک ہی کہ سایہ ایک کا تہہ ہوجاوے اور بعضون نے کہا وہ ساعت دن مین چہپی ہوئی ہی
جیسے لیلۃ القدر چہپی ہوئی ہے اور بعضون نے کہا طلوع فجر سے طلوع آفتاب تک ہی اور قاضی نے کہا
یہ مراد نہین ہے کہ وہ ان سب وقتون مین ہوتی ہے مگر مراد یہہ ہے
کہ ان سب وقتون مین سے کسی وقت مین ہوتی ہے اور صحیح بلکہ صواب وہ ہی جو روایت کیا مسلم نے ابوموسے
کی روایت سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ اسوقت سے ہے کہ امام بیٹہتا ہے (یعنے منبر پر نماز کے تمام ہونے
تک **عن** اَبِیْ بُرْدَۃَ بْنِ اَبِیْ مُوْسٰی الْاَشْعَرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ لِیْ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عُمَرَ
رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا اَسَمِعْتَ اَبَاکَ یُحَدِّثُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ شَاْنِ
سَاعَۃِ الْجُمُعَۃِ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ سَمِعْتُہٗ یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ
ھِیَ مَا بَیْنَ اَنْ یَّجْلِسَ الْاِمَامُ اِلٰی اَنْ تُقْضَی الصَّلٰوۃُ **ترجمہ** ابوبردہ نے کہا کہ مجہسے عبداللہ بن عمر نے کہا کہ تم نے
اپنے باپ سے جمعہ کی ساعت کے بارہ مین کچہ سنا ہی کہا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچہ بیان کرتے ہون مینے کہا ہان مینے انسے سنا ہی
کہا وہ کہتے تہے سنا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہتے تہے وہ اسوقت ہے کہ امام بیٹہے (یعنے منبر پر) نماز کے ختم ہونے تک
پس یہ قول اس بارہ مین صحیح ہے اسلیے کہ حدیث مرفوع مین آچکا ہے اور باقی اقوال ظن مین اور ان الظن
لا یغنی من الحق شیئا یعنے حق کے سامنے ظن کیا کام آتا ہے **عن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ
عَنْہُ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَیْرُ یَوْمٍ طَلَعَتْ عَلَیْہِ الشَّمْسُ یَوْمُ الْجُمُعَۃِ فِیْہِ

خُلِقَ اٰدَمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَفِيْهِ اُدْخِلَ الْجَنَّةَ وَفِيْهِ اُخْرِجَ مِنْهَا ترجمہ ابوہریرہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بہتر اون دنون مین کا جن مین سورج نکلتا ہے جمعہ کا دن ہے کہ اسی مین آدم علیہ السلام پیدا ہوئے اور اسی مین جنت گئے اور اسی مین وہان سے نکلے عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ خَیْرُ یَوْمٍ طَلَعَتْ فِیْہِ الشَّمْسُ یَوْمُ الْجُمُعَۃِ فِیْہِ خُلِقَ اٰدَمُ وَفِیْہِ اُدْخِلَ الْجَنَّۃَ وَفِیْہِ اُخْرِجَ مِنْہَا وَلَا تَقُوْمُ السَّاعَۃُ اِلَّا فِیْ یَوْمِ الْجُمُعَۃِ ترجمہ ابوہریرہ نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہتر ان دنون مین کا جن مین سورج نکلتا ہے جمعہ کا دن ہے کہ اسی مین آدم پیدا ہوئے اوسی مین جنت گئے اوسی مین وہان سے نکلے اور قیامت نہ ہوگی مگر اسی دن ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بڑے بڑے کام جمعہ کے دن ہوے اور ہون گے خواہ وہ فضیلت کی ہون یا نہ ہون اور یہ سب کلیہ بیان فرمائے کہ آدمی اسمین نیکی کے لیے طیار ہون اور اسپر رحمت کے امیدوار رہین اور ابوبکر بن عزے نے کتاب العوذی شرح ترمذی مین کہا ہے کہ خروج آدم کا جنت سے یہ بھی ایک فضیلت ہوسکتی ہے کہ یہ نکلنا سبب ہوا انکی اولاد کے پیدا ہونے کا اور انبیا اور رسل کے ظاہر ہونیکا اور قیامت کا ہونا سبب ہے دوستان خدا کے بامراد جنت مین جانے کا اور دشمنان خدا کے نامراد دوزخ مین داخل ہونے کا غرض اسحدیث سے فضیلت جمعہ کی تمام دنون پر ثابت ہوئی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَحْنُ الْاٰخِرُوْنَ وَنَحْنُ السَّابِقُوْنَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ بَیْدَ اَنَّ کُلَّ اُمَّۃٍ اُوْتِیَتِ الْکِتَابَ مِنْ قَبْلِنَا وَاُوْتِیْنَاہُ مِنْ بَعْدِہِمْ ثُمَّ ہٰذَا الْیَوْمُ الَّذِیْ کَتَبَہُ اللّٰہُ عَلَیْنَا ہَدَانَا اللّٰہُ لَہٗ فَالنَّاسُ لَنَا فِیْہِ تَبَعٌ الْیَہُوْدُ غَدًا وَالنَّصَارٰی بَعْدَ غَدٍ ترجمہ ابوہریرہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم پیچھے لوگ ہین اور آگے بڑہ جانے والے ہین قیامت کے دن فقط اتنی بات ہے کہ ہر امت کو ہم سے پہلے کتاب ملی ہے اور ہمکو انکے بعد پھر یہ دن جو ہمپر اللہ نے فرض کیا اسکی ہمکو راہ بتادی اور لوگ سب ہمارے پیچھے ہین کہ یہود کی عید جمعہ کے دوسرے دن ہوتی ہے اور نصاری کی تیسرے دن (یعنے ہفتہ اور اتوار کو) عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نحن الاخرون و السابقون یوم القیمۃ بیدانہ ترجمہ اوپر سے مثل اوپر کی روایت کے مروی ہے عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْنُ الْآخِرُونَ الْأَوَّلُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَنَحْنُ أَوَّلُ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ بَيْدَ أَنَّهُمْ
أُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِنَا وَأُوتِينَاهُ مِنْ بَعْدِهِمْ فَاخْتَلَفُوا فَهَدَانَا اللَّهُ لِمَا اخْتَلَفُوا فِيهِ
مِنَ الْحَقِّ فَهَذَا يَوْمُهُمُ الَّذِي اخْتَلَفُوا فِيهِ هَدَانَا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ قَالَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ فَالْيَوْمَ
لَنَا وَغَدًا لِلْيَهُودِ وَبَعْدَ غَدٍ لِلنَّصَارَى ترجمہ ابوہریرہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
ہم سب کے پیچھے ہیں اور سب کے آگے ہو جانے والے ہیں قیامت کے دن اور ہم سب کے پہلے داخل ہونگے
جنت میں مگر اتنی بات البتہ ہے کہ ان لوگوں کو کتاب ہم سے پہلے ملی ہے اور ہمکو ان کے بعد دی انہوں
نے اختلاف کیا سچی بات میں سو یہ جمعہ کا دن وہی ہے جسمیں اختلاف کیا اور اللہ نے ہمکو راہ بتادی
پھر یہ جمعہ کا دن تو ہمارے لیے ہے اور دوسرا دن یہود کا (یعنی ہفتہ) اور تیسرا نصاری کا (یعنی اتوار)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْنُ الْآخِرُونَ السَّابِقُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بَيْدَ أَنَّهُمْ أُوتُوا
الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِنَا وَأُوتِينَاهُ مِنْ بَعْدِهِمْ فَهَذَا يَوْمُهُمُ الَّذِي فُرِضَ عَلَيْهِمْ فَاخْتَلَفُوا فَهَذَا
فِيهِ فَهَدَانَا اللَّهُ لَهُ فَهُمْ لَنَا فِيهِ تَبَعٌ فَالْيَهُودُ غَدًا وَالنَّصَارَى بَعْدَ غَدٍ ترجمہ
ابوہریرہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم دنیا میں سب امتوں سے پیچھے ہیں اور قیامت
میں سب سے آگے گمر اتنا ہے کہ ان لوگوں کو کتاب ہم سے پہلے ملی ہے اور ہم کو ان کے بعد اور یہ وہ دن
ہے (یعنے جمعہ) جو انپر فرض کیا تھا اور اسمیں انہوں نے اختلاف کیا سو اللہ نے ہم کو راہ بتادی سو
وہ لوگ ہمارے پیچھے ہیں۔ (یعنی انکی عید ہماری پیچھے ہے) سو یہود کی عید کل ہے نصاری کی پرسوں۔

عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ خِرَاشٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَضَلَّ اللَّهُ
عَنِ الْجُمُعَةِ مَنْ كَانَ قَبْلَنَا فَكَانَ لِلْيَهُودِ يَوْمُ السَّبْتِ وَكَانَ لِلنَّصَارَى يَوْمُ الْأَحَدِ
فَجَاءَ اللَّهُ بِنَا فَهَدَانَا اللَّهُ لِيَوْمِ الْجُمُعَةِ فَجَعَلَ الْجُمُعَةَ وَالسَّبْتَ وَالْأَحَدَ وَكَذَلِكَ هُمْ
تَبَعٌ لَنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ نَحْنُ الْآخِرُونَ مِنْ أَهْلِ الدُّنْيَا وَالْأَوَّلُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْمَقْضِيُّ
لَهُمْ قَبْلَ الْخَلَائِقِ وَفِي رِوَايَةٍ وَاصِلٍ الْمَقْضِيُّ بَيْنَهُمْ ترجمہ ربعی اور حذیفہ دونوں نے
کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالے بھلا دیا جمعہ کو ان لوگوں کے لیے جو ہم سے پہلے
تھے سو یہود کی عید ہفتہ اور نصاری کی یکشنبہ کو ہوئی اللہ نے ہمارے ساتھ آیا اور ہم کو راہ بتائی

جمعہ کے دن کی غرض جمعہ اور ہفتہ اور اتوار عید دن کی یہ ترتیب کہی اور وہ ایسے ہی لوگ ہمارے پیچھے رہین گے قیامت کے دن ہم دنیا مین سب سے پیچھے ہین اور قیامت مین سب سے آگے ہمارا فیصلہ ہوگا اور ایک روایت مین یہ لفظ ہے المقضی بینھم کھا مسلم رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے کہ روایت کی ہم سے ابو کریب نے ان سے ابن ابی زائدہ نے ان سے سعد نے ان سے ربعی بن خراش نے ان سے حذیفہ کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمکو راہ بتائی گئی جمعہ کی اور اور لوگون کو بھلا دیا جمعہ سے پہلے تھے اور ساری روایت مثل ابن فضیل کی بیان کیا یعنے جو اوپر گذری)

عن اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا کَانَ یَوْمُ الْجُمُعَۃِ کَانَ عَلٰی کُلِّ بَابٍ مِّنْ اَبْوَابِ الْمَسْجِدِ مَلَائِکَۃٌ یَکْتُبُوْنَ الْاَوَّلَ فَالْاَوَّلَ فَاِذَا جَلَسَ الْاِمَامُ طَوَوُا الصُّحُفَ وَجَآؤُا یَسْتَمِعُوْنَ الذِّکْرَ وَمَثَلُ الْمُھَجِّرِ کَمَثَلِ الَّذِیْ یُھْدِیْ الْبَدَنَۃَ ثُمَّ کَالَّذِیْ یُھْدِیْ بَقَرَۃً ثُمَّ کَالَّذِیْ یُھْدِی الْکَبْشَ ثُمَّ کَالَّذِیْ یُھْدِی الدَّجَاجَۃَ ثُمَّ کَالَّذِیْ یُھْدِی الْبَیْضَۃَ **ترجمہ** ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب جمعہ کا دن ہوتا ہے ہر دروازہ پر مسجد کے دروازون مین سے فرشتے لکھتے ہین کہ فلانا سب سے پہلے آیا اس کے بعد وہ اوسکے بعد وہ پھر جب امام منبر پر بیٹھتا ہے سب فرشتے نامہ اعمال لپیٹ دیتے ہین اور خطبہ آنکر سننے لگتے ہین اور جو اول آیا اوس کے ثواب کی مثل ایسی ہے جیسے کوئی ایک اونٹ قربانی کرے اوسکے بعد جو آیا وہ ایسا ہے جیسے کوئی ایک گائے کرے اوس کے بعد جو آوے وہ ایسا ہے جیسے کوئی ایک مینڈھا کرے اوسکے بعد جو آوے وہ ایسا ہے جیسے کوئی مرغی کرے اسکے بعد جو آوے وہ ایسا ہے جیسا کوئی ایک انڈا خدا کی راہ مین دیوے کھا مسلم نے روایت کی ہم سے یحیی بن یحیی اور عمرو ناقد نے سفیان سے انہون نے زہری سے انہون نے سعید سے انہون نے ابو ہریرہ سے انہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکی

عن اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ عَلٰی کُلِّ بَابٍ مِّنْ اَبْوَابِ الْمَسْجِدِ مَلَکٌ یَکْتُبُ الْاَوَّلَ فَالْاَوَّلَ مَثَلُ الْجُنُوْدِ ثُمَّ شَبَّھَھُمْ حَتّٰی مَغَّرَ اِلٰی مَثَلِ الْبَیْضَۃِ فَاِذَا جَلَسَ الْاِمَامُ طَوَوُا الصُّحُفَ وَحَضَرُوا الذِّکْرَ

ترجمہ ابو ہریرہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر دروازہ پر مسجد کے ایک فرشتہ ہوتا ہے کہ وہ سب سے پہلے جو آتا ہے اسکو ایسا لکھتا ہے جیسے کسینے اونٹ قربانی کیا پھر درجہ بدرجہ جو پیچھے آتے جاتے ہیں انکو لکھتا جاتا ہے یہانتک کہ اسکی مثل لکھتا ہے جس نے ایک انڈا خدا کی راہ میں دیا پھر جب امام منبر پر بیٹھتا نامہ اعمال لپیٹ دیتا اور ہر دروازہ کے فرشتے آکر خطبہ سننے لگتے **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اغْتَسَلَ ثُمَّ اَتَی الْجُمُعَةَ فَصَلّٰی مَا قُدِّرَ لَهٗ ثُمَّ اَنْصَتَ حَتّٰی یَفْرُغَ مِنْ خُطْبَتِهٖ ثُمَّ یُصَلِّیْ مَعَهٗ غُفِرَ لَهٗ مَا بَیْنَهٗ وَبَیْنَ الْجُمُعَةِ الْاُخْرٰی وَفَضْلُ ثَلَاثَةِ اَیَّامٍ ترجمہ ابو ہریرہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ جس نے غسل کیا اور جمعہ میں آیا اور جتنی تقدیر میں تھی نماز پڑھی اور چپ رہا خطبہ سے فارغ ہونے تک پھر امام کے ساتھ نماز ادا کی اوس کی گناہ بخشے گئے اس جمعہ سے جمعہ گذشتہ تک اور تین دن کے اور زیادہ ف اس سے معلوم ہوا کہ خطبہ کے بعد قبل نیت باندھنے کے ضروری بات کرنا روا ہے اور قبل خطبہ کے نوافل مستحب ہیں اور یہی مذہب ہے شافعیہ اور جمہور کا اور خطبہ کے وقت چپ رہنا واجب ہے اور فضیلت غسل کی **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّاَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ اَتَی الْجُمُعَةَ فَاسْتَمَعَ وَاَنْصَتَ غُفِرَ لَهٗ مَا بَیْنَهٗ وَبَیْنَ الْجُمُعَةِ وَزِیَادَةُ ثَلَاثَةِ اَیَّامٍ وَمَنْ مَسَّ الْحَصٰی فَقَدْ لَغَا ترجمہ ابو ہریرہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو وضو کرے اور خوب وضو کرے پھر جمعہ میں آوے اور خطبہ سنے اور چپ رہے اوس کے اس جمعہ سے دوسرے جمعہ تک کی گناہ بخشے جاوینگے اور تین دن کے اور زیادہ اور جو کنکریوں سے کھیلا اوس نے بیفائدہ کام کیا **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنَّا نُصَلِّیْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ نَرْجِعُ فَنُرِیْحُ نَوَاضِحَنَا قَالَ حَسَنٌ فَقُلْتُ لِجَعْفَرٍ فِیْ اَیِّ سَاعَةٍ تِلْكَ قَالَ زَوَالُ الشَّمْسِ ترجمہ جابر عبد اللہ کے فرزند نے کہا کہ ہم نماز پڑھتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (یعنے جمعہ کی) پھر لوٹ کر آرام دیتے تھے اپنے پانی لادنے کے اونٹوں کو حسن نے کہا جعفر سے کہ اسوقت کیا وقت ہوتا تھا انہوں نے کہا آفتاب ڈھلنے کا وقت **عَنْ** جَعْفَرٍ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّهٗ سَاَلَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مَتٰی كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُصَلِّی الْجُمُعَةَ قَالَ كَانَ یُصَلِّیْ ثُمَّ نَذْهَبُ اِلٰی جِمَالِنَا فَنُرِیْحُهَا

انتصت

باب علی الخطبۃ وزوال الشمس

باب

حتی

تَزُوْلُ الشَّمْسُ يَعْنِي النَّوَاضِحَ ترجمہ جعفر نے اپنے باپ سے روایت کی کہ انہوں نے جابر بن عبداللہ سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کب نماز پڑھتے تھے جمعہ کی انہوں نے کہا جب وہ نماز پڑھ چکتے تھے تب ہم جاتے تھے اور اپنے اونٹوں کو آرام دیتے تھے عبداللہ نے اپنی روایت میں یہ بات زیادہ کی کہ آرام پاتے ہیں جب آفتاب ڈھل جاتا ہے یعنی پانی لانے والے اونٹ **عَنْ** سَهْلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَا كُنَّا نَقِيْلُ وَلَا نَتَغَدّٰى اِلَّا بَعْدَ الْجُمُعَةِ زَادَ ابْنُ مُجَمِّرٍ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ سہل نے کہا ہم دوپہر کا سونا اور پھر دن چڑھے کا کھانا نہ سوتے اور نہ کھاتے تھے مگر بعد نماز جمعہ کے ابن مجمر نے اپنی روایت میں یہ بات زیادہ کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں **عَنْ** اِيَاسِ بْنِ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا نُجَمِّعُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ نَرْجِعُ نَتَتَبَّعُ الْفَيْءَ ترجمہ ایاس بن سلمہ بن اکوع نے اپنے باپ سے روایت کی کہ انہوں نے کہا ہم جمعہ پڑھتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جب سورج جاتا تھا پھر لوٹتے تھے سایہ ڈھونڈتے ہوئے (یعنی دیواروں کا سایہ نہ ہوتا تھا) **عَنْ** اِيَاسِ بْنِ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كُنَّا نُصَلِّيْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجُمُعَةَ فَنَرْجِعُ وَمَا نَجِدُ لِلْحِيْطَانِ فَيْئًا نَسْتَظِلُّ بِهٖ ترجمہ ایاس بن سلمہ بن اکوع نے اپنے باپ سے روایت کی کہ انہوں نے کہا ہم نماز پڑھتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اور جب لوٹتے تھے (یعنی بعد نماز جمعہ کے) تو دیواروں کا سایہ نہ پاتے تھے کہ جس کی آڑ میں آویں **ف** ان سب روایتوں سے جمعہ کا جلدی پڑھنا ثابت ہوتا ہے مگر امام مالک اور ابوحنیفہ اور شافعی اور جماہیر علما کا صحابہ اور تابعین سے یہ مذہب ہے کہ جمعہ نہیں روا ہے مگر بعد زوال کے اور انکا خلاف کسی نے نہیں کیا مگر امام احمد اور اسحاق نے کہ ان دونو کے نزدیک قبل زوال جائز ہے اور اگرچہ نووی نے اس مقام میں تائید شافعیہ وغیرہ کی کی ہے مگر امام احمد کا مذہب بھی دلائل صحیحہ سے خالی نہیں اگرچہ جمہور سب کی تاویل کرتے ہیں اور جلدی کے مبالغہ پر ان روایتوں کو اتارتے ہیں اور کہتے ہیں کہ صحابہ صبح کا کھانا اور دوپہر کا سونا بعد نماز جمعہ کے کرتے تھے اور اسلئے ان روایتوں میں دیر کرتی تھی کہ وہ اول وقت آتی تھی لہذا ان کا موں میں دیر کرتے کہ نماز پڑھیں پھر اولی یا منطبہ نہ جاتا رہے اور یہ جو مروی ہے کہ ہم سایہ ڈھونڈتے اور نہ پاتے اسکی تاویل میں کہتے ہیں کہ جمعہ اول وقت ہوتا تھا اور دیواریں گھروں کی چھوٹی تھیں اسلئے سایہ نہ ملتا تھا اور شاید سایہ تھوڑا ہوتا ہو مگر آدمی کے پورے قد چھپانے کو کفایت نہ کرتا ہو اور اونٹوں کو آرام

دینے سے مراد یہ ہے کہ انکو کام سے چھوڑ دیتے اور دانہ چارہ دیتے یا چرائی پر چھوڑ دیتے کہ صبح کے کام سے
راحت پاویں **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ
قَائِمًا ثُمَّ يَجْلِسُ ثُمَّ يَقُوْمُ قَالَ كَمَا تَفْعَلُوْنَ الْيَوْمَ **ترجمہ** عبداللہ بن عمر نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم خطبہ پڑھتے جمعہ کے دن کھڑے ہوکر پھر بیٹھ جاتے پھر کھڑے ہو جاتے جیسے تم لوگ آجکل کرتے
ہو **عَنْ** جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُطْبَتَانِ يَجْلِسُ بَيْنَهُمَا
يُقَرِّبُ الْقُرْاٰنَ وَيُذَكِّرُ النَّاسَ **ترجمہ** جابر بن سمرہ نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ دو
خطبہ پڑھا کرتے تھے اور انکے بیچ میں بیٹھتے تھے اور خطبوں میں قرآن شریف پڑھتے اور لوگوں کو
نصیحت کرتے **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَخْطُبُ قَائِمًا
يَوْمَ الْجُمُعَةِ ثُمَّ يَجْلِسُ ثُمَّ يَقُوْمُ فَيَخْطُبُ قَائِمًا فَمَنْ نَبَّاَكَ اَنَّهٗ كَانَ يَخْطُبُ جَالِسًا فَقَدْ
كَذَبَ فَقَدْ وَاللّٰهِ صَلَّيْتُ مَعَهٗ اَكْثَرَ مِنْ اَلْفَيْ صَلٰوةٍ **ترجمہ** جابر نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم خطبہ کھڑے ہوکر پڑھتے پھر بیٹھ جاتے پھر کھڑے ہوتے اور کھڑے کھڑے پڑھتے اور جس نے تم
سے کہا کہ بیٹھ کر پڑھتے اس نے غلط کی قسم جھوٹ کہا میں نے ان کے ساتھ دو ہزار سے زیادہ نماز پڑھی ہے
عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَخْطُبُ قَائِمًا يَوْمَ الْجُمُعَةِ
فَمَرَّتْ عِيْرٌ مِّنَ الشَّامِ فَانْفَتَلَ النَّاسُ اِلَيْهَا حَتّٰى لَمْ يَبْقَ اِلَّا اثْنَا عَشَرَ رَجُلًا فَاُنْزِلَتْ هٰذِهِ
الْاٰيَةُ الَّتِيْ فِي الْجُمُعَةِ وَاِذَا رَاَوْا تِجَارَةً اَوْ لَهْوًا انْفَضُّوْا اِلَيْهَا وَتَرَكُوْكَ قَائِمًا **ترجمہ** جابر رضی
اللہ عنہ نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوکر خطبہ پڑھتے تھے جمعہ کے دن سو ایک بار ایک قافلہ آیا ملک
شام سے (غلہ لیکر) اور لوگ اسکی پاس دوڑ گئے صرف بارہ آدمی آپ کے ساتھ رہ گئے اوسپر یہ آیت اتری
جمعہ کو جب دیکھتے ہیں تجارت یا کوئی کھیل کی چیز تو دوڑ جاتے ہیں اسطرف اور چھوڑ جاتے ہیں
تجھکو کھڑا ہوا **عَنْ** حُصَيْنٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ
وَلَمْ يَقُلْ قَائِمًا **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا مگر اس نے قائما کا لفظ نہیں کہا **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ
رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَمَرَّتْ سُوَيْقَةٌ
قَالَ فَخَرَجَ النَّاسُ اِلَيْهَا فَلَمْ يَبْقَ اِلَّا اثْنَا عَشَرَ رَجُلًا
قَالَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَاِذَا رَاَوْا تِجَارَةً اَوْ لَهْوًا انْفَضُّوْا اِلَيْهَا وَتَرَكُوْكَ قَائِمًا اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ

جابر نے کہا ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے جمعہ کے دن سو ایک ٹانڈا آیا اور لوگ مسجد سے نکلگئے اور بارہ آدمی رہ گئے کہ میں بھی ان میں تھا سو اللہ تعالے نے یہہ آیت اوتاری اور جب دیکھتے ہیں سوداگری یا کھیل اوسکیطرف دوڑ جاتے ہیں اور چھوڑ جاتے ہیں تجھکو کھڑا **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما قال بینا النبی صلی اللہ علیہ وسلم قائم یوم الجمعۃ اذ قدمت عیر الی المدینۃ فابتدرھا اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی لم یبق معہ الا اثنا عشر رجلا فیھم ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما قال ونزلت ھذہ الایۃ واذا رأوا تجارۃ او لھوا انفضوا الیھا **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا ہے اتنی بات زیادہ ہے کہ ابوبکر اور عمر مسجد ہی نہیں گئے بلکہ ان بارہ آدمی میں تھے **ف** ان حدیثوں سے معلوم ہوا کہ خطبہ کھڑے ہوکر پڑہنا مسنون ہے اور بیچ میں بیٹھنا بھی سنت ہے اور یہی مذہب شافعیہ کا کہ باوجود قدرت قیام کے بیٹھکر پڑہنا درست نہیں اور معلوم ہوا کہ جمعہ میں دو خطبہ ضرور ہیں اور حسن بصری اور اہل ظاہر وغیرہ کا مذہب ہے کہ بغیر خطبہ کے ہی جمعہ صحیح ہے اور ابن عبد البر نے کھڑے ہوکر پڑہنے پر اجماع نقل کیا ہے ابو حنیفہ رح نے کہا کہ بیٹھکر پڑہنا بھی روا ہے اور کھڑے ہونا واجب نہیں اور ابو حنیفہ اور مالک اور جمہور کے نزدیک بیٹھنا دونو خطبوں کے بیچ میں سنت ہے واجب نہیں اور شافعی کے نزدیک فرض ہے اور شرط ہے صحت خطبہ کے طحاوی نے کہا یہہ امر سوا شافعی کے اور کسی نے نہیں کہا اور شافعی کی دلیل یہہ ہے کہ یوں ہی ثابت ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور آپنے فرمایا نماز اسی طرح پڑہو جس طرح مجھے پڑہتے دیکھو اور خطبہ بھی مثل نماز ہے (نووی) **عن** کعب بن عجرۃ قال دخل المسجد وعبد الرحمن ابن ام الحکم یخطب قاعدا فقال انظروا الی ھذا الخبیث یخطب قاعدا وقال اللہ تعالی واذا رأوا تجارۃ او لھوا انفضوا الیھا وترکوک قائما **ترجمہ** کعب بن عجرہ داخل ہوئے مسجد میں اور عبد الرحمن ام حکم کا بیٹا بیٹھے بیٹھے خطبہ پڑہتا تھا تو انہوں نے کہا دیکھو اس خبیث کو کہ خطبہ بیٹھا پڑہتا ہے بیٹھے ہوئے اور اللہ تعالے فرماتا ہے اور جب دیکھتے ہیں کسی تجارت یا کھیل کو تو دوڑ جاتے ہیں اس کیطرف اور چھوڑ جاتے ہیں تجھکو کھڑا ہوا **عن** الحکم بن منا انّ عبد اللہ بن عمر وابا ھریرۃ رضی اللہ عنہما حدثاہ انھما سمعا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول علی اعواد منبرہ لینتھین اقوام عن ودعھم الجمعات او لیختمن اللہ علی قلوبھم

لَيَكُوْنَنَّ مِنَ الْغَافِلِيْنَ ترجمہ حکم بن منا رسے عبداللہ بن عمرو اور ابوہریرہ نے بیان کیا کہ انہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے اپنی منبر کی لکڑیون پر کہ لوگ باز آوین جمعہ کے چھوڑ دینے سے نہین تو اللہ تعالے ان کے دلون پر مہر کردے گا کہ وہ غافلون مین ہو جاوین گے **ف** یعنے ان سے لطف و رحمت کو دور کرلے گا اور اسباب خیر کو باز رکھیگا یہی قول ہے اکثر متکلمین کا **عَنْ** جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ أُصَلِّي مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَتْ صَلٰوتُهُ قَصْدًا وَخُطْبَتُهُ قَصْدًا ترجمہ جابر بن سمرہ نے کہا کہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑہی تو آپ کی نماز و خطبہ بیچ بیچ کا تہا (یعنے نہ بہت لمبا نہ چھوٹا) **عَنْ** جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كُنْتُ أُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صلعم الصَّلَوَاتِ فَكَانَتْ صَلٰوتُهُ قَصْدًا وَخُطْبَتُهُ قَصْدًا ترجمہ وہی جو اوپر گزرا **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَطَبَ احْمَرَّتْ عَيْنَاهُ وَعَلَا صَوْتُهُ وَاشْتَدَّ غَضَبُهُ حَتّٰى كَأَنَّهُ مُنْذِرُ جَيْشٍ يَقُوْلُ صَبَّحَكُمْ وَمَسَّاكُمْ وَيَقُوْلُ بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ وَيَقْرُنُ بَيْنَ إِصْبَعَيْهِ السَّبَّابَةِ وَالْوُسْطٰى وَيَقُوْلُ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ خَيْرَ الْحَدِيْثِ كِتَابُ اللّٰهِ وَخَيْرَ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَرَّ الْأُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا وَكُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ ثُمَّ يَقُوْلُ أَنَا أَوْلٰى بِكُلِّ مُؤْمِنٍ مِنْ نَفْسِهِ مَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِأَهْلِهِ وَمَنْ تَرَكَ دَيْنًا أَوْ ضَيَاعًا فَإِلَيَّ وَعَلَيَّ ترجمہ جابر نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب خطبہ پڑہتے آپ کی آنکھین سرخ ہوجاتین اور آواز بلند ہوجاتی اور غصہ زیادہ ہوجاتا گویا وہ ایک ایسے لشکر سے ڈرانیوالے تھے کہ صبح شام آیا اور فرماتے تھے کہ مین اور قیامت یون بھیجا گیا ہون اور اپنے کلمہ کی اور بیچ کی انگلی ملاتے اور کہتے کہ خدا کی حمد کے بعد جانو کہ ہر بات سے بہتر اللہ کی کتاب ہے اور ہر چال سے بہتر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی چال ہے اور سب کاموں سے بری نئے کام ہین اور ہر نیا کام گمراہی ہے پہر فرماتے کہ ہر مومن کا دوست ہون اسکی جان سے زیادہ پہر جو مومن مرکر مال چھوڑ جاوے وہ اس کے گھر والون کا ہے اور جو قرض یا بچے چھوڑے انکی پرورش میرے طرف ہے اور انکا خرچ بھیجنا ہے **ف** اس حدیث مین کئی نام ہین اول اداب خطبہ پڑہنے والے کے کہ آواز بلند رکھے بندگان خدا کو ڈرادے۔ دوسرے قرب قیامت سے تیسرے اما بعد کا لفظ کہ یہ خطبون مین کہنا مسنون ہے چوتھی بدعت کی برائی پانچوین تقسیم بدعت کا باطل ہونا چھٹی محدثات یعنے نئے کاموں کو مرتکب عبادت مین ہون یا عادات مین ساتوین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شفقت مومنون پر جو ہر ایک ماں باپ سے بڑھکر ہے آٹھوین

یہہ کہ ابتداے اسلام مین آپ کی عادت تہی کہ جومرے اور قرض چہوڑجاوے اور کچہہ مال اسکی موافق نہ چہوڑے
اسپر آپ نماز جنازہ نہ پڑہتے تہے پہر جب ملک فتح ہوئے تب آپ نے یہہ حکم دیا جو حدیث مین مذکور ہوا **عن**
جعفر بہذا الاسناد نحوہ وفی حدیث عبد العزیز ثم یقرن بین اصبعیہ وفی حدیث ابن
میمون ثم قرن بین اصبعیہ الوسطی والتی تلی الابہام **ترجمہ** جعفر نے یہی اسناد سے روایت کی اور
عبدالعزیز نے اپنی روایت مین کہا پہر ملاتے دو انگلیان پانی اور ابن میمون نے کہا اپنی بیچ کی اور انگوٹہے کی اگلی ملائے **عن** جعفر بن محمد
عن ابیہ قال سمعت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما یقول کانت خطبۃ النبی صلی اللہ
علیہ وسلم یوم الجمعۃ یحمد اللہ ویثنی علیہ ثم یقول علی اثر ذلک وقد علا صوتہ ثم
ساق الحدیث بمثلہ **ترجمہ** جعفر بن محمد اپنے باپ سے اور وہ جابر سے روایت کرتے ہین کہ نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کا خطبہ جمعہ کے دن یہہ تہا کہ اللہ تعالے کی حمد وثنا کی اور پہر اوس کے بعد آواز بلند سے یہ فرمایا اور
بیان کی حدیث مثل اوپر کی روایت کی **عن** جابر رضی اللہ عنہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم یخطب الناس یحمد اللہ ویثنی علیہ بما ہو اہلہ ثم یقول من یہدہ اللہ
فلا مضل لہ ومن یضلل فلا ہادی لہ وخیر الحدیث کتاب اللہ ثم ساق الحدیث بمثل
حدیث الثقفی **ترجمہ** جابر نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑہتے تہے لوگون پر اور اللہ کی حمد
وثنا کرتے تہے ان لفظون سے جو اسکی درگاہ کے لائق ہین پہر فرماتے تہے جسکو اللہ راہ بتاوے اسکو
کوئی گمراہ کرنے والا نہین اور جسکو وہ گمراہ کرے اسکو کوئی راہ بتانے والا نہین اور سب باتون سے
بہتر اللہ کی کتاب ہے پہر بیان کی حدیث مثل حدیث ثقفی کی یعنے جو اوپر گذری **عن** ابن عباس
رضی اللہ عنہ ان ضمادا قدم مکۃ وکان من ازد شنوءۃ وکان یرقی من ہذہ
الریح فسمع سفہاء من اہل مکۃ یقولون ان محمدا مجنون فقال لو انی رایت ہذا
الرجل لعل اللہ یشفیہ علی یدی قال فلقیہ فقال یا محمد انی ارقی من ہذہ الریح و
ان اللہ یشفی علی یدی من شاء فہل لک فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الحمد
للہ نحمدہ ونستعینہ من یہدہ اللہ فلا مضل لہ ومن یضلل فلا ہادی لہ واشہد
ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ وان محمدا عبدہ ورسولہ اما بعد قال فقال اعد
علی کلماتک ہؤلاء فاعادہن علیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلاث مرات

بقیہ ہے

قال فقال لقد سمعت قول الکهنة وقول السحرة وقول الشعراء فما سمعت مثل کلماتك
هؤلاء ولقد بلغن ناعوس البحر قال فقال هات يدك أبايعك على الاسلام قال فبايعه
فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم وعلى قومك قال وعلى قومي قال فبعث رسول الله
صلى الله عليه وسلم سرية فمروا بقومه فقال صاحب السرية للجيش هل اصبتم
من هؤلاء شيئا فقال رجل من القوم اصبت منهم مطهرة فقال ردوها فان هؤلاء
قوم ضماد ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے مروی ہے کہ ضماد مکہ میں آیا (ایک شخص کا نام ہے) اور قبیلہ ازد
شنوءہ سے تھا اور جنون اور آسیب وغیرہ کو جھاڑتا تھا تو مکہ کے نادانوں سے سنا کہ محمد صلی اللہ علیہ و
سلم مجنون ہیں (پناہ اللہ صاحب کی) تو اس نے کہا ذرا میں انکو دیکھوں شاید اللہ میرے ہاتھ سے انکو شفا
کردے غرض آپ سے ملا اور کہا کہ اے محمد میں جنون وغیرہ کو جھاڑتا ہوں اور اللہ میرے ہاتھ سے جسکو چاہتا ہے
شفا دیتا ہے پھر آپکو خواہش ہے تو آپ نے فرمایا ان الحمد للہ سو اما بعد تک یعنی سب خوبیاں اللہ ہی میں
میں اسکی خوبیاں کرتا ہوں اور اس سے مدد چاہتا ہوں جسکو اللہ راہ بتاوے اسکو کون بہکا دے اور جسکو
وہ بہکا دے اسکو کون راہ بتا دے اور گواہی دیتا ہوں کہ کوئی معبود لائق عبادت کے نہیں سوا اللہ کے
وہ اکیلا ہے کوئی نہیں شریک اسکا اور محمد بندہ اور رسول ہیں سو اسکا ہے اب بعد حمد کے جو کہو ضماد
نے کہا پھر تو کہو ان کلمات کو الحمد للہ کہ ضماد پر ایمان کا لیے چھپ گیا) غرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
انکو تین بار پڑھا پھر ضماد نے کہا پھر میں نے تو کاہنوں کی باتیں سنیں جادوگروں کے اقوال سنے شاعروں
کے شعر سنے مگر ان کلمات کے برابر میں نے کسی کو نہیں سنا اور یہ تو دریاے بلاغت کی تہ تک پہونچ گئی
ہیں پھر ضماد نے کہا اپنا ہاتھ لائیے کہ میں اسلام کی بیعت کروں غرض انہوں نے بیعت کی اور رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیعت لیتا ہوں میں تم سے اور تمہاری قوم سے انہوں نے عرض کی کہ ہاں میں
اپنی قوم کیطرف سے بھی بیعت کرتا ہوں آخر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر بھیجا اور وہ انکی
قوم پر گذرے تو اس لشکر کے سردار نے کہا کہ تم نے اس قوم سے کچھ نہیں لوٹا تب ایک شخص نے کہا کہ ہاں
میں نے ایک لوٹا ان سے لیا ہے انہوں نے حکم دیا کہ جاؤ اسے پھیر دو اس لیے کہ یہ قوم ضماد ہے (اور
وہ ضماد کی بیعت کی سبب سے امان میں آچکی ہیں) عن واصل بن حيان قال قال ابو وائل خطبنا
عمار فأوجز وأبلغ فلما نزل قلنا يا أبا اليقظان لقد أبلغت وأوجزت فلو كنت تنفست

فَقَالَ اَوَ سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ طُوْلَ صَلٰوةِ الرَّجُلِ وَقِصَرَ خُطْبَتِهٖ مَئِنَّةٌ
مِنْ فِقْهِهٖ فَاَطِيْلُوا الصَّلٰوةَ وَاقْصُرُوا الْخُطْبَةَ وَاِنَّ مِنَ الْبَيَانِ سِحْرًا ترجمہ واصل بن حیان
نے کہا کہ ابووائل نے کہا کہ خطبہ پڑھا ہم پر عمار نے اور بہت مختصر پڑھا اور نہایت بلیغ پھر جب وہ اترے
منبر سے تو ہم نے کہا اے ابوالیقظان تحقیق بہت بلیغ خطبہ پڑھا اور نہایت مختصر کہا اور اگر ممکن ہوتا تو ذرا
اس خطبہ کو طویل کرتا تب عمار نے کہا کہ میں نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے
آدمی کو نماز کا لمبا کرنا اور خطبہ کو مختصر کرنا نشانی ہے اسکی سمجھداری ہونے کی سو تم نماز کو لمبا کیا کرو اور خطبہ
کو چھوٹا اور بعضا بیان جادو ہوتا ہے (یعنے تاثیر رکھتا ہے) **عَنْ** عدی بن حاتم اَنَّ رَجُلًا خَطَبَ
عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ رَشَدَ وَمَنْ يَّعْصِهِمَا
فَقَدْ غَوٰى فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِئْسَ الْخَطِيْبُ اَنْتَ قُمْ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَ
رَسُوْلَهٗ قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ فَقَدْ غَوٰى عدی بن حاتم نے کہا کہ اس شخص نے خطبہ پڑھا نبی صلی اللہ علیہ
وسلم کے پاس اور اس نے کہا مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ رَشَدَ وَمَنْ يَّعْصِهِمَا فَقَدْ غَوٰى (یعنے جو اطاعت کرے
اللہ اور اس کے رسول کی اس نے راہ پائی اور جس نے ان دونوں کی نافرمانی کی وہ گمراہ ہوا) تو رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا برا ہے تو خطیب یوں کہو وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ابن نمیر نے اپنی روایت
میں کہا فقد غوی **ف** ومن یعصہما کے لفظ کو آپ نے اس لیے پسند نہیں کیا کہ اس میں ضمیر جو ہی
تو اللہ اور رسول کی برابری معلوم ہوتی ہے اور آگے ذکر کرنا اللہ کے نام کا کہ موجب برکت ہوتا ہے
اور ومن یعص اللہ ورسولہ کو اسی لیے پسند کیا **عَنْ** صَفْوَانَ بْنِ يَحْيٰى عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ
اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ عَلٰى مِنْبَرِهٖ نَادَوْا يَا مَالِكُ **ترجمہ** صفوان بن
یحیٰی نے اپنے باپ سے روایت کی کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا کہ منبر پر پڑھتے تھے وَ
نَادَوْا يَا مَالِكُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ **ف** اس حدیث سے قرآن پڑھنا خطبہ میں ثابت ہوا اور اس کے
شروع ہونے میں اتفاق ہے وجوب میں اختلاف ہے اور حنفیہ کے نزدیک کچھ قرآن پڑھنا واجب ہے اگرچہ
ایک ہی آیت ہو **عَنْ** اُخْتِ لِتَمِيْمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَتْ اَخَذْتُ ق وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ
مِنْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَهُوَ يَقْرَاُ بِهَا عَلَى الْمِنْبَرِ فِيْ كُلِّ جُمُعَةٍ
ترجمہ عمرہ کی بہن نے کہا کہ میں نے سورہ ق والقرآن المجید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک

سے سنکر یاد کی ہے کہ آپ ہر جمعہ کو خطبہ مین منبر پڑھا کرتے تھے **عن** عَمْرَةَ عَنْ اُخْتِ لِعَمْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ كَانَتْ اَكْبَرَ مِنْهَا بِمِثْلِ حَدِيْثِ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ **ترجمہ** عمرہ جو عمرہ کی بہن ہین کہ وہ بڑی تہین اون سے بھی یہی روایت مروی ہوئی مثل روایت سلیمان بن بلال کی (یعنے جو اوپر مذکور ہوئی) **عن** بِنْتِ الْحَارِثَةَ بْنِ النُّعْمَانِ قَالَتْ مَا حَفِظْتُ قَ اِلَّا مِنْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ بِهَا فِيْ كُلِّ جُمُعَةٍ قَالَتْ وَكَانَ تَنُّوْرُنَا وَتَنُّوْرُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاحِدًا **ترجمہ** حارثہ کی بیٹی نے کہا کہ نہین یاد کی مین نے سورہ ق مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مونہہ مبارک ہی سنکر کہ آپ اسکو ہر جمعہ مین پڑھا کرتے تھے اور ہمارا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تنور ایک تہا (یہ اپنا قرب بیان کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سبحان اللہ کیا خوش نصیب لوگ تہے کاش یہ فقیر اس تنور کا خادم ہوتا) **عن** اُمِّ هِشَامٍ بِنْتِ حَارِثَةَ ابْنِ النُّعْمَانِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ لَقَدْ كَانَ تَنُّوْرُنَا وَتَنُّوْرُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاحِدًا سَنَتَيْنِ اَوْ سَنَةً اَوْ بَعْضَ سَنَةٍ وَمَا اَخَذْتُ قَ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ اِلَّا عَنْ لِسَانِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَؤُهَا كُلَّ جُمُعَةٍ عَلَى الْمِنْبَرِ اِذَا خَطَبَ النَّاسَ **ترجمہ** ام ہشام بنت حارثہ نے کہا کہ تنور ہمارا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک ہی تہا دو برس یا ایک برس اور کچھ ماہ تک اور نہین سیکھا مین نے سورہ ق کو مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے کہ آپ اسکو ہر جمعہ مین منبر پر پڑہتے تھے جب لوگون پر خطبہ پڑہتے **عن** عِمَارَةَ بْنِ رُوَيْبَةَ قَالَ رَاٰى بِشْرَ بْنَ مَرْوَانَ عَلَى الْمِنْبَرِ رَافِعًا يَدَيْهِ فَقَالَ قَبَّحَ اللّٰهُ هَاتَيْنِ الْيَدَيْنِ لَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَزِيْدُ عَلٰى اَنْ يَقُوْلَ بِيَدِهٖ هٰكَذَا وَاَشَارَ بِاِصْبَعِهِ الْمُسَبِّحَةِ **ترجمہ** عمارہ بن رویبہ نے بشر مروان کے بیٹے کو دیکھا کہ منبر پر ہاتہہ اٹہائے ہے ہے (یعنے دعا کے لیے) تو کہا کہ اللہ خراب کرے اندونون ہاتہون کو مین نے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکہا ہے کہ اس سے زیادہ نہ کرتے تہے اور اشارہ کیا اپنے کلمہ کی انگلی سے ہے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ہاتہہ اٹہانا خطبہ مین دعا کے لیے بدعت ہے اور روا نہین ہے اور یہی مذہب ہے مالک اور اصحاب شافعیہ کا اور اور فقہا کا۔

عن حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ رَاَيْتُ بِشْرَ بْنَ مَرْوَانَ يَوْمَ جُمُعَةٍ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فَقَالَ عِمَارَةُ بْنُ رُوَيْبَةَ فَذَكَرَ نَحْوَهٗ **ترجمہ** حصین نے بشر کو جمعہ کے دن ہاتہہ اٹہاتے دیکہا (یعنے خطبہ مین

اور عمارہ نے وہی کہا جو اوپر مذکور ہوا **عن** جابر بن عبد اللہ قال بینا النبی صلی اللہ علیہ وسلم یخطب یوم الجمعۃ اذ جاء رجل فقال لہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم اصلیت یا فلان قال لا قال قم فارکع جابر نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ جمعہ کا پڑھتے تھے کہ ایک شخص آیا آپ نے پوچھا تم نے نماز پڑھی ہے اس نے کہا نہیں آپ نے فرمایا اٹھو دو رکعت پڑھ لو (یعنے سنت)

ف یہی مذہب ہے شافعی اور احمد اور اسحٰق کا اور فقہاے محدثین کا کہ جب مسجد میں آوے اور امام خطبہ پڑھتا ہو تو دو رکعت ادا کر لینا مستحب ہے اور مختصر پڑھے اور بعد اس کے خطبہ سننے لگے اور اس کے بغیر بیٹھنا مسجد میں مکروہ ہے مگر بعض جہال پہلے بیٹھ لیتے ہیں پھر اٹھکر ادا کرتے ہیں اور بعض جہال خطبہ اول سنکر دوسرے خطبہ میں کھڑے ہو کر پڑھنے لگتے ہیں یہ خدا جانے کس نے انکو سکھایا ہے اور ابو حنیفہ وغیرہ کا مذہب ہے کہ خطبہ کیوقت نہ پڑھے اور یہ حدیثیں انپر حجت ہیں مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے کہا روایت کی مجھسے ابو بکر بن شیبہ نے اور یعقوب دورقی نے ابن علیہ سے اس نے ایوب سے اس نے عمرو سے اس نے جابر سے اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے جیسے حماد نے کہا مگر دو رکعت کا ذکر نہیں کیا

عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما یقول دخل رجل المسجد ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخطب یوم الجمعۃ فقال اصلیت قال لا قال قم فصل الرکعتین وفی روایۃ قتیبۃ قال صل رکعتین ترجمہ جابر نے کہا ایک شخص مسجد میں آیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کا خطبہ پڑھتے تھے آپ نے فرمایا تم نے نماز پڑھی اس نے کہا نہیں آپ نے فرمایا اٹھو اور دو رکعت پڑھو

صل

عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما یقول جاء رجل والنبی صلی اللہ علیہ وسلم علی المنبر یوم الجمعۃ یخطب فقال لہ ارکعت رکعتین قال لا قال ارکع ترجمہ

فقال

اسکا وہی ہے جو اوپر گذرا **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما یحدث ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم خطب فقال اذا جاء احدکم یوم الجمعۃ وقد خرج الامام فلیصل رکعتین ترجمہ جابر نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ میں فرمایا کہ جب کوئی آوے اور امام خطبہ پڑھنے کو صف سے نکل چکا ہو دو رکعت پڑھ لیوے **عن** جابر رضی اللہ عنہ انہ قال جاء سلیک الغطفانی رضی اللہ عنہ یوم الجمعۃ ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قاعد علی المنبر فقعد سلیک قبل ان یصلی فقال لہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ارکعت رکعتین

قال کا قال قم فارکعهما **ترجمہ** جابر نے کہا سلیک غطفانی جمعہ کے دن آئے اور رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم منبر پر بیٹھے تھے اور سلیک بیٹھ گئے نماز نہ پڑھی آپ نے فرمایا تم نے دو رکعت پڑھی انہوں نے
کہا نہیں آپ نے فرمایا اوٹھو اور ان کو پڑھ لو **عن** جابر بن عبد اللہ قال جاء سلیک الغطفانی
یوم الجمعة ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخطب فجلس فقال له یا سلیک قم فارکع
رکعتین وتجوز فیهما ثم قال اذا جاء احدکم یوم الجمعة والامام یخطب فلیرکع رکعتین
ولیتجوز فیهما **ترجمہ** جابر نے کہا سلیک آئے جمعہ کو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑھتے تھے
اور وہ آکر بیٹھ گئے آپ نے فرمایا اے سلیک اوٹھو اور دو رکعت پڑھ لو اور مختصر پڑھو پھر فرمایا جب
تم میں سے کوئی آدمی اور امام خطبہ پڑھتا ہو تو ضرور ہے کہ دو رکعت مختصر ادا کرلے **ف** اس
حدیث کے حکم عام نے مذہب حنفیہ کو پاش پاش کر دیا معلوم ہوا کہ انکو یعنے امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کو
نہیں پہونچی **عن** حمید بن هلال قال قال ابو رفاعة انتهیت الی النبی صلی اللہ
علیه وسلم وهو یخطب قال فقلت یا رسول اللہ رجل غریب جاء یسال عن دینه
لا یدری ما دینه قال فاقبل علی رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم وترک خطبته
حتی انتهی الی فاتی بکرسی حسبت قوائمه حدیدا قال فقعد علیه رسول اللہ صلی
اللہ علیه وسلم وجعل یعلمنی مما علمه اللہ ثم اتی خطبته فاتم اخرها **ترجمہ** حمید نے
کہا ابو رفاعہ آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور آپ خطبہ پڑھتے تھے انہوں نے کہا میں نے
عرض کی کہ اے اللہ کے رسول ایک مرد غریب (مسافر) آیا ہے اپنا دین دریافت کرنیکو نہیں جانتا
کہ اسکا دین کیا ہے پھر آپ میری طرف متوجہ ہوئے اور اپنا خطبہ چھوڑ کر میرے پاس تک آگئے اور
ایک کرسی لائے میں جانتا ہوں کہ اوسکی پائے لوہے کے تھے آپ اوسپر بیٹھ گئے (معلوم ہوا کرسی
پر بیٹھنا منع نہیں) مجھے سکھانے لگے جو آپ کو اللہ نے سکھایا تھا پھر آپ نے خطبہ کو آکر تمام کیا
(یہ مسئلہ متفق ہے) اور معلوم ہوا کہ ضروری بات خطبہ میں روا ہے **عن** ابن ابی رافع قال
استخلف مروان ابا هریرة علی المدینة وخرج الی مکة فصلی لنا ابو هریرة یوم
الجمعة فقرا بعد سورة الجمعة فی الرکعة الاخیرة اذا جاءک المنافقون قال فادرکت
ابا هریرة حین انصرف فقلت له انک قرات بسورتین کان علی بن ابی طالب یقرا

بِهِمَا بِالْكُوفَةِ فَقَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بِهِمَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ **ترجمہ** ابن ابی رافع نے کہا مروان نے ابوہریرہ کو خلیفہ کیا مدینہ مین اور آپ مکہ گیا ابوہریرہ نے جمعہ کی نماز پڑہائی اور سورہ جمعہ کے بعد دوسری رکعت مین سورۂ منافقون پڑہی پہر مین اون سے ملا اور کہا کہ آپ نے وہ سورتین پڑہین جو حضرت علی کوفہ مین پڑہتے تہے انہون نے کہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا ہی کہ جمعہ مین یہی پڑہتے تہے (یعنے حضرت علی کے تقلید سے نہین پڑہتا بلکہ متبع دلیل ہون سبحان اللہ صحابہ کو اسقدر تقلید سے نفرت تہی کہ یہہ کہنا پسند نہ آیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فعل کی سند بتائی افسوس ہے اپنے جو تقلید پر جان دیتے ہین

عن عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ رَافِعٍ قَالَ اسْتَخْلَفَ مَرْوَانُ اَبَاهُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِمِثْلِهٖ غَيْرَ اَنَّ فِيْ رِوَايَةِ حَاتِمٍ فَقَرَءَ سُوْرَةَ الْجُمُعَةِ فِي السَّجْدَةِ الْاُوْلٰى وَفِي الْاٰخِرَةِ اِذَا جَآءَكَ الْمُنَافِقُوْنَ وَفِيْ رِوَايَةِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ مِثْلَ حَدِيْثِ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ **ترجمہ** عبید اللہ بن ابی رافع نے وہی روایت بیان کی مگر اتنا فرق ہے کہ اسمین کہا پہلی رکعت مین سورہ جمعہ پڑہی اور دوسری مین سورہ منافقون اور عبد العزیز کی روایت مین مثل سلیمان بن بلال کے ہے **ف** اس سے استحباب ان دونون سورتون کے پڑہنے کا ثابت ہوا جمعہ مین

عن النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْعِيْدَيْنِ وَفِي الْجُمُعَةِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى وَهَلْ اَتَاكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ قَالَ وَاِذَا اجْتَمَعَ الْعِيْدُ وَالْجُمُعَةُ فِيْ يَوْمٍ وَّاحِدٍ يَقْرَأُ بِهِمَا اَيْضًا فِي الصَّلٰوتَيْنِ **ترجمہ** نعمان نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عیدون اور جمعہ مین سبح اسم ربک الاعلی اور ہل اتاک حدیث الغاشیہ پڑہا کرتے تہے اور جب جمعہ اور عید دونو ایک دن مین ہوتی تب بہی انہین سورتون کو دونون نمازمین پڑہتے مسلم نے فرمایا یہی روایت کی مجہہ سے قتیبہ نے اون سے ابوعوانہ نے اون سے ابراہیم نے اسی اسناد سے

عن عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كَتَبَ الضَّحَّاكُ بْنُ قَيْسٍ اِلَى النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَسْاَلُهٗ اَيُّ شَيْءٍ قَرَءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ سِوٰى سُوْرَةِ الْجُمُعَةِ فَقَالَ كَانَ يَقْرَأُ هَلْ اَتَاكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ **ترجمہ** عبید اللہ نے کہا ضحاک نے لکہہ بہیجا نعمان کو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

جمعہ مین سوائے سورہ جمعہ کے اور کون سورہ پڑہتے تہے انہون نے کہا ہل اتاک **عن** ابن عباس
اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقْرَأُ فِی صَلٰوۃِ الْفَجْرِ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ الٓمٓ تَنْزِیْلُ السَّجْدَۃِ وَ
ھَلْ اَتٰی عَلَی الْاِنْسَانِ حِیْنٌ مِّنَ الدَّھْرِ وَاَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقْرَأُ فِی صَلٰوۃِ
الْجُمُعَۃِ سُوْرَۃَ الْجُمُعَۃِ وَالْمُنَافِقِیْنَ **ترجمہ** عبداللہ عباس کے فرزند ارجمند نے کہا کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن فجر کی نماز مین الم سجدہ اور ہل اتی علی الانسان پڑہتے تہے اور نماز جمعہ مین
سورہ جمعہ اور منافقون **مسلم** رحمۃ اللہ علیہ نے کہا روایت کی ہم سے ابن نمیر نے انہون نے کہا
روایت کی مجہ سے میرے باپ نے اور مسلم نے فرمایا روایت کی مجہ سے ابو کریب نے ان سے وکیع نے
دونون نے سفیان سے اسی اسناد سے مثل اسکی اور کہا مسلم نے روایت کی مجہ سے محمد بن بشار
نے ان سے محمد بن جعفر نے ادن سے شعبہ نے ان سے معمل نے اسی اسناد سے مثل اسکی دونون نمازون مین
جیسے سفیان نے روایت کی **عن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
اَنَّہٗ کَانَ یَقْرَأُ فِی الْفَجْرِ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ الٓمٓ تَنْزِیْلُ وَھَلْ اَتٰی **ابوہریرہ** راوی ہین کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کی فجر مین الم تنزیل ..... اور ہل اتی پڑہتے تہے **ف** اس سے ان سورتون
کے پڑہنے کا استحباب ثابت ہوا **عن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقْرَأُ
فِی الصُّبْحِ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ بِالٓمٓ تَنْزِیْلُ فِی الرَّکْعَۃِ الْاُوْلٰی وَفِی الثَّانِیَۃِ ھَلْ اَتٰی عَلَی الْاِنْسَانِ حِیْنٌ
مِّنَ الدَّھْرِ لَمْ یَکُنْ شَیْئًا مَّذْکُوْرًا **ترجمہ** ابوہریرہ نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کی صبح کو الم تنزیل
پہلی رکعت مین اور ہل اتے دوسری مین پڑہتے تھے **عن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰی اَحَدُکُمُ الْجُمُعَۃَ فَلْیُصَلِّ بَعْدَھَا اَرْبَعًا **ترجمہ** ابوہریرہ نے کہا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی جمعہ پڑہے تو اسکی چار رکعت سنت پڑہ لے **عن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلَّیْتُمُ بَعْدَ الْجُمُعَۃِ فَصَلُّوْا اَرْبَعًا زَادَ عَمْرٌو
فِیْ رِوَایَتِہٖ قَالَ ابْنُ اِدْرِیْسَ قَالَ سُھَیْلٌ فَاِنْ عَجِلَ بِکَ شَیْءٌ فَصَلِّ رَکْعَتَیْنِ فِی الْمَسْجِدِ
وَرَکْعَتَیْنِ اِذَا رَجَعْتَ **ترجمہ** ابوہریرہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم جمعہ پڑہ
چکو تو چار رکعت پڑہ لو عمرو نے اپنی روایت مین یہ زیادہ کیا کہ ابن ادریس نے کہا سہیل نے کہا اگر تم
کو کچہ جلدی ہو تو مسجد مین دو رکعت اور گہر مین لوٹ کر دو رکعت پڑہ لو **عن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ

صَادِقَہ

رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ کَانَ مِنْکُمْ مُصَلِّیًا بَعْدَ الْجُمُعَۃِ فَلْیُصَلِّ اَرْبَعًا وَلَیْسَ فِیْ
حَدِیْثِ جَرِیْرٍ مِّنْکُمْ ترجمہ ابوہریرہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو بعد جمعہ کے نماز
پڑھے تو چار رکعت پڑھے اور جریر کی روایت مین منکم کا لفظ نہین **ف** معلوم ہوا کہ یہہ چار رکعتین
واجب نہین مستحب ہین اور محدثین کی احتیاط دیکھیو کہ ایک لفظ جو جریر کے روایت مین نہین تھا اسکو بھی بیان
کر دیا حالانکہ اسکو اصل مطلب مین کچھ دخل نہ تھا **عَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا اَنَّہٗ
کَانَ اِذَا صَلَّی الْجُمُعَۃَ انْصَرَفَ فَسَجَدَ سَجْدَتَیْنِ فِیْ بَیْتِہٖ ثُمَّ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَصْنَعُ ذٰلِکَ ترجمہ عبداللہ بن عمر کی عادت تھی کہ جب
جمعہ پڑھ چکتے تو گھر آکر دو رکعت ادا کرتے اور کہتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہی
کرتے تھے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ اَنَّہٗ وَصَفَ تَطَوُّعَ صَلٰوۃِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ فَقَالَ کَانَ لَا یُصَلِّیْ بَعْدَ الْجُمُعَۃِ حَتّٰی یَنْصَرِفَ فَیُصَلِّیْ رَکْعَتَیْنِ فِیْ بَیْتِہٖ قَالَ
یَحْیٰی اَظُنُّہٗ قَرَأَ ثُمَّ یُصَلِّیْ اِذَا کَانَتْ بَعْدَ الْبَیْتِ ترجمہ عبداللہ بن عمر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
نفلون کو بیان کیا اور کہا کہ جمعہ کے بعد کچھ نہ پڑھتے جب تک گھر نہ لوٹ آتے پھر دو رکعت پڑھتے
گھر مین یحیے نے کہا کہ مجھے خیال گذرتا ہے مین نے پڑھا ہے (یعنے امام مالک کے دو بہ وقرارت حدیث
کے وقت) پھر پڑھتے اگر مسجد مین **عَنْ** سَالِمٍ عَنْ اَبِیْہِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ
یُصَلِّیْ بَعْدَ الْجُمُعَۃِ رَکْعَتَیْنِ ترجمہ سالم نے اپنے باپ سے روایت کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ
کے بعد دو رکعت پڑھتے **عَنْ** عَمْرِو بْنِ عَطَاءِ بْنِ اَبِی الْخُوَارِ اَنَّ نَافِعَ بْنَ جُبَیْرٍ اَرْسَلَہٗ
اِلَی السَّائِبِ ابْنِ اُخْتِ نَمِرٍ یَسْاَلُہٗ عَنْ شَیْءٍ رَاٰہُ مِنْہُ مُعَاوِیَۃُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فِی
الصَّلٰوۃِ فَقَالَ نَعَمْ صَلَّیْتُ مَعَہٗ الْجُمُعَۃَ فِی الْمَقْصُوْرَۃِ فَلَمَّا سَلَّمَ الْاِمَامُ قُمْتُ فِیْ
مَقَامِیْ فَصَلَّیْتُ فَلَمَّا دَخَلَ اَرْسَلَ اِلَیَّ فَقَالَ لَا تَعُدْ لِمَا فَعَلْتَ اِذَا صَلَّیْتَ الْجُمُعَۃَ فَلَا تَصِلْہَا
بِصَلٰوۃٍ حَتّٰی تَتَکَلَّمَ اَوْ تَخْرُجَ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَمَرَنَا بِذٰلِکَ اَنْ
لَّا نُوْصِلَ صَلٰوۃً بِصَلٰوۃٍ حَتّٰی نَتَکَلَّمَ اَوْ نَخْرُجَ ترجمہ عمر بن عطا نے کہا کہ نافع بن جبیر نے
مجھے انکے سائب کیطرف اور کچھ پوچھا ایسی چیز کو جو انہون نے دیکھی تھی معاویہ سے نماز مین
تو کہا سائب نے کہ مان مین نے انکے ساتھ جمعہ پڑھا ہے مقصورہ مین پھر جب امام نے سلام پھیرا

تو میں اپنی جگہہ میں کھڑا ہوا اور نماز پڑہی پھر جب وہ اندر گئی تو مجھے بلا بھیجا اور کہا کہ تم نے جو آج کہا یا سا پھر نکرنا (یعنے فرض اور سنت کے بیچ میں بغیر بات کی نہ اس جگہہ سے ہٹے) اور جب جمعہ پڑھچکنا تو جب تک کوئی بات نہ کرنا یا نکلنا نہیں تب تک کوئی نماز نہ پڑہنا اور کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمکو یہی حکم فرمایا ہے کہ ہم دو نمازوں کو ایسا نہ ملاوین کہ انکے بیچ میں نہ بات کرین اور نہ نکلین ف اس سے معلوم ہوا کہ فرض اور سنت میں فرق کردینا چاہیے کہ دونوں کے بیچ میں یا بات کرے یا کہیں چلا جاوے مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا روایت کی مجھسے ہارون نے اون سے حجاج بن محمد نے اون سے ابن جریج نے ان سے عمر بن عطا نے کہ نافع بن جبیر نے انکو بھیجا سائب کے پاس اور بیان کی حدیث مثل اوپر کی روایت کی مگر اتنا فرق ہے کہ انہون نے کہا جب امام نے سلام پھیرا میں اپنی جگہہ میں کھڑا ہوگیا اور امام کا ذکر نہیں کیا

کتاب صلوٰۃ العیدین

نماز عیدین کا بیان ف نماز عیدین شافعی اور جمہور اصحاب شافعی اور جماہیر علماء کے نزدیک سنت موکدہ ہے اور ابو سعید اصطخری شافعی کے نزدیک فرض کفایہ ہے اور ابو حنیفہ کے نزدیک واجب غرض جب ہم قائل ہوں کہ فرض کفایہ ہے تو اگر ایک ملک کے لوگ بالکل اسکو چھوڑ دین تو ان کے ساتھ قتال واجب ہے اور یہی حکم ہے تمام فروض کفایہ کا اور اگر سنت کے قائل ہوں تو ان کے تارکین سے قتال واجب نہ ہوگا مانند سنت ظہر وغیرہ کی اور بعضون نے کہا ہے کہ اس صورت میں بھی قتال واجب ہوگا، اس لیے کہ یہ شعار ظاہر ہے اسلام کا اور عید کو عید اس لیے کہتے ہیں کہ بار بار عود کرتی ہے

عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال شہدت صلوٰۃ الفطر مع نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وابی بکر وعمر وعثمان رضی اللہ عنہم فکلہم یصلیہا قبل الخطبۃ ثم یخطب قال فنزل نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کانی انظر الیہ حین یجلس الرجال بیدہ ثم اقبل یشقہم حتی جاء النساء ومعہ بلال فقال یا ایہا النبی اذا جاءک المؤمنات یبایعنک علی ان لا یشرکن باللہ شیئا فتلا ہذہ الایۃ حتی فرغ منہا ثم قال حین فرغ منہا انتن علی ذلک فقالت امراۃ واحدۃ لم یجبہ غیرہا منہن نعم یا نبی اللہ لا یدری حینئذ من ہی قال فتصدق فجعلت المرأۃ تفتح قرطہا وخرصہا یلقی بلال ثوبہ ثم قال ہلم فداء لکن ابی وامی فجعلن یلقین الفتخ والخواتیم فی ثوب بلال رضی اللہ عنہ ترجمہ ابن عباس

لانہ یفوتہ الخواتیم

نے کہا مین گیا نماز فطر کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ اور ابوبکر و عمر و عثمان سب کے ساتھہ تو ان سب کو
کا عادہ تہا کہ نماز خطبہ سے پہلے پڑہتے تہے اور اس کے بعد خطبہ پڑہتے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم اوتر یعنے
خطبہ پڑہکر گویا مین ان کیطرف دیکہہ رہا ہون جب انہون نے لوگون کو ہاتہہ سے اشارہ کرکے بیٹہانا شروع
کیا پہر ان کی صفین چیرتے ہوئے آپ عورتون کے پاس آئے اور آپکے ساتھہ بلال بہی تہے اور آپ نے
یہ آیت پڑہی یاایہا النبی سے آخر تک پہانتک کہ فارغ ہوئے آپ اس سے اور پہر فرمایا کہ تم نے اس پر
اقرار کیا کہ اوس مین سے ایک عورت نے کہا کہ ہان اے نبی اللہ تعالے کے راوی نے کہا معلوم نہین
وہ کون تہے پہر انہون نے صدقہ دینا شروع کیا اور بلال نے اپنا کپڑا پہیلایا اور کہا لاؤ میرے ماباپ
تم پر فدا ہون اور وہ سب چہلے اور انگوٹہیان اوتارکر بلال کے کپڑے مین ڈالنے لگین **فائدہ**
اس آیت کے معنی یہ ہین اے نبی جب آوین تیرے پاس ایمان لانیوالیان عورتین اور بیعت کرین وہ تجہہ
سے کہ نہ شریک کرینگی اللہ کے ساتہہ کسی کو (یعنی نبی ولی پنجہ شدہ گور چلہ امام زادہ کسی کو) اور نہ
چوری کرین گی اور نہ زنا کرین گی اور نہ اپنی اولاد کو قتل کرین گی اور نہ کسی پر اپنے ہاتہہ پانو سے
بہتان باندہین گی اور نہ کسی دستور کی بات مین تیری نافرمانی کرین گی تو ان سے بیعت لے اور
ان کے لیے بخشش مانگ اللہ سے بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے تمام ہوا ترجمہ آیت کا اور یہہ سورہ ممتحنہ
مین ہے غرض آپنے اس آیت کے موافق ان سے اقرار لیا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عید مین خطبہ بعد نماز
ہے بخلاف جمعہ کے اور عورتون کو نصیحت کرنا مستحب ہے اور عورتون کا حاضر ہونا عید مین مسنون ہے
اور صدقہ کی ترغیب دینا مستحب ہے۔ اور عورتون کا مردون سے دور رہنا مستحب ہے اور ضرور اور صدقہ
متلوع مین ایجاب و قبول ضرور نہین صرف دینا اور لینا کافی ہے اور عورت کو اپنے مال مین سے صدقہ دینا
بغیر اجازت شوہر کے روا ہے **عن** ابن عباس رضی اللہ عنہما یقول اشہد علی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم لصلی قبل الخطبۃ قال ثم خطب فرای انہ لم یسمع النساء فاتاہن
فذکرہن ووعظہن وامرہن بالصدقۃ وبلال رضی اللہ عنہ قائل بثوبہ فجعلت
المرأۃ تلقی الخاتم والخرص والشیء ترجمہ ابن عباس کہتے ہے مین گواہی دیتا ہون کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑہی خطبہ سے پہلے اور خیال کیا کہ آپ کا خطبہ عورتون نے نہین سنا
پہر آپ ان کے پاس آئے اور انکو نصیحت کی اور حکم دیا صدقہ کا اور بلال اپنا کپڑا پہیلائے ہوئے تہے

اور عورتون مین سے کوئی انگوٹھی ڈالتی اور کوئی چھلا اور کوئی اور کچھ **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر عورتین دور ہون تو امام بعد خطبہ کے ان کے پاس جاکر کچھ نصیحت کرے اور انکو اوامر و نواہی ضرور یہ سمجھا دین

مسلم نے کہا روایت کی مجھ سے ابوالربیع نے ان سے حماد نے اور کہا روایت کی مجھ سے یعقوب دورقی نے ان سے اسمعیل نے دونون نے روایت کی ایوب سے اسی اسناد سے مثل اسکی **عن** جابر بن عبد اللہ قال سمعتہ یقول ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قام یوم الفطر فصلی فبدأ بالصلوۃ قبل الخطبۃ ثم خطب الناس فلما فرغ نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نزل فاتی النساء فذکرھن وھو یتوکأ علی ید بلال رضی اللہ عنہ وبلال باسط ثوبہ یلقین النساء صدقۃ قلت لعطاء زکوۃ یوم الفطر قال لا ولکن صدقۃ یتصدقن بھا حینئذ تلقی المرأۃ فتخھا ویلقین قلت لعطاء احقا علی الامام الان ان یاتی النساء حین یفرغ فیذکرھن قال ای لعمری ان ذلک لحق علیھم وما لھم لا یفعلون ذلک **ترجمہ** جابر نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عید فطر کے پہلے نماز پڑہی پھر خطبہ پڑہا لوگون پر اور جب فارغ ہوئے تو اوترے عورتون مین تشریف لائے اور انکو نصیحت کی اور وہ بلال کے ہاتھ پر تکیہ لگائے ہوئے تھے اور بلال اپنا کپڑا پھیلائے ہوئے تھے اور عورتین صدقہ ڈالتی جاتی ہین راوی نے کہا مین نے عطا سے پوچھا کہ یہ صدقہ فطر تہا انہون نے کہا نہین یہ اور صدقہ تہا کہ وہ دیتی ہین غرض ہر عورت چھلا ڈالتی تہی اور پھر دوسری اور پھر تیسری مین نے عطا سے کہا کہ اب بہی امام کو واجب ہے کہ عورتون کے پاس جاوے جب خطبہ سے فارغ ہو اور انکو نصیحت کرے تو انہون نے کہا کیون نہین قسم ہے مجھے اپنی جان کی بیشک انکو حق ہے کہ ان کے پاس جاوین اور خدا جانے انہے کیا ہوگیا ہے کہ وہ ایسا عمل نہین کرتی **عن** جابر بن عبد اللہ قال شھدت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الصلوۃ یوم العید فبدأ بالصلوۃ قبل الخطبۃ بغیر اذان ولا اقامۃ ثم قام متوکئا علی بلال رضی اللہ عنہ فامر بتقوی اللہ وحث علی طاعتہ ووعظ الناس وذکرھم ثم مضی حتی اتی النساء فوعظھن وذکرھن فقال تصدقن فان اکثرکن حطب جھنم فقامت امرأۃ من سفلۃ النساء سفعاء الخدین فقالت لم یا رسول اللہ قال لانکن تکثرن الشکوۃ وتکفرن العشیر قال فجعلن یتصدقن من حلیھن یلقین فی ثوب بلال رضی اللہ عنہ

واصلہ

مِنْ خُرُصِهِنَّ وَخَوَاتِيمِهِنَّ ترجمہ جابر نے کہا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تہا نماز عید میں سوا آپ کے خطبہ سے پہلی نماز پڑہی بغیر اذان اور تکبیر کے پہر بلال نے تکبیر کہی کہ کہڑے ہوئے اور حکم کیا اللہ سے ڈرنے کا اور ترغیب دی اس کی فرمانبرداری کی اور لوگون کو سمجہایا اور نصیحت کی پہر عورتون کے پاس گئے اور انکو سمجہایا بجہایا اور فرمایا خیرات کرو کہ اکثر تم میں سے جہنم کی ایندہن ہین سو ایک عورت ان کے بیچ سے کہڑی ہوگئی کالے گالون والی اور اس نے عرض کی کہ کیون اے رسول اللہ کے آپ نے فرمایا اس لیے کہ تم شکایت بہت کرتی ہو اور شوہر کی ناشکری راوی نے کہا پہر وہ خیرات کرنے لگین اپنے زیورون میں سے اور ڈالتی تہین بلال کے کپڑے مین اپنے کانون کی بالیان اور انگوٹہون کے چھلے **عن** ابن عباس وعن جابر ابن عبد اللہ الانصاری قالا لم یکن یؤذن یوم الفطر ولا یوم الاضحی ثم سألته بعد حین عن ذلک فاخبرنی قال اخبرنی جابر بن عبد اللہ الانصاری ان لا اذان للصلوٰۃ یوم الفطر حین یخرج الامام ولا بعد ما یخرج ولا اقامۃ ولا نداء ولا شیء ولا نداء یومئذ ولا اقامۃ ترجمہ ابن عباس نے اور جابر نے کہا کہ اذان نہ عید فطر مین ہوتی تہی نہ عید اضحی مین پہر میں نے اون سے پوچہا تہوڑی دیر کے بعد اسی بات کو (یہ قول ہے ابن جریج راوی کا) تو انہون نے کہا (یعنے عطار اون کے شیخ نے) کہ خبر دی مجہے جابر بن عبد اللہ انصاری نے کہ نہ اذان ہوتی تہی عید فطر مین جب امام نکلتا تہا اور نہ بعد اسکے نکلنے کے اور نہ تکبیر ہوتی تہی نہ اذان اور نہ اور کچہہ وہ دن ایسا ہے کہ اسمین نہ اذان ہو نہ تکبیر **ف** اس سے بخوبی معلوم ہوا کہ یہ جو نادان لوگ صلوٰۃ وغیرہ اون دن پکارتے ہین یہ بدعت ہو اور اسکو مسنون جاننا حماقت ہو اور اسپر اجماع ہے تمام علماء کا اور نہین منقول ہے سلف سے خلاف اسکے **عن** عطاء ان ابن عباس ارسل الی ابن الزبیر اول ما بویع لہ انہ لم یکن یؤذن للصلوٰۃ یوم الفطر فلا یؤذن لہا قال فلم یؤذن لہا ابن الزبیر یومئذ وارسل الیہ مع ذلک انما الخطبۃ بعد الصلوٰۃ وان ذلک قد کان یفعل قال فصلی ابن الزبیر قبل الخطبۃ ترجمہ عطار نے کہا کہ ابن عباس نے پیغام بہیجا ابن زبیر کی طرف جب اون سے اول اول لوگون نے بیعت کی تہی کہ نماز فطر مین اذان نہین دیجاتی سو تم آج اذان نہ دلوانا تو ابن زبیر نے اذان نہین دلوائی اور یہ بہی کہلا بہیجا کہ خطبہ نماز کے بعد ہونا چاہیے اور وہ یہی کرتے تہے سو ابن زبیر نے بہی نماز خطبہ کے قبل پڑہی **عن** جابر بن سمرۃ قال صلیت

خواتیمہن — نسخہ یعنی

مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْعِیْدَیْنِ غَیْرَ مَرَّۃٍ وَّلَا مَرَّتَیْنِ بِغَیْرِ اَذَانٍ وَّلَا اِقَامَۃٍ ترجمہ جابر نے کہا میں نماز پڑھی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں عیدوں کی کئی بار نہیں اذان کی اور نہ اقامت اور عن
ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَبَا بَکْرٍ وَّعُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا کَانُوْا
یُصَلُّوْنَ الْعِیْدَیْنِ قَبْلَ الْخُطْبَۃِ ترجمہ عبداللہ بن عمر نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر اور عمر یہ
سب عید کی نماز خطبہ سے پہلے پڑھتے تھے وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَخْرُجُ یَوْمَ الْاَضْحٰی وَیَوْمَ الْفِطْرِ فَیَبْدَاُ بِالصَّلٰوۃِ فَاِذَا صَلّٰی
صَلٰوتَہٗ وَسَلَّمَ قَامَ فَاَقْبَلَ عَلَی النَّاسِ وَھُمْ جُلُوْسٌ فِیْ مُصَلّٰھُمْ فَاِنْ کَانَ لَہٗ حَاجَۃٌ بِبَعْثٍ
ذَکَرَہٗ لِلنَّاسِ اَوْ کَانَتْ لَہٗ حَاجَۃٌ بِغَیْرِ ذٰلِکَ اَمَرَھُمْ بِھَا وَکَانَ یَقُوْلُ تَصَدَّقُوْا تَصَدَّقُوْا تَصَدَّقُوْا
وَکَانَ اَکْثَرُ مَنْ یَتَصَدَّقُ النِّسَآءُ ثُمَّ یَنْصَرِفُ فَلَمْ یَزَلْ کَذٰلِکَ حَتّٰی کَانَ مَرْوَانُ بْنُ
الْحَکَمِ فَخَرَجْتُ مُخَاصِرًا مَرْوَانَ حَتّٰی اَتَیْنَا الْمُصَلّٰی فَاِذَا کَثِیْرُ بْنُ الصَّلْتِ قَدْ بَنٰی مِنْبَرًا
مِنْ طِیْنٍ وَّلَبِنٍ فَاِذَا مَرْوَانُ یُنَازِعُنِیْ یَدَہٗ کَاَنَّہٗ یَجُرُّنِیْ نَحْوَ الْمِنْبَرِ وَاَنَا اَجُرُّہٗ نَحْوَ الصَّلٰوۃِ
فَلَمَّا رَاٰی ذٰلِکَ مِنِّیْ قَالَ اَیْنَ الْاِبْتِدَاءُ بِالصَّلٰوۃِ قُلْتُ لَا یَا اَبَا سَعِیْدٍ قَدْ تُرِکَ مَا تَعْلَمُ
قُلْتُ کَلَّا وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَا تَاْتُوْنَ بِخَیْرٍ مِّمَّا تَعْلَمُ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ انْصَرَفَ ترجمہ
ابوسعید خدری نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عیدالاضحیٰ اور عید فطر میں جب نکلتے تو پہلے نماز
پڑھتے پھر جب نماز کا سلام پھیرتے لوگوں کی طرف منہ کرکے کھڑے ہوتے اور لوگ بیٹھے رہتے اپنی نماز کی
جگہ میں پھر اگر آپ کو کسی لشکر روانہ کرنے کی ضرورت ہوتی تو لوگوں سے بیان کرتے یا اور کوئی کام ہوتا تو
اسکا حکم دیتے یا فرماتے صدقہ دو صدقہ دو صدقہ دو اور اکثر عورتیں ہوتیں اس صدقہ دینے میں پھر گھر کو لوٹتے
غرض آپ کی یہی عادت رہی یہاں تک کہ مروان بن حکم حاکم ہوا اور میں اسکے ساتھ مدینہ سے نکلا جب
ہم نکلا یہاں تک کہ عیدگاہ میں آئے اور وہاں کثیر بن الصلت نے ایک منبر بنا رکھا تھا کیچڑ اور اینٹوں سے
سو مروان مجھ سے اپنا ہاتھ چھڑانے لگا گویا وہ مجھ کو منبر کی طرف کھینچتا تھا میں اسی کو نماز کی طرف کھینچتا تھا جب میں
نے یہ دیکھا تو اس سے کہا کہاں ہے نماز پڑھنا اور اس نے کہا اے ابی سعید چھٹ گئی وہ سنت جو تم جانتے ہو
میں نے کہا ہرگز نہیں ہو سکتا قسم ہے اس پروردگار کی کہ میری جان اس کے ہاتھ میں ہے کہ تم اس سے بہتر
کام کرکے جو میں چاہتا ہوں (یعنی جو عبادت سنت کی برابر نہیں ہو سکتی بہتر ہو تو کہا) غرض یہ بات

ہیں اسے تین بار کہی پھر پھر اف بخاری کی روایت ہیں ہے کہ انہوں نے نماز کے بعد اس سے یہ گفتگو کی اور نماز خطبہ کے بعد ہی ہوا ان کے ساتھ پڑھی اس سے معلوم ہوا کہ نماز بعد خطبہ کے بھی ہو سکتی ہے اور اگر کوئی پڑھ لے تو صحیح ہو جاوے گی مگر سنت ترک ہوگی بخلاف نماز جمعہ کے کہ وہ خطبہ سے آگے صحیح نہیں ہو سکتی عن ام عطیۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت امرنا نعنی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان نخرج فی العیدین العواتق وذوات الخدور وامر الحیض ان یعتزلن مصلی المسلمین ترجمہ ام عطیہ نے کہا ہمکو حکم دیا یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ہم عیدون میں لیجاویں جوان لڑکیوں کنواریوں کو اور پردہ نشین عورتوں کو اور حکم دیا کہ حیض والیاں مسلمانوں کی نماز کی جگہ سے ذرا دور رہیں عن ام عطیۃ رضی اللہ عنہا قالت کنا نؤمر بالخروج فی العیدین والخبأۃ والرکد قالت الحیض فخرجن فیکن خلف الناس فیکبرن مع الناس ترجمہ ام عطیہ سے وہی مضمون مروی ہوا اتنی بات زیادہ ہے کہ حیض والیاں لوگوں کے پیچھے رہیں اور ان کے ساتھ تکبیر کہتی رہیں عن ام عطیۃ قالت امرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان نخرجهن فی الفطر والاضحی العواتق والحیض وذوات الخدور فاما الحیض فیعتزلن الصلوٰۃ ویشهدن الخیر ودعوۃ المسلمین قلت یا رسول اللہ احدانا لا یکون لها جلباب قال لتلبسها اختها من جلبابها ترجمہ ام عطیہ نے کہا حکم دیا ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ لیجاویں ہم عید فطر اور عید قربان میں کنواری جوان لڑکیوں کو اور حیض والیوں کو اور پردہ والیوں کو سو حیض والیاں جدا رہیں نماز کی جگہ سے اور حاضر ہوں اس کار نیک میں اور مسلمانوں کی دعا میں میں نے عرض کی کہ اے رسول کے ہم میں سے کسی کے پاس چادر نہیں ہوتی آپ نے فرمایا کہ اوڑھا دیوے بہن اوسکی اپنی چادر اف اس سے معلوم ہوا کہ عیدگاہ میں عورتوں کا حاضر ہونا بھی مستحب ہے اور نیکی کے کام پر ایک دوسرے کو مانگے چیز دینا موجب ثواب ہے عن ابن عباس رضی اللہ عنہما ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خرج یوم الاضحی او فطر فصلی رکعتین لم یصل قبلهما ولا بعدها ثم اتی النساء ومعه بلال فامرهن بالصدقة فجعلت المرأۃ تلقی خرصها وتلقی بخاتمها

قبلہما

بعدہما

ترجمہ ابن عباس نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید قربان اور عید فطر میں نکلے اور دو رکعت پڑھی کہ نہ اسکے قبل نماز پڑھی نہ بعد پھر عورتوں کے پاس گئے اور آپ کے ساتھ بلال تھے پھر حکم کیا عورتوں کو صدقہ کا پھر کوئی تو اپنے چھلے نکالنے لگی اور کوئی لونگوں کے نگینے تھے کہا مسلم علیہ الرحمۃ نے

روایت کی مجھسے عمرو ناقد نے ابن سمی ابن ادریس نے اور کہا اور روایت کی مجھسے ابوبکر بن نافع نے اور محمد بن بشار نے دونون نے کہا روایت کی ہمسے غندر نے ان سے شعبہ نے اسی اسناد سے مانند اسی روایت کی عن عُبَيْدِ اللهِ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ سَاَلَ اَبَا وَاقِدٍ اللَّيْثِيَّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ مَا كَانَ يَقْرَءُ بِهِ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْاَضْحٰى وَالْفِطْرِ فَقَالَ كَانَ يَقْرَاُ بِهِمَا بِقَافَ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ وَاقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ ترجمہ عبید اللہ سے کہا حضرت عمر نے پوچھا ابو واقد لیثی سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اضحے اور فطر مین کیا پڑھتے تھے انہون نے کہا ق والقران المجید اور اقتربت الساعۃ عن ابی واقد اللیثی قال سالنی عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ عما قرأ بہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی یوم العید فقلت باقتربت الساعۃ وق والقران المجید ترجمہ ابو واقد نے وہی مضمون بیان کیا جو اوپر گذرا عن عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت دخل علی ابو بکر رضی اللہ عنہ وعندی جاریتان من جواری الانصار تغنیان بما تقاولت بہ الانصار یوم بعاث قالت ولیستا بمغنیتین فقال ابو بکر رضی اللہ عنہ اَبِمَزْمُوْرِ الشَّيْطَانِ فِيْ بَيْتِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذٰلِكَ فِيْ يَوْمِ عِيْدٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَبَا بَكْرٍ اِنَّ لِكُلِّ قَوْمٍ عِيْدًا وَهٰذَا عِيْدُنَا ترجمہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا میرے گھر ابوبکر رضی اللہ عنہ آئے اور میرے پاس دو لڑکیان تھین انصار کی کہ وہ بعاث کے دن کا قصہ جو انصار نے نظم کیا تھا گا رہی تھین (بعاث کی وہ لڑائی تھی جو اوس اور خزرج دو قبیلون مین انصار کے کفر کی حالت مین واقع ہوئی تھی اور اوس اسمین جیتی تھی) اور وہ لڑکیان گانے کا پیشہ نہین کرتی تھین تو ابوبکر نے کہا کہ یہ شیطان کی تان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر مین اور وہ عید کا دن تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے ابوبکر سب کی عید ہوتی ہے اور آج ہماری عید ہے (یعنے انکو دل خوش کرنے دو) فائدہ نووی نے کہا علما کا اختلاف ہے گانے مین اجماعت اہل حجاز کی اسکو مباح کہتی ہے اور ایک روایت مالک کی یہی ہے اور ابوحنیفہ اور اہل عراق نے حرام کہا ہے اور شافعی کے مذہب مین مکروہ ہے اور یہی مذہب مشہور ہے امام مالک کا اور جن لوگون نے مباح کہا ہے انکی دلیل یہی حدیث ہے اور جن لوگون نے منع کیا ہے انہون نے جواب دیا ہے کہ یہ گانا شجاعت اور بہادری اور حرارت پر دلالت کرتا تھا اور اسمین کوئی عمدہ نہ تھا بخلاف اس گانے کے جو رغبت دلانیوالا ہے فکر کی اور زنا

کی اور قاضی نے کہا ہے کہ ان لڑکیون کا گانا اشعار جنگ اور فخر شجاعت اور ظہور غلبہ کا تہا اور اس مین لڑکیون
کے فساد کا وہم بہی نہین تہا اور یہ گانا اس قسم مین نہ تہا جس مین اختلاف ہی اور یہ تو صرف شعرون کا پڑہنا
تہا ذرا بلند آواز سے اور اسی لیے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ وہ کچہہ گانا نیوالیان نہ تہین کہ جو
شوق دلاتی ہین مخمش کی اور یاد دلاتی ہین شورش شباب اور جوش جوانی کو نہ اون کے اشعار ایسے تہے
جن سے یہ شر در پیدا ہو من کہ انکو غزل کہتے ہین کہ اس کے لیے یہ مثل مشہور ہے الغنا رقیۃ الزنا یعنے غنا منتر
ہے زنا کا اور نہ وہ گانا اون لڑکیون کا ایسا تہا جسمین گتکرے ہو اور تانین ہون اور آوازون کا ملانا اور
لفظون کا گہسٹا مارنا اور عرب کا قاعدہ ہے کہ صرف شعرون کے پڑہنے کو گانا کہتے ہین غرض یہ گانا وہ ہرگز
نہین جسمین اختلاف ہو بلکہ یہ مباح ہے اور صحابہ نے اسکو روا رکہا ہے کہ یہ صرف شعرون کا پڑہنا ہے اور
خوش آوازی سے چند ایسے شعرون کا پڑہنا ہے جسمین کوئی مضمون فسق کا نہین اور جائز رکہا ہے آخر
اونہون نے اون اشعار کو جو اونٹون کے چلانے کے لیے پڑہے جاتے ہین اور پڑہی شعر نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کے روبرو غرض یہ سب مباح ہین غرض ایسا گانا مباح ہے حرام نہین اور مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے
کہا ہے کہ بیان کی ہم سے یہی روایت یحیی بن یحیی نے اور ابو کریب نے دونونے ابو معویہ سے اپنی ہشام
سے اسی اسناد سے اور اسمین یہ ہے کہ وہ دو لڑکیان تہین کہ دف بجاتی تہین عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ
اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ دَخَلَ عَلَيْهَا وَعِنْدَهَا جَارِيَتَانِ فِي أَيَّامِ مِنًى تُغَنِّيَانِ
وَتَضْرِبَانِ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسَجًّى بِثَوْبِهِ فَانْتَهَرَهُمَا أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ
فَكَشَفَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهُ فَقَالَ دَعْهُمَا يَا أَبَا بَكْرٍ فَإِنَّهَا أَيَّامُ عِيدٍ
وَقَالَتْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتُرُنِي بِرِدَائِهِ وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَى الْحَبَشَةِ وَهُمْ
يَلْعَبُونَ وَأَنَا جَارِيَةٌ فَاقْدُرُوا قَدْرَ الْجَارِيَةِ الْعَرَبِيَّةِ الْحَدِيثَةِ السِّنِّ ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ
عنہا نے فرمایا کہ میرے گہر ابو بکر آئے اور میرے پاس دو لڑکیان تہین منی کے دنون مین (یعنے ذیحجہ کی گیارہوین
بارہوین وغیرہ مین) کہ وہ گا رہی تہین اور دف بجاتی تہین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے سر کو چادر
سے لپیٹے ہوئے تہے غرض ابو بکر نے اون دونون کو جہڑک دیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کپڑا اپنا
اٹہایا اور فرمایا چہوڑ دو ان لڑکیون کو اے ابو بکر اس لیے کہ یہ دن عید کے ہین اور حضرت عائشہ نے
فرمایا کہ دیکہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ بہے اپنی چادر سے چہپائے ہوئے تہے اور

مین اون حبشیون کا تماشا دیکھتی تھی جو کھیل رہی تھی اور مین لڑکی تھی تو خیال کرو کہ جو لڑکی کم سن اور کھیل کود کی طالب ہوگی وہ کتنی دیر تک تماشا دیکھے گی ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مکان صالحین کی کھیل کود کی چیزون سے پاک رکھنا چاہیے اور صالحین کے رفیقون کو ضرور ہے کہ جب ایسی چیز دیکھین تو خود منع کردین کہ اس بزرگ کو اسکی تکلیف نہ پہونچے اسمین اس بزرگ کا ادب اور بڑائی ہے اور حضرت جو چپ رہے اسوجہ سے کہ وہ لڑکیان ایک سماج کام مین تھین اور آپ نے مونہہ سیدھا نہ کیا کہ وہ شرمائین نہین اور اسمین آپکے رافت اور رحمت اور حلم تھا اور معلوم ہوا کہ دف وغیرہ کا سماج ہے سرور اور خوشی کے وقت نکاح وغیرہ مین روا ہے اور معلوم ہوا کہ ایام منیٰ بھی عیدین مین داخل ہین کہ قربانی اسمین جائز ہے اور روزہ حرام ہے اور تکبیر مستحب ہے اور دوسری روایت مین وارد ہوا ہے کہ وہ حبشی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد مین کھیلتے تھے اس سے ثابت ہوا کہ ہتھیارون کا کھیل مثل بندوق کی گولی یا تیر کا نشانہ یا بانک پٹہ وغیرہ بہ نیت جہاد مسجد مین سیکھنا اور کھیلنا روا ہے اور معلوم ہوا کہ اگر عورتین ایسی کھیل مردونکی دیکھین تو روا ہے بغیر اسکے کہ اون مردون کے نظر عورتون کے بدن پر پڑے اور اگر عورت کی نظر کسی جنبی پر شہوت سے پڑی تو باتفاق حرام ہے اور اگر شہوت کا خیال نہ ہو اور فتنہ کا خوف بھی نہ ہو تو شافعیہ کے اس مین دو قول ہین اصح قول یہ ہے کہ منع ہے اسلیے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ام سلمہ اور ام حبیبہ کو ایک اندھے سے پردہ کرنیکا حکم دیا اور فرمایا کہ تم اوسے دیکھتی ہو اگرچہ وہ اندھا ہے غرض جو لوگ اس نظر کو بھی حرام کہتے ہین وہ اس حدیث کا حضرت عائشہ کے یہہ جواب دیتی ہین کہ اول تو اسمین یہ تصریح نہین ہے کہ وہ ان کے بدنون کو دیکھتی تھین اگرچہ احیاناً نظر پڑ جاتی ہو بلکہ وہ اون کی کھیل کود دیکھتی تھین دوسرا جواب یہ ہے کہ یہ شاید پردہ اور اسکے قبل کا قصہ ہو غرض اس حدیث سے بہرحال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حسن خلق اور مواسات اپنی بی بی کے ساتھہ ثابت ہوا عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ وَاللّٰهِ لَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْمُ عَلٰى بَابِ حُجْرَتِيْ وَالْحَبَشَةُ يَلْعَبُوْنَ بِحِرَابِهِمْ فِيْ مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتُرُنِيْ بِرِدَائِهٖ لِكَيْ اَنْظُرَ اِلٰى لَعِبِهِمْ ثُمَّ يَقُوْمُ مِنْ اَجْلِيْ حَتّٰى اَكُوْنَ اَنَا الَّتِيْ اَنْصَرِفُ فَاقْدُرُوْا قَدْرَ الْجَارِيَةِ الْحَدِيْثَةِ السِّنِّ حَرِيْصَةً عَلَى اللَّهْوِ ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے حدیث کے راوی ہین وہ فرماتی ہین کہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ دروازہ پر میرے حجرے کے

کٹرے ہوکر اپنی چادر سے مجھے چھپائی ہوئی تھی اور حبشی لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد مبارک میں اپنی اپنی ڈھالوں سے کھیلتے تھے تاکہ میں انکی کھیل کو دیکھوں پھر کٹرے رہتے تھے میرے لیے یہانتک کہ میں ہی (سیر ہوکر) لوٹ جاتی ہی تو خیال کرو کہ جو لڑکی کم سن اور کھیل کی شوقین ہوگی وہ کتنی دیر تک تماشا دیکھوگی (یعنی جب تک حضرت کٹرے رہتے تھے اور نہ اٹھ جاتے تھے یہ کمال خلق تھا) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدِيْ جَارِيَتَانِ تُغَنِّيَانِ بِغِنَاءِ بُعَاثَ فَاضْطَجَعَ عَلَى الْفِرَاشِ وَحَوَّلَ وَجْهَهُ فَدَخَلَ أَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَانْتَهَرَنِيْ وَقَالَ مِزْمَارُ الشَّيْطَانِ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَقْبَلَ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ دَعْهُمَا فَلَمَّا غَفَلَ غَمَزْتُهُمَا فَخَرَجَتَا وَكَانَ يَوْمُ عِيْدٍ يَلْعَبُ السُّوْدَانُ بِالدَّرَقِ وَالْحِرَابِ فَإِمَّا سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِمَّا قَالَ تَشْتَهِيْنَ تَنْظُرِيْنَ فَقُلْتُ نَعَمْ فَأَقَامَنِيْ وَرَاءَهُ خَدِّيْ عَلَى خَدِّهِ وَهُوَ يَقُوْلُ دُوْنَكُمْ يَا بَنِيْ أَرْفِدَةَ حَتَّى إِذَا مَلِلْتُ قَالَ حَسْبُكِ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَاذْهَبِيْ ترجمہ حضرت عائشہ مسلمانوں کی ماں اس سے راضی ہو فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر آئے اور میرے پاس دو لڑکیاں گاتی تھیں بعاث کی لڑائی کو اور آپ بچھونے پر لیٹ گئے اور اپنا منہ ان کیطرف سے پھیر لیا اور پھر ابوبکر آئے اور مجھ کو جھڑکا کہ آلۂ شیطان کی ماں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کیطرف دیکھا اور فرمایا ان کو چھوڑ دو (یعنی گانے دو) پھر جب وہ غافل ہوگئے میں نے ان دونوں کو اشارہ کیا تو وہ نکل گئیں اور وہ عید کا دن تھا اور سوڈان ڈھالوں اور نیزوں سے کھیلتے تھے سو مجھ کو یاد نہیں کہ میں نے حضرت سے خواہش کی یا حضرت نے خود فرمایا کہ تم اسے دیکھنا چاہتی ہو میں نے کہا ہاں پھر مجھ کو آپ نے اپنے پیچھے کھڑا کر لیا اور میرا گال آپکے گال پر تھا اور آپ فرماتے تھے اے اولاد ارفدہ کی تم اپنی کھیل میں مشغول رہو یہانتک کہ جب میں تھک گئی تو آپ نے فرمایا کہ بس میں نے عرض کی کہ ہاں آپ نے فرمایا جاؤ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ جَاءَ حَبَشٌ يَزْفِنُوْنَ فِيْ يَوْمِ عِيْدٍ فِي الْمَسْجِدِ فَدَعَانِيْ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعْتُ رَأْسِيْ عَلَى مَنْكِبِهِ فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ إِلَى لَعِبِهِمْ حَتَّى كُنْتُ أَنَا الَّتِيْ أَنْصَرِفُ عَنِ النَّظَرِ إِلَيْهِمْ ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا ایک بار حبشی آکر کھیلنے لگے عید کے دن مسجد میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ

دعهما نقلت

بلایا اور مین نے آپکے شانے پر سر رکھا اور ان کی کھیل کود دیکھنے لگی یہانتک کہ مین ہی اون کے دیکھنے سے
پھر گئی جانی نہی مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے کہا اور روایت کی مجھ سے یحیے بن یحیے اون سے یحیے بن زکریا نے
اور کہا کر روایت کی ہمسے ابن نمیر نے ان سے محمد نے دونون نے ہشام سے اسی اسناد سے اور انہون
نے مسجد کا ذکر نہین کیا **عن** عائشۃ رضی اللہ عنہا انہا قالت للذین وردت الی
اراھم فقالت فقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقمت علی الباب انظر بین اذنیہ
وعاتقہ وھم یلعبون فی المسجد قال عطاء فرس او حبش قال وقال لی ابن عتیق بل حبش

ترجمہ حضرت عائشہ مسلمانون کی ماں اللہ اون سے راضی ہو فرماتی ہین کہ مین نے کھیلنے والون سے کہلا
بھیجا کہ مین چاہتی ہون انکو دیکھون اور کھڑے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور مین ہی دروازے
پر کھڑی ہوئی اور آپ کی گردن اور کانو کے بیچ مین سے دیکھتی تہی اور وہ مسجد مین کھیلتے تہے عطا نے کہا وہ
فارس کے لوگ تہے ابن عتیق نے کہا نہین حبشی تہے **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال بینما
الحبشۃ یلعبون عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بحرابھم اذ دخل عمر بن الخطاب
رضی اللہ عنہ فاھوی الی الحصباء یحصبھم بھا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
دعھم یا عمر **ترجمہ** ابو ہریرہ نے کہا کہ حبشی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کھیلتے تھے اپنے نیزون
سے کہ حضرت عمر آئے اور کنکریون کی طرف جہکے کہ انکو ماریں تو آپ نے فرمایا کہ چھوڑ دو ان کو اے عمر

کتاب صلوۃ الاستسقاء نماز استسقا کا

بیان **ف** علماء کا اجماع ہے کہ استسقا سنت ہے اور اسمین اختلاف ہے کہ نماز استسقا مین مسنون ہے
یا نہین ابو حنیفہ کا قول ہے کہ نماز مسنون نہین صرف پانی کے لیے دعا کرے اور یہ مذہب تمام سلف اور
خلف صحابہ اور تابعین اور متقدمین و متاخرین کی خلاف ہے اور ان سبکی مقابل مین انکا قول کیونکر
مقبول ہو سکتا ہے اگرچہ انہون نے اون حدیثون سے تمسک کیا ہے جنمین صلوۃ کا ذکر نہین اور جمہور نے
ان حدیثون سے تمسک کیا ہے جو صحیحین وغیرہ مین وارد ہوئی ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے استسقار
مین دو رکعت ادا کی اور جن روایتون مین نماز کا ذکر نہین تو بعض محمول ہین اس پر کہ راوی بہول گیا اور
بعض مین احتمال ہے کہ اختصار کی راہ سے راوی نے ذکر نہین کیا اور بعضی روایتون مین اسبات وارد ہوا
کہ آپ نے خطبہ جمعہ مین استسقا کیلیے دعا کی تو اس کے بعد نماز جمعہ ادا کی کہ وہ استسقا کیلیے بھی کافی

سمجھی گئی اور اگر یہین نماز نہ پڑہنا مروی ہوا تو مراد اوس سے یہ ہو کہ بغیر نماز کے صرف دعا پہ ہی اکتفا کرنا روا ہے اور اس کے روا ہونے مین کچھ اختلاف نہین غرض جن حدیثون مین نماز کا ذکر آچکا ہے وہ مقدم سمجھی جاوے گی اس لیے کہ ان مین زیادتی علم کی ہے اور فقہ لوگ جو زائد بات بیان کرین وہ مقبول ہے غرض خلاصہ یہ کہ استسقا تین قسم ہے اول صرف دعا بغیر نماز کے دوسرے خطبہ جمعہ مین یا فرض نماز کے بعد دعا کرنا اور یہ اول سے اولی ہے اور تیسری دو رکعت ادا کرنا اور دو خطبہ پڑہنا اور ان کے قبل اور بعد صدقہ اور روزہ اور توبہ اور نیکیان اور خیرات بجالانا یہ سب کامل ہے (نووی) **عَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ زَیْدِ الْمَازِنِیِّ یَقُوْلُ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلَی الْمُصَلّٰی فَاسْتَسْقٰی وَحَوَّلَ رِدَآءَہٗ حِیْنَ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَۃَ **ترجمہ** عبداللہ بن زید مازنی فرماتے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے عیدگاہ کو اور پانی مانگا اور آپ نے چادر مبارک کو الٹا دیا گویا کہ فال نیک تہی کہ پروردگار ہمارا اسی طرح رت بدل دے جب قبلہ کیطرف متوجہ کیا **ف** اس سے معلوم ہوا کہ باہر نکلنا استسقا کیلیے مستحب ہے اس لیے کہ اس مین عاجزی اور تواضع زیادہ ہے اور لوگون کے جمع ہونے کو بھی کشادگی ہے اور معلوم ہوا کہ چادر کا الٹنا بھی مستحب ہے شافعیہ نے کہا ہے کہ جب خطبہ ثانی کا ثلث ہو جاوے جب الٹے اور یہی مذہب ہے شافعی اور مالک اور احمد کا اور جماہیر علما کا کہ سب چادر کا الٹنا مستحب جانتے ہین بخلاف حنفیہ کے کہ وہ بلا دلیل اسکی سنیت کا انکار کرتے ہین اور یہ نہین سمجھتے کہ حدیث کا تتبع نہ جاننے کے سبب سے اور شافعیہ کی نزدیک مقتدیون کو بھی سنت ہے اور یہی مذہب مالک وغیرہ کا ہے اور استسقا کی دو رکعت ہے اور امام شافعی اور جمہور کا مذہب یہ ہے کہ نماز قبل خطبہ کے ہے اور لیث نے کہا بعد خطبہ کے اور امام مالک بھی پہلے لیث کے موافق پھر جمہور کے ساتھ ہو گئے اور اصحاب شافعیہ کا قول ہے کہ اگر خطبہ کو نماز سے پہلے پڑہا تو بھی روا ہے مگر افضل یہ ہے کہ نماز اول ادا کرے مثل نماز عید کی اور شافعی اور ابن جریر کا مذہب ہے کہ صلوٰۃ استسقا کے قبل تکبیرین کہے مثل عید کی اور یہی مروی ہے ابن مسیب اور عمر بن عبدالعزیز اور مکحول سے اور جمہور کا مذہب ہے کہ یہ تکبیرین نہ کہے اور اذان اور تکبیر اقامت نہ کہنے پر اجماع ہے مثل عید کی مگر الصلوٰۃ جامعۃ کا مضائقہ نہین (نووی) **عَنْ** عُبَادَۃَ بْنِ تَمِیْمٍ عَنْ عَمِّہٖ قَالَ خَرَجَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلَی الْمُصَلّٰی فَاسْتَسْقٰی وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَۃَ وَقَلَّبَ رِدَآءَہٗ وَصَلّٰی رَکْعَتَیْنِ **ترجمہ** عبادہ بن تمیم نے اپنے چچا سے سنا کہ نکلے نبی صلی اللہ علیہ وسلم عیدگاہ

کو اور پانی مانگا اور قبلہ کیطرف منہ کیا اور اپنی چادر کو لوٹا اور دو رکعت پڑہی **عن** عبداللہ بن زید الانصاری رضی اللہ عنہ اخبرہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خرج الی المصلی یستسقی واتہ لما اراد ان یدعو استقبل القبلۃ وحول ردائہ **ترجمہ** عبداللہ نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے عیدگاہ کو اور دعا مانگی پانی کے لیے اور جب ارادہ کیا کہ دعا کریں قبلہ کیطرف ہوئے اور اپنی چادر کو الٹا **عن** عباد بن تمیم المازنی انہ سمع عمہ وکان من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوما یستسقی فحول الی الناس ظہرہ یدعو اللہ واستقبل القبلۃ وحول ردائہ ثم صلی رکعتین **ترجمہ** عباد نے اپنے چچا سے سنا جو صحابی تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے ایک دن استسقا کے لیے اور لوگوں کیطرف پیٹھ کی اور اللہ سے دعا کرنے لگے اور قبلہ کیطرف منہ کیا اور چادر الٹی اور دو رکعت پڑہی **عن** انس قال رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یرفع یدیہ فی الدعاء حتی یری بیاض ابطیہ **ترجمہ** انس نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ ہاتھ اٹھاتے تھے دعا میں ایسے کہ آپ کی بغل کی سفیدی دیکھائی دیتی تھی **ف** اتنا بلند اٹھانا ہاتھوں کا آپ سے استسقا میں مروی ہوا اور دعا میں اتنا بلند نہ ہوتا اگرچہ اٹھایا جاتا **عن** انس بن مالک رضی اللہ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم استسقی فاشار بظہر کفیہ الی السماء **ترجمہ** انس نے خبر دی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ہتھیلیوں کی پیٹھ سے آسمان کیطرف اشارہ کیا **ف** بلا کے دور ہونے قحط کے دفع ہونے کے لیے جب دعا کرے تو ہتھیلیوں کی پیٹھ آسمان کیطرف کرے اور جب کچھ مانگے تو پیٹ ہاتھوں کا آسمان کیطرف کرے **عن** انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان لا یرفع یدیہ فی شیء من دعائہ الا فی الاستسقاء حتی یری بیاض ابطیہ غیر ان عبد الاعلی قال یری بیاض ابطہ او بیاض ابطیہ **ترجمہ** انس نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہیں اٹھاتے تھے ہاتھ کسی دعا میں مگر استسقا میں یہانتک اٹھاتے کہ انکی دونوں بغلوں کی سفیدی دیکھائی دیتی اور عبد الاعلی کی روایت میں راوی کو شک ہے کہ ایک بغل کو کہا یا دونوں بغلوں کو **ف** چونکہ دوسری روایات صحیحہ سے ہاتھ اٹھانا اور دعاؤں میں بھی ثابت ہو چکا ہے کہ وہ روایات قریب تیس کے ہیں اور اس حدیث کی تاویل یوں کرتے ہیں کہ یہاں مبالغہ

النبی

کے ساتھ اٹھانا مقصود ہو کہا مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کی مجھسے ابن مثنی نے ان سے یحییٰ نے ان سے
ابن ابی عروبہ نے ان سے قتادہ نے کہ انس بن مالک نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی مانند اسکی

الجمعہ یوم

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا دَخَلَ الْمَسْجِدَ يَوْمَ جُمُعَةٍ مِنْ بَابٍ كَانَ نَحْوَ
دَارِ الْقَضَاءِ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ يَخْطُبُ فَاسْتَقْبَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

يغثنا وغثنا

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمًا ثُمَّ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلَكَتِ الْاَمْوَالُ وَانْقَطَعَتِ السُّبُلُ فَادْعُ اللّٰهَ يُغِيْثُنَا
قَالَ فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ اَغِثْنَا اَللّٰهُمَّ اَغِثْنَا اَللّٰهُمَّ
اَغِثْنَا قَالَ اَنَسٌ وَلَا وَاللّٰهِ مَا نَرٰى فِي السَّمَاءِ مِنْ سَحَابٍ وَلَا قَزَعَةٍ وَمَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ سَلْعٍ مِنْ
بَيْتٍ وَلَا دَارٍ قَالَ فَطَلَعَتْ مِنْ وَرَائِهِ سَحَابَةٌ مِثْلُ التُّرْسِ فَلَمَّا تَوَسَّطَتِ السَّمَاءَ انْتَشَرَتْ
ثُمَّ اَمْطَرَتْ قَالَ فَلَا وَاللّٰهِ مَا رَاَيْنَا الشَّمْسَ سَبْتًا قَالَ ثُمَّ دَخَلَ رَجُلٌ مِنْ ذٰلِكَ الْبَابِ فِي الْجُمُعَةِ
الْمُقْبِلَةِ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ يَخْطُبُ فَاسْتَقْبَلَهُ قَائِمًا فَقَالَ يَا رَسُوْلَ
اللّٰهِ هَلَكَتِ الْاَمْوَالُ وَانْقَطَعَتِ السُّبُلُ فَادْعُ اللّٰهَ يُمْسِكْهَا عَنَّا قَالَ فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

حوالينا

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا اَللّٰهُمَّ عَلَى الْاٰكَامِ وَالظِّرَابِ وَبُطُوْنِ الْاَوْدِيَةِ
وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ قَالَ فَانْقَلَعَتْ وَخَرَجْنَا نَمْشِي فِي الشَّمْسِ قَالَ شَرِيْكٌ فَسَاَلْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ فانقطعت

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَهُوَ الرَّجُلُ الْاَوَّلُ قَالَ لَا اَدْرِي ترجمہ انس بن مالک نے خبر دی کہ ایک مسجد میں
جمعہ کے دن آیا اس دروازے سے کہ دار القضا کیطرف ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے خطبہ پڑھتے
تھے اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے کھڑا ہوگیا اور عرض کی کہ اے رسول اللہ کے مال لوگوں
کے برباد ہوگئے اور راہیں بند ہوگئیں سو آپ اللہ سے دعا کیجیے کہ ہم کو پانی دے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے دونوں ہاتھ اٹھائے اور عرض کیا کہ یا اللہ ہم کو پانی دے یا اللہ ہم کو پانی دے
یا اللہ ہمکو پانی دے انس کہتے ہیں کہ اللہ کی قسم ہم آسمان میں نہ گہٹا دیکھتے تھے نہ بدلی کا کوئی ٹکڑا اور ہم میں
اور سلع کے بیچ میں نہ کوئی گھر تھا نہ محلہ (سلع ایک پہاڑ کا نام ہے مدینہ کے قریب) غرض سلع کے پیچھے سے
ایک بدلی اسی قبیل کے برابر اور جب آسمان کے بیچ میں آئی تو پھیل گئی اور مینہ برسنے لگا یہ معجزہ ہے
آپ کا اور فضل ہے اللہ کا کہ آپ کی دعا کو ایسا جلد قبول کیا ورنہ پانی کا سان گمان نہ تھا) پھر اللہ کی قسم
ہم نے آفتاب نہ دیکھا ایک ہفتہ تک پھر وہی شخص آیا اسی دروازے سے دوسرے جمعہ کو اور رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑھ رہے تھے اور یہ آپ کے آگے کھڑا ہوا اور عرض کیا کہ اے رسول اللہ کے مال ہلاک ہو گئے اور راستے بند ہو گئے تو آپ دعا کیجئے اللہ تعالے سے کہ وہ بارش کو روک دے پھر آپ نے دونوں ہاتھ اٹھائے اور عرض کی کہ اے اللہ ہمارے گرد برساؤ نہ ہمارے اوپر یا اللہ ٹیلوں پر اور بلند زمین پر اور نالوں پر اور درختوں کے اگنے کی جگہ پر برساؤ غرض مینہ فوراً کھل گیا اور ہم دھوپ میں نکلے شریک نے کہا میں نے انس سے پوچھا یہ وہی شخص تھا جو پہلے آیا تھا انہوں نے کہا میں نہیں جانتا (بخاری کی روایت میں آیا ہے کہ وہ پہلا ہی شخص تھا) **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ استسقا میں دعا ہی کافی ہے اور مینہ کی ہو قوفی کے لیے یہی دعا کا طریقہ معلوم ہوا مگر اوس کے لیے اجتماع لوگوں کا میدان میں اور نماز مشروع نہیں **عن** انس بن مالک رضی اللہ عنہ قال اصابت الناس سنۃ علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فبینما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخطب الناس علی المنبر یوم الجمعۃ اذ قام اعرابی فقال یا رسول اللہ ھلک المال وجاع العیال وساق الحدیث بمعناہ وفیہ قال اللھم حوالینا ولا علینا قال فما یشیر بیدہ الی ناحیۃ الا تفرجت حتی رایت المدینۃ فی مثل الجوبۃ وسال وادی قناۃ شھرا ولم یجئ احد من ناحیۃ الا اخبر بجود **ترجمہ** انس نے کہا ایک قحط پڑا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں اور آپ ایک دن جمعہ کو منبر پر خطبہ پڑھتے تھے کہ ایک گاؤں والا کھڑا ہوا اور اس نے عرض کی اے رسول اللہ تعالے کے ہمارے مال برباد ہو گئے اور لڑکے بالے بھوکے مر گئے اور اخیر تک حدیث بیان کی حدیث اول کی ہم معنی اور اس میں یہ ہے کہ آپ نے دعا میں عرض کیا اے اللہ ہمارے گرد برسا نہ ہمپر غرض آپ جدھر ہاتھ سے اشارہ کرتے تھے اوسی سے بدلی کھلتی جاتی تھی یہانتک کہ ہم نے مدینہ کو دیکھا کہ آنگن کی طرح بیچ میں سے کھل گیا اور نالا قناۃ کا ایک مہینہ تک بہتا رہا اور کوئی شخص باہر سے نہیں آیا مگر اس نے زبانی کی خبر دی **ف** قناۃ ایک نالے کا نام ہے مدینہ کے نالوں سے

عن انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یخطب یوم الجمعۃ فقام الیہ الناس فصاحوا وقالوا یا نبی اللہ قحط المطر واحمر الشجر ولم ترکب البھائم وساق الحدیث فذکر فیہ من رایۃ عبد الاعلی انقطعت عن المدینۃ فجعلنا نمطر حولھا ولا نمطر بالمدینۃ قطرۃ فنظرت الی المدینۃ وانھا لفی مثل الاکلیل

ترجمہ انس نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑھتے تھے جمعہ کا اور لوگ آپ کے آگے کھڑے ہوئے اور پکار کر کہا کہ اے نبی اللہ کے مینہ نہیں برستا اور قحط کے پیچھے سوکھ گئے اور جانور مر گئے اور بیان کی حدیث آخر تک اور عبدالاعلی کی روایت میں ہے کہ آخر مینہ مدینہ برسنے کا ہل گیا اور اس کے اردگرد برستا رہا اور مدینہ میں ایک بوند نہ گرتی تھی اور میں نے مدینہ کو دیکھا کہ ٹوپی کی طرح بیچ میں کھلا ہوا تھا **مسلم** رحمۃ اللہ علیہ نے کہا روایت کی ہم سے یہی حدیث ابوکریب نے ان سے ابواسامہ نے ان سے سلیمان بن مغیرہ نے اور حمید ثابت نے ان سے انس نے مانند اوپر کی روایت کی اور اس میں یہ بات زیادہ ہے کہ اللہ تعالے نے بدلیوں کو اکٹھا کر دیا اور ہمارا یہ حال رہا کہ زبردست آدمی ہی اپنی گھر جانے کو ڈرتا تھا یعنے مینہ کی شدت سے **عن** انس بن مالک یقول جاء اعرابی الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم الجمعۃ وھو علی المنبر فاستقبل الحمد بیدہ وقد رایت الشجاب یتمزق کانہ الملاء حین یطوی ترجمہ انس بن مالک کہتے ہیں کہ ایک گاؤں کا آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جمعہ کے دن آیا اور وہ منبر پر تھے اور بیان کی حدیث آخر تک اور زیادہ کیا اس میں اتنا کہ دیکھا میں نے بدلی کو گویا کہ ایک چادر تھی کہ لپیٹ دی گئی اس طرح پھٹتی تھی **عن** انس قال قال اعرابی و نحن مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بمطر قال فحسر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثوبہ حتی اصابہ من المطر فقلنا یا رسول اللہ لم صنعت ھذا قال لانہ حدیث عھد بربہ عزوجل ترجمہ انس نے کہا کہ ہم پر برسات ہوئی اور ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے سو کھول دیا آپ نے اپنا کپڑا یہانتک کہ پہونچا آپ پر مینہ اور ہم نے کہا اے رسول اللہ کے آپ نے ایسا کیوں کیا آپ نے فرمایا اس لیے کہ یہ ابھی اپنے پروردگار کے پاس سے آیا ہے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ پروردگار تعالے شانہ کی ذات مقدس اوپر ہے اور مینہ اوپر ہی سے آتا ہے اور بعض متبعان جہم نافہم جو یہ تاویل کرتے ہیں کہ وہ ابھی پروردگار کا پیدا کیا ہوا ہے یہ تاویل جب صحیح ہوتی کہ معنے ظاہری اس کے نہ بنتے اور جب معنے ظاہری بلا تکلف بنتے ہوں تو تاویل کی کیا ضرورت ہے **عن** عائشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم تقول کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا کان یوم الریح والغیم عرف ذلک فی وجھہ اقبل وادبر فاذا مطرت سری عنہ فذھب عنہ ذلک قالت عائشۃ فسالتہ فقال انی خشیت ان یکون عذابا سلط علی امتی ویقول اذا رای المطر

رحمۃ ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بی بی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی فرماتی ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ قاعدہ تہا کہ جب آندہی اور بدلی کا دن ہوتا تو آپ کے چہرہ مبارک پر خوف معلوم ہوتا۔ یعنے عذاب الہی سے ڈرتے اور گہڑی آگے جاتے کہڑی پیچہے پہر اگر مینہ برس گیا تو خوش ہوتے اور آپ کا خوف جاتا رہتا حضرت عائشہ فرماتی ہین کہ مین نے آپسے پوچہا تو آپنے فرمایا کہ مین ڈرتا ہون کہ شاید یہ کوئی عذاب ہو جو اللہ نے میری امت پر بہیجا ہو اور جب مینہ دیکہتے تو فرماتے یہ رحمت ہے عن عائشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہا قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا عصفت الریح قال اللہم انی اسالک خیرہا وخیر ما فیہا وخیر ما ارسلت بہ واعوذ بک من شرہا وشر ما فیہا وشر ما ارسلت بہ قالت واذا تخیلت السماء تغیر لونہ وخرج ودخل واقبل وادبر فاذا مطرت سری عنہ فعرفت ذلک عائشۃ فسالتہ فقال لعلہ یا عائشۃ کما قال قوم عاد فلما رأوہ عارضا مستقبل اودیتہم قالوا ہذا عارض ممطرنا ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بی فرماتی ہین کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت تہی کہ جب جہونکی کی آندہی آتی تو اللہم انی اسالک الخ پڑہتے یعنے یا اللہ مین اس ہوا کی بہتری مانگتا ہون اور جو اسکے اندر ہو اس کی بہتری اور جو اسمین بہیجا گیا ہے اسکی بہتری اور پناہ مانگتا ہون اس کی برائی سے اور جو ہوا کے اندر ہے اسکی برائی سے اور جو ہوا کے ساتہ بہیجا گیا ہے اسکی برائی سے اور حضرت عائشہ فرماتی ہین کہ جب آسمان پر بدلی آتی اور بجلی کڑکتی تو آپ کا رنگ بدل جاتا اور باہر نکلتے اور اندر آتے اور آگے آتے اور پیچہے جاتے پہر اگر مینہ برسنے لگتا تو آپکی گہبراہٹ جاتی رہتی غرض اس بات کو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے پہچانا اور آپسے پوچہا تو آپنے فرمایا اے عائشہ مین ڈرتا ہون کہ مین ایسا نہ ہو جیسے عاد کی قوم نے عذاب کو دیکہکر کہا تہا کہ یہہ بدلی ہے جو ہمارے نالون کے آگے آئی ہے اور کہنے لگے کہ یہہ بدلی ہمپر مینہ برسانے والی ہے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بندہ کا کوئی درجہ ایسا نہین کہ اسکو خدا کا خوف نہ ہو۔ بلکہ جتنا اوس شاہنشاہ عالیجاہ بے پرواہ کا قرب ہوتا جاتا ہے اوتنا ہی خوف اسکی بے نیازی کا اور بے پرواہی کی راہ سے بڑہتا جاتا ہے اور بندہ کو لازم ہے کہ ہر آن اس تعالے شانہ کی صفات کاملہ کا مراقبہ کرتا رہے اور اسکے عذاب اور عقاب سے پناہ مانگتا رہے عن عائشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہا قالت ما رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مستجمعا ضاحکا حتی ارى منہ لہواتہ انما کان یتبسم قالت وکان اذا رأى غیما او ریحا عرف ذلک فی وجہہ فقالت یا رسول اللہ

اَرَى النَّاسَ اِذَا رَاَوُا الْغَيْمَ فَرِحُوا رَجَاءَ اَنْ يَكُوْنَ فِيْهِ الْمَطَرُ وَاَرَاكَ اِذَا اَتَيْتُهُ عُرِفَتْ
فِيْ وَجْهِكَ الْكَرَاهَةُ قَالَتْ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ مَا يُؤْمِنُنِيْ اَنْ يَكُوْنَ فِيْهِ عَذَابٌ قَدْ عُذِّبَ
قَوْمٌ بِالرِّيْحِ وَقَدْ رَاَى قَوْمٌ الْعَذَابَ فَقَالُوْا هٰذَا عَارِضٌ مُمْطِرُنَا ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ
عنہا کہی بی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی فرماتی ہین کہ مین نے کبھی نہ دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو
قہقہہ مار کر ہنستے ہوئے کہ آپکے حلق کا کوا نظر آنے لگتا بلکہ آپ کی یہ عادت تھی کہ مسکراتے تھے اور جب
بدلی کو دیکھتے یا آندھی تو آپکے چہرہ مین ڈر معلوم ہونے لگتا سو مین نے عرض کی کہ اے رسول اللہ کے
مین اور لوگون کو دیکھتی ہون کہ وہ جب بدلی کو دیکھتے ہین تو خوش ہوتے ہین اس امید سے کہ اسمین پانی ہوگا
اور جب آپ بدلی کو دیکھتے ہین تو آپ کے چہرہ پر ناگواری ظاہر ہوتی ہے آپنے فرمایا اے عائشہ مجھے خوف
رہتا ہے کہ کہین اسمین عذاب نہ ہو اسلیے کہ ایک قوم ہوا ہی کے عذاب سے ہلاک ہو چکی ہے اور جب
اس نے دیکھا عذاب کو تو یون کہا کہ یہ بدلی ہے ہمپر برسنے والی **ف** بیچ ہے یہ مصرع - نزدیکان رابیش
بود حیرانی - اس شہنشاہ بلند بارگاہ قہار جبار سے جب ایسے مقدس اور پاکیزہ لوگ یون ڈرتے ہین تو
ہم گنہگارون کتنا ڈرنا چاہیے یہ افسوس صد افسوس ہے کہ ہمسے کچھ اس کے ڈرنے کا حق ادا نہین
ہو سکتا **عن** ابن عباس رضی اللہ عنہما عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال نصرت
بالصبا واھلکت عاد بالدبور ترجمہ ابن عباس نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے خدا کی
حکم سے صبا سے مدد دی گئی اور عاد دبور سے ہلاک کی گئی **ف** صبا وہ ہوا ہے جو مشرق سے آتی ہے
جسکو پروائی کہتے ہین اور دبور جو مغرب سے آتی ہے اور اسی کو کہتے ہین **عن** سعید بن جبیر
عن ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمثلہ ترجمہ سعید بن جبیر نے اوپر کی روایت کی
مثل روایت کی **کتاب الکسوف** کتاب کسوف کے بیان مین **عن** عائشۃ
رضی اللہ عنہا قالت خسفت الشمس فی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقام رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی فاطال القیام جدا ثم رکع فاطال الرکوع ثم رفع رأسہ
فاطال القیام جدا وھو دون القیام الاول ثم رکع فاطال الرکوع جدا وھو دون الرکوع الاول ثم سجد ثم قام
فاطال القیام وھو دون القیام الاول ثم رکع فاطال الرکوع وھو دون الرکوع الاول ثم رفع رأسہ فقام فاطال
وھو دون القیام الاول ثم رکع فاطال الرکوع وھو دون الرکوع الاول ثم سجد ثم انصرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ

فاطال القیام

فَكَمْ وَقَدْ جَلَّتِ الشَّمْسُ فَخَطَبَ النَّاسَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ مِنْ اٰيَاتِ
اللّٰهِ وَاِنَّهُمَا لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهٖ فَاِذَا رَاَيْتُمُوْهُمَا ذَكَرْتُمْ وَادْعُوا اللّٰهَ وَصَلُّوْا
وَتَصَدَّقُوْا يَا اُمَّةَ مُحَمَّدٍ اِنَّ مِنْ اَحَدٍ اَغْيَرَ مِنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ اَنْ يَّزْنِيَ عَبْدُهٗ اَوْ تَزْنِيَ اَمَتُهٗ
يَا اُمَّةَ مُحَمَّدٍ وَاللّٰهِ لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا اَعْلَمُ لَبَكَيْتُمْ كَثِيْرًا وَلَضَحِكْتُمْ قَلِيْلًا اَلَا هَلْ بَلَّغْتُ
وَفِيْ رِوَايَةٍ مَالِكٍ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ اٰيَتَانِ مِنْ اٰيَاتِ اللّٰهِ ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے
فرمایا سورج گہن ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین سو آپ کھڑے ہوئے نماز مین اور بہت دیر تک قیام
کیا پھر رکوع کیا اور بہت لمبا رکوع کیا پھر سر اٹھایا اور دیر تک کھڑے رہے اور بہت قیام کیا مگر پہلے قیام سے
کم پھر رکوع کیا اور لمبا رکوع کیا مگر پہلے رکوع سے کم پھر سجدہ کیا (یہہ ایک رکعت مین دو رکوع ہوئے اور یہی
مذہب ہے شافعی کا) پھر کھڑے ہوئے اور دیر تک قیام کیا مگر قیام اول سے کم پھر رکوع کیا اور لمبا رکوع کیا مگر پہلے
رکوع سے کم پھر سر اٹھایا اور دیر تک کھڑے رہے مگر قیام اول سے کم (یہہ بھی دو رکوع ہوئے) پھر سجدہ کیا اور
فارغ ہوئے اور آفتاب اتنے مین کھل گیا تھا پھر خطبہ پڑھا لوگون پر اور اللہ کی حمد و ثنا کی اور فرمایا کہ سورج اور چاند
اللہ کی نشانیون مین سے ہین اور ان مین گہن نہین لگتا کسی کی موت سے نہ زندگی سے پھر جب تم گہن
دیکھو تو اللہ کی بڑائی بیان کرو اور اس سے دعا کرو اور نماز پڑھو اور خیرات کرو اے امت محمد کی اللہ سے بڑھکر
کوئی غیرت والا نہین اس بات مین کہ اسکا غلام یا باندی زنا کرے اے امت محمد کی اللہ کی قسم ہے جو مین
جانتا ہون اگر تم جانتے ہوتے تو بہت روتے اور تھوڑا ہنستے سن لو مین نے اللہ کا حکم پہونچا دیا اور مالک
کی روایت مین یہہ ہے کہ سورج اور چاند دونو دو نشانیان ہین اللہ کی نشانیون مین سے ف اجماع ہے
علماء کا کہ نماز خسوف سنت ہے اور امام مالک اور شافعی اور احمد اور جمہور کا مذہب ہے کہ بجماعت اسکو ادا
کرین اور اہل عراق نے (یعنے حنفیون نے) کہا ہے کہ الگ الگ پڑہین مگر مذہب اول احادیث صحیحہ کے رو سے
صحیح ہے اور امام شافعی کا مذہب ہے کہ ہر رکعت مین دو رکوع کرے اور دو مرتبہ قیام کرے مگر سجدہ ہر رکعت
مین دو ہی ہے اور حنفیون کے نزدیک مثل اور نمازون کی ایک ہی رکوع ہر رکعت مین ہو مگر مذہب شافعی
موافق احادیث صحیحہ ہے اور ابن عبد البر نے بھی اسی کو صحیح کہا ہے اور بعضی روایتون مین ہر رکعت
مین تین رکوع بھی آئے ہین اور چار بھی مگر دو کے راوی بہت حفظ اور ضبط مین مگر قوی مذہب یہی
ہے جو بیان ہوا کہ دو رکوع باقی رہی سورہ فاتحہ سو قیام اول مین تو باتفاق علماء پڑہنا ضرور ہے اور

قیام ثانی میں ہی پڑھنا یہ مذہب ہے شافعی اور مالک کا اور جمہور صحابہ کا اور محمد بن مسلمہ کا مالکیہ میں سے یہہ قول ہے
کہ قیام ثانی میں پڑھنا نچاہیے اور طول قرات باتفاق علما افضل ہے اور قصوٹی روا ہے اور طول سجدہ کی بھی
محققین قائل ہیں اور اعوذ پڑھنا بھی ہر قیام میں قبل فاتحہ کے مستحب ہے اور دو خطبہ بھی بعد نماز کے مستحب ہے یہہ
مذہب ہے شافعی اور اسحاق اور ابن جریر اور فقہائے محدثین کا اور مالک اور ابو حنیفہ کے نزدیک خطبہ مستحب
نہیں اور شافعی کی دلیل احادیث صحیحہ ہیں جو صحیحین وغیرہ میں وارد ہوئی ہیں کہا مسلم نے اور بیان کی
ہم سے یہی روایت یحیی بن یحیی نے ان سے ابو معویہ نے ان سے ہشام بن عروہ نے اسی سند سے اور یہہ
زیادہ کیا کہ آپ نے فرمایا بعد حمد کے بیشک سورج اور چاند اللہ کی نشانیوں سے ہیں اور یہہ بھی زیادہ
کیا کہ پھر آپ نے دونو ہاتھ اٹھائے اور فرمایا کہ آگاہ ہو میں نے اللہ کا پیغام پہونچا دیا **عَنْ** عَائِشَةَ
زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ خَسَفَتِ الشَّمْسُ فِي حَيٰوةِ
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اِلَى الْمَسْجِدِ فَقَامَ فَكَبَّرَ وَصَفَّ النَّاسُ وَرَاءَهٗ فَاقْتَرَأَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِرَاءَةً طَوِيْلَةً ثُمَّ كَبَّرَ فَرَكَعَ
رُكُوْعًا طَوِيْلًا ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ فَقَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ رَبَّنَا
وَلَكَ الْحَمْدُ ثُمَّ قَامَ فَاقْتَرَأَ قِرَاءَةً طَوِيْلَةً هِيَ اَدْنٰى مِنَ
الْقِرَاءَةِ الْاُوْلٰى ثُمَّ كَبَّرَ فَرَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا هُوَ اَدْنٰى مِنَ
الرُّكُوْعِ الْاَوَّلِ ثُمَّ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ
ثُمَّ سَجَدَ وَلَمْ يَذْكُرْ اَبُو الطَّاهِرِ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ فَعَلَ فِي الرَّكْعَةِ الْاُخْرٰى
مِثْلَ ذٰلِكَ حَتّٰى اسْتَكْمَلَ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ وَاَرْبَعَ سَجَدَاتٍ وَانْجَلَتِ
الشَّمْسُ قَبْلَ اَنْ يَنْصَرِفَ ثُمَّ قَامَ فَخَطَبَ النَّاسَ فَاَثْنٰى عَلَى اللّٰهِ
بِمَا هُوَ اَهْلُهٗ ثُمَّ قَالَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ اٰيَتَانِ مِنْ اٰيَاتِ اللّٰهِ
لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَلَا لِحَيٰوتِهٖ فَاِذَا رَاَيْتُمُوْهَا فَافْزَعُوْا اِلَى الصَّلٰوةِ وَقَالَ اَيْضًا فَصَلُّوْا حَتّٰى
يُفَرِّجَ اللّٰهُ عَنْكُمْ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاَيْتُ فِيْ مَقَامِيْ هٰذَا كُلَّ شَيْءٍ وُعِدْتُّ ثُمَّ
حَتّٰى لَقَدْ رَاَيْتُنِيْ اُرِيْدُ اَنْ اٰخُذَ قِطْفًا مِنَ الْجَنَّةِ حِيْنَ رَاَيْتُمُوْنِيْ جَعَلْتُ اُقَدِّمُ وَقَالَ لِلْمِرْاَةِ

اتقدم ولقد رأيت جهنم يحطم بعضها بعضا حين رأيتموني تأخرت ورأيت فيها
عمرو بن عامر وهو الذي سيب السوائب وانتهى حديث ابي الطاهر عند قوله فارجعوا
للصلوة ولكم مزيد كرما بعده ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بی بی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
فرماتی ہین کہ سورج گہن ہوا ایکبار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک زندگی مین اور آپ نکلے مسجد مین
اور نماز کو کھڑے ہوئے اور اللہ اکبر کہا اور لوگون نے آپکے پیچھے صف باندہی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ
سلم نے لمبی قرارت پڑہی پہر اللہ اکبر کہا اور جہت لمبا رکوع کیا پہر اپنا سر اٹہایا اور سمع اللہ لمن حمدہ کہا اور
ربنا لک الحمد اور پہر کھڑے رہے اور لمبی قرارت پڑہی کہ پہلی قرارت سے ذرا کم تہی پہر اللہ اکبر کہکے دوسرا رکوع
کیا لمبا مگر پہلے رکوع سے کم پہر کہا سمع اللہ لمن حمدہ ربنا ولک الحمد پہر سجدہ کیا اور ابوطاہر راوی نے یہ ذکر نہین
کیا کہ پہر سجدہ کیا اور دوسری رکعت مین بہی ایسا ہی کیا یہانتک کہ چار رکوع پورے ہوئے اور چار سجدے
(یعنے دو رکعت مین ہر رکعت مین دو رکوع کیے اور دو سجدہ) اور سورج صاف ہوگیا آپکے فارغ ہونے سے
پہلے پہر آپ کھڑے ہوئے اور لوگون پر خطبہ پڑہا اور اللہ کی تعریف کی اون لفظون سے جو اسکی شان کے
لائق ہین پہر فرمایا کہ سورج اور چاند دو نشانیان ہین اللہ کی نشانیون مین سے اور کسی کی موت اور زندگی
کے سبب سے اون مین گہن نہین ہوتا (یعنے صرف اللہ کے حکم سے ہوتا ہے) پہر جب تم گہن کو دیکہو تو جلد
نماز پڑہنے لگو اور یہہ بہی فرمایا کہ یہانتک نماز پڑہو کہ اللہ تعالی اسکو تمہارے اوپر کہولدے اور فرمایا آپ نے
کہ میں نے اجگہ رہ سب چیزین دیکہین جنکا تم سے وعدہ ہوا ہے چنانچہ میں نے اپنے کو دیکہا کہ چاہتا ہون
کہ ایک گچہا لیلون جنت مین سے جب تم نے مجہکو دیکہا تہا کہ میں آگے بڑہتا تہا اور مرادی راوی نے التقدم
کہا سفیان نے دونون کے ایک ہی معنی اور بیشک میں نے جہنم کو دیکہا کہ ایک مکڑا دوسرے کو توڑ رہا ہے جب تم
نے مجہکو دیکہا تہا کہ میں پیچہے کو ہٹتا تہا۔ اور میں جہنم مین عمرو بن لحی کو دیکہا (ایک کافر کا نام ہے) اور یہی
نے پہلے سب سے سانڈ چہوڑے اور حدیث ابوطاہر راوی کی تو وہین تمام ہوگئی جہان آپنے فرمایا تہا کہ علیکم
نماز پڑہو اور اسکے بعد کچہ ذکر ہی نہین کیا **عن** عائشة رضي الله عنها ان الشمس خسفت
على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم فبعث منادیا الصلوة جامعة فاجتمعوا وتقدم
فكبر وصلى اربع ركعات في ركعتين واربع سجدات ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا
نے فرمایا کہ سورج گہن ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک مین اور آپنے مدینہ مین ایک پکارنیوالے

کو بھیجا کہ دیوں پکار دے کہ سب لوگ ملکر نماز ادا کریں غرض لوگ جمع ہو گئے اور آپ آگے بڑھکر تکبیر کہی اور پہلے تکبیر
اولیٰ اور چار رکوع کیے دو رکعتوں میں اور چار سجدے **عن** عائشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ
وسلم جہر فی صلوۃ الخسوف بقراءتہ فصلی اربع رکعات فی رکعتین واربع سجدات
قال الزہری واخبرنی کثیر بن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ صلی اربع رکعات
فی رکعتین واربع سجدات **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
سورج گہن کی نماز میں قرأت بلند کر پڑھی اور چار رکوع کیے اور چار سجدے دو رکعتوں میں زہری نے
کہا کہ خبر دی مجھ کو کثیر بن عباس نے ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے چار رکوع کیے دو رکعتوں میں
اور چار سجدے مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے کہا روایت کی جریر صاحب بن ولید نے اوس سے محمد بن حرب نے اوس سے
محمد بن ولید نے اوس سے زہری نے اوس سے کثیر بن عباس سے اوس سے ابن عباس نے کہ نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سورج گہن کے دن جیسی عروہ نے حضرت عائشہ سے **عن** عبید
بن حنین یقول حدثنی من اصدق حسبتہ یرید عائشۃ رضی اللہ عنہا ان الشمس
انکسفت علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقام قیاما شدیدا یقوم قائما ثم
یرکع ثم یقوم ثم یرکع ثم یقوم ثم یرکع رکعتین فی ثلاث رکعات واربع سجدات
فانصرف وقد تجلت الشمس فان اذا رکع قال اللہ اکبر ثم یرکع واذا رفع راسہ
قال سمع اللہ لمن حمدہ فقام فحمد اللہ واثنی علیہ ثم قال ان الشمس والقمر لا ینکسفان
لموت احد ولا لحیوتہ ولکنہما من ایات اللہ یخوف اللہ بہما فاذا رایتم کسوفا
فاذکروا اللہ حتی تجلیا **ترجمہ** عبید بن عمیر کہتے ہیں کہ روایت کی مجھ سے اس شخص نے جسکو میں سچا
جانتا ہوں مراد اس شخص سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا تھیں کہ ایکبار سورج گہن ہوا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے زمانہ میں اور آپ نماز میں بڑی دیر تک کھڑے رہے اس طرح کہ ایک بار کھڑے ہوتے پھر رکوع کرتے
پھر کھڑے ہوتے پھر رکوع کرتے پھر کھڑے ہوتے پھر رکوع کرتے غرض پڑھے دو رکعتیں کہ ہر رکعت میں تین رکوع
ہوتے اور دونوں رکعتوں میں چار سجدے اور جب فارغ ہوئے آفتاب صاف ہو گیا اور جب رکوع کرتے اللہ اکبر
کہتے پھر رکوع میں جاتے اور جب سر اٹھاتے سمع اللہ لمن حمدہ کہتے اور عید نماز کے خطبہ پڑھنے کھڑے ہوئے اور
اللہ تعالیٰ کے حمد و ثنا کی پھر فرمایا کہ سورج اور چاند میں کسی کی موت و حیات کے سبب سے گہن نہیں لگتا

بلکہ یہ اسد کی نشانیون مین سے ہے کہ اون سے اسد ڈراتا ہے پھر جب تم گہن دیکھو تو اسد کو یاد کرو یہانتک کے
دونون صاف ہوجاوین عن عائشۃ ان نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلی ست رکعات
وادبع سجدات ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے چھ رکوع کیے اور
دو رکعت مین اور چار سجدے عن عمرۃ ان یھودیۃ اتت عائشۃ رضی اللہ عنہا تسالھا
فقالت اعاذک اللہ من عذاب القبر فقالت عائشۃ فقلت یا رسول اللہ یعذب الناس
فی القبور قالت عمرۃ فقالت عائشۃ رضی اللہ عنہا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عائذا
باللہ ذلک ثم رکب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذات غداۃ مرکبا فخسفت الشمس فقالت
عائشۃ رضی اللہ عنہا فخرجت فی نسوۃ بین ظھری الحجر فی المسجد فاتی رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم مرکبہ حتی اتی المصلی الذی کان یصلی فیہ فقام وقام الناس وراءہ
قالت عائشۃ رضی اللہ عنہا فقام قیاما طویلا ثم رکع فرکع رکوعا طویلا ثم رفع
فقام قیاما طویلا وھو دون القیام الاول ثم رکع فرکع رکوعا طویلا وھو دون الرکوع
الاول ثم رفع وقد تجلت الشمس فقال انی قد رایتکم تفتنون فی القبور کفتنۃ الدجال
قالت عمرۃ فسمعت عائشۃ رضی اللہ عنہا تقول اسمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
بعد ذلک یتعوذ من عذاب النار وعذاب القبر ترجمہ عمرہ سے روایت ہے کہ ایک یہودی عورت
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے آکر سوال کرنے لگی اور اس نے کہا کہ اللہ تعالی آپ کو عذاب قبر سے بچاوے
حضرت عائشہ فرماتی ہین کہ مین نے عرض کی اے رسول اللہ کیا لوگون کو قبرون مین عذاب ہوگا عمرہ
نے کہا کہ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پناہ اللہ صاحب کی پھر سوار ہوے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن صبح کو ایک سواری پر اور سورج گہن ہوا فرمایا حضرت عائشہ نے کہ مین بھی
نکلی اور عورتون کے ساتھ حجرون کے بیچ سے مسجد مین آئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سواری
سے اترے اور اپنی نماز کی جگہ تک تشریف لے گئے جہان ہمیشہ امامت کرتے نماز مین اور کھڑے
ہوئے اور بہت لمبا قیام کیا اور لوگ بھی آپ کے کھڑے ہوگئے حضرت عائشہ فرماتی ہین کہ پھر آپ نے
بہت لمبا قیام کیا اور پھر رکوع کیا اور لمبا رکوع کیا پھر اوٹھے اور بہت لمبا قیام کیا مگر وہ پہلے قیام
سے کم تھا پھر رکوع کیا اور لمبا رکوع کیا مگر وہ پہلے رکوع سے کم تھا پھر سر اٹھایا اور آفتاب صاف

تالہ

دون تلک

ہوا اور فرمایا کہ میں نے تم کو دیکھا کہ تم قبروں میں جانچے جاؤ گے جیسے دجال کے وقت جانچے جاؤ گے عمرو نے
کہا سنا میں نے حضرت عائشہ سے کہ فرماتی تھیں میں بعد اسکے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ پناہ مانگ
کرتے تھے دوزخ کے عذاب سے اور قبر کے عذاب سے کہا مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اور روایت کی ہم سے محمد
محمد بن مثنی نے اون سے عبدالوہاب نے اور کہا مسلم نے کہ بیان کی ہم سے یہی روایت ابن ابی عمر نے
اون سے سفیان نے دونوں نے یحییٰ بن سعید سے اسی اسناد سے مثل سلیمان بن بلال کی روایت کی

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا كَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ يَوْمٍ شَدِيْدِ الْحَرِّ فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَصْحَابِهٖ فَاَطَالَ الْقِيَامَ
حَتّٰى جَعَلُوْا يَخِرُّوْنَ ثُمَّ رَكَعَ فَاَطَالَ ثُمَّ رَفَعَ فَاَطَالَ ثُمَّ رَكَعَ فَاَطَالَ ثُمَّ رَفَعَ فَاَطَالَ ثُمَّ
سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ قَامَ فَصَنَعَ نَحْوًا مِّنْ ذٰلِكَ فَكَانَتْ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ وَاَرْبَعَ سَجَدَاتٍ ثُمَّ
قَالَ اِنَّهٗ عُرِضَ عَلَيَّ كُلُّ شَيْءٍ تُوْعَدُوْنَهٗ فَعُرِضَتْ عَلَيَّ الْجَنَّةُ حَتّٰى لَوْ تَنَاوَلْتُ مِنْهَا
قِطْفًا اَخَذْتُهٗ اَوْ قَالَ تَنَاوَلْتُ مِنْهَا قِطْفًا فَقَصُرَتْ يَدِيْ عَنْهُ وَعُرِضَتْ عَلَيَّ النَّارُ فَرَاَيْتُ فِيْهَا امْرَاَةً مِّنْ بَنِيْ
اِسْرَائِيْلَ تُعَذَّبُ فِيْ هِرَّةٍ لَّهَا رَبَطَتْهَا فَلَمْ تُطْعِمْهَا وَلَمْ تَدَعْهَا تَاْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْاَرْضِ وَرَاَيْتُ اَبَا اُمَامَةَ
عَمْرَو بْنَ مَالِكٍ يَجُرُّ قُصْبَهٗ فِي النَّارِ وَاِنَّهُمْ كَانُوْا يَقُوْلُوْنَ اِنَّ الْقَمَرَ وَالشَّمْسَ لَا يَخْسِفَانِ
اِلَّا لِمَوْتِ عَظِيْمٍ وَاِنَّهُمَا اٰيَتَانِ مِنْ اٰيَاتِ اللّٰهِ يُرِيْكُمُوْهُمَا فَاِذَا خَسَفَا فَصَلُّوْا حَتّٰى تَنْجَلِيَ

ترجمہ جابر بن عبداللہ نے کہا سورج گہن ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں اور اس دن
میں بڑی گرمی تھی پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی اپنے یاروں کے ساتھ اور بہت لمبا
قیام کیا یہاں تک کہ لوگ گرنے لگے پھر رکوع کیا اور لمبا رکوع کیا پھر سر اٹھایا اور لمبا قیام کیا پھر رکوع
کیا اور لمبا رکوع کیا پھر سر اٹھایا اور لمبا قیام کیا پھر دو سجدے کیے پھر کھڑے ہوئے اور اسی طرح کیا غرض
چار رکوع ہوئے اور چار سجدے اپنے دو رکعتیں) پھر فرمایا کہ جتنی چیزیں ایسی ہیں کہ تم ان میں جاؤ گے
(یعنے دوزخ و جنت و قبر و محشر وغیرہ) وہ سب میرے آگے آئیں اور جنت تو ایسی آگے آئی کہ اگر میں ایک
گچھا اسمیں سے لینا چاہتا تو ضرور لے لیتا یا یہ فرمایا کہ میں نے اسمیں سے ایک گچھا لینا چاہا تو میرا ہاتھ نہ پہونچا
اور دوزخ میرے آگے آئی اور ایک نبی اسرائیل کے عورت کو دیکھا کہ ایک بلی کے وسطے اوسپر عذاب ہوتا ہے
کہ اسنے بلی کو باندھ دیا تھا اور نہ کھانے کو دیا اور نہ کھولدیا کہ وہ زمین کے کیڑے مکوڑے کھالیتی اور دوزخ

میں ابو ثمامہ عمرو بن مالک کو دیکھا کہ اپنی آنتیں دوزخ میں کھینچتا ہے اور عرب کا یہ خیال تھا کہ سوج اور
چاند میں گہن نہیں لگتا مگر کسی بڑے شخص کے مرنے سے اور آپ نے فرمایا کہ وہ دونوں نشانیاں ہیں اللہ کی
میں سے کہ وہ تم کو دکھاتا ہے پھر جب دن میں گہن لگے تو نماز پڑھو جب تک کہ وہ کھل جائے یا کہا سلم رحمۃ
علیہ نے کہ بیان کی یہی روایت مجھ سے ابو غسان نے سمعی نے اون سے عبد الملک نے ان سے ہشام نے اسی
مثل سکے مگر اسمیں یہ ہے کہ دیکھا میں نے اکیسویں بڑے اور دوزخ میں کھانی کو اور نہیں فرمایا کہ وہ
میں کی تھی **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صغیرہ گناہوں پر بھی پکڑ ہوتی ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ
کافر مواخذہ ہلکے سبب سے اور سخت عذاب اور زیادہ ہوگا یا مسلمان ہو اور سزا دوزخ کے اور لوگ کے اور کسی
طرح کا عذاب اور سخت ہوتا ہے جو کچھ دیکھا میں نے اس حدیث میں کہ دوزخ میں تھی عن جابر
عبد اللہ قال انکسفت الشمس علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم مات ابراہیم
ابن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال الناس انما انکسفت لموت ابراہیم فقام النبی
صلی اللہ علیہ وسلم فصلی بالناس ست رکعات باربع سجدات بدأ فکبر ثم قرأ طویلا
القراءۃ ثم رکع نحوا مما قام ثم رفع رأسہ من الرکوع فقرأ قراءۃ دون القراءۃ الاولی
ثم رکع نحوا مما قام ثم رفع رأسہ من الرکوع فقرأ قراءۃ دون القراءۃ الثانیۃ ثم
رکع نحوا مما قام ثم رفع رأسہ من الرکوع ثم تحدر بالسجود فسجد سجدتین ثم قام
فرکع ایضا ثلاث رکعات لیس فیہا رکعۃ الا التی قبلہا اطول من التی بعدہا وہو
نحو من سجودہ ثم تأخر وتأخرت الصفوف خلفہ حتی انتہینا وقام ابوبکر حتی انتہی
الی مقامی ثم تقدم وتقدم الناس معہ حتی قام فی مقامہ فانصرف حین انصرف وقد دنت
الشمس فقال یا ایہا الناس انما الشمس والقمر آیتان من آیات اللہ وانہما لا ینکسفان
لموت احد من الناس قال ابوبکر لموت ابراہیم ما رأیتہ ذکر شیئا من ذلک فما
من شیء توعدونہ الا قد رأیتہ فی صلوتی ہذہ لقد جیء بالنار وذلکم حین رأیتمونی
تأخرت مخافۃ ان یصیبنی من لفحہا حتی رأیت فیہا صاحب المحجن یجر قصبہ فی النار
کان یسرق الحاج بمحجنہ فان فطن لہ قال انما تعلق بمحجنی وان غفل عنہ مضی
حتی رأیت فیہا صاحبۃ الہرۃ التی ربطتہا فلم تطعمہا ولم تدعہا

الارض حتی ماتت جوعا ثم جی بالجنۃ وذلک حین رایتمونی تقدمت حتی قمت فی مقامی
ولقد مدت یدی وانا اریدان اتناول من ثمرھا لتنظروا الیہ ثم بدا لی ان لا افعل
من شیء توعدونہ الا قد رایتہ فی صلوتی ھذا (ترجمہ) جابر نے کہا سورج گہن ہوا ایکبار رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین جسدن آپکے صاحبزادے ابراہیم انتقال کیے تھے سو لوگون نے کہا کہ ابراہیم
کی موت سے سورج گہن ہوا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم لوگون کے ساتھ کھڑے ہوئے اور چار سجدون کے ساتھ چھ رکوع
کیے اسطرح کہ پہلے اللہ اکبر کہا اور قرارت کی اور لمبی قرارت کی پھر رکوع کیا قریب قیام کے (یعنے طول مین) پھر رکوع
سے سر اٹھایا پھر قرارت کی پہلی قرارت سے کم پھر رکوع کیا قریب قیام کے (یعنے طول مین) پھر رکوع سے سر اٹھایا اور قرارت کی دوسری
قرارت سے کم پھر رکوع کیا قیام کے برابر پھر سر اٹھایا اور سجدے کو جھکے اور دو سجدے کیے پھر کھڑے ہوئے اور پھر رکوع کیے تین رکوع کی تین رکعت
تھی اور ہر پچھلا رکوع اپنے پہلے رکوع سے کم تھا اور ہر رکوع سجدے کے برابر تھا پھر آپ پیچھے ہٹے اور سب صفین آپ کے ساتھ پیچھے ہٹین یہانتک
کہ ہم قریب پہونچ گئے عورتون کے اور پھر آپ آگے بڑھے اور سب لوگ آپکے ساتھ آگے بڑھے (سبحان اللہ
کیا اچھی عادت تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واتباعہ وسلم کی) پھر آپ اپنی جگہہ پر کھڑے ہو گئے اور نماز سے
فارغ ہوئے سو وقت کہ آفتاب کہل چکا تھا پھر فرمایا کہ اے لوگو سورج اور چاند دو نشانیان ہین اللہ کی نشانیون
سے اور بیشک ان دونون مین گہن نہین لگتا ہے کسی آدمی کے مرنے سے پھر جب تم دیکھو اسمین سے کچھ تو نماز پڑھو
یہانتک کہ صاف ہو جاوے اور کوئی چیز ایسی نہین رہی جسکا تم کو وعدہ دیا گیا ہے کہ مین نے اسکو نہ دیکھا ہو
اس نماز مین یہانتک کہ جنانچہ دوزخ آئی اور یہہ جب آئی کہ جب تنے مجھے دیکھا کہ پیچھے ہٹا اس ڈر سے کہ شاید
اوسکی لپٹ مجھے نہ لگ جاوے (سبحان اللہ اتنی بڑے نبی کو اللہ اپر رحمت کرے اور سلام بھیجو دوزخ سے
اتنا خوف ہی پھر ہمکو کتنا لازم ہے) اور یہانتک وہ قریب ہوئی کہ مین نے اسمین ٹہڑی مونہہ کی لکڑی
والے کو دیکھا کہ وہ اپنی آنتین گھسیٹتا تھا آگ مین اور دنیا مین حاجیون کی اسطرح چوری کرتا تھا کہ اسنے
اپنی لکڑی مین کسی چیز کو اٹکایا (یعنے چادر کپڑا وغیرہ) اگر مالک اسکا آگاہ ہوا تو اس نے کہا یہی میری لکڑی
مین اٹک گئی تھی اور اگر مالک اسکا غافل ہو گیا تو وہ لیکر چلدیا اور یہانتک کہ مین نے اسمین بلی والی کو
دیکھا کہ اسنے بلی کو باندہ رکھا اور نہ کھانا دیا نہ چھوڑا کہ وہ خود کیڑے مکوڑے زمین کے کھالیتی یہانتک کہ
بھوکون مر گئی پھر جنت کو میرے آگے لائے اور وہ اسوقت آئی جب تنے مجھکو دیکھا کہ مین آگے بڑھا یہانتک
کہ مین اپنی جگہہ جا کھڑا ہوا اور مین نے اپنا ہاتھہ پھیلایا اور چاہتا تھا کہ اسکے کچھہ پھل توڑ لون کہ تم دیکھو پھر مین

نے خیال کیا کہ نہ کرون غرض جن چیزون کا تم کو وعدہ دیا گیا ہے اون مین سے کوئی چیز ایسی نہین ہی جو میز
اپنی اس نماز مین نہ دیکھی ہو عن اسماء رضی اللہ عنہا قالت خسفت الشمس علی عہد رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فدخلت علی عائشۃ رضی اللہ عنہا وھی تصلی فقلت ما شان الناس یصلون
فاشارت برأسہا الی السماء فقلت ایۃ فقالت نعم فاطال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم القیام
جدا حتی تجلانی الغشی واعتش فاخذت قربۃ من ماء الی جنبی فجعلت اصب علی راسی
او علی وجھی من الماء قالت فانصرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقد تجلت الشمس فخطب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الناس فحمد اللہ واثنی علیہ ثم قال اما بعد ما من شیء لم اکن
رایتہ الا قد رایتہ فی مقامی ھذا حتی الجنۃ والنار وانہ قد اوحی الی انکم تفتنون
فی القبور قریبا او مثل فتنۃ المسیح الدجال لا ادری ای ذلک قالت اسماء یوتی احدکم
فیقال لہ ما علمک بھذا الرجل فاما المومن او الموقن لا ادری ای ذلک قالت اسماء
فیقول ھو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جاءنا بالبینات والھدی فاجبنا واطعنا ثلث
مرات فیقال لہ نم قد کنا نعلم انک لتومن بہ فنم صالحا واما المنافق او المرتاب
لا ادری ای ذلک قالت اسماء رضی اللہ عنہا فیقول لا ادری سمعت الناس یقولون
شیئا فقلتہ

ترجمہ اسماء نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین سورج گہن ہوا اور مین حضرت
عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئی وہ نماز پڑہ رہی تہین سو مین نے کہا لوگون کا کیا حال ہے کہ نماز پڑہ رہے
ہین تو انہون نے اپنے سر سے آسمان کو اشارہ کیا مین نے کہا ایک نشانی ہے (یعنے اللہ کی قدرت کی)
انہون نے اشارہ سے کہا ہان (اس سے معلوم ہوا کہ اشارہ ضرورت کی وقت نماز مین جائز ہی) پہر رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت لمبا قیام کیا کہ مجھے غش آنے لگا اور مین نے ایک مشک سے جو میرے بازو پر
تہی اپنے سر پر اور مونہہ پر پانی ڈالنا شروع کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوے اور
آفتاب کہل گیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ پڑہا اور اللہ کی حمد و ثنا کی پہر اوسکے بعد کہا کوئی
چیز ایسی نہین رہی جسے مین پہلے نہ دیکہتا تہا مگر یہان مین نے اسکو کہڑے کہڑے دیکہہ لیا یہانتک کہ
جنت اور دوزخ کو بہی دیکہا اور میری طرف وحی بہیجی گئی کہ تم اپنی قبرون مین جانچے جاؤگے جیسے دجال
کے فتنہ سے جانچے جاؤگے اور ہر ایک کے پاس ایک شخص آویگا اور کہیگا کہ تو اس شخص کو کیا جانتا تہا پہر اگر قبر والا

مون ہے تو کہے گا کہ وہ محمد بن اسمہ کے بھیجے ہوئے اور انپر رحمت کرے اور سلامتی ہو ہماری پاس گئے (یعنے فرشتے)
اور سب یہی آہ کی خبر لیکر آئے اور ہمنے انکی صدقت قبول کی اور انکا کہنا مانا تین بار وہ یہی جواب دیگا پھر وہ
(یعنے فرشتہ) اس سے کہیگا کہ تو سو جا اور ہم کو معلوم تہا کہ تو ایماندار ہے سو اچہا بہلا سو تا رہ۔ اور منافق کہتا
ہے (یعنے فرشتہ کو) کہ میں نہیں جانتا میں لوگون سے سنتا تہا کچہ کہتے تہے سو میں نے بہی کہدیا (یعنے لوگون کی
دیکہا بہالی سے میں بہی کچہ کہتا رہا کوئی امر تحقیق سے میرے یقین میں نہیں تہا معلوم ہوا کہ وہ محض لوگون کا
مقلد ہے یعنی تہا اور مضمون رسالت کے دل سے تحقیق اور تصدیق نکرتا تہا **مسلم** نے کہا روایت کی ہم سے
ابوبکر نے اور ابوکریب نے دونون نے ابواسامہ سے اس نے ہشام سے اس نے فاطمہ سے اور اس نے اسماء سے روایت
کی کہ انہون نے کہا میں حضرت عائشہ کے پاس آئی اور لوگون کو کہڑے دیکہا اور وہ نماز پڑہتی تہین سو میں نے
کہا کیا حال ہے لوگون کا اور بیان کی حدیث مثل حدیث ابن نمیر کی جو انہون نے ہشام سے روایت کی۔

عَنْ عُرْوَةَ قَالَ لَا أَعْقِلُ كَسَفَتِ الشَّمْسُ وَلَكِنْ قَالَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ **ترجمہ** عروہ نے کہا
سورج کو کسوف ہوا کہو بلکہ کہو سورج کو خسوف ہوا **ف** کسوف اور خسوف دونون کے معنے ایک ہین
اور چاند اور سورج دونو کے لیے دونو لفظ بولنا صحیح ہے اور ایک قول ضعیف ہے کہ سورج کے لیے کسوف
کہنا چاہیے اور چاند کے لیے خسوف اور قاضی عیاض نے اسکی خلاف دعوی کیا ہے مگر قول انکا اس آیت
سے رد ہوتا ہے وخسف القمر اور جمہور اہل علم کا قول ہے کہ خسوف اور کسوف دونو مین جائز ہے کہ پورا گہن
نہو اور کچہہ روشنی باقی رہے اور بعضون نے کہا کہ خسوف وہ ہے جسمین ذرا رنگ بدلجاوے اور کسوف
وہ ہے کہ پورا تغیر آجاوے خواہ چاند مین خواہ سورج مین اور امام بیہقی نے کہا کہ خسوف وہ ہے جو پورے مین ہو
اور کسوف وہ جو تہوڑے مین اور یہہ قول عروہ کا جو اوپر مذکور ہوا اسکی وہی قائل ہین اور کوئی قائل نہین

یومئذ

عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهَا قَالَتْ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ
قَالَتْ تَعْنِي يَوْمَ كَسَفَتِ الشَّمْسُ فَإِذَا هِيَ قَدْ انْجَلَّتْ فَرَكِبَ فَلَمْ يَرُعْ إِلَّا بِرَدَائِهِ فَقَامَ لِلنَّاسِ فَأَثْنَى عَلَى اللَّهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ
أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّهُ لَمْ يَبْقَ مِنْ شَيْءٍ لَمْ أَكُنْ رَأَيْتُهُ إِلَّا قَدْ رَأَيْتُهُ فِي مَقَامِي هَذَا حَتَّى الْجَنَّةَ وَالنَّارَ وَإِنَّهُ قَدْ أُوحِيَ إِلَيَّ أَنَّكُمْ
تُفْتَنُونَ فِي قُبُورِكُمْ قَرِيبًا مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ لَا أَدْرِي أَيَّ ذَلِكَ قَالَتْ أَسْمَاءُ فَيُؤْتَى أَحَدُكُمْ فَيُقَالُ مَا عِلْمُكَ بِهَذَا الرَّجُلِ فَأَمَّا
الْمُؤْمِنُ فَيَقُولُ هُوَ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ جَاءَنَا بِالْبَيِّنَاتِ وَالْهُدَى فَأَجَبْنَا وَآمَنَّا وَاتَّبَعْنَا فَيُقَالُ لَهُ نَمْ صَالِحًا قَدْ عَلِمْنَا إِنْ كُنْتَ
لَمُؤْمِنًا بِهِ وَأَمَّا الْمُنَافِقُ أَوِ الْمُرْتَابُ لَا أَدْرِي أَيَّ ذَلِكَ قَالَتْ أَسْمَاءُ فَيَقُولُ لَا أَدْرِي سَمِعْتُ النَّاسَ يَقُولُونَ شَيْئًا فَقُلْتُهُ **ترجمہ**
اسماء بنت ابی بکر کی صاحبزادی نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم اکیدن دن گہبرائے ہوئے تہے کہ جسدن سورج گہن
ہوا تہا اور آپ نے گہبراہٹ مین کسی عورت کی بڑی چادر اوڑہ لی اور چلے یہانتک کہ آپکی چادر آپ کو لاکر
دی اور نماز مین اتنی دیر لگائی ہے کہ اگر کوئی شخص آتا تو یہہ ہی جانتا کہ آپ رکوع کیا ہے جیسی رکوع آپنے

مروی ہوئے ہین بہت دیر تک کھڑے رہنے کے سبب سے مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ روایت کی مجھہ سے سعید
بن منصور نے اون سے کہ کہا باپ نے اون سے ابن جریج نے اسی اسناد سے مثل اسکی اور اسمین یہ کہا کہ کھڑے ہوئے
بہت دیر تک کھڑے ہوتے تھے پھر رکوع کرتے تھے اور بہت ہی زیادہ کیا کہ اسما کہتی تھین کہ مین دیکھتی تھی ایک
عورت کو جو مجھہ سے بوڑھی تھی اور دوسری کو جو مجھہ سے زیادہ بیمار تھی **عن** اسماء بنت ابی بکر قالت
کسفت الشمس علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقمت فزعا فاخطأ بدرعی حتی ادرک بردائہ
بعد ذلک قالت فقضیت حاجتی ثم جئت فدخلت المسجد فرأیت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم قائما فقمت معہ فاطال القیام حتی رأیتنی اریدان اجلس ثم انفتت الی
المرأۃ الضعیفۃ فقلت ھذہ اضعف منی فقامت فرکعم فاطال الرکوع ثم رفع رأسہ فاطال
القیام حتی لو ان رجلا جاء جدید الیہ انہ لم یرکع ثم رک

قِيلَ أَيَكْفُرْنَ بِاللّٰهِ قَالَ يَكْفُرْنَ الْعَشِيرَ وَيَكْفُرْنَ الْإِحْسَانَ لَوْ أَحْسَنْتَ إِلَى إِحْدَاهُنَّ الدَّهْرَ
ثُمَّ رَأَتْ مِنْكَ شَيْئًا قَالَتْ مَا رَأَيْتُ مِنْكَ خَيْرًا قَطُّ ترجمہ ابن عباس نے کہا سورج گہن ہوا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین اور آپنے لوگون کے ساتھہ نماز پڑہی اور بہت لمبا قیام کیا سورہ بقر کے برابر پھر
رکوع کیا بہت لمبا پھر سر اٹھایا اور بہت لمبا قیام کیا مگر پہلے قیام سے کچھ کم رہتا پھر رکوع کیا لمبا اور وہ پہلے
رکوع سے کم رہتا پھر سر اٹھایا اور بہت لمبا قیام کیا مگر وہ پہلا قیام سے کم رہتا پھر رکوع کیا مگر پہلے رکوع سے کم رہتا
پھر سجدہ کیا اور نماز سے فارغ ہوے اور آفتاب کہل چکا تہا اور فرمایا کہ سورج اور چاند دو نو نشانیان ہین اللہ
کی نشانیون سے کہ گہن نہین لگتا ہے اون مین کسی کی موت سے نہ کسی کی زندگی سے پھر جب تم انکو دیکھو تو
اللہ کو یاد کرو پھر لوگون نے عرض کی اے رسول اللہ کے ہم نے آپکو دیکہا کہ آپ نے اسجگہہ پر کچھہ لیا پھر دیکہا کہ آپ
رک گئے تو آپ نے فرمایا میں نے جنت کو دیکہا اور اس مین سے ایک خوشہ کو لیا اگر مین اسے توڑ لیتا تو جب تک دنیا
باقی رہتی تم اسے کہاتے رہتے اور مین نے دوزخ کو دیکہا سو آج کی برابر مین نے اسکو کبہی نہین دیکہا اور اکثر
رہنے والی اسکی عورتین دیکہین لوگون نے عرض کیے کہ یہ کیون ای رسول اللہ کے آپ نے فرمایا ان کی ناشکری کے سبب سے
لوگون نے عرض کی کیا وہ اللہ کی ناشکری کرتی ہین آپ نے فرمایا شوہر کی ناشکری کرتے ہین اور احسان نہین
مانتین اگر ساری دنیا کا کوئی اپر احسان کرے پہر وہ عورت اسکی طرف سے کوئی بات خلاف مرضی دیکہے تو
کہنے لگے گی کہ مین نے تجہہ سے کبہی کوئی بہلائی نہین دیکہی مسلم نے کہا اور بیان کی ہمسے یہی روایت محمد بن رافع نے
ان سے اور حسن یعنے ابن محمد نے اون سے ملک زادون سے زہیر بن مسلم نے اسی اسناد سے مثل اسکی صرف اتنا ہی
کہ انہون نے کہا تم رایتنا کنا نعمعت یعنے ہمکو دیکہا ہمنے آپکو کہ پیچہے ہٹے **عن** ابن عباس رضی اللہ عنہما
قال صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لخسوف الشمس ثمان رکعات فی اربع سجدات
یعنی مثل ذالک ترجمہ ابن عباس نے کہا کہ جب سورج گہن ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آٹھہ رکوع
کیے اور چار سجدے (یعنے دو رکعت مین) اور حضرت علی سے بہی مثل اسی کے مروی ہے **عن** ابن عباس
رضی اللہ عنہما عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ صلی فی کسوف قرأ ثم رکع ثم قرأ ثم
رکع ثم قرأ ثم رکع ثم قرأ ثم رکع ثم سجد قال والاخری مثلها ترجمہ مطلب اسکا اسی
وہی ہے جو اوپر گذرا **عن** عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما انہ قال لما انکسفت
الشمس علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نودی الصلوٰۃ جامعۃ فرکع رسول اللہ صلعم

رَكْعَتَيْنِ فِي سَجْدَةٍ ثُمَّ قَامَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ فِي سَجْدَةٍ ثُمَّ جَلَسَ عَنِ الشَّمْسِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ مَا رَكَعْتُ
رُكُوعًا قَطُّ وَلَا سَجَدْتُ سُجُودًا قَطُّ كَانَ أَطْوَلَ مِنْهُ ترجمہ عبداللہ بن عمرو بن العاص نے کہا سورج
گہن ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں اور پکارا گیا کہ سب ملکر نماز پڑہیں اور آپ نے دو رکعتیں
پڑہیں اور ہر رکعت میں دو رکوع کیے اور سورج صاف ہوگیا حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ میں نے کبھی اتنے لمبے
رکوع سجدے نہیں کیے **عَنْ** أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ يُخَوِّفُ اللَّهُ بِهِمَا عِبَادَهُ وَإِنَّهُمَا لَا يَنْكَسِفَانِ
لِمَوْتِ أَحَدٍ مِنَ النَّاسِ فَإِذَا رَأَيْتُمْ مِنْهَا شَيْئًا فَصَلُّوا وَادْعُوا اللَّهَ حَتَّى يُكْشَفَ مَا بِكُمْ ترجمہ
ابی مسعود انصاری نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سورج اور چاند دو نشانیاں ہیں اللہ کی نشانیوں
سے کہ اللہ ان سے اپنے بندوں کو ڈراتا ہے اور وہ کسی کے مرنے کے سبب سے نہیں گہنا تیں پس جب تم گہن
دیکھو تو نماز پڑہو اور اللہ سے دعا کرو یہاں تک کہ اللہ اس بلا کو تم سے دور کردے **عَنِ** ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَيْسَ يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ مِنَ النَّاسِ فَإِنَّهُمَا
آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَقُومُوا فَصَلُّوا ترجمہ مضمون اسکا بھی وہی ہے کہ جب تم گہن دیکھو
تو اٹھو اور نماز پڑھو **عَنْ** مُغِيرَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِ سُفْيَانَ وَوَكِيعٍ انْكَسَفَتِ
الشَّمْسُ يَوْمَ مَاتَ إِبْرَاهِيمُ فَقَالَ النَّاسُ انْكَسَفَتْ لِمَوْتِ إِبْرَاهِيمَ رضی اللہ عنہ ترجمہ اسمٰعیل
سے بھی روایت اس اسناد سے ہے مگر اتنی بات زیادہ ہے کہ سورج گہن ابراہیم صاحبزادے آپ کے انتقال
کیے اسدن سورج گہن ہوا اور لوگوں نے کہا اسی کی موت سے گہن ہوا ہے **عَنْ** أَبِي مُوسَى رضی اللہ
عنہ قَالَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ فِي زَمَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ فَزِعًا يَخْشَى أَنْ تَكُونَ السَّاعَةُ
حَتَّى أَتَى الْمَسْجِدَ فَقَامَ يُصَلِّي بِأَطْوَلِ قِيَامٍ قَامَ وَرُكُوعٍ رَكَعَ وَسُجُودٍ سَجَدَ بِهِ مَا رَأَيْتُهُ يَفْعَلُهُ فِي صَلَاةٍ ثُمَّ قَالَ
إِنَّ هَذِهِ الْآيَاتِ الَّتِي يُرْسِلُ اللَّهُ لَا تَكُونُ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ وَلَكِنَّ اللَّهَ يُرْسِلُهَا يُخَوِّفُ بِهَا عِبَادَهُ فَإِذَا رَأَيْتُمْ مِنْهَا شَيْئًا فَزِعُوا إِلَى ذِكْرِهِ وَدُعَائِهِ وَاسْتِغْفَارِهِ وَفِي رِوَايَةِ
ابْنِ الْعَلَاءِ وَكَسَفَ وَقَالَ يُخَوِّفُ عِبَادَهُ ترجمہ ابی موسیٰ نے کہا سورج گہن ہوا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے زمانہ میں اور آپ گھبرا کر اٹھے کہ قیامت آئی تو مسجد میں آئے اور بڑے نماز پڑہتے رہے
جیسے نماز اور رکوع اور سجدہ بہت لمبا کبھی نہیں دیکھا کہ میں نے اتنا کسی نماز میں ان کے نہیں دیکھا پھر فرمایا

يُخَوِّفُ

كَسَفَتِ الشَّمْسُ

یہ نشانیان ہین کہ اسکو بھیجتا ہے یہ کسی کی موت اور زندگی کے سبب سے نہین ہوتین بلکہ اللہ تعالی ان سے
اپنے بندون کو ڈراتا ہے پھر جب تم ایسی کچھ دیکھو تو اللہ کے آگے گڑگڑانے کے واسطے اور یاد کرو اور اس سے دعا کرو اور
اس سے بخشش مانگو اور ابن علاء کی روایت مین کسفت کا لفظ ہے اور یہ ہے کہ وہ اللہ ڈراتا ہے اپنے بندون
کو **عن** عبد الرحمن بن سمرۃ قال بینا انا ارمی باسہمی فی حیوۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم اذ انکسفت الشمس فنبذت نبلی وقلت لانظرن ما حدث لرسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم فی کسوف الشمس الیوم فانتہیت الیہ وھو رافع یدیہ یدعو ویکبر ویحمد و
یھلل حتی جلی عن الشمس فقرأ سورتین وصلی رکعتین **ترجمہ** عبد الرحمن بن سمرہ نے کہا کہ مین تیر
پھینک رہا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی مین کہ سورج گہن ہوا اور مین نے تیرون کو پھینک دیا اور
دل مین کہا کہ دیکھون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کون سا نیا کام ہوتا ہے سورج گہن مین آج کے دن جب مین ان
تک پہنچا تو وہ دونون ہاتھ اٹھائے ہوئے تھے اور دعا کرتے تھے اور اللہ اکبر کہتے تھے اور اسکی تعریف
کرتے تھے اور لا الہ الا اللہ کہتے تھے یہانتک کہ سورج صاف ہوگیا اور آپنے دو رکعت پڑہی اور دو سورتین
ف اس روایت سے ظاہرا یہ معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے سورج گہن نماز ہونے کے بعد نماز پڑہی
مگر یہ مراد نہین مگر راوی نے مضمون مقدم و موخر روایت کیا اور ہر فعل کو آپکے جمع کر کے کہدیا اور چونکہ
دوسری روایت مین اوپر ہی ہو چکا ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب پہونچے تو آپ نماز پڑہ رہے
تھے اسلیے یہ شبہ جاتا رہا کہ بعد کسوف کے آپنے نماز پڑہی ہو اور اخیر کے دو قیاموں مین دو سورتین پڑہین
پہلی رکعت مین اور نماز گہن کے وقت شروع ہوئی اور گہن تمام ہونے کے بعد تمام ہوئی یہی سب باتون
کے ملانے سے معلوم ہوتا ہے **عن** عبد الرحمن بن سمرۃ رضی اللہ عنہ وکان من اصحاب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال کنت اترامی باسہم لی بالمدینۃ فی حیوۃ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اذ کسفت الشمس فنبذتہا فقلت واللہ لانظرن الی ما احدث لرسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فی کسوف الشمس قال فاتیتہ وھو قائم فی الصلوۃ رافع یدیہ فجعل یسبح
ویحمد ویہلل ویکبر ویدعو حتی حسر عنہا فقال فلما حسر عنہا قرأ سورتین وصلی رکعتین
ترجمہ اسکا وہی ہے جو اوپر گذرا صرف اتنا فرق ہے کہ راوی نے کہا جب مین حضرت کے پاس آیا تو آپ کو
نماز مین ہاتھ اٹھائے ہوئے پایا کہ آپ تسبیح کرتے تھے اور اللہ کی حمد اور لا الہ الا اللہ کہتے تھے اور اللہ کی بڑائی

ہوتی ہے اور دعا کرتے رہے یہان تک کہ آفتاب کھل گیا جب آپ نے دو سورتین پڑہین اور دو رکعتین تمام کین **ف** اس سے صاف معلوم ہوا کہ وہ نماز نین کر لیے تھے جیسا ہم نے اوپر کہا تھا **عن** عبد الرحمن ابن سمرۃ رضی اللہ عنہ قال بینما انا ارمی باسہم لی علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذ خسفت الشمس الخ ذکر نحو حدیثہما **ترجمہ** اسکا وہی ہے جو اوپر گزرا **عن** عبد اللہ ابن شمر رضی اللہ عنہما انہ کان یخبر عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال ان الشمس والقمر لا یخسفان لموت احد ولا لحیاتہ ولکنہما ایتان من ایات اللہ فاذا رایتموہما فصلوا **ترجمہ** عبد اللہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خبر دی کہ آپ نے فرمایا سورج اور چاند کسی کے مرنے جینے سے نہین گہناتے بلکہ وہ اللہ کی نشانیون مین ہین جب تم انکو دیکھو تو نماز پڑہو **عن** المغیرۃ ابن شعبۃ یقول انکسفت الشمس علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم مات ابراہیم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الشمس والقمر ایتان من ایات اللہ لا ینکسفان لموت احد ولا لحیاتہ فاذا رایتم ایۃ من ذلک فادعوا اللہ وصلوا حتی ینکشف **ترجمہ** اسکا وہی ہے جو اوپر گذرا

تا الجنائز ۵

جنازہ کا بیان

ف جنازہ شتق ہے جنز سے کہ چہپانے کے معنی مین ہے اور جنازہ جیم کی زبر سے بھی درست ہے مگر جیم کی زیر سے فصیح ہے اور بعضون نے کہا جب جیم کی زبر کہین تو میت مراد ہے اور جب زیر کہین تو وہ پیر مراد ہوگی جسپر مردہ ہے اور بعضون نے بالعکس کہا ہے اور جمع اس کی جنائز بہ ہمزہ سے آتی ہے **عن** ابی سعید الخدری یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لقنوا موتاکم لا الہ الا اللہ **ترجمہ** ابو سعید راوی ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے بیمار مرنیکو جو قریب مرنے کے ہون انکو لا الہ الا اللہ سکھاؤ **ف** اسلیے کہ آخر کلام انکا لا الہ الا اللہ ہو کہ حدیث مین آیا ہے جسکا یہ آخر کلام ہوگا وہ جنت مین جاویگا اور یہ تلقین کا حکم مستحب ہے اور اجماع ہے علماء کا اسپر اور مکروہ ہے بیمار کو حکم کرنا اور بار بار اسکو کہنا کہ کہین تنگ آکر انکار نہ کر بیٹھے بلکہ لازم ہے کہ اسکے پاس اس کلمہ کو پڑہین تاکہ وہ کبھی سنکر نہ بولیں گے اور جب وہ ایکبار پڑہ لے پھر چپ ہو رہین تاوقتیکہ اور بات کرے تو پھر تلقین کرین کہ اخیر کلمہ اسکا کلمہ توحید ہو **مسلم** رحمۃ اللہ علیہ نے کہا اور بیان کی ہے یہی روایت قتیبہ بن سعید نے اون سے عبد العزیز نے لیثی سے اور دارمی نے اون

کہا روایت کی مجھ سے ابوبکر بن ابی شیبہ نے اور کہا خالد بن مخلد نے ان سے سلیمان بن بلال نے دونوں نے اسی سند سے **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لقنوا موتاکم لا الہ الا اللہ ترجمہ وہی ہے اوپر گذرا **عن** ام سلمۃ انہا قالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ما من مسلم تصیبہ مصیبۃ فیقول ما امرہ اللہ عز وجل انا للہ وانا الیہ راجعون اللہم اجرنی فی مصیبتی واخلف لی خیرا منہا الا اخلف اللہ لہ خیرا منہا قالت فلما مات ابو سلمۃ قلت ای المسلمین خیر من ابی سلمۃ اول بیت ہاجر الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم انی قلتہا فاخلف اللہ لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قالت ارسل الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حاطب بن ابی بلتعۃ یخطبنی لہ فقلت ان لی بنتا وانا غیور فقال اما ابنتہا فندعو اللہ ان یغنیہا عنہا وادعو اللہ ان یذہب بالغیرۃ ترجمہ ام سلمہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا کہ کوئی مسلمان ایسا نہیں کہ جسکو مصیبت پہونچے اور وہ کہے جو اللہ نے حکم کیا ہے کہ ہم سب اللہ کا مال ہیں اور ہم اوسی کیطرف جانے والے ہیں یا اللہ مجھے اس مصیبت کا ثواب دے اور اس کے بدلے میں اس سے اچھی عنایت فرما مگر اللہ تعالیٰ اس سے بہتر چیز اوسکو دیتا ہے ام سلمہ کہتی ہیں کہ جب ابوسلمہ (یعنی انکے شوہر) انتقال کر گئے تو میں نے کہا ابان سے بہتر کون ہوگا مسلمین کا انکا گھر پہلا تھا جس نے ہجرت کی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف پھر میں نے بھی دعا پڑہی (یا اللہ سے واخلف لی خیرا منہا تک) تو اللہ نے مجھ کو ابوسلمہ کے بدلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو شوہر بنا دیا اور پھر طرف حاطب بن ابی بلتعہ کو روانہ کیا کہ وہ مجھے حضرت کا پیغام دینے آئیں میں نے عرض کی کہ میری ایک بیٹی ہے اور مجھ میں غیرت ہے تو آپ نے فرمایا کہ انکی بیٹی کے لیے تو ہم اللہ سے دعا کرینگے کہ اللہ بیٹی کے فکر سے بیغم کر دے گا اور ان کے غصہ کے لیے ہم دعا کرینگے کہ وہ اللہ کھو دیگا **ف** اس سے اللہ اور اسکے رسول کی دعا کی فضیلت ثابت ہوئی **عن** ام سلمۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم تقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ما من عبد تصیبہ مصیبۃ فیقول انا للہ وانا الیہ راجعون اللہم اجرنی فی مصیبتی واخلف لی خیرا منہا الا اجرہ اللہ تعالی فی مصیبتہ واخلف لہ خیرا منہا قالت فلما توفی ابو سلمۃ قلت کما امرنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاخلف اللہ لی خیرا منہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ جو اوپر ہو چکا مسلم نے کہا

اور روایت کی ہم سے محمد بن عبداللہ نے اون سے اون کے باپ نے ان سے سعید بن سعید نے اون سے عمر نے یعنی ابن کثیر نے اون سے ابن سفینہ نے جو مولی ہین ام سلمہ کے جو بی بی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہین انہون نے فرمایا کہ سنا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتی تھی ابو سلمہ کی حدیث کہ مانند جو اوپر گذری اور اسمین یہ زیادہ کیا کہ ام سلمہ نے کہا جب ابو سلمہ کا انتقال ہوا تو مین نے کہا اون سے بہتر کون ہوگا کہ وہ صحابی تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پھر اللہ تعالی نے میرے دل مین ڈالدیا کہ مین نے ہی وہ کہا پھر مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نکاح مین آئی **عن** ام سلمۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا حضرتم المریض او المیت فقولوا خیرا فان الملائکۃ یؤمنون علی ما تقولون قالت فلما مات ابو سلمۃ رضی اللہ عنہ اتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقلت یا رسول اللہ ان ابا سلمۃ قد مات قال قولی اللھم اغفرلی ولہ واعقبنی منہ عقبی حسنۃ قالت فقلت فاعقبنی اللہ من ھو خیر لی منہ محمدا صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** ام سلمہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم بیمار کے پاس آؤ یا میت کے پاس تو اچھی بات کہو اس لیے کہ فرشتے آمین کہتے ہین جو تم کہتے ہو اور سپرد کرتے وہی قصہ ابو سلمہ کی وفات کا جو اوپر کی روایتون مین گذرا **عن** ام سلمۃ رضی اللہ عنہا قالت دخل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی ابی سلمۃ وقد شق بصرہ فاغمضہ ثم قال ان الروح اذا قبض تبعہ البصر فضج ناس من اھلہ فقال لا تدعوا علی انفسکم الا بخیر فان الملائکۃ یؤمنون علی ما تقولون ثم قال اللھم اغفر لابی سلمۃ وارفع درجتہ فی المھدیین واخلفہ فی عقبہ فی الغابرین واغفر لنا ولہ یا رب العلمین وافسح لہ فی قبرہ ونور لہ فیہ **ترجمہ** ام سلمہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئے ابو سلمہ کی عیادت کو اور انکی آنکھین کھلی رہ گئی تھین پھر انکو بند کر دیا اور فرمایا جان جب نکلتی ہے تو آنکھین اسکی پیچھے لگی رہتی ہین اور لوگون نے ان کے گھر مین رونا شروع کر دیا تو آپ نے فرمایا اپنے لیے اچھی ہی دعا کرو اسلیے کہ فرشتے آمین کہتے ہین تمہاری باتون پر پھر آپ نے دعا کی کہ یا اللہ بخشدے ابو سلمہ کو اور بلند کر درجہ انکا ہدایت والون مین اور تو خلیفہ ہو جا اون کے باقی رہنے والے غریبون مین اور بخشدے ہمکو اور انکو اے پالنے والے عالمون کے اور کشادہ کر انکی قبر کو اور روشنی کر اوس مین ۔

عن خالد احد ابھذا الاسناد نحوہ غیر انہ قال واخلفہ فی ترکتہ قال اللھم اوسع

فِي قَبْرِهٖ وَلَمْ يَقُلْ اِنْسَحْ وَزَادَ قَالَ خَالِدٌ الْحَذَّاءُ وَدَعْوَةٌ اُخْرٰى سَابِعَةٌ نَسِيْتُهَا ترجمہ خالد الحذاء نے اسی اسناد سے مانند اوپر کی روایت کی اور اس مین یہ کہا کہ حضرت نے دعا مین یہ عرض کی کہ یا اللہ خلیفہ ہو تو ان کا انکے بال بچون مین جو یہ چھوڑ مرے ہین اور کہا کہ یا اللہ انکی قبر جوڑی کر اور فسح کا لفظ نہین کہا اور یہہ بھی زیادہ کیا کہ خالد نے کہا اور ایک دعا کی اپنی ساتوین چیز کے لیے کہ وہ مین بھول گیا عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلعم اَلَمْ تَرَوُا الْاِنْسَانَ اِذَا مَاتَ شَخَصَ بَصَرُهٗ قَالُوْا بَلٰى قَالَ فَذٰلِكَ حِيْنَ يَتْبَعُ بَصَرُهٗ نَفْسَهٗ ترجمہ ابوہریرہ کہتے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دیکھو آدمی کو کہ جب مرجاتا ہے تو آنکھین کھلی رہ جاتی ہین لوگون نے کہا ہان آپنے فرمایا سبب اسکا یہہ ہے کہ نگاہ اسکی جان کے پیچھے جاتی ہے کہا مسلم نے اور یہی حدیث روایت کی ہمسے قتیبہ بن سعید نے اون سے عبدالعزیز نے یعنی دراوردی نے انہی علماء نے اسی سند سے عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ قَالَتْ اُمُّ سَلَمَةَ لَمَّا مَاتَ اَبُوْ سَلَمَةَ قُلْتُ غُرْبَةٌ فِيْ اَرْضِ غُرْبَةٍ لَاَبْكِيَنَّهٗ بُكَاءً يُتَحَدَّثُ عَنْهُ فَكُنْتُ قَدْ تَهَيَّاْتُ لِلْبُكَاءِ عَلَيْهِ اِذْ اَتَيْتُ امْرَاَةٌ مِنَ الصَّعِيْدِ تُرِيْدُ اَنْ تُسْعِدَنِيْ فَاسْتَقْبَلَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَتُرِيْدِيْنَ اَنْ تُدْخِلَ الشَّيْطَانَ بَيْتًا قَدْ اَخْرَجَهُ اللّٰهُ مِنْهُ مَرَّتَيْنِ فَكَفَفْتُ عَنِ الْبُكَاءِ فَلَمْ اَبْكِ ترجمہ عبید بن عمیر کہتے ہے کہ ام سلمہ نے کہا جب ابوسلمہ کا انتقال ہوا مین نے کہا یہہ مسافر ہے زمین مین مرگیا مین اسکے لیے ایسا روؤنگی کہ لوگون مین اسکا خوب چرچا ہوگا غرض مین نے رونے کی تیاری کی کہ ایک عورت اور آگئی مدینہ کے اوپر کے محلہ سے وہ چاہتی تھی کہ میرا ساتھہ دے کہ اتنے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے آگے آئے اور فرمایا کہ کیا تو شیطان کو بلانا چاہتی ہے اس گھر مین جسمین سے اللہ نے اوسکو دو بار نکالا ہے ام سلمہ کہتی ہین کہ پھر مین رونے سے باز رہی اور نروی ف نوحہ کرنا گویا شیطان کو مہمان بلانا ہے اور یہہ اخلاق تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ ام سلمہ سے کچھہ نہ کہا سوا اسکے کہ وہ شدت غم مین تھین اور دوسری عورت کو روک دیا کہ وہ بھی بھبھکر رونے سے باز رہین عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَرْسَلَتْ اِلَيْهِ اِحْدٰى بَنَاتِهٖ تَدْعُوْهُ وَتُخْبِرُهٗ اَنَّ صَبِيًّا لَهَا اَوِ ابْنًا لَهَا فِي الْمَوْتِ فَقَالَ لِلرَّسُوْلِ ارْجِعْ اِلَيْهَا فَاَخْبِرْهَا اَنَّ لِلّٰهِ مَا اَخَذَ وَلَهٗ مَا اَعْطٰى وَكُلٌّ عِنْدَهٗ بِاَجَلٍ مُسَمًّى فَمُرْهَا فَلْتَصْبِرْ وَلْتَحْتَسِبْ فَعَادَ الرَّسُوْلُ فَقَالَ اِنَّهَا قَدْ اَقْسَمَتْ لَتَاْتِيَنَّهَا قَالَ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَامَ مَعَهٗ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ وَمُعَاذُ بْنُ

جَبَلٍ وَانْطَلَقْتُ مَعَهُمْ فَرُفِعَ إِلَيْهِ الصَّبِيُّ وَنَفْسُهُ تَقَعْقَعُ كَأَنَّهَا فِي شَنَّةٍ فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ فَقَالَ لَهُ سَعْدٌ مَا هَذَا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ هَذِهِ رَحْمَةٌ جَعَلَهَا اللَّهُ فِي قُلُوبِ عِبَادِهِ وَإِنَّمَا يَرْحَمُ اللَّهُ مِنْ عِبَادِهِ الرُّحَمَاءَ ترجمہ اسامہ بن زید نے کہا ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے کہ ایک صاحب زادی نے آپ کو پیغام بھیجا اور بلایا اور خبر بھیجی کہ ایک لڑکا موت کے قریب ہے تو آپ نے اس سے کہا کہ تو لوٹ جا اور ان سے کہدے کہ اللہ ہی کا تھا جو اس نے لیا اور جو دیا اور ہر چیز کی اسکے نزدیک ایک عمر مقرر ہے سو تو انکو حکم کر وہ صبر کریں اور اللہ سے اجر و ثواب کی رکھیں وہ خبر لانیوالا پھر آیا اور عرض کی کہ وہ آپ کو قسم دیتی ہیں کہ آپ ضرور تشریف لاویں (اس سے قسم دینا دوسرے کو جائز ہوا) پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم اٹھے اور آپ کے ساتھ سعد بن عبادہ اور معاذ بن جبل بھی چلے اور اسامہ کہتے ہیں کہ میں بھی ان کے ساتھ تھا پھر اس لڑکے کو آپ کے آگے اٹھایا تھا اور وہ دم توڑتا تھا گویا ایک مشک ہلکی ہلائی تھی سو آپ کی مبارک آنکھیں رونے لگی اور سعد نے کہا یہ کیا ہے او رسول اللہ کے اپنے رونے کو صبر کے خلاف سمجھا آپ نے فرمایا یہ رحمت ہے کہ اللہ تعالی نے اسکو اپنے بندوں کے دلوں میں رکھا ہے اور اللہ اپنے بندوں میں انہی پر رحمت کرتا ہے جو دوسروں پر رحمت کرتے ہیں

ف معلوم ہوا کہ فقط آنکھوں سے رونا صبر کے خلاف نہیں البتہ چیخنا چلانا بیان کرنا کپڑے پھاڑنا بال نوچنا چھاتی کوٹنا رانیں پیٹنا کپڑے پھاڑنے کہنا شیوہ ایمان نہیں مسلم نے کہا اور روایت کی ہمسے محمد بن عبداللہ نے ان سے ابن فضیل نے اور روایت کی ہم سے ابوبکر نے انسے ابو معاویہ نے دونوں نے عاصم احول سے اسی اسناد سے مگر حدیث حماد کی پوری اور لمبی ہے **عَنْ** عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ اشْتَكَى سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ شَكْوَى لَهُ فَأَتَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُهُ مَعَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ وَسَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ وَجَدَهُ فِي غَاشِيَةٍ فَقَالَ أَقَدْ قَضَى قَالُوا لَا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَبَكَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَأَى الْقَوْمُ بُكَاءَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَكَوْا فَقَالَ أَلَا تَسْمَعُونَ إِنَّ اللَّهَ لَا يُعَذِّبُ بِدَمْعِ الْعَيْنِ وَلَا بِحُزْنِ الْقَلْبِ وَلَكِنْ يُعَذِّبُ بِهَذَا أَوْ يَرْحَمُ وَأَشَارَ إِلَى لِسَانِهِ ترجمہ عبداللہ نے کہا سعد بیمار ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انکو دیکھنے کو آئے اور عبدالرحمن اور سعد اور عبداللہ انکے ساتھ پھر جب ان کے پاس آئے تو بیہوش پایا تو آپ نے فرمایا کہ کیا انکا انتقال ہو گیا لوگوں نے عرض کی نہیں (اس سے معلوم ہوا کہ نبیوں کو علم غیب نہیں ہوتا) پھر آپ رونے لگے اور لوگوں نے جب دیکھا آپ کو روتے ہوئے تو سب رونے لگے آپ نے فرمایا سنتے

لَا تَأْتُوا بِنَحْوِ

ہو اسہ تعالیٰ آنکھوں کے آنسوؤں پر اور دل کے غم پر عذاب نہیں کرتا وہ تو اسپر عذاب کرتا ہے اور آپ نے زبان کیطرف اشارہ کیا یا اسپر ہی رحم کرتا ہے (یعنی جب کلمہ خیر منہ سے نکالے تو رحم کرتا ہے اور جب کلمہ شر نکالے تو عذاب کرتا ہے) **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما انہ قال کنا جلوسا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذ جاءہ رجل من الانصار فسلم علیہ ثم ادبر الانصاری فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا اخا الانصار کیف اخی سعد بن عبادۃ فقال صالح فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من یعودہ منکم فقام وقمنا معہ ونحن بضعۃ عشر ما علینا نعال ولا خفاف ولا قلانس ولا قمص نمشی فی تلک السباخ حتی جئناہ فاستاخر قومہ من حولہ حتی دنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واصحابہ الذین معہ ترجمہ عبد اللہ نے کہا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے کہ انصار کا ایک شخص آیا اور سلام کیا اور پھر لوٹا اور آپ نے پوچھا اے انصار کے بھائی میرا بھائی سعد کیسا ہے اس نے عرض کی اچھا ہے آپ نے فرمایا کون تم سے عیادت کرتا ہے اٹھی اور آپ کھڑے ہو گئے اور ہم بھی آپ کے ساتھ کھڑے ہوئے اور ہم دس پر کچھ آدمی تھے کہ نہ ہمارے پاس جوتیاں تھیں نہ موزے نہ ٹوپیاں تھ کرتے (یہ کمال زہد تھا صحابہ کا اور بیزاری تھی دنیا سے) اور ہم چلے جاتے تھے اوس کنکریلی زمین میں یہاں تک کہ ان تک پہونچے اور اور لوگ جو سعد کے پاس تھے وہ ہٹ گئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اون کے پاس گئے اور جو لوگ آپ کے ساتھ تھے **عن** انس بن مالک یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الصبر عند الصدمۃ الاولی ترجمہ انس کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صبر وہی ہے جو صدمہ کے شروع میں ہو (یعنی کہ آخر میں تو ہر ایک کو صبر آجاتا ہے مثل ہے شام کی مردے کو کب تک روئیے **عن** انس بن مالک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتی علی امراۃ تبکی علی صبی لہا فقال لہا اتقی اللہ واصبری فقالت وما تالی مصیبتی فلما ذہب قیل لہا انہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلم تجد ہامنہ علی بابہ فلم تعد علی بابہ بوابین فقالت یا رسول اللہ لم اعرفک فقال انما الصبر عند اول صدمۃ او قال عند اول الصدمۃ ترجمہ انس نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک عورت کے پاس سے گذرے اور وہ ایک بچہ لڑکے پر رو رہی تھی تو آپ نے فرمایا اللہ سے ڈر اور صبر کر اوس نے کہا تجھ مجھ سے یہ مصیبت نہیں پہونچی ہے پھر جب آپ چلے گئے لوگوں نے کہا کہ وہ رسول تھے اللہ کے تو اسکو ایسا برا معلوم ہوا کہ گویا موت ہو گئی (یعنی آپ کو جواب دینا برا معلوم ہوا) اور وہ آپ کے دروازہ پر آئی

یعنی بیمیسکین

اور وہان کوئی چوکیدار نہ پایا (جیسے دنیا داروں کے دروازے پر ہوتا ہے) اور عرض کی کہ یا رسول اللہ ہمین نے آپ کو نہین پہچانا آپنے فرمایا صبر تو وہی ہے جو صدمہ کے شروع مین ہو مسلم نے کہا اور یہی روایت کی ہمسے یحیی بن حبیب حارثی نے اون سے خالد نے یعنے ابن حارث نے اور روایت کی ہم سے عقبہ بن مکرم نے اون سے عبدالملک بن عمرو نے اور کہا مسلم نے روایت کی مجھ سے احمد بن ابراہیم نے اون سے عبدالصمد نے سب نے کہا روایت کی ہمسے شعبہ نے اسی اسناد سے مانند عثمان بن عمر کی روایت کی اور وہی قصہ بیان کیا اور عبدالصمد کی روایت مین یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم گذرے ایکعورت کے پاس سے کہ وہ قبر کے پاس بیٹھی تھی **عن** عبداللہ ان حفصۃ رضی اللہ عنہا بکت علی عمر رضی اللہ عنہ فقال مہلا یا بنیۃ الم تعلمی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان المیت یعذب ببکاء اھلہ علیہ **ترجمہ** عبداللہ سے کہا حفصہ روئین عمر پر (یہ انکی صاحبزادی ہین) تو حضرت عمر نے فرمایا چپ رہو اے میری بیٹی کیا تم جانتی نہین ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مردے پر عذاب ہوتا ہے اوس کے گھر والون کے اوسپر رونے سے

ف اس باب مین کئی روایتین حضرت عمر اور انکے صاحبزادی سے مروی ہوئی ہین اور ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا جو سب فقہا اور مجتہدون کی مان ہین ان ہین کلام فرماتی ہین اور فرماتی ہین کہ ان راویون کو شبہ ہوگیا حضرت ایسا کیون فرمانے لگے سلیم کہ اللہ تعالی فرماتا لَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰی یعنے کوئی کسی کا بوجھ نہ اٹھاویگا پھر اوروں کے رونے سے میت پر کیون عذاب ہونے لگا اور یہ حدیث جس سے حضرت عمر استدلال کرتے ہین یہ تو حضرت نے ایک یہودیہ عورت کے لیے فرمائی تھی کہ لوگ تو اس کے لیے رو رہی ہین اور اوسپر عذاب ہو رہا ہے غرض اوسپر عذاب اوسکے کفر کی جہت سے تھا نہ انکے رونے سے اور علما نے حضرت عمر کی روایتون کی تاویل یہ کی ہے کہ مراد اون سے وہ مردہ ہے جو وصیت کر گیا ہو اپنے اوسپر رونے اور نوحہ کرنے کی اور اوسکی وصیت پر عمل نہ تو بیشک اوسپر عذاب ہوگا اور جس میت پر لوگ خود روئین اور اوسنے وصیت کی ہو یا اس کے دشمن کرامت و فرحت سے اوسپر غیرون کے رونے سے کیون عذاب ہونے لگا اس لیے کہ اللہ خود فرماتا ہے کہ کوئی کسیکا بوجھ نہ اٹھاویگا اور عرب کی عادت تھی کہ رونے کی وصیت کیا کرتے تھے اور بعضون نے کہا ہے کہ مراد اس سے یہ ہے کہ میت اپنے لوگون کے رونے کو سنتا ہے اور اس سے تکلیف پاتا ہے اور اوسپر غم کھاتا ہے اور دلخ کہتا ہے قاضی عیاض نے اس قول کو پسند کیا ہے اور سب قولون سے عمدہ کہا ہے والحدوی **عن** عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ قال المیت یعذب فی قبرہ بما نیح علیہ

ترجمہ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میت کو تکلیف ہوتی ہے قبر میں اسکی اوپر نوحہ کرنیکے سبب **عن** ابن عمر رضی اللہ عنہما قال لما طعن عمر رضی اللہ عنہ اغمی علیہ فصیح علیہ فلما افاق قال اما علمتم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان المیت لیعذب ببکاء الحی ترجمہ عبداللہ بن عمر نے کہا کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ زخمی ہوئے بیہوش ہو گئے اور لوگ اوپر چیخکر رونے لگے پھر جب انکو ہوش ہوا تو انہوں نے فرمایا کہ کو معلوم نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میت پر عذاب ہوتا ہے زندہ کے رونیسے **عن** ابی بردۃ عن ابیہ قال لما اصیب عمر رضی اللہ عنہ جعل صہیب یقول واخاہ فقال لہ عمر یا صہیب اما علمت ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان المیت لیعذب ببکاء الحی ترجمہ ابو بردہ نے اپنے باپ سے روایت کی کہ جب حضرت عمر زخمی ہوئے تو صہیب رو کر کہنے لگے کہ ہائے میرے بھائی تب عمر نے فرمایا اے صہیب تو نہیں جانتا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میت پر عذاب ہوتا ہے زندہ کے رونے سے **عن** ابی موسی رضی اللہ عنہ قال لما اصیب عمر قبل صہیب من مقرہ حتی دخل علی عمر رضی اللہ عنہ فقام بحیالہ یبکی فقال عمر علی ما تبکی اعلی تبکی فقال ای واللہ لعلیک ابکی یا امیر المومنین قال واللہ لقد علمت ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من یبک علیہ یعذب قال فذکرت ذلک لموسی بن طلحۃ فقال کانت عائشۃ رضی اللہ عنہا تقول انما کان اولئک الیہود ترجمہ ابو موسی نے کہا جب حضرت عمر کو زخم لگا تو صہیب اپنے گھر سے آئے اور حضرت عمر کے پاس پہونچے اور ان کے آگے کھڑے ہو کر رونے لگے سو حضرت عمر نے فرمایا تم مجھ پر روتے ہو کیا مجھ پر روتے ہو انہوں نے کہا کہ ہاں اللہ کی قسم آپ ہی پر روتا ہوں اے سردار مومنین کے تب فرمایا حضرت عمر نے قسم ہے اللہ کی تم جان چکے ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس پر لوگ روویں وہ عذاب کیا جاتا ہے انہوں نے کہا کہ میں نے اسکا ذکر موسی بن طلحہ سے کیا انہوں نے کہا کہ حضرت عائشہ فرماتی تھیں کہ یہ لوگ یہود تھے بلکہ حضرت نے ایسا فرمایا تھا **عن** انس ان عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ لما طعن عولت علیہ حفصۃ رضی اللہ عنہا قال یا حفصۃ اما سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول المعول علیہ یعذب وعول علیہ صہیب فقال عمر یا صہیب اما علمت ان المعول علیہ یعذب ترجمہ انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جب حضرت

کلام نقال

عزیز جنی ہوئے تو حفصہ اونہ پر بیچ کر رونے لگیں تو انہوں نے کہا تم نے سنا نہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے جس پر بیچ کر رونے دین اوس پر عذاب ہوتا ہے عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ مُلَیْکَةَ قَالَ کُنْتُ جَالِسًا اِلٰی جَنْبِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَنَحْنُ نَنْتَظِرُ جَنَازَةَ اُمِّ اَبَانَ بِنْتِ عُثْمَانَ وَعِنْدَهٗ عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ فَجَاءَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا یَقُوْدُهٗ فَاَنَاخَهٗ فَاَرَاهُ اَخْبَرَهٗ بِمَکَانِ ابْنِ عُمَرَ فَجَاءَ حَتّٰی سَلَّمَ عَلَیْهِ ثُمَّ جَلَسَ اِلٰی جَنْبِیْ فَکُنْتُ بَیْنَهُمَا فَاِذَا صَوْتٌ مِنَ الدَّارِ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ کَاَنَّهٗ یُعَرِّضُ عَلٰی عَمْرٍو اَنْ یَقُوْمَ فَیَنْهَاهُمْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ الْمَیِّتَ لَیُعَذَّبُ بِبُکَاءِ اَهْلِهٖ قَالَ فَاَرْسَلَهَا عَبْدُ اللّٰهِ مُرْسِلَةً فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا کُنَّا مَعَ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ حَتّٰی اِذَا کُنَّا بِالْبَیْدَاءِ اِذَا هُوَ بِرَجُلٍ نَازِلٍ فِیْ ظِلِّ شَجَرَةٍ فَقَالَ اِذْهَبْ فَاعْلَمْ لِیْ مَنْ ذَا الرَّجُلُ فَذَهَبْتُ فَاِذَا هُوَ صُهَیْبٌ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فَرَجَعْتُ اِلَیْهِ فَقُلْتُ اِنَّکَ اَمَرْتَنِیْ اَنْ اَعْلَمَ لَکَ مَنْ ذَا الرَّجُلُ وَاِنَّهٗ صُهَیْبٌ فَقَالَ مُرْهُ فَلْیَلْحَقْ بِنَا فَقُلْتُ اِنَّ مَعَهٗ اَهْلَهٗ قَالَ اِنْ کَانَ مَعَ اَهْلِهٖ وَرُبَّمَا قَالَ اَیُّوْبُ مَرَّةً فَلْیَلْحَقْ بِنَا فَلَمَّا قَدِمْنَا رُثِیَتْ اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنْ اُصَیْبَ نَجَّاءُ صُهَیْبٌ یَقُوْلُ وَا اَخَاهُ وَا صَاحِبَاهُ فَقَالَ عُمَرُ اَلَمْ تَعْلَمِیْ اَوْ لَمْ تَسْمَعِیْ قَالَ اَیُّوْبُ اَوْ قَالَ اَلَمْ تَعْلَمْ اَوْ لَمْ تَسْمَعْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْمَیِّتَ لَیُعَذَّبُ بِبُکَاءِ اَهْلِهٖ قَالَ فَاَمَّا عَبْدُ اللّٰهِ فَاَرْسَلَهَا مُرْسِلَةً وَاَمَّا عُمَرُ فَقَالَ بِبَعْضِ قَوْلِهٖ ثُمَّ قَدِمْتُ عَلٰی عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا فَحَدَّثْتُهَا بِمَا قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَقَالَتْ لَا وَاللّٰهِ مَا قَالَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَطُّ اِنَّ الْمَیِّتَ لَیُعَذَّبُ بِبُکَاءِ اَحَدٍ وَلٰکِنَّهٗ قَالَ اِنَّ الْکَافِرَ لَیَزِیْدُهُ اللّٰهُ بِبُکَاءِ اَهْلِهٖ عَذَابًا وَاِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ اَضْحَکَ وَاَبْکٰی لَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰی قَالَ اَیُّوْبُ قَالَ ابْنُ اَبِیْ مُلَیْکَةَ حَدَّثَنِی الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ لَمَّا بَلَغَ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَوْلُ عُمَرَ وَابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَتْ اِنَّکُمْ لَتُحَدِّثُوْنِّیْ عَنْ غَیْرَ کَاذِبَیْنِ وَلَا مُکَذَّبِیْنَ وَلٰکِنَّ السَّمْعَ یُخْطِئُ

ترجمہ عبداللہ بن ابی ملیکہ نے کہا کہ میں بیٹھا تھا ابن عمر کے پاس اور ہم سب ام ابان حضرت عثمان کے صاحب زادی کے جنازہ کے منتظر تھے اور ان کے (یعنی ابن عمر کے) پاس عمرو بن عثمان تھا اور ابن عباس بھی آئے کہ انکو ایک شخص لاتا تھا جو انکو لے آیا کرتا تھا (سینے وہ نابینا تھے) پھر کہا ان کو عمرو بن عثمان نے کہ خبر دے انکو ابن عمر کی جگہ، پھر وہ آئے اور میرے بازو

۱۲ اصیب کی بجائے نجاء کی وجہ سے کہ روئے والے کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خدا سے دعا کی

پر بیٹھ گئی اور میں اون دونوں کے بیچ میں تھا (یعنی ابن عمر اور ابن عباس کے) کہ اتنے میں ایک رونے کی آواز گھر میں سے آئی اور ابن عمر نے کہا گویا اشارہ کیا عمر کی طرف کہ وہ کھڑے ہو کر اون رونے والوں کو منع کر دیں اپنے اٹھو سنانے کے لیے کہا کہ سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کہ میت پر عذاب ہوتا ہے اوسکی لوگوں کے رونے سے اور عبداللہ بن عمر نے اسکو عام فرمایا (یعنے قید اسکی نہ لگائی کہ یہ حدیث حضرت نے یہود کے لیے فرمائی تھی) اوسیر ابن عباس نے کہا کہ ہم امیر المومنین حضرت عمر کے ساتھ تھے یہانتک کہ جب ہم بیدا میں پہونچے (کہ نام ایک مقام کا ہے) یکایک ایک آدمی کو دیکھا کہ وہ ایک درخت کی سایہ میں اترا ہوا ہے تو مجھ سے امیر المومنین نے فرمایا کہ جاؤ اور معلوم کرو کہ یہ کون شخص ہے پہر میں گیا اور میں نے دیکھا کہ وہ صہیب تھے پہر میں لوٹا اور میں نے کہا مجھے آپنے حکم دیا تھا کہ دیکھو یہ کون ہے تو میں نے دیکھا کہ وہ صہیب ہیں پہر انہوں نے فرمایا کہ جاؤ اور انکو حکم دو کہ ہم سے ملیں میں نے کہا ان کے ساتھ انکی بیوی بھی ہے حضرت عمر نے فرمایا کیا مضائقہ ہے اگرچہ ہو پہر جب مدینہ میں آئے تو کچھ دیر ہی نہ لگی کہ امیر المومنین زخمی ہوئے اور صہیب آئے اور کہنے لگے کہ ہائے میرے بھائی اور ہائے میرے صاحب تو حضرت عمر نے فرمایا کہ تم جانتے نہیں ہو یا تم نے سنا نہیں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہے کہ مردہ اوس کے گھر والوں کے رونے سے عذاب پاتا ہے پھر کہا کہ عبداللہ نے مطلق کہدیا کہ اون کے رونے سے عذاب پاتا ہے اور حضرت عمر نے یہ کہا تھا کہ بعضے لوگوں کے رونے سے عذاب پاتا ہے پہر میں کھڑا ہوا (یہ قول عبداللہ بن ابی ملیکہ کا ہے) اور حضرت عائشہ کے پاس گیا اور ان سے یہ سب بیان کیا جو ابن عمر نے کہا تھا تب انھوں نے (یعنے ام المومنین نے) فرمایا نہیں نے بات نہیں ہے قسم اللہ کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نہیں فرمایا کبھی کہ مردے کو اوس کے لوگوں کے رونے سے عذاب ہوتا ہے بلکہ آپنے یہ فرمایا ہے کہ کافر پر اوس کے گھر والوں کے رونے سے عذاب اور زیادہ ہو جاتا ہے اور رولاتا وہی ہے اور ہنساتا بھی وہی ہے (یعنے اللہ) اور کوئی کسی کا بوجھ نہیں اٹھاتا ایوب نے کہا ابن ابی ملیکہ نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا قاسم بن محمد نے کہ جب حضرت عائشہ کو خبر پہونچی حضرت عمر اور ابن عمر کے قول کی تو انہوں نے فرمایا کہ تم ایسے لوگوں کے بات کہتے ہو کہ وہ جھوٹ نہیں بولتے اور نہ انکی بات کو کوئی جھوٹ سمجھ سکتا ہے مگر سننے میں کبھی غلطی ہو جاتی ہے (یعنے مراد یہ کہ حضرت نے یہ بات یہود یا کسی اور کافر کے لیے فرمائی تھی سننے والوں نے اسکو ہر شخص کے لیے عام سمجھ لیا) **ف** نووی نے کہا کہ اس حدیث سے ثابت ہوا کہ جب میت کا ظن غالب ہو اوسپر تم کہا سکتے ہیں جیسے ام المومنین نے

قسم کہانی عن عبد اللہ بن مُلَیکۃ قال تُوفِّیَت ابنۃ لعثمان بن عفان بمکۃ قال فجئنا لنشہدھا قال فحضرھا ابن عمر وابن عباس رضی اللہ عنہم قال وانی لجالس بینھما او قال جلست الی احدھما ثم جاء الآخر فجلس الی جنبی فقال عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما لعمرو بن عثمان رضی اللہ عنہ وھو مواجھہ الا تنھی عن البکاء فان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان المیت لیعذب ببکاء اھلہ علیہ فقال ابن عباس رضی اللہ عنہما قد کان عمر یقول بعض ذلک ثم حدث فقال صدرت مع عمر من مکۃ حتی اذا کنا بالبیداء اذا ھو بِرَکْبٍ تحت ظل شجرۃ فقال اذھب فانظر من ھؤلاء الرکب فذھبت فنظرت اذا ھو صہیب قال فاخبرتہ فقال ادعہ لی قال فرجعت الی صہیب فقلت ارتحل فالحق امیر المومنین رضی اللہ عنہ فلما ان اصیب عمر رضی اللہ عنہ دخل صہیب یبکی یقول وا اخاہ وا صاحباہ فقال عمر رضی اللہ عنہ یا صہیب اتبکی علی وقد قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان المیت یعذب ببعض بکاء اھلہ علیہ فقال ابن عباس رضی اللہ عنہما فلما مات عمر ذکرت ذلک لعائشۃ رضی اللہ عنہا فقالت یرحم اللہ عمر لا واللہ ما حدث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ تعالی یعذب المومن ببکاء احد ولکن قال ان اللہ یزید الکافر عذابا ببکاء اھلہ علیہ قال وقالت عائشۃ حسبکم القرآن لا تزر وازرۃ وزر اخری قال وقال ابن عباس رضی اللہ عنہما عند ذلک واللہ اضحک وابکی قال ابن ابی ملیکۃ فواللہ ما قال ابن عمر من شیء

ترجمہ عبداللہ بن ابی ملیکہ نے کہا حضرت عثمان کی صاحبزادی نے انتقال کیا مکہ میں اور ہم آئے کہ اس جنازہ میں شریک ہوں اور ابن عمر اور ابن عباس بھی آگئے اور میں ان دونوں کے بیچ میں بیٹھا ہوا تھا اور وہ یوں ہوا کہ پہلے میں ایک صاحب کی پاس بیٹھ گیا اور دوسرے صاحب جو آئے تو میرے بازو پر بیٹھے (یعنی میں ان دونوں کے بیچ میں ہو گیا) پھر عبداللہ بن عمر نے عمرو بن عثمان سے کہا اور وہ ان کے آگے بیٹھے تھے کہ تم اس رونے سے منع نہیں کرتے اس لیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میت پر عذاب ہوتا ہے اس کے گھر والوں کے رونے سے اس پر ابن عباس نے کہا کہ حضرت عمر تو یوں کہتے تھے کہ بعض گھر والوں کے رونے سے (یعنی تم نے بعض کا لفظ چھوڑ دیا) پھر عبداللہ نے بیان کی اور کہا کہ میں حضرت عمر کے ساتھ مکہ سے لوٹا ہوا آتا تھا یہاں تک کہ جب ہم بیداء میں پہونچے تو وہاں چند

فائدہ

سوار ایک درخت کے سایہ کے نیچے دیکھے تو حضرت عمر نے مجھ سے فرمایا کہ دیکھو یہ سوار کون ہیں میں نے دیکھا تو وہ صہیب تھے پھر میں نے حضرت عمر کو خبر دی تو انہوں نے کہا انکو بلاؤ ابن عباس نے کہا میں انکے پاس گیا اور صہیب سے کہا کہ چلو اور امیر المومنین سے ملو پھر جب حضرت عمر کو زخم لگا تو صہیب ان کے پاس آئے اور رونے لگے اور کہنے لگے ہائے میرے بھائی اور ہائے میرے صاحب پھر کہا عمر نے صہیب کو اے صہیب کیا تم میرے اوپر روتے ہو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میت پر بعض لوگوں کے رونے سے عذاب کیا جاتا ہے تب ابن عباس نے کہا جب حضرت عمر نے انتقال کیا میں نے اسکا ذکر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کیا انہوں نے کہا اللہ رحم کرے عمر پر حضرت نے ایسا نہیں فرمایا اللہ کی قسم کہ اللہ عذاب کرتا ہے مومن پر کسی کے رونے سے بلکہ یوں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کافر کا عذاب اوسکے لوگوں کے رونے سے زیادہ کر دیتا ہے پھر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ تم کو قرآن کافی ہے کہ اللہ تعالیٰ اسمیں فرماتا ہے کہ کوئی کسی کا بوجھ اٹھانیوالا نہیں اور ابن عباس نے اسی بات پر فرمایا کہ اللہ ہی ہنساتا ہے اور وہی رلاتا ہے ابن ابی ملیکہ نے کہا کہ قسم اللہ کی پھر ابن عمر نے اسپر کچھ نہیں کہا مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ روایت کی ہم سے عبد الرحمن بن بشر نے اون سے سفیان نے اون سے عمرو نے اون سے ابن ابی ملیکہ نے کہ انہوں نے کہا ہم ایک جنازہ میں تھے کہ وہ ام کلثوم حضرت عثمان کی صاحبزادی کا تھا اور بیان کی حدیث اور مرفوع کیا ایوب اور ابن جریج نے اور حدیث ان دونوں کی پوری ہے عمرو کی حدیث سے **عَنْ** عبد اللہ ابن عمر اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْمَیِّتَ یُعَذَّبُ بِبُکَاءِ الْحَیِّ **ترجمہ** عبد اللہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مردے پر زندہ کے رونے سے عذاب ہوتا ہے **عَنْ** ھِشَامِ ابْنِ عُرْوَۃَ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ ذُکِرَ عِنْدَ عَائِشَۃَ قَوْلُ ابْنِ عُمَرَ اَلْمَیِّتُ یُعَذَّبُ بِبُکَاءِ اَھْلِہٖ عَلَیْہِ فَقَالَتْ یَرْحَمُ اللّٰہُ اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ سَمِعَ شَیْئًا فَلَمْ یَحْفَظْ اِنَّمَا مُرَّتْ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جَنَازَۃُ یَھُوْدِیٍّ وَھُمْ یَبْکُوْنَ عَلَیْہِ فَقَالَ اَنْتُمْ تَبْکُوْنَ وَاِنَّہٗ لَیُعَذَّبُ **ترجمہ** اپنے باپ عروہ سے راوی ہیں کہ حضرت عائشہ کے آگے ابن عمر کے اس کہنے کا ذکر ہوا کہ مردے پر اوسکے لوگوں کے رونے سے عذاب ہوتا ہے انہوں نے فرمایا اللہ رحمت کرے ابو عبد الرحمن پر کہ انہوں نے سنا کچھ اور اوسکو یاد نہ رکھا حقیقت اسکی یوں ہے کہ ایک یہودی کا جنازہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے آیا اور لوگ اسپر رو رہے تھے تو آپ نے فرمایا کہ تم تو رو رہے ہو اور اوسپر عذاب ہوتا ہے

عن هشام بن عروة عن ابيه قال ذكر عند عائشة ان ابن عمر يرفع الى النبي
صلى الله عليه وسلم ان الميت يعذب في قبره ببكاء اهله فقالت وهل انما قال رسول
الله صلى الله عليه وسلم انه ليعذب بخطيئته او ذنبه وان اهله ليبكون عليه الان
وذلك مثل قوله ان رسول الله صلى الله عليه وسلم مر على القليب يوم بدر وفيه قتلى من
المشركين فقال لهم ما قال انهم ليسمعون ما اقول وقد وهل انما قال انهم ليعلمون
ان ما كنت اقول لهم حق ثم قرأت انك لا تسمع الموتى وما انت بمسمع من في القبور يقول
حين تبوأ مقاعدهم من النار ترجمہ ہشام نے وہی مضمون روایت کیا جو اوپر گذرا اور حضرت عائشہ نے
کہا کہ وہ بھول گئے (یعنے عبداللہ بن عمر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو یہ فرمایا تھا کہ اوسپر عذاب ہوتا ہے
اوسکے گناہ اور خطا کے سبب سے اور لوگ اسپر رو رہے ہین اوسوقت اور یہ قول بھول عبداللہ کی ایسی ہی کہ جیسے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کے کنوئین پر جس مین بدر کے مشرکون کے مقتول تھے کھڑے ہوکر فرمایا جو فرمایا اور
عبداللہ نے یون روایت کی کہ وہ لوگ سنتے ہین جو مین کہتا ہون اور عبداللہ بھول گئے حقیقت یہ ہے کہ حضرت
نے فرمایا کہ اب وہ جانتے ہین کہ جو مین اون سے کہا کرتا تھا (یعنی اونکی زندگی مین) وہ سچ نکلا پھر حضرت عائشہ
نے یہہ آیت پڑہی کہ تو نہین سنا سکتا مردون کو اور نہ سنا سکتا ہے اونکو جو قبرون مین ہین یہہ حال ہے اون کے
خبر دیتا ہے جب وہ جہنم پر پڑ چکے ہونگے مین دوزخ کے مسلم نے کہا اور روایت کی ہم سے یہی حدیث ابوبکر نے
اون سے وکیع نے اون سے ہشام نے اسی سند سے ابواسامہ کے روایت کی مثل مضمون مین اور حدیث
ابواسامہ کی پوری ہے ف اس حدیث سے تہذیب اخلاق حضرت عائشہ کے معلوم ہوئی کہ مسائل مختلفہ مین کس خوبی
اور حسن سے عبداللہ بن عمر کا ذکر کیا ایک جگہہ فرمایا کہ اللہ اون پر رحم کرے دوسری بار فرمایا کہ وہ بھول گئے
بخلاف اس زمانہ کے کہ مناظرات باہمی مین کیسی کیسی خلاف تہذیب باتین قلم و زبان سے نکلتی ہین عن
عمرة بنت عبد الرحمن انها اخبرته انها سمعت عائشة وذكر لها ان عبد الله بن عمر يقول
ان الميت ليعذب ببكاء الحي فقالت عائشة يغفر الله لابي عبد الرحمن اما انه لم يكذب
ولكنه نسي او اخطأ انما مر رسول الله صلى الله عليه وسلم على يهودية يبكى عليها فقال
انهم ليبكون عليها وانها لتعذب في قبرها ترجمہ عمرہ نے خبر دی کہ انہون نے کہا حضرت
عائشہ رضی اللہ عنہا کے آگے ذکر ہوا کہ عبداللہ بن عمر کہتے ہین کہ مردے پر عذاب ہوتا ہے رشتہ کے رونے سے تو

حضرت عائشہ نے فرمایا کہ اللہ بخشے ابوعبدالرحمن کو انہوں نے جھوٹ نہیں کہا مگر بھول چوک ہوگئی حقیقت یہ ہے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک یہودی عورت پر گذرے کہ لوگ اسپر رو رہے تھے تو آپ نے فرمایا کہ یہ تو روتے ہیں
اور اسپر قبر میں عذاب ہوتا ہے **عن** علی بن ربیعۃ قال اول من نعی علیہ بالکوفۃ قرظۃ بن
کعب فقال المغیرۃ بن شعبۃ سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من نعی علیہ فانہ
یعذب بما نعی علیہ یوم القیمۃ **ترجمہ** علی بن ربیعہ نے کہا پہلے جسپر کوفہ میں نوحہ ہوا وہ کعب کی بیٹی قرظہ
تھی اور مغیرہ نے سنکر کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ جسپر نوحہ کیا جاوے گا اوسکو عذاب
ہوگا اوس کے سبب سے قیامت کے دن **مسلم** نے کہا روایت کی مجھسے علی بن حجر نے اون سے علی بن مسلم نے
انسے محمد بن قیس نے اون سے علی بن ربیعہ نے اون سے مغیرہ بن شعبہ نے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے
مثل اوپر کی روایت کی اور مسلم نے کہا روایت کی مجھسے ابن ابی عمر نے اون سے مروان بن معاویہ نے اون سے
سعید بن عبید طائی نے اون سے علی بن ربیعہ نے اون سے مغیرہ بن شعبہ نے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل
ہی روایت کی **عن** ابی مالک الاشعری حدثہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اربع فی
من امر الجاھلیۃ لا یترکونھن الفخر فی الاحساب والطعن فی الانساب والاستسقاء بالنجوم والنیاحۃ
وقال النائحۃ اذا لم تتب قبل موتھا تقام یوم القیمۃ وعلیھا سربال من قطران ودرع من جرب
ترجمہ ابی مالک نے روایت کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چار چیزیں ہیں میری امت میں جاہلیت کے (یعنے
زمانہ کفر کی) کہ لوگ انکو نہ چھوڑیں گے ایک فخر کرنا اپنی حسب پر دوسرے طعنہ کرنا دوسروں کی نسب پر اور تیسرے
تاروں سے پانی کی امید رکھنا اور چوتھی بیان کرکے رونا اور بیان کرنیوالی اگر توبہ نکرے اپنے مرنے سے پہلے تو
قیامت جب ہوگی تو اسپر پیراہن ہوگا گندھک کا اور اوڑھنی ہوگی کھجلی کی **ف** اس سے بیان کرکے
رونے کی حرمت ثابت ہوئی اور یہ معلوم ہوا کہ جب تک موت کی علامات مثل ذخیرہ کے ظاہر نہوں تب تک
توبہ قبول ہوتی ہے اوسکے بعد نہیں **عن** عائشۃ تقول لما جاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قتل زید بن حارثۃ وجعفر بن ابی طالب وعبد اللہ بن رواحۃ جلس رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم یعرف فیہ الحزن قالت وانا اطلع من صائر الباب شق الباب فاتاہ رجل فقال یا رسول
اللہ ان نساء جعفر وذکر بکاءھن فامرہ ان یذھب فینھاھن فذھب فاتاہ فذکر
انھن لم یطعنہ فامرہ الثانیۃ ان یذھب فینھاھن فذھب ثم اتاہ فقال واللہ لقد غلبتنا

یارسول اللہ قالت فزعمت ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذھب فاحثی فی افواھھن من التراب قالت عائشۃ فقلت ارغم اللہ انفک واللہ ما تفعل ما امرک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وما ترکت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من العناء ترجمہ حضرت عائشہ فرماتی ہین کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو زید بن حارثہ اور جعفر بن ابی طالب اور عبداللہ بن رواحہ کی قتل کی خبر آئی تو آپ غمگین بیٹھ گئے اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا فرماتی ہین کہ مین اگلے دروازے کی درار سے دیکھتی تھی کہ ایک شخص آیا اور اس نے کہا کہ ای رسول اللہ کے جعفر کی عورتین رو رہی ہین (یعنی چیخ چلا کر) جو شرع مین منع ہے تو آپ نے فرمایا کہ جا انکو روکو پھر وہ گیا اور پھر آیا اور عرض کی کہ انہون نے نہین مانا آپ نے پھر دوبارہ اسکو فرمایا کہ جا اور انکو روک دے وہ پھر گیا اور پھر آیا اور عرض کی کہ اللہ کی قسم ہمکو انہون نے ہرا دیا ای رسول اللہ کے حضرت عائشہ فرماتی ہین کہ مین خیال کرتی ہون کہ حضرت نے اوس سے فرمایا کہ جا اون کے مونہہ مین خاک ڈالدے حضرت عائشہ فرماتی ہین کہ مین نے کہا تیرے ناک مین اللہ خاک پھیرے کہ نہ تو وہ کام کرتا ہے جسکا حضرت تجھے حکم فرماتے ہین اور نہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑتا ہے کہ تکلیف سے چھوٹ کر بیٹھے مسلم نے کہا اور روایت کی مجھ سے ابوبکر بن ابی شیبہ نے اون سے عبداللہ بن نمیر نے اور کہا مسلم نے کہ روایت کی مجھ سے ابوالطاہر نے اون سے عبداللہ بن وہب نے اون سے معاویہ نے اور کہا مسلم نے اور روایت کی مجھ سے احمد بن ابراہیم نے اون سے عبدالصمد نے اون سے عبدالعزیز نے یعنی ابن مسلم نے ان سب نے روایت کی یحیی بن سعید سے اسی اسناد سے مانند اسکی اور عبدالعزیز کی روایت مین یہ لفظ ہین وما ترکت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من العنی یعنے نہ چھوڑا تو نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تھکانے سے ف اس روایت سے ظاہر معلوم ہوتا ہے کہ رونا انکا نوحہ اور چیخنے کے ساتھ تھا ورنہ آپ انکو روکنے مین اتنا مبالغہ نفرماتے اسلیے کہ آنسوؤن سے رونا منع نہین ہے اور اس سے علاوہ ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معلوم ہوتی ہے کہ اس شدت رنج مین بھی امر معروف سے باز نہ آئے اور بعضون نے کہا ہے کہ اصحاب کی شان سے بعید ہے کہ وہ چیخکر روتے ہون اور منع فرمانا آپ کا بطریق استحباب کے تھا عن ام عطیۃ قالت اخذ علینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مع البیعۃ ان لا ننوح فما وفت منا امرأۃ الا خمس ام سلیم وام العلاء وابنۃ ابی سبرۃ امرأۃ معاذ او ابنۃ ابی سبرۃ وامرأۃ معاذ ترجمہ ام عطیہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے بیعت کے ساتھ اقرار لیا کہ ہم نوحہ نکرین تو کسی نے اس اقرار کو پورا

کیا مگر پانچ عورتون نے ام سلیم اور ام علاء اور ابی سبرہ کی بیٹی جو عورت تھین معاذ کی یا یون کہا کہ ابی سبرہ کی بیٹی اور معاذ کی بی بی **عن** ام عطیۃ قالت اخذ علینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی البیعۃ ان لا نحن فما وفت منا غیر خمس منھن ام سلیم **ترجمہ** ام عطیہ نے وہی مضمون بیان کیا اور پانچ عورتون مین سے ام سلیم کا نام لیا **عن** ام عطیۃ قالت لما نزلت ھذہ الایۃ یبایعنک علی ان لا یشرکن باللہ شیئا ولا یعصینک فی معروف قالت کان منہ النیاحۃ قالت فقلت یا رسول اللہ الا آل فلان فانھم کانوا اسعدونی فی الجاھلیۃ فلا بد لی من ان اسعدھم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا آل فلان **ترجمہ** ام عطیہ نے کہا جب یہ آیت اتری یبایعنک یعنی جب ہوسن عورتین آوین تیری پاس بیعت کو تو نہ بیعت کی کہ نہ شریک کرین وہ اللہ کے ساتھہ کسی کو اور نہ نافرمانی کرین وہ تیری کسی دستور کی بات مین تو ان باتون مین جنکی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے بیعت لی نوحہ ہی تھا پھر مین نے حضرت سے عرض کی کہ یا رسول اللہ نوحہ کہین نہ کرون گی مگر فلان شخص کے قبیلہ مین سے کہ وہ میرے نوحہ مین جاہلیت کے زمانہ مین شریک ہوتی تھی تو مجھے بھی انکے ساتھہ شریک ہونا ضرور ہی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خیر فلان قبیلہ مین سے ف اس حدیث سے بھی حرام ہونا نوحہ کا ثابت ہوا کہ آپنے سب عورتون سے اقرار لیا کہ کہین نوحہ کرین اور ام عطیہ سے بھی اقرار لیا کہ وہ بھی کہین نوحہ کرین سوا اس قبیلہ کی اور شارع کو اختیار ہی کہ بعض حکم مین کسیکو خاص کر دے **عن** محمد بن سیرین قال قالت ام عطیۃ کنا ننھی عن اتباع الجنائز ولم یعزم علینا **ترجمہ** محمد بن سیرین نے کہا کہ ام عطیہ نے کہا ہم کو روکا جاتا تھا جنازون کے ساتھہ چلنے سے مگر تاکید سے نہین روکا جاتا تھا **عن** ام عطیۃ قالت نھینا عن اتباع الجنائز ولم یعزم علینا **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** ام عطیۃ قالت دخل علینا النبی صلی اللہ علیہ وسلم ونحن نغسل ابنتہ فقال اغسلنھا ثلثا او خمسا او اکثر من ذالک ان رأیتن ذالک بماء وسدر واجعلن فی الاخرۃ کافورا او شیئا من کافور فاذا فرغتن فاذنی فلما فرغنا اذنا ہ فالقی الینا حقوہ فقال اشعرنھا ایاہ **ترجمہ** ام عطیہ نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس آئے اور ہم انکی صاحبزادی کو نہلاتی تھین (یعنی انکی جنازہ کو) تو آپنے فرمایا نہلاؤ انکو تین بار یا پانچ بار یا اس سے زیادہ اگر تم مناسب جانو پانی سے اور بیری کے پتون سے اور ڈالدو اخیر مین کافور یا فرمایا تھوڑا سا کافور پھر جب نہلا چکو تو مجھہ خبر دو پھر جب ہم نہلا چکے تو آپکو خبر دی اور آپنے اپنی تہمت ہماری طرف پھینکدی اور فرمایا کہ اسکو اندر کا کپڑا کردو ان کے کفن کا (یعنی برکت کے لیے اور اس سے

ثابت ہوا کہ مرد کے کپڑے سے عورت کو کفن دے سکتے ہیں **ف** معلوم ہوا کہ تین بار غسل دینا تو ضرور ہے اور اگر دیکھیں کہ ابھی اور طہارت کے لیے ضرور ہے تو پانچ بار سات بار نہلاویں مگر طاق ہو اور اگر تین ہی بار صفائی حاصل ہو جاوے تو چوتھی بار ضرور نہیں اور قاضی عیاض نے کہا ہے کہ یہ صاحبزادی ام کلثوم تھیں مدیح صحیح ہے کہ یہ زینب تھیں اور اخیر بار میں کافور دینا مستحب ہے اور یہی قول ہے شافعیہ کا اور مالک اور احمد اور جمہور علماء کا اگرچہ حنفیہ اس کے اصحاب کا قائل نہیں مگر یہ حدیث اور نیز محبت ہے حالانکہ کافور بدن کو پاک کرتا ہے جسم کو سخت کرتا ہے اور جلدی سڑنے نہیں دیتا اور خوشبو ہے اور اس سے ثابت ہوا کہ میکوں کے کپڑوں سے برکت لینا روا ہے **عن** اُمِّ عَطِیَّۃَ قَالَتْ مَشَطْنَاھَا ثَلَاثَۃَ قُرُوْنٍ **ترجمہ** ام عطیہ نے کہا کہ ہم نے انکے بالوں کی تین لڑیں کر دیں کنگھی کر کے **ف** یعنی ایک لڑ آگے کے بالوں کی اور دو پیچھے کے جیسے اور روایتوں میں آیا ہے اور اس سے کنگھی کرنا بالوں میں میت کے مستحب ہوا اور یہی مذہب ہے شافعی اور احمد اور آسحاق اور اوزاعی کا اگرچہ حنفیہ کے نزدیک مستحب نہیں اور یہ حدیث اپنی محبت ہے **عن** اُمِّ عَطِیَّۃَ قَالَتْ تُوُفِّیَتْ اِحْدٰی بَنَاتِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَفِیْ حَدِیْثِ ابْنِ عُلَیَّۃَ قَالَتْ اَتَانَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَغْسِلُ ابْنَتَہٗ وَفِیْ حَدِیْثِ مَالِکٍ قَالَتْ دَخَلَ عَلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حِیْنَ تُوُفِّیَتْ ابْنَتُہٗ بِمِثْلِ حَدِیْثِ یَزِیْدَ بْنِ زُرَیْعٍ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اُمِّ عَطِیَّۃَ **ترجمہ** ام عطیہ نے کہا وفات ہوئی ایک صاحبزادی کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور ابن علیہ کی روایت میں ہے کہ آئے ہمارے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ہم غسل دیتی تھیں انکی صاحبزادی کو اور مالک کی روایت میں ہے کہ داخل ہوئے ہم پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب وفات ہوئی آپ کی صاحبزادی کی جیسی یزید بن زریع کی حدیث میں ایوب سے مروی ہے اور ایوب محمد سے وہ ام عطیہ سے روایت کرتے ہیں **عن** حَفْصَۃَ عَنْ اُمِّ عَطِیَّۃَ بِنَحْوِہٖ غَیْرَ اَنَّہٗ قَالَ ثَلَاثًا اَوْ خَمْسًا اَوْ سَبْعًا اَوْ اَکْثَرَ مِنْ ذٰلِکَ اِنْ رَاَیْتُنَّ ذٰلِکَ فَقَالَتْ حَفْصَۃُ عَنْ اُمِّ عَطِیَّۃَ وَجَعَلْنَا رَأْسَھَا ثَلٰثَۃَ قُرُوْنٍ **ترجمہ** حفصہ نے ام عطیہ سے ایسا ہی روایت کیا مگر اتنا ہے کہ اس میں یہ نیز کہا کہ غسل دو انکو تین بار یا پانچ یا سات بار یا اس سے زیادہ اگر تم ضرورت جانو اور حفصہ نے کہا کہ ام عطیہ نے کہا کر دیے ہم نے بال اونکے سر کے تین لڑیں **عن** حَفْصَۃَ عَنْ اُمِّ عَطِیَّۃَ قَالَتْ اَغْسِلْنَھَا وِتْرًا ثَلَاثًا اَوْ خَمْسًا اَوْ سَبْعًا قَالَ وَقَالَتْ اُمُّ عَطِیَّۃَ مَشَطْنَاھَا ثَلٰثَۃَ قُرُوْنٍ **ترجمہ**

اسکا وہی ہے جو اوپر گذرا **عن** اُمِّ عَطِیَّۃَ قَالَتْ لَمَّا مَاتَتْ زَیْنَبُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکُنَّ وَاغْسِلْنَہَا وِتْرًا ثَلَاثًا اَوْ خَمْسًا اَوْ اَکْثَرَ مِنْ ذٰلِکَ اِنْ رَاَیْتُنَّ ذٰلِکَ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَاجْعَلْنَ فِی الْاٰخِرَۃِ کَافُوْرًا اَوْ شَیْئًا مِّنْ کَافُوْرٍ فَاِذَا فَرَغْتُنَّ فَاٰذِنَّنِیْ فَلَمَّا فَرَغْنَا اٰذَنَّاہُ فَاَعْطَانَا حِقْوَہٗ فَقَالَ اَشْعِرْنَہَا اِیَّاہُ **ترجمہ** ام عطیہ نے کہا جب زینب صاحبزادی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات فرمائگیں تو ہم سے آپنے فرمایا کہ اسکو طاق بار نہلاؤ تین یا پانچ بار اور پانچویں بار کے پانی میں کافور یا تھوڑا سا کافور ڈالدو پھر جب نہلا چکو تو مجھ خبر دو پھر ہمنے جب خبر دی تو آپنے اپنی تہمد پہینکدی اور فرمایا کہ اسکا کفن کے اندر کا کپڑا کردو (یعنے بدن سے لگا رہے اور موجب برکت کا ہو) **عن** اُمِّ عَطِیَّۃَ قَالَتْ کُنَّا نُغَسِّلُ بَنَاتِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَغْسِلُ اِحْدٰی بَنَاتِہٖ فَقَالَ اغْسِلْنَہَا وِتْرًا خَمْسًا اَوْ اَکْثَرَ مِنْ ذٰلِکَ بِحَدِیْثِ اَیُّوْبَ وَعَاصِمٍ وَقَالَ فِی الْحَدِیْثِ قَالَتْ فَضَفَرْنَا شَعْرَہَا ثَلَاثَۃَ اَثْلَاثٍ فَرَنَّبْنَاہَا وَنَاصِیَتَہَا **ترجمہ** ام عطیہ فرماتی ہیں کہ ہمارے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور ہم انکی ایک صاحبزادی کو نہلاتے تھے آپنے فرمایا کہ طاق بار غسل دو پانچ بار یا زیادہ جیسے ایوب اور عاصم کی روایت میں آچکا اور اس حدیث میں ہے کہ ام عطیہ نے کہا پھر ہم نے تین چوٹیاں کرکے پیچھے ڈالدیں انکے بالوں کی دو دو اور کنپٹیوں کیطرف کی اور ایک پیشانی کے سامنے کی **عن** اُمِّ عَطِیَّۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَیْثُ غَسَّلَتِ ابْنَتَہٗ اَمَرَہَا اَنْ تَغْسِلَ اِبْنَتَہٗ قَالَ لَہَا اِبْدَاْنَ بِمَیَامِنِہَا وَمَوَاضِعِ الْوُضُوْءِ مِنْہَا **ترجمہ** ام عطیہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ہمکو حکم دیا اپنی صاحبزادی کے غسل کا تو فرمایا کہ عضو کو داہنی طرف سے شروع کرنا اور چہار وضو کے اعضا کو دھونا **عن** اُمِّ عَطِیَّۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَہُنَّ فِیْ غُسْلِ اِبْنَتِہٖ اِبْدَاْنَ بِمَیَامِنِہَا وَمَوَاضِعِ الْوُضُوْءِ مِنْہَا **ترجمہ**

اسکا وہی جو اوپر گذرا **عن** خَبَّابِ بْنِ الْاَرَتِّ قَالَ ہَاجَرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ نَبْتَغِیْ وَجْہَ اللّٰہِ فَوَجَبَ اَجْرُنَا عَلَی اللّٰہِ فَمِنَّا مَنْ مَضٰی لَمْ یَاْکُلْ مِنْ اَجْرِہٖ شَیْئًا مِنْہُمْ مُصْعَبُ بْنُ عُمَیْرٍ قُتِلَ یَوْمَ اُحُدٍ فَلَمْ نَجِدْ لَہٗ شَیْئًا یُکَفَّنُ فِیْہِ اِلَّا نَمِرَۃً فَکُنَّا اِذَا وَضَعْنَاہَا عَلٰی رَاْسِہٖ خَرَجَتْ رِجْلَاہُ وَاِذَا وَضَعْنَاہُ عَلٰی رِجْلَیْہِ خَرَجَ رَاْسُہٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ضَعُوْہَا مِمَّا یَلِیْ رَاْسَہٗ وَاجْعَلُوْا عَلٰی رِجْلَیْہِ مِنَ الْاِذْخِرِ وَمِنَّا مَنْ اَیْنَعَتْ لَہٗ

ثمرته فهو يهدبها خباب نے کہا ہجرت کی ہمنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اللہ کی
راہ مین ہماری غرض یہ تہی کہ اللہ راضی ہو سو مزدوری ہماری اللہ پر ہو چکی سو ہم مین سے کوئی تو اب گیا کہ اپنی
اپنی مزدوری کا کوئی حصہ دنیا مین نہ کہایا انہی مین سے مصعب بن عمیر تہے جو جنگ احد مین شہید ہوئے
کہ انکے کفن کو ایک چادر کے سوا کچہ نملا وہ بہی ایسی تہی کہ جب ہم اون کے سر پر ڈالتے تو پیر نکلے رہتے اور
جو پیر پر ڈالتے تو سر نکلا رہتا تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چادر تو سر پر ڈالدو اور پیرون پر اذخر
سے چہا دو (وہ ایک گہانس ہے مدینہ مین بہت ہوتی ہے) اور ہم مین سے کوئی ایسا ہے کہ اسکا پہل پک گئے
اور وہ اسمین چنچن کہاتا ہے (یعنی خیر دنیا مین بہی ایمان کے سبب سے ترقی پائی) **ف** اس سے معلوم
ہوا کہ کفن سے اس المال سے میت کو دینا چاہیے اور وہ قرضون کی ادائی پر مقدم ہے اسلیے کہ حضرت نے انکے
کفن کا حکم فرمایا اور یہہ نہ پوچہا کہ او سپر دین ہے یا نہین اور اذخر ایک گہانس خوشبودار ہوتی ہے اور
اس سے معلوم ہوا کہ اگر کفن کم ہو تو سر کیطرف کر دین اور پیر کہلے رہین اور کسی اور چیز سے ڈہانپ دین اور
اور اگر بہت کم ہون تو ستر عورت کر دین اسلیے کہ انکا ڈہانپنا فرض ہے اور اس سے اخلاص اور زہد صحابہ
کرام کا معلوم ہوتا ہے کہ بغیر کسی لذت دنیاوی کے اللہ و رسول کے عاشق تہے اور خدا کی راہ مین جان
دینا فخر جانتے تہے اس حال مین بہی اللہ پاک کے شکر گذار اور ثناخوان تہے **عن** الاعمش
بهذا الاسناد نحوه **ترجمہ** اعمش سے بہی یہی روایت مروی ہوئی **عن** عائشة قالت
كفن رسول الله صلى الله عليه وسلم في ثلاثة اثواب يمنية سحولية من كرسف. ليس فيها
قميص ولا عمامة. اما الحلة فربما شبه على الناس فيها انها اشتريت له ليكفن فيها وتركت
الحلة وكفن في ثلاثة اثواب سحولية فاخذها عبد الله بن ابي بكر فقال لاحبسنها
حتى اكفن فيها نفسي ثم قال لو رضيها الله لنبيه لكفنه فيها فباعها وتصدق بثمنها
ترجمہ حضرت عائشہ ام المومنین رضی اللہ عنہا فرماتی ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کفن دیا گیا تین سفید
کپڑون مین جو سحول کی بنی ہوئی تہین (وہ ایک جگہہ کا نام ہے شام مین اور روئی سے تہی نہ اون مین
کرتا تہا نہ عمامہ اور حلہ کا لوگون کو شبہہ ہو گیا حقیقت یہ ہے کہ حلہ آپکے لیے خریدا گیا تہا کہ اسمین آپ کو کفنائین
زمین پر گرا دیا اور تین چادرون مین دیا جو سفید تہین سحول کی بنی ہوئی اور حلہ کو عبد اللہ بن ابی بکر نے
لیا اور کہا مین اسے کبہی نہ چہوڑون گا اور مین اپنا کفن اسی سے کرون پہر کہا اگر اللہ کو یہ پسند ہوتا تو اسکو

نبی کے کفن کے کام آتا سو اسکو بیچ ڈالا اور اس کی قیمت خیرات کر دی **ف** حلہ عرب مین چادر اور تہمد کو کہتے ہین اور حضرت کو تین ہی کپڑون مین کفن دیا کہ جو نیا کوئی کپڑا اوس کے ساتھ نہ تھا اور یہی ظاہر حدیث ہے اور یہی تفسیر کی امام شافعی نے اور جمہور علما نے اور امام مالک اور ابو حنیفہ نے کہا مستحب ہے کہ ان تین کے سوا قمیص اور عمامہ بھی ہو اور انہون نے مطلب اس حدیث کا یہ کہا ہے کہ یہ تین کپڑے عمامہ اور قمیص کے سوا تھے اور اس صورت مین پانچ کپڑے ہونگے مگر یہ ضعیف ہے اس لیے کہ کسی روایت معتبر مین ثابت نہین ہوا کہ آپ کے کفن مین قمیص اور عمامہ تھا اور گویا اس حدیث سے یہ بھی ثابت ہوا کہ جس قمیص مین آپ کو غسل دیا تھا وہ بعد غسل اتار لیا گیا اور یہی صواب ہے اور ابن عباس سے جو روی ہے کہ آپ کو کفن دیا گیا تین کپڑون مین اور ایک عمامہ مین اور ان دو کفنون مین جن مین آپ نے وفات پائی تو یہ روایت ضعیف ہے اور قابل حجت لانے کے نہین اسلیے کہ یزید بن ابی زیاد ایک راوی اسکا ایسا ہے کہ اس کے ضعف پر سب نے اتفاق کیا ہے علی الخصوص جب اور ثقہ راویون کے خلاف کہے **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ اُدْرِجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حُلَّةٍ يَمَانِيَةٍ كَانَتْ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ ثُمَّ نُزِعَتْ عَنْهُ وَكُفِّنَ فِيْ ثَلٰثَةِ اَثْوَابٍ سَحُوْلِيَةٍ لَيْسَ فِيْهَا عِمَامَةٌ وَّلَا قَمِيْصٌ فَرُفِعَ عَبْدُ اللّٰهِ الْحُلَّةَ فَقَالَ اُكَفَّنُ فِيْهَا ثُمَّ قَالَ لَمْ يُكَفَّنْ فِيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاُكَفَّنُ فِيْهَا فَتَصَدَّقَ بِهَا **ترجمہ** اسکا وہی ہے جو اوپر گذرا اتنا زیادہ ہے کہ پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یمن کے حلہ مین لپیٹا تھا جو عبد اللہ بن ابی بکر کا تھا پھر اوتار ڈالا اور اخیر مین یہ ہے کہ اسی حلہ کو خیرات کر دیا۔

عَنْ هِشَامٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَلَيْسَ فِيْهِمْ قِصَّةُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ **ترجمہ** ہشام رضی اللہ تعالے عنہ نے یہی روایت

بیان کی مگر اسمیں عبد اللہ کا ذکر نہیں ہے **عن** اَبِیْ سَلَمَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّہٗ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا بِاَیِّ شَیْءٍ کُفِّنَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَھَا فِیْ کَمْ کُفِّنَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ فِیْ ثَلٰثَۃِ اَثْوَابٍ سُحُوْلِیَّۃٍ **ترجمہ** ابو سلمہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کفن کی کیا کیفیت تھی تو انہوں نے فرمایا تین کپڑے تھے سحول کے **عن** عَائِشَۃَ اُمِّ الْمُؤْمِنِیْنَ قَالَتْ تُوُفِّیَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ ثَلٰثَۃِ اَثْوَابٍ یَمَانِیَۃٍ **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب انتقال پایا تو ایک چادر یمن کی آپ کو اوڑھا دی گئی **عن** الزُّھْرِیِّ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَہٗ **ترجمہ** زہری سے بھی یہی مضمون مروی ہوا **عن** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ عَمَّنْ سَمِعَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَطَبَ وَذَکَرَ مَا شَاءَ اللّٰہُ اَنْ یَّذْکُرَہٗ اَنَّ رَجُلًا مِّنْ اَصْحَابِہٖ تُوُفِّیَ فَکُفِّنَ فِیْ کَفَنٍ غَیْرِ طَائِلٍ وَّقُبِرَ لَیْلًا فَزَجَرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یُّقْبَرَ الرَّجُلُ بِاللَّیْلِ حَتّٰی یُصَلّٰی عَلَیْہِ اِلَّا اَنْ یَّضْطَرَّ اِنْسَانٌ اِلٰی ذٰلِکَ وَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا کَفَّنَ اَحَدُکُمْ اَخَاہُ فَلْیُحْسِنْ کَفَنَہٗ **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایکدن خطبہ پڑھا اور ایک شخص کا اپنے اصحاب میں سے ذکر کیا کہ انکا انتقال ہوگیا تھا اور انکو کفن ایسا دیا تھا جس سے ستر نہیں ڈھپا تھا اور شب کو دفن کر دیا تھا پس جھڑکا انکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات پر کہ رات کو انکو دفن کیا کہ حضرت نے نماز بھی نہ پڑھی اور ایسا نہ کرنا چاہیے مگر جب انسان لاچار ہو جاوے اور فرمایا آپنے جب تم میں سے کوئی کفن دے اپنے بھائی کو تو اچھا کفن دے دینے تاکہ خوب ڈھانپ دے والا ہو اوس کے تمام بدن کا) **ف** شاید جھگی آپ کی اسوجہ سے ہوئی کہ بغیر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے انکو دفن کر دیا اور رات کو دفن کرنے میں نماز یوں کی فوت ہوتی ہے اور جن وقتوں میں نماز مکروہ ہے اور نماز جنازہ منع ہے اسمیں امام شافعی کا مذہب ہے کہ دفن کرنا میت کا مکروہ نہیں مگر یہ کہ وہ ہی وقت کہ جو خواہ مخواہ تنگ کر دفن کرے اور امام مالک نے کہا ہے کہ نماز جنازہ نہ پڑھیں بعد صبح کے جب تک آفتاب طلوع نہ ہو جاوے اور بعد آفتاب زرد ہونے کے بھی جب تک غروب نہ ہو جاوے مگر یہ کہ کسی بات کا خوف ہو اور ابو حنیفہ کے نزدیک نماز نہ پڑھیں جنازے پر طلوع و غروب اور ٹھیک دوپہر کے وقت اور لیث نے بھی جمیع اوقات نہی میں مکروہ کہا ہے دفن کرنا اور اچھا کفن دینا سو یہ مراد ہے

کہ اسراف کرے اور بیش قیمت کپڑا دے بلکہ مراد یہ ہے کہ کپڑا پاک و صاف ہو اور بیچ (قیمت کا ہونا النووی)

عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اسرعوا بالجنازۃ فان تک صالحۃ فخیر تقدمونھا الیہ وان تک غیر ذلک فشر تضعونہ عن رقابکم ترجمہ ابوہریرہ نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنازہ لیجانے میں جلدی کرو اس لئے کہ اگر وہ نیک ہوگا تو اسکو خیر کی طرف لیجاتے ہو اور اگر بد ہوگا تو اسکو اپنی گردن سے اتارتے ہو **ف** جنازہ لیکر جلدی چلنا مستحب ہے نہ دوڑنا کہ جنازہ کے گرنے کا خوف ہو اور جنازہ کا اٹھانا فرض کفایہ ہے اور سب پر اتفاق ہے کہ مرد ہی اٹھاویں اگرچہ جنازہ عورت کا ہو بعلی کہ مرد قوی ہیں عورتوں سے اور اس پر قیاس ہے ہر وہ چیز جسکے اٹھانے میں مشقت ہو اگرچہ وہ جنازہ نہ ہو کہ اسکے لئے فرمایا جلدی اسے گرانا ہو تا دیر تک ہو جنازہ ہو اس صاحب کے ہاتھ سے **مسلم** نے کہا اور روایت کی مجھ سے محمد بن رافع اور عبد بن حمید نے دونوں نے عبدالرزاق سے انہوں نے معمر سے انہوں نے کہا مسلم نے کہ روایت کی مجھ سے یحیی بن حبیب نے ان سے روح بن عبادہ نے ان سے عمر بن ابی حفصہ نے دونوں نے روایت کی زہری سے انہوں نے سعید سے انہوں نے ابی ہریرہ سے انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مگر معمر کی حدیث میں ہے کہ میں نہیں جانتا کہ انہوں نے مرفوع کیا اسکو یا نہیں **عن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسرعوا بالجنازۃ فانکانت صالحۃ قربتموھا الی الخیر وان کانت غیر ذلک کان شرا تضعونہ عن رقابکم ترجمہ ابوہریرہ نے وہی مضمون بیان کیا جو اوپر مذکور ہوا **عن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من شھد الجنازۃ حتی یصلی علیھا فلہ قیراط ومن شھد حتی تدفن فلہ قیراطان قیل وما القیراطان قال مثل الجبلین العظیمین ترجمہ ابوہریرہ نے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو حاضر ہوا جنازہ میں یہاں تک کہ نماز پڑھی جائے اس پر تو اسکو ایک قیراط ہے اور جو دفن تک حاضر رہے اسکو دو قیراط ہے راوی نے کہا اور قیراط کیا ہے فرمایا مثل دو پہاڑوں کے بڑے پہاڑ کے برابر ہے ابوہریرہ سے یہ حدیث تمام ہوگئی اور عبداللہ بن عمر نے ابوہریرہ سے کہا کہ مسلم نے کہا کہ ابن عمر کی عادت تھی کہ [illegible] ابوہریرہ کی روایت کی

کہ دونوں جانبوں کا ذکر کیا اور قیراط کا ذکر نہیں کیا یہاں تک

تو کہا کہ ہم نے بہت سے قراریط ضائع کیے (یعنی افسوس کیا) **عن** ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم الی قولہ الجبلین العظیمین ولم یذکر ما بعدہ فی حدیث عبید اللہ الی حتی یفرغ منھا وفی حدیث عبد الرزاق حتی توضع فی اللحد **ترجمہ** ابوہریرہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے وہی روایت کی ہے یہاں تک کہ فارغ ہوجاویں اسکو دفن سے (یہ لفظ کہا) اور عبد الرزاق نے کہا کہ یہاں تک کہ رکھا جاوے جنازہ قبر میں **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ دوسرا قیراط ثواب کا جب ملیگا کہ دفن سے فارغ ہونے تک حاضر رہے **عن** ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمثل حدیث معمر قال ومن اتبعھا حتی تدفن **ترجمہ** ابوہریرہ نے وہی مضمون روایت کیا جیسے معمر کی روایت میں گذرا اور کہا (یعنی دو قیراط اسکو ملینگے) جو ساتھ رہے یہاں تک کہ دفن ہوجاوے جنازہ **عن** ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من صلی علی جنازۃ ولم یتبعھا فلہ قیراط ومن تبعھا حتی یصلی علیھا فلہ قیراطان قیل وما القیراطان قال اصغرھما مثل احد **ترجمہ** ابوہریرہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ جو جنازہ پر نماز پڑھے اور ساتھ نہ جاوے اسکو ایک قیراط ہے اور جو ساتھ جاوے اسکو دو قیراط ہیں کسی نے پوچھا کہ دو قیراط کیا ہیں فرمایا چھوٹا ان میں کا احد کے برابر ہے **عن** ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من صلی علی جنازۃ فلہ قیراط ومن تبعھا حتی توضع فلہ قیراطان قال قلت یا اباھریرۃ وما القیراط قال مثل احدین **ترجمہ** اسکا وہی ہے اوپر گذرا **عن** ابی ھریرۃ یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من شھد جنازۃ فلہ قیراط من الاجر فقال ابن عمر اکثر علینا ابو ھریرۃ فبعث الی عائشۃ فسالھا فصدقت ابا ھریرۃ فقال ابن عمر لقد فرطنا فی قراریط کثیرۃ **ترجمہ** ابوہریرہ نے بیان کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ جو جنازہ کے ساتھ جاوے اسکو ایک قیراط ثواب ہے تو ابن عمر نے کہا ابوہریرہ بہت روایتیں کرتے ہیں (یعنے انکی روایت میں شک کیا) پھر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھ بھیجا تو انہوں نے ابوہریرہ کی بات کو سچا کہا تب ابن عمر بولے کہ ہم نے بہت سے قیراط کا نقصان کیا **ف** اس سے کمال علم جناب حضرت عائشہ ام المومنین رضی اللہ عنہا کا اور کمال رجعت انکی معلوم ہوئی صحابہ کے خیال میں علم اللہ یہ بات جمی ہوئی تھی کہ جو روایت میں شک ہو یا جس مسئلہ دین میں شبہ ہو آپ کو دریافت کرنا سبحان اللہ ایسی مان کس امت کو عنایت ہوئی ہے فلک فضل اللہ

یونیہ من ثیار **عن** عامر بن سعد بن ابی وقاص حدثہ عن ابیہ انہ کان قاعدا عندہ
عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اذ طلع خباب صاحب المقصورۃ فقال یا عبد اللہ بن
عمر الا تسمع ما یقول ابو ھریرۃ رضی اللہ عنہ انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم یقول من خرج مع جنازۃ من بیتھا وصلی علیھا ثم تبعھا حتی تدفن کان
لہ قیراطان من الاجر کل قیراط مثل احد ومن صلی علیھا ثم رجع کان لہ من الاجر
مثل احد فارسل ابن عمر خبابا الی عائشۃ رضی اللہ عنہا یسالھا عن قول ابی ھریرۃ ثم
یرجع الیہ فیخبرہ ما قالت واخذ ابن عمر قبضۃ من حصباء المسجد یقلبھا فی یدہ حتی
یرجع الیہ الرسول فقال قالت عائشۃ صدق ابو ھریرۃ فضرب ابن عمر رضی اللہ عنہما
بالحصی الذی کان فی یدہ الارض ثم قال لقد فرطنا فی قراریط کثیرۃ

ترجمہ عامر عبد اللہ کے پاس بیٹھے تھے کہ خباب مقصورہ والے آئے اور کہا کہ اے عبد اللہ سنتے ہو کہ ابو ہریرہ کیا کہتے ہیں کہتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ جو جنازہ کے ساتھ اپنے گھر سے چلا اور اس پر نماز پڑھ کر ساتھ جاوے دفن ہونے تک سو دو قیراط ثواب ہے ہر قیراط احد کے برابر اور جو نماز پڑھ کر لوٹ جاوے اسکو احد کے برابر ثواب ہے تو ابن عمر نے خباب کو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں بھیجا کہ ابو ہریرہ کی بات کو پوچھیں وہ گئے اور لوٹ کر آئے اور ابن عمر نے ایک مٹھی مسجد کی کنکریاں ہاتھ میں لی اور انکو الٹ پلٹ کرنے لگے (یعنے فکر میں تھے) غرض جب وہ لوٹ کر آئے تو کہا کہ حضرت عائشہ ابو ہریرہ کی بات کو سچا کہتی ہیں تب عبد اللہ نے کنکریاں ہاتھ سے پھینکدیں اور کہا افسوس ہم نے بہت قیراط کا نقصان کیا **عن** ثوبان رضی اللہ عنہ مولی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من صلی علی جنازۃ فلہ قیراط فان شھدھا فلہ قیراطان القیراط مثل احد

ترجمہ ثوبان نے وہی مضمون قیراطوں کا جو اوپر کئی روایتوں میں گذرا روایت کیا **مسلم** نے کہا روایت کی ہمسے ابن بشار نے بسند انہوں نے اپنے باپ سے اور مسلم نے کہا روایت کی ہمسے ابن مثنی نے ادن سے ابن ابی عدی نے اون سے سعید نے اور کہا روایت کی ہمسے زہیر نے ابن سے عفان نے ان سے ابان نے ان سے قتادہ سے اسی اسناد سے مثل اوپر کی روایت کی اور سعید اور ہشام کی روایت میں ہے کہ کسی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا قیراط کتنا تو آپ نے فرمایا احد کے برابر ہے

عن عائشة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ما من ميت يصلي عليه أمة من المسلمين يبلغون مائة كلهم يشفعون له إلا شفعوا فيه قال فحدثت به شعيب بن الحبحاب فقال حدثني به أنس بن مالك عن النبي صلى الله عليه وسلم **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ آپنے فرمایا کوئی مردہ ایسا نہین کہ اوسپر ایک گروہ مسلمانون کا نماز پڑہے جسکی گنتی سو تک پہونچتی ہو اور پھر سب اسکی شفاعت کرین (یعنے اللہ سے مغفرت کی دعا کرین) مگر ضرور انکی شفاعت قبول ہوگی راوی نے کہا مین نے یہہ روایت شعیب بن حبحاب سے بیان کی تو انھون نے کہا مجھسے انس بن مالک نے روایت کی ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے **ف** مین امید رکھتا ہون کہ اللہ تعالی میرے جنازہ پر مومنان پاک عقیدت کو جمع فرماوے اور انکی شفاعت میرے حق مین قبول کرے

عن عبد الله بن عباس رضي الله عنهما أنه مات ابن له بقديد أو بعسفان فقال يا كريب انظر ما اجتمع له من الناس قال فخرجت فإذا ناس قد اجتمعوا له فأخبرته فقال تقول هم أربعون قال نعم قال أخرجوه فإني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ما من رجل مسلم يموت فيقوم على جنازته أربعون رجلا لا يشركون بالله شيئا إلا شفعهم الله فيه

وفي رواية بن معروف عن شريك بن أبي نمر عن كريب عن ابن عباس رضي الله عنهما **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس کا ایک فرزند مر گیا قدید مین یا عسفان مین (نام مقام کے ہین) تو انہون نے کریب سے کہا کہ دیکھو کتنے لوگ جمع ہوئے ہین (یعنے نماز جنازہ کے لیے) کریب نے کہا مین گیا اور دیکھا لوگ جمع ہین اور انکو خبر کی ابن عباس نے کہا تمہارے اندازے مین وہ چالیس ہین مین نے کہا ہان کہا جنازہ نکالو اس لیے کہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہو کہ جس مسلمان کے جنازہ پر چالیس آدمی ایسے ہون جنھون نے اللہ کے ساتھ کسی چیز کو شریک کیا ہو تو اللہ اسکے حق مین ضرور انکی شفاعت قبول کرتا ہے ابن معروف کی روایت مین یون ہو کہ انہون نے شریک سے روایت کی انہون نے کریب سے انہون نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے

عن انس بن مالك رضي الله عنه قال مر بجنازة فأثني عليها خيرا فقال نبي الله صلى الله عليه وسلم وجبت وجبت وجبت ومر بجنازة فأثني عليها شرا فقال نبي الله صلى الله عليه وسلم وجبت وجبت وجبت فقال عمر رضي الله عنه فداك أبي وأمي مر بجنازة فأثني عليها خيرا فقلت وجبت وجبت وجبت ومر بجنازة فأثني عليها شرا فقلت وجبت وجبت وجبت

فقال رسول اللہ صلعم من اثنیتم علیہ خیرا وجبت لہ الجنۃ ومن اثنیتم علیہ شرا وجبت لہ النار انتم شہداء اللہ فی الارض ان تم شہداء اللہ فی الارض **ترجمہ** انس نے کہا ایک جنازہ گذرا اور لوگون نے اسے اچھا کہا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا واجب ہوگئی تین بار دوسرا جنازہ گذرا لوگون نے اسی کو برا کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تین بار فرمایا واجب ہوگئی حضرت عمر نے عرض کیا میرے ماں باپ آپ پر فدا ہون ایک جنازہ گذرا اور لوگون نے اسے اچھا کہا آپ نے فرمایا تین بار کہ واجب ہوگئی دوسرا گذرا لوگون نے اسے برا کہا آپ نے فرمایا تین بار واجب ہوگئی (اسکا مطلب کیا ہے کیا چیز واجب ہوگئی) آپ نے فرمایا جسکو تم نے اچھا کہا اسکے لیے جنت واجب ہوگئی اور جسکو برا کہا اوسپر دوزخ واجب ہوگئی تم اللہ کے گواہ ہو زمین مین تم اللہ کے گواہ ہو زمین مین تم اللہ کے گواہ ہو زمین مین **ف** اس حدیث مین آپ نے ایک کلمہ کو تین بار فرمایا اہتمام اور تاکید کے واسطے اور اچھا کہنا صحابہ کا موافق واقعہ کے تھا اسی لیے اللہ تعالیٰ نے اسکا گواہ کہا اور میت کو جنتی فرمایا اور اللہ تعالیٰ نیکون کے لیے بھلائی دلون مین مومنون کے پیدا کر دیتا ہے اور بدون کے لیے برائی اور صحابہ نے جس میت کو برا کہا ہے اوسپر اعتراض ہوتا ہے کہ کیون برا کہا حالانکہ حدیث مین آیا ہے کہ مردے کا ذکر خیر سے کرو تو جواب اسکا یہ ہے کہ ان مردے کے لیے ہے جسکا نفاق اور بدعت اور فسق کھلا ہوا نہ ہو اور جو کھلا ہوا منافق یا بدعتی ہو اوسکو اس نظر سے برا کہدینا کہ لوگ اسکی چال چلن سے پرہیز کریں روا ہے کہ آمین اور زندون کی خیر خواہی اور بھلائی ہے اور اسی لیے محدثین نے کہا ہے کہ جسکی صحابہ نے مذمت کی تھی وہ کھلا ہوا منافق تھا **عن** انس رضی اللہ عنہ قال مر علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بجنازۃ فذکر بمعنی حدیث عبد العزیز غیر ان حدیث عبد العزیز اتم **ترجمہ** انس نے وہی روایت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی مگر حدیث اول پوری ہے **عن** ابی قتادۃ ابو ربعی انہ کان یحدث ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مر علیہ بجنازۃ فقال مستریح ومستراح منہ قالوا یا رسول اللہ ما المستریح والمستراح منہ فقال العبد المؤمن یستریح من نصب الدنیا والعبد الفاجر یستریح منہ العباد والبلاد والشجر والدواب

ترجمہ ابو قتادہ روایت کرتے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب آپکے پاس سے ایک جنازہ گذرا کہ یہ خود آرام پانے والا ہے یا اس کے جانے سے اور لوگون نے آرام پایا لوگون نے عرض کی کہ یا رسول اللہ اسکا کیا مطلب آپنے فرمایا مومن دنیا کی تکلیفون سے آرام پاتا ہے (یعنے موت کے وقت)

اور بد آدمی کے جانے سے بندے اور شہر اور درخت اور جانور آرام پاتے ہیں **ف** معلوم ہوا کہ گناہ کا صرف آدمی خود ہی نہیں خراب ہوتا بلکہ تمام مخلوقات الٰہی کو اس سے ایذا ہوتی ہے اور سب گنہگار سے تکلیف پاتے ہیں کہا مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اور روایت کی مجھ سے محمد بن مثنی نے اون سے یحییٰ نے اور کہا اسحٰق نے اون سے عبدالرزاق نے دونوں نے (یعنے یحییٰ اور عبدالرزاق نے) عبداللہ بن سعید سے انہوں نے محمد بن عمر سے انہوں نے کعب بن مالک کے ایک بیٹے سے انہوں نے ابی قتادہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور یحییٰ کی حدیث میں یہ لفظ ہیں یستریح من اذی الدنیا ونصبہا الی رحمۃ اللہ یعنے مومن آرام پاتا ہے دنیا کی تکلیفوں سے اور اسکی چوٹ پیہیٹ سے اور جگہہ کرتا ہے اللہ کی رحمت کیطرف **عن** ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نعی للناس النجاشی الیوم الذی مات فیہ خرج بھم الی المصلی وکبر اربع تکبیرات **ترجمہ** ابوہریرہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی نجاشی کی موت کی جسدن انہوں نے انتقال کیا اور عید گاہ میں گئے اور چار تکبیریں کہیں (یعنے نماز جنازہ پڑہی) **ف** اسحدیث سے ثابت ہوئی نماز جنازہ اور اجماع ہے اسپر کہ وہ فرض کفایہ ہے اور صحیح ہے کہ ایک آدمی سے بھی ادا ہو جاتی ہے اور فرض اتر جاتا ہے اور تکبیرات جنازہ کا چار ہونا بھی ثابت ہوا اور مذہب شافعی اور جمہور کا بھی یہی ہے اور ثابت ہوئی نماز جنازہ غائب پر اگرچہ حنفیہ نے بلا دلیل اسکا خلاف کیا ہے **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ انہ کان یحدث ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نعی النجاشی صاحب الحبشۃ فی الیوم الذی مات فیہ فقال استغفروا لاخیکم قال ابن شہاب وحدثنی سعید بن المسیب ان ابا ھریرۃ رضی اللہ عنہ حدثہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صف بھم بالمصلی فصلی علیہ اربع تکبیرات **ترجمہ** ابوہریرہ نے کہا خبر دی ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نجاشی بادشاہ حبشہ کی جسدن انہوں نے انتقال کیا اور فرمایا کہ مغفرت مانگو اپنے بھائی کے لیے (یہہ ہمدردی ہے) ابن شہاب نے کہا اور روایت کی مجھ سے سعید بن مسیب نے اور ابوہریرہ نے ان سے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے یاروں کے ساتھہ صف باندہی عید گاہ میں اور نماز جنازہ پڑہی اور چار تکبیریں کہیں **حدثنا** مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کی مجھ سے عمرو ناقد نے اور حسن حلوانی نے اور عبد بن حمید نے سب نے کہا روایت کی ہم سے یعقوب نے اور وہ ابراہیم بن سعد کے فرزند انہوں نے کہا روایت کی ہم سے میرے باپ نے انہوں نے صالح سے انہوں نے ابن شہاب سے مانند عقیل کی روایت

کی دونوں سندوں سے **عن** ابن شہاب کروایۃ عقیل بالاسنادین جمیعا **ترجمہ** اسکا
وہی جواوپر گذر چکا **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم صلی علی اصحمۃ النجاشی فکبر علیہ اربعا **ترجمہ** جابر نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
نماز پڑہی اصحمہ کی جسکا لقب نجاشی تہا اور چار تکبیرین کہین **عن** جابر بن عبد اللہ قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مات الیوم عبد للہ صالح اصحمۃ فقام فامنا وصلی
علیہ **ترجمہ** جابر نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آج ایک نیک بندے نے انتقال کیا اصحمہ نے
اور کہڑے ہوئے اور ہمارے امام بنے اور انکی نماز پڑہی **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اخا لکم قد مات فقوموا فصلوا علیہ قال
فقمنا فصففنا صفین **ترجمہ** جابر رضی اللہ عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک بہائی
تمہارا مر گیا سو کہڑے ہو اور اسکی نماز پڑہو پہر ہم کہڑے ہوئے اور دو صفین باندہ لین **عن** عمران
ابن حصین رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اخا لکم قد مات
فقوموا فصلوا علیہ یعنی النجاشی وفی روایۃ زہیر ان اخاکم **ترجمہ** جو اوپر ہو چکا۔
عن الشعبی رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلی علی قبر بعد ما دفن
فکبر علیہ اربعا قال الشیبانی فقلت للشعبی من حدثک ہذا قال الثقۃ عبد اللہ
ابن عباس رضی اللہ عنہما ہذا لفظ حدیث حسن وفی روایۃ ابن نمیر قال انتہی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی قبر رطب فصلی علیہ وصفوا خلفہ وکبر اربعا قلت
لعامر من حدثک قال الثقۃ من غیر شک ابن عباس رضی اللہ عنہما **ترجمہ** شعبی نے کہا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک قبر پر نماز پڑہی بعد دفن میت کے اور چار تکبیر کہی شیبانی نے
شعبی سے پوچہا کہ آپ سے یہ حدیث کس نے بیان کی انہون نے کہا ایک معتبر نے عبد اللہ بن عباس نے
یہہ لفظ حسن کی حدیث کے ہین اور ابن نمیر کی روایت مین ہے کہ پہونچے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک تازی
قبر پر اور نماز پڑہی اسکی اور لوگون نے آپکے پیچہے صف باندہ لی اور چار تکبیر کہی مین نے عامر سے
پوچہا کس نے تم سے کہا انہون نے کہا ایک ثقہ نے بیشک عبد اللہ بن عباس آئے تہے مسلم نے کہا روایت
کی ہمکو یحیی نے اون سے ابو خیثمہ نے اور کہا روایت کی مجہ سے حسن بن ربیع اور ابو کامل نے دونون نے روایت

ابی عبدالواحد سے اور کہا روایت کی ہم سے اسحاق نے اون سے جریر نے اور کہا روایت کی ہم سے محمد بن حاتم نے اون سے وکیع نے اون سے سفیان نے اور کہا روایت کی ہم سے عبیداللہ بن معاذ نے اون سے اون کے باپ نے اور کہا روایت کی ہم سے محمد بن مثنی نے اون سے محمد بن جعفر نے ان سے شعبہ نے ان سے شیبانی نے ان سے شعبی نے انہون نے ابن عباس سے انہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکی اور کسی کی حدیثین یہ نہین ہے کہ آپنے جانماز کہی تھا مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کی ہم سے اسحق نے اور ہارون نے دونون نے وہب سے انہون نے شعبہ سے انہون نے اسمعیل سے اور کہا روایت کی ہم سے ابوغسان مسمعی نے انہون نے یحیی بن ضریس سے انہون نے ابراہیم بن جہجاہ سے انہون نے ابی حصین سے دونون نے شعبی سے انہون نے ابن عباس سے اونہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے قبر پر نماز پڑہنے کے باب مین روایت کی شیبانی کی حدیث کی مانند مگر کسی کی روایت مین چارتکبیر کہنے کا ذکر نہین **عن** انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلی علی قبر ترجمہ انس سے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قبر پر نماز پڑہی **عن** ابی ھریرۃ ان امراۃ سوداء کانت تقم المسجد او شابا ففقدھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فسال عنھا او عنہ فقالوا مات قال افلا کنتم اذنتمونی قال فکانھم صغروا امرھا او امرہ فقالوا دلونی علی قبرہ فدلوہ فصلی علیھا ثم قال ان ھذہ القبور مملوءۃ ظلمۃ علی اھلھا وان اللہ ینورھا لھم بصلاتی علیھم ترجمہ ابوہریرہ نے کہا کہ ایک عورت کالی یا مرد کی خدمت کرتی تہی یا ایک جوان تہا اور اسکو حضرت نے نپایا تو پوچہا لوگون نے عرض کی کہ مرگئی آپ نے فرمایا تمنے مجہکو خبر کیون نہین گویا اسکو حقیر جانکر حضرت کو تکلیف دینا مناسب نجانی آپ نے فرمایا مجہکو اس کی قبر بتاؤ لوگون نے بتادی آپنے اسپر نماز پڑہی اور فرمایا کہ قبرین اندھیری ہین اور اسکو اللہ تعالی انکو روشن کردیتا ہے میرے نماز پڑہنے سے اونپر **ف** اسحدیث سے قبر پر نماز جنازہ پڑہنا روا ہے اور یہی مذہب ہے شافعی کا اور اصحاب مالک نے اس مین تاویلات باطلہ کرکے اسکو ناجائز کہا ہے اور حدیث پیغمبر معصوم کے آگے کسی کا قول نہین چلسکتا اور اسحدیث سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حسن اخلاق اور تواضع اور خبرگیری اپنے یارون کی اور انکے حقوق کا خیال رکہنا اور اونکے دنیا و آخرت کے مصلحت کے فکر رکہنا ثابت اور معلوم ہوتا ہے اور فرمایا کہ مجہکو خبر کیون نہ دی اسسے معلوم ہوا کہ میت کی خبر احباب کو دیدینا تاکہ اوس کی نماز و دفن مین شریک ہون روا ہے ۔

عن عبد الرحمن بن ابی لیلی قال کان زید رضی اللہ عنہ یکبر علی جنائزنا اربعا وانہ کبر علی جنازۃ خمسا فسالتہ فقال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یکبرھا ترجمہ عبد الرحمن نے کہا زید ہمارے جنازوں کی نمازمین چار تکبیرین کہا کرتے تھے اور ایک جنازہ پر پانچ تکبیرین کہین اور ہمنے پوچھا انہون نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی پانچ ہی کہتے تھے **ف** کہا امام نووی نے یہ حدیث علماء کے نزدیک منسوخ ہے اور ابن عبد البر وغیرہ نے اوس کے منسوخ ہونے پر اجماع نقل کیا ہے اور کہا ہے کہ اب کوئی شخص چار تکبیر سے زیادہ نکہے اور یہہ دلیل ہے اسپر کہ اون لوگون نے زید بن ارقم کے بعد چار پر اجماع کر لیا ہے اور صحیح قول فقہا کا یہ ہے کہ اجماع بعد اختلاف کے صحیح ہے تمام ہوا قول نووی کا **مترجم** کہتا ہے اللہ کی مدد سے کہ جب ایک راوی معتبر کہتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانچ تکبیرین کہین تو اجماع سے کیون کر منسوخ ہو سکتا ہے فعل رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا جب تک خود آپ سے نہی پانچ کی بالتصریح نہ آجاوے اور حال یہ ہے کہ زاد المعاد مین ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ صحیح ہو چکا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پانچ تکبیرین اور صحابہ بعد آپکے چار ہی کہتے تھے پانچ ہی چھہ بھی بعد اسکے ہی روایت زید کی مسلم نے بیان کی اور پھر کہا کہ امام علی بن ابیطالب نے سہل بن حنیف کی جنازہ پر چھہ تکبیرین کہین اور اہل بدر پر آپ چھہ تکبیر کہا کرتے تھے اور اور صحابہ پر پانچ اور اور لوگون پر سوا صحابہ کے چار ذکر کیا اسکا دار قطنی نے اور ذکر کیا سعید بن منصور نے حکم سے اونہون نے ابن عیینہ سے کہ انہون نے کہا صحابہ اہل بدر پر پانچ اور چھہ اور سات کہا کرتے تھے اور یہہ آثار صحیحہ ہین تو چار سے زیادہ منع کرنے کا کوئی موقع نہین ہے اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے چار سے زیادہ کو منع نہین فرمایا بلکہ آپنے اور صحابہ نے آپکے بعد چار سے زیادہ کہین اور جن لوگون نے منع کیا ہے انہون نے ابن عباس کی روایت سے دلیل پکڑی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اخیر جنازہ پر جو نماز پڑہی اسمین چار ہی تکبیرین کہین اور یہ اخیر فعل ہے آپ کا اور اخیر سے اخیر فعل آپ کا لیا جاتا ہے اور اس حدیث مین خلال نے اپنے علل مین کلام کیا ہے اور کہا ہے کہ مجھ سے خبر دی حارث نے کہ کسینے امام احمد سے پوچھا ابی الملیح کی روایت کو میمون سے جو انہون نے ابن عباس سے روایت کی ہے اور یہی حدیث پڑہی تو امام احمد نے فرمایا یہ کذب ہے اسکی کچھ اصل نہین اور یہہ حدیث روایت کی ہے محمد بن زیاد طحان نے اور وہ حدیثین اپنے دل سے گھڑ لاتا تھا اور منع کرنے والون نے اس سے بھی

دلیل پکڑی ہے کہ میمون بن مہران نے روایت کی ابن عباس سے کہ فرشتوں نے جب آدم علیہ السلام پر نماز پڑہی تو چار تکبیر کہی اور کہا یہہ تمہارے لیے سنت ہے اے بنی آدم اور اس حدیث کا حال سنیئے کہ امام نے کہا کہ محمد بن معاویہ نیساپوری کا ذکر ابو عبداللہ کے پاس آیا یعنے امام احمد کے پاس تو انہوں نے فرمایا کہ میں اس کی حدیثوں کو دل سے گہڑی سوئی جانتا ہوں پھر ذکر کیا اسی روایت کو ابی الملیح سے کہ وہ راوی ہیں میمون سے وہ ابن عباس سے کہ نماز پڑہی آدم علیہ السلام کی فرشتوں نے اور چار تکبیر کہیں تو اسکو ابو عبداللہ امام احمد نے بڑی انوکھی بات جانا اور کہا کہ ابو الملیح کی روایتیں بہت صحیح ہوتی ہیں اور وہ اللہ سے بہت ڈرنے والے تھے اور باک تہے کہ ایسی روایتیں بیان کریں اور یہہ بات کہ اس روایت کو ابو الملیح کیطرف منسوب کریں انکو بہت ناگوار ہوئی اور دلیل پکڑی منع کرنے والوں نے بیہقی کی روایت سے جو یحیی نے ابی سے روایت کی انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرشتوں نے آدم علیہ السلام پر نماز پڑہی اور چار تکبیر کہی یہ روایت صحیح نہیں ہے اور مرفوعاً اور موقوفاً دونو طرح مروی ہے کہ معاذ کے یار سب چار تکبیر ہی کہا کرتے تھے چنانچہ علقمہ نے عبداللہ سے کہا کہ معاذ کے چند یار شام سے آئے ہیں اور انہوں نے ایک جنازے پر پانچ تکبیریں کہیں تو عبداللہ نے کہا تکبیریں کچھ مقرر نہیں ہیں امام جتنی تکبیریں کہے تم بھی کہو اور جب وہ سلام پھیر دے تم بھی سلام پھیر دو **عن** عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَاَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُوْمُوْا لَهَا حَتّٰى تُخَلِّفَكُمْ اَوْ تُوْضَعَ ترجمہ عامر نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم جنازہ دیکھو کہڑے ہو جاؤ یہانتک کہ آگے جاوے یا زمین پر اتار جاوے **ف** امام نووی نے فرمایا ہے کہ جنازہ دیکھکر اٹہہ کہڑا ہونے میں لوگوں نے اختلاف کیا ہے بعضوں نے کہا یہ حکم منسوخ ہے چنانچہ مالک اور ابو حنیفہ اور شافعی رحمۃ اللہ علیہم کا یہی مذہب ہے اور امام احمد اور اسحق اور ابن حبیب نے اور ابن ماجشون مالکی نے کہا ہے کہ اختیار ہے جاہے کہڑا ہو یا نہ ہو اور جو جنازے کے ساتھ گیا ہے اسکو بیٹہنے میں بھی اختلاف ہے بعضوں نے کہا صحابہ اور سلف میں سے کہ جب تک جنازہ رکہا نجاوے نہ بیٹہے اور اوزاعی اور احمد اور اسحاق اور محمد بن حسن کا یہی قول ہے اور قبر پر جب تک جنازہ دفن نہ ہو کہڑا ہونے میں بھی اختلاف ہے بعضوں نے مکروہ کہا ہے بعضوں نے اسپر عمل کیا ہے اور مشہور مذہب شافعیہ کا یہہ ہے کہ کہڑا ہونا مستحب ہے اور یہہ حدیث منسوخ ہے حضرت علی کی روایت سے

اور متولی نے اصحاب شافعیہ سے کہا ہے کہ کھڑا ہونا مستحب ہے اور یہی مذہب پسندیدہ ہے غرض کھڑا ہونا مستحب ہے اور بیٹھ رہنا جائز ہے اور دعوی منسوخ ہونیکا ایسی جگہ ٹھیک نہیں جہاں تطبیق ہو سکتی ہو اور واللہ
مین مسلم نے کہا اور روایت کی ہم سے یہی حدیث قتیبہ نے اور لیث نے اور روایت کی ہمسے ابن رمح نے ان سے لیث نے اور روایت کی ہم سے حرملہ نے ان سے ابن وہب نے کہا خبر دی مجھکو یونس نے ان سب نے ابن شہاب سے اسی اسناد سے اور یونس کے روایت مین یہ کہ انہون نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم سے کہ فرماتے تھے (آگے وہی روایت ہے جو اوپر مذکور ہوئی) عن عامر بن ربیعۃ رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا رای احدکم الجنازۃ فان لم یکن ماشیا فلیقم حتی تخلفہ او توضع من قبل ان تخلفہ ترجمہ عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص جنازہ دیکھے تو اگر اس کے ساتھ جانیوالا نہو تو کھڑا ہو جائے یہانتک کہ وہ آگے نکل جاوے یا زمین پر رکھا جاوے آگے جانے سے پہلے کہا مسلم نے اور روایت کی مجھسے ابو کامل نے ان سے حماد نے اور روایت کی مجھسے یعقوب بن ابراہیم نے ان سے اسمعیل نے دونون نے ایوب سے اور کہا قتیبہ کی مجھسے ابن مثنی نے ان سے یحیی نے ان سے عبید اللہ نے اور روایت کی ہمسے محمد بن مثنی نے ان سے ابن ابی عدی نے ان سے ابن عون نے اور روایت کی ہمسے محمد بن [illegible] نے ان سے [illegible] نے ان سے نافع سے [illegible] لفظ مین کہ فرمایا نبی صلی [illegible] غیر متبوعہا یعنی جب کسیکو کوئی جنازہ [illegible] آگے چلا جاوے اگر اسکے ساتھ [illegible] قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] ترجمہ ابو سعید نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی جنازے کے ساتھ جاوے تو جب تک کہ رکھا نہ جاوے جب تک نہ بیٹھے عن ابی سعید الخدری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا رایتم الجنازۃ فقوموا فمن تبعہا فلا یجلس حتی توضع ترجمہ ابو سعید نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب جنازہ دیکھو کھڑے ہو جاؤ اور جو اسکے ساتھ جاوے نہ بیٹھے جب تک وہ رکھا نہ جاوے عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما قال مرت جنازۃ فقام لہا رسول اللہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُمْنَا مَعَهُ فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهَا يَهُوْدِيَّةٌ فَقَالَ اِنَّ الْمَوْتَ
فَزَعٌ فَاِذَا رَاَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُوْمُوْا ترجمہ جابر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ایک جنازہ آیا اور رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے اور ہم بھی آپ کے ساتھ کھڑے ہو گئے پھر ہم نے عرض کی یا رسول اللہ وہ یہودی عورت کا جنازہ ہے تو آپ
نے فرمایا موت گھبراہٹ کی چیز ہے پھر جب تم جنازہ دیکھو تو کھڑے ہو جاؤ **عن** جابر یَقُوْلُ قَامَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابُهُ لِجَنَازَةِ يَهُوْدِيٍّ حَتّٰى تَوَارَتْ ترجمہ جابر کہتے تھے نبی صلی اللہ
علیہ وسلم اور آپ کے یار کھڑے رہے ایک یہودی کے جنازے کے لیے یہاں تک کہ وہ آنکھوں سے چھپ گیا
عن جابر یَقُوْلُ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِجَنَازَةٍ مَرَّتْ بِهٖ حَتّٰى تَوَارَتْ
ترجمہ جابر رضی اللہ عنہ کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک جنازہ کے لیے کھڑے ہوئے یہاں تک
کہ وہ چھپ گیا **عن** اَبِيْ اِسْحٰقَ اَنَّ قَيْسَ بْنَ سَعْدٍ وَسَهْلَ بْنَ حُنَيْفٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا
كَانَا بِالْقَادِسِيَّةِ فَمُرَّتْ بِهِمَا جَنَازَةٌ فَقَامَا فَقِيْلَ لَهُمَا اِنَّهَا مِنْ اَهْلِ الْاَرْضِ فَقَالَا اِنَّ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرَّتْ بِهٖ جَنَازَةٌ فَقَامَ فَقِيْلَ اِنَّهٗ يَهُوْدِيٌّ فَقَالَ اَلَيْسَتْ
نَفْسًا ترجمہ ابن ابی لیلے نے کہا کہ قیس بن سعد اور سہل بن حنیف دونوں قادسیہ میں تھے اور
ان کے پاس سے ایک جنازہ گذرا اور وہ کھڑے ہو گئے سو ان سے کہا گیا کہ وہ اسی زمین کے لوگوں میں سے ہے
(یعنی کفار میں سے) تو ان دونوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے ایک جنازہ گیا اور آپ کھڑے
ہو گئے تو عرض کیا کہ وہ یہودی ہے آپ نے فرمایا آخر جان تو ہے **مسلم** نے کہا روایت کی مجھ سے قاسم بن
ذکریا نے اور ابن عبید اللہ نے اور ابن شیبانی نے ان سے اعمش نے اور عمرو بن مرہ نے اسی اسناد
سے اور اس میں یہ لفظ ہیں کہ انہوں نے کہا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اور ایک جنازہ گذرا
عن وَاقِدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ اَنَّهٗ قَالَ رَاٰنِيْ نَافِعُ بْنُ جُبَيْرٍ وَنَحْنُ فِيْ جَنَازَةٍ
قَائِمًا وَقَدْ جَلَسَ يَنْتَظِرُ اَنْ تُوْضَعَ الْجَنَازَةُ فَقَالَ مَا يُقِيْمُكَ فَقُلْتُ اَنْتَظِرُ اَنْ تُوْضَعَ الْجَنَازَةُ
يَا اَبَا سَعِيْدٍ اَبُوْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ نَافِعٌ اِنَّ مَسْعُوْدَ بْنَ الْحَكَمِ حَدَّثَنِيْ عَنْ
عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَعَدَ ترجمہ
واقد نے کہا مجھکو دیکھا نافع نے کہ میں ایک جنازہ کے ساتھ کھڑا تھا اور وہ بیٹھے ہوئے انتظار کرتے
تھے جنازہ کو اترنے کا سو انہوں نے مجھ سے کہا کہ تم کس کے منتظر کھڑے ہو میں نے کہا میں منتظر ہوں

جنازے کے رکھنے کا اس حدیث کو خیال ہے جو روایت کی ابو سعید خدری نے کہ نافع نے کہا کہ مسعود بن الحکم نے روایت کی حضرت علی سے کہ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے پھر بیٹھ گئے **کھا** مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کی مجھ سے محمد بن مثنی اور اسحق بن ابراہیم اور ابن ابی عمر نے سب نے ثقفی سے ابن مثنی نے کہا کہ عبدالوہاب نے کہا سنا میں نے یحیے بن سعید سے کہا کہ خبر دی مجھے واقد بن عمرو بن سعد بن معاذ انصاری نے کہ نافع بن جبیر نے خبر دی کہ مسعود بن الحکم انصاری نے انکو خبر دی کہ سنا انہوں نے علی بن ابیطالب سے کہ فرماتے تھے جنازوں کے لیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پہلے کھڑے ہو جاتے تھے یعنے جنازہ دیکھ کر پھر بیٹھنے لگا اور یہہ حدیث اس لیے روایت کی کہ نافع بن جبیر نے دیکھا واقد بن عمرو کو کہ وہ کھڑے رہے یہانتک کہ جنازہ رکھا گیا **اور** کہا مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے کہ روایت کی ہمسے یہی حدیث ابو کریب نے اون سے ابی زائدہ نے ان سے یحیے نے اسی اسناد سے **عن** عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ رَأَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ فَقُمْنَا وَقَعَدَ فَقَعَدْنَا يَعْنِي فِي الْجَنَازَةِ **ترجمہ** حضرت علی نے کہا دیکھا ہم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو کھڑے ہوئے پھر ہم بھی کھڑے ہوئے اور وہ بیٹھنے لگے پھر ہم بھی بیٹھنے لگے یعنے جنازہ میں **ف** اب تم کو یقین ہو گیا کہ ہم جو اوپر کہہ آئے تھے کہ کھڑا ہونا امر مستحب ہے اور بیٹھ جانا روا ہے یہی بات روایتوں کے رو سے بہت ٹھیک ہے **مسلم نے** کہا اور روایت کی مجھ سے یہی حدیث محمد بن بکر نے اور عبد اللہ ابن سعید دونوں نے کہا روایت کی ہم سے یحیے نے اور وہ سفیان ہیں انہوں نے شعبہ سے اسی اسناد سے **عن** عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ يَقُوْلُ صَلَّى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى جَنَازَةٍ فَحَفِظْتُ مِنْ دُعَائِهِ وَهُوَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهٗ وَارْحَمْهُ وَعَافِهِ وَاعْفُ عَنْهُ وَاَكْرِمْ نُزُلَهٗ وَوَسِّعْ مَدْخَلَهٗ وَاغْسِلْهُ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّهٖ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْاَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ

دارًا خيرًا من داره واهلًا خيرًا من اهله وزوجًا خيرًا من زوجه وادخله الجنة واعذه
من عذاب القبر ومن عذاب النار قال حتى تمنيت ان اكون انا ذلك الميت ترجمہ عوف
کہتے تھے کہ نماز پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جنازہ پر اور میں نے انکی دعا میں سے یہ لفظ یاد رکھے
اللھم سے الناد تک یعنی یا اللہ بخش اسکو اور رحم کر اور معاف رکھ اور معاف کر اور مہمانی اسکی عنایت
سے کر اور گھر اسکا کشادہ کر (یعنی قبر) اور دھو دے اسکو پانی اور برف اور اولوں سے اور صاف کر دے
اسکو گناہوں سے جیسے سفید کپڑا صاف ہو جاتا ہے میل سے اور اسکو گھر کے بدلے اس سے بہتر گھر دے اور اسکی
لوگوں سے بہتر لوگ دے اور اوس کی بیوی سے بہتر بیوی دے اور جنت میں لیجا اور عذاب قبر سے بچا یا یہ فرمایا
کہ عذاب دوزخ سے بچا یہانتک کہ میں آرزو کی کہ یہ مردہ میں ہوتا **ف** تاکہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی
دعا مجھے پہونچتی اور فقیر مترجم آرزو کرتا ہے کہ یہ مردہ میں ہوتا تاکہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کے مزے
میں لوٹتا اور کہا مسلم نے کہ روایت کی مجھ سے عبدالرحمن بن جبیر نے اون سے انکے باپ نے اون سے عوف
بن مالک نے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اس روایت کی یہی حدیث مسلم نے کہا اور روایت
کی ہم سے اسحاق بن ابراہیم نے انہوں نے معاویہ سے انہی دونوں سندوں سے ابن وہب کی روایت
کی اندر **عن** عوف بن مالک الاشجعی رضی اللہ عنہ قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم
صلی علی جنازۃ یقول اللھم اغفر لہ وارحمہ واعف عنہ وعافہ واکرم نزلہ ووسع
مدخلہ واغسلہ بماء وثلج وبرد ونقہ من الخطایا کما ینقی الثوب الابیض من الدنس
ابدلہ دارًا خیرًا من داره واھلًا خیرًا من اھله وزوجًا خیرًا من زوجه وقہ فتنۃ القبر
وعذاب النار قال عوف فتمنیت ان لو کنت انا المیت لدعاء رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم علی ذلک المیت ترجمہ عوف نے کہا سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے
ایک جنازہ پر نماز پڑھی آخر حدیث تک جسکا ترجمہ اوپر ہو چکا **عن** سمرۃ بن جندب رضی اللہ
عنہ قال صلیت خلف النبی صلی اللہ علیہ وسلم وصلی علی ام کعب ماتت وھی نفساء
فقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم للصلوۃ علیھا وسطھا ترجمہ سمرہ نے کہا میں نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی اور آپ نے کعب کی ماں پر نماز پڑھی اور وہ نفاس میں تھیں اور
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انکے لیے انکی کمر کے برابر کھڑے ہوئے مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے کہا روایت

کی ہم سے یہی حدیث ابوبکر بن ابی شیبہ نے اون سے ابن مبارک اور یزید بن ہارون نے اور کہا روایت
کی ہمسے علی بن حجر نے ان سے ابن مبارک اور فضل بن موسے نے ان سب نے روایت کی حسین سے
اسی اسناد سے اور نہیں ذکر کیا کعب کی ماں کا **عن** سمرۃ بن جندب رضی اللہ عنہ قال لقد
کنت علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غلاما فکنت احفظ عنہ فما
یمنعنی من القول الا ان ھھنا رجالا ھم اسن منی وقد صلیت ورآء رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم علی امرأۃ ماتت فی نفاسھا فقام علیھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی
الصلوۃ وسطھا وفی روایۃ ابن مثنی قال حدثنی عبد اللہ بن بریدۃ قال فقام علیھا للصلوۃ
وسطھا **ترجمہ** سمرہ نے کہا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں لڑکا تھا اور آپ کی
حدیثیں یاد رکھتا مگر اس لیے نہ بولتا تھا کہ مجھ سے بوڑھے لوگ وہاں موجود ہوتے تھے اسمعان اللہ پر
کمال سعادتمندی ہے اور بزرگوں کا ادب ہے اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز
پڑھی ایک عورت پر کہ وہ نفاس میں تھی اور آپ اسکے بیچ میں کھڑے ہوئے نماز کیوقت اور ابن مثنی
کی روایت کا مضمون یہی بھی ہے **عن** جابر بن سمرۃ رضی اللہ عنہ قال اتی النبی صلی اللہ
علیہ وسلم بفرس معرور وانا معہ حین انصرف من جنازۃ ابن الدحداح ونحن
نمشی حولہ **ترجمہ** جابر نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک گھوڑا آیا ننگے پیٹھ کا اور آپ اسپر
سوار ہوئے اور ہم آپ کے گرد پیدل تھے جب ابن دحداح کے جنازہ سے آپ لوٹے **فائدہ**
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ لوٹتے وقت جنازے سے سوار ہو کر چلیے **عن** جابر بن سمرۃ رضی اللہ
تعالی عنہ قال صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی ابن الدحداح ثم اتی بفرس
عری فعقلہ رجل ورکبہ فجعل یتوقص بہ ونحن نتبعہ نسعی خلفہ قال فقال رجل
من القوم ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال کم من عذق معلق او ممدلی فی الجنۃ
لابن الدحداح وقال شعبۃ لابی الدحداح **ترجمہ** جابر نے کہا نماز پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
سلم نے ابن دحداح کی پھر ایک ننگی پیٹھ کا گھوڑا لائے اور پکڑا اسکو ایک شخص نے پھر آپ سوار ہوئے
اور وہ کودتا تھا اور ہم سب آپکے پیچھے تھے اور دوڑتے تھے سو ایک شخص نے کہا قوم میں سے کہ نبی
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کتنی خوشے لٹکے ہوئے ہیں جنت میں ابن دحداح کے لیے **عن**

سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ رض عَنِ اللّٰہِ عَنْہُ قَالَ فِیْ مَرَضِہِ الَّذِیْ ھَلَکَ فِیْہِ الْحَدُوْا لِیْ لَحْدًا وَانْصِبُوْا عَلَیَّ اللَّبِنَ نَصْبًا کَمَا صُنِعَ بِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ **ترجمہ** سعد بن ابی وقاص نے اپنی بیماری مین فرمایا جسمین انتقال ہوا کہ میرے لیے لحد بنانا اور اسپر کچی اینٹین لگانا جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے بنائی گئی **ف** اس سے معلوم ہوا کہ لحد بنانا مستحب ہے جسکو بغلی قبر کہتے ہین اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے باتفاق صحابہ ایسی ہی قبر بنی تھی اور اسمین نو اینٹین لگی تھین کچی **عن** ابن عباسؓ قَالَ جُعِلَ فِیْ قَبْرِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَطِیْفَۃٌ حَمْرَاءُ **ترجمہ** ابن عباس نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مین سرخ چادر ڈالدی گئی **مسلم** رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ابوجمرہ کا نام نصر بن عمران ہے اور ابوالتیاح کا نام یزید بن حمید ہے کہ دونون نے سرخ کا مین انتقال کیا یہ دونون راوی مین اس سند کے **عن** ثُمَامَۃَ بْنِ شُفَیٍّ اَحَدِ بَنِیْ عَبْدِ بِاَرْضِ الرُّوْمِ بِرُوْدِسَ فَتُوُفِّیَ صَاحِبٌ لَنَا فَاَمَرَ فَضَالَۃُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ بِقَبْرِہٖ فَسُوِّیَ ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَاْمُرُ بِتَسْوِیَتِھَا **ترجمہ** ثمامہ بن شفی نے کہا کہ ہم فضالہ کے ساتھ تھے رومکے ملک مین رودس نام ایک جزیرہ اور مقام کا ہے اور ایک یار ہمارا مر گیا تو فضالہ نے حکم دیا کہ قبر اسکی برابر کیجاوے اور کہا انہون نے کہ سنا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ حکم فرماتے تھے ہماری قبرون کے برابر کرنے کا **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سنت یہی ہے کہ قبر زمین سے اونچی نکی جاوے اور نہ اونٹ کی کوہان کی سی بنائی جاوے اور ایک بالشت سے زیادہ اونچی کرنا نہایت برا ہے اور یہی مذہب ہے شافعی کا اور صدقہ ضبی عیاض نے نقل کیا ہے کہ افضل یہ ہے کہ کوہان کیطرح یعنے ماہی پشت بنا دیوے اور یہ مذہب ہے مالک کا غرض اونچی قبرین بنانا اور پختہ کرنا اور گنبدون کا طیار کرنا یہ سب باجماع امت اور باتفاق علما حرام اور ممنوع ہے اور اسکو افضل اعمال قرار دینا اور شعار اسلام خیال کرنا گویا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے لڑنا ہے **عن** اَبِی الْھَیَّاجِ الْاَسَدِیِّ قَالَ قَالَ لِیْ عَلِیٌّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَلَا اَبْعَثُکَ عَلٰی مَا بَعَثَنِیْ عَلَیْہِ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ لَّا تَدَعَ تِمْثَالًا اِلَّا طَمَسْتَہٗ وَلَا قَبْرًا مُشْرِفًا اِلَّا سَوَّیْتَہٗ **ترجمہ** ابی الہیاج اسدی نے کہا مجھہ سے حضرت علی نے فرمایا کہ مین تجھکو بھیجتا ہون اسکے لیے جسکے لیے مجھکو بھیجا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ چھوڑون مین کوئی تصویر مگر مٹا دون اسکو اور نہ چھوڑون کوئی بلند قبر مگر اسکو زمین کے برابر کردون **کہا** مسلم نے وقت

کی مجھ سے ابوبکر بن خلاد نے انہون نے یحیے سے انہون نے سفیان سے کہا سفیان نے کہ روایت کی مجھ سے حبیب نے اسی اسناد سے یہی حدیث اور انمین یہ لفظ ہین ولا ورقة الا ملستها یعنے نہ چھوڑون مین کوئی تصویر کہ نہ مٹادون اسکو **عن** جابر رضی اللہ عنہ قال نهی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یجصص القبور وان یقعد علیہ وان یبنی علیہ ترجمہ جابر نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا اس سے کہ قبرون کو پختہ کرین اور اس سے کہ اسپر بیٹھین اور اس سے کہ اوسپر گنبد بناوین **ف** امام نووی نے کہا اس سے پختہ قبرون کی نہی ثابت ہوئی اور منع ہوا اوسکے اوپر بنانا عمارتون کا اور حرام ہوا بیٹھنا قبرون پر یہی مذہب ہو شافعی کا اور جمہور علماء کا اور امام مالک نے موطا مین کہا ہے کہ مراد اس سے قبرون کے اوپر بیٹھنا ہے اور اسی طرح تکیہ لگانا اور مکان بنانا اور امام شافعی نے ام مین کہا ہے کہ بہت سے امامون کو مین نے دیکھا ہے کہ وہ قبرون کے گنبدون وغیرہ کے گرانیکا حکم دیتے تھے اور فقہانے وہ مٹی جو قبر سے نکلے اوس سے زیادہ مٹی لگانا اب قبر مین مکروہ کہا ہے پختہ بنانا اور عمارت کھڑی کرنے کا تو کیا ذکر ہے کہا مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اور روایت کی مجھ سے ہارون نے اون سے حجاج نے اور کہا روایت کی مجھ سے محمد بن رافع نے اون سے عبدالرزاق نے دونو نے روایت کی ابن جریج سے انہون نے ابن زبیر سے کہ سنا انہون نے جابر سے کہ کہتے تھے سنا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اس کی جو اوپر مذکور ہوا **عن** جابر قال نهی عن تقصیص القبور ترجمہ جابر نے کہا آپنے منع فرمایا قبرون کے پختہ بنانے سے **عن** ابی هریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لان یجلس احدکم علی جمرة فتحرق ثیابه فتخلص الی جلده خیر له من ان یجلس علی قبر ترجمہ ابوہریرہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کوئی ایک چنگاڑی پر بیٹھے اور اس کے کپڑے جلجاوین اور اسکی کھال تک پہونچے تو یہی بہتر ہے اس سے کہ قبر پر بیٹھے کہا مسلم نے اور روایت کی ہم سے قتیبہ نے ان سے عبدالعزیز نے اور کہا روایت کی مجھ سے عمرو ناقد نے ان سے ابواحمد نے اون سے سفیان نے اندونون نے روایت کی سہیل سے اسی اسناد سے مانند اس کے جو اوپر ہو چکی **عن** ابی مرثد الغنوی رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تجلسوا علی القبور ولا تصلوا الیها ترجمہ ابن مرثد نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قبر پر نہ بیٹھو اور نہ اسکیطرف نماز پڑھو **عن** ابی مرثد الغنوی رضی اللہ عنہ

قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لا تصلوا الى القبور ولا تجلسوا عليها ترجمہ اسکا بھی
وہی ہے جو اوپر ہو چکا عن عباد بن عبد الله بن الزبير ان عائشة امرت ان يمر جنازة سعد بن
ابي وقاص في المسجد فتصلي عليه فانكر الناس ذلك عليها فقالت ما اسرع ما نسي الناس ما على
رسول الله صلى الله عليه وسلم على سهيل بن البيضاء الا في المسجد ترجمہ عباد بن عبد اللہ زبیر کہا کہ حضرت عائشہ
رضی اللہ عنہا نے حکم دیا کہ سعد بن ابی وقاص کا جنازہ مسجد میں لاویں تاکہ آپ بھی نماز پڑھیں تو لوگوں نے اس سے تعجب
کیا تب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ کیا جلدی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سہیل بن بیضاء پر مسجد ہی میں ف ایک روایت میں آیا کہ بیضاء دو بیٹوں پر نماز پڑھی آپ نے مسجد
میں اور ایک روایت میں ان کا نام ہے آیا سہیل اور ان کے بھائی کا نام ہے کہ بیضاء کے تین بیٹے تھے سہیل
اور سہیل اور صفوان اور ان کی بیضاء تھی کہ نام انکا دعد تھا اور بیضاء انکا دعد تھا اور باپ ان لڑکوں
کا وہب ہے اور حدیث میں دلیل ہے امام شافعی کی اور اکثر لوگوں کی کہ وہ نماز جنازہ کی مسجد میں روا ہے مکروہ
اور یہی مذہب ہے مالک کا اور احمد اور اسحاق اور ابن ابی ذئب کا اور ابو حنیفہ اور اصحاب کے مذہب ہے کہ جائز
نہیں نماز جنازہ کی مسجد میں اور دلیل لائے ہیں یہ لوگ ابو داؤد کی روایت کو کہ آپ نے فرمایا جو نماز پڑھے جنازہ
کی مسجد میں اسکو کچھ نہیں ہے اور دلیل شافعی وغیرہ کی ہیں حدیث سہیل کی اور ابو داؤد کی روایت کی
ان لوگوں نے بہت جواب دیئے ہیں ایک یہ ہے کہ وہ حدیث ضعیف ہے قابل دلیل کے نہیں ہے چنانچہ امام احمد نے فرمایا
ہے یہ حدیث ضعیف ہے کہ ابو سلمہ رسول تو سے روایت کی ہے اور وہ ضعیف ہیں اور اگر ثابت ہو تو
لاشی علیہ کے معنی میں ہے یعنے اسکے لیے کچھ ملامت نہیں عن عائشة ان [illegible] ابي وقاص
ارسل ازواج النبي صلى الله عليه وسلم ان يمررن بجنازته في المسجد فيصلين عليه ففعلوا فوقف به على
حجرهن يصلين عليه ثم اخرج به من باب الجنائز الذي كان الى المقاعد فبلغهن ان الناس عابوا ذلك
وقالوا ما كانت الجنائز يدخل بها المسجد فبلغ ذلك عائشة فقالت ما اسرع الناس الى ان يعيبوا ما لا
علم لهم به عابوا علينا ان يمر بجنازة في المسجد وما صلى رسول الله صلى الله عليه وسلم على سهيل بن بيضاء
الا في جوف المسجد قال مسلم سهيل بن دعد وهو ابن البيضاء ترجمہ حضرت عائشہ رضی
اللہ عنہا نے فرمایا جب سعد بن وقاص نے انتقال فرمایا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بیوں نے کہلا بھیجا
کہ انکا جنازہ مسجد میں لاویں تاکہ ہم لوگ بھی نماز پڑھ لیں سو ایسا ہی کیا اور ان کے حجروں کے آگے جنازہ ٹھہرا دیا کہ

ف مسجد میں جنازہ لے جانے کا بیان

وہ نماز پڑھ لیں اور جنازہ کو باب الجنائز سے جو مقاعد کیطرف تھا وہاں سے باہر لے گئے اور لوگوں کو یہ خبر پہونچی تو عیب کرنے لگے اور کہا کہ جنازہ کہیں مسجد میں لاتے ہیں اور پر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ لوگ کیا جلدی عیب کرنے لگے جو چیز نہیں جانتے انہوں نے ہم پر عیب کیا کہ جنازہ کو مسجد میں لائے اور بات یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سہیل بیضا کے بیٹے پر نماز نہیں پڑھی مگر مسجد کے اندر مسلم نے کہا وہ سہیل دعد کے بیٹے ہیں کہ مان انکی دعد ہیں اور وصف

ایضاً **عَنْ** اَبِیْ سَلَمَۃَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ عَائِشَۃَ لَمَّا تُوُفِّیَ سَعْدُ بْنُ اَبِیْ وَقَّاصٍ قَالَتِ ادْخُلُوْا بِہِ الْمَسْجِدَ حَتّٰی اُصَلِّیَ عَلَیْہِ فَاُنْکِرَ ذٰلِکَ عَلَیْھَا فَقَالَتْ وَاللّٰہِ لَقَدْ صَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی ابْنَیْ بَیْضَاءَ فِی الْمَسْجِدِ سُھَیْلٍ وَاَخِیْہِ **ترجمہ** ابی سلمہ نے کہا کہ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ جب سعد کا انتقال ہوا انہوں نے فرمایا کہ جنازہ اس مسجد میں لاؤ کہ میں نماز پڑھوں لوگوں نے اسمیں تامل کیا انہوں نے فرمایا اللہ کی قسم نماز پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو نو بیٹوں بیضا کی مسجد میں سہیل اور اسکے بھائی **عَنْ** عَائِشَۃَ اَنَّھَا قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کُلَّمَا کَانَ لَیْلَتُھَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَخْرُجُ مِنْ اٰخِرِ اللَّیْلِ اِلَی الْبَقِیْعِ فَیَقُوْلُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ دَارَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِیْنَ وَاَتَاکُمْ مَّا تُوْعَدُوْنَ غَدًا مُّؤَجَّلُوْنَ وَاِنَّا اِنْشَاءَ اللّٰہُ بِکُمْ لَاحِقُوْنَ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِاَھْلِ بَقِیْعِ الْغَرْقَدِ وَلَمْ یُقِمْ فَتَیَبَّہْتُ فَقُلْتُ وَاَتَاکُمْ **ترجمہ** حضرت عائشہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جب باری حضرت عائشہ کی رات ہوتی تھی تو آخر رات میں بقیع کیطرف نکلتے تھے اور کہتے تھے کہ سلام ہو تمہارے اوپر اے گھر والو مومنوں آپکا تمہارے پاس جسکا تمسے وعدہ تھا کہ کل یا پرسوں کو ایک مدت کے بعد اور ہم اگر چاہا اللہ نے تو تم سے ملنے والے ہیں یا اللہ بخش بقیع غرقد والوں کو اور قتیبہ کی روایت میں وما اتاکم کا لفظ نہیں ہے **عَنْ** مُحَمَّدِ بْنِ قَیْسِ بْنِ مَخْرَمَۃَ بْنِ الْمُطَّلِبِ اَنَّہٗ قَالَ یَوْمًا اَلَا اُحَدِّثُکُمْ عَنِّیْ وَعَنْ اُمِّیْ قَالَ فَظَنَنَّا اَنَّہٗ یُرِیْدُ اُمَّہٗ الَّتِیْ وَلَدَتْہُ قَالَ قَالَتْ عَائِشَۃُ اَلَا اُحَدِّثُکُمْ عَنِّیْ وَعَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قُلْنَا بَلٰی قَالَتْ لَمَّا کَانَتْ لَیْلَتِیَ الَّتِیْ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْھَا عِنْدِیْ انْقَلَبَ فَوَضَعَ رِدَاءَہٗ وَخَلَعَ نَعْلَیْہِ فَوَضَعَ عِنْدَ رِجْلَیْہِ وَبَسَطَ طَرَفَ اِزَارِہٖ عَلٰی فِرَاشِہٖ فَاضْطَجَعَ فَلَمْ یَلْبَثْ اِلَّا رَیْثَمَا ظَنَّ اَنْ قَدْ رَقَدْتُ فَاَخَذَ رِدَاءَہٗ رُوَیْدًا وَانْتَعَلَ رُوَیْدًا وَفَتَحَ الْبَابَ رُوَیْدًا فَخَرَجَ ثُمَّ اَجَافَہٗ رُوَیْدًا وَجَعَلْتُ دِرْعِیْ فِیْ رَاْسِیْ وَاخْتَمَرْتُ وَتَقَنَّعْتُ اِزَارِیْ ثُمَّ انْطَلَقْتُ عَلٰی اِثْرِہٖ حَتّٰی جَاءَ الْبَقِیْعَ فَقَامَ فَاَطَالَ الْقِیَامَ ثُمَّ رَفَعَ یَدَیْہِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ انْحَرَفَ فَانْحَرَفْتُ فَاَسْرَعَ فَاَسْرَعْتُ فَھَرْوَلَ فَھَرْوَلْتُ فَاَحْضَرَ فَاَحْضَرْتُ فَسَبَقْتُہٗ فَدَخَلْتُ فَلَیْسَ اِلَّا اَنِ اضْطَجَعْتُ فَدَخَلَ فَقَالَ مَا لَکِ یَا عَائِشُ حَشْیَا رَابِیَۃً قَالَتْ قُلْتُ لَا شَیْءَ قَالَ لَتُخْبِرِیْنِیْ اَوْ لَیَخْبُرَنِّیْ

اللَّدِيفُ الْخَيْبَرِيُّ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي أَفَأُخْبِرُهُ قَالَ فَأَنْتِ السَّوَادُ الَّذِي رَأَيْتِ
أَمَامِي قُلْتُ نَعَمْ فَلَهَزَنِي فِي صَدْرِي لَهْزَةً أَوْجَعَنِي ثُمَّ قَالَ أَظَنَنْتِ أَنْ يَحِيفَ اللَّهُ عَلَيْكِ
وَرَسُولُهُ قَالَتْ مَهْمَا يَكْتُمِ النَّاسُ يَعْلَمْهُ اللَّهُ نَعَمْ قَالَ فَإِنَّ جِبْرِيلَ أَتَانِي حِينَ رَأَيْتِ فَنَادَانِي
فَأَخْفَاهُ مِنْكِ فَأَجَبْتُهُ فَأَخْفَيْتُهُ مِنْكِ وَلَمْ يَكُنْ يَدْخُلُ عَلَيْكِ وَقَدْ وَضَعْتِ ثِيَابَكِ وَ
ظَنَنْتُ أَنْ قَدْ رَقَدْتِ فَكَرِهْتُ أَنْ أُوقِظَكِ وَخَشِيتُ أَنْ تَسْتَوْحِشِي فَقَالَ إِنَّ رَبَّكَ يَأْمُرُكَ
أَنْ تَأْتِيَ أَهْلَ الْبَقِيعِ فَتَسْتَغْفِرَ لَهُمْ قَالَتْ قُلْتُ كَيْفَ أَقُولُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ قُولِي السَّلَامُ عَلَى
أَهْلِ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُسْلِمِينَ وَيَرْحَمُ اللَّهُ الْمُسْتَقْدِمِينَ مِنَّا وَالْمُسْتَأْخِرِينَ وَإِنَّا إِنْ شَاءَ
اللَّهُ بِكُمْ لَلَاحِقُونَ ترجمہ محمد بن قیس نے ایک ان کہا کہ کیا میں تمکو اپنے بیتی اور اپنی مان کی بیتی
سناؤن اور ہم نے یہ خیال کیا کہ شاید مان سے وہ مراد ہین جنہون نے انکو جنا ہے پھر انہون نے کہا کہ فرمایا
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ مین تم کو اپنی بیتی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیتی سناؤن ہنکے کہا
ضرور فرمایا ایک رات نبی صلے اللہ علیہ وسلم میرے یہان تھے کہ آپنے کروٹ لی اور اپنی چادر لی اور جوتی
نکالکر اپنے پاؤن کے آگے رکھی اور کنارہ چادر کا اپنے بچھونے پر بچھایا اور لیٹ رہے اور تھوڑی دیر
اس خیال سے ٹھیرے رہے کہ شاید مین جاگ اٹھے ہون پھر آہستگی سے اور جوتی پہنی آہستگی سے اور
دروازہ کھولا آہستگی سے اور نکلا آہستگی سے پھر بند کر دیا اسکو آہستگی سے اور مینے بھی اپنی چادر لی اور
سر پر اوڑھی اور گھونگٹ مارا اور تہمت پہنی اور آپکے پیچھے چلی یہان تک کہ آپ بقیع پہونچے اور کھڑے
رہے دیر تک پھر دونون ہاتھ اٹھائے تین بار پھر لوٹے اور مین بھی لوٹی اور جلدی چلے اور مین بھی جلدی چلی
اور دوڑے اور مین بھی دوڑی اور گھر آگئے اور مین بھی گھر آگئی مگر آپ سے آگے آئی اور گھر مین آتی ہی
لیٹ رہی اور آپ جب گھر مین آئے تو فرمایا اے عائشہ کیا ہوا تم کو کہ سانس پھول رہی ہے اور پیٹ پھولا
ہوا ہے مینے عرض کی کہ کچھ نہین آپنے فرمایا کہ تم بتا دو نہین تو وہ بار یک بین خبردار (یعنے اللہ تعالی)
مجھکو خبر دیگا مینے عرض کی کہ میرے ماں باپ فدا ہون آپ پر اور مینے انکو خبر دی تب آپنے فرمایا کہ وہ جو کالا کالا میرے آگے نظر آتا تھا
وہ تم ہی تھین مینے کہا جی حضرت تو آپنے گھونسا میرے سینے پر مارا کہ مجھے درد ہوا (محبت سے تھا) اور فرمایا کہ تو نے خیال کیا کہ اللہ اور
رسول اسکا تیرا حق دبا لیگا (یعنے تمہاری باری مین کسی بی بی کے یہان چلا جاؤنگا) تب مینے کہا جب لوگ کوئی چیز چھپاتے ہین تو اللہ اسکو
جانتا ہے ہان (یعنے اگر آپ مجھ سے کسی بی بی کے پاس جانے کو بھی اللہ دیکھتا تھا) آپنے فرمایا میرے پاس جبرئیل آئے

آئے اور جب مین نے دیکھا انہون نے مجھے پکارا اور تم سے چھپایا تو مین نے بھی چاہا تم سے چھپاؤن اور وہ تمہارے پاس نہین آئی تھی اور مین نے تمہارا کپڑا اوتار دیا اور سمجھا کہ تم سو گئے سو مین نے براجانا کہ تم کو جگاؤن اور یہ بھی خوف کیا کہ تم گھبراؤ گے کہ کہان چلی پھر آپ نے فرمایا کہ تمہارا پروردگار حکم فرماتا ہے کہ تم بقیع کو جاؤ اور ان کے لیئے مغفرت مانگو مین نے عرض کی کہ مین کیون کر کہون اے رسول اللہ کہ آپ نے فرمایا کہو سلام ہے ایمان دار گھر والون پر اور مسلمانون پر اللہ رحمت کرے ہمسے آگے جانیوالون پر اور پیچھے جانے والون پر اور ہم اللہ نے چاہا تو تم سے ملنے والے ہین ف احادیث و دلیل لائے ہین جو لوگ عورتون کے لیے زیارت قبور کو جائز کہتے ہین اور اس مین علما کا اختلاف تین طور پر ہے ایک تو یہ کہ عورتون کو زیارت حرام ہے اس لیے کہ آپ نے فرمایا لَعَنَ اللّٰہُ زَوَّارَاتِ الْقُبُوْرِ لعنت کرے اللہ تعالی عورتون کو جو قبرون کی زیارت کرتی ہین اور دوسرے یہ کہ عورتون کو مکروہ ہے تیسرے یہ کہ مباح ہے اور جو مباح کہتے ہین وہ احادیث سے اور حدیث نہیتکم عن زیارۃ القبور فزوروھا سے دلیل پکڑتے ہین اور اسکا جواب یون دیا ہے کہ اسمین اجازت کا صیغہ مذکر ہے پھر اجازت مین عورتین داخل نہین اور اصول مین ہی مذہب مختار ہے کہ صیغہ مذکر مین عورات داخل نہین عن سلیمان بن بریدۃ عن ابیہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعلمھم اذا خرجوا الی المقابر فکان قائلھم یقول فی روایۃ ابی بکر السلام علی اھل الدیار فی روایۃ زھیر السلام علیکم اھل الدیار من المؤمنین والمسلمین وانا ان شاء اللہ بکم لاحقون نسئل اللہ لنا ولکم العافیۃ ترجمہ بریدہ سے روایت ہے کہتا ہے رسول اللہ صلعم سکھاتے انکو جب نکلین وہ قبرون کی پس کہتا کہنے والا انکا کہتا ابوبکر کی روایت مین کہ یہ لفظ ہین) سلام ہو اوپر صاحب گھرون کے اور زہیر کی روایت مین (یہ لفظ ہین) سلام ہو تمپر اے صاحب گھرون کے مومنون اور مسلمانون سے اور تحقیق ہم اگر اللہ نے چاہا تو ساتھ تمہارے ملنے والے ہین ہم اللہ سے اپنے اور تمہارے لیے عافیت مانگتے ہین عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم استاذنت ربی ان استغفر لامی فلم یاذن لی واستاذنتہ ان ازور قبرھا فاذن لی ترجمہ ابی ہریرہ سے روایت ہے کہا فرمایا رسول اللہ صلعم نے اذن مانگا مینے اللہ سے اپنی ماں کے بخشش مانگنے کے لیے پس اذن نہ دیا مجکو اور مینے اسکی قبر کی زیارت کے لیے پس اذن دیا مجکو عن بریدۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھیتکم عن زیارۃ القبور فزوروھا الا فزوروھا فانھا تذکر الاخرۃ الا صاحی ونھیتکم عن لحوم الاضاحی فوق ثلاث فامسکوا ما بدا لکم ونھیتکم عن النبیذ الا فی سقاء فاشربوا فی الاسقیۃ کلھا ولا تشربوا مسکرا قال ابن نمیر فی روایتہ عن عبید اللہ بن بریدۃ عن ابیہ ترجمہ بریدہ کہتا ہے کہا رسول اللہ صلعم نے میں منع کرتا تھا تمکو زیارت سے قبرون کے سو تم اب زیارت کرو اور منع کرتا تھا تمکو مین دنسے زیادہ قربانی کا گوشت کھنے

کو سواب جبتک چاہو رکھو اور منع کرتا تھا میں تمکو نبیذ بنانے سے مگر مشکوں میں سواب جیسے چاہو بناؤ پینے کے برتنوں میں سے
مگر نشہ کی چیز نہ پیو ابن نمیر نے اپنی روایت میں کہا روایت ہے عبداللہ بن بریدہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا مسلم نے
اور روایت کی ہم سے یحییٰ بن یحییٰ نے اور ابوخیثمہ نے ان سے زبید نے اون سے محارب نے اور ابن بریدہ نے اور کہا گمان
کرتا ہوں کہ انہوں نے روایت کی اپنے باپ سے اور شک واقعہ ہوا ابوخیثمہ کو انہوں نے روایت کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور کہا ابوبکر
کی ہم سے ابوبکر نے ان سے قبیصہ نے ان سے سفیان نے ان سے علقمہ نے اون سے سلیمان نے اون سے انکے باپ نے انہوں نے نبی
صلے اللہ علیہ وسلم سے اور کہا روایت کی ہم سے ابن ابی عمر نے اور عبید بن حمید نے ان سب نے روایت کی عبدالرزاق سے انہوں
نے معمر سے انہوں نے عطا سے انہوں نے عبداللہ بن بریدہ سے انہوں نے اپنے باپ بریدہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سب نے
ابی سنان کی مانند روایت کی (ترجمہ جو اوپر گذری) **عن** جابر بن سمرۃ قال اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم
برجل قتل نفسہ بمشاقص فلم یصل علیہ **ترجمہ** جابر نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص کو لائے کہ
اس نے اپنے آپکو مار ڈالا تھا ایک چھرے تیر سے تو آپ نے اوسپر نماز نہ پڑھی **ف** اسحدیث سے دلیل پکڑی ہے ان لوگوں نے جو
فاسق پر نماز جنازہ کو منع کرتے ہیں اور اسپر کہ جس نے اپنے آپکو مار ڈالا ہو چنانچہ یہی مذہب ہے عمر بن عبدالعزیز اور اوزاعی
کا اور حسن اور نخعی اور قتادہ اور مالک اور ابوحنیفہ اور امام شافعی اور جماہیر علماء کا مذہب ہے کہ اسپر نماز پڑھیں اور اسحدیث کا جواب
یہ دیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خود نماز نہیں پڑھی تاکہ لوگ ڈریں اور اس حرکت سے باز آویں اور صحابہ نے نماز پڑھی اور یہ
ایسی بات ہے جسپر آپ فرضاً پر نماز نہ پڑھتے تھے اور صحابہ کرام منع کرتے تھے نماز سے تاکہ لوگ فرض سے ڈریں اور اوکا خیال کہیں اور
قاضی نے کہا ہے کہ مذہب تمام مسلمانوں کا ہے کہ نماز پڑھیں ہر مسلمان پر اگرچہ اسپر حد ماری گئی ہو یا جرم کیا ہو سکو اور جس نے اپنے
آپکو مار ڈالا ہو اور ولد الزنا ہر سب پر اور امام مالک وغیرہ کا قول ہے کہ جو امام ہو وہ
وہ انکی نماز سے پرہیز کرے کہ منافق ڈریں اور ان کو جھڑکی ہو۔

تمت

الحمد للہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ جلد دوسری صحیح مسلم مترجم اردو باہتمام شیخ محی الدین تاجر کتب و مہتمم مطبع صدیقی
ساکن شہر لاہور بازار کشمیری ماہ ذی قعدہ ۱۳۰۸ھ ہجری مین زیور طبع سے آراستہ ہو کر
المحدیث کے لیے توشہ عاقبت ہوئی اللہ جل جلالہ اسکو قبول فرماوے اور اسکی
تیسری جلد جو چھپنی شروع ہو گئی ہے اس کے تمام
کرنے کی توفیق بخشے آمین +

تمت بعون ربہ الملک الوہاب بتاریخ ۲۵ اگست ۱۸۹۱ء بروز چار دوسری صحیح مسلم مترجم اردو ان ہی جیسی کہ نذر ہو چکی ہے مبلغ عبارت کے مطبع صدیقی لاہور کتب خانہ محمدی